هُوَالمستعان

تاریخ پشاور

مشتمل بر واجات اقوام مالکان و اضیات مصدقہ حکام بندوبست

عہد معدلت مہد

جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلینڈ وغیرہ دام ملکہا مین

بموجب منشاء

جناب کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب جاوٴ

مہتمم بندوبست پشاور

زیر اہتمام رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تیار ہوکر

حسب الحکم جناب صاحب فنانشل کمشنر جاوٴ پنجاب

گلوب پبلشرز اُردو بازار۔ لاہور۔ فون: ۶۲۴۶۳

خان شهید کتابتون

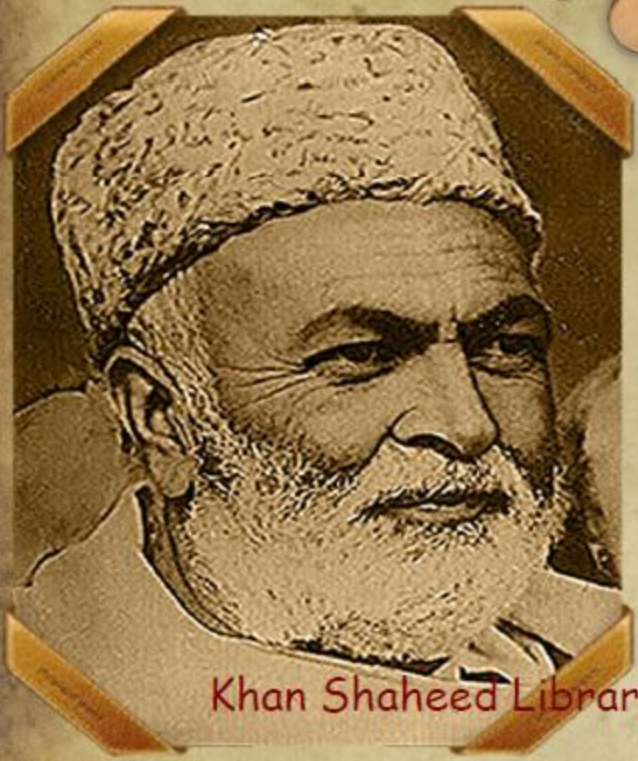

Khan Shaheed Library

KHAN SHAHEED LIBRARY

HTTPS://WWW.FACEBOOK.COM/GROUPS/KHANSHAHEEDLIBRARY

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اوّل	۵	کیفیت اقسام کاہ ضلع پشاور۔	۷۵ و ۷۶
〃	〃	فہرست کاہائے ضلع پشاور۔	۷۷ تا ۸۴
〃	〃	حال باغات۔	۸۵
〃	〃	ذکر حیوانات۔	۸۶ و ۸۷
〃	〃	حال جانوران شکاری۔	۸۷
〃	〃	فہرست حیوانات۔	۸۸ تا ۱۱۷
〃	۶	چہاونی ہاء و پولیس و سڑکہائے و پڑاؤ۔	۱۱۸
〃	〃	ایضاً خاص پشاور۔	۱۱۸
〃	〃	چہاونی کوہ چراٹ۔	۱۱۸ و ۱۱۹
〃	〃	چہاونی نوشہرہ۔	۱۱۹
〃	〃	چہاونی مردان۔	۱۱۹ و ۱۲۰
〃	〃	تذکرہ پولیس۔	۱۲۰
〃	〃	تذکرہ سڑکہائے و پڑاؤ ہاء۔	۱۲۰ و ۱۲۱
〃	〃	نقشہ مکانات مفید عام واقع ضلع پشاور۔	۱۲۱ و ۱۲۲
〃	〃	فہرست سڑکہائے فوجی و تجارتی ضلع پشاور۔	۱۲۳ تا ۱۴۰
〃	۷	دربیان آبادیہائے قصبات و مواضع کلان	۱۴۱ تا ۱۴۸
〃	〃	نقشہ اون زیارتون اور مسجدون کا جنکو پشاور مین لوگ متبرک جانتے ہین۔	۱۴۸ تا ۱۴۹
〃	〃	نقشہ مکانات اہل ہنود۔	۱۵۰ تا ۱۵۲

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اول	۷	نقشہ مکانات مشہورہ جو خاص پشاور و نواح مین قابل دیدہین۔	۱۵۳ و ۴
〃	〃	نقشہ سرائے مسافران۔	۱۵۰ و ۵
〃	〃	نقشہ حرفہ کاری مشہورہ۔	۱۵۶ تا ۱۰
〃	〃	کیفیت دیہات تپہ خلیل۔	۱۶۱ تا ۷
〃	〃	کیفیت دیہات تپہ مہمند۔	۱۷۸ تا ۱۲
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل داؤدزائی۔	۱۹۳ تا ۱۰
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل دوآبہ۔	۲۰۷ تا ۲۰
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل یوسف زائی۔	۲۲۱ تا ۲۹
〃	〃	تپہ امان زائی۔	۲۳۰ تا ۵
〃	〃	تپہ رزڑ۔	۲۳۵ تا ۴
〃	〃	تپہ اوتمان زائی۔	۲۴۰ تا ۵۶
〃	〃	تپہ بالی زائی۔	۲۵۷ تا ۴۱
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل ہشت نگر۔	۲۷۴ تا ۸۸
〃	〃	نقشہ دہیریان۔	۲۸۹ تا ۹۰
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل نوشہرہ۔	۲۹۱ تا ۳۰۲
〃	〃	تپہ خٹک۔	۳۰۳ تا ۵۸
〃	۸	تذکرہ میلہا و زیارت۔	۳۵۸
〃	〃	میلہجات اہل اسلام۔	۳۵۸

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اوّل	۸	میلہ جات اہل ہنود۔	۳۵۹ و ۳۶۰
〃	〃	فہرست میلہ جات موقوعہ ضلع پشاور۔	۳۶۰ تا ۳۷۰
〃	〃	فہرست زیارت ہاء موقوعہ ضلع پشاور۔	۳۷۱ تا ۳۷۴
۲	۰	فہرست فرمانروایان ضلع پشاور از زمانہ احمد شاہ ابدالی تا آخر عملداری سکہان۔	۳۷۵
〃	۲	حالات قوم خٹک	۳۷۶
〃	〃	شجرہ نسب رئیسان قوم خٹک جنکا دارالریاست موضع اکوڑہ تہا۔	۳۷۷
〃	〃	حال ریاست خاندان خٹک شاخ اکوڑہ۔	۳۷۸ تا ۳۸۲
〃	۳	طرز حکومت عملداری ہاء سابق از عہد احمد شاہ دُرّانی۔	۳۸۲ تا ۳۸۳
〃	〃	فہرست خراج زمینات و رقوم متفرق محصولات وغیرہ جو عملداری ہاء سابق مین لیجاتی تہی	۳۸۴ و ۳۸۵
〃	〃	انتظام عملداری بارگ زائی۔	۳۸۵ و ۳۸۶
〃	〃	انتظام اوائل عملداری سکہان زیر حکومت کنور نونہال سنگہ۔	۳۸۶ و ۳۸۷
〃	〃	انتظام عملداری سکہان زیر حکومت سردار تیج سنگہ۔	۳۸۷ و ۳۸۸
〃	〃	ایضاً ابی طاویلہ صاحب۔	۳۸۸ و ۳۸۹
〃	〃	ایضاً سردار تیج سنگہ	۳۸۹ و ۳۹۰
〃	〃	ایضاً شیر سنگہ اٹاریوالہ۔	۳۹۰ و ۳۹۱
〃	〃	تفصیل رقوم جاگیرداران و مواجبخواران آخر عملداری سکہان یوم ضبطی ریاست مذکور۔	۳۹۲
۳	۰	دربیان حالات نسب مالکان ضلع و طریق معاش دیگر ساکنین ضلع۔	۳۹۴
〃	۱	دربیان اصل نسب مردمان قوم افغان۔	۳۹۴ تا ۴۰۶

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۲	دربیان مفصل حال اقوام افغانان ضلع پشاور۔	۴۰۶ تا ۴۰۹
〃	۳	دربیان تقسیم اراضی افغانان ضلع پشاور۔	۴۱۰ تا ۴۳۷
〃	〃	شجرہ نسب کل اقوام ملکان ضلع پشاور تا مورثان آبا و کنندگان موضع۔	۴۳۸ تا ۴۴۱
〃	〃	فہرست اقوام افغانان جنکے آدمیونکا سلسلہ نسب قیس عبدالرشید تک پہونچتا ہے۔	۴۴۱
〃	〃	فہرست اقوام افغان جنکے لوگونکا سلسلہ نسب قیس عبدالرشید تک نہیں پہونچ سکا۔	۴۴۲ تا ۴۴۳
〃	〃	فہرست اقوام مختلف غیر افغان۔	۴۴۴ تا ۴۴۳
〃	۴	دربیان حال خاندان ہا و معززین ضلع پشاور معہ ذکر کرسی نشینان و میونسپل و ڈسٹرکٹ کمیٹی و فہرست ساہوکاران و خانہ شماری و مردم شماری و مذاہب حال خاندانہائے معزز۔	۴۴۴
〃	〃	حال خاندان اربابان مہمند معہ شجرہ نسب۔	۴۴۵ تا ۴۴۰
〃	〃	حال خاندان اربابان خیل معہ شجرہ نسب۔	۴۴۱ تا ۴۵۰
〃	〃	حال خاندان قوم سدوزائی و زیرخیل معہ شجرہ نسب۔	۴۵۱ تا ۴۵۳
〃	〃	حال خاندان اورکزائی معہ شجرہ نسب۔	۴۵۴ تا ۴۵۶
〃	〃	حال خاندان قاضی خیلان پشاور معہ شجرہ نسب۔	۴۵۷ تا ۴۵۹
〃	〃	حال خاندان قمرالدین خان چکنی معہ شجرہ نسب۔	۴۶۰ تا ۴۶۲
〃	〃	حال خاندان افریدیخان ملازائی ایضاً۔	۴۶۳ تا ۴۶۴
〃	〃	حال خاندان شیخ مظفرخان شیخان ایضاً۔	۴۶۵ تا ۴۶۷
〃	〃	حال خاندان تیمورشاہ سدوزائی معہ شجرہ نسب۔	۴۶۸ و ۴۶۹
〃	〃	حال خاندان در تحصیل یوسفزائی۔	۴۶۹ و ۴۷۰
〃	〃	حال خاندان قوانین تپہ سدھوم۔	۴۷۰ و ۴۷۱

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۴	حال خاندان خوانین توروـ	۶۷۱ و ۶۷۲
〃	〃	حال خاندان خوانین ہوتی مروانـ	۶۷۲ و ۶۷۳
〃	〃	حال خاندان میر افضل خان دولت زائیـ	۶۷۴
〃	〃	حال خاندان نصر اللہ خان اسمعیل خیلیـ	۶۷۵
〃	〃	حال خاندان ہائے تحصیل اورمتان بلاقـ	۶۷۶ و ۶۷۷
〃	〃	حال خاندان محمد امیر خان خضر زائی شیوہ والہـ	۶۷۷ و ۶۷۸
〃	〃	حال خاندان حبیب خان کہونڈہـ	۶۷۸ و ۶۷۹
〃	〃	حال خاندان میر غزن خان لوپیـ	۶۷۹ و ۶۸۰
〃	〃	حال خاندان احمد خان کلابٹـ	۶۸۰ و ۶۸۱
〃	〃	حال خاندان خان بہادر خان بنڈاـ	۶۸۱ و ۶۸۲
〃	〃	حال خاندان خداداد خان اسمعیلـ	۶۸۲ و ۶۸۳
〃	〃	حال خاندانہائے تحصیل دوآبہ داؤدزائی معہ شجرہ نسبـ	۶۸۳ تا ۶۸۵
〃	〃	حال خاندان ملک سکندر خان واقع مٹھہ خلیلـ	۶۸۵ و ۶۸۶
〃	〃	حال خاندان ارباب شاہ پسند خان گلبیلہـ	۶۸۶ تا ۶۸۷
〃	〃	حال خاندان خوانین چارپیزہـ	۶۸۸
〃	〃	حال خاندان خوانین خزانہـ	۶۸۹ و ۶۹۰
〃	〃	حال خاندانہا معززتحصیل ہشت نگرـ	۶۹۰ و ۶۹۱
〃	〃	حال خاندان ہشیم خان عمرزائیـ	۶۹۱ و ۶۹۲

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۴	حال خان مہرحسن خان تنگی برہ زائی -	۶۹۳ تا ۶۹۳
〃	〃	حال خاندان مکرم خان علی خیل -	۶۹۴ تا ۶۹۵
〃	〃	حال خاندان حکومت خان پڑانگ -	۶۹۶ تا ۶۹۶
〃	〃	حال خاندان مومن خان پوپل زائی -	۶۹۷ تا ۶۹۸
〃	۵	دربیان اخلاق وعادات وطرز وضع وزبان وعلم ورسومات شادی وغمی وغیرہ وتذکرہ اسلحہ ولقوہ ومضروب وتجارت منڈی ہا، وحال قحط سالی معہ حال پیداوار -	۶۹۸
〃	〃	حال اخلاق وعادات افغان -	۶۹۸ تا ۷۰۶
〃	〃	طرز وضع وزبان ضلع وغیرہ -	۷۰۶ تا ۷۰۷
〃	〃	حال علم -	۷۰۷ تا ۷۱۱
〃	〃	حال تعلیم وطریق ملاقات ومہمان نوازی ودربانبرداری -	۷۱۱ تا ۷۱۳
〃	〃	حال چال چلن وتعشق وشوق شکار وراگ -	۷۱۴ تا ۷۱۵
〃	〃	ذکر قرضہ اور اوسکی ضرورت وانجام کا -	۷۱۵ تا ۷۲۱
〃	〃	نقشہ کھیلون کا جو اس ضلع مین کھیلتے ہین -	۷۲۲ تا ۷۳۲
〃	〃	کیفیت لباس باشندگان ضلع پشاور -	۷۳۳ تا ۷۴۲
〃	〃	فہرست پارچہ ہا، پوشیدنی ساکنان ضلع پشاور معہ تصاویر -	۷۴۳ تا ۷۶۴
〃	〃	حال زیورہا، مروج ضلع معہ فہرست وتصاویر -	۷۶۵ تا ۸۰۱
〃	〃	ذکر ترکیب اغذیہ وطریق خورش باشندگان ضلع پشاور -	۸۰۱ تا ۸۰۶
〃	〃	فہرست لبتوالات ضلع پشاور -	۸۰۷ تا ۸۰۹
〃	〃	فہرست میوہ جات جو شہر مین بکتے اور کھانے مین آتے ہین -	۸۰۹ تا ۸۱۹

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۵	کیفیت ظروف و دیگر اشیاء قابل استعمال باشندگان ضلع پشاور۔	۸۲۰ تا ۸۲۹
″	۶	فہرست ظروف و دیگر اشیاء ضروری الاستعمال باشندگان ضلع معہ تصاویر۔	۸۲۱ تا ۸۳۸
″	″	حال رسوم شادی۔	۸۳۹
″	″	ذکر مخنثون کا۔	۸۴۰ تا ۸۴۱
″	″	رواج شادی۔	۸۴۲ تا ۸۶۶
″	″	ذکر بعض رسوم شادی جو خاندان قوم سید گیلانی سکنہ پشاور میں رائج ہیں جو عام رسوم	۸۶۷ تا
		شادی اہل اسلام سے بطور مستثنےٰ ہیں۔	۸۷۶
″	″	تذکرہ رسوم ماتمداری معہ نقشہ۔	۸۷۷ تا ۸۸۸
″	″	کیفیت اسلحہ ضلع پشاور معہ فہرست و تصاویر۔	۸۸۹ تا ۹۰۰
″	″	حال نقود مضروب مروجہ موجودہ ضلع پشاور معہ فہرست۔	۹۰۱ تا ۹۰۶
″	″	فہرست اوزان مروجہ ضلع۔	۹۰۷ تا ۹۰۸
″	″	نقشہ تجارت ضلع پشاور۔	۹۰۹ تا ۹۲۵
″	″	نقشہ تجارت اجناس پیدائش خاص ضلع پشاور جو دیگر اضلاع کو جاتے ہیں۔	۹۲۶ تا ۹۲۹
″	″	نقشہ منڈی ہائے موقعہ ضلع پشاور۔	۹۳۰ تا ۹۴۸
″	″	حال قحط سالی۔	۹۴۹ و ۹۵۰
۴	۰	متعلق تشخیص جمع بندوبست حال۔	۹۵۰
″	۱	درباب تشخیص جمع۔	۹۵۰ تا ۹۵۶
″	″	گوشوارہ جنس دار پشاور۔	۹۵۷ تا ۹۵۹

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۴	۱	نقشہ مجملی حالات چکلہ ہا، تحصیل وار بحساب ایکڑ بابت ضلع پشاور۔	۹۶۰ تا ۹۶۹
〃	〃	نقشہ زر مطالبہ سالانہ بتحصیلوار ضلع پشاور۔	۹۷۰ تا ۹۷۲
〃	〃	حال پیداوار۔	۹۷۳ تا ۹۹۶
〃	〃	نقشہ پیداوار فی چاہ بابت چکلہ چاہی تحصیل نوشہرہ۔	۹۹۷ تا ۱۰۰۳
〃	〃	نقشہ پیداوار فی قلبہ بابت چکلہ باڑہ تحصیل پشاور۔	۱۰۰۴ تا ۱۰۰۹
〃	〃	گوشوارہ قلبہ ہا، چکلہ وار۔	۱۰۱۰ تا ۱۰۱۳
〃	〃	کیفیت آلات کشاورزی زمینداران ضلع پشاور معہ فہرست وتصاویر۔	۱۰۱۳ تا ۱۰۴۰
〃	〃	فہرست مزدوری متعلقہ زراعت ضلع پشاور۔	۱۰۴۱ تا ۱۰۴۳
〃	〃	تخمینہ خرچ سالیانہ مزدور زمینداری بابت ضلع پشاور۔	۱۰۴۴ تا ۱۰۵۱
〃	۲	ذکر مین رقوم سوالی کی۔	۱۰۵۲
〃	〃	حال میرابی۔	۱۰۵۲ تا ۱۰۵۴
〃	〃	تذکرہ رقوم سوالی کل ضلع۔	۱۰۵۴ تا ۱۰۵۶
〃	〃	نقشہ قانونگویان ضلع پشاور۔	۱۰۵۷
〃	〃	حال ذیلداران۔	۱۰۵۸ تا ۱۰۶۲
〃	〃	حال اون معتبرون کا جو ذیلدار مقرر نہین ہوے۔	۱۰۶۳ تا ۱۰۶۵
〃	〃	فہرست اون اشخاص کی جنہون نے بند وبست مین امداد دی اور نامی ہین۔	۱۰۶۵ تا ۱۰۶۷
۵	۰	دربیان تذکرہ کارروائی بند وبست اور اسکے نتایج کے۔	۱۰۶۸
〃	۱	دربیان حقوق مالکان وسرکار وتذکرہ مالگذاری ایام سلف تا بند وبست حال۔	۱۰۶۹ تا ۱۰۷۳

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۵	۲	دربیان صورت ضلع جو بندوبست کیوقت تھی۔	۱۰۷۳ تا ۱۰۸۰
〃	〃	حالات مزارعان بر بنیاد رواج ملک۔	۱۰۸۰ تا ۱۰۸۳
〃	〃	حال نمبرداران۔	۱۰۸۳ تا ۱۰۸۵
〃	〃	حال مقدمات آبپاشی وبٹوارہ۔	۱۰۸۵ تا ۱۰۸۹
〃	۳	دربیان جاگیرات ومعافیات وانعامات نمبرداران وملکان ومالکان وخوانین معہ تذکرہ	۱۰۸۹ تا
		جمع رعایتی حال معافی وجاگیر وغیرہ لاخراج۔	۱۱۰۳
〃	۴	تذکرہ رواجات تقسیم ترکہ وآبپاشی وبرد برآمد دریا ومدبراری۔	۱۱۰۳ تا ۱۱۰۵
〃	۴	اختیار بجوہ نسبت انتقال حقیت خواہ بیع ورہن وہبہ ووصیت۔	۱۱۰۵ تا ۱۱۱۰
〃	〃	اختیار مالک درباب انتقال حقیت موروثی وپیدا کردہ ذات خاص۔	۱۱۱۰ تا ۱۱۱۳
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار تپہ خلیل وتپہ مہمند وتپہ قصبہ بکرام تحصیل پشاور مصدقہ	۱۱۱۳ تا
		کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	۱۱۸۲
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار تپہ داؤدزائی ضلع پشاور مصدقہ اے جی کپتان ہنٹنگر صاحب	۱۱۸۳ تا
		بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست۔	۱۲۳۰
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار ملکان ویہات تپہ ودآبہ تحصیل داؤدزائی مصدقہ کپتان	۱۲۳۱ تا
		اے جی ہنٹنگر صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	۱۲۷۰
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار تپہ خالصہ خٹک تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور مصدقہ کپتان	۱۲۷۱ تا
		اے جی ہنٹنگر صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست۔	۱۳۱۸
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار تپہ اوتمان نامہ ورزڑو کمال زائی وامان زائی وبابی زائی	

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
		تحصیل و سفرائی و اوتمان طلاق ضلع پشاور مصدقہ کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب بہادر	۱۳۱۹ تا
		و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۳۶۴
۵	۴	اقرارنامہ رواج عامہ تقسیم ترکہ مالکان دیہات تحصیل ہشت نگر ضلع پشاور مصدقہ کپتان	۱۳۶۵ تا
		اے جی ہنٹنگر صاحب بہادر و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۴۰۹
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی ندی باڑہ نویسا یندہ مالکان دیہات مصدقہ لفٹنٹ اے	۱۴۱۰ تا
		جی ایل مٹکمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست	۱۴۳۳
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی جوئی شیخ نویسا یندہ مالکان دیہات مصدقہ لفٹنٹ اے جی ایل مٹکمری	۱۴۳۴ تا
		صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ۔	۱۴۴۸
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی دریائے ماگمان مصدقہ منشی نورالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست	۱۴۴۹ تا
		تحصیل پشاور بمقام گورکھیڑی ۔	۱۴۵۶
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی خورشگیری وجبہ خوڑو خوڑلڈور نویسا یندہ مالکان	۱۴۵۷ تا
		دیہات مصدقہ منشی نورالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست تحصیل پشاور ۔	۱۴۶۴
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی کٹھہ ہائے دریائے آبازائی تپہ دوآبہ تحصیل و دوآبہ	۱۴۶۵ تا
		داؤدزائی ضلع پشاور نویسا یندہ مالکان تپہ مذکور مصدقہ کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب	۱۴۸۵
		و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام متعلقہ آبپاشی کٹھہ ہائے اول دریائے کابل دوم شاخ دریا سوم	۱۴۸۶ تا
		دریائے شہالم چہارم نالہ بودہنی علاقہ داؤدزائی نویسا یندہ مالکان دیہات داؤدزائی	۱۵۲۱
		مصدقہ لفٹنٹ مٹکمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
〃	〃	رواج عام دریا آبازائی واحدی زائی وخوڑ جندی پرگنہ ہشت نگر ضلع پشاور مصدقہ مرزا	۱۵۲۱ تا
		احمد بیگ سپرنٹنڈنٹ۔	۱۵۳۸
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیروئے وآنروئے دریائے لنڈہ واقعہ تحصیل	
		نوشہرہ مصدقہ کپتان اے جی ہشٹنگز صاحب بہادر مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس	۱۵۳۹ تا
		صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۶۰
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے لنڈہ واقعہ تحصیل نوشہرہ مصدقہ	۱۵۶۱ تا
		کپتان اے جی ہشٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۷۴
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیروئے آب وآنروئے دریا آبازائی بموجب دفعہ	۱۵۷۵ تا
		۱۴ قانون ہفتم ۱۸۲۵ء واقعہ تپہ دوآبہ تحصیل داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہشٹنگز صاحب	۱۶۰۰
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے آبازائی واقعہ تپہ دوآبہ تحصیل دوآبہ	۱۶۰۱ تا
		داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہشٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا	۱۶۰۶
		اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیروئے آب دریائے ناگمان بموجب دفعہ ۱۴ قانون	۱۶۰۷ تا
		ہفتم ۱۸۲۲ء واقعہ تپہ داؤدزائی تحصیل دوآبہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہشٹنگز صاحب	۱۶۲۶
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے ناگمان واقعہ تپہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے	۱۶۲۷ تا
		جی ہشٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۶۴۰

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حد براری دیہات انیروے آب وآنرومی آب دریائے شہالم بموجب	۱۶۴۱ تا
		دفعہ ۱۴ قانون ۱۸۷۲ء واقعہ تپہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب ورائے	۱۶۵۰
		بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حد براری دیہات بغلی دریائے شہالم واقعہ تپہ داؤدزائی تحصیل	۱۶۵۱ تا
		دوآبہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب	۱۶۶۲
		اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	۵	تذکرہ انتظام کارروائی پیمائش وتصدیق وتیاری مسل بندوبست وذکر آمدنی وخرچ	۱۶۶۳ تا
		بندوبست۔	۱۶۸۲

دیباجہ

بعد تحمید خالق کون ومکان - وتقدیس خداوند جہان مخفی نرہے کہ تواریخ ضلع پشاور راقم **گوپال داس** ساکن لاہور اکسٹرا اسسٹنٹ متعینہ بندوبست نے درمیان ۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۷۴ء بایام ماموری بندوبست بتعیت **کپتان ای جی ہیسٹنگز** صاحب مہتمم بندوبست بجاد ضلع مذکور مرتب کی ہے جو حالات تواریخی ہین وہ تواکثر کتب تواریخ سے انتخاب کئے گئے ہین اور جو حالات قومی ہین وہ تحقیقات سے اور جو حالات عملداریہائے سابقہ ہین وہ دفتر سلاطین سابقہ سے نکالے گئے ہین اور اکثر حالات بباعث ملاحظہ کل ضلع اپنی چشم دید ہین اور جو حالات متعلق تشخیص وحقوق ہین وہ اکثر اپنے عہدہ کے سبب سے خود مرتب کرے ہین اور اقوام سرحدی کے حالات معرفت صاحبان ارباب کے جنکا تعلق زیادہ تر اوس قوم سے ہے حاصل کئے ہین - حتی الامکان اسکی ترتیب مین امداد واقفکاران اشخاص مُسن ومعزز باشندگان ضلع سے اور قانونگویان واقفکار سے لی گئی ہے اور یہہ موقعہ اسکی ترتیب کا اسواسطے عمدہ معلوم ہوا ہے کہ ہر ایک قصبہ و دیہہ ان ضلع کو مینے بچشم خود دیکھا ہے - صاحبان مبصر سے امید ہے کہ اگر کہین سہو خطا ہمین ملاحظہ فرماوین تو اوسکو کرمسے معاف فرماوین - مضامین ہر تواریخ کے سات باب پر منقسم ہین اور ابواب مین جو فصول ہین وہ حسب ذیل ہین +

ابواب	فصول
باب اوّل در بیان جغرافیہ و آثار قدرتی ضلع۔	**فصل** اوّل۔ در بیان جغرافیہ معہ تذکرہ کوہ ہائے دبسار +
	فصل دوم۔ در بیان آبپاشی انہار +
	فصل سوم۔ در بیان آب و ہوا و بارش و معدنیات +
	فصل چہارم۔ متضمن بر حالات عمارات و تہہ ہائے و قلعہ ہائے کہنہ و مشہورہ +
	فصل پنجم۔ بیان مین پیداوار درختان و اقسام کاہ و باغات و تذکرہ حیوانات +
	فصل ششم۔ بیان مین چھاونی ہائے سرکاری و پولیس و سڑک ہائے و لہرے و پڑاؤ +
	فصل ہفتم۔ در بیان کوائف آبادی قصبہ ہائے و مواضع کلان +
	فصل ہشتم۔ تذکرہ مین میلہ ہائے و زیارات و مکانات نزول سرکار +
باب دوم در بیان جنگہائے ضلع پشاور ۱۲۔	**فصل** اوّل۔ در بیان جنگ ہائے سابق و حال +
	فصل دوم۔ حالات مین قوم خٹک جنکا مقام دارالریاست اکوڑہ رہا ہے۔
	فصل سوم۔ در بیان طرز حکومت عملداری ہائے سابق زعہد احمد شاہ درانی تا حال معہ لقشہ ہائے تقسیم ملک +
باب سوم در بیان حالات نسب ساکنان ضلع و طریق معاش و دیگر رسوم ساکنین ضلع	**فصل** اوّل۔ در بیان اصل و نسب مردمان قوم افغان +
	فصل دوم۔ در بیان مفصل حال اقوام افغانان +
	فصل سوم۔ در بیان حال تقسیم اراضی افغانان ضلع +
	فصل چہارم۔ در بیان حالات خاندان ہائے معززہ معہ ذکر کرسی نشینان و میونسپل کمیٹی و ڈسٹرکٹ کمیٹی و فہرست ساہوکاران و خانہ شماری و مردم شماری و مذاہب +
	فصل پنجم۔ در بیان اخلاق و عادات و طرز و ضع و زبان و علم و رسومات شادی و غمی وغیرہ

ابواب	فصول
	وکھیل لئے وتذکرہ اسلحہ ونقود مضروب ومال اوزان وتجارت ومنڈیہائے ومال قحط سالی معہ اسکے کہ پیداوار ملک کی کافی ہے یا نہیں ✦
باب چہارم متعلق تشخیص مع بندوبست حال ۔	**فصل** اوّل - دربیان تشخیص جمع ✦ **فصل** دوم - ذکر مین رقوم سوائی کے ✦ **فصل** سوم - دربیان حلقہ بندی پٹواریان وقانونگویان وذیلداران ✦
باب پنجم تذکرہ کارروائی بندوبست اور اسکے نتائج کا ۔	**فصل** اوّل - دربیان حقوق مالکان وسرکار وتذکرہ مالگذاری ایام سلف وبندوبست حال و مختصر تذکرہ انعام ومعافی ✦ **فصل** دوم - دربیان صورت ضلع جو بندوبست کے وقت تھی اور نتیجہ تحقیقات بندوبست کا اسروئے انفصال مقدمات جو ڈلیشل ومزارعان ونمبرداران وحدبست وبٹوارہ وسرحدی ✦ **فصل** سوم - دربیان جاگیرات ومعافیات وانعام نمبرداران وملکان ومالکان وخوامین وتذکرہ جمع رعایتی ✦ **فصل** چہارم - تذکرہ رواجات تقسیم ترکہ وآبپاشی ودریائے بردبرآمد وحدبراری ✦ **فصل** پنجم - تذکرہ انتظام کارروائی پیمائش وتصدیق وتیاری مسل بندوبست وذکر آمدنی وخرچ ✦
باب ششم ذکر ان مقدمات متعلقہ ضلع قبل از بندوبست ۔	✦ ۔
باب ہفتم دربیان اقوام ساکن غیر علاقہ ۔	✦ ۔

باب اوّل دربیان جغرافیہ وآثار قدرتی

فصل اوّل دربیان جغرافیہ - ضلع پشاور بجانب مغرب وشمال دوآبہ سندہ ساگر بکنار مغربی دریائے سندہ ملک افغانستان مین ہے - اگرچہ پنجاب اوس ملک کا نام ہے جسمین پانچ دریا - ستلج - بیاس - راوی - چیناب - جہلم - بہتے ہین اور دریائے سندہ جو درمیان ہندوستان وافغانستان کے حایل ہی پنجاب کے دریاؤن سے نہین ہے لیکن بعہد سرکار انگریزی جو حدود ملک پنجاب مقرر ہوئی ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ضلع منجملہ اضلاع پنجاب سمجہا گیا ہے پس اسوقت اسکو داخل پنجاب سمجہنا چاہئے اور ازروئے تقسیم حکمائے سلف یہہ ضلع اقلیم سوم مین ہے - حد شرقی اس ضلع کی ملحق ہے بدریائے سندہ جو اس ضلع کو ضلع ہزارہ وضلع راولپنڈی سے جدا کرتا ہے اور سرحد غربی بکوہستان تیراہ وسرحد وضلع کوہاٹ اور جنوب کی طرف سے یہہ ضلع پیوستہ ہی بکوہ خٹک اور شمال کی سمت سے متصل ہے بملک سوادو بنہیر اور بجوڑ - طول اس ضلع کا سرحد مغربی موضع سپیرنگ مضاف پتہ خلیل تحصیل پشاور سے سرحد مشرقی وشمالی موضع کیارہ مضاف تحصیل یوسف زائی تک سیدھے پیمانہ کے روسے چہیاسی میل اور براہ سڑک ایکسو میل اور عرض اسکا سرحد جنوبی موضع سدوخیل مضاف پتہ خٹک تحصیل نوشہرہ سے سرحد شمالی موضع خڑکی مضاف تحصیل یوسف زائی تک چہیالیس میل ہے - شکل اس ضلع کی اشکال معینۃ الاسمائے سے نہین ہان علی الاکثر بشکل قطعہ دایرہ معلوم ہوتا ہے یعنے جس دایرہ سے بقدر ثلث بذریعہ وتر الگ کر دیا جاوی مگر یہہ ظاہر ہے کہ دایرہ وہ ہوتا ہی جو اوسکا محیط پرکار سے بنایا جاوی پس اس ضلع کا محیط ہرگز ویسا نہین بلکہ اضلاع کثیرہ اوس سے باہر کیطرف کو نکلے ہوئی ہین چنانچہ نقشہ جرنیلی ہیئت ضلع کا شامل کیا جاتا ہے - اس ضلع مین چہہ پرگنہ یعنے تحصیل اور ۷۲۵ دیہات اور کل رقبہ اسکا ۲۵۰۴ میل مکسر ہے - اور تفصیل وار تشریح اوسکی نقشہ ذیل مین دکہائی جاتی ہے +

نمبر	نام پرگنہ یعنی تحصیل	تعداد دیہات	میل مکسر		
			مزروعہ	غیر مزروعہ	میزان
۱	پشاور	۱۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	داود زائی دوآبہ	۱۵۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	اوتمان بلاق	۱۰۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	بہشت نگر	۷۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	یوسف زائی	۱۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	نوشہرہ	۱۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان	۷۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ذکر پہاڑ اور جنگلون کا

اس ضلع کے گرداگرد تمام پہاڑ ہے صرف تھوڑا سا حصہ ضلع کا بجانب مشرق مکشوف ہی اور خاص زمین ضلع علی الاکثر ہموار ہے مگر بعضی جگہہ تھوڑی تھوڑی اونچی ڈھیریان خاکی و سنگی چھوٹی پہاڑیونکے طور پر ہین اور پتہ خٹک مین ایک پہاڑ موسوم بکوہ خٹک بہی ہے - اس ضلع مین کوئی جنگل نامی نہین ہے البتہ بجانب شمال دریائے لنڈہ تحصیل نوشہرہ و تحصیل ہشت نگر مین اکثر زمین بیرہ بطور جنگل ہے سوا وسمین سے بہت مزروعہ ہے اور حوالی ضلع مین سرحد زمین مزروعہ دیہات دامن کوہ سے تا سرحد علاقہ غیر بہی زمین افتادہ غیر آباد ہے +

ذکر دریاہائے

اس ضلع مین بزبان افغانی دریا اور ندی کو سیند اور نالہ کو ولہ یا کہٹہ اور آڈ کو لخت اور راہ آمد رفت سیلاب باران کو خوڑ کہتے ہین خواہ اوسمین پانی جاری رہے خواہ بموسم باران پانی آوے پہر خشک ہو جاوے +

ذکر دریائے سند - افواہ خواص و عام مخلوقات سے مسموع اور مضامین کتب تواریخ سے مشہور ہے کہ یہہ دریائے چہار اسم موسوم ہے - دریائے سندہ - دریائے اٹک - دریائے نیلاب - دریائے اباسین - اور مخفی نہین کہ اسکا نام ملک سندہ مین بہنے سے دریائے سندہ اور قلعہ اٹک کے نیچے بہنے سے دریائے اٹک اور شہر نیلاب کے نیچے چلنے سے دریائے نیلاب مشہور ہوا - مگر وجہہ اسکے موسوم ہونے کی یہ دریائے اباسین ایسی کوئی ظاہر نہین ہوتی کہ عقل تسلیم کرے عوام الناس کا قول ہے کہ چونکہ یہہ دریائے تند و پرشور ہے لفظ ابا جو بزبان عرب باپ کو کہتے ہین اور لفظ سین یا سیند جسکا معنے بزبان افغانی دریا ہے ملا کر اسکا نام رکہا گیا یعنی باپ دریاؤن کا - ساکنین ملک ہزارہ و تنول اسکو سن کہا کرتے ہین شائد کہ مخفف سند ہو - مشہور ہے کہ اس دریا کا منبع کسی شخص نے کبہی دیکہا نہین مگر بعضے محققین نے لکہا ہے کہ چھوٹے تبت کے پاس دو ندیان لینے - شایک - و سنگیاب کے اتفاق سے بنتا ہے اور وہانسے چلکر بملک کشمیر شہر گیا اور سکاردو کے پاس سے بہتا ہوا ملک پنجاب مین قلعہ اٹک اور شہر نیلاب کے نیچے سے گذرتا ہی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان مین پہونچکر وہانسے کوٹ مٹہن کے پاس قاضی کی قبر کے نیچے پنجاب کے پانچ دریاؤن سے ملجاتا ہے اور اونکے اتفاق

سے آگے روانہ ہوکر ملک سندہ مین قلعہ پہلک کے پاس دو شاخ ہوگیا اور اوس قلعہ کے دونو طرف بہنے سے اوسکے استحکام کو معاون ہے پھر اسی ملک سندہ نام کے جنوب کیطرف ایکہزار اٹھہ سو میل کے طے کرنے سے بحیرہ عرب مین منتہی ہوتا ہے۔ جو لوگ ہندوستان سے براہ بلوچستان ایران کو جاتے ہین وہ لوگ موضع راجن پور کی نزدیکی مین اس سے عبور کرتے ہین جہان سے بحیرہ عرب تک اسکے گرداگرد جنگل ہے - یہہ دریائے سرحد شمالی و مغربی موضع کیارہ تحصیل یوسف زائی سے لیکر سرحد جنوبی موضع خیرآباد مضاف تحصیل نوشہرہ تک چھتیس میل ضلع پشاور سے متعلق ہے اسکا پانی برنگ آسمانی و مکدر ریگ آمیز و سرد تر خوشگوار و مقوی ہے قدرے ملاحت رکھتا ہی سو سب دریاؤن کے پانی کو لازم ہی اسواسطے کہ متعفن نہوین - ساکنین دیہات سواحل دریائے ہذا جنکی استعمال مین اسکا پانی آتا ہے صحیح البدن ہین لیکن غلبہ بیوست سے خیلی شکوہ گذار - جانوران موذی دریائی ہے - بچ - و نہنگ - اسمین کبھی نہین ملا مچھلی از قسم - رو ہو - سینگ - ملی - اسمین بہت ہی اور لذیذ بھی ہوتی ہے - اسکے کنارہ پر ملک یوسف زائی مین جو قطعہ زمین باسم پلیہ مشہور ہے وہان بعضے جانوران آب مثل مرغابی - سرخاب - کلنگ - شکار کئے جاتے ہین - جانور پائین نام بھی اسمین ملتا ہی جسکا روغن بطریق پتالی جنتہ نکلتا ہی اور اوس سے تدہین اعضائے ماوف و اسطی دفع اوجاع بلغمی کے مثل وجع المفاصل و عرق النسا عمدہ علاج ہی - سگ آبی جسکا نام اس ملک مین سگ لاو ہی وہ بھی اس دریا مین ملتا ہے اوسکی پوست سے پوستین بنائی جاتی ہے - اسکے سواحل پتھرون سی پختہ اور کئی جگہہ بلند ترین اسواسطے اس سے زمین مزروعہ کو امید سیرابی نہین بلکہ اسکے کنارہ پر جو قطعات زمین مزروعہ عین اونکو ناقص کہا جاتا ہے اور اسکے کنارون کی پختگی سے کوئی نہر بھی اس سے نکالی نہین جاسکتی - غرض اسکا بہت جگہہ فراخ بلکہ بقدر میل ہے اور بہت جگہہ تنگ تر چنانچہ اسی نزدیکی مین ضلع پشاور سے باہر ایک جگہہ اسکا عرض کم ہے وہانکا نام بیجو ترپ مشہور ہے - بزبان ہندی مرد جہہ ضلع پشاور بیجو بندر کو اور ترپ کو دنی کو کہتے ہین - پس وہان کسی زمانہ مین کوئی بندر اس پار سے کو دکر اوس پار جا پڑا تہا اور قلعہ خیرآباد مضاف ضلع پشاور کے نزدیک بھی ایک جگہہ اسکا عرض کم ہے اوسجگہہ کا نام گھوڑا ترپ ہے۔ **نقل** مشہور ہے کہ بزمان قدیم جب یہہ ضلع بقبضہ حکومت راجگان ہندو تہا بکنار مغربی دریائے ہذا قلعہ خیرآباد کے نزدیک اوس پہاڑ پر جسکا نام کوہ راجہ ہوڈی ہے راجہ ہوڈی مقیم تہا اور بکنار شرقی دریائے ہذا کوہ کوٹ پٹاور مضاف ضلع راولپنڈی مین راجہ رسالو بقول راجہ ہمان رہتا تہا اسکی ہمشیرہ پر اور بقول بعضے اسکی زوجہ پر راجہ ہوڈی عاشق تہا اور ہر شب بجوش محبت گھوڑے پر سوار ہوکر انہی معشوقہ

کے پاس پہونچتا تہا اور اثنائے راہ مین جب دریا کو حایل پاتا تو گہوڑا اوسکا کو دکر پار ہوجایا کرتا تہا اسواسطے اس جگہہ کا نام گہوڑا ترپہ ہے جہان اب اٹک کے نیچے پل کشتی ہائے کا ہوتا ہی وہان چوڑائی اسکی ۱۶۸ کرم یعنے ۱۰۰۸ فٹ کی قریب ہے واضح رہے کہ یہہ چوڑائی اوس حد تک ہی کہ جہانتک اتم درجہ پانی وافر ہوتا ہے ۔عمق اس دریا کا سب جگہہ زیادہ از زیادہ ہی اور قلعہ اٹک کی نزدیکی مین اسکا عمق بمقدار ۴۲ فٹ ہی اور موضع بازار مضاف پتہ حنٹ تحصیل نوشہرہ کے نزدیک اسکا عمق کچہہ کم ہی کہتے ہین کہ بموسم زمستان آدمی سوار و پیادہ اوس جگہہ پایاب عبور کرسکتا ہی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بحالت فیل سوار یکمع مردم فوج اسپ سوار و فیل سوار اوسی جگہہ پایاب عبور کیا تہا لیکن بہت سپاہی لوگ ڈوب گئے تہے اور بہت لوگون کو صدمہ نقصان مالی پہونچا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ بوقت عبور سب فیلون اور گہوڑون کو راہ مین کئی جگہہ تیرنا پڑا تہا ۔۔ یہہ دریائے ازابس تند اور مہیب ہی خصوصاً آٹھہ کوس مین یعنے تا بین شہر اٹک و نیلاب ملاحون نے از روے تجربہ و تحقیق ثابت کر رکہا ہی کہ اسقدر مسافت مین کشتی کو ساٹہہ جگہہ خوف شکست و غرق ہی اونکو بلفظ اصطلاح خود ساٹہہ پوڑیان کہتے ہین پوڑی معنی زینہ کے ان سب مقامات دشوار گذار سے بعضے نام رکہتے ہین یعنے سات پہاڑیان بہدیگر متصل ہین جنکو سات سہیلیان بولتے ہین اور عوام الناس سات سوکنان کہتے ہین سوکن بمعنے سوت ہی ان پہاڑیون کے پتہرون کے صدمات سے کشتی کو ٹوٹ جانیکا خوف ہے ۔ اور ایک گرداب سخت ہی اوسکا نام دیگ ہی اور یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ وہان کہچڑی پکتی ہے یعنے اوس جگہہ پانی کے جوش کا وہ حال ہی جیسا کہ کہچڑی کے پکنے کے وقت دیگ مین ہوتا ہی اور مواقع مشہور بہیجو ترپ و گہوڑا ترپ بہی صعب گذار ہین ۔ **نقل** ۔مشہور ہی کہ نواب علی مردان خان کے پاس قطعہ سنگ پارس تہا جسکی خواص مین سے ہی کہ اوسکا چہونا لوہے کو سونا کرتا ہی وہ بوقت عبور قلعہ اٹک کے پاس اوس سے گرکر اس دریا مین جا پڑا تہا ۔ اسکا جوش و خروش کبہی کبہی شمر زیان جانی و مالی ہوتا رہا ہے چنانچہ بتیس سال گذرے ہین کہ کوہستان کشمیر مین ایک مٹی کے پہاڑ نے اسمین گرکر اسکی پانی کو روکدیا اوسوقت یہہ دریا ایک چہوٹی سی ندی معلوم ہوتا تہا ساکنان کوہستان مذکور نے بارسال خطوط باشندگان دیہات سواحل دریائے ہذا کو آگاہ کردیا کہ وہ لوگ اپنی مساکن سے الگ ہوجاوین کیونکہ جب مٹی پانی ہوجاویگی تب ہر واحد کو اوسمین سے خوف تلف جان و مال ہوگا یہہ لوگ غافل ہی رہے اور چہہ مہینہ کے بعد بند ٹوٹ گیا اور پانی رکا ہوا یکبار چلا اوسکے لطمات سے ملک سندہ تک اسکی کنارہ پر صدہا موضع مین لوگون کو نقصان جانی و مالی پیش آیا اکثر مردکان سے جو بر سر آب دکہائی دیتے تہے ایک شخص مردہ بلباس چرمی تہا جسکے قد کی درازی آٹہہ نوگز تک تہی معلوم نہوا کہ کس ملک کا آدمی تہا

کسی نے اوس سیلاب کے آنے کی تاریخ لفظ غریو ماسی پیدا کری تہی اس لفظ کے حروف کی اعداد سے سنہ ہجری ایکہزار دو سو
ستاون ظاہر ہوتا ہی اور یہہ سیلاب وقت نماز دیگر سے آدہی رات تک اس ضلع مین رہا اوسقدر مدت مین پانی اس
دریا کا برنگ سیاہ اور تلخ مزہ تہا پہر بحالت اصلی آگیا۔ **نقل** - کہتے ہین کہ ایک شخص ساکن تحصیل یوسف زائی اوس
طوفان قہر الٰہی مین آکر قدرت کاملہ سی ایک پشتارہ پہوسہ کو آلہ شناوری بناکر شہر نیلاب کے نزدیک بساحل سلامت
پہونچا اور بیان طراز ہوا کہ اوسکے ساتہہ اوس سیلاب مین ایک شخص دیگر بہی ایک دوسرے پشتارہ پہوسہ پر زندہ
بہتا چلا آتا تہا شہر نیلاب کے پاس پانی مین غیب سے ایک گہوڑا پیدا ہوا اوس گہوڑے نے اوس پشتارہ کو جسپر وہ
بیٹہا تہا تہوتہن رکہکر سونگہا پہر اوسیوقت مونہہ پہیر کر اوس پشتارہ کو لاتون کی ضربات سے پراگندہ کردیا چنانکہ وہ
شخص ڈوب گیا اور گہوڑا وہان بہی غائب ہوا - پہر ۱۸۵۸ء مین دوسری دفعہ کوہستان مذکور مین اسکا پانی رکا مگر
تہوڑا اوس پہاڑ کے لوگون نے بذریعہ خطوط ساکنین ضلع ہذا کو خبردار کیا اور سیلاب بہی آیا مگر اوس سیلاب اول سے کم
اور بروز روشن اور دوپہر سے زیادہ اس ضلع مین نہین رہا پہر بہی بہت لوگون نے نقصان جانی و مالی دیکہا - اس دریا سے
مخلوقات کو نفع پہونچتا ہے یعنے اسکی واسطہ سے لکڑی کوہستانی از قسم چہیڑ و دیار پنجکوڑہ کیطرف سی اس ضلع مین لاکر بیچتے
ہین اور اس ضلع سے سوداگر لوگ اکثر مال تجارتی جسکی تفصیل بموقع خود مندرج ہے کشتیون پر رکہکر بطرف ملک سکہر بمبئی
تک لیجاتے ہین اور اوسکی کنارہ پر شہر اٹک مین عمدہ کشتیان بنائی جاتی ہین جنکو ساہوکاران شکارپوریہ و دیگر سوداگران
بوقت ضرورت ارسال مال تجارتی بجانب ملک سندہ بہت روپیہ کی عوض مین خریدتے ہین اور محصول میر بحری سے منفعت
[illegible] فایدہ قوم ملاح خود ظاہر ہی چنانچہ سال حال مین مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ واجب الادائی بذمہ ٹہیکہ داران
گذرات منسوب ضلع ہذا مقرر ہی اور وہ دو گذر ہین جنمین سی اول - گذر اٹک ہے اٹک جس سی یہہ گذر منسوب ہے ایک قلعہ ہے
سنگین بڑا وسیع اور مستحکم بنوایا ہوا اکبر بادشاہ کا جو شہر پشاور سی تیس کوس کے فاصلہ پر بجانب مشرق بکنار مشرقی دریائے
اٹک ہی - اٹک بزبان ہندی ضلع پشاور ایک لفظ ہی جسکو معنی بزبان اردو ٹہیر ہے مشہور ہی کہ جب ۹۸۴ ہجری مین
اوس بادشاہ کو سفر کابل پیش آیا تو جہان یہہ قلعہ ہے وہان جوش و خروش آب دریائی سے فرصت عبور نپاکر چند روز تک
ٹہرا رہا پہر حکم بنائے قلعہ نافذ فرمایا اسواسطے عوام الناس نے اس قلعہ کو باین نام موسوم کردیا اوسکے بعد بزمانہ ضعف سلطنت
خاندان چغتائی اوس قلعہ کے درمیان لوگون نے خانجات طیار کرکے ایک شہر آباد کیا پہر ابتدائی عہد حکومت سرکار انگریزی

مین قلعہ خالی کرایا گیا اور لوگون نے باہر آکر اوسکے نزدیک ایک شہر دلچسپ بھارت سنگی طیار کر لیا اوسکا نام بہی ایک مشہور رہا
قلعہ مین صرف سپاہیان فوج سرکار مع قدرے سامان جنگ از قسم توپ و تفنگ و بارود و گولہ بقدر ضرورت رہتے ہین
جایا ہے کوئی شخص اوسمین ساکن نہین - اصل مین اس قلعہ کے دو دروازے تہے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تیسرا دروازہ بنایا

نقل - مشہور رہی پہلے یہہ قلعہ ایک منزل تک اونچا بنایا گیا تہا جب بادشاہ نے دیکہا خوش ہوکر کہنے لگا کہ یہہ قلعہ بہت
استوار ہی اتنے مین سرداران فوج سے ایک سوار بپایہ ادب استادہ ہوکر عارض ہوا کہ یہہ قلعہ اگرچہ استوار ہے لیکن
اوسکی فصیل بلند نہین اگر کوئی سوار چست و چالاک ارادہ کرے تو باہر سے گہوڑا کودا کر اندر قلعہ کے جا سکتا ہی چنانچہ تیز
خود یہہ کام کر سکتا ہون بادشاہ نے متعجب ہوکر اجازت دی اوسنے گہوڑے کو چند قدم کے فاصلہ پر لیجا کر ایسا دوڑایا کہ
وہ گہوڑا گرم جولانی مین آکر قلعہ کے اندر جا پڑا بادشاہ نے متحیر ہوکر حکم دیا کہ اس قلعہ کو مسقف کر کے اسکی فصیل کو ہر طرف
سے اونچا بنوایا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا - یہہ قلعہ پائے سنہ ۱۲۴۵ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۹ عیسوی مستحکم ہے کہ اسکا ایک برج مغربی آب دریا
نام اوسکے پانی مین بنایا گیا ہوا ہی کہتے ہین کہ جس جگہہ اوسکی بنیاد ڈالی گئی تہی اوسوقت وہان نقارہ بجایا اور اوسکی
آواز اون لوگون نے نہین سنی جو دریا کے کنارے پر پہنچے تہے اوسکی عمارت مین بجائے گچ سرب ڈلا ہوا
استعمال مین آیا تہا اسکی وسیلہ سے قلعگیان ہمیشہ آب دریا سے مستفیض ہین اسمین واسطے دخول آب کے تین دریچے کیے
ہوئے ہین کہ باختلاف فصول کمی بیشی مقدار آب موجب شکوہ گذاری قلعہ نشینان نہووے

نقل - سنا جاتا ہے
کہ بوقت تعمیر آب دریا اوسکی بنیاد کو دریا نے نہین دیتا تہا اور کوئی امیر و وزیر کسی تدبیر سے چارہ کوئی نہین
کر سکتا تہا بامر لاچاری بادشاہ رجوع بشاہ نظر پیر جسکی خانقاہ پختہ آب دریا کے نزدیک موجود ہی لایا اور اوسکو
ساتہہ لیکر اوسکے مرشد شیخ یحییٰ نام کی خدمت مین جنکی خانقاہ شہر اٹک کے پاس ہی مشرف ہوکر کما شفعال صاحبت
خود ہوا اوسنے اپنا عصا شاہ نظر کو دیکر فرمایا کہ اس پتہر پر جا اوسکی طرف سے دریا کو پیام منع نقصان رسانی دیوے
شاہ نظر نے باتفاق بادشاہ برلب آب دریا آکر ابلاغ پیام کیا اوسیوقت دریا کئی قدم تک دور چلا گیا جب عمارت
نے اختتام کا مونہہ دیکہا شیخ یحییٰ صاحب نے آکر دیکہا اور خوش ہوکر دریا کو فرمایا کہ اپنے اصلی مکان مین آجاوے
دریا جوش و خروش ہولناک کے ساتہہ مکان قدیمی کیطرف روانہ ہوا پہر فرمایا کہ یہہ عمارت یادگار فقیر ہے اسکو نقصان
نہ پہونچانا اس بات کے کہنے سے سب جوش و خروش دریا کا موقوف ہوا اور اپنے اصلی پلہہ مین پہونچکر آہستہ آہستہ بہنے لگا

چنانچہ ابتک ایسا ہی دیکھا جاتا ہی کہ اس دریا کا پانی باوجود تندی اور قہار یکے آب درد کے پاس آہستہ ہی چلتا ہے ۔
یہہ گذر پختہ ہے گندہ نہین اور شاہ راہ مین ہی ساکنین ضلع ہذا اور اہل کابل و قندہار و بخارا اس ضلع کے راہ سی جب
ہندوستان کو جاتے ہین اونکو یہہ گذر ہی درپیش آتا ہی اور سلاطین ماضیہ ہندوستان و افغانستان اکثر اسی جگہہ اس
دریا سے عبور کرتے رہی اور سپاہیان فوج سرکار انگریزی بہی اسیجگہہ اس دریا سی دار پار آتے جاتے ہین اس گذر کے نزدیک
آب دریائے لنڈی اس دریا ئی سندہ مین داخل ہوکر اسکی پانی کی تندی و تیزی رفتار کو زیادہ کرتا ہی اور یہہ دریا خود
بہی اس جگہہ بسبب تنگی عرض اپنی کے رکا ہوا چلتا ہی اسواسطے یہہ دریا اس جگہہ ایسا مہیب اور ہولناک ہی کہ کشتی پر
سوار ہوتے ہی انسان کی ہوش اوڑ جاتی ہی اور ظاہر ہے کہ اس گذر پر دریا مین کشتی کو ٹوٹنے اور ڈوبنے کا بہت
خوف ہی مگر اسکے ملاحونکی چابکدستی ہی کشتی کیواسطے بمنزلہ بادموافق ہے کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ نے انکی بزرگان کی ملاحان
دریائے جمن سی انتخاب کرکے بلوایا اور اس دریا پر بکار ملاحی مقرر کیا تہا پہر وہ لوگ یہان ہی مقیم رہی اور اونکی
اولاد نے بہی اسی جگہہ ساکن ہونا مناسب جانکر شہر اٹک کے پاس ایک دیہہ بنامی نور نام بعمارت سنگی آباد کرلیا ابتک
وہان رہتے ہین ۔ اس گذر پر آمد و رفت کشتی براہ محرف ہی کنار مشرقی دریا سے بطرف کنار مغربی تند اور تیز آتی ہے
اور کنار مغربی دریا سی بجانب کنار مشرقی آہستہ آہستہ جاتی ہی اسیواسطے مشہور ہے کہ آجتک اس گذر پر جو کشتی ڈوبتی یا
ٹوٹتی رہی ہے وہ کنار مشرقی دریا سے بطرف کنار مغربی آنیوالی ہی تہی کنارہ مغربی سے کنارہ مشرقی کو جاتے ہوئے
کشتی کبہی ڈوبی یا ٹوٹی نہین کنارہ مشرقی دریا سے آب درد قلعہ اٹک کے پاس سی کشتی روان ہوکر بکنار مغربی دریا سنگ
جلالیہ کے پاس ٹہرتی ہی اور کنارہ مغربی دریا سے سنگ کمالیہ کے پاس سی چلکر موضع ملاحی نور کے نزدیک کنارہ مشرقی
دریا پر پہونچتی ہے ۔ **فائدہ** ۔ جلالیہ و کمالیہ دو پتہر کا نام ہے جو بکنار مغربی دریائے سندہ قصبہ خیرآباد کی نزدیک
اوسکی زمین مین پڑے ہوئے ہین اور اونکی مابین مسافت ربع میل واقع ہے کہتے ہین کہ کسی زمانہ مین ان دونو پتہرون
پر دو زاہد موسوم بہ جلال و کمال بیٹہکر بادائے وظائف عبادت و ریاضت مشغول رہی تہے اور اونکی اسماء کی نسبت سے
ان ہر دو پتہر سے ہر ایک کا نام مشہور ہوگیا ۔ روایت ہی کہ ہر دو زاہد ان سی کمالیہ نے کہا تہا کہ جو شخص میرے مکان کے
پاس سی کشتی چہوڑیگا وہ کشتی ہر آفت سے امون بکنار سلامت پہونچکر گی اور جلالیہ نے یہہ کہا تہا کہ جو کشتی میرے مکان
کے پاس پہونچیگی اوسکو ڈوبنے اور ٹوٹنے کا خوف ہی چنانچہ اکثر کشتیون نے نقصان کا صدمہ اوٹہایا پہر کمالیہ کی شفاعت

سے جلالیہ برسر رحم آیا اور ابتک جو ان دونو پتہرون کے پاس کشتی پانی کے صدمہ سی کچہہ چہک جایا کرتی ہی - عوام لوگون مین مشہور ہے کہ ان بزرگونکی نشستگاہ کے سامنے ادائے سلام سے اونکی تعظیم نگاہ رکہتے ہین - اور بعضے کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ کے عہد مین جلالیہ پسر پیر تاریک ملک تیراہ کو ملجا و ماوا مقرر کرکے قزاقی اور رہزنی سے باعث بے آرامی خلایق ضلع پشاور و نواح ضلع مذکور تہا بادشاہ نے درحالیکہ مقیم اٹک تہا کسیقدر سپاہیان فوج کو مع قدرے خزانہ اس ضلع کیطرف راہی کیا قضا سے جس کشتی پر خزانہ تہا وہ پتہر جلالیہ نام سے ٹکر کہا کر ٹوٹ گئی اور خزانہ ڈوب گیا اوسوقت بادشاہ نے متبسم ہوکر فرمایا کہ ہمارے واسطے یہہ پتہر جلالیہ ہے یعنی منسوب بہ جلالیہ قزاق اوس روز سے یہہ پتہر باین نام موسوم ہے اور دوسرے پتہر کا نام کمالیہ ملاحون نے رکہدیا - اس گذر پر بایام زمستان یعنی ماہ ستمبر سے ماہ مئی تک پل کشتیونکا بڑی مضبوطی کے ساتہہ طیار رہتا ہی اون کشتیونکو بڑی بڑے سخت آہنی زنجیرون سے باندہکر اون زنجیرونکو ایک برج سنگی کے ساتہہ باندہا جاتا ہی جو ۱۸۶۶ء مین بڑی استواری کے ساتہہ سرکار انگریزی نے بکنار مغربی دریائے بنوایا بموسم تابستان اوس برج کے گرداگرد آب دریا ہوا کرتا ہے - صبح سے آٹھ بجے رات تک مسافرین کو اس گذر پر اجازت عبور دریا ہی اور تمام رات سوائے سواران شکرم و میل کارٹ ڈاک کے جو اونکے واسطے کوئی مانع نہین ناممکن ہی کہ کوئی مسافر عبور کرے - نمک اس دریا سے پار بطرف اٹک کوئی لیجانے نہین پاتا اور اسلحہ بہی وہ شخص لیجا سکتا ہی جو اجازت نامہ مہری و دستخطی حکام با اختیار رکہتا ہو - ۱۸۵۷ء مین جب افواج ہندوستانی اطاعت سرکار سی باہر آگئین اون دنون مین بکنار مغربی دریائے ہذا برسر پل ایک دروازہ بنایا گیا جو شام کو اوسکے کواڑ بند کرکے قفل لگایا جاتا تہا اور ساکنین ضلع پشاور متحیر ہوکر کہتے تہے کہ سرکار انگریزی نے بخلاف بادشاہان سلف دریا کو مقفل کردیا ہی - قلعہ اٹک کے نزدیک ۱۸۶۴ء سے سرکار انگریزی نے اس دریا کے پانی کے نیچے پتہرونکو تڑوا کر ایک رہگذر عجیب پیدا کیا ہی اگرچہ کسان معدود اوس راہ تہ آب کے وسیلہ سے وار پار ہوئے ہین لیکن وہ راستہ ابہی تک جاری نہین ہوا اوسکے اوپر سے پانی کے ٹپکنے کا خوف باقی ہی اور تدبیر استحکام و اصلاح راہ مذکور ہمچنان درپیش د[illegible] سرانجام کار کیا ہوتا ہے یہہ گذر سڑک کلان تار برقی والہ پر واقع ہے اور اس گذر پر دریائے لنڈی اور دریائے اٹک کے متفق ہونے سی محصول میر بحری دو چند مقرر ہے - للعہ کشتیان اور ماللعہ ملاح اس گذر پر موجود رہتی ہین اور سال حال مین مبلغ عہ سالانہ ٹہیکہ میر بحری گذر ہذا مقرر ہے - بعہد سکہان اس گذر پر بہت کشتیان ڈوب جایا کرتی تہین اب سرکار انگریزی کے زمانہ مین عمدہ انتظام ہے -

کشتیان سخت مضبوط اوسمیں کناروں والی بنائی گئی ہین اور مقدار بار کشتی مشخص کیا گیا ہمیشہ اہلکاران سرکاری نگران رہتے ہین کہ مبادا کبھی کسی کشتی پر اوسکے اندازہ احتمال سے زیادہ بار رکھا جاوے اور ہر کشتی مین دو سرنا موجود رہتی ہین در ملاحونکو بہ تہدید تمام کہا گیا ہوا ہی کہ خدانخواستہ باشد اگر کوئی کشتی ٹوٹے یا ڈوب جاوے توحتی الامکان دستگیری مردمان قریب الغرق مین کوشش بلیغ مبذول کرین +

دوم ذکر گذرہائے - یہ گذر منسوب ہی موضع ہنڈ سے جسکے پاس واقع ہے گذر پختہ ہے جس شخص نے ملک سوات سے بجوڑ سے لاہور کیطرف جانا ہو یا جو شخص پتہ خٹک سے ملک چھچھ کو جاوے اونکو یہہ گذر راہ مین ہی یہہ گذر شہر پشاور سے براہ چہاونی مردان اکتالیس کوس اور براہ موضع سیدو تینتیس کوس کے فاصلہ پر بطرف مشرق مائل بشمال ہے براہ اول پشاور سے موضع مانیری تک چھتیس کوس مین سڑک سرکاری ہے اور اوس سے آگے اس گذر تک پانچ کوس مین راہ پختہ ہی سڑک سرکاری کوئی نہین اور براہ دوم پشاور سے موضع سیدو تک پچیس کوس مین سڑک پختہ تا روالی اور اوس سے آگے شیخ ڈہیری تک سات کوس مین سڑک سرکاری جو ضلع ہزارہ کو جاتی ہی موجود اور اوس سے آگے اس گذر تک ایک کوس مین راہ پختہ ہے اور اس گذر سے آگے سڑک تا والی پندرہ کوس کے فاصلہ پر ہی اور اس جگہہ سے قصبہ حضرو تک پانچ کوس مین راہ خام ہی بگہ اور گاڑی کا چلنا ناممکن ہے اور قصبہ حضرو سے آگے تا قصبہ حسن ابدال دس کوس مین سڑک سرکاری خام ہی اوسپر بگہ اور گاڑی چل سکتی ہی جہان یہہ گذر ہے اوس جگہہ دریا بہت عمیق یعنے کوس تک پھیلا ہوا ہی اسواسطے کشتی زمین نہین کبھی کبھی ڈوب جایا کرتی ہے - تین کشتیان اور بارہ ملاح اسپر موجود اوسال حال مین مبلغ من) لاکھ ۔ روپیہ ٹیکہ محصول میگزینی مقرر ہے - ہندو لوگ اس دریا کو ایک تیرتہ سمجھتے ہین ملک اپنی کتابون کے مضامین کے اشارات سے معتقد ہین کہ سمت ۱۹ بکرمی تک جسکو آنمین ستائیس سال تک دیر ہی آب دریائے گنگ سے خواص مین برکت جدا ہو کر اس دریائے مین آجاوینگی اسواسطے جب بہی اسکے پانی سے غسل کرنا موجب کمال پاکیزگی وگنہ شوئی جانتے ہین اور ہر سال یکم ماہ بیساکہہ کو علی الاکثر اسکے کنارہ پر جمع ہوتے اور اسکے پانی سے غسل کیا کرتے ہین چنانچہ اس ضلع پشاور مین شہر اتک کے نزدیک اسکے کنارہ پر میلہ بیساکہی بڑی رونق سے ہوا کرتا ہی اور لوگ اس دریا سے گذر کر ملک واقع کنار مغربی اوسکے مین آنا معیوب جانتے ہین یہانتک کہ از روئے اصول اعتقاد خود بیان کرتے ہین کہ اونمین سے جو شخص کنار مغربی دریائے ہذا آوے اوسکو مناسب ہی کہ جب بکنار مشرقی واپس جاوے تو زنار

جدید گلے مین ڈالے اور سب شرائط ہندو ہونیکے از سرنو بجالاوے بلک قایل ہین کہ اس دریا کا نام اٹک اسی وجہ سے ہے کہ ہندو لوگون کیواسطے ہندوستان سے بطرف مغرب چلنیکیوقت اس دریا کے کنارہ مشرقی پر پہونچکر ٹہہر جانا چاہیے۔ باشندگان دیہات سواحل دریائے ہذا اسکی نزدیکی سے علی العموم تیرنا جانتے ہین۔ سیگ اس دریا کی موٹی ہی پہٹیار ونکو بوقت بریان کرنے والون کے فایدہ دیتی ہی یعنے ایکبار تپنے سے بآسانی سرد نہین ہوتی اور لوہار لوگ اوس سے سان جو آلہ تیزی اسلحہ ہے بنایا کرتے ہین۔ اس دریا کی ریگ سے سونا سپید رنگ نکالا جاتا ہی۔ اس دریا کے پانی کے خواص ذاتی سے ایک یہہ بہی مشہور ہی کہ اوسکے پینیوالا شخص ہمیشہ ہوجاتا ہے چنانچہ کسی شخص تجربہ کار کا مقولہ ہے۔ بیت

ہر آنکس کہ آب اٹک نوش کرد ✦ طریق محبت فراموش کرد ✦

ذکر دریائے کابل ۔ یہہ دریا ضلع پشاور مین بچہار نام موسوم ہے۔ دریائے کابل۔ دریائے مچنی۔ دریائے ناگمان۔ دریائے لنڈی۔ اور اسی ضلع کی زمین مین اسکی دو شاخ اس سے جدا ہوکر اس سے بجانب شمال وجنوب بہتی ہین اگرچہ پہر اسی دریا مین منتہی ہوجاتے ہین لیکن اونمین سے ہر دو احد نے بصورت دریائے علیحدہ نمایان ہوکر جدا نام حاصل کیا ہی یعنے جو شاخ اسکی اس سے بجانب شمال ہی اوسکا نام دریائے آدی زائی ہی اور دوسری شاخ اسکی جو اس سے بطرف جنوب ہے باسم دریائے شاہ عالم مسمے ہے۔ سنا جاتا ہی کہ نونہرین۔ نہرمرکے خیل۔ نہر ماخیل نہر چپرہار۔ نہر پیچیر۔ نہر حصارک۔ نہر کوٹ۔ نہر گز۔ نہر لنڈان۔ بلک نگرہار جسکا اصلی نام ان نہرون کی نسبت سے بزبان پارسی نہ انہار تھا یعنی نونہرین پہر بکثرت استعمال تہوڑا سا تغیر پاکر نگرہار یا نگنہار مشہور ہوا شہر جلال آباد کے نواح مین آلپسمین متفق ہوکر بصورت دریائے واحد بنجاتے ہین اوس دریا کا نام دریائے کابل ہی جو وہانسے اس ضلع پشاور کیطرف کو چلکر پہاڑون کے بیچ سے گذرتا ہوا زمین ہیرہ مشترکہ مضاف تحصیل لشپا ور ضلع پشاور مین داخل ہوتا ہے اور قلعہ مچنی کے نزدیک اسکی وہ شاخ اس سے جدا ہوکر اس سے بجانب شمال جاری ہوئی جسکا نام اب دریائے آدی زائی یا بقول بعضی دریائے حاجی زائی مشہور ہی اسواسطے کہ موضع آدی زائی جو دراصل حاجی زائی ہی اوسکے کنارہ پر آباد ہی وہان پہلے گذر مقرر تہا اب نہین اور یہہ شاخ اس ضلع مین سولہ میل مسافت طی کرکے بزمین اگرہ مضاف تحصیل مشت نگرندی کٹہالہ مین جو شاخ دریائے سواد سے منتہی ہوجاتی ہے۔ چار میل مین یعنے موضع میرہ مشترکہ سے موضع چغرمٹی مضاف تحصیل داؤدزائی تک اس دریا کے کابل کا نام دریائے مچنی ہی اسواسطے کہ اوس زمین کا نام

بہی معنی ہی جس سے منسوب ہونے سے اسکا یہہ نام مقرر ہوا اور موضع چغری مٹی سے موضع جگل تک دس میل
مین اسکا نام دریائے شاہ عالم مشہور رہا اسلئے کہ موضع شاہ عالم اسکے کنارہ پر ہی وہان پہلے گذر مقرر تہا اب نہیں
مدت ستر سال کے گذری ہی کہ اس دریائے کابل نے ناگاہ بہ دسیلاب جوش وخروش مین آکر موضع چغری مٹی کے نزدیک
ایک چہوٹی سی نہر مین جو آبپاشی زراعات کیواسطے اسی سے نکالی ہوئی تہی داخل ہوکر ایک نئی راہ سے روانہ ہونے
سے بہت لوگون کو نقصان جانی ومالی پہونچایا اوسدن سے لوگون نے اسکا نام دریائے ناگمان رکہدیا اسواسطے کہ کسی
کے گمان مین نہین تہا کہ یہہ دریا اس راستہ سے چل پڑیگا یہہ ناگمان نئی راستہ سے چلا اتبک موضع چغری مٹی سے
موضع جگل تک دس میل مین جاری رہا اور اوسکا قدیمی نام بہی گم نہوا چنانچہ ابتک جاری اور اپنے اصلی نام سے موسوم
ہے اور بزمین موضع جگل پہ اسی مین داخل ہوجاتا ہی اور اوسسے آگے سرحد جنوبی موضع کنڈ مضاف تحصیل نوشہرہ
تک جہان دریائے سندہ مین داخل ہوتا ہی لاوسط میل مین اسکا نام دریائے لنڈہ مشہور یعنے لنڈہ بزبان ہندی مرو جہہ
ضلع پشاور ہر چیز بیدم وکوتاہ کو کہتے ہین اور بزبان افغانی بہی اس لفظ سے یہہ ہی مراد ہی مگر افغانونکے تلفظ سے
پایا جاتا ہی کہ اس لفظ مین بجائے حرف ہائے ہوز حرف یائے تحتانی مجہول ہی پس یہہ دریائے جو اس ضلع پشاور مین
سرحد مغربی میرہ مشترکہ مضاف تحصیل پشاور سے سرحد جنوبی کے موضع کنڈ مضاف تحصیل نوشہرہ تک تہوڑا سا یعنے چودہ
میل مسافت طے کرکے موضع نیرآباد کی نزدیکی مین دریائے سندہ مین منتہی ہوکر بے نام ونشان ہوجاتا ہی اسواسطے
اس نام سے مشہور ہوا۔ یہہ دریائے کابل اس ضلع پشاور کی زمین مین اسطرح سے گذرتا ہی کہ زمین ضلع کو دو حصہ پر منقسم کردیا
ہے چنانچہ تحصیل یوسف زائی وتحصیل ہشنگر وتحصیل دوآبہ وچند دیہات تحصیل خٹک اس سے بجانب شمال ہین اور تحصیل
پشاور وتحصیل داؤدزائی واکثر دیہات تحصیل نوشہرہ اس سے بجانب جنوب اسکا پانی اس ضلع مین مغرب سے بطرف
مشرق روان ہے۔ یہہ دریائے آہستہ کوس مین یعنے قلعہ مہمنی سے موضع گوجران تک وسیع العرض ہی اور تیز چلتا ہی اسواسطے
کہ پتہرون پر گذرتا ہی اوس سے آگے صد کوس مین یعنے موضع گوجران سے قصبہ نوشہرہ تک بہت عریض تو ہی مگر آہستہ
چلتا ہی کیونکہ خاک ریگ آمیز پر گذرتا ہی اور اوس سے آگے اپنی انتہا تک سخت تندی وتیزی سے جاری ہی اسواسطے
کہ زمین سخت اور پتہرون مین چلتا ہی اور عرض بہی چہوٹا رکہتا ہی۔ اس دریا کی تندی اور تیزی سے بیشہ جائے گذر
مبدل ہوا کرتی ہے قلعہ مہمنی سے موضع گوجران تک بعضی جگہہ عمق اسکا بہت تہوڑا ہی یہانتک کہ دو جگہہ یعنے موضع

چغری مٹی اور موضع پہٹیان کی نزدیکی مین بموسم سرما اس سے پایاب عبور کرنا ممکن ہی اور موضع گوجران سی اسکے انتہا تک
اسکا عمق زیادہ تر ہی - قلعہ مچنی سے قصبہ نوشہرہ تک اسکی سواحل خام ہین اسواسطی نقصان و نفع برد برآمد زمین سے
متوقع ہی اور نوشہرہ سے اسکی انتہا تک اسکی کنارے پختہ ہین زمین کو اس سے کچہہ خوف نہین - اسکا پانی قلعہ مچنی سے
نوشہرہ تک بموسم تابستان مکدر ریگ آمیز اور بموسم زمستان خوب مصفا ہوتا ہی مگر دیکہنی مین برنگ سبز معلوم ہوتا ہے
اور نوشہرہ سے انتہا تک بموسم تابستان تہوڑا مکدر ہوتا ہی مگر بموسم زمستان اچہا صاف ہوتا ہے اور عموماً شیرین مزہ
ہے خصوصاً چہاونی نوشہرہ سے انتہا تک بہت خوشگوار اور مقوی ہے جن لوگون کے استعمال مین آتا ہی وہ لوگ تندرست
رہتے ہین اور قلعہ مچنی سے چہاونی نوشہرہ تک مضر ابدان ہی اسواسطے کہ زمین روئی پر گذرتا ہی - اسکا سیلاب زمین
کیواسطی کچہہ مضر ہے یعنے ریگ ڈالنی سے زمین کو ناقص کردیتا ہی - اسکے پانی سے البتہ زمینون کو فایدہ پہونچتا ہی - یعنے
چہوٹی نہرون کے ذریعہ سے لوگ اسکا پانی اپنی زراعات مین پہونچاتے ہین اور موضع محب بانڈہ اور موضع بانڈہ شیخ
اسماعیل مضاف تحصیل داؤدزائی مین اسکا سیلاب بہی میل چہوڑنے سے زمین کو نفع کامل دیتا ہی سو وہ نتیجہ فیضان
آب دریائی سواد معلوم ہوتا ہی جو اون ہر دو مواضع کی نزدیکی مین اسکے ساتھ شامل ہوجاتا ہی - اس دریا کی وساطت
سے لکڑی کوہستانی از قسم دیار و چہیل اور برنج عمدہ ملک گز سے اور اکثر مال تجارتی از قسم میوجات و دیگر تحائف
قندہاری و کابلی و جلال آبادی جالہ پر رکہکر اس ضلع پشاور مین لاتے ہین اور جالہ اسطرح سے بنایا جاتا ہی کہ بیلونکے
پوست کو گہاس لوخ نام سے پر کردیتی ہین اوسکا نام اس ملک مین خیک ہی پس جسقدر طویل و عریض جالہ بنایا ہو اوسیقدر
زمین مین اون خیکونکو گز گز کے فاصلہ پر پہیلا کر رکہدیتی ہین اونکے اوپر موٹی موٹی لکڑیان بطرف طول و عرض بطریق
شہتیر اور کڑی کے ڈالکر خوب مضبوط باندہتی ہین اور اسیطرح سے اوسپر بہت سی لکڑیان باندہنے سی اوسکو اونچا کرتے
ہین اسواسطی کہ جلال آباد سے اس ضلع پشاور مین داخل ہونے تک راہ مین اوسکو کئی جگہہ زیر و زبر ہونے سے ٹوٹنے
اور ڈوبنی کا خوف ہی چنانچہ اون ہولناک مواقع سے کئی جگہہ کا نام بہی مشہور ہے یعنی ایک جگہہ کا نام تور گرداب ہے
بمعنے سیاہ گرداب اور ایک جگہہ کو دیگ اور ایک جگہہ کو چمچہ کہتی ہین - اور ایک جگہہ کا نام شتر گردن اور ایک جگہہ کا
اسم سنی اور بل ہی اور یہہ ہی سبب ہے کہ اسقدر مسافت مین اس دریا مین کشتی کا چلنا محال ہے ہان جسقدر زمین ضلع
پشاور مین یہہ دریا ہی اوسمین کشتی چلتی ہے چنانچہ موضع گہڑی مومن مضاف تحصیل داؤدزائی کے پاس سی مال تجارتی

کشتیون پر رکہکر تا قصبہ خیرآباد اس دریا کی ذریعہ سے اور وہانسے بوسیلہ دریائے سندہ ملک سکہر کو لیجاتے ہین اور زمین ضلع مین
بہی اسقدر مسافت مین اسمین کشتی کو کئی محل پر سخت خطرہ ہے چنانچہ موضع پیر سباک مضاف تحصیل نوشہرہ کے پاس ایک گرداب
ہائل ہی جسکا نام خونی ڈب مشہور ہے اور موضع دہریکی مضاف تحصیل نوشہرہ کے نزدیک بہی جائے امان نہین اور جس جگہہ
یہہ دریا دریائے سندہ سے ملتا ہی وہ جگہہ بہی کشتی کیواسطے محل خطر ہے اوس جگہہ کو کوٹہہ بولتی ہین - اس دریا کے کنارون
پر مرغان آب مثل مرغابی و سرخاب شکار کرنے مین آیا کرتی ہین اور مچہلی لذیذ از قسم روہو - ملی - بہی اسمین ہوتی ہے
اور جانور پائین نام بہی اس دریا مین ہوتا ہی جسکے خواص سے آگاہ کیا گیا - اسکی پانی سے اراضی دیہات تحصیل داودزائی
اور پٹہ خالصہ علی الاکثر اور پانچ دیہہ تحصیل دوآبہ کی زمین سیراب ہوا کرتی ہے اور باقی زمین تحصیل دوآبہ بسبب
بلندی اسکی فیض سے محروم اور کل مالوللہ دیہات اور [illegible] ایکڑ زمین کو اس سے آبپاشی ہوتی ہے اور ۶۴
مواضع مین پن چکی اسکی مدد سے چلتی ہین بلکہ ایک شخص نے اس دریا مین قصبہ نوشہرہ اور قصبہ اکوڑہ کے پاس ایک ایک
کشتی مضبوط باندہنے سی ہیڑا رکہی ہے اونمین سے ہر ایک مین دو پن چکی ہین جو بمدد آب دریائے ہذا چلتی ہین - ملک
بجوڑ مین اس دریا کے ریگ کو تپا کر اوس سے لوہا نکالتے ہین جو بعمدگی مشہور ہی مگر جس جگہہ ریگ سے لوہا نکلتا ہی وہ جگہہ مخصوص
ہے اور علی العموم اس دریا کی ریگ سی سونا نکلتا ہی اگرچہ سرخ رنگ ہوتا ہے لیکن کم بہا اوسکو گوہڑی کہتے ہین سکہونکے
عہد مین ایک شخص اس دریا سے سونا نکالنی کا متعہد ہوکر بخطاب اجارہ دار زرکشی مخاطب تہا اور مبلغ دو سو روپیہ سالانہ
بوجہہ محصول داخل خزانہ سرکار کیا کرتا تہا - نمک اور اسلحہ اسکے وار پار لاتے اور لیجاتے ہین کوئی مانع نہین ساکنین دیہات
سواحل دریائے ہذا علی الاکثر تیرنا خوب جانتی ہین - ہر دو دفعہ جوش سیلاب دریائے سندہ نے چنانچہ مشروحاً ذکر کیا گیا اس
دریا کے پانی کو بہی جوش و خروش مین کر دیا تھا اور باشندگان اکثر دیہات سواحل دریائے ہذا کو سخت نقصان پیش آیا
تہا یعنے تندی و تیزی کثرت سیلاب دریائے مذکور سے اس دریا کا پانی پیچہی کو ہٹ کر کنارون سے باہر آجاتا رہا جس سے
پہلی دفعہ اکثر دیہات کنار جنوبی و شمالی دریائے ہذا نے سخت تباہی کا مونہہ دیکہا ہزارہا آدمی جان سے جاتے رہے -
ہندو لوگونکے نزدیک اس دریا کا پانی پاک نہین اوس سے غسل کرنا موجب مذموم سمجہتی ہین اونکا مقولہ ہے کہ یہہ دریا
بطرف مشرق واسطی خراب اور ناپاک کرنے ملک ہند کے چلا تہا مگر دریائے سندہ نے اوسکو روک کر اور راستہ مین ڈالدیا
سال حال کیواسطی مبلغ [illegible] ٹہیکہ محصول میر بحری دریائے ہذا مقرر ہی اور اسکے دس گذر اس ضلع مین واقعہ ہین +

گذر بیلہ مہمندان مچنی - یہہ گذر خام ہے پختہ نہین ساکنین ضلع سے جب کوئی شخص ملک نگنہار اور کوہستان دروازگئے اور ملک گندہاب کو جاویگا اوسکو یہہ گذر درپیش ہوویگا اس جگہہ یہہ دریا وسیع العرض اور تیز رو ہے پہلے یہہ گذر بیرونق تہا ملاح لوگ مسافرین کو بذریعہ جالہ وار پار کرتے تھے اون ملاحونکو سرکار سے تنخواہ ملتی تہی پھر اسپر بجائے جالہ کشتیان مقرر ہوئین مگر سرکار کو اس سے کچہہ نفع محصول کا نہین پہونچا - اب ۲ کشتیان اور ۱۰ ملاح اسپر موجود ہین +

گذر ناگمان - یہہ گذر خام ہے موضع نخقی تحصیل داودزائی کے پاس ہی جس شخص نے ضلع ہذا سے چلکر ملک بجوڑ یا کوہ گندہاب کو جانا ہووے اوسکو اس دریا سے اس جگہہ عبور کرنا پڑیگا یہان دریائے کا عرض زیادہ ہے اور تیز چلتا ہی اسواسطے کشتی خوف مین رہتی ہے بموجب [illegible] تان پل کشتیونکا طیار کرایا جاتا ہی - ۱۰ کشتیان اور ۱۰ ملاح اسپر موجود رہتی ہین اور سال حال مین مبلغ [illegible] سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے

گذر میان گوجر - یہہ گذر خام ہے ساکنین ضلع کوہاٹ و نواح پشاور جب ملک سواد کو جاتے ہین اونکو یہہ گذر درپیش ہے اس جگہہ دریا عریض تو ہی مگر آہستہ چلتا ہی تہ آب اور سواحل پر پتہر نہین ہین اسواسطے کشتی کو ڈوبنے اور ٹوٹنے کا اندیشہ نہین تین کشتیان اور ۱۰ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے +

گذر ذخی - یہہ گذر خام ہے اور بیرونق اس جگہہ زمینداران دیہات گرد نواح وار پار آتے جاتے ہین کوئی سوداگر مال تجارتی لیکر اس راہ سے نہین گذرتا اس جگہہ دریا آہستہ چلتا ہی کشتی ایمن اور بیخوف ہی ایک کشتی اور پانچ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا معین ہے

گذر دوبندی - یہہ گذر موضع نستہ پرگنہ ہشت نگر کے متصل ہے اور اسی جگہہ کا نام دوبندی ہے جہان دریائے ناگمان اور دریائے سواد باہم متفق ہوتے ہین گذر خام ہے مگر بارونق اکثر مال تجارت اس راستہ سے آتا جاتا ہی جو شخص پشاور سے ملک یوسف زائی و سواد کو جاویگا اوسکو یہہ گذر راہ مین آویگا اس گذر پر دریا بہت عریض ہی اور خیلے تیز چلتا ہی کشتی لرزان ترسان تو رہتی ہی مگر کبہی ڈوبی نہین - ۱۰ کشتیان اور ۲۰ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ [illegible] روپیہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے +

گذر ڈہیری - یہہ گذر خام ہی موضع ڈہیری پرگنہ ہشت نگر سی منسوب ہے زمینداران نواح گذر ہذا بوقت آمد و رفت اسکے وسیلہ سے وار پار ہوتے ہین کسی سوداگر کا رہگذر نہین اور ساکنین پرگنہ پشاور ملک سواد کیطرف جاتے ہو اس جگہہ اس دریا سی اگر عبور کرین تو ممکن ہے اس جگہہ دریا بہت عریض نہین اور آہستہ چلتا ہی اسواسطی کشتی بیخطر ہے ایک کشتی اور ۲ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ سماء روپیہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے

گذر خویشگی - یہہ گذر منسوب بموضع خویشگی ہے جسکی متصل یہہ گذر خام ہے ساکنین نواح گذر ہذا اسکے ذریعہ سے وار پار ہوتے ہین سوداگرونکا رہگذر نہین جو شخص پرگنہ خٹک سے تحصیل یوسف زائی کو جاوے یہہ گذر راہ مین پاتا ہے اس جگہہ دریا عریض ہی تیز رو نہین کشتی بیخوف ہے مرغابی و سرخاب اسجگہہ شکار کیا جا سکتا ہی ایک کشتی اور چہہ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ الـ روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے اونمین سے تین حصہ حق سرکار اور دو حصہ حق ملاحان ہے +

گذر نوشہرہ - ہر دو قصبہ نوشہرہ نام اسکے وار پار کے کنارہ پر موجود ہین اسواسطی اسکا نام نوشہرہ ہی جو شخص پرگنہ خٹک سی پرگنہ یوسف زائی یا ملک سواد و بنہیر کو جاویگا اوسکو یہہ گذر راہ مین آویگا یہہ گذر پختہ اور بارونق ہے اکثر سوداگران مال تجارت اس راستہ سی وار پار لاتے اور لیجاتے ہین فوج سرکاری جو چہاونی پشاور یا چہاونی نوشہرہ سے چہاونی مردان کو جاتے یا وہانسے اسطرف کو آتی ہی اوسکو یہہ گذر ہی درپیش ہے اس جگہہ سے مردان تک شاہراہ مین سڑک کلان و تار برقی موجود ہے اس جگہہ دریا کا عرض تنگ ہی اور تیزی سے چلتا ہے ہمیشہ بموسم گرما و سرما پل کشتیونکا طیار رہتا ہی ۲ کشتیان اور ۲ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ۲ روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہی اسمین حصہ ملاحان کچہہ نہین وہ لوگ سرکار سے تنخواہ پاتے ہین +

گذر اکوڑہ - قصبہ اکوڑہ کے پاس ہونے سے باین نام موسوم ہے گذر پختہ ہی مگر اچہا بارونق نہین جس شخص نے پتہ خٹک سے تحصیل یوسف زائی کو جانا ہووے اوسکو اس راہ سے عبور کرنا ہوگا کسی سوداگر کا رہگذر نہین اس جگہہ دریا عریض نہین تیز رو ہے مگر کشتی بیخوف ہے ایک کشتی اور چہہ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ سماء روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے اوسمین سے تین حصہ حق سرکار اور دو حصہ حق ملاحان ہے +

گذر تلاندی - یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے براہ موضع تنگی مضاف تحصیل ہشت نگر ملک سواد کو جاوے اوسکو یہہ گذر درپیش ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری سرکار کیطرف سے اسپر مقرر نہین ہی زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ ملاحونکو دیکر کارروائی کرلیا کرتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر ماروزائی - یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاتا ہی وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے - اور اس دریا کی شاخین بھی ایسی ہین کہ اکثر جگہہ موسم زمستان اونسے پایاب عبور کیا جا سکتا ہے مگر بعضی ایسی بھی ہین کہ بعضی جگہہ اونپر گذر مقرر ہے وہان بذریعہ کشتی اوس سے گذرتے ہین چنانچہ شیخ موسوم بہ نیالی پر ایک گذر مقرر ہے جسکا نام گذر شاہی مشہور ہی اور شاہی ایک کانو کا نام ہے جو تحصیل دوآبہ مین ہی اوس سے منسوب ہے

یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاوے وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری مقرر نہین زمیندار لوگ ملاحونکو کچھہ غلہ فصلانہ دیکر کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے اور شیخ موسوم بہ شام بوڑ پر تین جگہہ گذر مقرر ہے +

گذر چارسدہ - موضع چارسدہ مضاف تحصیل ہشت نگر کے نیچے ہے اور واسطے باین اسم مشہور ہی یہہ گذر خام ہی جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر اور تحصیل یوسف زائی کو جاوے اوسکو یہہ گذر درپیش ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر قاضی خیلان - یہہ گذر موضع پرانگ مضاف تحصیل ہشت نگر کے نیچے ہے اور موضع مذکور مین ایک کندی کا نام کندی قاضی خیلان مشہور ہی اسواسطے یہہ گذر باین نام مشہور ہوا یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوزائی سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاوی - وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحون سے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر رزڑ - یہہ موضع رزڑ مضاف تحصیل ہشت نگر سے منسوب ہی یہہ گذر خام ہے تحصیل ہشت نگر مین اس دریا کی دونو

کناروں پر جو دیہات نزدیک نزدیک ہیں اونکے ساکنین بوقت آمد و رفت اس جگہہ اس دریا سے وارپار ہوتے ہین اور یہ گذر زمینداری ہے زمیندار لوگ ملاحونکو کچھہ غلہ فصلانہ دیکر کام کراتے ہین ٹہیکہ محصول بیرجری کچھہ مقرر نہین ایک کشتی اس پر موجود رہتی ہے۔ اور جس شاخ دریائے ابازائی کا نام دریائے کیٹالہ ہے اوسپر چار جگہہ گذر مقرر ہے ✦

گذر خٹرکی۔ موضع خٹرکی مضاف تحصیل و آبہ کے نیچے ہے اسواسطے باین نام موسوم ہے یہہ گذر خام ہے زمیندار ان دیہات گردنواح اکثر اس جگہہ عبور کرتے ہین خصوصاً زمینداران خٹرکی کنین مزروعہ وارپار ہے وہ لوگ ہمیشہ ہر روز محتاج عبور ہین کچھہ ٹہیکہ محصول بیرجری اسپر مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے ✦

گذر نختی۔ موضع نختی مضاف تحصیل و آبہ کے نیچے یہہ گذر مقرر ہے اسواسطے اسکا یہہ نام ہے یہہ گذر خام ہے زمینداران دیہات گردنواح اکثر اس جگہہ عبور کرتے ہین خصوصاً زمینین زیر کاشت زمینداران نختی وارپار ہین اونکو ہمیشہ ہر روز وارپار آنا جانا پڑتا ہے کچھہ ٹہیکہ محصول بیرجری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر مقرر ہے

گذر گڑہی گگہ۔ موضع گڑہی گگہ مضاف تحصیل و آبہ کے نیچے ہے اسواسطے اس نام سے مشہور ہے یہہ گذر خام اور زمینداران دیہات گردنواح کے عبور کیواسطے ہے کچھہ ٹہیکہ محصول بیرجری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے ✦

گذر دولت پورہ۔ موضع دولت پورہ مضاف تحصیل و آبہ کے پاس ہونے سے اسکا یہہ نام مشہور ہے یہہ گذر خام اور زمینداران دیہات گردنواح کی آمد و رفت وارپار کیواسطے ہے کچھہ ٹہیکہ محصول بیرجری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحون سے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے ✦

فہرست گذرات متعلقہ ضلع پشاور

نمبر شمار	نام گذر	نام گذرنگار	نام محصولدار	نام آنریری	نام ملاح	کیفیت
۱	اٹک	اٹک	چیتو مل	ندارد	مالاہ	بہ گذر شاہی ہے اسکے ملاح سرکار سے تنخواہ پاتے ہین۔
۲	"	ہنڈ	نہال چند	ندارد	ندارد	
۳	ناگمان	ناگمان	نور محمد	ندارد	ندارد	بہ گذر شاہی ہے اسکے ملاح سرکار سے تنخواہ پاتے ہین۔

نمبر شمار	نام دیہات جس کا گذر ہے	نام گذر	نام شہید	محصول سالانہ	تعداد کشتی	تعداد ملاح	کیفیت
۴	ناگمان	میان گوجر	گنگا سنگھ	[illegible]	ے	[illegible]	
۵	لنڈیے	ذخی	نہال چند	[illegible]	ک	[illegible]	
۶	"	دوبندی	پریم سنگھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷	"	ڈہیریے	عبدالرحیم	[illegible]	ک	[illegible]	
۸	"	خویشگی	"	[illegible]	ک	ے	
۹	"	نوشہرہ	نور محمد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰	"	اکوڑہ	عبدالرحیم	[illegible]	ک	ے	
۱۱	"	جہانگیرہ	محمد صدیق	[illegible]	ک	ے	
۱۲	مچنی	مچنی	.	.	ے	[illegible]	
۱۳	شاہ عالم	شاہ عالم	.	.	ے	.	
۱۴	آدی زائی	آدی زائی	.	.	ک	ک	
۱۵	"	گڑہی محکم شاہ	.	.	ک	ک	
۱۶	ابازائی	ابازائی	.	.	[illegible]	ے	
۱۷	ابازائی	ترلاندی	.	.	ک	[illegible]	
۱۸	"	ماروزائی	.	.	ک	[illegible]	
۱۹	کٹالہ	خڑکی	.	.	[illegible]	[illegible]	
۲۰	"	سخقی	.	.	ک	[illegible]	
۲۱	"	گڑہی گگر	.	.	ک	[illegible]	
۲۲	"	دولت پورہ	.	.	ک	[illegible]	
۲۳	خیالی	شاہی	.	.	ک	ک	
۲۴	شامبور	چارشدہ	.	.	ک	ک	
۲۵	"	قاضی خیلان	.	.	ک	ک	
۲۶	"	رزڑ	.	.	ک	ک	

فصل دوم ذکر آبپاشی کے

کیفیت نہر باڑہ تحصیل پشاور مین ایک ندی الموسوم باڑہ ہے اوس سے جو قواعد آبپاشی مین وہ بھی لایق تذکرہ
ہین اسلئے اوسکا ذکر بھی اس موقع پر کیا جاتا ہے۔ ملک کوہستان جو تحصیل پشاور سے جانب غرب تا سفید کوہ ہے اوسمین
پانی چشمہ و برفانی سے اکثر ندی نالے جاری ہوکر مختلف مواقع پر باہم یکجا ہوتے ہین۔ اون سے چار ندی موسوم باہم
ذیل۔ ندی میدان۔ ندی اچ گل ندی توردہ۔ ندی خوارلے۔ جاری ہین اور باہم ملتی ہوئی علاقہ غیر کی حد
مین یکجا اور باسم باڑہ مشہور ہوکر جاری ہوئی ہے۔ وجہ تسمیہ معلوم نہین ہوتی غیر علاقہ مین جابجا اس ندی باڑہ سے
آبپاشی ہوتی تھی باقیماندہ پانی علاقہ سرکار مین قلعہ باڑہ کے نیچے حد موضع سنگو و شیخان تحصیل ہذا مین داخل ہوتا ہے
اور دیہات پرگنہ مہمند و خلیل و پتہ خالصہ کو اس سے فایدہ آبپاشی مآبپاشی کا پہونچتا ہے چہار سہ پرگنہ مذکورہ سے
گذر کر بمقام دوبندی حد موضع زخی مضاف تحصیل [illegible] ہوجاتا ہے۔ اس ندی مین
تین قسم کا پانی ہے ایک وہ جو علاقہ غیر سے [illegible] بہت قلیل المقدار ہے جو ہر دو فصل مین واسطے سیرابی
زمین اون دیہات کے جنکو اس سے آبپاشی ہوتی ہے کافی نہین ہے دوسرا یہ پانی ہمیشہ تا بند باڑہ مین جاری رہتا
ہے اوس سے آگے باڑہ خشک پڑا ہوا ہے دوسرے وہ جو حد موضع موسوم سے زائد ہوا خالص پتہ مہمند سے خشک باڑہ
مین چشمہ کا پانی نکلتا ہے یہہ پانی ہمیشہ جاری رہتا ہے تا دہانہ پورہ پتہ خالصہ۔ آگے پھر باڑہ خشک ہے تیسرے سیلابی
پانی بوقت آنے سیلاب کے تا قایمی سیلاب تمام باڑہ مین بکثرت جاری رہتا ہے اور غایت درجہ قایمی سیلاب آٹھ پہر
ہے۔ جب پانی موضع لم گذر علاقہ غیر سے گذر کر آتا ہے تو قلعہ باڑہ سے بسمت جنوب تخمیناً نیم کروہ باڑہ مین بمقابلہ یکدگر
دو دہانہ ہین ایک موضع سنگو پتہ خلیل کا جو باڑہ سے جانب شمال واقع ہے۔ دوسرا شیخان پتہ مہمند کا جو باڑہ سے
جنوب کی طرف ہے اور باڑہ مین دو بند اون دونون دیہات کے ہین جو پانی کو روک کر اونکی دلہ مین جاری کرتے ہین۔
یہہ بند ویسے نہین ہین جو کل باڑہ مین لگائے جاوین بلکہ استقد لگائے جاتے ہین کہ جنکے ذریعہ سے بقدر پانی قدیمی
کے اونکی دلہ مین پانی ہو مقدار پانی کا کوئی پیمانہ آجتک اون دیہات کے واسطے معین نہین ہوا اور نہ کوئی تنازعہ
برپا ہوا۔ گرمیراب جو سرکار سے معین ہے وہ نگران رہتا ہے کہ زیادتی نکرین اون بندون سے جب پانی نیچے آتا

ہے تو وہان بذریعہ بند خام نصف حصہ کا پانی مہمند کیطرف لیجاتے ہین اور نصف خلیل کیواسطے تہوڑے فاصلہ تک باڑہ مین
آتا ہی مگر واسطے جوئی علی مردان خان کے جو ذریعہ آبپاشی سکنائے چہاونی ہے دو جندر کا پانی خلیل و مہمند سے بحصہ
مساوی خلیل کے بند مین ڈالا جاتا ہے گویا دو جندر کا پانی بند خلیل مین بند مہمند سے زیادہ از حصہ نصفی آتا ہے جہان
حقابہ باڑہ حصہ مہمند کا علیحدہ ہوتا ہی اوسی موقع پر بذریعہ چہوٹے چہوٹے بند کے پانی حسب ذیل +
معیار زائی یعنے مہمند بالا ۲۰ حصہ - ولہ ماشوخیل ۱ حصہ - ولہ ہزار میرہ ۱ حصہ - ولہ سرگانی بالا نصف حصہ
موسے زائی و دوی زائی یعنے مہمند پایان ۲۰ حصہ تقسیم ہوتا ہی مہمند پایان کے حقابہ کا پانی اوس موقع سے
بقدر پاؤ میل نیچے آکر باڑہ مین جا پڑتا ہے اور پہر بذریعہ لنڈی بند کے تین ولہ بدین تفصیل سرگانی پائین نصف حصہ
ولہ موسے زائی یکحصہ - ولہ دوی زائی یکحصہ - الگ الگ ہوکر روان ہوتے ہین حصہ خلیل سے حد موضع سربند
چار حصہ پر پانی حسب تفصیل ذیل - مارو زائی یکحصہ - اسحاق زائی یکحصہ متی زائی و قصبہ دو حصہ و دو جندر
حقابہ چہاونی تقسیم ہوتا ہی حصہ متی زائی و قصبہ کا رقبہ کشی ۱۰ روگر واقعہ قصبہ بگرام کی حد کے متصل بحصہ برابر تقسیم
ہوکر جاری ہوتا ہی الا دو جندر کا پانی ولہ قصبہ مین آتا ہی اس تقسیم کے لحاظ پر مہمند مین چہہ ذیل پتہ اور خلیل مین چار
ذیل پتہ موسوم ہین بعدش ہر ایک ذیل پتہ کے ولہ سے اپنے اپنے موقع پر دیہہ وار ولہ علیحدہ علیحدہ ہوکر جاری ہوتے
اور ہمیشہ بحصص بالا ولہ جاری رہتے ہین - یہہ حال تقسیم جو اوپر ذکر ہوا نسبت پانی معمولی کے ہی جو علاقہ غیر سے بچکر
آتا ہی اور جو پانی حد موضع موسے زائی و ہزار خانی مین چشمہ کا نکلتا ہی - اول بذریعہ دو بند کی حد ہزار خانی و موسے
زائی مین روک کر موضع چمکنی و چوہا گوجر کے مالکان لیجاتے ہین جس سے اون دونون گانو مین بحصہ مساوی آبپاشی
ہوتی ہی پہر اوس سے نیچے حد موضع فتوخیل مین ایک بند مالکان موضع ہزار خانی کا ہی جو عملداری سرکار مین لگایا
گیا ہی اوس سے صرف رقبہ موسومہ کونڈ ہزار خانی کو آبپاشی ہوتی ہے اوس سے نیچے جو پانی بچ کر جاتا ہی وہ اکبرپورہ
وغیرہ دیہات کے کام آتا ہے یعنے اون گانون مین اوس سے آبپاشی ہوتی ہے رہا ذکر سیلاب کا - وہ اسطرح
پر ہی کہ جب یہانتک سیلاب آوے جس سے بند باڑہ ٹوٹ جاوے تو اوس پانی سیلاب کو زبان پشتو مین تالا وابو کہتے
ہین اس لفظ کے معنے لوٹ کا پانی ہی جس شخص کی جہانتک طاقت ہوتی ہی وہ اپنے ولہ مین پانی روک کر لیجاتا ہے
سیلاب کا پانی بہت زیادہ ہوتا ہی جس سے خشک باڑہ بہی جاری ہوجاتا ہی اس پانی سیلاب کے واسطے علاوہ از ولہ ہائے

معمولی بند ذیل - دیہہ بہادر - موسی زائی - ہزارخانی - سیلابی لگائے ہوئے ہین - اینمین بہی حسب طاقت ایک
پانی روک لیتا ہی کوئی پیمانہ اس پانی سیلابی کا نہین ہی - واسطے فہمید اس تقسیم کے ایک نقشہ ہئیت وحدود پتہ و
دیہات ولہ بنے کا معہ تفصیل حصص وغیرہ فوائد کے شامل کیا گیا ہی دیکہو اوسکو نقشہ مشمولہ مین جس سے مفصل حال
معلوم ہوگا - اندر ہر ایک گانو کی تقسیم پانی کے نہایت باریک دقیقہ ہین اور اچہی اچہی صورتون نے رواج پکڑا ہے
جنکی تشریح بروئے تصدیق حکام بندوبست ہوکر ایک نقشہ ہئیت ولہ و رواج آبپاشی نہایت عمدگی کے ساتھ
تحریر ہوا اور وہ صفا ہوکر ہر ایک موضع کی مسل بندوبست کے ساتہہ شامل ہوا ہی اون کل قواعد کو بہ تشریح بیان
کرنا نہایت طول امر ہے اسلئے ایک موضع کے نقشہ کی نقل اس کتاب مین بہی شامل کیجاتی ہے اور خاص خاص
ذکر جو لایق تذکرہ ہین اور وہ ایک آگاہی ہے بطور اجمال کل حال آبپاشی علاقہ کے اس موقعہ پر ذکر کیا جاتا ہی حسب
تشریح بالا عموماً ہر ایک گانو کیواسطے ولہ علیحدہ ہوکر ہمیشہ ہر روز جاری رہتا ہی اسیطرح بڑے بڑے دیہات
مین جنکا تعداد ملک قلبہ پنجرہ سے زیادہ ہی کندی معین ہین - کندی اوسکو کہتے ہین جسکو پنجاب مین طرف بولا جاتا
ہے اصول اوسکا یہہ ہی کہ وقت تقسیم اولے کوئی حصہ گانو ایک گروہ مالکان کو دیکر اونکو نفع نقصان اندرونی کا
شریک کر دیا گیا ہو - اور وہ ہمیشہ اوپر نام کسی معزز آدمی یا باسم مورث قوم اوس گروہ کی مشہور ہوتی ہے یہہ بہی
فرض ہے کہ اوسکے درمیان بوقت خرید و فروخت کے اول اوس کندی کے حصہ دار شفع دار ہوتے ہین - نہ دوسری
کندیکے لوگ اسیطرح اگر کسی کندیکے اندر کسی ذیل کا معاملہ باقی رہجاوے تو اوسکی ادائے کرنیکے ذمہ وار دیگر مالکان
اوس کندی کے ہوتے ہین - نہ دوسری کندیکے اور پہر یہہ نسبت ہی اندر گانو کی ایک کندی کو دوسری کندیسے
لندیکے اندر ذیل اس لحاظ سے قایم ہوتے ہین جنکو ملک پنجاب مین پتی کہتے ہین - جو کندی یا ذیل بڑے بڑے گانو
مین ہین جنکا تعداد ملک قلبہ سے کم نہین عموماً اونکے لئے یہہ بندلیہ و دہندی بموجب حصص پنجرہ واری پانی
علیحدہ ہوکر ہر روز ولہ جاری رہتا ہے اندرون ہر ایک ولہ کے خواہ وہ کندی کے ہو یا گانو کے قاعدہ آبپاشی شبانہ روز
کے حساب پر ہی شبانہ روز ایک اتدن یعنی آٹہہ پہر کو کہتے ہین اور خاص رات یا خاص دن کو وقت کہا جاتا ہی جس جزو مین کہ
ایک رات دن پانی ملے اوسکو شبانہ روز اور جسکو ایک شب پانی ملے اوسکو وقت کہتے ہین شبانہ روز وقت ہمیشہ
کسی مورث یا کسی معزز آدمی کے نام پر جو منجملہ مالکان یا مزارعان اوس زمین سے ہونا مزد ہوتا ہی شاذ و نادر ایسا ہی

ہے کہ وجہ تسمیہ اوسکی معلوم نہین ہوتی جن دیہات مین پانی وافر ہے وہان آٹھ قلبہ کو ایک شبانہ روز مسالم دیہہ کا پانی ملتا ہے یعنی فی قلبہ ایک پہر اور جہان قلت پانی کی ہے وہان لاسقلبہ گون باقی قلبہ دو پہر اکثر دیہات مین ایک وقت کو برخلاف اوسکی معنے کے شبانہ روز بہی کہتے ہین - ایسی گانو مین دو شبانہ روز کی ایک دوگون ہوتی ہی جسکے درمیان مین تبادلہ رات دن کا ہوتا رہتا ہی یعنے ایک دفعہ ایک شبانہ روز کو بہ پہرون کی اور دوسرے کو رات کے پہر دو دفعہ رات والون کو دن کے اور دن والون کو رات کے ملتے ہین اسیطرح جس جس گانو مین نوبت پوچہ اڑونگے یعنی اونی اری کے معین ہوتی ہی وہان تین شبانہ روز کو دری گون اور چار شبانہ روز کو سلورگون کہتے ہین جنکا باہم تبادلہ تقدیم تاخیر نوبت کا مسلے ہوتا ہے یعنی ایک نوبت مین شبانہ روز **الف** کو اول اور **ب** کو بعد پہر **ج** کو بعدش - **د** کو پانی ملا پہر نوبت اونکی آویگی تو **د** کو اول بعدش **الف** و **ب** و **ج** اور تیسری نوبت مین اول **ج** بعدش **د** و **الف** و **ب** کو پانی لگاتے ہین اسطرح ہمیشہ تا وقتیکہ نوبت یاد رہے عمل رہتا ہی - نوبت سہوا وسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک عرصہ تک ضرورت آبپاشی کی نہووے پانی فضول رہے - سلورگون سے زیادہ شبانہ روز کا باہم تبادلہ نہین ہوسکتا اور یہہ قاعدہ تبادلہ کا یا مقدم موخر نوبت کا بروئے پوچہ یعنی قرعہ اندازی کے قایم کیا جاتا ہی - وقت پوچہ اندازی کا خاص کر معین نہین ہوتا جب کوئی روز پانی فضول رہے اور پہر وقت ضرورت آبپاشی آپہونچے تو اوسوقت اول سب مالکان کندی و ذیل و سلورگون و شبانہ روز کے جنکو ایک ولایتی آبپاشی ہوتی ہے جمع ہوکر اول کندیوار پوچہ ڈالتے ہین پوچہ اوسکو کہتے ہین کہ سنگ یا کلوخ یا کسی اور چیز کو نشان اپنی اپنے لگا کر جتے ایک دوسرے مین فرق ہوجاوے کسیکو جو ناواقف اوس نشان سے ہودیتے ہین وہ اونسی ایک ایک کلوخ نکالتا جاتا ہی اوس نشان سے شناخت کرتے ہین جسکا پوچہ اول نکلے اوس کندیکی اول داری آبپاشی ہوتی ہی پہر اوس سے بعد جسکا نکلے اوسکی نوبت قرار پاتی ہے - اسیطرح تمام کی نوبت ٹہرائی جاتی ہی بعدش کندیکی اندر ذیل وار اور ذیل کے اندر سلورگون یا دری گون یا دوگون وار اور اونکی اندر شبانہ روز و وقت وار اور وقت کے اندر مالک وار پوچہ ڈالکر داری قایم کیجاتی ہے - مزارعان کا پوچہ ہمراہ اپنے مالک کے ہوتا ہی اور جو وعدہ بوقت پوچہ کے کیا جاوے اوسی پر عمل کرنا فرض ہوجاتا ہی - وعدہ کئی قسم کا ہوتا ہے ایک یہہ کہ کوئی میعاد مقرر کیجاوے اوس میعاد تک وہ پوچہ قایم رہتا ہی - دوسرا یہہ کہ ہمیشہ تا پوچہ اوسیطرح مقدم موخر آبپاشی ہوتی رہیگی یا بطور اڑونگے - اڑونگے اوس

نوبت کو کہتے ہین جسکا اوپر ذکر ہوا - تیسرے تا وقتیکہ نوبت یاد رہی پوچہ قایم رہی - چہارم تا وقتیکہ سیلاب نہ آوے
وہ ہی پوچہ قایم رہیگا - اکثر گانو مین زمین کندے وذیل کے کل بطور چک بٹ کے واقع ہے اور بہتون مین ہر ایک
ویش مین زمین کندے وذیل بطور چک بٹ ہی ہر دو صورت مذکورہ مین شبانہ روز کا رقبہ ہر ایک ویش مین چک بٹ
ہے اسیطرح وقت وہ دگون وسہ گون وسلوگون کا رقبہ بخرہ یا قلبہ یا پاو سب ایک چیز ہین - یہہ سب نام ایک
پیمانہ کے ہین جسکی لحاظ پر تقسیم ہوئے یا جسکی مقدار پر تقسیم حقابہ اندرون گانو یا اندرون پتہ ہو چکی ہے - اس ضلع مین
پیمانہ تقسیم ہر ایک گانو کا نام بالا مین سے ہی - ایک نام پر ضرور معروف ہی باعث اسکا یہہ ہی کہ ایک شخص شیخ ملی نام
نے یہہ قاعدہ تقسیم کا ایک ہی وقت مین نکالا ہوا ہی یہہ پیمانہ اب دو قسم کا ہے ایک وہ جو معینہ شیخ ملی کا ہے دوسرا
وہ جو بعد اوسکی مالکان نے باریک ویش کے لئے اپنی سمجھ کے موافق اون بخرہ کے خام یا پختہ بخرہ بنائے بخرہ شیخ ملی
و اکثر پتہ پتہ مین پروئے حیثیت مناسب بحصہ مساوی تہی گو زمین مساوی نہ تہی مگر اب بباعث طوالت ایام کی حیثیت
مین فرق آگیا اسلئے ایک گانو کے بخرہ سے دوسرے گانو کے بخرہ کو نسبت مساوات نہین رہی زمین ہر ایک بخرہ کے
اندر شبانہ روز کی کہیت بٹ گئی اسواسطے اندر شبانہ روز کے عام لوگ پانی مشترکہ رکہکر بلحاظ سروخ دپائین وزخ کے
اول کہیت سے آبپاشی شروع کرکر اخیر کہیت تک لیتے ہین جہان کہین شاذ و نادر زمین قلبہ کی شبانہ روز مین رہگئی ہے
وہان کہنڈی بہر پر حصہ پانی کا تقسیم ہوتا ہی اور یہہ قاعدہ جن دیہات مین ہی اونہون نے واسطے تمیز اور شناخت وقت
کے مسجدون مین میخ یا سنگ بلحاظ سایہ شرقی وغربی کی گہڑی پہر کے مقدار پر گاڑی ہوئی ہین جسکی لحاظ پر عمل کیا جاتا
ہے اور جسکی واری آبپاشی آنیوالی ہووے وہ اوجسکی گذرتی ہو رہتی ہین جب سایہ نشان معینہ تک پہونچ جاوے
وہ جاکر پانی باندہ لیتا ہی رات کیواسطے یا حالت ابر مین کل گانو والون نے وقت گہڑی پہر بتلانے کے لئے ایک آدمی صاحب
عقل ملقب منصف معین کیا ہوا ہی وہ اپنی ایمانداری اور تجربہ کاری اور دورہ اختروں کے حساب سے بتلا دیتا ہے
اب اسقدر رات گئی ہی یا اتنا دن گذرا ہے اوسکے کہنے پر عمل کرتے ہین اور اپنی اپنی نوبت سے ہوشیار رہتے ہین
اس علاقہ کی مین جو گانو چہاونی کے قریب آباد ہین اونہون نے سایہ یا ایک آدمی کی نگہبانی کا انتظام کرنا چہوڑ دیا ہے
لہنڈہ کی آواز پر عامل رہتے ہین اور بعض بعض نے کہنڈہ گانو مین رکہہ لیا ہی جسکی نگہبانی واسطے اوسکی ابپاشی کے
ہووے نوبت رہتی ہین اور اکثر دیہات مین بعض بعض زمین کو جنکا حقابہ بحساب بخرہ واری نہین ہی انکو اچوبہ کا پانی دیتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

117876
13389

دیباچہ

بعد حمد خالق بیہمال و درود سید الابرار خاکسار محمد حیات خان خلف محمد کرم خان متوطن واہ خاص متصل حسن ابدال ضلع راولپنڈی ناظرین باتمکین کی خدمت مین بہت عاجزی سی یہہ کتاب بطور تعارف کے پیش نظر کرکے عرض کرتا ہی کہ مؤلف اس لایق نہین جو اپنی آپ کو زمرہ مصنفون مین شمار کرے الا خوبی قسمت سے اوسکو چند عرصہ اتفاق قیام ضلع بنون جو داخل ملک افغانستان ہے بعہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوا اور موقع دریافت حالات افغانان و افغانستان ملا اور چونکہ اس مشہور ملک اور جرار قوم افغان کا حال مشرح ترتیب سے کہین نظر مین نہین آیا لہذا بسبب حصول واقفیت خواہش پیدا ہوئی کہ کل قوم افغانان و دیگر سکنائے افغانستان کا حال ابتدا سے آجتک معہ مختصر تواریخ ملک اور شجرہ نسب ہر ایک قوم جس سی رشتہ و تعلق باہمی معلوم ہو و راہ و رسم ملک تحریر کیا جاوی سو بکوشش ممکنہ جس جگہہ سے میسر ہو سکا حالات مطلوبہ کو فراہم کرکے بنظر فایدہ عام اس کتاب کو تالیف کیا اور نام اس تاریخ افغانستان کا بصناعت براعت الاستہلال و نکتہ ایہام جس سے مبحث کتاب اور نام مؤلف معلوم ہوتا ہے حیات افغانی رکہکر تین حصی پر ترتیب دیا پہلے حصے مین جغرافیہ و تجارت اور تاریخ عام سلطنت افغانستان کی دوسرے حصے مین تاریخ

خاص قوم افغانان معہ شجرہ نسب ہر ایک قوم کے وحال غیرہ اقوام سکنائی افغانستان شرح وار۔
تیسرے حصے مین خاص مسمّی بنون اور اوسکی سکنا دکی تاریخ گرچہ حالات فراہم شدہ کی نسبت
کلی صحت کا ذمہ وار ہونا ایک امر نازک ہی الّا اس مورخ ضعیف نے حتی المقدور بسعی بلیغ و اسطے رفع
غلطی کے مختلف روایتون کو جو کتب فارسی و انگریزی و پشتو و شجرہا انساب اور بیان زبانی ثقات زمانہ
اکثر اقوام اور بعض مطابقت سکہ ہا و عمارات مندرسہ و منہدمہ کہنہ سے ملتے رہے ہین بعد صحت ممکنہ درج کرے
ہین۔ صاحبان علم و ادراک سے امید کیجاتے ہے کہ احیاناً اگر کہین سہو یا خطائی یا شکستگی عبارت
ملاحظہ فرماوین تو ظل عفو اوسپر ڈالین اور صاحبان نکتہ چین کی خدمت مین بہی گذارش ہے کہ ذرہ انصاف سے
پیش آوین وقت تالیف اس کتاب کے مؤلف کے زیر ملاحظہ کتب مندرجہ ذیل تہین ؛

فارسی

ترجمہ توریت وغیرہ کتب مقدسہ عہد عتیق تاریخ فرشتہ حبیب السیر تاریخ عالم مخزن افغانی تذکرۃ الانساب
تذکرۃ الابرار۔ تاریخ جدولیہ۔ تاریخ پنجاب۔ تاریخ ہند۔ تاریخ کشمیر۔ طبقات اکبری۔ تذکرۃ المشاہیر
جام جہان نما۔ واقعات سکندر اعظم۔ تاریخ احمد۔ گلشن التواریخ

انگریزی

الفنسٹن صاحب کی کتاب۔ راورٹی صاحب کی گرامر۔ فیریا صاحب کی کتاب۔ سکندر برنس صاحب کی کتاب
۔ موہن لعل کی کتاب۔ واقعات انڈیا۔ سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کی کتاب۔ مسٹر ڈیوس صاحب سکرٹری
گورنمنٹ پنجاب کی رپورٹ بابت تجارت علاوہ اسکے سلیکشن اور متفرق رپورٹ حکام اضلاع سرحد کی

پشتو

تاریخ محمد افضل موسوم مرصع گلشن۔ وہ رسالہ نسب اور مختصر نامہ پشتو متفرق علاوہ ان کتب ہر سہ زبان کے
مین سے اکثر روایات مندرجہ اس کتاب کا ثبوت ملیگا ؛
متفرق شجرہ فارسی اور پشتو کے جو بعض خاندانون سے ملے ہین۔ اور سندات فارسی حکام سلف اور سکہ ہا
کہنہ ہندو۔ اور گریک کی سلطنت کیوقت کا اور بیان زبانی اشخاص عمر رسیدہ۔ وثقہ جو اکثر اقوام

کے سفید ریشون سی اپنی اپنی قوم کا حال اور شجرہ سنا گیا ہے - اور اوسکی صحت کا اطمینان چند روایات معقول کے اتفاق سی حاصل کیا گیا - اس تاریخ افغانستان کی تالیف کا سامان ہے اس باریک محنت چند سالہ سے صرف بقای نام اور فایدہ عام مقصود ہے - الٰہی یہہ کتاب مقبول ہو اور پڑہنی والون کو فایدہ حصول ہو - آمین حررہ - ۱۴ ماہ شعبان ۱۲۸۱ ہجری المقدس مطابق ۳ - ماہ جنوری ۱۸۶۵ء اور ۳ ماگہ سمت ۱۹۲۱ بکرمی

حصہ اول جغرافیہ اور تجارت و تاریخ عام افغانستان کی بیان مین

پہلا باب بذکر جغرافیہ و تجارت واضح ہو کہ اس ملک کا نام ہندون کی پرانی کتابون مین بالہیک دیس لکہا ہی جب ایرانیون کے قبضہ مین آیا تو اونہون نی زابلستان اور کابلستان مشہور کیا - سکندر اعظم کی فتح کے بعد گریک یعنی یونان کے لوگ اپنی زبان یونانی مین اسکو بکٹریہ بولتے تہے جسکی اصل باختر ہے - جب مسلمانون کا دخل ہوا تو اونکے عہد مین اس ملک کے دو حصون کے دو نام مشہور ہو گئے کابل اور قندہار سے مغرب حد ایران تک خراسان مشہور ہوا جسمین مشہور شہر ہرات ہے اور حصہ مشرقی بنام ملک روہ یعنے پہاڑی نامزد ہوا محمد اکبر بادشاہ نی تقسیم صوبجات ہند کے وقت اوس ملک کو صرف بنام صوبہ کابل تحریر کیا - احمد شاہ ابدالی افغان جب ۱۷۴۷ء مین بعد تباہی نادر شاہ ایرانی بمقام قندہار تخت نشین ہوا تو اوسکے وقت سی اُس ملک کا نام زیادہ تر افغانستان مشہور ہوا مگر تا ہنوز اکثر لوگ حصہ مغربی کو بدستور خراسان کہتے ہین

وجہ تسمیہ افغانستان

ظاہر اور معتبر صرف یہی ہی کہ افغانون کی سکونت سی ملک کا نام افغانستان مشہور ہوا جیسا کہ ہندون کے سبب سے ہندوستان اور ترکون کے باعث سے ترکستان وغیرہ اکثر ملک اپنی اپنی مسکونہ اقوام کے نام سے بایزادی ایک لفظ ستان جس سی مراد زمین یا جائی ہی نامزد ہین

حدود اربعہ

اُس ملک کی اکثر اوقات مختلف رہی ہین - ہندو اپنی پورانی عملداری کی وقت بلخ تک بالہیک دیس

شمار کرتے تھے اور اہل یونان بکٹیریا کی حدود کو اوس سے زیادہ وسعت دیتے تھے ایران کی پورانے
سلطنت کی وقت زابلستان اور کابلستان ایک چھوٹے چھوٹے صوبے تھے اور رُوَہ
کی حدود کو اوسوقت کی مورخون نے جانب مشرق دریائے سند کو عبور کرکے حسن ابدال تک جالکہا ہے
بلکہ مولف کے زمانہ مین بہی اکثر جغرافیہ نویس افغانستان اور بلوچستان کو ایک حلقہ مین لکہدیتے ہین
- الامین صرف وہ حدود اور اوس ملک کا بیان کرونگا جو خاص افغانستان ہے اور نقشون مین بہی اسی نام
سے مستعمل ہوتا ہی - اب ہمارے زمانہ مین وہ سارا ملک افغانستان کہلاتا ہی جو بلوچستان
چہوڑکر ہندوستان اور ایران کے درمیان مین ۳۰ درجے سے ۳۶ درجے عرض شمالی تک، اور ۶۰
درجے سی ۶۸ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے حد شمالی کوہ ہندوکش جسکی شمال کو ملک ترکستان ہے
حد غربی ملک فارس یعنی ایران جنوب مین بلوچستان جسکی جنوب بحر ہند ہی اور مشرق مین دریائے
سند ہی جسکی شرق کو ملک پنجاب متعلق ہندوستان ہی اسکی حد ملتی ہے چہہ سو میل شرق کنارہ دریای اٹک سے
لیکر مغرب ہرات سے پرے حد ایران تک لمبا اور تخمینًا پانسو میل شمال کوہ ہندوکش سے جنوب سرحد
بلوچستان تک چوڑا ہوگا وسعت تین لاکہہ میل مربع ہے اور آبادی فی میل مربع اٹہانبس آدمی کی یعنی کل چورانوے
لاکہہ آدمی اوسمین بستی ہین سطح افغانستان کے اکثر ناہموار اور پہاڑون ہی قطعہ قطعہ گہیرا ہوا ہے زمین
زرعی زرخیز اور عمدہ میوہ ہر قسم افغانستان کے مشہور شمال مین سلسلہ کوہ ہمالہ جو بنام ہندوکش مشہور
ہے کئی چوٹیان اوسکی سمندر سے بیس بیس ہزار فیٹ اونچی ہین جنوب حد بلوچستان سے شمال کی حد تک
کوہ سلیمان کا سلسلہ جسکو کوہ قیصری کہتے ہین واقع ہونے سے افغانستان کے دو حصے ہوگئے ہین حصہ
شرقی کوہ مذکور کے دامن مشرقے سے دریائی سند تک شامل ملک پنجاب متعلق سلطنت ہند فی الحال
انگریزون کے قبضہ مین ہے اور بڑا حصہ مغربی دارالامارت کابل کے متعلق ہے مگر اکثر اوس حصہ
کے پہاڑی علاقون مین افغان وغیرہ اپنی سخت ملجاء ہونے کے سبب سے امیر کابل کے زیر حکومت نہین
بلکہ وہ خود سر ہین - ریاست کابل کے تابعدار تخمینًا پینتالیس لاکہہ آدمی ہون گے - گرچہ مجمل جغرافیہ کل
افغانستان کا اوپر لکہا گیا ہے الامفصل ہر دو حصہ کے علیحدہ علیحدہ علاقون کا ذکر نیچے لکہا جاویگا

اور جس علاقہ مین کوئی جنس بخارتے پیدا ہوتی ہی اوسکا حال بہی اوسی علاقہ مین درج ہوگا اور عام تجارت کا ذکر اس باب کے اخیر مین دیکھوگے

اول حصہ شرقی

جو شامل سلطنت انگریزی متعلق ہندوستان کے ہے - یہہ حصہ دریاے سندھ کے کناری راست پر شمالاً وجنوباً چار سو میل لمبا چلا گیا ہے اور عرض اسکا دریاے سندھ کے کنارے سے مغرب کو قریب تک بحساب اوسط تخمیناً چالیس میل ہے اس حصہ کے ملحق الحدود جانب شمال ومغرب کوہستانی علاقہ مین آزاد اور جنگجو قومین آباد ہین واسطے داد رسانی وانتظام ملک سرکار کی جانب سی اسمین دو قسمت یعنی کمشنری مشتمل اوپر چہ ضلع کے مقرر ہین اور حصہ شرقے مین اٹہارہ لاکہہ آدمی کی آبادی ہی :-

اول قسمت پشاور

اس قسمت مین تین ضلعی ہین پشاور کوہاٹ ہزارہ

ضلع پشاور

اس ضلع کے تین طرف شمال مغرب جنوب پہاڑ اور مشرق دریاے سندھ واقع ہے بیچ مین میدان اکثر مسطح ہے دریاے کابل جسکو وہان کے لوگ لنڈی کہتی ہین مغربی حد میخنی سے نکلکر مشرق رویہتا ہوا دریاے سندھ مین قلعہ اٹک سی ڈیہڑ میل اوپر آن ملاے دریاے مذکور کے وسط مین واقع ہونے سے اس ضلع کے دو حصے ہوگئے ہین حصہ شمالی مین پرگنہ ہشت نگر - اور یوسف زئی اور اوسی حصہ مین مغربی جانب دریاے سوات اور رندی کابل کے بیچ مین علاقہ دوآبہ واقع ہے - اور حصہ جنوبی مین - پرگنہ داؤد زئی - اور خاص پشاور - اور تحصیل خالصہ خٹک یعنی نوشہرہ ہے حصہ اول الذکر کے پرگنہ یوسف زئی مین قوم کمال زئی - دولت زئی وغیرہ اولاد منذر خٹک کا شجرہ نسب مفصل درج حصہ مین ہے آباد اور مالک زمینات ہین - پرگنہ ہشت نگر مین قوم محمد زئے اور دوآبہ مین لگیانے وغیرہ بستے ہین - حصہ جنوبی مین قوم داؤد زئی خلیل مہمند اور خٹک آباد ہین - خاص شہر

پشاور مین متفرق اقوام کے لوگ بستے ہین - یہہ شہر مشہور لاہور سے دو سو پچیس* میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف دریاء سندہ کے غرب چوالیس میل کے فاصلہ پر کچے شہر پناہ کے اندر آباد ہے - سطح سمندر سی ایکہزار فیٹ بلند ہے اسمقام پر افغانستان مغربی - اور ایران و ترکستان وغیرہ ملکون سے اسباب سوداگری آتا ہی - خصوصاً میوجات ہر قسم اور پوستین سنجاب - سمور - چوغہ شتری و برک اور ریشمی کپڑا وغیرہ گہوڑے شروع موسم خزان مین بکثرت آتے ہین - آبادی شہر کی اگرچہ بہت خوبصورت نہین مگر رونق دار ہے - چہاونی فوج سرکار شہر سے مغربی جانب بڑے لنبی چوڑے پڑے ہے - نالہ موسوم باڑا کی نہر چہاونی اور شہر کے اندر اور نواح مین جاری ہی - چاول باڑے کے تحفہ ہوتے ہین - قند سیاہ تحصیل دوآبہ اور ہشت نگر کا مشہور ہے - لونگی مردانہ - اور بوریا و بادکش خاص پشاور کے عمدہ ہوتے ہین - علاقہ یوسف زئے مین قسم اول تماکو پیدا ہوتا ہے جو اکثر ہندوستان مین مشہور ہے بطور تحفہ دور دور لیجاتے ہین - دریاء کابل اور ندی سواتہہ کے راستے چوب عمارتی از قسم دیودار اور چیڑ کوہستانی علاقون سے بہت آتی ہے جس سی تجار اور خریدار دونون کو فایدہ ہے - نامور مکانات اس شہر کے یہہ ہین - گورکہٹرے - یا گورکہٹنی جسمین گورکہہ ناتہہ کا مندر ہے - اور اب اسمین تحصیل کی کچہرے ہوتے ہے عمارت اسکی پختہ اور بطور سرائے کے ہے - قلعہ بالاحصار شہر پناہ سی باہر چہاونی کی طرف واقع ہے اور اسمین میگزین سرکاری رہتا ہے - باغ وزیر قابل سیر کے ہے - شہر سے دو میل جانب جنوب چار دیواری خام کے اندر یہہ باغ واقع ہے بسبب مسمار ہوجانے عمارت شیشہ خانہ وغیرہ پہلی خوبصورتے نہین رہی - پشاور کے جنوبی اور مشرقی طرف اکثر باغات واقع ہونے سے بموسم بہار رنگارنگ شگوفہ دکہلائے دیتے ہین - جامع مسجد شہر کے بیچ مین پختہ عمارت ہی - کوتوالے جدید پٹویونکے کٹرہ مین پختہ عمارت سے سرکار نے بنوائے ہے ؛

---

* جس جگہ ایسی فاصلہ کا ذکر ہے وہ سیدہا پیمانہ کی ذریعہ سی حاصل کیا گیا سڑک کا راستہ اس سی کچہ تہوڑی تفاوت کے ساتہہ دور ہے ؛

ضلع کوہاٹ

پشاور کی دکہن طرف ہے - لاہور سے دو سو بیس میل جانب مغرب ذرہ مائل شمال واقع ہی - یہہ ضلع پہاڑون سی گہرا ہوا ہے اسکے اور پشاور کے درمیان کوہ آفریدی کا سلسلہ مشرق کاکا صاحب کی زیارت تک چلا گیا ہے - اس بیموقع پہاڑ مقبوضہ آزاد قوم کے واقع ہونے سے سرحدی ملک مقبوضہ سرکار انگریزے کے نقشہ مین دیکہنی سی خم اور پیچ معلوم ہوتا ہے - اس ضلع کے حصہ شرقے اور جنوبے مین قوم خٹک تری و بولاق آباد ہے - اور باقی قوم بنگش اور کچہہ اورک زئے بستے ہین سرحد شمالی و مغربے پر قوم آفریدے و اورک زئی آزاد پہاڑون مین سکونت رکہتی ہین جنکی اعمال کی نگرانی ہمیشہ گورنمنٹ کو رکہنی پڑتی ہے - بدین نظر کچہہ فوج سرکار کے چہاونے کوہاٹ مین رہتی ہے - اور ایک مختصر قلعہ بہے ہے جسکا موقع سطح سمندر سی ۱۷۶۰ فیٹ بلند ہے جمع اس ضلع کا تہوڑا - صرف دو تحصیل یعنے کوہاٹ خاص اور ہنکو ہین - کان نمک سبز متعلقہ ضلع ہذا سے بافراط نمک نکال کر افغانستان مغربے اور مشرقے مین لیجاتے ہین - اس نمک کا نرخ ارزان مگر بکرے بہت ہی - چاول تحصیل ہنکو کے مشہور ہین ؛

ضلع ہزارہ

گرچہ یہہ ضلع حد مبینہ افغانستان سی باہر یعنے دریاے سندہ سے مشرقے جانب ہی الا دو سبب سے اسکا ذکر مناسب سمجہا گیا - اول اسمین بہے کچہہ قوم افغان آباد ہی - دوسرے متعلق کمشنرے پشاور کے ہے - ہزارہ لاہور سے ایکسو اسی میل اوتر مین درمیان گوشہ شمال و مغرب کے آباد ہی - زمانہ سابق مین ایک ملک تصور کیا جاتا تہا - چنانچہ اب تلک ملک ہزارہ مشہور ہے - سکہون کے قبضہ سے پہلے شامل سلطنت افغانستان مسلمانون کے قبضہ مین تہا ۱۸۴۶ عیسوی مین ہمراہ ملک کشمیر مہاراجہ گلاب سنگہ کے ہاتہہ فروخت ہوا جب اوس سی بندوبست نہو سکا - تو پہر شامل دربار لاہور کیا گیا - دارالحکومت اس ملک کا پہلے شہر ہرے پور تہا جو اب ایک تحصیل ہے - یہہ ضلع گرچہ پہاڑی کہلاتا ہی کیونکہ اسکا حصہ مشرقے

وشمالی سب کوہستانی ہی - اور مغرب مین کوہ گندگیر واقع ہے الا اوس ملک کے پہاڑی لوگ ایسے جنگجو نہین ہین - جیسی دریاے سندہ کے مغربے پہاڑون کے لوگ خیرہ سر اور دلاور ہین - ہزارہ کے نام کو صرف علاقہ چملہ کے لوگون نے چمکا رکہا ہے - علاقہ مکہلی مین غلہ مکے اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ دور دور کے لوگ آنکر خرید لیجاتے ہین - جہاونی ایبٹ آباد پہاڑون کے بیچ مین کپتان ایبٹ صاحب پہلی ڈپٹی کمشنر کی آباد کی ہوئی خوش ہوا اور سرد جگہہ ہے - ندی موسوم دوڑ نے ملک ہزارہ کو سرسبز کر رکہا ہی جو دیہات اوس ندی کی کنارہی پر واقع ہین اون مین پیداوار بلدی و تیشکر اور اعلی اجناس کی بکثرت ہوتے ہے - افغانون مین شاخہایوسفزئی منا اور دلازاک گدون - اور ترین اور طاہر خیلے اس ضلع کے اندر آباد ہین اور باقے اقوام حسب ذیل تنولے - سواتی ڈہونڈ کرال گوجر گہکڑ وغیرہ بستے ہین

دویم قسمت دیرہ جات

اس مین بہی تین ضلع ہین بنون دیرہ اسمعیل خان دیرہ غازیخان

ضلع بنون

اس ضلع کا مفصل جغرافیہ اور حال تیسرے حصہ مین درج کیا گیا ہے ؛

ضلع دیرہ اسمعیل خان

بنون سے جنوب اور دیرہ غازی خان سے شمال دریاے سندہ کی مغربی کنارہ پر بفاصلہ دو میل شہر دیرہ اسمعیل خان آباد ہے - لاہور سے دوسو سولہ میل پچہم کو واقع ہے حدود اربعہ اسکے یہہ ہین مغرب سلسلہ کوہ سلیمان مشرق ضلع جہنگ اور کچہہ شاہ پور کی حد اور شمال ضلع بنون - جنوب موضع مورجہنگی ضلع دیرہ غازیخان - دریاے سندہ کے مغربے حصہ مین اکثر اقوام افغانان مختلف شاخون کی اور گندہ پور وغیرہ اور شرقے حصہ مین بلوچ اور جٹ اور کچہہ افغان وغیرہ

آباد ہین - بموجب مردم شمارے ۱۸۸۱ء تین لاکھ چھیالیس ہزار آدمی اس ضلع مین بستی ہین -
سالانہ آمدنی سرکاری چار لاکھ بتیس ہزار کے ہے - سطح اس ضلع کی نو ہزار ایکسو پینتیس میل مربع ہے
بموجب شمار ۱۸۸۱ء فی میل مربع ۴۸ آدمی کی آبادی پڑتے ہے - تاریخ قدیم مختصراً اسطرح ہے
کہ پہلے اس ملک مین راجہ بل اور بلوٹ دو بھائی حکومت ران تھی پورانہ قلعہ اونکا دریا سند
کے دہنے کنارہ پر متصل بلوٹ مشہور ہے کہ اب بہی اوسکی نشان موجود ہین - مسلمانون کی غلبہ سے
قبل کا وکشے دیکھکر مجبوراً اونہون نے یہہ ملک چہوڑ دیا کہتے ہین کہ پورانہ بلوٹ راجہ بل کا آباد
کیا ہوا تہا جنوبے جانب سی قوم بلوچ نے خروج کرکے اوس ملک کو اپنی قبضہ مین کر لیا مسمی اسمعیل خان
ہوت جسکے نام سے دیرہ اسمعیل خان مشہور ہے اپنی قوم کی سرکردگے مین دیرہ غازیخان
کے طرف سی آکر بمقام ببر جو بارہ کوس طرف جنوب شہر دیرہ سے واقع ہی سکونت پذیر ہوا - چند
سال کے بعد جب اوسکا اطمینان سے ملک پر دخل ہو لیا تو بعد معاینہ و پسند موقع اوسنی اپنی ماتہ سے
بتاریخ ۲۲ ماگہہ سمت ۱۶۱۹ بکرم مین جسکو تین سو دو سال ہوئی بشروع عہد سلطنت اکبر بادشاہ شہر کہنہ
دیرہ اسمعیل خان کی بنیاد رکہہ کر اپنے نام پر مشہور کیا - ایسی روایت ہی کہ اوس پورانی شہر مین
جسکا موقع اب زیر دریا سند ہی قریب ڈہائی ہزار کے گہر آباد ہو گئے تہے - اور بلوچون نی اپنے
رہنے سہنے کے نواح مین باغات لگا کر خوب آراستہ کیا تہا - الا دریا سند نے سمت ۱۸۰۱ بکرمی سی شہر کیطرف
رخ پہیر کر تباہی شروع کری - پانچ برس تک وہ رونق دار شہر بالکل دریا برد ہو کر بے نشان ہو گیا
ایک سال لوگ نواح مین منتشر رہے سمت ۱۸۰۶ بکرم مین نواب صاحب دیرہ نے شہر موجودہ حال دیرہ اسمعیل خان
آباد کرکے قدیمی نام مشہور کیا اسمعیل خان ہوت کی اولاد مین پانچ پشت تک حکومت دیرہ اسمعیل خان
قایم رہی اون مین سی آخری رئیس نصرت خان کچہہ اپنی عیاشی اور بی تدبیری سی اور کچہہ
افغانون کے ظلم سے بیدخل ہو کر کابل مین قید کیا گیا اور احمد شاہ ابدالی نے اول سیف خان
اور پہر موسی خان درانی کو حاکم دیرہ مقرر کیا مسمی داود خان بلوچ نے ناگہان حملہ کرکے سردار
موسی خان کو زخمی کیا اس سبب سے غضب شاہ درانی اوس مظلوم خاندان پر زیادہ ہو کر بالکل استیصال

ونگاریہ سے کیا گیا - بعد موسی خان کے بادشاہ افغانستان کی جانب سی قمرالدین خان
عبدالرحیم خان وزیاری مل اپنی اپنی نوبت پر حاکم دیرہ اسمعیل خان چلے آئی شاہ زمان
نے اپنی عہد سلطنت مین نوابے دیرہ مذکور کے نواب محمد خان سدوزئی بہادر خیل کو عطا
کرے جسکے انتقال کے بعد نواب حافظ احمد خان وارث ملک ہوا اور پھر نواب شیر محمد خان
فرزند اوسکا جانشین تہا جسکو کنور نونہال سنگھ نے شصت ہزار کی سالانہ جاگیر دیکر دیرہ اسمعیل خان
کو خالصہ سرکار کیا ۱۸۴۹ء مین ضبطی پنجاب کی ساتھہ یہہ ضلع ہے گورنمنٹ انگریزے کے قبضہ مین آیا
تب سی اسکی ترقی ہوتے جاتی ہی ۱۸۵۱ء عیسوی مین دریاے سند نے اس شہر کے طرف پھر موہنہ
پھیر کر لوگونکو خطرہ پیدا کیا تہا - مگر انگریزونے زر کے زور سے بند ڈالکر اوسکا موہنہ پھیر دیا - اس
ضلع کے حدود مین جنوب رخ دریاے سند بہتا ہے اور اوسکے سبب سے یہہ ضلع دو حصہ مین منقسم ہوگیا
دریاے سند کا مشرقے حصہ تہل اور ریگ آمیز زمین ہے اور اوس کی دو قسم ہین - اول تہل بارانی
- دوسرا چہگ - آخرالذکر قسم سے وہ زمین مراد ہے جو دریاد کی طغیانی اور سیلاب سے پانی پاکر سیراب
ہو تہل کا علاقہ اکثر بسبب کمی پانی غیر آباد - اور بدون چاہی اراضیات قلیل کے ناقص ہے اگر اس
مشرقے تہل کے واسطے مقام ماڑی کی متصل دریاے سند سی نہر کاٹی جاوی تو میانوالی سے لیہ
اور بہکر اور نیچے تک کمال فایدہ پہونچے گا اس نہر کی تجویز سرکار مین پیش ہے - اس حصہ مین
تحصیل دریاخان معروف بہکر اور تحصیل لیہ دو پرگنہ واقع ہین جنمین بڑے قصبہ اور گانو
مشہور یہہ ہین - لیہ - کوٹ سلطان - چوبارہ - کروڑ - نواکوٹ - بہکر -
دریاخان - قلعہ منکیرہ ان قصبون مین تجارت پشم اور اون کی ہوتے ہے
وہ بڑا حصہ جو ندے سند سی مغرب واقع ہے اوسکو دامان کہتے ہین - سیلاب اور بارشے
پانے سے پیداوار گندم اور باجرہ بکثرت ہوتے ہے - خربوزہ اس دامان کا دور تک
مشہور ہے اس حصہ مین تین پرگنہ ہین تحصیل دیرہ اسمعیل خان خاص - پرگنہ کلاچی - علاقہ ٹانک نالہ
لوہی موسوم لونے کا سیلاب تحصیل کلاچی کی زمینات قوم گنڈہ پور کو بذریعہ باندہنی بند اسمے
پانیوال وعثمان وال سیراب کرتا ہے اور وہان سی بچکر جو پانی آوی وہ دیرہ اسمعیل خان کے پرگنہ

مین کام آتا ہی علاقہ ٹانک اور کچھہ نیچے دامان کو درہ زام و دیگر نالہ ہائی کوہی کی پانی سے سیراب ہوتے ہے اور رود ٹکواڑہ بے فایدہ بخش ہے - اس مغربی جانب کے کلان قصبے یہہ ہین - شہر دیرہ اسمعیل خان بلوٹ - پہاڑپور کڑی خسور کلاچی - درابن - چودھوان - فتح خان - گراٹک ٹانک - قصبہ ٹانک دامن کوہ مین واقع ہے اور وہان کچھہ سرکار سے فوج بھی رہتی ہی اسمقام پر لوہا جو علاقہ مسعود وزیری سی آتا ہی اور ربوریا کی بہت خرید فروخت ہوتے ہی - خاص شہر دیرہ مین پیوندہ لوگ اشیاء تجارتے دور دور کے ملکون سے لاتے ہین +

ضلع دیرہ غازی خان

گرچہ افغانستان کی اصلی حد سی باہر جنوب کو سلسلہ بلوچستان کی محاذ مین واقع ہی الاقدیم سی سلطنت افغانستان کے متعلق چلا آیا - اور اب بھی قسمت دیرہ جات مین ہی لہذا اسکا بھی مختصر ذکر کیا گیا - یہہ ضلع لاہور سے دو سو تیس میل گوشہ جنوب و مغرب کو دریا سند کے دہنے کنارہ پر واقع ہے - حدود اربعہ اسکے اسطرح پر ہین - شمال مین سرحد دیرہ اسمعیل خان - مغرب کو ہستان بلوچان و موسی خیل و کاکڑ افغان - مشرق دریا سند - جنوب ملک سند - اس ضلع مین اکثر اقوام بلوچ اس تفصیل سی - حصہ جنوبی مین مزاری - شمالی مین کسرانی باقی بیچ مین - دریشک گورچانی لغاری لنڈ کھوسہ بزدار نتکانی وغیرہ یہ اقوام مذکورہ مین سی کوئی لوگ سلطنت انگریزے کی حدود سی باہر پہاڑے علاقہ مین بھی رہتی ہین - ان قومون کے بلوچ اندر باہر کے ملاکر قریب پچاس ہزار اسلحہ بند مرد ہونگے اپنی قوم کی سرگروہ یا سردار کو دمانکے لوگ تمن دار بولتے ہین - اس ضلع مین چار تحصیل ہین - اول تحصیل دیرہ غازیخان یہہ شہر عہد ہمایون بادشاہ مین غازیخان بلوچ مزاری نی آباد کرکے اپنے اسم پر نامزد کیا - اس سردار کے اسمعیل خان ہوت بانی دیرہ شمالی سی جو اسکا ہم عصر تہا بتکرار سرحد ملک مابین ہردو دیرہ بڑے سخت عداوت تہی - چنانچہ آپس مین بائیس جنگ کین - آخر مسمی گامن خان مشہور رستم گو اور معتبر غازیخان کے ایک عقلمندانہ فقرہ سی ان دونون سردارون کی آپس مین صلح ہوکر بجای عداوت دار کے رشتہ دار

بنے اور حد مابین دیرجات موضع مورچہنگے مقرر ہوئی الغرض غازیخان کی اولاد مدت تک موروثہ ملک
مین حکمران رہی جب شاہ حسین غلزائی بادشاہ قندہار معہ فوج دیرہ غازیخان کی حد مین آیا اور
بلوچون نے نادانی سے اوسکے لشکر کو ایذا پہونچایا تب اوسکے حکم سے دیرہ غازیخان غارت ہوکر
قتل عام بلوچان مین خاندان غازیخان برباد ہوگیا ایسے موقع پر محمود کجر نے بادشاہ دہلی کے
حکم سے دیرہ غازیخان پر قبضہ کیا عرصہ تک اوس خاندان کا دخل رہا اخیر عہد احمد شاہ ابدالے
مین نور محمد خان قوم سرائے نے سندہ کی جانب سی خروج کرکے دیرہ غازیخان پر قبضہ کرلیا سرائیون
سے درانیون نے لیکر سلطنت کابل کی طرف سی کبہی نواب عبد الصمد خان اور گاہی نواب محمد زمان
خان اور نواب عبد الجبار خان بارک زئی درانی اور اخیر مین صدر خان بختیار حاکم چلے
آئے جب ملتان کو رنجیت سنگہ نے فتح کیا اور سلطنت افغانستان مین قوم سدوزئے اور بارک زئے
کے باہمی فسادون سی ضعف آیا تب سکہون نے دیرہ غازیخان کو پنجاب سے شامل کرکے دیوان
سانون مل کی سپرد کیا مفسدہ مولراج کے بعد بشمول پنجاب سرکار انگریزے کے محروسہ
سلطنت مین داخل ہوا نواح اس شہر کا سرسبز باغات اور کہجور کے درخت کثرت سی دیکہائی دیتے ہین دریائے
سندا ایک میل مشرقے جانب شہر سی بہتا ہے اسی صدر کے پرگنہ مین خانقاہ سخی سرور واقع ہی جسکے
معتقد اکثر ہندو مسلمان باشندے پنجاب کے ہین ماہ مارچ سی آخر اپریل تک برابر اس درگاہ پر میلہ
رہتا ہے دور دور کے لوگ وہان جاکر منت یعنے نذر چڑہاتے ہین اس علاقہ مین پہٹکرے
اور سجی بہی پیدا ہوتی ہی غلون مین سی گندم اور باجرہ وجوار اکثر پیدا ہوتا ہے چاہ نہین ہین
پہاڑی نالون سے اور کچہہ لوگون نے نہرین کاٹے ہین جنسی سیر بے زمینات ہوتے ہے۔ دوسرے تحصیل
داجل اسکی علاقہ مین اکثر زمینات شور ہین قصبہ جام پور کے پاس شورہ اور سجے پیدا ہوتے ہے
حاجی پور کے پاس شیرین پانی ملتا ہی اور پیداوار ہر جنس زرعی کی خوب ہوتے ہے تیسرے تحصیل
کوٹ مٹہن لب دریا سندہ ہے اس پرگنہ کے زمین عمدہ اور زرخیز ہے درخت بکثرت ہین۔ چہارم
تحصیل سنگہڑ سنگہڑ ایک نالہ کوہ ہے کا نام ہی اوس سے اکثر علاقہ سیراب ہوتا ہی اسی سبب اس علاقہ کو سنگہڑ کہتی ہین

بمقام تحصیل قصبہ منگروٹہ مین ہے زمین اس پرگنہ کے اکثر شور ہے جوار اور گندم کے پیداوار بہت ہوتے ہے گھوڑا اس علاقہ کا خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے قوسہ ایک موضع اسی تحصیل کا منگروٹے کے متصل ہے جہان پر حضرت شاہ سلیمان چشتی کا مزار ہے بصرف پچاس ہزار روپیہ یہہ خانقاہ تیار ہوئی اس ضلع کی پیداوار مین سی قابل تجارت نیل کی پیداوار ہے جو دور دور تک بیوپاری لیجاتی ہین آب وہوا اس ضلع کی اوسط درجہ کی ہی گرمی شدت سی پڑتے ہے خصوص پرگنہ داجل مین گرم لو ایک قسم کے سموم اسقدر سخت چلتی ہے کہ معاذ اللہ منہا

دوم حصہ غربی

واضح ہو کہ حصہ غربی مین اوس تمام ملک افغانستان کا بیان کیا جاویگا جو گورنمنٹ انگریزی کی سلطنت مجروسہ کی حدود سے باہر مغرب اور شمال کو واقع ہی

پہلے اون کوہستانی علاقون کا ذکر جو ملحق یا قریب الحدود سلطنت انگریزی کی واقع ہین

علاقہ مہابن

مہابن دراصل کوہ کا نام ہے - اس پہاڑ کی اونچی چوٹی سطح سمندر سی ۱۴۷۰۰ فیٹ اونچی ہی اور جنگل سے لدا ہوا مشرقی جانب دریاے سند جنوب و مغرب علاقہ یوسف زئی متعلق پشاور شمال علاقہ چملہ واقع ہے اس پہاڑ کے جنوبی جزو مین قوم جدون بستی ہی اور اونسی اوپر قوم خدوخیل آباد ہے یہہ ہر دو فرقے کوئی حاکم نہین رکھتے موضع ستانہ اس علاقہ مین مشہور ملجا مفروروں کی ہی پہاڑ دشوار گذار اور سخت ہی زمین ہموار قابل زراعت کم کوہ مہابن سی شمال چملہ ہے مہابن کا وجہ تسمیہ آئندہ آویگا

علاقہ چملہ

جسکے مشرق مین دریاے سند مغرب علاقہ یوسف زئی شمال ملک بنیر ہے چملہ بطور درہ کے ہی مگر اوس درہ کے بیچ میدان کم زمین ناہموار اور پہاڑ اکثر اسمین قوم منڈر کے شاخین آباد ہین مشہور ہے کہ اٹھارہ ہزار آدمی اس علاقہ مین بستے ہین بوقت تنگی انکی ہم قوم بیزوال مدد کی واسطی پہونچ جاتے ہین

اس علاقہ سے شمال

ملک بُنیر

واقع ہے مشرق دریاے سند شمال ملک سواتہہ مغرب علاقہ یوسف زئے سے اسکے حدود ملتے ہین اسکی چار دنطرف اونچے پہاڑ ہین جنمین سی شمالی جانب کوہ ایلم و کوہ دَوَہ سَرَے سطح دریاے شور سے دس ہزار ایکسو بائیس فیٹ اونچے ہین بیچ مین کسی کسی جگہہ بطور وادی کے زرعی زمینات اقع ہین اکثر درے اور ناہموار دشوار گذار ملک ہی آب وہوا معتدل اونچے پہاڑون پر برف کی سبب سی سردی رہتی ہی اوس ملک مین قوم یوسف زئی افغان کی شاخین اسطرحپر آباد ہین کہ مشرقے حصہ مین شاخ چغرزئی شمالی مین گدائی زئی مغرب سلارزئی جنوب مین نورے وسط مین عایشہ زئی دولت زئی بستے ہین گرچہ کل کا قوم آپس مین اتفاق نہین - تمر باہر کے غنیم کو یکدلی سی روکتی ہین ہر شعبی مین اپنا اپنا ملک بطور سرگروہ کے ہوتا ہے - پیداوار ملک کی اکثر کافی ہوتی ہی - بوقت قحط ملک سواتہہ سے غلہ لاسکتے ہین مالداری گوسفندان اکثر ہی طبیعت مین یہانتک خرابی کہ بعضی بھیڈی مادہ سے حظ خلاف وضع فطرتے حاصل کرتے ہین — سکنای ملک کے اسلحہ بند مردون کے تعداد تیس ہزار مشہور ہے اوس ملک مین باہر سے تیل اور پارچہ سوتی اور نمک لیجانی کی تجارت فایدہ بخش ہے - بنیر سے پرلی طرف

ملک سواتہہ

جسکے حدود اربعہ اسطرحپر ہین شمال مین کوہستان لترم جسکی اوتر علاقہ دیر ہے - مشرق کوہستان جسکا سلسلہ دریاے سند تک ہی - حصہ شرقے سواتہہ کے جنوب ملک بنیر اور حصہ غربی کی جنوب علاقہ تحصیل یوسف زئی - مغرب مین علاقہ ارنگ بزنگ اور آتمان خیل و باجوڑ واقع ہے ملک سواتہہ پہاڑون کے مابین اونچی جگہہ بطور درہ کے ہے - طول اسکا مغرب جنوبے سے مشرق شمالی تک تخمیناً پچاس میل اور عرض جنوب سے شمال کو سب سے زیادہ تخمیناً تین میل ہوگا علاوہ اسکے جنوب و شمال کو پہاڑی علاقہ اوس ملک کی متعلق ہی - اور اون پہاڑون سے جو دری وسط سواتہہ

کی طرف آتی ہین - اونکے اندر بہی دور تک آبادی چلی گئی - ملک سواتہہ کے بیچ سے مغرب رُو دریاء سواتہہ بہتا ہے دریاء مذکور کے دونون کنارون پر دامن کوہ ہائی شمالی و جنوبی تک زمینات زرعی ہموار ہین - علاوہ دریاء کے پہاڑون کی بیچ سی چشمہاء آب شفاف کی ہمیشہ جاری ہین جنسے ملک کی سرسبزی تازہ بتازہ رہتی ہے - زمین زرعی زرخیز - پیداوار مکے اور چاول کثرت سی اور گندم بہی ہوتے ہے - دریاء سواتہہ کے جنوب اور شمال دامن کوہ مین گانو آباد ہوتے چلے گئے ہین ملک اندرونی سواتہہ مین زیادہ تر قوم اکوزئی نسل یوسف زئی اس تفصیل سی بستی ہی کہ دریاء مذکور سے شمالی طرف شاخ خواجو زئے اور جنوبی جانب شاخ بازید زئی اور کوہستان جنوبی متعلقہ سواتہہ ملحق الحدود علاقہ یوسف زئی مین قوم راٹی زئی اور بائی زئے آباد ہے - مشرقی حدود سی باہر قوم گوجر کوہستانی رہتی ہین - سواتہہ سے شمال دیر ہوکر کاشغر اور ترکستان کو کاروان تجارت کا راستہ تین ماہ بموسم گرما بعد گلجانے برف کے ہوجاتا ہے مگر بدون بدرقہ مضبوط امکان سوداگری نہین - سواتہہ کے کمبل سیاہ اونی مشہور ہین - بازشکاری بہت پکڑے جاتے ہین - نمک کا قدر اوس ملک مین بہت ہے سبز نمک کا نہاء کوہاٹ سی بہت بیوپاری اوس ملک مین لیجاتے ہین - اور غلہ و روغن زرد و شہد وہان سی باہر کو جاتا ہے پنجاب کو علاقہ یوسف زئی ہوکر کوہ ملاکنڈ* سے راستہ آتا ہے اس پہاڑ کی شرقے پہلو پر نادر شاہ ایرانی نے راستہ بنوایا تہا وہ اب بالکل منہدم ہوگیا آب و ہوا سواتہہ کی نہایت معتدل خصوص بموسم گرما صحت افزا ہوتی ہی اس ملک کی حال مین جو خوشحال خان خٹک نی بعہد سلطنت اورنگزیب بزبان پشتو چند شعر کہے ہین اونکو اسموقع پر درج کیا جاتا ہے ؎

قولہ

سواتہہ مے واڑہ لکڈ مال کڑہ سر تر پائہ

---

* سوائی ملاکنڈ کے - پلے شیرخانہ ہوکر - کوہ سو - اور شاہ کوٹ سی بہی راستے جاری ہین ؎

خبردار یہ شوم لہ ھرہ ھرہ زائیہ

ملک دسواتہہ د ملوکانو یو نشاط دے

پہ دوران دیوسف زیو وران رباط دے

پہ ہوا کش دکشمیر پہ آب و رنگ دے

حیف دی دا چہ کشمیر آرت دی دے تنگ دے

ترجمہ مختصر انکا یہہ ہی کہ سواتہہ تمامی مین نے سرسری پاؤن تک دیکھا ملک سواتہہ بادشاہون کی خوشی کے لایق ہی مگر یوسف زیون کی وقت ویران رباط ہے - آب وہوا مین کشمیر کے طرح ہے - مگر افسوس کہ کشمیر فراخ اور یہہ تنگ ہی فقط آس ملک مین پورانے کہنہ کہنڈرات اور بتخانون کے علامات ابتک موجود ہین جنسی پایا جاتا ہے کہ زمانہ ماضیہ مین اہل گریک اور ہندو لوگ یہہ آباد رہی مزنی الحال سکنائی سواتہہ کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ بتلاتے ہین سنے مذہب مسلمان لوگ ہین - اس ملک کی مغربی حد پر ندی پنج کوڑہ دریا سواتہہ کے آن شامل ہوئی ہے

علاقہ ارنگ برنگ کی

شمال مین پنج کوڑہ مشرق ملک سواتہہ مغرب وشمال ملک باجوڑ و علاقہ کوہی مہمند - جنوب تخصیل ہشت نگر کی حد واقع ہے اس علاقہ مین قوم اتمان خیل نسل کڑرانی آباد ہین - زمینات زرعی پہاڑون مین ناہموار جگہہ ہین - قوم اتمان خیل زیادہ تر پیشہ بیوپار کا رکہتی ہین خصوص آہن کا

ملک باجوڑ

عمدہ موقع پر اونچے پہاڑون مین واقع ہے حدود اربعہ اسکی ان علاقون سے ملحق ہین شمال کوہستان کافرستان مغرب کونڑ - جنوب علاقہ مہمند اندر کوہ - مشرق کچہہ مہمند اور باقے آتمان خیل - اس ملک کے تین حصی ہوتے ہین - اول خاص پرگنہ باجوڑ جو بطور وادی کے حلقہ پہاڑون مین جنوب سے شمال بایل شرق لنبا واقع ہے - اس قطعہ مین زمینات زرعی زرخیز اور چشمہاء کوہی سی سیراب ہوتے ہین - دوسرا برزول اوپر کی طرف جہان آہن بنتا ہی تیسرا

جنڈول - قوم ترکلانی یا ترکانی اکثر اسملک مین آباد ہے پیداوار ملک کے اپنی مسکونہ لوگون کے واسطے کافی ہی - روغن زرد اور شہد اور آہن اس ملک سی براستہ دوآبہ ضلع پشاور اور حضرو تک جاتا ہے بارچہ موٹا کا بیوپار اس ملک مین فایدہ بخش ہی اور چرم پختہ کا ذبیحی تمام میانگلے قابل تجارت عمدہ بنتے ہین

علاقہ مہمند

باجوڑ سے جنوب اور دریاے کابل سے شمال حد تحصیل دوآبہ ضلع پشاور کے مغرب مین واقع ہے اس قطعہ مین شاخہاے قوم مہمند حسب ذیل آباد ہین کہ شاخ داودی گانی اتمان زئی کمال شمال مین پندیالی اور ترک زئی گنداب مشرق اور جنوب کو ہین علاقہ مہمند اکثر بارانی گندم اور جو کے پیداوار ہوتے ہے مہمند لوگ اکثر معاش اپنی بوریا فروشے وغیرہ سوداگرے پر کرتے ہین اسکا زیادہ بیان آئندہ آویگا ؛

ملک کونڑ

خوب سرسبز اور شاداب ہر قسم کا میوہ اوسمین پیدا ہوتا ہے حد مشرقے باجوڑ سے شمالی کوہ کافرستان اور کنٹور سے مغرب لغمان جنوب علاقہ کامہ اور گگیانی و مہمند سی ملتی ہی - علاقہ کونڑ سے مغرب مایل شمال اونچا پہاڑ موسوم کنڈ، دریاے شور کے سطح سے چودہ ہزار چار سو اسی فیٹ بالا ہے پیداوار غلہ اس علاقہ مین کامل ہوتی ہی اور برنج مہین قابل تجارت اسمین پیدا ہوتے ہین - دریاے کونڑ شمال سی مغرب مایل جنوب کو بہتا ہوا علاقہ کامہ اور بنیود کے مابین دریاے کابل مین شامل ہوجاتا ہے ؛

علاقہ خیبر مین

اکثر سخت پہاڑ اور درے واقع ہین جانب شرق حدود ضلع پشاور - مغرب ننگنہار شمال دریاے کابل جنوب کوہ آفریدے سلسلہ کوہ سفید سے اسکی حدود ملتی ہین اکثر قوم آفریدی اس سخت علاقہ مین سکونت پذیر ہین راہ کابل و پشاور ان پہاڑون سے متصل جمرود ڈنکر پشاور کے

ملک مین داخل ہوتا ہے۔ سارق اور راہزن لوگون کی ملجا ہے ؛

ملک ننگنہار خواہ ننگہار

خیبر سے مغرب دریاے کابل سے جنوب کوہ سفید سے شمال علاقہ کابل سے مشرق واقع ہے یہہ علاقہ زرخیز اور آبادہی انار اور دیگر میوہ ننگہار کے مشہور ہین نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کے حسب ذیل ہین **جلال آباد لعل پورہ باسول ہزارناؤ** بعضے لوگ اس ملک کے اصلی حدود دریاے کابل سے شمال دور تک تصور کرتے ہین اور بموجب قول انکی علاقہ کامہ اور **مہمند نیسود یلکہ کونڑ** اور **لغمان** بھی مجمعًا حدود ننگہار مین داخل ہین وجہ تسمیہ ملک ننگہار لفظ نونہار یعنے نوہرین یا نوکانون دری بتلاتی ہین لفظ نونہار بسبب کثرت استعمال اور خرابے زبان پشتو ننگہار مشہور ہوگیا قوم **مہمند** اور **شنواری - صافی** وغیرہ رشرقے حصہ مین آفریدے آباد ہین اوس ملک مین ریشم سفید اور کپاس کی روئی اور اون اور بہنج باریک میوجات انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف بیوپاری لیجاتی ہین اور باہر سے چرم پختہ اور نیل اور اموال مصفا انگریزے لیجانے سے تجارونکو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد ہوکر آتا جاتا ہے حال مین یہہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑون کی اور پر میدان جگہہ پر واقع ہے الاجو قومین اوسپر دخیل ہین اونکے جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکی شامل ایک حلقہ مین مناسب ہے اس علاقہ کے شمال مین حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر و ننگہار مغرب مین کوہ سفید اور کوہ راجگال خواہ راجگہار جنوب مین ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ مشرق کوہ خٹک جسکے شرق دریاے سندھ واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور مشرقے پر قوم آفریدی جنوبی اور غربے پر قوم اورکزئی قابض ہے جنکی جنوب قوم دومشت یا زیمخت آبادے زمینات زرعی سوائے خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑون مین کم ہین گنج اور گندم اور جوونکی کی پیداوار کامل ہوتے

سے تلوار اور چہوڑا تیراہ کاٹنے مین مشہور ہوتا ہے - ہر دو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئے جنگجو اور آپسمین عداوتی ہین آب وہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ کے چوٹیان حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہین چوٹی موسوم مزیوغز ۷۹۴۰ - اور دوپاسر ۸۲۶۰ زاوغز ۹۳۸۰ فیٹ

علاقہ کرم

دراصل کورم نام ایک نالہ کوہے کا ہی اوسکے کنارون پر یہہ ملک واقع ہونے سے موسوم بہ کورم ہوا - اسکی شمال کوہ سفید مغرب کوہ مقبوضہ قوم منگل جنوب ملک خوست مشرق علاقہ اورکزئی وبنگش واقع ہی کوہ سفید کی جانب جنوبی مشہور درے موسوم شلوزان ملونا - زیڑان - کڑان - پیوہاڑ - اریوب اس علاقہ کے متعلق ہین زمین زرعے زرخیز اور پانی رود کورم سی سیراب پیداوار مکے اور چاول بکثرت ہی میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ بنون ودیگر اطراف کو فروخت کیواسطی ملکی اور باہر کے تجار لیجاتے ہین اس ملک کی مغربی حصہ مین بمقام اریوب قوم جاجی سنی مسلمان اور پیوہاڑ سے نیچے اکثر قوم تورے اور کچہہ بنگش رافضی اشدآباد ہین اور اوپر کے پہاڑون مین قوم منگل وچمکنی بستی ہین کوہ سفید مین چوب عمارتے دیودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کے ہوتے ہے - اس مشہور پہاڑ کے مغربی چوٹے سطح سمندر سی قریب سولہ ہزار فیٹ کی اونچی ہی ہمیشہ برف سی سفید نظر آتا ہے اسلئے اسکا نام کوہ سفید اور دسپینہ غر ہے

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جسکے مغرب کوہ جدران جنوب ومشرق کوہ وزیران ممیت خیل وحسن خیل ہی - اس ملک کی چارون طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہین بیچ مین غربی وشرقی طویل اور جنوبی وشمالی عریض مسطح میدان ہی کوہ جدران سی رود شمل نکلکر اس ملک کے وسط مین مشرق رو بہتی ہی اکثر علاقہ اس سے اور کچہہ چشمون کے پانی سی سیراب ہوتا ہے

ملک مین داخل ہوتا ہے - سارق اور راہزن لوگون کی ملجا ہے ؛

ملک ننگہار خواہ ننگہار

خیبر سے مغرب دریای کابل سے جنوب کوہ سفید سی شمال علاقہ کابل سے مشرق واقع ہی یہہ علاقہ زرخیز اور آبادہی انار اور دیگر میوہ ننگہار کے مشہور ہین نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کے حسب ذیل ہین جلال آباد لعل پورہ باسول ہزار ناؤ بعضے لوگ اس ملک کے اصلی حدود دریاء کابل سے شمال دور تک تصور کرتے ہین اور بموجب قول اونکی علاقہ کامہ اور مہمند - تیسود بلکہ کونڑ اور نعمان بہی مجمعًا حدود ننگہار مین داخل ہین وجہ تسمیہ ملک ننگہار لفظ نونہار یعنے نونہرین یا نوکلان دری بتلاتی ہین لفظ نونہار بسبب کثرت استعمال اور خرابی زبان پشتو ننگہار مشہور ہوگیا قوم مہمند اور شنواری - صافی وغیرہ مشرقی حصہ مین آفریدی آباد ہین اوس ملک مین ریشم سفید اور کپاس کی روئی اور اون اور برنج باریک میوہ جات انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف بیوپاری لیجاتی ہین اور باہر سے چرم پختہ اور نیل اور اموال مصفا انگریزے لیجانے سے تجارونکو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد ہوکر آتا جاتا ہے حال مین یہہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑون کی اوپر میدان جگہہ پر واقع ہی الا جو قومین اوسپر دخیل ہین اونکے جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکی شامل ایک حلقہ مین مناسب ہے اس علاقہ کے شمال مین حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر و ننگہار مغرب مین کوہ سفید اور کوہ راجگال خواہ راجگہر جنوب مین ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ مشرق کوہ خٹک جسکے شرق دریاء سند واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور مشرقی پر قوم آفریدی جنوبی اور غربی پر قوم اورکزئی قابض ہے جنکی جنوب قوم دومشت یا زیمخت آباد ہے زمینات زرعی سوائے خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑون مین کم ہین کزخ اور گندم اور جو و مکی کی پیداوار کامل ہوتے

ہے تلوار اور چہوڑا تیراہ کاٹنے مین مشہور ہوتا ہے۔ ہر دو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئے جنگجو اور آپسمین عداوتی ہین آب وہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ کے چوٹیان حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہین چوٹی موسوم مَزِیوغر ۷۹۴۰ - اور دُوپاءسَر ۸۲۶۰ زاوغر ۹۳۸۰ فیٹ

علاقہ کُرَم

دراصل کورم نام ایک نالہ کوہے کا ہی اوسکے کنارون پر یہہ ملک واقع ہونے سے موسوم بہ کورم ہوا۔ اسکی شمال کوہ سفید مغرب کوہ مقبوضہ قوم منگل جنوب ملک خوست مشرق علاقہ اورکزئی وبنگش واقع ہی کوہ سفید کی جانب جنوبی مشہور درے موسوم شلوزان ملونا۔ زیڑان۔ کڑان۔ پیوہاڑ۔ اریوب اس علاقہ کے متعلق ہین زمین زرعے زرخیز اور پانی رود کورم سی سیراب پیداوار مکے اور چاول بکثرت ہی میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ بنون ودیگر اطراف کو فروخت کیواسطی ملکی اور باہر کے تجار لیجاتے ہین اس ملک کی مغربی حصہ مین بمقام اَرْیُوب قوم جاجی سنی مسلمان اور پیوہاڑ سے نیچے اکثر قوم تورِے اور کچہہ بنگش رافضی اشدآباد ہین اور اوپر کے پہاڑون مین قوم منگل وچمکنی بستی ہین کوہ سفید مین چوب عمارتے دیودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کے ہوتے ہے۔ اس مشہور پہاڑ کے مغربی چوٹے سطح سمندر سی قریب سولہ ہزار فیٹ کی اونچی ہی ہمیشہ برف سی سفید نظر آتا ہے اسلئے اسکا نام کوہ سفید اور دسپینہ غر ہے

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جسکے مغرب کوہ جدران جنوب ومشرق کوہ وزیران ممیت خیل وحسن خیل ہی۔ اس ملک کی چارون طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہین بیچ مین غربی وشرقی طویل اور جنوبی وشمالی عریض مسطح میدان ہی کوہ جدران سی رود شمل نکلکر اس ملک کے وسط مین مشرق رو بہتی ہی اکثر علاقہ اس سے اور کچہہ چشمون کے پانی سی سیراب ہوتا ہے

گندم ربیع مین اور چاول خریف مین بہت پیدا ہوتے ہین اس علاقہ کے حصہ مغربی مین قوم
اسمعیل خیل - پیران لغاڑی - حیدر خیل - مندو زئی اور وسط مین پڑبہ - مردیخیل
- متون مشرقی مین لکٹن - زکی خیل - قدم لنڈر صادق آباد ہین گوشہ مغربی
وجنوبی دامن کوہ مین قوم تنی اور اونسے مشرق قوم گربز سکونت پذیر ہے قوم لغارے
اور کچھہ گربز و تنی پیشہ سوداگرے رکہتی ہین باقی جملہ اقوام زراعت کار ہین اس ملک مین
سوای فرقہ لغاڑی باقی قومون مین دو جنبہ ہوکر دشمنی واقع ہی ایک جنبہ تور گندی - دوسرا
اسپین گوندی جن کی آپسمین اکثر لڑائی رہتی ہی - تماکو خوست کا مشہور اور روغن زرد و برنج
اور نمد اکثر قوم لغاڑی فروخت کیواسطی ضلع بنون اور دیگر اطراف کو لیجاتے ہین اور
نمک سبز وزیر لوگ وہان لیجاکر فایدہ اوٹہاتے ہین اوس ملک مین باہر سے نمک اور نیل
واسباب آہنی وچرمی و پارچہ سفید جاوی تو قدر سے فروخت ہوتا ہی فی الحال یہہ ملک
معہ علاقہ کورم متعلق ریاست کابل کے ہے ؛

علاقہ وزیرے

نہایت وسیع ہے یہہ قوم پہاڑون مین منتشر ہے اور اکثر کیژدی مین گذارہ کرتے ہے
صرف قوم مسعود اور کچھہ اتمان زئی اور قلیل احمد زئی ایسی ہین کہ جو پہاڑون مین کوٹہے
واسطے سکونت کے رکہتی ہین - گرچہ ملک مقبوضہ وزیرے مین آبادی اِن کی گنجان نہین بلکہ
متفرق مواقع پر پہیلے ہوئے بستی ہین الا اوس کوہے ملک کے حدود جنپر انکے دخل کا اثر
ہی حسب ذیل ہین مشرق حدود ضلع کوہاٹ اور بنون اور کوہ بہٹنی جو حدود ٹانک ضلع ڈیرہ اسمعیل خان
سے ملا ہوا ہی جنوب درہ گومل مغرب علاقہ قوم خزوٹی ملحقہ کوہ بیرمل شمال علاقہ ورگون اور
علاقہ جدران ملک خوست وکورم اور حدود ضلع کوہاٹ واقع ہین ان حدود کے اندر قوم
وزیرے متفرق رہتی ہی فرقہ درویش خیل یعنے اتمان زئی و احمد زئی وزیر اکثر باہم مخلوط رہتی
ہین اور مسعودون کا اپنا علیحدہ علاقہ ہے ہر ایک قوم کی پہاڑ مین اپنی اپنی زمین منقسم ہے سوائے

علاقہ کانی گرم شوال و مرغہ و بیرمل کے باقی جگہہ زمینات زرعی کم واقع ہین ملک انکا ناہموار
جسکے حصہ جنوبی و مغربی مین بڑی اونچی اونچی پہاڑ ہین سب سے اونچا پہاڑ علاقہ مسعودون مین کوہ
پیر غل ہے جسکی بلندی سطح سمندر سی ۱۱۵۸۳ فیٹ اونچی ہی ان پہاڑون مین درخت چیڑ اور
دیودار چوب قابل عمارت بہت ہین چنانچہ نشتر کے بلہ ہا چوبی اس علاقہ سے بنون اور ٹانک کیطرف
بہت آتے ہین علاقہ وزیری کی جنوبی طرف کوہ وانڈ ہے جسکی ملکیت کا تنازع ہے وزیری اپنا
حق بتلاتے ہین قوم دوتانی خود دعویدار ہے بموسم سرما دوتانی اور گرما مین وزیری قابض ہوتے
ہین اور سلمان خیل پیوندہ بہی وہان آتی ہین ملک وزیری کی زیادہ تفصیل آئندہ لکہی جاویگی

علاقہ دوڑ اندر حلقہ ملک وزیری

متصل حدود مغربی ضلع بنون رود توچی کی دونون کنارون پر واقع ہے اسکی چارونطرف قوم وزیری
کا ملک ہے اور بیچ مین درہ توچی کی اندر قوم دوڑ بستی ہے حصہ مغربی مین شاخ دریہ خیل ہمزانی
ملخ وسط مین تپسی مشرقی متصل حدود ضلع بنون قوم حیدر خیل سوخیل عیدک آباد ہے
رود توچی سی سیرابی زمینات زرعی ہوکر پیداوار کامل ہوتی ہے تماکو روغن زرد مویشی اس
علاقہ سے بنون کو فروخت کیواسطے لاتی ہین اور یہان سی پارچہ سفید سوسی نمک اندر لیجاتے ہین
درہ گومل سے جنوب

علاقہ شیرانی ھی

جسکے مغرب رود ژیوب متصرفہ قوم کاکڑ اور مندوخیل اور مشرق حدود ضلع ڈیرہ اسمعیل خان پرگنہ
کلانچی واقعہ ہے اس کوہی علاقہ کے شمالی حصہ مین قوم حسن خیل وسط مین ابوخیل جلوانی اور
اور جنوبی مین ہریپال شاخہا شیرانی بستے ہین علاوہ اونکے قوم بابڑ اور اوشترانی بہی -
شرق مایل جنوبی مین آباد ہین - شیرانیون کے علاقہ مین کوہ تخت سلیمان سطح سمندر سی قریب بارہ ہزار
فیٹ اونچا ہی اوسی موقع کے سبب سے تمام سلسلہ متعلقہ اسکی کا کوہ سلیمان نام مشہور ہوا علاقہ شیرانی اور
اوشترانی سی جنوب نالہ کوہی موسوم وہوہ سی لیکر ضلع ڈیرہ غازیخان کے ملحق الحدود مغربی پہاڑون

مین قوم بلوچ کے شاخین حد ملک سند تک اسطرح آباد ہوتے چلی گئی ہین کہ حدود وہنو وہ سی قوم کسرانے
اونسی جنوب بزدار - وغیرہ میدان شم سے مغرب کوہی ملک مین قوم مری اور اونسے جنوب بختی آباد ہین

ملک کاکڑان

یہہ قوم بھی مثل قوم وزیری ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہی مگر مشہور اور عمدہ علاقی ان مین ہین -
اول رود ژیوب شمالاً وجنوباً بہت طویل اور غرباً و شرقاً کم عریض اسکی دونو کنارون پر قوم مندوخیل
وکاکڑ کے دیہات آباد ہین زمین زرعی گرچہ عمدہ مگر اوس کثیر قوم کیواسطی بہت تہوڑی ہی اور دوسرا علاقہ
بوری - برشور - کنجوغے اور نیز کوٹہ جسکی حدود سے راستہ درہ بولان مابین قندہار وشکارپور
جاتا ہی علاوہ انکی اور گرد نواح کے پہاڑون مین اکثر انکی آبادی متفرق نظر آتے ہی مشرقے حدود انکے
کوہ شیرانی بلوچون سے دور تک ملتی چلی گئی ہین قوم موسی خیل اور ایسوٹ افغان قوم کسرانے بلوچ کے پہاڑون
سے مغربے جانب محاذ حدود ضلع دیرہ غازیخان تک جا آباد ہوئی ہین انکی علاقہ سے گوسفند اور
مویشے خرید کر باہر لیجاتے ہین اور باہر سے پارچہ سفید کے سوداگرے مفید ہی کاکڑستان کا مفصل جغرافیہ
آئندہ اس قوم کے حال مین لکہا جاویگا

تمہید

اوس قدر علاقون کا ذکر جو بسبب ملحق الحدود یا قریب ہونے سرحد سلطنت انگریزی کی ضرورت تہا علاقہ وار
بقید حدود اربعہ وپتہ قوم مسکونہ مفصل کیا گیا - باقیماندہ افغانستان مغربے کا گرچہ علاقہ وار حال معلوم
ہے مگر بخوف طوالت اسقدر باریک تفصیل کو چہوڑکر چار بڑے مشہور شہرون کا حلقہ وار ذکر کیا جاتا ہی

اول شہر کابل

افغانستان مغربے کا دارالخلافت یہی شہر ہی ۳۳ درجی ۱۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۶۷ درجے ۱۵ دقیقہ
طول شرقی مین دریاء شور سی سوا چہہ ہزار فیٹ بلند - دو رویہ دلچسپ میوہ جات کے باغ اور پہولون
کے جنگل کے مابین تین میل کی گردی مین تخمیناً ستر ہزار آدمیون کی بستی ہی اور جنوب شرقے مین ایک
چہوٹی سی پہاڑی پر بالاحصار کا قلعہ ہے اور مغرب جنوبی مین اکبر بادشاہ کی دادا محمد بابر کی قبر

سے آبادی اس شہر کے گنجان اور تنگ ہی اور طویل ہے جنوبی و شمالی جانب مغرب و جنوب حلقہ کوہ
اور شمال و مشرق باغات اور میدان حصہ شمالی مین دریا رواں ہی اس شہر مین دو نامی بازار ہین
ایک شور بازار دوسرا چتہ بازار یعنی چھت سی پٹا ہوا جسمین چار چوک چارسو کی طرح بارونق اور خوش
قطع ہین مگر میلہ اور غلیظ رہتے ہین وسطی آرام مسافران و سوداگران اس شہر مین پانچ سرائی مشہور ہین اول
سرای کہنہ جہار خان دویم سرائے نوجہار خان جسمین اکثر سوداگران ہیوندہ میان جنبل وزکش ہوتے ہین
سوم سرای محمد قلی جو سوداگران قندہاری کیواسطی ہی چہارم سرای وزیر محمد اکبر خان وسیع اور مدور
واسطی عام سوداگران موجود تھی پنجم سرای زرداجسمین کچھ ہندو وغیرہ سوداگر رہتی ہین اگرچہ کل افغانستان
مین گرمی و سردی بلندی اور پستی پر منحصر ہے یعنے کوہستان اور بلند مقامون مین تو برف اور نہایت
سردی اور نشیب و ریگستان جگہون مین گرمی رہتی ہی۔ الا کابل کی ہوا معتدل ہی نہ بہت سرد اور نہ بہت
گرم سہ ماہ تک برف پڑتے ہے جس سی کوئی کوئی راستہ بھی بند ہوجاتا ہی موسم بہار مین کابل خاصا دیدہ زیب
ہی یہہ مقام خوب تجارت گاہ ہی ہندوستان ایران ترکستان بلکہ روس کا مال بھی بطور سوداگرے اسجگہہ
آتا ہی۔ کابل سی چالیس میل شمال چار سو فیٹ بلند ایک پہاڑ کے آلنگ مین تخمیناً دو سو گز بلند اور ایکسو گز
چوڑا ریگ یعنی بالو کا انبار پڑا ہی جب کبھی اوسپر کوئی آدمی چڑہتا ہی یا ہوا زور سے لگتے ہی تو اوس بالو
کے درمیان سی نقاری اور نفیرے کی صدا نکلتے ہی وہانکی لوگ اوسکو ریگ روان کہتی ہین اور اوسکے
پاس ایک غار ہی اوسی شیعہ مذہب امام مہدی کا مکان بتاتی ہین کابل کے میوون مین سی توت اور شاہ توت
اس کثرت سے ہوتے ہین کہ اوس موسم مین اکثر غربا اونسی شکم پری کرکے اوقات گذاری کرلیتے ہین اور اونکو
خشک کرکے عرصہ تک کہتی اور دور دور فروخت کیواسطی لیجاتی ہین شہر کابل کا سوا نی پیداوار چہار دیہ مبدان
لوہگر و دیگر نواحات علاقہ کوہ دامان جو جانب شمال مسکن قوم ہمند صافے خروٹی کاکڑ ناصر سلیمان خیل
شہاک غلزائی وسید و دیگان وغیرہ کا ہی بطور زراعت گاہ کے ہے اکثر اجناس ضروری اوس علاقہ
سے شہر مین آکر فروخت ہوتے ہین

دویم غزنین

بسکو زمانہ قدیم مین زابل کہتی تہے۔ یہہ مشہور شہر کابل سے ستر میل جنوب دریا شور سے پونے آٹھہ ہزار

فیٹ بلند سوا میل کی گرد مین خندق اور کچی شہر پناہ کی درمیان پندرہ ہزار آدمیون کی آبادی ہی - شہر کے
حصہ شمالی مین قلعہ ہے - قدیم شہر تین میل کی فاصلہ پر گوشہ مشرق وشمال مین بہت لمبا چوڑا بسا تہا سنہ ۱۱
عیسوی مین جسکو سات سو پندرہ برس ہوئے علاو الدین ملقب جہان سوز غوری نے اوسی غارت کیا اور
غزنین قدیم مین جسی سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کو فتح کرکے آباد کیا تہا شہر اور روضہ سلطان
محمود کے درمیان صرف دو مینار سو سو فیٹ بلند باقے رہگئی ہین اوس صاحب ہمت بادشاہ کی مقبرے کے
تعظیم یہان تک ہی کہ جاہل افغان بہی دور سے پا برہنہ ہوکر بہت عاجزی سی اوسمین داخل ہوتے ہین
صندل کی دروازون کی جوڑی اٹہارہ فیٹ بلند جو سلطان محمود غازی بت خانہ سومنات کی پھاٹک سے
اوکہاڑ لیگیا تہا اسی مقبرے مین لگی تہی - انگریزے فوج اپنی قوت ظاہر کرنے کے لئے ۱۸۴۲ء کو کابل سی
پہرتے وقت اوسی پہر ہندوستان کو لی آئی اب وہ آگرہ یعنی اکبر آباد کے قلعہ مین رکہی ہین آبادی
اس شہر کی گنجان بازار و کوچہ تنگ اندر شہر کے اکثر دیگان فارسی بان اور ہندو آباد ہین نواح شہر کا
سرسبز اور ہر طرف باغات ہین شہر کی متصل مغربے جانب شمال سی جنوب کو رود غزنین جاری ہی آب
وہوا اس جگہہ کی معتدل اور صحت بخش ہی جس علاقہ مین شہر غزنین واقعہ ہی اوسکا نام شلگر ہے حدود
اربعہ اس وسیع علاقہ کے اسطرح پر ہین جانب مغرب کوہ ہزارجات مشرق کوہ زرمت مشرق شمال
کوہ خروار جنوب مایل مشرق کوہ کٹہ واز اور گوشہ مغربے وجنوبے مین تا حدود قندہار میدان چلا جاتا ہی
اسمین سی ایک پہاڑی مغربی حصہ کا نام واغذی ہی ملک شلگر زرخیز اور نہری ہی شہر غزنین اسکے
حصہ شمالی مین واقع ہے اکثر مالکان اور ساکنان اس علاقہ کے قوم انڈر غلزائی ہین سوداگران
بیوندہ موسم گرما ہندوستان سی جاکر اس علاقہ شلگر مین قیام پذیر ہوتے ہین

سویم قندہار

جسکا نام سنسکرت مین گندہار لکہا ہی کابل سی تخمیناً دو سو میل سے کچہہ اوپر گوشہ مغرب وجنوب مین واقع
شورسی ساڈہی تین ہزار فیٹ بلند تین میل کی گردی مین خندق اور شہر پناہ خام کے درمیان
تخمیناً ساٹہہ ہزار آدمیون کی آبادی ہی - اس شہر مین بہی ایک خام قلعہ جانب شمال موجود ہے

جہاں کی لوگ ارگ کہتی ہین اور غربے جانب اندر شہر کے حزفہ شریف اور مقبرہ احمد شاہ ابدالی
جو بصورت اور منقش قابل دیدہی چارسو یعنے چوک بازار پچاس گز چوراگنبد سے پٹا ہے مواج اور
شہر کا رود ارغنداب کی پانی سی جو کوہ ہزارہ جات سی آتا ہی سرسبز اور شاداب خصوص جانب
شمال دو میل تک جہان خانقاہ بابا ولی صاحب قندہاری ہی باغات اور درختان سرسبز دلکش
ہین رنگارنگ کی طیور بولتی ہوئی سنکر انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہی عموماً سکنای اس شہر کے قوم
دُرّانی بابڑ کاکڑ ہندو حزوٹی فارسی بان وغیرہ ہین سوائی رود ارغنداب کی رود
ترنک بہی مشرق سی مغرب کو بہتی ہوئی علاقہ قندہار کے ایک جزو کو سیراب کرتی ہی پیداوار موجات
ہر قسم اور کپاس عمدہ اول قسم کی تمام کو قندہاری مشہور اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے قندہار سی مشرق افغانستان
کے علاقہ مین اور نیز شمال خاکریز کے علاقہ مین گندم اچھی ہوتی ہی کوہ شمالی مین معدنیات سی ان چیزون کے
کانین معلوم ہوئی ہین اول کان طلا جو شہر سے دیڑھ میل کے فاصلہ پر شمالی جانب کوتل موراچہ اور
پہاڑی مقصود شاہ کے مابین واقع ہی اس کان کا سونا بہت اعلی قسم کا ہی الا بسبب عدم سررشتہ کار
تھوڑا نکلتا ہے دوسری کان فادزہر معدنے جسکو اس پہاڑ کی نام سے جسمین پیدا ہوتا ہے
ہی سنگ شاہ مقصود کہتی ہین اور اس سی زرد وغیرہ الوان و اقسام کے اچھی قیمتی سنگ نکالکر اکثر وہان
تسبیح وغیرہ بنائے جاتے ہین شاہ مقصودی تسبیح عموماً ایک روپیہ سی اوپر مگر اعلے قسم کی سو روپیہ تک ہے
فروخت ہوتی ہی اور اوسی پہاڑ مین ایک قسم کے سفید مٹی جسکو عرق شاہ مقصود بولتی ہین بہت باخاصیت
نکلتی ہی اور نیز سرمہ و زاک ہر گونہ کی و سرب و سنگ اتابک و ابرق و مومیائی وغیرہ انواع سنگہائے
بہی سلسلہ کوہ شمالی مین موجود ہین اور گچ بہی کار آمد بناء عمارات ایسی مفید چیز اس علاقہ مین ہی کہ جسکی
گرم بازاری نی دکان گرۂ آہک کو سرد کردیا اور کان نیلہ طوطا معدنے و زاک ہر گونہ و پہٹکری معدنی و
نوشادر کانی و گوگرد و سرمہ و اکثر اقسام کی عمدہ پتہر اور نمک آبی کوہ پیر کسری مین جو علاقہ قندہار سے مغرب
اور سیستان سی مشرق واقع ہی بہت افراط سی ہین شہر قندہار شہور بنجارنگاہ ہی لوگ اہل دل قوم بابی دد گیر
افغان اور سیدان پشین اور پارسی بان قندہار کے صاحب ہمت سوداگر ہین آب و ہوا اس شہر کے گرچہ عمدہ نہین

مگر ناقص بہی نہین ہی تہرمامٹر یعنے مقیاس الموسم مین جاڑی کی دنون مین بوقت دوپہر پارہ - ۴۹ درجہ پر اور موسم گرما ۹۰ درجہ پر رہتا ہی گرمی اور سردی موسم مین ان دو درجون کے مابین رہتی ہی واسطی آرام تجارون کے چند سرای موجود ہین اور منڈئی موسوم گنج بازار مین ہر قسم کے مویشی اور پیداوار زرعی و پنبہ وغیرہ فروخت ہوتے ہی ریشم قندہار کا عمدہ مگر بسبب کم شوقے مخلوق کم پیدا ہوتا ہی ؛

ہرات

جسکو پورانی کتابون مین ہری بہی لکہا ہی کابل سی کچہہ کم پانسو میل مغرب خندق اور دوہرے شہر پناہ مضبوط کے درمیان پچاس ہزار آدمیون کی آبادی ہی غلیظ کوچہ تنگ بازار محرابی چہت سی پٹا ہوا چوک گنبد کے تلی آبادی اس شہر کے نشیب مین ایک پشتہ کی متصل واقع ہی بدین سبب دور سی نظر نہین آتا اکثر پارسی بان اور درانی افغان اسمین آباد ہین علاقہ ہرات کی زمین سرخ نما ہی مغرب مین تخمیناً ڈیڈہ منزل کوہ سیاہ کا سلسلہ طویل جنوبی و شمالی سرحد افغانستان اور ایران پر واقع ہی اس سی غرب افغانون کی حکومت اور آبادی نہین ہی اور پہاڑ کی مشرقی دہار وغیرہ اطراف سی رود پانی جاری ہوکر علاقہ ہرات کو سیراب کرتے ہی ہرات سے اچہی قالین اور مسندے نمد و توشک اور کرکی و خرمائی برک اور کرکے نیم تنی نابافتہ بطرز نمد کی قالبی مع آستین اور قناویز و دیگر پشمینہ و ابریشمینہ اجناس عمدہ بنکر دور تک جاتی ہین اور السی کی سن سی پارچہ نانکہ بہت عمدہ بنتا ہی اور غدک نخی بہی مشہور کپڑا ہی پستہ اور بزغنج اور ہینگ و زرشک و سماق و یخمن وغیرہ اسی علاقہ کی پہاڑون مین پیدا ہوتی ہین اور بریشم بہی یہان کیڑون سی بہت عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہی اور چودن کی معدن ہرات مین بڑی عمدہ مفید عام چیز ہے اور نمک آبی ہرات کا بہت اعلی اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر و سرمہ اصفہانی سی بہتر ہے پیداوار زرعی اور ہر قسم میوجات سب افغانستان مین سی ہرات کی اول نمبر ہین خصوصاً انگور جو شصت قسم کا بتلاتی ہین کپاس ہرات کی امریکہ کی برابر سنی جاتی ہی اور گندم نہایت اعلی قسم کے پیدا ہوتے ہے اور کوکنار یعنی پوست زرعی ہرات کا مشہور ہے شراب خام اور پختہ ہرات رشک بادۂ قلار شیراز و نہایت عمدہ کیفیت دار بیان کرتے ہین ؛

ذکر دیگر قصبجات مشہور

کابل مین جلال آباد لال پورہ پشد چہار باغ سلطان پور بالہ باغ دیہہ سبز جسکے خربوزہ مشہور ہے دیہہ یحیی

بی بی مارو زیمہ کلکان قرہ باغ آغا سرائے خواجہ سرائے شکردرہ کاہ درہ استالپ استرغچ چاریکار پرزہ
پغمان دیہ مزنگ گذرگاہ دیہہ بوری قلعہ قاضی ننگی سیدان لال اندر کٹہ سنگ شیوکی بنی حصار چہار آسیا
بابوس کلنگار درغون شہر دیہہ نوباغ سلطان خوشی پیواڑ شلوزان ہونے پادخواو شانہ پادخواو روغانے
برکی برک برکی راجان سجاوند چرخ وغیرہ **غزنین مین** روضہ کلاتی منگور شالیز ورزو تاہ سنگ
رباط کلال گو کردیز سردیہہ پرمل سر روضہ نانی وغیرہ **قندہار مین** کلات غلزئے دیہہ خوجہ بابا ولے
دیہہ ماسوس سپیروان سردیہہ پاشمول کاغانک قرض مزرعہ زاکر گریشک فراہ قلعہ بست وغیرہ
ہرات مین ایغر فراہ سبزوار اوبہہ برنا باد کوترخان پوزہ اشکیوان ممیزک سیاہوشان زندہ جان
غوریان کوہسان وغیرہ مشہور ہین

ندیان مشہور

افغانستان مین چہوٹی موٹی ملاکر بہت ہین انمین سی زیادہ تر مشہور دریائے سواتہہ دریا پنجکوڑہ رود باجوڑ اور
کابل مین دریا کونڑ دریا لغمان سرخ رود دریائے غوربند رود لوہگر رود میدان چمچہ مست وغیرہ ؛
غزنین مین رود غزنین رود سردیہہ نہارہ وغیرہ یہہ تینون ملکر آب ایستادہ ناو ترکی مین پڑتے ہین ؛
قندہار مین ترنک رود ارغسان ڈہوری لوڑہ رود ارغنداب دریا ہیرمند خواہ ہیلمند رود درافشان
وغیرہ یہہ سب ندیان زرہ کی جہیل مین جو سیستان کی درمیان تخمیناً ایک سو میل طول ہوگی گرتے ہین ؛
ہرات مین فرہ رود خاش رود رود گز وغیرہ ہین ان دریاؤن کا پانی ہاضم اور خوشگوار اور مچہلیان ہے عمدہ قسم کے ہوتے ہین

حال تجارت

افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سی ہے اور آخر درجہ کی کچہہ ایران سی بہی ہی ان
اشیاء عامہ کی تفصیل جو افغانستان مین پیدا ہوتی ہین یا بنتی ہین اسطرح ہے ؛

معدنیات سی

سونا چاندی لاجورد سرب لوہا سرمہ گندہک ہرتال پہٹکری چودن نمک شورہ نوشادر نیلہ طوطیا مومیائے
زاک وغیرہ نکلتا ہی انمین سی بعض ملک کے اندر صرف ہوتے ہین اور اکثر باہر کی تجارت کیواسطے لیجاتے ہین ؛

میوجات وغیرہ نباتات سے

رودنگ یعنی مجیٹھہ ہینگ کپاس تمباکو برنج میوجات سے کشمش مویز منقی آلو بخارا کشتہ خوبانی انار انگور ناشپاتے سردہ بادام پستہ توت خشک زرشک اور بزغنج وکاکوتی وغیرہ اشیاء یہہ اشیاء تجار لوگ زیادہ تر باہر لیجاتے ہین انمین سی مجیٹھہ علاقہ شلگر اور مقر اور نادہ ترکی اور توخے اور کٹہ واز اور لوہگر اور نواح غزنین اور علاقجات قندہار مین پیدا ہوتے ہے مثل دیگر زراعات اوسکو زرعی زمین مین نالیان کہود کر بموسم بہار کاشت کرتے ہین پانی اور روڑی اسکو ہمیشہ وقت پر پہونچاتے ہین اور زمستان مین واسطی محفوظ رہنی کی اسکو خاکپوش کردیتے ہین اور شروع بہار مین وہ فالتو مٹی اوپر سی دور کرتے ہین بعد تین سال قابل کام ہوتے ہے تب اسکو تیسرے سال یا چوتہے آخر موسم خزان مین اوکہاڑ کر بیوپاریون کے ہاتہہ فروخت کرتے ہین عموماً نرخ اسکا موقع پر چار روپیہ ترکا اور سات روپیہ خشک کا فی من ہوتا ہے خرچ اسکا پنجاب اور تمام ہند مین واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات کی بہت ہی اور ہینگ یعنی انگوزہ جس بوٹہ سی نکلتی ہی وہ خودرو ہی اوپر پہاڑون اور جنگل ہرات اور فرہ کی شکل اور قد اس بوٹہ کا مثل بوٹہ اسپند عموماً تین فٹ سی چہوٹا ہوتا ہی اگلی روز اسکی شاخونکو پچہہ اور تہوڑی تراش کر آتی ہین اور یا اسکی بیخ کی آس پاس کہود کر ایک بالشت نیچی کاٹتی ہین اور اوپر سی سنگچل بنا کی دوسرے دن اوس تراش اور کاٹ سے مثل افیون کی شیر نکلکر بطور چیڑ کے ہینگ کی روڑی بنجاتی ہی اور اسکو اوتار کر بعد جمع کرنے کے بیوپاریونکی ہاتہہ فروخت کرتے ہین مگر خالص ہینگ بہت کم آتی ہی اکثر لوگ اسمین آمیزش آرد نخود یا سنگ زاؤ وجو ابرق کے نوع سی ہے سائیدہ کرکے لاتی ہین ؛

حیوانات مین سے

گہوڑی گوسفند جنکی اون بہت قدرمند اور گوشت ملذذ ہی سگ شکاری گربہ خانکی لمبی اور خوبصورت بالون والی رنگ برنگ تجار لوگ لاتی ہین گہوڑے اکثر ہرات اور سرخس میمنہ اور اطراف خراسان زمین اور ترکستان مین زیادہ قابل سوداگری پیدا ہوتے ہین بلوچ گہوڑون کے اور سیدان پشین بہی سوداگری بہت کرتے ہین گربہ ترکستان سے اور سگ سبزوار فرہ کرم سیر سے لاتے ہین ؛

تفصیل اشیاء قابل تجارت بیرونی جو افغانستان مین بنتی ہین

سیلاوہ یعنی بڑا لمبا چہورا تلوار مگر اول قسم کی نہین ہوتی برک دیزنگی برک کرکے برک شتری برک خرمای -
پوستین بری و گوسفندی کرک جو بکری کی جت سی بنتا ہی قالین ہراتی گلم نمد جوراب دستانہ پشمی ابریشمی کپڑا روئے
کا و اون کا ریشم قناویز کلاہ اچہی اچہی چکن چوغے کلابتونی و سادہ پٹو ظروف سی کچ جس سے چوڑے و بوتل
وغیرہ بنتے ہین انمین سی پوستین اور چوغہ یا چکمہ برک شتری و اونی پٹو ہندوستان کو بہت آتی ہین ہراتی قالین
ہندوستان مین ایرانی کہلاتی ہین ایک قالین پر چہہ یا آٹہہ آدمی کام کرتے ہین بنانی والی سی دس روپیہ ہراتے
جو برابر تہہ آنہ سکہ سرکار انگریزی کی ہوتا ہی فی گز مربع لیا جاتا ہی اور ہندوستان مین دس پورہ روپیہ پر
بکتا ہی چہوٹے مسندے نمد معہ روپیہ سے صہ روپیہ تک موقع پر فروخت ہوتے ہین

افغانستان مین باہر سی

عموما یہہ مال آتا ہی یورپ سے ہشت دہات یعنی لوہا تانبا چاندی وغیرہ کپڑا اونی اور روئی کا یعنی بانات -
ململ لٹہ خاصہ وغیرہ اور بخارا سی ریشمی پارچہ جات کناویز و دیگر اور روس سی سنجاب کلابتون سمور
وغیرہ ہندوستان سی کپڑا روئی کا اور ریشمی گلبدن و کمخواب وغیرہ اور مخمل نیل دیرہ غازیخان اور ملتان
و سندہ سی گرم مصالح اور وہ اشیاء جو پساری بیچتی ہین اور ایران سی قالین اسپ اور ظروف وغیرہ آتی ہین
محصول اوس مال پر جو باہر سی آوی فیصدی عہ مقرر ہی جسکو چہل یک کہتی ہین الا دراصل اس سے زیادہ لیا جاتا ہے

کاروان کے بڑی راستی

افغانستان مین آنیکے یہہ ہین - ایران سی طہران و مشہد ہوکر ہرات کو ترکستان مغربی سے بخارا اور مرو
اور مرغاب ہوکر ہرات کو ترکستان مشرقی سی بخارا کرشی بلخ اور خلم ہوکر افغانستان کو چوتہا پنجاب سے
پشاور ہوکر کابل کو پانچوان سمندر اور سندہ سے براستہ درہ بولان قندہار کو چہٹا پنجاب سے دیرہ اسمعیل خان ہوکر
براستہ درہ گومل غزنین اور قندہار کو ؛

افغانستان مغربی سی

جن درون کے راستی سوداگر دریا سند یعنی باسین کیطرف آتی ہین اونمین سی بڑی درون کے تفصیل یہہ ہی درہ بولان درہ گومل اور درہ بند سامنی درہ اسمعیلخان کے درہ گورم محاذ بنون کے درہ تاہترہ اور آبخانہ پشاور کیجانب شکارپور واقع ملک سند سے قندہار براستہ درہ بولان چار سو میل ہوگا یہہ درہ تخمیناً پچاس میل لمبا ہی اور سال بھر آبلا رہتا ہی اکثر جگہہ اوسط عرض اوسکا سو گز ہی اس درہ کی راستی قافلے کے تین دشمن ہین قوم مری بلوچ اور قوم کاکڑ و ترین افغان کراچی کو افغانستان سی یہہ چیزین آتی ہین - مجیٹھہ ایک لاکھہ بیس ہزار کی - ہینگ بیس ہزار - ریشم ایک لاکھہ اسی ہزار کا اون دنبہ کی اکتیس لاکھہ پچاس ہزار کی گھوڑے نو لاکھہ بیس ہزار کی بسوہ ڈیڑھہ لاکھہ کے بولان کی راہ سی اون اور ہینگ کم آتی ہی - جو قافلہ یہہ چیزین لاتا ہی وہ قلات خوجہ در پر مگر ہوکر آتا ہی - سال مین دو دفعہ دنبون کی اون تراشی جاتی ہی - ہزارہ جات اور دیگر تمام افغانستان کے کوہستانی علاقون مین بسبب کثرت رمہا گوسفندان اون سفید اور خوبرنگ کے پیدا اور بہت زیادہ ہی کراچی سی بمبئی جوکر انگلستان مین جاتی اور قدر مند ہونے سے اسکی آمد بہت ہوگئی ہی ہزارہ پرگنہ ہرات اور متعلقہ قندہار مین اگر مالکانکو پیشگی دیا جاوی تو بارہ آنہ اور بروقت کاٹنی کی عہد اگر اودھار یعنی قرض لیجاوے تو عیسوی من قندہاری قیمت دینی پڑتی ہی اٹھتالیس من قندہاری کا کرایہ جائے حزید سی قندہار تک بدہ ہی اور اسیقدر قندہار سے کراچی تک لگتا ہی درہ اسمعیل خان سے درہ بند اور درہ گومل ہوکر غزنین تک تین سو بیس میل کا راستہ ہی اور غزنین سی قندہار قلات غلزئی ہوکر دو سو بیس میل ہی اس درہ کے راستی قافلے کے قوی رہزن مسعود وزیری اور قوم زلی خیل شاخ احمد زئی وزیری ہین یا درہ اور عموماً آمد رفت اس راستہ پر سوداگران پوندہ ہی درہ بند مین شیرانیون کا بھی خطرہ ہی درہ کورم کی راستہ تہوڑی بیوپاری آتی ہین یہہ راہ کاروان کے واسطے پرخطر ہے قوم کابل خیل اور حسن خیل شاخ اتمان زئی وزیری اور قوم طوری ہمیشہ مسافر مالدار اور قافلہ کی گھات میں رہتی ہین بدون بدرقہ اعتباری اور مضبوط اس راستہ مال لیکر چلنا گویا اپنی آپ سے دشمنی کرنی ہی کابل اور بخارا کو پشاور سے راستہ درہ تاہترہ اور آبخانہ اور خیبر کا جاتا ہی یہہ تینون راستے بمقام ڈکہ شامل ہوجاتی ہین پشاور سے کابل تخمیناً ایکسو اسی میل ہی - اور بخارا تا میان ہوکر آٹھہ سو میل چالیس روز کا راستہ ہی - خیبر کے درہ

کی راستی قافلہ نہین جاتا قوم آفریدے کاروان کے سخت دشمن اگر محافظت کیواسطے روپیہ بھی لیوین تو بھی لوٹ لیتی ہین - اور امیر کابل اونکو کچھہ روپیہ نہین دیتا - دوسرے دو درون مین سے دیوہ ناہرہ مین قوم ملاگوری اور آبخانہ مین تیرک زئی بہمند رہتے ہین اگرچہ یہہ ہر دو قوم دل سی مال حرام کی پرہیز کم رکھتی ہین الا سعادت خان لعل پورہ والہ اپنے انتظام سے ان دو درون کو نکلا رکھتا ہی اور انمین سوار اور پیدل سی محصول لیا جاتا ہی پشاور سے کابل کو ان درونکا راستہ سال بھر اونٹ چلنی کی قابل رہتا ہی لیکن قافلی اکثر ماہ جنوری اور فروری مین نہین چلتی - کابل اور خلم کی درمیان براستہ درہ سب سے اونچی جگہہ حاجی کک اور کالو دندان شکن ہین جب کاروان یا مسافر یہان پہونچے تو رسد ہمراہ لیجانی پڑتی ہی

تفصیل تجارت سالانہ جو پشاور کے درون کے راستی ہندوستان اور افغانستان کی باہم ہوتی ہے

اول ہندوستان اور پنجاب سے ان درون کے راستی بارہ لاکھہ چھہ ہزار کا مال اس تفصیل سی جاتا ہی روئے اور آونے دریشمی کپڑی ولایتی یعنی یورپ اور ہندوستانی پانچ لاکھہ دس ہزار کے موٹا کپڑا پنجاب سے ایک لاکھہ چالیس ہزار کا شکر ترے اور قند وغیرہ بہتر ہزار کا - نیل ملتان اور ہندوستان سے ایک لاکھہ پچہتر ہزار کا - باقی چیزین یہہ ہین - کمخواب اور سونی کی تار سونی کی پٹی لونگ اور چرم - اور پائزار اور اکثر گرم مصالح اور وہ چیزین جو بسا رمی بچتی ہین - انگریزی روئی کا کپڑا ململ - لٹہ وغیرہ بخارا کو لیجاتے ہین - شکر ترے اور نبات کے لے جانے سے بہت فایدہ ہوتا ہی

دویم افغانستان سے

ان درون کے راستی پندرہ لاکھہ ستر ہزار سالانہ اس تفصیل سی مال آتا ہی ریشم اور ریشمی کپڑا بخارا کا - آہن لاکھہ سونا اور چاندی کی تار سچی اور جھوٹی اسی ہزار کی گھوڑے اور ٹٹو ترکستان سے ایک لاکھہ کے بادام و شمش کابل سے دو لاکھہ پچاس ہزار کے تلہ و طلا چار لاکھہ چوبیس ہزار کا باقی چیزین اکثر یہہ ہین سنجاب اور سمور روس اور چرم روسی و بخاری کابلی قنا و بز لومڑے اور بہیڈ کی پوستین چوغہ اور برک شترے میوہ خشک اور اور لکڑے عمارتی مجٹیہہ اور ہینگ یہہ دو آخر الذکر چیزین پشاور مین تہوڑی آتی ہین اصلی فیروزہ اکثر

نیشاپور سے نکلتا ہی اور افغانستان کی راستہ آتا ہی مصنوعی فیروزہ ہرات اور قندہار مین خاک سبز سے بنائی جاتی ہین ؛

ذکر اقوام تجارت پیشہ

تجارت کے ساتھہ تجارون کا ذکر لازم سمجھکر کیا جاتا ہی - افغانستان کے باشندون مین سی فارسی بان کابل اور ہرات کی اور سیدان پشین اور قوم بابی شاخ غرغشت افغان قندہار کی مشہور اور صاحب ہمت سوداگر ہین یہہ لوگ دور دور کے ملکون مین تجارت کی واسطی جاتی ہین خصوص فارسی بان اپنی پیشہ سوداگری مین زیادہ محنتی مگر گران فروش ہین افغانستان کی لنبی چوڑی اور پوستین پوش اور عمامہ بند سوداگر سوائے ملک ہند کے ملک روس اور ایران اور ترکستان مین اکثر بلکہ چین اور تبت اور روم مین بہی دیکھے جاتی ہین اوس ملک مین مال تجارت کی آمد برآمد کی سبیل بذریعہ باربرداری شتران اور قاطران اور یابوان اور نرگاوان کے ہے زیادہ تر ذکر کے لائق تجارون مین سی وہ اولوالعزم فرقہ سوداگران ہی جنکو پیوندہ کہتے ہین پیوندہ بہ لوچی لوگ ہی جنکی ایک جگہہ مستقل سکونت نہین ہوتی پیوندون کے پاس بہت اونٹ ہین اونمین سے کوئی بڑے سوداگر اور کوئی چہوٹے ہوتے ہین - جو دولتمندون سے لیکر فروخت کرتے ہین زیادہ تر مشہور فرقے انکے پانچ ہین جو شروع موسم خزان مین افغانستان مغربی سی میدان کو آتی ہین اور پہر بہار کے موسم مین پہاڑکو واپس جاتی ہین اس تفصیل سی پہلی قوم ناصر پیوندے جنکے چار فرقے ہین - گاذوال - گوسفندوال - ناصرکم مال والہ - اور ناصر دولتمند جو شتروال ہین اس قوم مین سی تخمیناً پانچ ہزار آدمی معہ سولہ ہزار شتر کے آتی ہین دوسرے قوم خروٹے اٹہارہ سو آدمی چہہ ہزار اونٹہہ لاتا ہی - تیسرے قوم میاخیل شاخ لوحانے چودہ سو آدمی چہہ ہزار شتر - چوتہی قوم دوتانی چہہ سو آدمی چار ہزار اونٹہہ - پانچوین نیازی مٹی اور کنڈے چہہ سو آدمی تین ہزار شتر لاتے ہین ان فرقون مین سی میاخیل پورانے سوداگر ہین اور سب سے بہتر ہین اور بہت سے ہندو بہی تجارت سے دولتمندی حاصل کری جو باعث ترغیب باقیماندون کی ہوئی فی الحال اپنی محنت اور ہمت سے قوم خروٹے

اور دوٹانی دولتمندی اور دور دور کے ملکون کی تجارت مین بڑہتی جاتی ہین - عادت انکی یہہ ہے کہ موسم سرما ہندوستان
کی طرف تجارت کیواسطی جاتی ہین - اور گرما مین افغانستان مغربی اور ترکستان خراسان مین انکا بیوپار ہوتا
ہی اسطرح سی کہ تابستان مین ملک شلگر علاقہ غزنین اور علاقہ مقر مین کثیر دے لگا کر اپنی اہل عیال اور
مال مویشی و فالتو آدمی چہوڑ کر مال آوردہ ہندوستان کو واسطی فروخت بخارا اور ہرات و قندہار وغیرہ نواح کو
لیجاتی ہین - مال مویشی اونکی میدان غزنین اور قلات غلزئی و زرمدونا و ہزارستان مین چرتے ہی جسکے عوض مین
وہانکے حاکم کو ترنی شتران وغیرہ دیتی ہین اون فالتو اور فارغ آدمیون مین سی کوئی نمک کی سوداگری
کرتے ہین کان بہادر خیل ضلع کوہاٹ سی نمک خرید کر غزنین اور زرمت کو لیجاتے ہین - خروٹی قندہار اور ہرات
کے مابین اکثر بیوپار کرتے ہین اور بخارا اور کابل کے بیچ مین بھی جب مغربی ملکون سے فروخت اور خرید کرکے
قافلے واپس آتی ہین تب بماہ اکتوبر جانب ہندوستان کی روانگی شروع ہوتی ہے علاقہ جات غزنین سے
کثیر دیان اوکہاڑی بال بچے اور مویشی ساتہہ لیکر کاروان چلدیا اکثر براستہ درہ گومل کوہ سلیمان کو عبور کرکے
ملک امان ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کی حدود مین جہان اچہی چراگاہ دیکہی دامن کوہ اور کنارہ دریاء سندہ پہاڑپور
وغیرہ نواح مین کثیر دیون مین اپنی اہل عیال چہوڑ کر بڑے قافلی ملتان کو جاتی ہین اور وہان سی اطراف
جنوبی اور مشرقی کو پہیل جاتی ہین کوئی بہاولپور کے راستی راجپوتانہ کو جاتی ہین - کوئی سرسہ اور دہلی
ہوکر بنارس اور کلکتہ کو کوئی لاہور امرتسر کو آن مین سی کئی سوداگرون کی مکان ملتان مین ہین اور
وہ لوگ موسم بہار تک جب درہ کہلتا ہی ملتان مین رہتی ہین - وہان اور کراچی مین دلالون کی معرفت
اپنا مال بیچتی ہین - اکثر پیوندی اس سے بہی زیادہ مشرق اور جنوب کو واسطی نفع کے مال لیجاتی ہین کلکتہ اور
ڈہاکہ برہما تک مشرق کو اور جنوب بمبئی اور دیگر بڑے شہرون مین پیوندون کی بی مہار شتر سوداگری بہت
دکہلائی دیتی ہین - شروع موسم بہار مین قافلون کی واپسی شروع ہوتی ہے اور جو جنس تجارتی قابل منافع معلوم
ہوئی وہ خرید کر لاتی ہین کوئی کلکتہ اور بنارس و دہلی سی شتر بار کر لاتی ہین اکثرون کے واسطی جہنگ اور
چنیوٹ مین موٹا کپڑا معرفت آڑہتیون کے تیار ہوتا ہی ماہ اپریل مین اپنی متعلقونکو ہمراہ لیکر افغانستان مغربی
قافلے روانہ ہونے لگتے ہین اور وہان موسم گرما کی قرارگاہ مین کثیر دیان جا لگاتی ہین ہمیشہ ہر سال انکی آمد

رفت اسطرح رہتی ہی بسبب منافع گروہ پیوندونکا روز بروز بڑہتا جاتا ہی چنانچہ علاوہ ان پانچ مشہور
فرقون کی قوم اکاخیل غلزئی اور کچھہ سلیمان خیلون مین سے بہی پیوندگرے کرنے مین راغب ہوئے ہین جیسا کہ
سردی اور سختی مین افغانستان کا ملک درراستہ مشہور ہی اوسی کی لائق کا یہہ فرقہ پیوندہ سوداگر پیدا ہوئی ہین اپنی
ہمت اور محنت سی اون سختیون پر غالب آکر گروہ سارقان و رہزنان کی مقابلی کی واسطی یاغستان
مین مسلح اور مستعد رہتے ہین اور بیوپار مین ایمان دار اور اکثر راست گو ہوتے ہین ٭

علاوہ انکے

قوم سلیمان خیل غلزئی یاسبان کی سوداگری اور قوم کاکڑ اور پیر اور شیخان علاقہ ورگون اور قوم ہزارہ
وغیرہ گروہون مین سی بعضی لوگ اپنی ملک کے اندر سوداگرے قلیل کرتے ہین۔ اور ہند و قندہار اور ہرات اور
کابل کی دولتمند ہین مگر سب لوگ اونکو افغانستان مین کمینہ اور ناچیز سمجھتا ہے اسواسطی اونکو تجارت مین
وہ فروغ حاصل نہین ہوتا جسکے حاصل کرنے کی استعداد وہ رکھتے ہین

سبیل ترقی تجارت

مؤلف کی رائی مین یہہ ہی کہ ایک میلہ عام تجارت کا کسی موقع موزون پر گورنمنٹ کی سرپرستی سی مقرر
کیا جاوے کہ جسمین ہندوستان افغانستان ترکستان ایران و کشمیر و دیگر ملکون کے سوداگر اپنا اپنا مال لاکر فروخت
کرین اور یہانکا مال جو اونکی ملکون مین قدرمند ہو خرید کر لیجاوین۔ اس میلہ سے جو کچھہ فائدہ خیال کیا جاتا
ہے اوسکا بیان تب تک ذہن نشین نہین ہوگا جبتک اوس فایدہ عام کا نتیجہ دیکھا جاوی مگر اسکی نظیر ملک
روس کی میلہ تجارت سے حاصل ہی۔ اوس ملک کو جو کچھہ اس میلہ کلان سی فایدہ حاصل ہوئے اوسکا بیان افغانستان
کی کتاب مین نہین کیا جاتا مگر اس ملک کی سوداگر اوس میلہ کو دیکھہ آتی ہین جب ہمارے ملک مین گورنمنٹ کی مہربانی
سے ایسا عام میلہ سوداگرے مقرر ہوگا تو اوس سے ملک کی بہبودی اور منافع تجارت کو بڑی مدد پہونچے گی باہر کا
وہ مال جو ہماری ہم وطنونکو بہت وقت سی بہی حاصل نہین ہوسکتا باہر کے سوداگر خود لاکر اس میلہ مین فروخت
کرینگے اور اس ملک کا قابل تجارت مال بلا دقت عبور برف گیر پہاڑ اور تکالیف سفر و زیر بار خرچ ہمارے ہم وطن آسانی
سی دیگر ملکون کے سوداگرون کے ہاتہہ اپنے وطن کی اندر فروخت کرکے منافع اوٹہاوینگے اور اس نیک سبیل سی

خدا پاک ملک کی دولتمندی اور آمدن مین ترقی ہوگی موقع اوس میلہ تجارت گاہ کا اگر بسبب دارالگورنمنٹ
ہونے کے شہر لاہور کہا جاوے تو بہی ٹہیک نہین ہی - اگر ملتان سوچا جاوی تو اسمین خاص سوداگران پیوندہ اور
بے ملک کے تجارونکا بیشک فایدہ ہی - اور یہہ موقع بہی وسط مین ہے الا چونکہ اس میلہ سے فایدہ عام مراد ہی
اسطی فایدہ خاص کو نظر انداز کرکے ایسا موقع اس تجارتگاہ کا مقرر ہونا چاہئی کہ جہان پنجاب کے مغربی
شمالی ملکون سے سوداگر لوگ بآسانی اس میلہ کی شمولیت کیواسطی پہونچ سکین سو ایسا موقع شہر پشاور ہے
ان افغانستان ایران ترکستان کے سوداگر ہمیشہ آتی ہین اور ملک روس اور کاشغر کشمیر تبت کے تجار وہان
ولیت اور خوشی سی شامل ہونگی پشاور بہ نسبت ملتان کے تجارت کے معاملی مین اسطرف کی سوداگرون مین
وہ مشہور ہے جب اس تجارتگاہ کی اون ملکون مین خبر پہونچی تو وہ لوگ پہلی واقفیت اور شہرت کے سبب سے
تامل شمولیت کا ارادہ کرینگی اور جنوبی سوداگر اور پیوندہ لوگ بہی وہان جا سکتے ہین جب کلکتہ سی پشاور تک
ہلی امرتسر لاہور ہوتے ہوئی ریلوی جاری ہوگئی تو مشرقی ملکون اور ملتان کے سوداگرون کو اس تجارتگاہ
شمولیت آسانی سی حاصل ہوسکیگی موسم اس میلہ کا سب سے بہتر شروع خزان ہی کیونکہ زمستان مین بباعث
رنے برف کے افغانستان اور شمال کوہی ملکون کی راستی بند ہوجاتی ہین یکم ماہ نومبر سے یکم دسمبر تک ہر سال
ن ایکماہ یا اس سی زیادہ ایام میلہ تجارتگاہ مقرر ہون تو فایدہ بخش ہونگی ؛

دوسرا باب تاریخ عام کے بیان مین

پہلا فصل بذکر تاریخ قدیم

ہر چند کہ بسبب نایابی صحیح سلسلہ وار تاریخ قدیم کے ٹہیک معلوم نہین ہوتا کہ ابتدا مین کون لوگ افغانستان مغربی
کی باشندی تہی مگر علامات موجودہ کہنہ سے غالباً ہندؤن کی سکونت پائی جاتی ہی اور اسپر تو یقین ہی کہ
افغانستان کی مشرقی حصہ مین ابتداء سکونت اہل ہنود چار برن کی لوگون کی تہی اہل ہند کو بعضی مورخ
یافث ابن نوح اور بعضی حام بن نوح کی اولاد سی گنتی ہین حضرت نوح نبی کی اولاد بعد طوفان کی جو زمانہ
حال سی قریب پانچہزار برس پیشتر وقوع مین آیا تہا دریاء فرات اور دجلہ کے دوآبہ مین آباد ہوئے تہے جسکو
فی الحال دیار بکر اور الجزیرہ بہی کہتی ہین جب یہہ قوم بیشمار ہوئی اور براہ تکبر میدان شنعار مین ایک ایسی عظیم الشان

عمارت بنانی کا قصد کیا جو آسمان تک پہونچی تب خدا تعالی نی اس غرور کے ڈہانی کو ہیبت انہدام اس عمارت
سے انکی زبان مین اختلاف ڈالدیا جسکے باعث سی وہ متفرق ہوکر مختلف ملکون مین جا بسی الغرض اکثر کہنڈرات
کہنہ سے جو بت اور سامان بت پرستی اور سکہ کہنہ جسپر ایکطرف بیل کی تصویر کے ساتہہ دہوتے اور زنار پہرے
ہوئی آدمی کی تصویر ہوتے ہی اوس ملک سے ملتی ہین اونسی سکونت ہندوون کی صداقت ہوتی ہی اور اکثر
علامات سی پایا جاتا ہی کہ چار برن کی لوگ یعنی برہمن چہترے بیش شودر پہلی اوس ملک مین جسکا نام ہندو
پورانی کتابون مین بالہیک دیس لکہا ہے آباد ہوچکے ہین کتاب رگہوبنس جو زبان شاستری
قدیم مین ہی وہ بہی مؤید اس قول کی ہی جسمین لکہا ہی کہ راجہ بہرتہہ اور ککئی اوسکی والدہ نی اپنی نام پر ایک
دریا سندہ کے کنارہ پر آباد کیا ہی بہرت مذکور دوسرے والدہ سی رام چندر مشہور کا بہائی راجہ دشرتہہ قوم
چہترے کا بیٹا تہا رام چندر اور بہرت کی عہد کو تین ہزار سال سی کچہہ اوپر عرصہ گذرا ہی محققین یورپ اس
بات کی تصدیق کرتے ہین کہ بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسی مسیح یعنی اٹہارہ سو برس قبل از ہجرت حضرت محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب رامائن مولفہ بالمیک شاعر جو ہم عصر یا تہوڑا عرصہ بعد رام چندر کے
تہا تصنیف ہوئی ایک پورانی قلعہ کی نشان اٹک سی مغربی پہاڑ مین دیکہے گئے ہین جو پانڈون کی عہد کا بتلایا
جاتا ہی علاقہ میانوالی سلسلہ کوہ سکیسر مین ایک پورانی علامات کی موقع کو پانڈون کا سہنگاس بولتی ہین پانڈ
اور کیرون کا مشہور معروف قصہ ہے پانڈ اور کیرون کی تخمینا چار سو برس رام چندر کے بعد ہوئے ہین کتاب
مہابہارت کی روایت ہی کہ دریودہن کیرون کی والدہ مسماۃ گندہاری راجہ گندہار یعنے قندہار کی دختر تہے
اس سی غالب یقین ہوتا ہی کہ افغانستان کی مغربی حصہ مین بہی اسوقت ہندو آباد تہی اور سند قوی اسبات کی
یہہ ہی کہ افغانستان مغربی کی حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین بامیان کی علاقہ مین ہندوکش کی گہاٹے
پر دریا شور سی ساڑہی آٹہہ ہزار فٹ بلند بہت سی عمارات قدیم کی نشان موجود ہین اور دو کہڑی مورتین نر و مادہ
ایک ایک سو اسی اور دوسرے ایکسو ستر فٹ اونچی پہاڑ کی بغل پر تراشی ہین وہان والی انکو سنگ سال اور شاہ مرہ
کہتے ہین اور دیگر افغانستان مین بت بامیان معروف ہین اور نیز علاقہ لہوگر موضع خوشی مین ایک چشمہ آب
صاف اور زلال کا ہی جسکو ہندو لوگ تیرتہہ سمجہتے ہین اور سال مین ایکدفعہ افغانستان کی ہنود اسکے

زیارت کی لئی جاتی ہین روایت ہی کہ لہگر سنسکرت مین فقط اوسی چشمہ کا نام ہے جسکی اسم پر اب وہ تمام علاقہ
لہوگر مشہور ہی علاقہ سواتہہ اور بنیر اور تالاش اور پنجکوڑہ اور باجوڑ وغیرہ نواح کوہستان شمالی مین
اچہی اچہی خوش وضع مضبوط عمارات دیرینہ سنگے مفرد تنگ از ہم جدا مواقع متفرقہ مین اکثر دشوار گذار پہاڑون
پر اور بت پتہرون مین تراشی ہوئی اور بڑی بڑی دہگوپین جو کاریگرے تمام سی بنائی ہین ابتک ہر ایک درہ
مین بکثرت موجود ہین ان علامات سے پایا جاتا ہی کہ اسوقت کی باشندی نہایت مستعد اور دولتمند اور باہمی دشمنی
کی سبب سے متفرق سکونت رکہتی تہی زمانہ حال کو اوسوقت کی حالات سی مقابلہ کرنیکا نتیجہ یہہ پیدا ہوتا ہی کہ دولتمندی
اور بعض فنون مین افغانستان قدیمہ حالت کو نہین پہونچا علاوہ انکی اکثر دیگر جگہہ افغانستان مین دیہگوپ اور
قدیم سکے جو ملے ہین اون سے یہہ بات ظاہر ہے کہ مذہب مقدس اسلام شایع ہونے کے پہلے اس ملک والے بہی
مثل ہنود کی بید اور بوہد کو مانتی تہی چنانچہ پشاور اور یوسف زئی کی علاقہ مین بہی بوہد مذہب کے باشندون
کے اکثر علامات ملتی ہین خاص یوسف زئی کی علاقہ کی شمالی* پہاڑ کی دامن مین پتہر پر کہودا ہوا ایک اشتہار
رواج دینے مذہب بوہد کا ابتک موجود ہی اس مذہب کا ایجاد کرنیوالا مکہدہ دیس کی راجہ سٹانگ کے خاندان
سے شاکی سنگہ گوتم نامی پیدا ہوا جسنی بکرم کی سمت سے چار سو برس اور حضرت مسیح کے وجود سی پانسو سنتالیس
یا زمانہ حال سی دو ہزار تین سو پچیس برس پیشتر بوہدمت کو جسکو فارس اور عرب کے لوگ مذہب بخشی اور سکنا و تبت
لامہ کہتی ہین رایج کرکے بید اور بید دہرم اور بت پرستی پر متعرض ہوکر اپنی مذہب کو ایسا جلا دیا کہ بہت سی لوگ
اوسمین داخل ہوگئی برہمنون نے انکو راکشس مشہور کیا آخر سمت بکرم کے آٹہوین صدی مین جب برہمنون کی زیادہ
ترقی و کثرت ہوئے وہ مذہب اس ملک بلکہ ہند سی بہی جاتا رہا مگر سراندیپ اور برہما و تبت اور چین مین تا
حال بوہد مذہب کے لوگ بکثرت ہین

حال سلطنت افغانستان

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا قدیم باشندی اسملک کے ہندو پائی جاتی ہین اور ابتدا مین ہندو راجونکی حکومت تہی کبہی
وہ خود مختار ہوتے تہی اور جب زور دیکہا تو فرمانروائے ہند کے خیرخواہ اور مطیع ہوکر بالہیک دیس بہی سلطنت ہند کا
ایک جزو سمجہا جاتا تہا الا بہت عرصہ ہوا کہ ہوشنگ بیٹا سیامک اور پوتا کیومرث بانی سلطنت فارس کا

اس ملک مین آیا یہہ پادشاہ نہایت عادل خاندان پیشدادیہ کا دوسرا فرمانروا تہا روایت ہے کہ شہر پشاور کے
موقع پر اس پادشاہ نی ایک شہر بنام فرساور آباد کیا تہا جسکی بربادی کی بعد اوسی موقع کی قریب ہندو
راجہ کے نام پر شہر بکرام آباد ہوا اور پہر شہر جدید پرشور کے نام سی نامزد ہوکر کثرت استعمال سی پشاور بولا جاتا ہے

یورش سپہ سالار ایران

جب مہاراج راجہ بہار کا برادرزادہ چچا سی رنجیدہ ہوکر فریدون پادشاہ ایران کے پاس مدد خواہ گیا تب شاہ
ایران کی جانب سے کرشاسپ بن اطرد سپہ سالار معہ فوج واسطہ اعانت اوس مظلوم کی اس ملک کی راستہ ہند کے
طرف تعینات ہوا جو بعد صلح کرانے باہم مہاراج اور اوسکے برادرزادہ کی اپنی ملک کو واپس گیا اوس عہد مین
یہہ ملک معہ پنجاب مہاراج عرف پردمن کے زیر حکومت تہا اوس سے تہوڑی مدت بعد سام نریمان جد اعلی رستم
دستان کا بفرمان شاہ ایران بارادہ فتح ہندوستان فارس سے پنجاب کے جانب روانہ ہوا مہاراج کی جانب سی مالچند
سپہ سالار جسکے نام سے ملک مالوہ مشہور ہے اوسکی مقابلہ کے واسطی پنجاب مین آیا اگر ایک اتفاقیہ امر یاوری بخت
ایرانیون سی سرزد نہوتا تو بست دوآبہ مین جو دونون سپہ سالارون کا معسکر تہا خوب لڑائی ہوتی الا اوسی
عرصہ مین رعایا ملک کہن نی فرمانروای ہند سی باغی ہوکر مہاراج کی پسر کو جان سی مار دیا اور شوراج
کو ہزیمت دی تب یہہ خبر پاکر لاچار مالچند نے مآل کار سوچکر سردار فوج ایران کو یہہ ملک معہ مغربی پنجاب دیکر
صلح چاہی جو قبول ہوئی اوس عہد سی صوبہ زابل و کابل معہ ملک مفتوحہ جدید شاہ ایران کی طرف سے
اولاد کرشاسپ یعنی رستم کے آباء اجداد کو جاگیر مین ملا اس دور مین مہراب نام ضحاک تازی کی نسل سے
کابل کا صوبہ دار سام نریمان کا باج گذار تہا جسکے دختر سودابہ سے زال کا بیٹا رستم پیدا ہوا جب منوچہر شاہ
ایران اور سام نریمان سپہ سالار مر گئے اور شاہزادہ نوذر کے قتل کے بعد ایران کی سلطنت پر افراسیاب
ابن پشنگ شاہ توران نے بارہ برس تک جبراً قبضہ حاصل کیا تب فیروز رای راجہ ہند نی ضعف سلطنت فارس
دیکہکر پہر پنجاب اور افغانستان کا غالباً مشرقی حصہ اپنی قبضہ مین کرلیا تا وقتیکہ رستم دستان مشہور
پہلوان ایران زمانہ حال سی دو ہزار چار سو پچاسی برس پیشتر کیکاؤس اور کیخسرو بادشاہ ایران کے عہد مین
بزور شمشیر دوبارہ پنجاب تک دخل کیا رستم کا بیٹا فرامرز اکثر زابل یعنی غزنین مین رہا کرتا تہا اوسکے

استقلال اور اخلاق نی رعایا کو مطیع اور مطمئن کر دیا ؛

ذکر گشتاسپ

چند مدت کی بعد رستم سی بادشاہ ایران گشتاسپ کے جسکو یونانی اپنی کتابون مین داراہستاسپ لکھتے ہین بسبب غرور اور تکبر کے رنجش ہو گئے اوسوقت گشتاسپ نے اپنی فرزند اسفندیار روئین تن کی سرکردگی مین کابل اور بکرام یعنی پشاور کے راستہ بکرم کے سمت سی چار سو برس پیشتر اپنا جرار لشکر بہیجکر پنجاب اور بعض مغربی اضلاع ہند کو فتح کیا اور نعلبندی مقرر کر کی افغانستان کا محدودہ ملک شامل سلطنت ایران کیا اوسکی دور سلطنت مین زردشت نے بحمایت اسفندیار اور بادشاہ کی مذہب آتش پرستی کا جاری کیا

ذکر تسلط راجہ کیدراج

گشتاسپ کے وفات اور زرکسیز کی قتل کے بعد بہمن دراز دست بیٹا اسفندیار کا سلطنت ایران کا مالک ہوا اوسکی عہد مین کیدراج قوم گچہو واہہ مارواڑی نی خروج کر کے ملک پنجاب معہ حصہ شرقی افغانستان ایرانیون سی واپس لیلیا اور بمقام شہر بہیرہ قدیم لب دریاء جہلم اپنی قرارگاہ بنائی الابی تدبیر سے کر کے رعایا سے بیگار بیٹہا اور لاچار قنوج کو واپس جا کر مر گیا ؛

حملہ سکندر اعظم

کیدراج کے بعد ملوک الطوائف کی طور پر اسملک مین خود مختار ریاستین ہو گئین جیسا کہ شہر بکہرام یا پشاور مین ایک راج دہانی تہی اور سترام یا بنون مین ایک علیحدہ راجہ تہا اور توپ مانکیالہ ضلع راولپنڈی مین جسکا نام یونانی کتابون مین ٹکسلا لکہا ہی ایک مضبوط ریاست تہی اور اسی طرح کشمیر و دیگر نواح مین چہوٹے چہوٹے راجہ خود مختار تہے کابل اور قندہار کا بہی یہہ ہی حال تہا مگر غالباً مغربی افغانستان برای نام متعلق سلطنت ایران کی تہا ایسی وقت مین سکندر جیسی دلاور بادشاہ کا آنا واسطی فتوحات ملکی کافی تہا یہہ اولوالعزم شہنشاہ فیلقوس یا فیلپس مقدونیہ کے بادشاہ کا بیٹا تہا تین سو تینتیس برس قبل از مسیح اور آٹہہ سو سترہ برس قبل از ہجرت حضرت محمد مصطفی صلعم یا دو ہزار ایکسو اٹہانوی برس پیشتر زمانہ حال سی صرف تیس ہزار پیادہ سپاہ اور پانچہزار سوار ہمراہ لیکر بعزم فتح سلطنت ایران آبنای ہلسپانٹ

عبور کرکے ایشیا مین داخل ہوا بعد کئی لڑائیون کے دارا ابن داراب شاہ ایران کی بیشمار لشکر پر
فتح حاصل کی دارا کو ملک باختر کے صوبہ دار نے نمکحرامی کرکے مار دیا ایران کی تخت کو اپنی جلوس سے
زیب دیکر اس فتح عظیم سے چار سال بعد وہ فتح نصیب بادشاہ کابل کے راستے فتح کرتا ہوا پنجاب کو چلا
ایرین کی تاریخ مین لکہا ہی کہ سکندر جب کابل مین پہونچا تو اوسنی اپنی فوج کے دو دستی بنائی اونمین
سے ایک دستہ نے پشاور ہوکر اٹک یا نیلاب کے راستی دریاء سند کو عبور کیا دوسرا دستہ خود لیکر سکندر کابل
سی علاقہ کونڑ اور باجوڑ اور سواتہہ اور بونہیر کو فتح کرتا ہوا دریاء سند تک اوس سخت اور دشوار
راستہ سی آیا اگرچہ راستہ پر بہت سختی اور تکالیف اوٹہائین مگر لوٹ کا مال فوج سکندر کو بیشمار ہاتہہ
آیا اوس عہد مین اس ملک کے مویشی ایسی اچہی اور عمدہ تہی کہ سکندر نے چہانٹ کر اپنی وطن کو اوس ملک سے
مویشی بہیجی مگر اب اوس قسم کے مویشی کا تخم بہی باقی نہین جب سکندر کوہ مہابن مین پہونچا جسکا نام یونانی
تاریخون مین آرنس پہاڑ لکہا ہی تو اوسمین ایک مضبوط قلعہ کو سکندر نے فتح کیا اس قلعہ کے موقع مین
مورخین کا اختلاف ہے بعضی کہتی ہین کہ اٹک کے سامنی گیدڑ گلی والی پہاڑ پر تہا اور بعضی کوہ مہابن مین
بتلاتی ہین مؤلف آخر الذکر والون سی اتفاق کرتا ہی گرچہ اوسوقت اور حال کے نام پہاڑ اور ملکون کے مطابق بالکل
نہین ہوتے مگر سکندر کے سفر کا ذکر جو کچہہ یونانی تاریخون مین لکہا ہی اوس سے حال مندرجہ بالا غالبًا صحیح معلوم
ہوتا ہی قیاس ہوتا ہی کہ اوسوقت بید کے ماننے والے مذہب کے لوگ اس نواح مین تہے مگر بوہدمت بہی
پہیلتا جاتا تہا کیونکہ اوس سی قریب دو سو برس پہلی بوہد مذہب کا جاری کرنیوالا گذر چکا تہا الغرض سکندر
کی ستارہ اقبال کو چمکتا دیکہکر اکثر راجی مطیع ہوگئی خصوصًا ٹکسلا یز راجہ ضلع راولپنڈی نی بڑی تپاک
سی سکندر اور اوسکی لشکر کی دعوت کری صرف راجہ پورس قنوجے سی جسکا نام سکندر نامہ مین فور
لکہا ہی لڑائی ہوئی فتح کے بعد سکندر نے اپنی عالی ہمتی سی پورس کو بدستور اپنی سلطنت پر قایم رکہا دریاء
ستلج تک تمام پنجاب کو زیر کرکے واپس ہوا اور اپنی فوج کو تین گروہون مین منقسم کرکے تین مختلف راستون
سی واپس لیگیا یہہ صاحب ہمت بادشاہ دوسری مہم کی تیاری کر رہا تہا کہ عین عالم جوانی یعنی تینتیس ۳۳
برس کی عمر مین شہر بابل کے اندر بعارضہ بخار تپ بگرائی عالم لقا ہوا اور سب منصوبے اوسکی حیات کی ساتہہ تمام ہوئے

ذکر تسلط اہل یونان یعنی گریک

سکندر اعظم افغانستان کی ملک کو جو اوسوقت اہل ہند مین بالہیک دیس اور یونانیون مین بکٹریا کے
متعلق مشہور تہا اپنی زیر حکم کرکی ایک علیحدہ یونانی امیر صوبہ دار مقرر کر گیا تہا بعد وفات سکندر اوسکے
امراؤن مین عرصہ تک فساد رہا تین سو بارہ سال قبل از مسیح جب وہ جہگڑی رفع ہوئی تو شام کا پادشاہ
سلوکس یونانی ہوا تہا اور افغانستان بہی اوسکی حصہ مین آیا ملک شام سی افغانستان مین آکر اوسنی
خوب بندوبست کیا اور اسی راستی راجہ چندر گپت فرمانروائی ہند کی ملاقات کی واسطی گیا جسکو اوسنے
اپنا داماد بنایا تہا سن عیسوی سی ڈہائی سو برس پہلی تک افغانستان اولاد سلوکس کی زیر حکومت رہا جب
اوسکی اولاد باہم بی اتفاق ہوکر لڑنی لگی اوس موقع پر تہیوڈوٹس گورنر یعنی صوبہ دار اوس ملک
کا خود مختار مالک بن بیٹہا جسکے بعد اوسکا بیٹا اوسی نام کا وارث افغانستان ہوا مگر اوسکو یوتہیڈیمس
شام کے امیر نے بیدخل کرکے خود قابض ہوگیا اسی عرصہ مین اولاد سلوکس نے آپسمین صلح کرکے بندوبست
کرلیا تب شام کا پادشاہ انٹی اکس اعظم بہاری فوج لیکر افغانستان مین آیا اور یوتہیڈیمس کے فوج
پر فتح حاصل کی مگر اوسکو بدستور تخت نشین رکہا اور خود واپس چلا گیا بعد یوتہیڈیمس کی اوسکا بیٹا
ڈیمیٹریس وارث ہوا جسنی مغرب کی جانب سی زیادہ حصہ ایران کا اپنی مقبوضہ ملک افغانستان کے شامل
کرلیا اور مشرق ملک سندسی پورب کی طرف تک اوسکا قبضہ تہا آخر یوکرنٹدس نامی امیر نے خروج کرکے
ڈیمیٹریس کو خارج کیا اور خود اوسکا جانشین ہوا اس شخص کے عہد مین ملک بکٹریا خواہ افغانستان
کا بڑا رتبہ تہا الا اوسکے نالایق پسر نے جو ہم نام اپنے باپ کے تہا والد کو ہلاک کردیا تب اوس کمبخت پدر
کی قبضی مین تہوڑا سا ملک افغانستان رہگیا باقی نواح کی حکام نی دبالیا اہل گریک یعنی یونان کی عملداری
کیوقت کی سکی اب بہی اسملک کی کہنڈرات کہنہ سی بہت ملتی ہین جنمین اکثر ایکطرف گہوڑا کی تصویر اور
دوسری طرف پادشاہ کی شکل اور یونانی حرف منقش ہوتی ہین ایسی سکی دریاء سند کے مغربی کنارہ کی علاقون مین
پورانی وقت کی عمارات منہدمہ سی بہت ملی ہین اور چونکہ اہل یونان بہی مثل ہندون کی بت پرست تہی اسواسطہ

ایسا قیاس ہوسکتا ہی کہ جلد آپسمین خلط ہوگئی تہی اہل اسلام کی قبضہ سی پہلی جو باشندے اوس ملک کے تہی اوسکو مسلمان بعد تسلط خود سرخ کافر اور کافر سیاہ پوش کہتی تہے جنمین سی اب بہی افغانستان کی شمالی پہاڑون مین اوسی نام سی قوم کٹیرہ آباد ہے جنکی نسبت غالب ظن یہہ ہی کہ وہ اون یونانیون کی نسل سی ہین ؛

تسلط سکیتہین خواہ ستہین یعنی تاتاری

بعد یونانی یعنی گریک اور باکٹرین کے اوس ملک پر اسکیتین یعنی تاتاری لوگ بہی چند عرصہ قابض رہے اونکی تسلط کا حال اسطرح پر ہے کہ جب باکٹرین کے خاندان کا زوال ہوا تو اوس موقع پر اسکیتین یعنی تاتار اور بخارا کی جانب سی خروج کرکے اوس ملک کو دبالیا اونکی عہد کی مضروبہ سکے اس نواح سے بہت ملتی ہین جنکے اوپر ایک طرف کہڑی ہوئی آدمی کی تصویر اور اوسکی سر پر ٹوپی تاتاری وضع کی ہوتی ہے ماسوا ان سکونکی جنمین سی نام کا پتہ لگتا ہی اور کچہ تاریخ سی قوم کی فصل نہین ملتی یہہ لوگ بت پرست اور جز اب عقیدہ رکہتی تہے ایسا قیاس ہوتا ہی کہ قوم کہکڑ جو دوآبہ سندہ ساگر مین سلطان **محمود غزنوی** اور **شہاب الدین غوری** کی عہد مین بکثرت آباد تہی وہ اسی قوم تاتاری کی نسل سی ہونگی کیونکہ جو اوسوقت کی کہکڑون کی مذہب اور رسم و رواج کا حال تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی وہ پورانی وقت کی جابل تاتاریون کی دستورات سی بہت ملتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس قوم کے لوگ بہی باکٹرین اور ہندون سی جلد خلط ملط ہوگئی اور حملہ جات غازیان اسلامیہ کی وقت جنہون نے اسلام کو اختیار کیا وہ اکثر حصے کٹی اور باقی جلاوطن ہوکر قلب پہاڑون مین جا آباد ہوئی بعد اوسکے جب تاتاریون نے اوس ملک پر چند دفعہ حملے کئی ہین جنمین سی زیادہ مشہور چنگیز خان ہوگذرا ہی ؛

ذکر اردشیر بابکان

جبکہ افغانستان مین یونانی سلطنت ثانی کی بنیاد ڈالی گئی تہی تو ایسا قحط سی خرابی مچ رہی تہی اوسیوقت ایران کے سلطنت مین اشکانیون کے آخر عہد مین بسبب اندرونی اہل دم اسقدر ضعف آگیا کہ کئی صوبہ دار خود مختار بن بیٹہے اسی مابین عہد ملوک الطوائفی بہی اوسی دوران مین مقام کابل پابک نام صوبہ دار تہا جسکی بخت سے **ساسان** ثالث کا بیٹا **اردشیر بابکان** پیدا ہوا اس لاولد جوان نے ۲۲۶ عیسوی مین **اردوان**

شاہ طہران کو مار کر تخت سلطنت پر جلوس کرکے فارسی بادشاہون کی اوس خاندان کا بانی ہوا جسکو ساسانیہ کہتے ہین و بیل صوبی فتح کرکے اپنی سلطنت کی شامل کئی ملک کابل یعنی افغانستان مغربی اور کے تعلق ہین رہا ان مشرقے حصہ مین کچھہ ثبوت اوسکی سلطنت کا نہین ملتا تا وقتیکہ اردشیر سے چار پشت بعد

بہرام گور

سنہ ۴۲۰ عیسوی مین تخت نشین ایران ہوا اور اوسنی برائی نام کل افغانستان کو اپنی قبضہ مین کرکے دریاے سند تک حد قایم کری الا اوس کی بعد عہد سلطنت قباد تک یہہ ملک ایرانیون کے ہاتہہ سے نکلکر خود مختار رہو گیا

نوشیروان

ابن قبادی جو ایشیا کی بادشاہون مین سی مشہور عادل ہی سنہ ۵۳۱ عیسوی مین تخت ایران کو اپنی جلوس سے زیب دیکر افغانستان دوبارہ مطیع کیا اور اپنی سلطنت کی حدود مشرقی کو دریاے سند تک بڑہایا اوسی عرصہ مین اہل بلوچستان پر جو مشہور سارق تھی چڑہائی کرکے اونکو تباہ کر دیا بعد نوشیروان کے

ہرمز بیٹا

اوسکا وارث ہوا مگر ہرمز اور خسرو پرویز کی سلطنت کا ثبوت مشرقے افغانستان مین باوجود بہت تلاش کے کچھہ نہین ملا شیرویہ کے بعد

یزدجرد

ابن شہریار سنہ ۶۳۲ عیسوی مین بادشاہ ایران کا ہوا یہہ بادشاہ بہت پست ہمت تہا اکثر صوبہ دار باغی ہو گئی چنانچہ افغانستان مین بہی یہہ ہی حال ہوا الا ٹہیک معلوم نہین ہوتا کہ اوسوقت مغربے اور مشرقے دونون حصون مین کون کون حاکم تہا غالبًا ہندو مشرقے حصہ مین خود مختار رہتی اور اکثر اس حصی کا یہی حال رہا ہی کہ جب ایران کی سلطنت مین زور رہا تو اوسنی بالیا جب ہندوستان کا فرمانروا یا کوئے پنجاب کا راجہ زبردست ہوا تو وہ قابض ہو گیا جب ان دونون اطراف مین سی کوئی نہ آیا تو خود ملک کے رئیس اپنی مقدور مطابق اپنی ریاست قایم کر لیتے تہے الغرض یزدجرد بادشاہ ایران کو سعد ابن وقاص سپہ سالار اسلام نے

بعہد خلافت حضرت عمرؓ خلیفہ دویم ۲۱ سنہ ہجری مین جسکو بارہ سو ساٹھہ برس ہوا بمقام قدسیہ
و نہاوند چند عظیم لڑائیون مین شکست دی یزدجرد نواح مرو مین مارا گیا اور قبضہ اہل اسلام کا ملک ایران پر ہوا

دوسری فصل مین ظہور اسلام سی حال تک کی تاریخ

بعہد خلافت حضرت عثمانؓ ابن عفان خلیفہ سویم ۳۱ سنہ ہجری مین عبداللہ بن عامر جسکا سپہ سالار
حنیف تہا اوسنے فتح خراسان بہ معیت ایک جرار لشکر کی تعینات ہوا اوسنی تہوڑی عرصہ مین ہرات
بادغیس غور نیشاپور بلخ طوس وغیرہ نواح فتح کرکی دین اسلام کو رواج دیا اور جابجا
مسلمان حاکم مقرر کئی جب عبداللہ حج کی واسطی عرب کو واپس گیا تو سمی قارن امیر عجم یعنے ایران نے
۳۳ سنہ ہجری مین چالیس ہزار فوج ہرات اور غور وغیرہ سی جمع کرکے بدین خیال کہ عربون سی آزادے
حاصل کیجاوی بغاوت کا جہنڈا اکہڑا کیا سگر

عبداللہ حازم

حاکم نیشاپور نے بڑی چستی سی اسلامیہ فوج جمع کرکی قارن کا قصہ تمام کیا اس خدمت کی صلہ مین اوسکو
کل خراسان کی صوبہ داری عطا ہوئی یہہ شخص عادل اور شجاع تہا مگر بہت تہوڑی عرصہ تک خراسان کا
حاکم رہا ۴۴ سنہ ہجری مین جب زیاد بن امیہ معاویہ ابن سفیان کی جانب سی والی بصرہ و خراسان
ہوا تب بارہ سو چہتیس سال پیشتر زمانہ حال سے

عبدالرحمان بن شمر نے

حسب الحکم زیاد فوج کشی کرکے کابل اور افغانستان کی مغربی جزو کو مفتوح کیا اوسی عرصہ مین مہلب بن
ابی سفرہ نی بجوامر اد کیا بغرب سے تہا کابل ہوکر پشاور کی راستہ افغانستان مشرقی اور دوآبہ سندساگر مین اپنے
دین کی مخالفون سے جہاد کیا سب سی پہلا یہہ ہی شخص ہی جسنی دین اسلام کی اجراد کی بنیاد اوس ملک مین
رکہی مگر یہہ دلاور اصحاب بدون حصول قبضہ مشرقی حصہ افغانستان کی اکثر لوگ بطور غلام پکڑکر واپس چلا
گیا زیاد بن امیہ کی تبدیلی ہوکر سلم صوبہ دار خراسان مقرر ہوا جسنی ابو عبیدہ بن زیاد کو حاکم کابل

مقرر کیا یہہ امیر رحم دل اور بہت نرم مزاج تہا سنہ ۷۲ ہجری مین اہل کابل نی بغاوت کرکے اپنی حاکم کو قید کر لیا صوبہ دار خراسان نے

طلحہ بن عبد اللہ کو

بہیجکر کابلیون سی پانچ لاکہہ درم پر ابو عبیدہ کو واپس خرید کیا جب اوسکی رہائی ہو چکی تب طلحہ نے بہمراہی لشکر ہرات و غور کابل کو جبراً و قہراً فتح کرکے اپنی جانب سی

خالد بن عبد اللہ کو

جو خالد ابن ولید قریشی کی نسل سی تہا حاکم کابل کا مقرر کیا جب اس حاکم کو صوبہ دار خراسان نے متہم کرکے معزول کیا تب اسنی واپس جانا عرب کا ناگوار سمجہکر معہ اپنی کنبی کی اول ملک زرمت مین آباد ہوا قوم بنگش اوسکی نسل سی ہے ؛

خلیفہ ولید

ابن عبد الملک نبیرہ مروان کی عہد خلافت مین حجاج ابن یوسف ثقفی خراسان کا صوبہ دار مقرر ہوا یہہ شخص بڑا مدبر مگر نہایت ظالم تہا اسی خلیفہ کے عہد سلطنت مین محمد ابن قاسم نوجوان سپہ سالار برادر زادہ حجاج صوبہ دار بصرہ و خراسان کا چہہ ہزار سپاہ لیکر سنہ ۷۰۵ عیسوی مین ملک سندہ پر حملہ لایا اور راجہ داہر والی سندہ و گجرات سی کئی لڑائیان لڑا آخری لڑائی مین راجہ مذکور شکست کہا کر مارا گیا اس صاحب عزم فوجی سردار نی ملتان اور افغانستان مشرقی کا حصہ جنوبی بہی فتح کیا غالباً سلسلہ کوہ نمک سی شمالی ملک مین جانا اوسکا ثابت نہین ہوتا غرض کہ اسی طرح عہد خلافت خاندان امیہ و عباسیہ مین ملک افغانستان مغربی کا خلفاء کی تحت مین تہا مگر مشرقی حصے مین اونکی مستقل سلطنت کا ثبوت نہین ملتا البتہ اونکی سردار فوج لاکر لوٹ مار کرتے رہی جب خلیفہ مامون ابن ہارون رشید عباسی نی افغانستان کی راستی ہندوستان پر حملہ کیا اور سرداران راجپوتانہ سی شکست کہا کر بغداد کو واپس گیا تو اوسکے بعد خلفاء عباسیہ کے سلطنت زوال پکڑنی لگی اکثر صوبہ داران ملک نے بیوفائی کی راہ سی اطاعت ترک کے صرف بغداد اور اوس کے قرب کے علاقے خلیفہ کے تحت مین رہگئی ؛

ذکر اسماعیل سامانی

ان منحرف صوبون مین سی ایک شخص اسماعیل سامانی ماوراء النہر اور خراسان کا صوبہ تہا ۲۷۹ ہجری مطابق ۸۹۲ عیسوی مین اوسنی کابل قندہار زابل خواہ غزنین کو اپنی قبضہ مین لاکر بخارا کو دار الخلافت بنایا اور شاہ اپنا خطاب لیا نوی برس تک اوسکی خاندان مین جسکو سامانیہ کہتی تہے سلطنت مغربی افغانستان کی رہی اس عہد مین افغانستان کی مشرقی حصہ پر راجہ لاہور کا قبضہ تھا

ذکر الپتگین

یہہ شخص عبد الملک چوتہی بادشاہ سامانیہ کی طرف سی خراسان کا حاکم ہوا جب عبد الملک بادشاہ بخارا اپنا بیٹا منصور کم سن چہوڑکر مرگیا تب امراء بخارا نی الپتگین سے جو خراسان مین تہا لکہکر نسبت تخت نشینی منصور رای طلب کیا الپتگین نے جواب لکہا کہ منصور نوجوان آدمی لایق سلطنت کے نہین ہے عبد الملک کا بہائی تخت نشین ہونا چاہئی لیکن اس صلاح کی پہونچنی سی پہلی منصور بادشاہ ہوچکا تہا یہہ خبر پاکر ناراضی سی الپتگین کو طلب کیا مگر اوسنی خطرہ سمجہکر صاف جواب دیا شاہ بخارا نی اوس کی تنبیہ کے واسطی لشکر بہیجا دو لڑائیون مین لشکر شاہی پر غالب آیا اور آیندہ کی واسطی شاہ سی مقابلہ مناسب نجانکر ۹۶۱ عیسوی مطابق ۳۵۱ ہجری مین خود مختار ہوکر غزنین کو اپنی جدید سلطنت کا دار السلطنت بنایا پندرہ سال افغانستان مغربی کی حکومت کرکے ۳۶۵ ہجری مطابق ۹۷۵ عیسوی مین فوت ہوا

ذکر اسحاق ابن الپتگین

باپ کی وفات بعد ابو اسحاق غزنین کی تخت پر اجلاس فرما ہوا اسنی منصور کو زور دیکہلاکر ملک خراسان کا لا دعوی لکہالیا - دو برس کی بعد جوانی کی عالم مین راہی ملک بقا ہوا +

حال سبکتگین

بعد انتقال ابو اسحاق کی سوائی سبکتگین کے کوئی شخص حقدار سلطنت کا نہین تہا سبکتگین اصل مین ایک شہزادہ ملک ایران کا تہا جو گردش زمانہ سے حالت افلاس مین الپتگین بادشاہ غزنین کی خدمت مین حاضر کیا گیا اور اوسنے

لایق دیکھکر خرید لیا تہا اپنی شجاعت اور عقلمندی و نیک نیتی کی سبب سے بہت جلد درجہ بدرجہ ترقی پاکر سپہ سالار
الپتگین کا ہوا اور اس جلیل عہدے کو اوس نی اپنی شجاعت سی ایسا روشن کیا کہ ہندوستان اور ترکستان
تک اوسکی رعب کی روشنی چمکتی تہی اب اوسنی الپتگین کی دختر سی اپنا نکاح کرکے سب امراؤن کی اتفاق
سی ۹۷۶ھ مین تخت غزنین پر جلوس فرمایا شروع سال ۹۷۷ عیسوی مین سبکتگین نی ہندوستان پر
چڑہائی کی اور چند قلعہ متعلق ملک پنجاب فتح کرکے اکثر جگہ مسجدین تعمیر کرائین اور لوٹ کا بہت مال لیکر واپس
غزنین کو چلا گیا اوسوقت مین پنجاب کا حاکم راجہ جیپال ابن اشتپال قوم برہمن تہا سرحد یعنی انباله
سے نا پشاور طولاً اور کشمیر سے ملتان تک عرضاً اوسکی محروسہ ریاست تہی یعنی افغانستان سترقے کا حصہ
اوسکی تحت تہا جب اوسنی سبکتگین کے دست برد کا حال دیکہا تب بہت لشکر جمع کرکے اپنی دارالریاست لاہور
سی افغانستان کو روانہ ہوا دوسرے جانب سی امیر ناصرالدین سبکتگین اپنی جرار فوج کو ہمراہ لیکر سرحد پر پہنچا
تین روز میدان کارزار مین لشکرین نبرد آزمائی کرتی رہی - سلطان محمود نی جو باپکے اشارکا سردار تہا اس
لڑائی مین باوجود نوعمری بہت چستی سی مردانگی ظاہر کری آخر راجہ جیپال نی اپنی فوج کو ضعف کو خیال کرکے
بچاؤ تہی اور بہت سا روپیہ دینا کر کی صلح کی اور ایک معتبر امیر اپنا بطور یرغمال سبکتگین کو دیکر چند امیران
مسلمان کو واسطی سپرد کرنے اشیاء مقررہ صلح اپنی ہمراہ لاہور لیگیا وہان پہونچنی ہی نا عاقبت اندیش مصاحبون
صلاح سی عہد شکنی کرکے معتمدان شاہی کو قید کرلیا اور کہلا بہیجا کہ جب تک تم میری ہندو امیر کو نہین چہوڑوگے
مین تمہاری مسلمانون کو نہین رہا کرونگا سبکتگین کو جب یہہ خبر بدعہدی کی پہونچی تو غصہ سے آگ ہوا ہوکر
مثل طوفان بہراہی فوج بیکران پنجاب کو روانہ ہوا راجہ جیپال نی راجہ اجمیر دہلی کالنجر وغیرہ سی مدد مانگے
اونہون نی مدد دی راجہ پنجاب کی اپنی بقاء دولت سمجہکر خزانہ اور لشکر بہیجنی مین قصور نکیا راجہ جیپال نی
ایک لاکہہ فوج کی سرکردگی مین دلیرانہ مسلمانون کی مقابلی کیواسطی لاہور سے پشاور کی طرف کوچ کیا یہہ خونخوار
لڑائی ہندو مسلمانون مین دریاء سندہ سی مغرب غالباً پشاور کے نواح مین ہوئی اوس زمانہ مین ہندو
لوگون کو دریاء اٹک سی پار جانے کو پرہیز نہ تہا - اول دیر تک لڑائی ہوتی رہی سبکتگین ایسی حکمت سے
لڑا کہ اپنی فوج کے چند گروہ کرکے تازہ دم میدان مین بہیجتا رہا - یہہ سیدہی سی ترکیب بسبب قواعد آموزی

ہونے فوج مخالف کے ایسی کارگر ہوئی کہ باوجود کثرت سپاہ اثر ضعف فوج ہنود پر ظاہر ہوا اوسموقع پر کل لشکر
اسلامیہ نی اپنی جری حاکم کے زیر لوا یکبارگی حملہ کیا بیشمار فوج راجہ پنجاب کے ضایع ہوئی اور باقی شکست
کہاکر رو بفرار لائی مفرورون کے تعاقب مین فتحمند لشکر دریاء سند تک آیا اور قتل و لوٹ مین اپنی سارے
ہمت خرچ کرے اوس فتح کے بعد جسکو زمانہ حال تک آٹھ سو چہیاسی برس گذرا ہی افغانستان کا حصہ مشرقی
ریاست لاہور سی علیحدہ ہوکر تا دریاء سند شامل سلطنت غزنین ہوا۔ اور خطبہ و سکہ سبکتگین کا جاری
کیا گیا بادشاہ ایک اپنا امیر معہ دو ہزار سوار کے واسطی حفاظت ملک مفتوح پشاور مین چہوڑکر قوم افغان
کو جو صحرانشین اس نواح کی تہی دلاسا و تسلی سی اپنا مطیع کیا اور اونمین سی بعضونکو نوکر رکہکر معاون لشکر
مقیم پشاور چہوڑ گیا اور بیس برس بڑی استقلال سی بادشاہی کرکی ۹۹۷ء مین بمقام ترمیز اقصا
ترکستان عالم بقاء کو سدہارا اوسکی بعد اسماعیل چہوٹی بیٹی نی سلطنت کا داعیہ کیا اور بڑے فساد مچائی

لیکن محمود سی جو حقیقتاً اس سلطنت کا وارث تہا کچہہ پیش نگئی بلکہ گرفتار ہوکر قید ہوا۔

سلطان محمود غزنوی

اپنی باپ سبکتگین کی وفات سی پیچہی فساد اسمعیل رفع کرکی ۳۸۷ ہجری مطابق ۹۹۷ عیسوی مین سلطان محمود
تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب ہمت و اقبال تہا فن سپاہ گری مین خوب دستگاہ رکہتا تہا شریعت
غرا محمدی پر از بس قایم تہا ۱۰۰۱ مین پہلی دفعہ اوسنی عنان عزیمت جانب ہند منعطف کی اوسوقت
سلطان محمود کا لشکر دس ہزار سوار اور پیادہ فوج اوس سی بہی کم تہی دوسری جانب سے راجہ جیپال
والی پنجاب بمعیت بارہ ہزار سوار اور بیس ہزار پیدل سپاہ اور تین سو جنگی ہاتہی کی اوس دلاور
بادشاہ کے مقابلہ کی واسطی دریاء سند کو عبور کرکے سد راہ ہوا نواح پشاور مین سوموار کے دن واقع
ہشتم ماہ محرم ۳۹۲ ہجری مطابق پنجم ماہ اگست ۱۰۰۱ عیسوی دونون سپاہ کی باہم سخت لڑائی ہوئی بذات
خود سلطان محمود ہژبران زابلی کو لیکر قلبگاہ غنیم پر حملہ لایا اور فتحمند ہوا راجہ جیپال شکست کہاکر معہ اپنی
دو پسر اور چند لواحقون کی زندہ پکڑا گیا اور بیشمار تاراج کا مال لشکر محمود کی ہاتہہ آیا غزنین جاکر محمود نے
جیپال کو معہ دیگر اسیران بعد قبول کرنے جزیہ اور خراج ہر سالہ کے امان دیکر رہا کر دیا اور چند افغانان سرکش

کو جنہون نی اونسی سازش کی تہی قتل کیا جیپال نی قید سی رہائی پاکر اس بیعزتی کا جینا منظور نکیا آنند پال
اپنی رشید پسر کو ولیعہد بنایا اور خود زندہ جلکر مرگیا اوسکی جگہہ آنند پال لاہور کا گدی نشین ہوا ۴۰۰ھ غر
مین راجہ بہٹیا کو اور ۴۰۱ھ مین سلطان محمود نی ملتان کی حاکم ابوالفتح قوم لودی کو سیدہا کیا اس حملہ کے
وقت آنند پال نی شوخی کرکے پہر مقابلہ کیا اور مغرور ہوکر کشمیر کے پہاڑون کی طرف بہاگ گیا۔ ایلک خان
والی تاتار کی لڑائی سی فارغ ہوکر جونہی دفعہ موسم بہار کو ۴۰۲ھ عیسوی مطابق ۹۹۰ء ہجری مین اس
شہنشاہ نی واسطی انتقام شرارت آنند پال بڑی فوج جمع کرکی پنجاب کی طرف کوچ کیا آنند پال بہی بیفکر
نہ تہا اوسنی پہلی سی راجہ دہلے اجمیر قنوج اوجین کالنجر کو قاصد بہیجکر سامانون کی روک کی واسطی متعد
کرلیا تہا سب ہندو سردارون نی متفق ہوکر بیشمار فوج کی سرکردگی مین افغانستان کی طرف کوچ کیا دونون
فوجین نواح پشاور مین پہونچکر خیمہ زن ہوئین محمود نی جب کہ اتنی کثیر فوج دشمن کی دیکہی جسکی اوسکو
توقع نہ تہی گہبرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا دونون فوجین چالیس
روز تک جرات پیشدستی نکرکی پڑی رہین اس توقف سی آنند پال کے لشکر مین روز بروز ترقی ہوتے
رہی قوم گہکڑ جو اوسوقت سندہ وجہلم کی دوآبہ مین آباد تہی شامل لشکر آنند پال ہوئی کیونکہ اوسوقت اون کا
عقیدہ مذہبی اہل اسلام کی مخالف تہا غرض کہ اس یورش مین کل ہندو نی واسطی انسداد رواج اسلام
ایسا اتفاق کیا کہ عورات نی اپنی زیورات گال کر واسطی صرف ضروریات لشکر دور دور سی بہیجے محمود نی
ہجوم غنیم اور اونکا فدویانہ ارادہ دیکہکر بنظر احتیاط فرودگاہ لشکر کے دونون طرف خندق کہدوادی
اور اس خیال پر کہ سامنی سی حملہ ہو ایک برجستہ فوج تیراندازون نی حسب الحکم بادشاہ کی آگی بڑہکر
بحیلہ ہا و سیاہیا غنیم کے فوج کو گرم جنگ کرکے اپنی معسکر کے قریب لائی اوسوقت فوج محمود نے دلاوری
سی اونپر یورش کری مگر نتیجہ برعکس ظاہر ہوا چند ہزار جوانان قوم گہکڑ سر و پا برہنہ ہر ایک کی ماتہہ مین
اسلحہ غیر مکرر دونون بازو لشکر اسلامیہ سے گذرکر سواران غزنوی مین پہونچ گئے اور جو چیز سامنے
آگئی انسان حیوان سب کو تیغ کیا یہان تک کہ قریب چار ہزار مسلمان شہید ہوئی لحظہ بلحظہ لڑائی بڑہتی
جاتی تہی اور قریب تہا کہ سلطان محمود بسبب استیلا پیادگان گہکڑ معرکہ سے کنارہ کرکے لڑائی کو اوسدن

موقوف کرے اتنی مین بخت محمود نے یہہ کام کیا کہ ناگاہ ہاتھی سواری آنند پال آواز توپ اور تفنگ
وخدنگ اور لگنی زخم تیر سے سراسیمہ ہوکر پیچھے کو بھاگا ہاتھی کا بھاگنا گویا بخت کا بھاگنا تہا سپاہ ہند نے
احتمال ہزیمت آنند پال سمجھکر گریز مین ایک دوسری سی سبقت لیجانا چاہا میدان محمود کی ہاتھ آیا
امیران شاہی سی عبداللہ طائی چھہ ہزار سواران عرب اور ارسلان جاذب دس ہزار ترک اور
افغان ہمراہ لیکر لشکر منہزمہ کی تعاقب ہوئی دو روز تک اونکا پیچھا کیا بہت لشکر آنند پال کا مارا گیا
اور بیحد لوٹ فتحیاب لشکر کے ہاتھہ آئی بعد اوسکی ۴۰۰ھ ہجری مین سلطان موصوف نی بسبب بی ادبی
داؤد بن نصیر نبیرہ شیخ حمید لودی حاکم ملتان کی اوسپر چڑہائی کرکی بعد گرفتار کرنے قلعہ
غور مین اوسی قید کردیا جب آنند پال راجہ لاہور مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا تب ۴۰۱ھ ہجری
مین قلعہ نندونہ جو کوہ بالنات واقع حدود ضلع جہلم مین تہا سلطان نی فتح کیا ۱۰۱۲ء عیسوی مطابق
۴۱۲ھ ہجری مین لاہور فتح کرکے پنجاب مین پہلا بادشاہ اسلام کا ہوا اور نبیرہ جیپال نی راجہ
اجمیر کے پاس جاء پناہ لی ۱۰۱۴ء عیسوی مطابق ۴۱۴ھ ہجری بارہوین دفعہ اوس صاحب ہمت سلطان نے
بہت فوج کے ساتھہ جسمین دو ہزار افغان بہی تہی ہندوستان پر چڑہائی کرکی گجرات دکہن مین مندر
سومنات پر جو شہور معبد ہنود کا ہے قبضہ کیا اور بڑے بت کے پاس جاکر اپنی گرز سے اوسکا
ناک مونہہ توڑ ڈالا بعد ازان اوسنی خراسان مغربی کو مفتوح کیا اور اتنی فتوحات کا نامہ لیکر آخر وہ
بہی بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ء مین تریسٹہہ برس کا ہوکر راہی ملک بقا ہوا اسکی عہد مین مشرقی حصہ
افغانستان سی برہمن اور بت پرستون کا مذہب نابود ہوا اور دین اسلام نے رواج پایا جو مشرک
اسلام قبول نہین کرتے تہے وہ کچہہ ماری گئی اور کچہہ جلا وطن ہوئی ؛

سلطان مسعود

بعد وفات محمود کی امیر محمد بڑی فرزند اوسکی نی داعیہ سلطنت کا کیا مگر مسعود نے جو باپ کیوقت
ہرات کا صوبہ دار تہا امیر محمد کو گرفتار کرکے نابینا کردیا اور خود تخت نشین ہوا اسکی عہد سی زوال
سلطنت غزنویہ شروع ہوا اگرچہ ابتداء عہد مین اس نی بہی جرات سی ہندوستان پر حملے کئے اور مشرقی

کی طرف کچھہ کامیاب نہیں ہوا آخر مغرب کی جانب سے قوم سلجوق یعنی ترکمان کی تاتاریون نی خروج کرکے اوسکو سخت مجبور کردیا اور قوم افغانون نی بھی پہاڑ و شوار گذار کے اندر بغاوت کری جنکی سرکوبی کے واسطے شاہزادہ ایزدیار تعینات ہوا اور اوسنی افغانون کو کچھہ سیدھا کیا مگر قوم سلجوق نی اسقدر زور دیکھایا کہ بادشاہ کو غزنین ٹھہرنا دشوار ہوا تب وہ اپنی باپ کی وقت کی خزاین اور دفاین لیکر اس ارادہ پر کہ ہندوستان سی فوج رکھیکر اس بدذات قوم کو سیدھا کرونگا لاہور کیطرف روانہ ہوا اور اپنی اندھی بھائی امیر محمد کو بھی ہمراہ لیا راستی پر بمقام مارگلہ جو حسن ابدال سی نو میل جانب مشرق ہے اپنی نمکحرام فوج کے ہاتھہ سی جنہون نی خزانہ لوٹا تہا گرفتار ہوکر قید ہوا اور ۴۰ سنہ اصبوی کو اپنی برادرزادہ نالایق کی حکم سے مارا گیا

سلطان مودود ابن مسعود

جب کہ مودود نے جو صوبہ دار بلخ کا تہا اپنی باپ کے قتل ہونی کی خبر سنی فوراً غزنین کو کوچ کر آیا اور وہانکے لوگون نے اوسی موروثی تخت کے مبارکباد دی اوسنی تخت پر بیٹھتی ہے امیر محمد کے بیٹون سے جنمین سے بڑا ملتان اور پشاور کا صوبہ دار تہا لڑای جیتی اور پہر اپنی باپ کے قاتلون سی انتقام لیکر نو برس تک سلطنت کری سنہ ۴۳۱ ہجری مطابق سنہ ۱۰۳۹ء مین مرض قولنج سے رخت ہستی جہان ناپایدار سے اوٹھالیا +

سلطان ابوالحسن علی

بعد وفات مودود کی اوسکی پسر چہار سالہ کو اول تخت پر بیٹھایا گیا الا پانچ روز کی بعد اوسکو اوتارکر ابوالحسن علی برادر مودود ابن مسعود بروز جمعہ غرہ شعبان سنہ ۴۳۱ ہجری مین تخت نشین ہوا - اوسے عرصہ مین علی بن ربیع باتفاق میرک وکیل خزانہ شاہی سی بقدر مقدور زر و جواہر لیکر پشاور کو بہاگ آیا اور افغانستان کے حصہ شرقی پر تا بہ ملتان قابض ہوکر افغانان کو بزور شمشیر مطیع کیا

سلطان عبدالرشید ابن محمود

اوسی سال کی اخیر مین عبدالرشید بیٹا سلطان محمود کا جو مودود اپنی برادرزادہ کی حکم سی ایک قلعہ

مین قید تہا جبر وفات مودود سنکر بسعی عبد الرزاق وغیرہ جنس سے نجات پاکر کوچ بکوچ غزنین کو روانہ ہوا ابو الحسن علی بدون بہنی چمک شمشیر کے پہلی سی کنارہ کر گئے عبد الرشید نی غزنین پہونچکر اپنی باپ کے تخت پر جلوس کیا اور نوشتگین حاجب کو امیر الامرا ہند بنا کر لاہور کے صوبہ داری پر بہیجا ایک سال کی بعد طغرل نی محرام نی جو امیران شاہی سی تہا عبد الرشید کو معہ نو کس دیگر اولاد محمود قتل کر دیا نوشتگین حاجب جو اوسوقت پشاور مین تہا یہہ ناخوش خبر سنکر بہت غصہ ہوا اور اوسکے تدبیر سی طغرل مذکور بروز نوروز جب وہ تخت محمودی پر جلوس کر رہا تہا مارا گیا تب

فرخ زاد ابن مسعود

جو کسی قلعہ مین قید تہا بصلاح نوشتگین اپنی بہروتی سلطنت کا مالک ہوا اگرچہ یہہ بادشاہ بذات خود بہت لئیق نہین تہا مگر نوشتگین کی دانائی اور دلاوری سی دو دفعہ قوم سلجوق یعنی ترکمان کی سردار سی مقابلی مین غالب آیا جب تیسرے دفعہ اسکی فوج اونسی منہزم ہوئی تب فرخ زاد نی نیک نیتی کی ساتہہ قیدیان سلجوق کو انعام و اکرام سی مالا مال کر کی بعد رہائی سلجوقون کی بادشاہ کی پاس بہیجدیا سلجوقون نی فرخ زاد کی فیاضی سی خوش ہوکر قیدیان غزنوی کو بہی مخلصی دی آخر چہہ برس کے سلطنت کی بعد یہہ بادشاہ بہی بعارضہ قولنج سنہ ۴۵۱ ہجرے مین فوت ہوا +

سلطان ابراہیم ابن مسعود

بعد واقع ناگزیر فرخ زاد کی سلطان ابراہیم نی مسند ابالت کو اپنی جلوس سے زیب دیا یہہ بادشاہ بڑا متقے اور پرہیزگار رہا باوجود عنفوان جوانی ترک لذات نفسانی کر کے ہر سال تین ماہ روزہ رکہتا

اوسنی کئی قرآن شریف اپنی ہاتہہ سی لکہہ کر مکہ اور مدینہ مین بہیجوائی ابتداء سنوات جلوس مین قوم سلجوق خواہ ترکمان کی ساتہہ صلح کر کے جانبین نی عہد کیا کہ ارادہ خلل مملکت ایکدوسری کا نکرینگے اس عہد نامہ کی بعد سلطان ملک شاہ سلجوقی کی دختر سی مسعود ثانی ابن سلطان ابراہیم کی شادی ہوکر صلح کو مضبوطی ہوئی - اسطرح پر مغربی دشمنون سی اوسنی رہائی پاکر ہندوون کی قوت توڑنے کے واسطے اوسنی

مشرق کو فوج کشی کر کی ہندوستان مین اتنی دور تک فتح کرتا گیا کہ اوسوقت تک اوسکی بزرگون مین سی کوئی بادشاہ نگیا تہا اور ایک لاکہہ ہندو قید کر کے غزنین کو لیگیا چالیس برس تک اس بادشاہ نے سلطنت کی اور ۴۱۳ھ عیسوی مین زندگی کی ساتہہ اوسکی سلطنت بہی ختم ہوئے ؛

سلطان مسعود ثانی ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا فرزند مسعود جو کہ بہت رحم دل اور نیک سیرت تہا بادشاہ ہوا اوسکا امیر طغائگین حاکم لاہور نے عہدہ سپہ سالاری ہند پاکر ہندوستان پر حملہ کیا اور دریاء گنگ سی بہی عبور کر کے ملک کو جا، لوٹا اور غارت کی مال سی مالا مال ہوکر لاہور کو واپس آیا سولہ برس آرام اور امن چین سی سلطنت کر کے مسعود بہی اس سرای فانی سی کوچ کر گیا ؛

ارسلان شاہ

فرزند مسعود نے اپنی باپ کی مرتے ہی اپنے دوسرے بہائیون کو قید کر کے تخت لیا مگر بہرام شاہ نے بہاگ کر اپنی ماموں سلطان سنجر ترکمان خواہ سلجوقی کے پاس پناہ لی سنجر نے بہرام کے مدد کر کے غزنین پر چڑہائی کی ارسلان شاہ دو دفعہ لڑائی ہار کر بہاگا اور کوہ سلیمان مین افغانون کی پاس جا بیٹہا سپاہ سنجر نے پیچہا کر کے گرفتار کیا اور اپنی سلطنت کی تیسرے سال مین بہرام کی حکم سی مقتول ہوا

سلطان بہرام شاہ

ابن مسعود بن ابراہیم اب بی تنازع سلطنت کا مالک ہوا چند نوبت ہندوستان کی طرف گیا اور محمد بابلیم جو ارسلان شاہ کی جانب سی سپہ سالار لشکر لاہور رہتا بہرام سی بغاوت کر کے تباہ ہوا اور آخر ایام سلطنت مین اوسنی قطب الدین محمد غوری اپنی داماد کو بسبب داعیہ سلطنت غزنین مین قتل کرایا یہہ خبر سنکر سیف الدین غوری نی اپنی بہائی کی خون کا انتقام لینی کے واسطی غزنین پر لشکر کشی کی بہرام شاہ طاقت مقابلہ نہ سمجہکر افغانستان کے مشرقی پہاڑون مین پناہ گزین ہوا غزنین پر سیف الدین بلامقابلہ قابض ہوگیا اور اہل غزنین پر اعتماد کر کے اپنی بہائی علاء الدین کو معہ اکثر امرای قدیم اپنی کے غور کی طرف بہیجدیا اور رعایا غزنین کو راضی نہ رکہہ سکا جب موسم زمستان مین باعث پڑنے برف راستہ ہای غور بند

ہوگئی تب حسب اشارہ غزنویان ناگاہ بہرام شاہ لشکر افغانان وغیرہ ہمراہ لیکر قریب غزنین کی آ پہونچا
اہل غزنین نی دغا دہی سی سیف الدین کو پکڑ کر بہرام شاہ کی حوالہ کر دیا اور بہرام نی بی تمیزی کی راہ سے
سیف الدین کو معہ سید مجد الدین امیر الامرا غوریہ بہ رسوائی نازیبا شہر کر کے قتل کرایا اور نام کو
ہمیشہ کیواسطی اس جل بلانہ کام سی داغ لگایا اور ۵۵۲ھ عیسوی مین یہہ بدنامی لیکر پینتیس ۳۵ سال کی سلطنت کے بعد خود
بہے منزل ناگزیر کو پہونچا ؛

خسرو شاہ

بعد وفات بہرام کی اوسکا پسر خسرو شاہ بہ محبت چند روزہ دنیا گرفتار ہو کر غزنین کے تخت پر بیٹھا اون ہی
دنون مین عنقریب پہونچنی علاء الدین غوری کی خبر جو بہائی کا بدلہ لینے بڑی زور شور سے آتا تہا ہن بادشاہ
کو پہونچے تب خسرو شاہ بدون مقابلہ غزنین چہوڑ کر لاہور کو چلا گیا اور اوس جگہہ کو پایہ تخت
بنایا - علاء الدین غوری نی غزنین مین پہونچکر قتل عام کا حکم دیا اور اکثر عمارات عالیشان کو جلا کر
خاک سیاہ کر دیا اور سوای سلطان محمود اور سلطان مسعود اور سلطان ابراہیم کے باقی سلاطین
آل سبکتگین کی قبور مین آگ لگوا دی اور اس بی رحمی اور ناخدا ترسی کو قتل عورات پر ختم کر کے
اپنی آپ کو ملقب بہ علاء الدین جہان سوز کرایا خسرو شاہ سات برس شور و شر مین حکومت کر کے بمقام
لاہور راہی ملک بقا ہوا ؛

خسرو ملک

بیٹا اوسکا تخت لاہور پر بیٹہا اور اوسنی ہندوستان کی تمام اون صوبون پر قبضہ کیا جو کسی زمانہ مین
اوس کے بزرگون نے مفتوح کئے تہے لیکن شہاب الدین محمد غوری نی باخذ غزنین کہ دار الملک
اوس خاندان کا تہا اکتفا نکر کے طمع پنجاب کا بہی کیا اور ۵۸۲ھ عیسوی مین پشاور پر جو کتب
سلف مین بنام فرشاور بکرام پور شہور تہے لشکر کشی کر کے افغانستان کا حصہ شرقی معہ
ملتان فتح کر لیا اوسی سال کی اخیر لاہور کے طرف روانہ ہوا مگر مایوس ہو کر واپس آیا اور افغانستان
شرقی و ملتان پر علی کرماج کو حاکم بنایا ۵۸۳ھ مین اوسنی فریب سے لاہور پر قبضہ کر کے سلطنت خاندان غزنویہ

کو ختم کیا خسرو ملک کو معہ ملک شاہ فرزند اوسکی اور دیگر خویشان و اقربا بادشاہ موصوف کو گرفتار کرکی اپنے بہائی غیاث الدین کی پاس فیروزہ کوہ متعلقات غور مین بہیجدئے اور وہان وہ مظلوم قلعہ جرستان مین قید ہوئی بوقت حادثہ خوارزم شاہ دوراندیشی کیا بداندیشی کرکی اون سبکو قتل کیا گیا اور اوسر عالی خاندان کا اثر بہی باقی نہ چہوڑا ؛

ذکر سلطنت خاندان غور ابتدا ۵۵۸ھ سے ۱۱ عیسوے سی ۱۱۶۲ تک

واضح ہو کہ سلاطین غور کو مورخین ضحاک تازی کی نسل سی ثمار کرتے ہین یہہ وہ ضحاک ہی جسنی جمشید بادشاہ کو خارج اور تباہ کرکے ایران کی سلطنت پر غصباً قبضہ حاصل کیا تہا اور پہر کاوہ آہنگر اصفہان نی کہ جو حقیقت مین بڑا دلاور جوان تہا اور بچپی سے سپہ سالار ہوا ہمت کرکے فریدون کی مدد کرے جب ضحاک پر فریدون غالب آیا اور اوسکو قتل کرایا تب ضحاک کے اولاد سے دو بہائی ایک مسمی سوری دوسرا سام ملازم فریدون کے تہے ضحاک کی تباہی کی بعد اوسکی نسل کے نسبت پیشگاہ فریدون سی حکم قتل عام صادر ہوا تب یہہ ہر دو بہائی بخوف جان معہ متعلقان مفرور ہوکر بمقام نہاوند پناہ گزین ہوئی فور ابن فریدون نی اونکا تعاقب کیا مگر بسبب سخت مجاہ ہونی کے اونکو نقصان نہ پہونچا سکا بعد انتقال سام کے اوسکا پسر موسوم شجاع اپنی چچا سوری سے رنجیدہ ہوکر لوہ غور کو چلا آیا اور اوسی جگہہ قیام کرکے کہا کہ زو میندیش یعنی اوس سے مت ڈر اس سبب سے اوس موقع کا نام زو میندیش مشہور ہوا غرض کہ پشت بہ پشت خاندان اوسکا غور کا رئیس چلا آیا تا وقتیکہ خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابوطالب سے مسمی شنسب مورث اعلی سلاطین غور نے فرمان حکومت غور بمقام کوفہ دستخط خاص سی حاصل کیا شنسب سے آٹہوین پشت مین سلطان ابراہیم غزنوے کے عہد سلطنت مین

عزالدین حسین

نے جو بانی اس خاندان کا تہا مرتبہ امیر حاجب پاکر خاندان غزنویہ سی شادی کری اور مسعود ابن سلطان

ابراہیم نے اپنی سلطنت کے عہد مین باوسکو حکومت غور مورونی ملک کی عطا فرمائی حسین کے ہفت پسر زوجہ غزنویہ سے پیدا ہوئے بدین تفصیل ایک فخر الدین جو بامیان کا مالک ہوا دوسرا قطب الدین جو داماد بہرام شاہ غزنوی کا تہا تیسرا شجاع الدین جو عنفوان جوانی مین مرگیا چوتہا ناصر الدین جو حاکم ملک اور تہا پانچوان سیف الدین چہٹا بہاء الدین سام ساتوان علاء الدین حسین بعد وفات حسین کے یہہ ہفت پسر جنکو وہانکی لوگ سبعہ سیارہ یا ہفت اختر کہتے ہے متفرق بود و فرقہ ہوگئے ایک ملوک بامیان جنکا ذکر یہان فضول ہی دوسرے ملوک غور و غزنین جنمین سے پہلا

قطب الدین

تہا جسنے سلطان بہرام شاہ غزنوی کی دختر سے شادی کرلی تہی مگر بسبب داعیہ سلطنت بہرام کی حکم سے قطب الدین بر ملا قتل کیا گیا یہہ ہی واردات بنیاد فساد خاندان غزنوی اور غور کی باہم ہوئی جسکے سبب سے خاندان غزنین بالکل پامال ہوگیا؛

سیف الدین

نے یہہ ناخوش خبر سنکر سلطان اپنا خطاب کیا اور رہائی کا بدلہ لیکر غزنین پر چند عرصہ قابض ہوگیا بہرام شاہ نے ناگہان پہونچکر بسبب دغا اہل غزنین سیف الدین کو گرفتار کرکے معہ مجد الدین قتل کرایا نائب

بہاء الدین سام

جو باپ غیاث الدین اور شہاب الدین غوری کا تہا بارادہ انتقام اپنے بہائی مقتول کی لشکر جمع کرنے مین مصروف ہوا مگر موت نے پہونچکر خیالات سے چہوڑایا اوسکی بعد

علاء الدین حسین

ملقب جہانسوز نے غزنین اور قندہار اور علاقہ گرمسیر فتح کرکے بعد خرابے غزنین یہہ ملک مفتوحہ اپنے برادرزادے غیاث الدین کے سپرد کرکے خود غور کو واپس چلا گیا تہوڑے عرصہ کے بعد اپنی برادرزادگان غیاث الدین اور شہاب الدین سے متوہم ہوکر ہردو کو قلعہ جرجستان مین قید کردیا اور خود ایک لڑائی مین سلطان سنجر ترکمان کی سپاہ کے ہاتہہ گرفتار ہوکر قید ہوگیا۔ مگر سنجر نے رحم کہاکر کے بدستور اپنے مقبوضہ ملک پر

اوسکو قایم رکھہ کر رہا کر دیا۔ اس مدامت کے بعد بہت عرصے تک نہ جیا ۱۱۸۱ھ ہجری مین سرائے فانی سے کوچ کیا

سیف الدین

بیٹا علاء الدین جہان سوز کا اپنے باپ کا قایم مقام ہوکر تخت نشین ہوا اور سعادتمندی سے غیاث الدین اور شہاب الدین کو رہا کیا ایک سال کے سلطنت کے بعد ترکون کے مقابلہ مین مارا گیا تب

غیاث الدین محمدؒ

بادشاہ ہوا اور اوسنی شہاب الدین محمد اپنی بہائی کو جو حقیقت مین بادشاہ تہا سپہ سالار بنایا ۱۱۹۹ھ ہجری مین غیاث الدین فی سفر آخرت اختیار کیا

سلطان شہاب الدین محمدؒ

جسنی سپہ سالاری کی وقت اپنے خاندان کے بادشاہون سی زیادہ فتوحات کری تہی تخت آرا غزنین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب عزم اور اقبالمند دلاور تہا ۱۱۷۹ء مین اسنی خاندان غزنین کو تباہ کر کے سلطنت لی اور افغانستان کو فتح کر کے ۱۱۹۱ء مین ہندوستان پر حملہ لایا ایکدفعہ شکست کہائی اور راجہ پرتھی راج کی پہلی لڑائی مین سخت زخمی ہوا مگر دوسرے نوبت بمعیت تازہ لشکر راجہ جمیہ اور دہلی سی فتح پاکر ہندوستان مشرقے تک اپنی دخل کلا اثر پہونچایا۔ اور قطب الدین ایبک اپنی غلام کو نواح دہلی مین چہوڑ آیا قطب الدین لیاقت اور شجاعت مین اپنے آقا دکا پیرو تہا اسی سبب سے ہند کا بادشاہ بن گیا غرضکہ شہاب الدین نے اس فتح کے بعد غزنین مین واپس آکر ملک افغانستان و خراسان کو اپنے خویشون مین اس طرح تقسیم کیا کہ تخت فیروزہ کوہ اور غور محمود بن غیاث الدین اپنے برادرزادہ کو عطا کیا اور بست اور فزہ و اسفزار اور گرمسیر کا ضیاء الدین اپنا چچازاد بہائی کو حاکم بنایا اور حکومت ہرات معہ توابع اوسکی ناصر الدین اپنے خواہرزادہ کو سپرد کری کابل اور قندہار و دیگر افغانستان شامل تخت دارالسلطنت غزنین کے رکہا بہ سبب نہونے اولاد نرینہ اپنے کے ملک کا بندوبست اسطرح کر کے سلجوق یعنے ترکمانون کی سلطنت پر حملہ کیا اور

اون سے شکست کہاکر لاہور مین قرار گزین ہوا - اوسی سال قوم کہکڑ پر جو دوآبہ سند ساگر مین آباد تہے بسبب مفسدہ پردازی شکر کشی کرکے بعضون کو مسلمان اور اکثرون کو تباہ کیا اور قوم تیراہیہ سکنہ تیراہ جو مسلمانون کے دشمن اور راہزن مشہور رہتے اون مین سے جو مسلمان ہوئی اونکو امان دیکر ملک مسکونہ سے خارج کیا اور منکرون کو قتل کیا اس انتظام کے بعد ترکستان پر چڑہائی کا ارادہ کرکے لاہور سے غزنین کو واپس جاتا تہا کہ دریاے سند کے مشرقے کنارہ پر بمقام بر مہیک جو غالبًا متصل نیلاب تہا

بیش کس کہکڑونکی ہاتہہ سے بحالت خواب بائیس زخم چھورا کہاکر بتاریخ ۳ - ماہ شعبان سنہ ۶۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۰۶ء مین شہید ہوا - اوسکی امراؤن نی تابوت اوس شہنشاہ کا غزنین مین لیجاکر منزل معہود کو پہونچایا اسی شخص کی باعث خاندان غور کی ترقی ہوئی تہی اور اسکے ساتہہ ختم ہوئی +

ملک تاج الدین یلدوز

بعد وفات شہاب الدین کی اکثر ارکان سلطنت نی اتفاق کرکے محمود ابن سلطان غیاث الدین برادرزادہ شاہ متوفی کو غورسی واسطی تخت نشینی سلطنت غزنین طلب کیا مگر بسبب نہ عالی ہمت ہونی کے اوسنی تخت فیروزہ کوہ وغور کو اپنی واسطی کافی سمجہکر ملک تاج الدین یلدوز کو جو زمرہ غلامان مقربین بادشاہ مرحوم سی تہا خط آزادی بہیجکر تخت غزنین اوسکے حوالہ کیا تاج الدین نی بحکم اوس فرمان کی غلامی سی آزادی پاکر سلطان اپنا خطاب کیا اور افغانستان کی سلطنت پر مسند آرا ہوکر بہ ارادہ تسخیر پنجاب جو بعد وفات شہاب الدین کے قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی کی قبضہ مین تہی لاہور کو روانہ ہوا بباعث دباؤ نام سلطان غزنین اور کم ہمتی حاکم پنجاب لاہور پر قابض ہوگیا یہہ خبر سنکر سلطان قطب الدین نے دہلی سی یورش کری اور

ایک مردانہ حملے مین تاج الدین یلدوز کو بھگا دیا اور ایسی زور شور سے اوسکا تعاقب کیا
کہ اوسنی غزنین مین قرار اپنا دشوار سمجھکر بعلاقہ **شلوزان** جو کوہ سفید کی جنوب مین
واقع ھی پناہ گزین ہوا اور قطب الدین ایبک غزنین پر قابض ہوکر شراب خوری مین شاغل
ہوا - ایسی صریح غفلت اور عیش و عشرت کی سب سی حسب ایمائی ارکان سلطنت تاج الدین
ایلدوز بہمراہی لشکر افغان وغیرہ **شلوزان** سی نکلکر ناگہان متصل غزنین پہونچ گیا قطب الدین
یہہ حال سنکر گھبرا گیا اور ایسی جلدی مین قوت مقابلہ مفقود سمجھکر براہ سنگ سوراخ باہر آیا
اور ایسا بھاگا کہ لاہور تک عنان ہزیمت کو نہ تھا نبا اوسکی پیچھے تاج الدین ایلدوز چند
عرصہ افغانستان کا مالک رہا الا رعایا اوسکی ظلم سی ناخوش تھی +

سلطنت محمد شاہ خوارزم

تاج الدین ایلدوز کی حکومت کو دس برس بھی نگذرنے پائی تھی کہ شاہ خوارزم نے
جو پہلی سی بھی غزنین کی سلطنت پر دانت رکھتا تھا یہہ فساد دیکھکر بہمراہی جرار لشکر حملہ کیا
تھوڑے مقابلی کی بعد غزنین لے لی - اور **تاج الدین ایلدوز** اپنی پورانی جاگیر علاقہ
شلوزان مین بھاگ آیا اور وہانسی یورش کرکی پنجاب پر تابہ تہانیسر قبضہ کرلیا اس
فتنہ اندازی کی باعث سی **سلطان شمس الدین** التمش بادشاہ دہلی نی بعد سخت محاربہ
لی اوسکو گرفتار کرکے قید کردیا اوسی محبس خانہ مین **سلطان تاج الدین ایلدوز**
نی وفات پائی اور افغانستان پر تا بدریا سند شاہ خوارزم قابض ہوگیا +

ذکر سلطنت خاندان مغلیہ

مورث اعلے اس قوم کا **مغل خان** اولاد **یافث** ابن **حضرت نوحؑ** سی تھا مغلون کی
سلطنت کی ابتدا اور اوسکا جلد ترقی پکڑنا اور بہت پھیلجانا تواریخ کے واقعات مین سے

ایک بڑا ماجرائی عجیب ھی جس زمانہ مین کہ غزنی کی سلطنت پر زوال قدم بڑہائی چلا آتا تہ اوسی عرصی مین ملک تاتار سی جو قدماء مین بنام اسکو تہیا مشہور تہا اس جنگجو قوم نے خروج کیا اونمین سی سنہ ۱۱۰۱ء کو تموز خان جسکو کوکزا نام بڑی پیر اوس قوم نے چنگیز خان یعنی خان اعظم بمعنی شہنشاہ کا خطاب دیا تہا اپنی دانائی اور شجاعت سی قوم کا سردار ہوا۔ اور تمام تاتار مین اوسکا تسلط ہوگیا۔ اوسنی بارادہ تسخیر دوسرے ملکون کی اپنی فوج کو سپاہ گری کی قواعد سکہانی شروع کی جب فوج کی تعداد چہہ لاکہہ سی بہی سواء ہوگئی تب فتوحات ملکی پر کمر باندھی بعد فتح ملک خطا جو چین کی شمالی اقطاع مین ہے اس سبب سی کہ محمد شاہ خوارزم مالک افغانستان و خراسان نے مغلونکی وکیل اور چند سوداگران تاتاریکو قتل کیا تہا +

چنگیز خان

اپنی فوج لیکر انتقام لینی آیا شاہ خوارزم نی بمعیت اپنی قلیل لشکر کی سلطنت کی حد پر جاکر مقابلہ کیا بڑے سخت لڑائی ہوئی دیر تک دونون پلے مساوی رہی مگر جب چنگیز خان کی حکم سی فوج مغلونکی ایک تازہ دم گروہ نی جو کمک کیواسطی رکہا تہا غنیم کے بازو راست پر حملہ کیا تب خوارزمی مقابلہ مین قایم نرہ سکے الا پھر بہی بانتظام صف بندی پیچہی کو ہٹے اور بہت سپاہ کام آئی اس شکست کی بعد سلطان محمد شاہ کی ہمت ٹوٹ گئی تہوڑے تہوڑے مقابلی کے بعد چنگیز خان چہوٹی مقامات کو مفتوح کرتا ہوا بخارا کی قریب پہونچا محمد شاہ کی طرف سی جو سردار بخارا کی محافظ تہی اونکی پست ہمتی اور بے تدبیری سی مغلون نے شہر بخارا کو جو اون دنون تمام ایشیاء کی علم و فضل کا مرجع تہا تسخیر کرکے بڑی ظلم اور زیادتیان کین اسیطرح سمرقند اور آخر کو ہرات اور دیگر ملکون مین تاتاریونکی بیرحمی اور جہالت سی لاکہہ ہا بندہ خدا بیگناہ مارے گئے سلطان محمد شاہ نی ایسی ظالم لشکر کو اپنی تعاقب دیکہکر قتل

نفس کرکے اونسی خلاصی پائی +

جلال الدین شاہ

محمد شاہ کا لئق فرزند اپنی باپ کا جانشین ہوکر بڑی شجاعت سی چنگیز خان کے مقابلے پر آیا اور خوب لڑا عجب نہ تہا کہ نبرد آزمائی کی میدانمین کامیاب ہوتا لیکن خود اوسکے خویش و اقارب نی اوس سی برخلاف کرکے کوئی تدبیر پیش نجانی دی مغل متواتر فتح کرتے ہوئی ایک صوبے کے بعد دوسرا مسخر کرکی اپنی بادشاہ کی قلمرو مین داخل کرکی بڑہتی گئے باوجود اسکی جلال الدین اونسی تہوڑی تہوڑی فاصلہ پر لڑتا چلا گیا آخر دریاء سند کے کنارہ پر کہ وہ انتہا اوسکی ملک کے تہی پہونچا وہان اگرچہ جلال الدین کی فوج غنیم کی مقابلی مین دسوان حصہ بہی نہ تہے لیکن بسبب شجاعت جبلی اتنی قلیل فوج سی کارزار کی میدان مین ثابت قدم ہوکر مرنے مارنی پر مستعد ہوا۔ اور اپنی سپاہ کو ایک موقع کی جگہہ قدیم کرکے ہنگامہ رزم کو برابر بارہ گہنٹہ تک عدو کی فوج کثیر کی سامنی گرم رکہا آخر مغلون کی فوج کی ایک دستہ نی بازو راست پر زور لاکر ایک پہاڑی پر جو خوارزمیون کی پناہ تہی قبضہ کرکی پناہی ڈالی جلال الدین کی سپاہ اسکے بعد متفرق ہوگئی اور اوسنے گہوڑا دریا مین ڈالا حق تو یہہ ہے کہ جلال الدین اپنی ذات سی بڑا دلاور اور شجاع تہا مگر افسوس کہ بخت اور ہمراہی اوسکی پیرو نہین تہی غرض خوارزمیونکی تخریب کی بعد تمام افغانستان پر دریاء سند تک مغلونکا تسلط ہوگیا اور اوس طرف فارس کی شمالی اقطاع بہی اونکی قبضی مین آئی اسقدر فتوحات کرکے چنگیز خان شاہزادہ خطائی کو ولیعہد بناکر ۶۲۴ھ مین سب ٹہاٹہ پاٹہ چہوڑکر اس دار ناپایدار سے تنہا عالم آخرت کو سدہارا +

یورش شیر خان

بعد وفات چنگیز خان کے ایکدفعہ شیر خان نے جو سلطان محمود ابن شمس الدین التمش شاہ

ہند کا امیر الامرا، ملتان و سند کا صوبہ دار تہا یورش کرکے تہوڑی عرصے کے واسطے غزنین لو مغلون کی قبضی مین سی نکالکر سکہ اور خطبہ بنام شاہ ہند جاری کیا - الآ ابہی کامل استقلال نہین ہونے پایا تہا کہ

ہلاکو خان

نبیرہ **چنگیز خان** نی بزور شمشیر واپس لیلی مغلونکی خاندان سی وہ شخص جسنے پہلی دین اسلام قبول کیا ہلاکو خان تہا اور اسی نے خلفاء عباسیہ سی **المعتصم باللہ** خلیفہ آخری کو تخت بغداد سی خارج کرکے اوسکی سلطنت پر بہی قبضہ کرلیا **ہلاکو خان** کے نبیرہ **ارغو خان** کی عہد سلطنت مین تیمور خان امرائی اعظم چنگیزی صوبہ **افغانستان** نی **ملتان** پر حملہ کیا - **محمد خان شہید** فرزند رشید **غیاث الدین بلبن** شاہ دہلی نے جو ملتان کا حاکم تہا اوسکے لشکر کو شکست دی الآخر وہی تعاقب کرنی مین مارا گیا ازان بعد سلطنت افغانستان بقبضہ مغلان چلی آئی جنمین سی ذکر کی لائق

تیمور شاہ کورگان

ہی جسکا خطاب صاحب قران لکہا ہی یہہ اولوالعزم بادشاہ سنہ ۱۳۳۶ء کو امیر ترمنائی کی گہر پیدا ہوا جب سلطنت اسکی ہاتہہ لگی تو **چنگیز خان** سے بڑہکر کشت خون اور ظلم مین قدم رکہا اگر اسکی جملہ واقعات مشرح لکہی جاوین تو طوالت کا خوف ہی مختصر یہہ کہ اسنی اپنی اولوالعزمی اور دلاوری سی افغانستان ایران کو زیر کرکے اصفہان مین قتل عام کی اور بغداد کو غارت کیا اور روس کی ملک مین لشکر لیگیا - بعد اسقدر فتوحات کے اوسنی ہندوستان کی تسخیر پر کمر باندی اور کابل و پشاور کی راستی افغان سرکش کو سیدہا کرتا ہوا ہند مین داخل ہوا ملک کو لوٹتا جلاتا ہوا سنہ ۱۳۹۸ء مین دہلی تک پہونچا **سلطان محمود** بادشاہ دہلی نے مغلوب ہوکر قلعہ خالی کردیا فوج تیموری نی خاطر خواہ شہر کو تاراج کیا اور نصف سی زیادہ پہونک دیا

تیمور نے تخت دہلی پر جلوس فرماکر اپنی تئین بادشاہ ہند مشہور کیا صرف پندرہ روز دہلی مین رہکر شمالی اقطاع کو تاراج کرتا ہوا۔ اور میرٹھہ کے قلعہ کو خاک سیاہ کرکی معہ بہت سی غنیمت اہل ہند سمرقند اپنی دارالسلطنت کو روانہ ہوا وہان پہونچکر بعد چند فتوحات دیگر ملک چین کیطرف جہاد کی طیاری کر رہا تہا کہ اجل کا پیغام آپہونچا اور سب خیالات سے چھوٹکر راہی ملک بقا ہوا ٭

مرزا شاہ رخ خاقان سعید

بعد انتقال تیمور کے اوسکا فرزند شاہ رخ جو ہرات کا مالک تہا افغانستان اور خراسان وسیستان کو شامل کرکی سند آرا ہوا جب وہ بہی اپنی نوبت بہگت کر عالم آخرت کو سدہارا تب افغانستانکی علیحدہ ملکو مین چند بڑے بڑے سردار خود سر حاکم ہوگئے جیساکہ ہرات مین مرزا بایسقرا فرزند شاہ رخ اور پھر شاہ حسین مالک ہوا اور قندہار مین امیر ذوالنون حاکم تہا اور کابل وغزنین پہلے مرزا عمر شیخ کے تحت مین تہا آزان بعد

مرزا الغ بیگ

بیٹا ابوسعید مرزا کا تخت نشین کابل ہوا اسکے عہد مین قوم یوسف زئی ودیگر اولاد خشی افغان کابل کی علاقے سے خارج ہوکر پشاور کیطرف آئی ۸۵۶ھ ہجری مین مرزا الغ بیگ فوت ہوا جسکی بعد

مرزا عبدالرزاق

بیٹا خوردسال الغ بیگ کا تخت کابل پر بٹہایا گیا اور ایک شخص زکی نام اوسکی ملازمت سے صاحب اقتدار ہوگیا لیکن زکی کی نخوت اور تکبر سے امراؤن نے تنگ آکر عید الضحی کے روز قتل سی اوسکی تواضع کری بعد اوسکے بہی بباعث بے اتفاقی ارکان ریاست وکم سنی حاکم احوال کابلیون کا نہایت پریشانی پر تہا ایسی وقت مین محمد مقیم چہوٹا بیٹا امیر ذوالنون

کا جو سلطان حسین بادشاہ خراسان کی جانب سی حاکم ملک کر امیر تہا بمعیت لشکر
ہزارہ و تلدور متوجہ کابل ہوا مرزا عبدالرزاق طاقت لڑائی نہ سمجھکر افغانون مین
بعلاقہ قندہار بہاگ گیا اور کابل پر

محمد مقیم

نی قبضہ کرکے دختر مرزا الغ بیگ سی نکاح کر لیا مگر رعایا کو راضی نرکہہ سکا یہہ حال دیکھکر

محمد بابر بادشاہ

ملقب ظہیر الدین جو سنہ ۹۴۱ء مطابق سنہ ۹۹۱ ہجریمین بعد وفات اپنی والد کی بارہ برس کے
عمر مین فرغانہ اور اندجان کے تخت کا مالک ہوا تہا مگر شیبانی خان اوزبک کے
تسلط اور اپنے بہائیون کی بے اتفاقی سی باوجود محنت اور ہوشیاری اوس سلطنت مین
استقلال نہین رکہتا تہا آخر اوس طرف سی مایوس ہوکر حسب صلاح امیر محمد باقر بامید
حصول قبضہ افغانستان کوہ ہندوکش سی گذر کر کابل کیطرف روانہ ہوا محمد مقیم نے تاب
مقابلہ نہ سمجھکر اول حصاری ہوا۔ اور آخر کو امان مانگ کر قلعہ خالی کر دیا ظہیر الدین محمد
بابر نے تخت نشین افغانستان ہوکر کابل مین قبل از فتح ہندوستان بائیس برس حکومت
کی چند سال قندہار کی مہم پر صرف ہوئی جہان شاہ بیگ ارغون اور محمد مقیم نی شکست
کہاکر قندہار سی ہاتہہ اوٹہایا قوم ہزارہ اور مغربی افغانستان کو جہانتک ہوسکا دست
کرکی مشرقی حصہ کیطرف توجہ کری افغانان مہمند اور یوسف زئی سی لڑائیان ہوتی رہین

ملک باجوڑ کو فتح کرکے قوم یوسف زئی پر خراج مقرر کیا اور شاہ منصور یوسف زئی کی دختر کا
ڈولہ لیا۔ بعد ش ہندوستان کی واقعات موجودہ کو خیال مین لاکر حسب اشارہ دولت خان لودی
بمعیت پندرہ ہزار سپاہ کی دہلی کی سلطنت پر دعوی کرکی روانہ ہوا دوسری جانب سی ابراہیم شاہ

لودی ایک لاکھ سوار اور ایکہزار ہاتھی لیکر بمقام **پانی پت** مقابلہ آرا ہوا بڑی سخت لڑائی ہوئی
ابراہیم کو فن جنگ نہ آتا تہا تمام فوج صف باندہکر ایک جگہہ کہڑی کردی اور **بابر جری** سپہ سالار
سی بہی بہتر خود اپنی لشکر کی کمان کرتا تہا بہت معقولیت سی فوج کو غنیم کی انبوہ کثیر سی لڑایا فوج
مغلیہ کی اون دو بستون نی جنکو **تیولقمہ** کہتے تہے ہر دو جانب سے نکلکر سپاہ مخالف کا تعاقب
مارا جب اونکی حملہ سی غنیم کی فوج مین تزلزل پیدا ہوا تب بازو دہنا اور چپ والون نی بہی مردانہ
حملہ کیا اوس خونخوار جنگ مین ابراہیم شاہ معہ پانچ چہہ ہزار سپاہ خاصہ ایک موقع معرکہ مین مارا گیا
اور باقی فوج اوسکی جو متفرق قتلگاہ سی بچی منتشر ہوگئے **بابر** فتح کی جہنڈی اوڑاتا ہوا آگرہ تک
پہونچا ۱۵۲۶ء مین اوسنی دارالسلطنت ہندوستان پر قبضہ کرکے تخت نشین دہلی ہوا۔ اٹہائیس ۲۸
سال متفرق ملکونکی سلطنت کرکے ۹۳۷ ہجری مطابق ۱۵۳۰ء مین بعمر پنجاہ سالگی۔ آگرہ مین فوت ہوا
اور نعش اوسکی بموجب وصیت کی **کابل** مین لاکر دفن کی گئی یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت اور دلیر تہا ۱۴۸۳ء
مین پیدا ہوا باپ کی طرف سے سلسلہ اسکا **تیمور** شاہ تک اور مان کی طرف سی **چنگیز خان** تک
پہونچتا ہے ابتدا جوانی مین اسکو شراب سے بہت شوق تہا چنانچہ **کابل** سے باہر پہولون کے مرغزار مین
ایک چہوٹا سا حوض پتہر مین کہودا ہوا مئی ارغوانی سے پر کرکے اوسجگہہ بزم نشاط کیا کرتا تہا اور اس
بیت اپنے کو اوس پلید حوض کے کنارہ پر کہودوا دیا تہا +

نوروز نو بہار و مئی دلبری خوش است
بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

لا ہندوستان مین بادشاہ ہونے کے بعد اوسنی شراب خوری سی توبہ کرکے سب سونی کی پیالیان
جن مین مئی نوشی کرتا تہا گلا کر فقرا اور مساکین کو للہ دیدین اور پہر ہمیشہ پرہیز رکہا +

ہمایون بادشاہ

بابر شاہ کی وفات کی بعد ۱۵۳۰ء مین **ہمایون** پیدا اوسکا جو مرد اعزیز اور عقلمند تہا تخت نشین
ہندوستان ہوا۔ اور **افغانستان** مرزا کامران بہائی ہمایون نے اپنی قبضی مین کرلیا ہمایون کی
بی اتفاقی کے سبب **شیر خان** نوم سور ملقب شیر شاہ نی ۱۵۴۱ء مین ہمایون کو ہندسی خارج کرکے

سلطنت ہندوستان اپنی قبضی مین کرلے ہمایون نے ہندوستانیون سی بہت صعبتین اوٹھائین اور
جب مجبور ہوکر افغانستان کیطرف ملک سندہ کی راہ سی آیا تب اوسکی بیمروتی ہمایون نے پاؤن لگنے
دئی یہہ حال سُنکر سلطان طہماسپ شاہ فارس نے اوسی بولایا اور اصہان مین ہمایون نے
شاہ ایران کا مہمان ہوکر آرام کیا ایکسال کے بعد شاہ موصوف سی دس ہزار سوار لیکر کابل اور
قندہار پر حملہ آور ہوا - اور بہت سی فسادون کی بعد اپنے نادان بہائیونکو شکست دیکر قابض ہوگیا
اور نو برس تک کابل مین سلطنت کی مگر اس عرصی مین کامران نے اوسکو ٹہنڈا سالس لینی دیا
نا وقتیکہ کامران جو ہمایون کی جان کی درپے تہا گرفتار ہوکر اندہا کیا گیا اور مرزا ہندال دوسرا
بہائی بہکاوا دار بنکر ہمایون کے مخالفونسی لڑکر مارا گیا خانگی فسادون سے فارغ ہوکر ہمایون نے
پندرہ ہزار سوار اور کتنی ہی پنجابی لوگ ہمراہ لیکر ہندوستان پر حملہ کیا اور سکندر شاہ سور کی التما
پر فتح حاصل کرکے تیرہ برس کے بعد دوبارہ تخت ہند پر جلوس کیا مگر ایک برس ہی اوسکی جلوس
ثانی کو نگذرنے پایا تہا کہ ۱۰۶۳ھ مین بام سی گرکر جان بحق تسلیم ہوا *

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بعد وفات ہونے ہمایون کے اکبر بادشاہ بیٹا اوسکا جو حمیدہ بیگم سیدزادی کے شکم سی پیدا
رجب ۹۴۹ ہجری مطابق چہاردہم اکتوبر ۱۵۴۲ء مین بمقام امرکوٹ حادثات ہند کے وقت پیدا
ہوا تہا شہر کلانور واقع پنجاب مین تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اس شہنشاہ کی جملہ واقعات لکھنے
کے واسطی علیحدہ دفتر چاہئی افغانستان کی متعلق صرف اتنا حال ہے کہ خبر وفات ہمایون
کی سُنکر مرزا سلیمان والی بدخشان بہ ارادہ تسخیر کابل کوہ ہندوکش سے گذرکر افغانستان مین آیا
مگر منعم خان صوبہ دار کابل کی ہوشیاری اور دلاوری سی بدون کامیابی مایوس ہوکر واپس
چلا گیا جب ہیمون بقال سی بیرام خان سپہ سالار اکبر کا لڑرہا تہا اوس عرصہ مین شاہ طہماسپ
صفوی بادشاہ فارس نے ایک جرار لشکر قزلباشون کا زیر کمان سلطان حسین مرزا ابن بہرام

بن شاہ اسمعیل صفوی قندہار کی فتح کے واسطے بھیجا اوس ہوشیار کمانیر نے بہت کوشش سے
محمد شاہ قندہار کو جو بیرم خان اتالیق اکبر شاہ کی طرف سی قندہار کا حاکم تہا مغلوب کر کے
خارج کیا اور قندہار شامل صوبہ ہرات ہوکر متعلق سلطنت ایران ہوئی کابل کا صوبہ اکبر نے
اپنی بہائی محمد حکیم مرزا کو عطا کیا اور منعم خان اوسکا اتالیق اور صلاح کار مقرر ہوا مرزا
محمد حکیم نے چند دفعہ بغاوت کری اور مغلوب ہوا مگر اکبر شاہ نے عالی ہمتی اور نیک ذاتی سی
اوسکا قصور معاف کیا جب مرزا مذکور بمرگ طبعی کابل مین فوت ہوگیا تب بادشاہ نے اوسکی
فرزندون کو ہندوستان مین بولا کر کنور مان سنگہ ولد راجہ بہگوانداس رئیس جیپور
کابل کا صوبہ دار بنایا اوس وقت ایکشخص مسمی جلالہ قوم اورمڑ افغان بٹیا پیر تاریک کا
ملک بیشہ اور درخیبر کے نواح مین بڑا مفسد اور راہزن تہا اکثر افغانانکو گمراہ کر کے بادشاہ
سی باغی کر دیا کنور مان سنگہ نے اس شخص پر پہاڑونکی اندر لشکر لیجا کر کئی فتوحات حاصل
کین اوسی عرصہ مین زیرکمان زین خان کوکہ اور راجہ بیربر معہ دیگر امرا معتبر کے ایک
لشکر واسطی قلع وقمع افغانان یوسف زئی وغیرہ سکنائی سوات تہہ اور بنیر اور باجوڑ
بھیجا گیا اس فوج نے یوسفزی کے علاقی مین داخل ہوکر لوٹ اور مار شروع کی جب فتوحات
کرتے ہوئی بنیر کے متصل پہونچے تو ایک شخص نے راجہ بیربل کو جو اوس عہد مین
مشہور دانا تہا بلکہ اب تک اوسکا نام عام لوگون مین بہی بطور ضرب المثل مشہور ہے یہہ خبر دی کہ
افغان آج رات ارادہ شبخون کا رکہتے ہین اور یہہ راستہ درہ کا صرف چار کوس ہے اگر
راجہ اس وقت کوچ کر کے اس کوتل سی گذر جاوے تو مخالفون کا منصوبہ شبخونی کارگر نہوگا
اور پہر ملک سوات تہہ کی فتح آسان ہوگی راجہ بیربل نے باوجود عقلمندی دہوکا کہایا بدون
تنقیح حال اس خام خیال سے کہ فتح میرے نام پر ہو بلا اتفاق زین خان کوکہ اپنی زیرکمان
فوج لیکر کوچ کیا۔ غروب آفتاب کے وقت درہ کو ہی ہوسوم ملندری مین پہونچا افغانون
نی اوس پہاڑ پر خوب جمعیت کر رکہی تہے سخت مقابلے سی پیش آئے اوپر سی اونکا تیر ہی

ہوئی تو امیران شاہی کی یہہ صلاح قرار پائی کہ اسجگہہ بہی خطبہ اور سکہ شاہجہان کا مروج ہوچنانچہ داخل ہوتی ہی منادی کرادی کہ حکم اور سلطنت شاہجہان کا ہے مددگار کی جگہہ خود مالک بن بیٹہے یہہ حیرت انگیز آواز سنکر نذر محمد جلکی اعانت کیواسطی یہہ فوج آئی تہی حیران ہوا اور فورًا جان بچاکر ایران مین جا دم لیا اور یہہ غزل بادشاہ ایران کو لکہی غزل

تاج از بہر ہما نزاع ربودہ است بہ مکر
من بدرگاہ تو ای شاہ ازان آمدہ ام

شاہجہان نی شاہزادہ مراد بخش کا ڈہیلا انتظام ناپسند کرکی شاہزادہ اورنگ زیب و تعین کیاکہ اوسی لشکر کی سرداری مین بخارا کو فتح کرے یہہ حکم پاکر اورنگ زیب بورش کی ارادہ پر بخارا کی طرف روانہ ہوا مگر قوم اوزبک نی ہجوم لاکر لڑائیونسی ایسا تنگ کیاکہ بلخ مین ٹہرنا بہی دشوار ہوا روز بروز غنیم چیرہ دست ہوتا جاتا تہا آخر علیم دانشمند امیر الامرا نے نذر محمد خان کو ایران سی بلواکر عذرگونہ درمیان لایا اور بلخ اوسکے سپرد کرکے لشکر شاہی کابل کو واپس ہوا پہر قندہار کی مہم پر زیر سرداری شاہزادہ اورنگ زیب فوج روانہ ہوئی مگر بسبب سختی قلعہ اور موجودگی سامان قلعہ داری کامیابی نہوئی شاہزادہ واپس گیا اوسی عرصہ مین شاہجہان بہت بیمار ہوا یہہ خبر سنکر باہم ہر چہار شاہزادگان دارا شکوہ - شجاع - اورنگ زیب - مراد بخش فساد مجابی اتفاقی کی اگ ایسی بہڑکی کہ باوجود صحت یاب ہوجانے شاہجہان کے شعلاوسکا فرو نہوا - اورنگ زیب نی جو سب سی زیادہ دلیر اور مستقل مزاج تہا بعد بہت سی لڑائیون کے اپنی بہائیون پر غالب آکر نا سعادتمندی سی باپ کو بہی قید کرلیا اور ۱۶۵۸ء کو تخت نشین ہوکر

عالمگیر

اپنا لقب کیا ۱۶۶۶ء مین آٹہہ برس قید رہکر شاہجہان نے وفات پائی عالمگیر اورنگ زیب نی باپ کی طرح اپنی بہائی اور اونکی اولاد مذکر مین سے کوئی زندہ نہ چہوڑا اوسکی عہد سے

افغانستان کی رعایا نے بغاوت پر کمر باندہی ایک بڑا فساد کابل مین ہوا۔ اور قوم یوسف زئی نے ضلع ہزارہ پر متواتر حملے شروع کئے اور انتظام شاہی مین ایسی بے تدبیری ہونے لگی کہ جسکا نتیجہ خلل حکومت تہا صوبہ داران کابل اور حاکمان مفصل مین جلد جلد تغیر و تبدل ہونا اور ایک قوم کی سردار کو دوسرے قوم کی علاقہ کا ٹہیکہ مالگذاری دینا زیادہ تر باعث خرابی انتظام ہوا جب ایک صوبہ دار ملک یا حاکم مفصل تغیر ہوا تو اوسنی حاکم جدید کی بدنامی کے واسطے رعایا کو ترغیب مفسدانہ شروع کرے ایسی حالت مین ایک شخص اجنبی نے قوم یوسف زئی مین جاکر ادعا کیا کہ مین شاہزادہ شجاع ہون اور اورنگ زیب سی جان بچاکر پناہ طلب آیا ہون حالانکہ شجاع دکہن کیطرف راجہ اراکان کی بدعہدی اور بے مروتی سی

فنا ہوچکا تہا افغانان کو ہی نے عقل کی سازوازی سی اوسکو اصلی شجاع سمجھکر سشری کا بڑا لشکر جمع کیا اور تور بیلہ کی سامنی شانہ کی مفصل آمادہ پیکار ہوکر خیرہ سری سی دریا سند کو عبور کرکے علاقہ چھچہ مین داخل ہوگئی کامل بیگ قلعہ دار اٹک نے بہمراہی مراد قلی گہکہڑ فوج لیکر اونسی مقابلہ کیا بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زیونکی دہقانی لشکر نے شکست فاحش کہائی جو شمشیر اور اسلحہ آتش بار سی بچے اونمین سے اکثر دریای سند مین طعمہ نہنگ مرگ ہوئی باقماندہ بہاگ کر سواتہہ کو چلی گئے جہانچند مدت کی بعد مصنوعی شجاع اپنی موت سی مرگیا جب عالمگیر کیطرف سی شاہزادہ بہادر شاہ انتظام افغانستان کیواسطی صوبہ کابل مقرر ہوا تو اس شاہزادہ نی اپنی تدابیر نیک سی اکثر رعایا کو زیر فرمان کرلیا بلکہ علاقہ بنون اور دوڑ و خوست و شلوزان کی طرف دورہ کرکے برای نام ان علاقونکو بہی مطیع کیا جب ۱۱۱۸ھ ہجری مطابق ۱۷۰۶ء مین عالمگیر بمقام احمد نگر ترانوی برس کے عمر مین چالیس برس کی سلطنت کی بعد راہی ملک بقا ہوا تب شاہزادہ بہادر شاہ

شاہ عالم بادشاہ

کے لقب سی اپنی دو چہوٹے بہائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا۔ اور افغانستان مین سے

کابل اور حصہ مشرقی سلطنت دہلی کے متعلق رہا مگر قندہار مین ایک اور لئیق شخص جسکا نام

حاجی میر خان

معروف میر ویس تہا قوم غلزائی فرقہ ہوتک سے تدریجاً اپنی قبضہ کو بڑہانے مین مصروف ہوا
اسکا حال یہہ ہی کہ نواح قندہار مین رتبہ اربابی اور خانی کا پہلے سی قوم ابدال مین چلا آتا تہا
جب اوس خاندانسی حیات سلطان نے صوبہ دار قندہار سی لڑائی کرکے بادشاہ ایران کو
اپنا دشمن بنایا اور خوف سی بہاگ کر عالمگیر اورنگ زیب کے پاس چلا آیا جسنی بارادہ یورش
قندہار پانصدی منصب اوسکو عطائی کرکے حکم دیا کہ تا اختتام مہم دکہن ملتانمین قیام پذیر ہو
بعد اخراج حیات سلطان کے بموجب سفارش صوبہ قندہار شاہ ایران کے حکم سی میر ویس
کو سرداری قوم افغانان نواح قندہار عطا ہوئی مگر تہوڑے عرصی مین اوسکی تکبر سے حاکم
قندہار نے ناراض ہوکر بادشاہ کو اوسکی شکایت لکہی شاہ نے میر ویس کو بولا کر چند مردار سلطنت
مین حاضر رکہا پہر بحصول اجازت حج کرکے قندہار کو واپس آیا اور بدستور اپنا رتبہ پایا اوس وقت
قندہار مین شاہ ایران کی طرف سی شاہنواز خان گرجی صوبہ دار تہا جسکے اپنی ہمقوم
اور قزلباشونکی بہی سپاہ سلطانی مین کثرت تہی یہہ حاکم تندمزاج اور بے انصاف تہا اپنی قوم
کی عزت اور ترقی کا خواہان اور افغان و قزلباشون کو حقارت سی دیکہتا تہا اس سبب سی یہہ
ہر دو گروہ اوسکو دلسی نہین چاہتی تہے اتفاقاً اوسی عرصہ مین حد بلوچستان کیطرف واسطی
انتظام کے حاکم قندہار کو فوج بہیجنی پڑی جب اوسکی اعتباری فوج اس وسیلہ سی علیحدہ ہوئی تب
میر ویس نے قزلباشون کے ساتہہ صلاح ملاکر قندہار پر حملہ کیا اور غالب آکر شاہنواز خان
صوبہ قندہار کو ہلاک کرکے قابض ہوگیا اوس لشکر نے جو صوبہ مہلوک کی حکم سی بلوچستان کو گیا
تہا یہہ حسرت افروز خبر سنکر ہرات اور مشہد کیطرف چلا گیا سلطنت ایران کیطرف سی تین دفعہ
لشکر آیا مگر فتح مند نہو سکا میر ویس نے حکومت قندہار پر استقلال پیدا کرکی بنوک شمشیر اپنی قبضہ
کو فراخ کرلیا اور دور اندیشی کی نظر سے شاہ عالم بادشاہ کے حضور اپنی برادرزادہ کو بہ

جسنے بمقام سرہند نواح انبالہ مین بادشاہ سی ملاقات حاصل کی شاہ ہند نے نامہ کیواسطے تین ہزاری منصب اوسکی برادر زادہ اور پنجہزاری خود میرویس کے نام مقرر کرکے قندہار اوسکی سپرد رکہی اس شرط سی کہ خطبہ اور سکہ شاہ عالم کا رہے میرویس عمر رسیدہ آدمی نے تہوڑا عرصہ خود سر حکومت کرکے وفات پائی جسکے بعد

عبدالعزیز خان

اوسکی بہائی نے چہہ برس تک کام روائی کری جب اوسنے بھی سفر آخرت قبول کیا تب

شاہ محمود

پہلا بیٹا میرویس کا جانشین ہوا۔ اور اوسنی بسبب ضعف اور بی انتظامی سلطنت آیران اُس مملکت وسیع پر قبضہ کرکی چند عرصہ اصفہان مین قیام کیا بعد انتقال شاہ محمود کے۔

شاہ اشرف

بہائی میرویس کا تخت نشین ہوا مگر شاہ حسین صفوی شاہ ایران نے نادر کی سپہ سالاری سے ایرانکو غلزائی کی سلطنت سی چہوڑایا اور شاہ اشرف کے پاس قندہار کا صوبہ رہ گیا جب اسنے بہی جہان فانی سے رحلت کی تب

شاہ حسین

ابن میرویس نے عروس حکومت کو اپنی بغل مین لیکر دیرہ غازیخان کو فتح کرکی تاراج کیا باوجود تسلط خاندان ہوتک غلزائی کابل اور افغانستان مشرقی بدستور سلطنت ہندوستان کے ماتحت تہا افغانستان مغربی مین توہہ حال ہو رہا تہا اور ہند مین جب شاہ عالم ۱۱۲۴ھ کو فوت ہوا تب معزالدین جہاندار شاہ کا فساد رفع کرکے

فرخ سیر

نوتا شاہ عالم کا بہ مدد سید عبداللہ اور سید حسین ۱۱۲۷ھ کو تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کی عہد مین انگریزی عملداری کے درخت اقبال نے ہندوستان کی زمین مین جہڑ پکڑی

فرخ سیر کو ۱۱۲۴ھ مین سیدان مذکور نے قتل کر دیا تب شمس الدین اور رفیع الدولہ
کے تنازعہ کی بعد روشن اختر بوتا شاہ عالم کا

محمد شاہ

کے لقب سی تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کی عہد مین سلطنت بہت تباہ ہوئی افغانستان مشرقی
اور کابل مین صوبہ دار اور فوجداران موقع کو جان بچانی مشکل ہوئی ایسی تباہی کی حالت
مین بلائی نادری نازل ہوئی۔

نادر شاہ ایرانی

اصل مین قوم افشار شاخ ترک سی رضا قلی نام سرخیل ایل یعنی گروہ کوچی اپنے قبیلہ رہ دار
- سکنہ خراسان کا بیٹا تہا پیشہ پدری چہوڑ کر غارتگری کرنے لگا اپنی دلاوری اور استقلال
کی شہرت سی جب افغان غلزائی نے سلطنت ایران پر غلبہ کیا تو فوج ایرانکا سپہ سالار
ہوکر سلطنت ایرانکو غنیم سی خالی کیا ۱۱۳۶ھ مین بی مروتی اور سنگدلی سی شاہ ایران کو
تخت سی اوتار کر اوسکی انکہین نکلوا ڈالین اور خود بادشاہ بن بیٹھا ایرانکی صفائی کی بعد آپنی فوج
افغانستان کا آرادہ کیا اور نواح ہرات مین قوم ابدالی افغانکو ہزیمت دیکر مطیع کیا اور
لشکر ابدالی بہی ہمراہ لیکر واسطی تسخیر قندہار جو دار الحکومت خاندان غلزائی کی تہی متوجہ ہوا شاہ حسین
غلزائی مستعد پیکار ہوکر حصار - قندہار - مین محصور ہوا - اور جب تحصن سی تنگ آیا تو زینت نام
اپنی خواہر بزرگ کو جو کلید عقل اوسکی تہی معہ چند معتبران دیگر نادر کی حضور بہیجکر امان طلبی
اور امان پاکر بمعیت جملہ سرداران اپنی قوم کی دربار نادری مین حاضر ہوکر عذر خواہ ہوا
اوس دلیر بادشاہ نی سبکو مرہون عنایت کرکے شاہ حسین غلزائی کو معہ اقربا و متعلقان
حکم دیا کہ ملک ماژندران مین جا آباد ہو اور قوم ابدالی نواح ہرات سی خانہ کوچ ہوکر ملک
قندہار مین آباد ہون اور بجای اونکی فرقہ ہوتک و توخی غلزائی ہرات کو جا نوین اسطرح
نظم و نسق کرکے شہر کہنہ - قندہار - کو غیر آباد کیا اور اوسکی متصل اپنی نام پر نادر آباد شہر بنا

بسایا اور ایالت - قندہار - عبدالغنی خان جلیکوزئی افغانکو سپرد فرماکر کابل کی طرف روانہ ہوا -
اور وہانکا رئیس شاہ درگاہی تھوڑی لڑائی کے بعد مطیع ہوکر حاضر ہوا ۱۷۳۸ء مین کابل پر
نادر کا قبضہ ہوگیا اوسنی ایک وکیل محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پاس بھیجا تھا جو جلال آباد
مین مارا گیا اسی بات پر ہندوستان کی طرف چڑھائی کی ناصرخان صوبہ کابل جو شاہ ہنا
لیطرف سی - پشاور - مین مقیم تہا افغانان یوسف زئی وغیرہ کو متفق کرکے درہ خیبر مین فوج
نادری کا سد راہ ہوا - ایک ماہ چند یوم تک بسبب بندش درہ نادر روکا رہا آخر سمسی ملک
سرور قوم اورک زئی افغان نے نادرشاہ کو بارہ ہزار سوار کی ساتھہ اوس راہ سی جس
راستی امیر تیمور کو ہندوستان لیگئے تہے لنگہا کرنا صرخان کی فوج کی عقب مین پہونچایا وہان
صوبہ - پشاور - اور شاہ ایرانکی باہم خوب لڑائی ہوئی ناصرخان شکست کہاکر زخمی اور گرفتار
ہوا چند مدت نظربند رہا آخر نواح لاہور سی بدستور آیالت - پشاور - وکابل پر پیشگاہ نادر
مقرر ہوکر رخصت ہوا ۱۷۳۹ء مین نادر نے دہلی کو لوٹا اور قتل عام کے قریب بیس کروڑ مال
لوٹ دہلی تخت فیروزہ لیکر واپس ہوا اور اٹک سی عبور کرکے دریاے سند - تک اپنی سلطنت
کی حد قائم کری اسقدر فتوحات اور مال کی خوشی مین دار السلطنت آیرانکو واپس جاتا تہا کہ
اوسکی ظلم کے سبب سی لوگون نے تنگ آکر شب یکشنبہ گیارہوین شہر جمادی الآخر ۱۱۵۶ ہجری
مین محمد خان قاجار ایرانی و موسی بیگ افشار خلجانی و کوچہ بیگ افشار رومی معہ چند
رفقاء دیگر جو پاسبان سراپردہ شاہی کے تہے نمک حرام ہوکر وقت نصف شب خوابگاہ نادری

مین داخل ہوی اور بحالت خواب سر نادرشاہ کو جو مسجود سران گردنکشان تہا کاٹکر اردو مین
پہنک دیا - شبانگہ سر تخت و تاراج داشت + سحرگہ نہ تن سر نہ سر تاج داشت + بیک گردش
چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند و نے نادری + اوس وقت احمد خان سدوزئی جو افسر
فوج ابدالی ماتحت نادر کے تہا یہہ خبر سنکر بجمعیت تین ہزار سوار دستہ ابدالی مسلح و مکمل سوا

ہوکر تمام رات کہڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباشیہ سے لڑائی کرکی غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ - قندہار ہوا +

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدائے ۱۷۴۷ء ۱۸۰۹ء تک اور ہرات مین ۱۸۴۲ء تک

حال اصلیت اور شجرہ نسب قوم سدوزئی کا دوسرے حصہ مین درج ہے +

احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنی قبضہ مین لاکر روانہ - قندہار - ہوا وہان پہونچکر ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک مجذوب درویش کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تہا اپنی آپ کو احمد شاہ دُرِ دُرّان کا القاب دیا اور قوم کا نام ابدالی سے بدلاکر دُرّانی رکہا افغانون مین سی یہی شخص ہے جسنے افغانستان مین ابتدائے سلطنت افغانیہ ڈالی ہے سال اول جلوس مین واسطی فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور کابل کیطرف روانہ ہوا غزنین کو ایک حملہ مین فتح کرکے کابل بدون مقابلہ لے لیا ناصر خان مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوس سے منحرف ہوکر ہوا خواہ اپنی ہمقوم بادشاہ احمد شاہ کی ہوئی اور عبد الصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع - پشاور - قوم محمد زئی رئیس دوآبہ و ہشتنگر تہا ناصر خان بہی بہاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کی لشکر مین شامل ہوا تب ناصر خان قوت مقابلہ مفقود سمجہکر - پشاور - سی علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی کو بہاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ سردار جہان خان سپہ سالار فوج دُرّانی نے علاقہ چہچہ اور ہزارہ تک اوسکا تعاقب کرکے لاہور کیطرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس دلاور بادشاہ نی چہہ حملہ متواتر پنجاب اور ہند پر کئی پہلے حملہ مین متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ دُرّانی مین لڑائی واقع ہوئی گرچہ نواب قمر الدینخان

وزیرالممالک ہند مارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے
اپنی ملک محروسہ کی شامل کیا ثانی حملہ مین لاہور۔ اور۔ ملتان۔ مفتوح کرکی میر منو صوبہ لاہور کو اپنی
طرف سی گورنر پنجاب مقرر کیا تیسری حملہ مین دہلی پاشاہجہان آباد پر قبضہ کرلیا سردار جہانخان
سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو بمعیت جرار لشکر بہیجکر شہر متھرا کو لوٹا اور بہت سا مال غنیمت
لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی۔ دختر محمد شاہ کو اپنی عقد مین لایا اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنے
فرزند تیمور کا زوجہ بنایا اسطرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سی مضبوط کرکے واپس ہوا
چوتھی حملہ مین بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء پانی پت کی مقام پر بیشمار فوج مرہٹہ کو جنکا دخل
اٹک تک ہوگیا تہا شکست فاحش دیکر مرہٹون کے خونسی میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بچہ
لشکر مرہٹو نکا قتل ہوا۔ پانچوان اور چہٹا حملہ واسطی سرکشان قوم سکھہ کی تہا جنکو درست کرکے پنجاب
سی واپس گیا اور چند سال عیش اور آرام سی دارالسلطنت۔ قندہار۔ مین قرار گزین ہوا۔ آخرش
چوبیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور بمنی جہانفانی سی عالم جاودانی کو رحلت کرگیا اس بادشاہ کی
اوصاف حمیدہ ابتک افغانستان مین مشہور ہین +

تیمور شاہ سدوزئے

احمد شاہ۔ ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکی باقی تہی تیمور۔ سلیمان۔ سکندر
پرویز۔ تیمور سب سی بڑا بیٹا اپنی باپ کی طرف سی ہرات کا صوبہ دار تہا شاہ ولی خان بامی
زئی وزیرالممالک تیمور سی رنجیدہ تہا اس باعث سی وزیر مذکور نی سلیمان شاہ کو تخت
۔قندہار۔ پر اپنی باپ کا جانشین کیا یہہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تہا ارادہ پکا۔ روانہ قندہار
ہوا شاہ ولی خان وزیر کے راہ سی بدنیغرض کہ دہوکہا دیکر۔ تیمور۔ کو کسی حیلہ سی بدون جنگ قید
کرلون ڈیڑہ سو سوار کے ساتہہ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرہ معسکر تیموری مین داخل ہوا۔
قبل از بار یابی تیمور کی حکم اور قاضی فضل احمد کی تجویز سی شاہ ولی خان وزیر معہ اپنی دو پسران
نوجوان و دو خواہرزادون کی قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سی اطمینان حاصل کرکے قندہار مین

ہوکر تمام رات کہڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباشیہ سے لڑائی کرکی غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ - قندہار ہوا +

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدائے ۱۷۴۷ء سنہ ۱۸۰۹ تک اور ہرات مین ۱۸۴۲ء تک

حال اصلیت اور شجرہ نسب قوم سدوزئی کا دوسرے حصہ مین درج ہے +

احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنی قبضہ مین لاکر روانہ - قندہار - ہوا وہان پہونچکر ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک مجذوب درویش کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تہا اپنی آپ کو احمد شاہ دُرِ دُرّان کا القاب دیا اور قوم کا نام ابدالی سے بدلاکر دُرّانی رکہا افغانون مین سی یہی شخص ہے جسنے افغانستان مین ابتدائے سلطنت افغانیہ ڈالی ہے سال اول جلوس مین واسطی فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور کابل کیطرف روانہ ہوا غزنین کو ایک حملہ مین فتح کرکے کابل بدون مقابلہ لے لیا ناصر خان مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوس سے منحرف ہوکر ہوا خواہ اپنی ہمقوم بادشاہ احمد شاہ کی ہوئی اور عبد الصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع - پشاور - قوم محمد زئی رئیس دوآبہ و ہشتنگر تہا ناصر خان سی بہاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کی لشکر مین شامل ہوا تب ناصر خان قوت مقابلہ مفقود سمجہکر - پشاور - سی علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی کو بہاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ سردار جہان خان سپہ سالار فوج دُرّانی نے علاقہ چہچہ اور ہزارہ تک اوسکا تعاقب کرکے لاہور کیطرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس دلاور بادشاہ نی چہہ حملہ متواتر پنجاب اور ہند پر کئی پہلے حملہ مین متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ دُرّانی مین لڑائی واقع ہوئی گرچہ نواب قمر الدین خان

وزیر الممالک ہند مارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے
اپنی ملک محروسہ کی شامل کیا ثانی حملہ مین لاہور - اور - ملتان - مفتوح کرکی میر منو صوبہ لاہور کو اپنی
طرف سی گورنر پنجاب مقرر کیا تیسری حملہ مین دہلی یا شاہجہان آباد پر قبضہ کر لیا سردار جہانخان
سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو بمعیت جرار لشکر بہیجکر شہر متہرا کو لوٹا اور بہت سامان غنیمت
لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی - دختر محمد شاہ کو اپنی عقد مین لایا اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنی
فرزند تیمور کا زوجہ بنایا اسطرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سی مضبوط کرکے واپس ہوا
چوتہی حملہ مین بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء پانی پت کی مقام پر بیشمار فوج مرہٹہ کو جنکا دخل
اٹک تک ہو گیا تہا شکست فاحش دیکر مرہٹون کے خونسی میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بیحد
لشکر مرہٹونکا قتل ہوا - پانچوان اور چہٹا حملہ واسطی سرکشان قوم سکہہ کی تہا جنکو درست کرکے پنجاب
سی واپس گیا اور چند سال عیش اور آرام سی دار السلطنت - قندہار - مین قرار گزین ہوا - آخرش
چوبیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور بینی جہانفانی سی عالم جاودانی کو رحلت کر گیا اس بادشاہ کی
اوصاف حمیدہ ابتک افغانستان مین مشہور ہین +

تیمور شاہ سدوزئے

احمد شاہ - ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکی باقی تہی تیمور - سلیمان - سکندر
پرویز - تیمور سب سی بڑا بیٹا اپنی باپ کی طرف سی ہرات کا صوبہ دار تہا شاہ ولی خان بامی
زئی وزیر الممالک تیمور سی رنجیدہ تہا اس باعث سی وزیر مذکور نی سلیمان شاہ کو تخت
- قندہار - پر اپنی باپ کا جانشین کیا یہہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تہا بارادہ پیکار روانہ قندہار
ہوا شاہ ولی خان فریب کے راہ سی بدینغرض کہ دہوکہا دیکر - تیمور - کو کسی حیلہ سی بدون جنگ قید
کرلون ڈیڑہ سو سوار کے ساتہہ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرہ معسکر تیموری مین داخل ہوا -
قبل از باریابی تیمور کی حکم اور قاضی فیض اللہ کی تجویز سی شاہ ولی خان وزیر معہ اپنی دو پسران
نوجوان اور دو خواہرزادونکی قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سی اطمینان حاصل کرکے قندہار مین

داخل ہوا سلیمان شاہ کا عذر پذیرا کرکے عفو کیا اور خود مسند آرائی افغانستان ہوا جب بہمراہی جہانخان
سپہ سالار کابل کو آیا تو عبد الخالق نامی دُرّانی نے داعیہ سلطنت کرکے فساد مچایا اور لڑائی مین شکست
کہاکر پکڑا گیا اور تیمور کے حکم سی نابینا ہوا اسی ہنگامہ کی خدمات سی خوش ہوکر پائندہ خان بارکزئی
کو تیمور شاہ نی خطاب سرفراز خان عطا کیا یہہ بادشاہ اکثر بموسم زمستان - پشاور - مین اور تابستان
کابل مین رہتا تہا فیض اللہ خلیل رئیس پشاور - بغاوت کرکے معہ اپنی پسر کی قتل ہوا دو دفعہ
اس بادشاہ نی پنجاب پر یورش کرکے سکہونکو نصیحت کری اور ارسلا خان مہمند سکنہ ڈہکا کو باوجود
عہد امان قتل کرکے اپنی قول کو داغ لگایا اور فتح خان اتمان خیل طاہر خیلی رئیس کوہ گہندگر -
فیض طلب خان محمد زئی کی اعتبار پر جب حاضر ہوا تو وہ بہی ہلاک کیا گیا تیمور نی تیس سال سلطنت
کرکی شب ہفتم ماہ شوال ۱۲۰۷ ہجری مطابق ۱۷۹۳ء رخت ہستی اس جہانسی اوٹہا لیا اور کابل مین مدفون ہوا

شاہ زمان

تیمور شاہ کی بہت اولاد تہی مگر اونمین سی جو مشہور ہین اونکی تفصیل یہہ ہی +
ہمایون جو سب سی بڑا تہا دوئم محمود سوئم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک ششم
شاپور ہفتم حاجی فیروز الدین بعد وفات تیمور کے اوسکا تیسرا بیٹا شاہ زمان امراؤن کی -
صلاح خصوص پائندہ خان بارکزئی والد دوست محمد خان کی اعانت سی تخت نشین ہوا
ہمایون - قندہار اور محمود - ہرات کی حاکم تہے یہہ خبر سنکر ہمایون نی اعتراض کیا اور لڑائی کرکے
بہاگا مگر لیہ ضلع دیرہ اسمعیل خان مین نواب محمد خان سدوزئی کی ہاتہہ سی گرفتار ہوا اور شاہ
زمان کی حکم سی اوسکی دونون آنکہین نکالی گئین شاہ زمان سادہ لوح بادشاہ تہا اسکی عہد
مین بارکزئیون نے زور پکڑا پائندہ خان بارکزئی مختار کل بن گیا اور خاندان سدوزئی
پر وبال نے قدم بڑہایا بہائیونکی بے اتفاقی نی زیادہ تباہی ڈالی پائندہ خان کی صلاح سے
اکثر سرداران دُرّانی بہ تہمت سازش ہمراہ شاہ محمود قتل ہوئی اس باعث ارکان سلطنت و
سرداران قوم پائندہ خان سی بیزار تہی خصوص رحمت اللہ کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب

وفادار خان اور وزیر الممالک تہا زیادہ تر درپی خرابی پاینده خان کی ہوا۔ اور بادشاہ
لو اس بات سی کہ وہ شاہ شجاع الملک سی مشورہ کرکے شاہ زمان کو معزول کرنا چاہتا ہے
پاینده خان کی قتل پر آمادہ کرلیا ہرچند کہ پاینده خان کو بادشاہ کی مخالف ارادہ کی اطلاع ہوگئے
تہی اوسکی فرزندان فتح خان وغیرہ نی گریشک اپنی اصلی وطن کیطرف بہاگ جانی کی صلاح بہی دی مگر
اوس دلاور سردار نی مفروریسی عار سمجہکر یہہ ارادہ ناپسند کیا شاہ زمان نی ناعاقبت اندیشی کرکی۔
پاینده خان ملقب سرفراز خان بارکزئی قمر الدینخان امین الملک ہزار خان غلزائی
محمد اعظم خان الکوزئی اسلم خان وغیرہ چند سردار انکو قتل کرادیا اس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا
کہ کل افغانستان مین فساد مچا فتح خان بارک زئی فرزند کلان پاینده خان مرحوم نی شاہ محمود
مادری بہائی شاہ زمان سی متفق ہوکر بہت فوج جمع کرلی اور محمود نی قندہار۔ اور غزنین کو زیر
کرکے کابل پر حملہ کیا شاہ زمان۔ پشاور سی یہہ خبر سنکر اوسطرف روانہ ہوا مگر اوسکو نہایت
جری سپہ سالار سی مقابلہ کرنا پڑا۔ اپنی فوج ہراول کی نمک حرامی سی مغلوب ہوکر پکڑا گیا اور درہ جگ
دلگ مین لیجاکر محمود کی حکم سی آنکہونمین میل پہیر کرنا بینا کیا گیا اور وفادار خان وزیر جسنی قتل
پاینده خان کی تدبیر کی تہی معہ اپنی بہائی کی قلعہ بالاحصار واقع کابل مین قتل ہوا جیسا کیا ویسا
پایا شاہ زمان کی کوری کے بعد

شاہِ محمود

فتح خان بارک زئی برادر کلان امیر دوست محمد خان کی تجویز سی تخت نشین ہوا اور اوسنے
فتح خان کو وزیر اعظم بناکر شاہ دوست کا خطاب دیا فتح خان نے دوست محمد خان اپنی چہوٹی
بہائی کو ہمراہ رکہکر امورات ریاست سکہانی شروع کئی

شاہِ شجاع الملک

نی جو حقیقی بہائی شاہ زمان کا تہا بہ اعانت حافظ شیر محمد خان بامی زئی ابن شاہ ولی خان
مشہور وزیر احمد شاہ کی نواح خیبر سی بہت فوج جمع کرکے محمود شاہ پر حملہ لایا اور غالب آکر اوسی

قید کرلیا اور چاہا کہ بعوض شاہ زمان اپنی حقیقی بہائی کی آوسکو نابینا کری مگر شاہ زمان نے
اس گناہ کبیرہ سی منع کیا کیونکہ پہلے ہمایون اپنی حقیقی بہائی کی بدلہ مین محمود نی شاہ زمان کو
نابینا کیا جسکا معاوضہ پورہ ہوچکا تہا چار سال بعد ماہ شاہ شجاع نی باستقلال سلطنت کرکے
عطاء اللہ خان صوبہ کشمیر پر جو باغی ہوگیا تہا چڑہائی کی اور وہان بادشاہ خود مغلوب ہوکر پکڑا گیا
تب محمود شاہ نی قید سی رہائی پاکر افغانستان کو اپنی زیر فرمان کرلیا اور صوبہ ہرات حاجی فیروزالدین
کو عطاء کیا اسنی مین شاہ شجاع کشمیر سی رہائی پاکر پشاور اور کابل مین بادشاہی کرنے لگا اب
افغانستان مین گویا دو بادشاہ بن بیٹہی ایک محمود دوسرا شجاع آخر الذکر نی چند عرصہ تک شجاعت
کرکے محمود کو آوارہ کردیا الآاخر کو بعد بہت سی فسادون کے باعث زور پکڑنے بارک زیونکی شاہ
شجاع لاچار ہوکر شجاعت کو چہوڑ مستقل جگہہ سے بیدخل ہوا۔ اور جہان موقع ملا ایدہر اودہر حملی کرتا رہا
۱۸۱۳ء مین وزیر فتح خان نے عطاء محمد خان صوبہ کشمیر پر اس سبب سی چڑہائی کی کہ وہ شجاع کا ہمراز
اور محمود سی باغی تہا بعد لڑائی کی غالب آکر وزیر فتح خان نے عطاء محمد خان کو قید کرلیا اوسکی بہائی
غلام محمد خان نی لاہور مین جاکر حسب مرضی رنجیت سنگہ اپنی چہوٹے بہائی جہاندار خان قلعہ اٹک
کو لکہہ بہیجا کہ سکہون پر قلعہ اٹک بہیجدو چنانچہ اوسنی ایک لاکہہ روپیہ کی عیوض قلعہ مذکور فروخت کردیا۔
۱۸۱۴ء سی رنجیت سنگہ کی قبضی مین اٹک سی شرقی ملک آگیا یہہ خبر سنکر وزیر فتح خان اور دوست محمد
خان استرداد قلعہ اٹک کیواسطی فوج لیکر روانہ ہوئی ۱۸۱۳ء مین رنجیت سنگہ کی بیس ہزار فوج سی
مقابلہ ہوا سکہون نے فتح پائی جب درانی واپس ہوکر کابل کو گئے تو وہان خبر پہونچی کہ نواب عبدالجبار خان
صوبہ دیرہ غازیخان پر شاہ شجاع نی بہراہی شاہ زادہ حیدر حملہ کیا مگر شکست کہائی اس عرصہ مین
خبر آئی کہ فوج شاہ ایران واسطی لینی ہرات کی چلی آتی ہے علاوہ اسکی شاہزادہ کامران نی اپنے باپ
محمود شاہ کو اغوا کرکے اس بات پر آمادہ کرلیا کہ ہرات حاجی فیروزالدین سی لیکر کامران کو
دیجاوی ان دو مہم کیواسطی وزیر فتح خان بمع دوست محمد خان ہرات کی طرف روانہ ہوا اور دوست محمد خان
لوجو اوس وقت بہی صوبہ بازی مین یکتا تہا ہرات مین چہوڑکر خود وزیر فتح خان اور حاجی خان

کا کنبہ فتح علی شاہ قاجار والی ایران کی تین لاکھ لشکر سی لڑائی کیو اسلی اگی کو بڑا اور لڑائی مین فوج
ایران کو شکست دیکر مشہد تک اونکا تعاقب کیا دوسر یطرف ہرات کو دوست محمد خان نے مفتوح
لکی بصلاح فتح خان سا حاجی فیروز الدین کو اس مذہر پر کہ اوسنی بوقت آوازگی محمود شاہ کے
اوسکی مدد نہین کری تہی قید کر لیا اور اپنی جبلی طمع سی حرم سرای شاہی کو بہی تاراج کیا اور علاوہ
اس بی مروتی کے یہہ گستاخی کری کہ شاہزادہ محمد قاسم کی بیگم جو خواہر شاہزادہ کامران کی تہی
اوسکا ازار بند قیمتی دولاکھہ جو شاہزادی نی پوشیدہ کر لیا تہا بواسطہ خواجہ سرایان جبراً دوست محمد خان
نی لے لیا - اوس عصمت پناہ نی اپنی بہائی کامران کی پاس وہ شلوار ازار بند کشیدہ بی عزتی اور بی پردگی
کی استغاثہ کی واسطی ہیجدی کامران نے نہایت غصہ ہوکر بدلہ لینی کے واسطی قسم کہائی اور جب
فتح خان نے یہہ ناگوار حال سنا تو اوسنی بہی دوست محمد خان کو بہت ملامت اور تہدید لکہی کہ بوقت
مین تمکو زندہ نہین چہوڑونگا اسی خوف سی دوست محمد خان بہاگکے محمد عظیم خان کی پاس کشمیر مین چلا
لیا شاہزادہ کامران نی جسکی دلمین پہلے سی بہی فتح خان کے جاہ و اقبال کا حسد تہا اس خیال سی کہ یہہ
بی ادبی نسبت حرم سرای شاہی بصلاح وزیر فتح خان واقع ہوئی ہی اوس دلاور سردار کو جو بشمار
فوج اپرانکو ہزیمت دیکر خود بہی زخمی ہوا تہا بمقام ہرات نابینا کر دیا جب فتح خان وزیر بحالت
قندہار مین پہونچا تو محمود شاہ نی شاہ دوست کو اس حال مین دیکہکر بظاہر افسوس کیا یہہ ظلم دیکہکر
قوم بارک زی خصوص پسران پاینده خان نی نے جو نشتر کس صاحب عزم جوان تہی بصلاح کری
شاہ شجاع وغیرہ خاندان سدوزی کا بالکل استیصال کرکے خاندان دُرّانی سی کوئی بادشاہ ہونے
دیوین اور سید میر واعظ کہ جو سادات صحیح النسب سی ہی اوسکو افغانستان کا بادشاہ بناکر سب
طاعت کرین یہہ خبر جب شاہ شجاع نی پشاور مین سنی اور کابل پہونچکر اوس سید بیگناہ کو
قتل کر دیا سکنای شہر کابل اور اوسکی نواح اور افغانان جو اوس سید کے معتقد تہی یہہ حال دیکہکر
شجاع سی یکقلم برگشتہ ہوگئی اور شورش عظیم برپا کری شاہ شجاع نی ایسی حالت مین استقامت
اپنی افغانستان مین مشکل سمجہکر شنشاہ کو سلطنت افغانستان سی بیدخل ہوکر پنجاب کو آیا دوسر یطرف

شاہزادہ کامران نی بمقام حیدرخیل متصل غزنین وزیر فتح خان کو نابینائی کی سزا ہوڑی سمجھکر
بڑی عقوبت اور ناخداترسی کی ساتھہ قتل کرادیا اوسکی قتل ہوتی ہی سب افغانون نے خاندان سد
زئی کو ملک کا دشمن قرار دیکر بغاوت کا جھنڈا بلند کیا محمود اور کامران ادنسی عہدہ برا ہوسکی
اور ہرات کو چلی گئی وہان چند عرصہ کے بعد محمود نی وفات پائی اور صوبہ ہرات مین کامران حاکم ہوا

حال حکومت قوم بارکزئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی سردار پاینده خان بارکزئی کی بیٹون نے کابل۔ غزنین۔
قندہار۔ پشاور۔ آپسمین تقسیم کیا۔ کابل۔ اور غزنین امیر دوست محمد خان کے حصہ مین آئے
کہ جو فی الحقیقت سب کا سرگروہ تہا ان فسادونمین سلطنت افغانستان کی یہہ صورت قایم ہوئی کہ اٹک
سی مشرقی ملک سمیت کشمیر رنجیت سنگہ نی دبا لئی اور بلخ شاہ بخارا نی اپنی سلطنت کی شامل کرلی اور
امیران ملک سندہ بہی علیحدہ ہوگئی صرف ہرات کامران فرزند محمود شاہ کی قبضہ مین رہی باقی افغانستان
پر بارکزئی قابض ہوگئی شاہ شجاع بعد اخراج کی رنجیت سنگہ والی لاہور سے جواہر کوہ نور جھنوکر
۱۲۱۸ھ کو لودیانہ کی چہاونی مین انگریزونکی پاس پناہ طلب آیا سرکار انگریزی نی رحم کرکے چار
ہزار ماہواری پنشن اوسکا مقرر کردیا لیکن شاہ شجاع جسکے دماغ مین سلطنت کی بوسمائی ہوئی تہی ہمیشہ ارادہ
فتح افغانستان کا رکہتا تہا اس مراد سی بتاریخ ۱۲۔ ماہ مارچ ۱۸۳۳ء کو رنجیت سنگہ سی مصلاح ہوکر
دونون نی بہ ارادہ فتح افغانستان عہدنامہ تحریر کیا انگریزون نی صرف چارہ ماہ کا زر پنشن پیشگی
دینا کیا علاوہ اسکی اور کسی طرحکا دخل یا شمولیت اس عہدنامہ مین نکری شاہ شجاع۔ رنجیت سنگہ
کی صلاح سی براستہ ملک سندہ امیران سندہ کو سیدہا کرتا ہوا۔ قندہار۔ مین پہونچ گیا شہر۔ قندہار۔ کو
فتح کرکے قلعہ کو محاصرہ کررکہا تہا کہ امیر دوست محمد خان بجنت تمام ایک فوج جمع کرکے۔ قندہار
مین آپہونچا کہن دلخان پردلخان وغیرہ سرداران۔ قندہار۔ بہی مجبوری سی نکلکر اوسکے شامل ہوئی۔
شاہ شجاع بعد مقابلہ کی شکست کہاکر ہرات کو گیا مگر آخر کو پہر کر ہندوستان مین واپس آیا۔

حال تسلط سکھان و پر حصہ شرقی افغانستان

سکھونکی فرقہ سی وہ شخص جسنے شہرت پکڑی رنجیت سنگہ ابن مہا سنگہ تہا یہہ صاحب اقبال سنہ ۱۸۰۰ء مین پیدا ہوا جب چھوٹا تہا تو چیچک اسقدر نکلی کہ زیست کی امید منقطع ہوگئی تہی آخر صحت یاب ہوا۔ الا اس عارضہ سی ایک آنکہہ جاتی رہی ۱۸۰۷ء مین شاہ زمان بادشاہ کابل نے ملک پنجاب پر حملہ کیا اور ۱۸۰۹ء مین لاہور سی واپس چلا گیا اوس وقت رنجیت سنگہ نی تومین اوسکی دریا جہلم سی نکلوا دین اس خدمت کی عیوض مین شاہ زمان نے اوسی اجازت دی کہ تم لاہور پر قبضہ کر لو اوس عہد مین جیت سنگہ وغیرہ لاہور پر قابض تہی رنجیت سنگہ نی اجازت شاہی کی دعویسی اپنی اور اپنی ساس کی فوج لیکر لاہور فتح کر لیا روز بروز بنوک شمشیر اپنی ملک کی حدود کو بڑہاتا تہا ۱۸۱۴ء مین اٹک کا قلعہ افغانونسی خرید لیا۔ ۳ جنوری ۱۸۱۸ء مین شاہ شجاع سی جو افغانستان سی بیدخل ہوکر آیا تہا رنجیت سنگہ نی ملاقات کری مگر بی مروتی اور طمع کی راہ سی جواہر کوہ نور جبراً اوس سی چھین لیا ایکدفعہ ۱۸۱۸ء مین بذات خود فوج ہمراہ لیکر اٹک سی مغرب قلعہ خیر آباد و جہانگیرہ کو فتح کرتا ہوا ۸ نومبر کو پشاور مین پہونچا یار محمد خان بہائی دوست محمد خان تاب مقابلہ نلاکر خیبر کیطرف ہٹ گیا لیکن بعد اوسپر اوسنے رنجیت سنگہ کے اوسی پہر پشاور پر قبضہ کر لیا ۱۸۲۱ء مین قلعہ منکیرا اور لیہ فتح کرکے نواب منکیرا کو دیرہ اسمٰعیل خان کا علاقہ دیا ۱۸۲۴ء مین دوبارہ پشاور کیطرف بصلاح سردار ہری سنگہ نلوا سپہ سالار لشکر روانہ ہوا۔ اور وہان سخت لڑائی ہوئی جسمین پہولا سنگہ اکالی مارا گیا مگر ہری سنگہ کو دلاوری سی محمد عظیم خان دُرانی بہاگ گیا اور ۱۷ مارچ ۱۸۲۷ء کو پہر پشاور سکھونکی قبضہ مین آیا ۱۸۳۴ء مین ضلع بنون مین بہی فوج سکھان آئی ۱۸۲۶ء مین سید احمد صاحب نام ایک شخص ہندوستانی نی جہاد کا جہنڈا کہڑا کرکے علاقہ یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کر لیا اوسدن سے مقام ستانہ دامن کوہ مہابن کنارہ مغربی دریا سند مجاہدون کا قرارگاہ بن گیا ۱۸۳۱ء کو وہ سید جسکو لوگ میانصاحب کہتی تہی بمقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ بعد چند لڑائیونکی سکھونکی ماتہہ سی راہی ملک بقا ہوا

اوسکے بعد افغانستان کا حصہ مشرقی جسمین اب پشاور۔ اور ہزارہ اور دیرہ جات ہی قبضہ سکھا ہمین ہا
مگر سوائی پشاور۔ کے اور اضلاع مین اونکا مستقل قبضہ اور جہا وی نہین ہوئی پشاور۔ مین ہی
دوست محمد خان کے معاند بھائی سلطان محمد خان کو بدادن علاقہ ہشت نگر۔ دوابہ۔ کوہاٹ
سکھون نے قابض کہا اسی سلطان محمد خان نے اپنی مضوبہ بازی سی امیر دوست محمد خان کا
ارادہ جہاد ہمراہ سکھان پورہ ہونے دیا رنجیت سنگہ کے حالات سی معلوم ہوتا ہے کہ با وجود دانائی و
دلاوری کی اوسکو زمانہ آیندہ کا کچھہ فکر نہین تہا اپنی زندگی تک نام کی بڑائی مین ہر طرح سامی رہا الا
ایسا انتظام کوئی نکر سکا کہ بعد انتقال اوسکی کام آتا اٹک۔ کی غربی اضلاع پر حملہ کرنے سی اوسنی بہت
نقصان اوٹہایا سوای خرچ زر کثیر کے ہری سنگہ دلاور سپہ سالار کا جانا کسی اور نقصان سی کم نہین
تہا اگر جہا راجہ مآل کار کو سوچتا تو اوسکی ریاست کیواسطی اٹک۔ یعنی سندہ کا دریا، مغربی جانب
معقول حد تہی اس نقصان کے سبب سے رنجیت سنگہ کا اپنا مقولہ ہی کہ ہری سنگہ نے میری گلہ مین
اوسترونکی مارا۔ پشاور۔ ڈالدیا ہے +

حال فوج کشی انگریزان سلطنت کابل
یعنی مغربی افغانستان پر

تاہنوز ایسا مضبوط سبب جسس سی غیر ملک کی ریاست مین دخل دینا مناسب اور ضروری سمجھا جاوے
کوئی معلوم نہین ہوا۔ الا اوس وقت جو امور باعث فوج کشی ہوئی وہ مختصراً درج کئی جاتے ہین جب
سکھون نے افغانستان شرقی پر قبضہ کرلیا تو دوست محمد خان۔ پشاور۔ کو پھر فتح کرنا چاہتا تہا مگر چونکہ
اوسکو اکیلا اس مہم مین کامیاب ہونیکی امید نہین تہی اسواسطی شاہ ایران اور بخارا کی بادشاہ سی
مدد خواہ ہوا۔ ایران مین بعد وفات فتح علی شاہ کی مرزا عباس کا بیٹا محمد شاہ بادشاہ بنا یہ نوعمر
بادشاہ اپنی باپ متوفی کے ارادہ فتح ہرات کو بدل پورا کرنا مانگتا تہا اور ایسا احتمال گذرا تہا کہ بعد
فتح ہرات کی افغانستان پر دریای اٹک تک ایرانیون کا قبضہ ہوجاوی گا اور قبل اسکے ایرانیون نے

شاہ روس کے دباؤ کی سبب سی شاہ انگلستان سی مدد مانگی تہی اور اس مراد سی کہ شاہ ایران
اپنی ملک کو باہر کے غنیمون سی بچا رکہی نہ یہہ کہ خود باہر کے ملکون پر حملہ کری انگلستان سی کچہہ زر نقد
اور چند ولایتی افسر واسطی سکہانی قواعد فوج ایرانی کو امداد بہیجی گئی تہی اونسی قواعد سپاہ گری سیکہکر
فوج ایرانی گرچہ روسیونکی مقابلے کی لایق نہین ہوئی تہی الا بہرحال افغانستان والونسی بہتر تہی جب محمد شاہ
نی ارادہ فتح ہرات کیا تو شاہ روس کی اجازت ضرور تہی انگلستان چاہتا تہا کہ شاہ ایران فتح افغانستان
کا ارادہ نکرے الا اوسنی حسب صلاح و ترغیب ایلچی روس مصمم ارادہ یورش ہرات کرکے ۱۸۳۵ء مین
بدعوی ہرات و کابل - و قندہار - فوج جمع کری اور چونکہ قبل اسکی باہم روس اور ایران کے
نفاق تہا اور اس یورش کی ارادہ مین ایلچی روس صلاح کار اور متقاضی اس امر کا ہوا بدین باعث جائے
شبہ تہی کہ روسیونکی مراد کچہہ اور ہوگی اوسی عرصہ مین سرداران قندہار نی جو دوست محمد خان کے بہائی
تہی ایک معتبر اپنا اس پیغام سی شاہ ایران کے پاس بہیجا کہ وقت یورش اس طرف کی ہم تمہاری شامل
ہوکر نادر شاہ کی طرح دہلی تک فتح کرتی ہوئی جاوینگی یہہ وکیل بڑی عزت سی بادشاہ نی رکہا اور عہد
ہمراہ سرداران - قندہار - منظور کیا گرچہ وزیر شاہ ایران کا ایلس صاحب ایلچی انگلستان سی کہتا تہا
کہ یہہ معتبر دیوانہ ہی اصل مین ارادہ ہندوستان پر یورش کرنی کا شاہ ایران کو نہین ہے الغرض ماہ
ستمبر ۱۸۳۶ء مین شاہ ایران نی ہرات کی طرف اپنا لشکر لیکر کوچ کیا شاہزادہ کامران والی ہرات نے
اپنا وکیل واسطی صلح کی بہیجا اور ایلچی انگلستان نے بہی منظوری صلح کی صلاح دی بلکہ اصرار سی کہا مگر ایلچی
روس کے پہونچ جانی اور مخالف صلاح دینی سی صلح نامنظور ہوکر قلعہ غوریانکو فتح کرکی فوج ایرانی -
مقابل ہرات کی خیمہ زن ہوئی اس عرصہ مدت مین دوست محمد خان والی کابل کی صلاح ظاہرا کچہہ
نہین معلوم ہوتی تہی اسواسطی لارڈ آکلنڈ صاحب گورنر جنرل ہند نی میجر سکندر برنس صاحب
کو کابل مین بہیجا کہ امیر کابل کا مطلب دریافت ہو مگر دوست محمد خان کا ارادہ کچہہ اور تہا اوسنی
بسبب پہونچ جانی وکیل ایرانی کی برنس صاحب کو ایک گول مضمون کا خط دیکر رخصت کر دیا بجواب اس خط کی گورنر جنرل صاحب ہندوستان نے دوست محمد خان
کو لکہا کہ واسطی صلح ہمراہ رنجیت سنگہ کی سرکار انگریزی مدد مناسب دیوی گی اور تمکو بدستور اپنی ملک مقبوضہ

پر بھی قایم رکھی گئی اور آخر اس شرط سی کہ افغانستان کے مغربی ملکون سی کچھہ تعلق نرکھو اس خط کا دوبا
کوئی جواب نہ آیا اوس وقت ایسا قیاس کیا گیا تھا کہ اس پورش مین ہرات ضرور ایران کی قبضہ
مین آوی گی اور سب مغرب کے ملک شامل ہوکر روس کے تابعدار ہوجاوین گی اور پھر ہندوستان پر حملہ
انگلستان کے ساتھہ مزاحمت کرنے کا احتمال تھا اس سب سی ضرورت معلوم ہوئی کہ مغرب والون کی ہوا
مین کچھہ مداخلت کیجاوی حالانکہ شاہ روس بار بار لکھتا تھا کہ اس فساد سی ہماری کچھہ مراد نہین ہے
اور ارادہ ہند کا تو خود ناممکن ہے شاہ شجاع دعویدار اور حقدار تھا سلطنت کابل کا اور ایسا
سمجھا گیا تھا کہ افغانستان کے سب لوگ اوسکی خواہان ہین اور اوسکی دوست بہ نسبت بارک زیونکی زیادہ
اور زور اور ہین اور نیز رنجیت سنگھہ کی جو اوس وقت دوست محمد سے لڑ رہا تھا شاہ شجاع کے
ساتھہ دوستی تھی اس خیال پر کہ اگر انگریز شاہ شجاع اور رنجیت سنگھہ کی ساتھہ شامل ہونگی تو شجاع الملک
کو آسانی سی افغانستان کے تخت پر بٹھا سکینگے اور تب افغانستان گورنمنٹ ہند کی تابع ہوگا اور مابین
ہندوستان اور مغربی سلطنتونکی روک ہوگی اس مراد سی ۲۶- ماہ جون ۱۸۳۸ء کو بمقام لاہور مابین سر ولیم
یعنی گورنمنٹ انگریزی اور رنجیت سنگھہ و شاہ شجاع کی ایک عہدنامہ تحریر ہوکر ہر سہ کی جانب سی دستخط
لیا گیا اوس عہدنامہ کے روسی ایک فوج انگریزی بنگال اور حاطہ کی دریای سندھ کی طرف روانہ کی گئی اور
وہان اوس سی کچھہ فوج پرینڈنسی بمبی کی بھی شامل ہوئی اس مدت کی مابین محمد شاہ ایرانی ہرات کی تسخیر
مین مصروف رہا چنانچہ ۲۳ تاریخ ماہ جون ۱۸۳۷ء کو حسب بغلیم ایلچی روس کے ایرانی فوج نی ہرات پر بڑے
جوانمردی سی حملہ کیا لیکن بنقصان کثیر اوٹھاکر شکست کہائی اور افغانون نی تلوار اوٹھاکر خندق سی اوترانکو
دورنک بہگا دیا مگر لشکر ایرانی نے پھر بدستور ہرات کا محاصرہ کرلیا تب اجولائی ۱۸۳۷ء کو مسٹر مکنیل صاحب
ایلچی انگلستان نے کرنیل اسٹوڈرٹ صاحب کو اس پیغام سی شاہ ایران کے پاس بہیجا کہ اگر ہرات پر اوو دست
اندازی ہوگی تو اسمین شاہ انگلستان کی ناراضی ہوگی یہہ پیغام والی ایران پر موثر ہوا ۴- اگست کو
اوسنی واپس جانا منظور کیا اور نہم ستمبر ۱۸۳۷ء کو اپنی ملک کو روانہ ہوا لیکن کامران کے ساتھہ اوسنی کچھہ
انتظام صلح و سازش نکیا شاہ روس نے اپنا ایلچی واپس بولاکر اوسکی عیوض مین دوسرا ایلچی مقرر کیا اور

عہدنامہ سرداران قندہار نامنظور کرکے انگلستان کو اطلاع لکھہ بھیجی اور چونکہ یہہ امر ہاجوین مارچ ۱۸۳۸ء
کو ہوا جب مشہور تہا کہ فوج انگریزی افغانستان کو آتی ہی تو اس سی یا جاتا تہا کہ شاہ روس کو
فوج سرکار انگریزی سی کچھہ مزاحمت کرنا منظور نہین ہے الغرض انگریزی فوج نی برستہ سندہ و بلوچستان
امیران سندہ کی تمرد کو بزور شمشیر مطیع کرکی ۲۲ فروری ۱۸۳۹ء کو اونیس ہزار تین سو پچاس سپاہی
نی جمعہ ہزار فوج شاہ شجاع مقام سیوان سی برستہ درہ بولان - قندہار - کی طرف کوچ کیا اور سبب کمی
پانی بہت سی تکلیف اوٹہاکر چہارم ماہ مئی سنہ الہ کو قندہار مین پہونچی و مانکی سردار بہاگ گئی اور ہشتم ماہ
مئی ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع بمقام قندہار - دوبارہ تخت افغانستان پر بٹہایا گیا بعد قیام چہہ ہفتہ کے
ایک بڑا دستہ فوج کا براہ ترنک غزنین کو روانہ ہوا - اور سخت مقابلہ کے بعد ۲۳ تاریخ ماہ جولائی
۱۸۳۹ء کی صبح کو سپاہ انگریزی نی دلاورانہ حملہ کرکے دروازہ کو باروت سی اوڑایا اور شہر غزنین
تسخیر کیا گیا دوست محمد خان یہہ حال سنکر حیران ہوا - اور فوراً صلح کی درخواست کری الا جو شرایط
صلح سرکار انگریزی نی بیان کرین اونکو بسبب زیادہ سخت ہونی کی منظور نکر سکا اور مقابلہ سی عاجز
آکر ترکستان کیطرف بہاگ گیا توپ خانہ اوسکا لیا گیا اور فتحیاب فوج فتح کی بہری بولتی ہوئی
کابل مین داخل ہوئی اور سوای بعضی سرداران قوم غلزائی سب ملک تابعدار ہوگیا بظہور آثار مین کے
جنرل سر جان کین صاحب بعد فتح قلعہ قلات ہمراہی ایک فوج کی اٹک کی راستی ہندوستان کو
واپس گیا اور کچھہ فوج - کابل - مین و اسطی استقلال شاہ شجاع کی چہوڑ دی گئی دوست محمد خان
نی بخارا مین جاکر شاہ بخارا سی مدد مانگی تہی الا والی بخارا نے بجای مدد کی اوسکو قید کرلیا ماہ
اگست سنہ ۱۸۴۰ء کو قید سی بہاگ کر اور کچھہ فوج جمع کرکے متصل بامیان اور دوسری دفعہ قریب درہ

غوربند انگریزی فوج سی مقابلہ آرا ہوا مگر دونون دفعہ شکست کہائی بہ لاچار ہوکر صرف ایک آدمی
کی ساتہہ - کابل - مین چلا آیا اور اپنی آپ کو سپرد افسر فوج انگریزی کردیا اور وہانسی ہندوستان کو
بہیجا گیا پنشگاہ گورنمنٹ ہند سی دو لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن اوسکا مقرر ہوکر لدیانہ مین رہنی کا
صادر ہوا بعد اوسکے افغانستان مین تہوڑی تہوڑی لڑائی ہوتی رہی ماہ اکتوبر برستہ درمیان

کابل اور جلال آباد کی افغانون نے بند کر لیا تب ایکدستہ فوج زیر کمان جنرل سیل صاحب واسطے
لہولنی راستہ کی کابل سے جلال آباد کو بھیجا گیا جنرل مذکور دلاورانہ لڑائی کی بعد جلال آباد مین پہونچ
لیا الا وہان پہر محصور ہوگیا اس موقعہ پر افغانستان مین بغاوت کا جھنڈا کھڑا ہوکر ہر طرف سی فساد
شروع ہوا دویم ماہ نومبر ۱۸۴۱ء کو سر الگذنڈر برنس صاحب شہر کابل کی اندر مارا گیا اگر اوس وقت
لا نیز فوج متعینہ کابل اوس مفسدہ کا تدارک کرتا تو اسقدر دشواری پیش آتی مگر دو دلی مین پڑ جانے
سی وہ وقت ہاتہہ سی جاتا رہا اور بیچی محمد اکبر خان خلف دوست محمد خان کی دغا باز وعہدون
پر اعتبار کرنی سی یہہ نتیجہ نکلا کہ ششم ماہ جنوری ۱۸۴۲ء کو جو چار ہزار پانسو لڑنے والہ سپاہی اور
بارہ ہزار بہیر کی لوگ کابل سی ہندکیطرف روانہ ہوئی اونمین سی بیاعث پڑنی برف اور دغا کی
محمد اکبر خان کی جلال آباد مین صرف ایک ڈاکٹر صاحب زندہ بچکر یہہ حسرت افروز خبر لائی غزنین
اور قندہار مین بہی فساد ہوا۔ اور طرفہ بیوفائی یہہ کہ صفدر جنگ جسکے باپ شجاع کو انگریز افغانستان
کا مالک بنانے آئی تہی وہ بہی جنرل نا ٹہہ صاحب کے لشکر سی قندہار مین لڑا مگر شکست پائی
شاہ شجاع کسی انتظام کے واسطی قلعہ بالاحصار واقع کابل سی نکلکر باہر جاتا تہا کہ دوست محمد خان
کی جانب دارون نی کمین لگاکر اوسپر چند بندوقین چلائین جنمین سے دو اوسکو نازک جگہہ پر لگین
اور فوراً مر گیا اس عرصہ مین بجائی لارڈ اکلنڈ صاحب۔ لارڈ النبرا صاحب گورنر
جنرل ہوکر ہندستان مین آیا اور اسکی دانست مین بسبب ماری جانی شاہ شجاع کی یہہ امر مناسب
نظر آیا کہ افغانستان کی سلطنت مین کچہہ دخل ندیا جاوی رعایا ملک کی جسکو چاہی بادشاہ بنالے
لیکن اتنا حکم دیا کہ جنرل پالک صاحب۔ جلال آباد سی اور جنرل نا ٹہہ صاحب قندہار سی
جاکر اکبر خان کو کابل سی نکال دین اور قیدیان انگریز کو واپس لیکر گہڑی ہائی متصلہ کو سمجھا
کر اکر فوج سرکاری واپس چلی آوی چنانچہ ۱۶ ستمبر ۱۸۴۲ء کو بعد کئی لڑائیون کے جنرل پالک صاحب
کابل کو پہونچا اور جنرل نا ٹہہ صاحب بہی بعد مسماری و خرابی قلعہ قلات غلزائی و گرشک۔ و غزنین۔ کابل
مین داخل ہوا صالح محمد خان نے جسکے سپرد محمد اکبر خان کے حکم سی قیدیان انگریزی بیس ہزار نقد اور اکہتر ہزار

ماہواری پنشن لیناکر کے ستر قیدی انگریز جنرل صاحب کے لشکر مین پہونچادئی اور محمد اکبر خان کو کوہستان
کابل سی پری تک بہگا دیا گیا اور اسطرح گئی ہوئی بات کو فتح مندی کی نام سی انگریز دوبارہ حاصل کر کے
کابل سی واپس ہوئی اور ششم ماہ نومبر ۱۸۴۲ء کو پشاور مین پہونچی بعد ازان دوست محمد خان
کو معہ اوسکی سب ہمراہیان کے بمنظوری شرایط دوستی رہا کر دیا اور افغانستان کا یہہ بڑا معاملہ طی ہوا

حال اس جنگ کا جسطرح افغانستان مین مشہور ہے

کتابی بیان اوپر لکہا گیا مگر افغانستان مین اسطرح مشہور ہی کہ جب آمد آمد فوج انگریزی از راہ قندہار افغانستان
مین گرم ہوئی اوسکی ساتہہ آوازہ فوج کشی سکہان از راہ پشاور مشہور ہوا۔ باستماع ان اخبار کی شاعران
فضول نے بزبان پشتو اور فارسی اس مضمون کے شعر کہنی شروع کئی کہ مسلمانون تلوار کو ہاتہہ مین پکڑو اور جہاد اختیار
کرو دونون طرف سی سپاہ مخالف دین حملہ آور ہے اس مضمون شاعرانہ نی لوگون کے دلپر اثر کیا اور علماون نے
نشان ہاے سفید باندہکر وعظ اور ترغیب جہاد کی دیہہ بدیہہ شروع کری بسبب تعصب مذہبی لوگونکا مزاج خون
ریزی کیطرف مائل ہوا ان بواعث سی فوج آمد قندہار کی مقابلہ کے واسطی چودہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل
مسلمان علاقہ مقر نواح غزنین مین جمع ہوی اور بعد سخت لڑائیون کے انگریزون نے شہر غزنین مفتوح کیا
اور غلام حیدر خان نے بالاحصار غزنین سی بذریعہ طناب اوترکر قوم وردگ مین جا پناہ لی باوجود فتح
غزنین بارہ روز تک افغان انگریزون سی لڑتے رہی اس عرصہ مین شاہ شجاع الملک نے خانان غلزئی
اور دیگر سرداران قوم کیطرف خط بہیجکر طلب کیا اور سب کو فہمائش کری کہ انگریزونکو اس ملک سی کچہہ غرض نہین ہے
صرف میری کمک کیواسطی آئی ہین بعد انتظام کابل پشاور کی راستی ہندوستانکو واپس جاوینگی بلکہ اونکو
خوش کرنیکی واسطی یہہ بہی کہدیا کہ بعد فتح کابل خیبر کی راستی پشاور پر حملہ کرکی سکہونسی ہمکو چہوڑا دینگی
یہہ خبر سنکر لوگونکو صرف تسلی ہی بلکہ شاہ شجاع کی آنی سی خوشی بہی ہوئی اکثرون نے اوسکی اطاعت قبول
کری اور حشری کا لشکر اپنی اپنی گہرونکو گیا ان لڑائیونمین شاخ اندر قوم غلزائی کی بڑی ملک اپنے
قوم کی لشکر کے سرگروہ سمیان سکندر خان و بخشی خان و سرانداز خان و عبد اللہ خان
و بہاول خان تہے اور شاخ ترکی قوم ایضاً مین مرتضی خان اور میرزا خان اور ملکان سلیمان خیل

مہتر موسی و کوت خان تہے اور قوم وردگ مین خدائی نظر خان و اکرم خان اور میر عالم خان سرغنہ تہی اور فارسی بانونکا
سردار محمود خان اور قوم ہزارہ کا جعفر علی اور بختیار علی افسر تہا بعد رفع فساد غزنین شجاع الملک ہمراہی فوج انگریزی کابل کو گیا
اور دوست محمد خان ہمراہی چار سو سپاہی کے کوہستان کی طرف بہاگ گیا اور محمد اکبر خان ولیعہد اسکا بہی ترکستان کی طرف چلا گیا شیر علیخان اور محمد امین خان
بہاگ کر علاقہ زرمت مین پناہ گزین ہوئی شمس الدینخان اور محمد افضل خان اور سلطان خان قوم غلزائی مین
ترغیب بغاوت کیواسطی پہرتی تہی شجاع الملک نے معرفت خان شیرین خان دوست محمد خان کو حیلہ
اور فریب سی کابل مین طلب کیا اور انگریزون پر اوسکا بطور خود آنا ظاہر کیا جب دوست محمد خان گرفتار
ہوکر ہندوستان کی طرف بہیجا گیا تب قوم بارک زئی اور جبار خیل شاخ غلزائی جو رشتہ دار دوست محمد کے
تہی مستعد پیکار ہوئی ڈہائی برس کے آرام کی بعد دفعتاً فساد مچا باعث اس فساد عام کی جو ملک مین مشہور ہین درج کئی
جاتی ہین اول امیر دوست محمد خان کی گرفتاری سی محمد اکبر خان اور دیگر فرزندان اوسکی ہر قوم مین بطور روے
آوری جاکر مدد خواہ اور سرگروہ اس ہنگامہ کے ہوئی دوسری لوگ مشہور کرتی ہین کہ شاہ شجاع نی عبد اللہ خان
اچک زئی و امین اللہ خان تاجک لوہگری و مہتر موسی خان اور عزیز خان و محمد شاہ خان ملکان غلزائی
و ملا عزیز اخوند دیہہ افغانی وغیرہ سران قوم کو بلا کر پوشیدہ کہا کہ انگریز تمہاری گرفتاری کی فکر مین ہین تمکو بہی
گرفتار کرکے مثل امیر دوست محمد خان کے جلا وطن کرینگے اور سبب اس بیوفائی کا یہہ تہا کہ وہ اپنی بی اختیاری
سی ناراض ہوکر سمجہا تہا کہ انگریز حکومت کو اپنی ہاتہہ مین رکہینگے بلکہ یہہ بات مشہور ہوگئی تہی کہ حکم سرکار کمپنی کا اور خالی
ملک شاہ شجاع کا تیسرا یہہ امر کل افغانون مین اہل غرضون نے مشہور کردیا کہ انگریزون نے حکم دیدیا ہی کہ عورات
منکوحہ و غیر منکوحہ فاعل مختار ہین جس سے چاہین رہین اور چونکہ افغانونمین آزادی عورات مثل قتل ناگوار سخت ہے
اسواسطی گہبرا گئی چوتہا عورات خانگی کی آمد رفت کمپ انگریزی مین باعث زیادہ تر غیرت اور خرابی اور کینہ توزی
اور متنفر طباع مخلوق کے ہوئی اوسپر مستزاد یہہ کہ شہر کابل مین متصل باغ شاہ ایک خانقاہ سید مہدی آتش نفس کے
مشہور ہی اسمین بدون اطلاع افسران اعلے چند سواران رسالہ انگریزی نی گہوڑے باندہی تہی اس زیارت کے
اکثر باشندگان نواح کابل معتقد تہی جنکو یہہ زیادتی سخت ناگوار گذری ایسی وقت مین محمد شاہ خان جبار خیل
نی ایک روز صبح اوٹہکر مشہور کیا کہ آج رات خواب مین یہہ بزرگ مجکو کہتا تہا کہ باوجود موجود ہونے اسقدر میری

مرید مسلمانونکی پہر بہی میری مزار کی اسقدر بی ادبی ہوئی ہے اب فوراً تلوار پکڑ کر ان دشمنون کو ملک سے نکال دیو
فتح تمہاری ہوگی اس خود تراش بات نے بڑا اثر کیا اور بلوہ شروع ہوگیا اکثر فوج سرکاری کابل مین تباہ ہوگئی سکندر برنس صاحب
ماری جانے کی بعد باقیماندہ جو جلال آباد کیطرف روانہ ہوئے تہی انپر محمد شاہ خان وغیرہ خانان غلزائیون نے اپنی قوم اور دیگر
اقوام کا لشکر جمع کرکے بمقام تیزین اور گندمک انگریزی فوج سی بسبب برف پڑنیکی جنگ کرکی غالب آئی اور مہتر موسی
خان سلیمان خیل نے غزنین کیطرف آکر ہنگامہ شروع کیا اور بہت لڑائیونکی بعد انگریزون سی کہا کہ تم شہر چہوڑ کر کابل یا
قندہار کیطرف چلی جاؤ تمہاری مزاحمت نہین کرینگی جب اس اقرار پر اعتبار کرکی انگریزی فوج باہر نکلی تب افغانون نے
حملہ کیا اور غزنین مین برف بہت پڑی تہی جسکی سبب سی سپاہ انگریز لاچار ہوگئی اور بہت نقصان اوٹہایا جو قتل سے
بچی وہ پکڑی گئی اور قیدیان گرفتار شدہ نی تا روز رہائی بہت تکالیف اور سختی اوٹہائی بعد فراغت غزنین کے
سب لوگون نے خصوص قوم غلجائی نی کابل کیطرف چڑہائی کی مہتر موسی سلیمان خیل اور سرانداز خان و بہاول خان
اندڑ اور محمد شاہ خان و عزیز خان جبار خیل اپنی اپنی قوم کی سرگروہی مین اس لشکر کی افسر تہی اور وزیر محمد اکبر
خان خلف امیر دوست محمد خان ترغیب دہندہ اور سب کا پیشرو تہا جب شاہ شجاع سردار شجاع الدولہ
خان کے منصوبہ سے مارا گیا تب سوای بارکزیونکی ریاست کی لایق کوئی نہین تہا بعد رفع فساد کابل جیسا کہ
اوپر لکہا گیا امیر دوست محمد خان رہائی پاکر اپنی ملک مین واپس آیا اور بدستور حکمرانی کرنی لگا اس
یورش کے مخالف نتیجہ کے سبب سے انگریزونکا نام افغانستان مین بدنام ہے بعد اس فساد کے +

مغربی حصہ مین

بارکزیون کا تسلط رہا الا ہرات ۱۸۴۲ء تک شاہزادہ کامران ابن شاہ محمود سدوزئی کی قبضہ مین
تہی اسکو وزیر یار محمد خان علیکوزئی نے ۱۸۴۲ء مین قتل کرکے اپنا قبضہ کرلیا جب وہ مرگیا سردار سید محمد خان
اسکا بیٹا اپنا باپ کا جانشین ہوا جب اسکی دماغ مین خلل پڑا اور ملک مین بی انتظامی ہوگئی تب عیسی خان کوہی
ہرات پر قابض ہوگیا جس سے سردار سلطان احمد جان ابن سردار محمد عظیم خان برادرزادہ امیر
دوست محمد خان نے باعانت شاہزادہ ایران لے لی علاوہ افغانستان کی بلخ اور نیز قہندز کو جو
بخارا سے جنوب کیجانب کوہ ہندوکش سے شمال دریای جیحون کے کنارہ پر واقع ہے ۱۸۵۰ء مین سردار

محمد افضل خان سب سے بڑے فرزند اور امیر دوست محمد خان نے بزور فوج فتح کیا اور باوجود ناراضگی رعایا اور فساد
چہوٹے چہوٹی رئیسان میمنہ اور سرپل اور شبرغان ملک پر قبضہ قایم رکہا ہوا ہے امیر دوست محمد خان
والی کابل نی ۱۸۵۶ء کو تازہ عہدنامہ سرکار انگریزی سی کیا جسکا مضمون بسبب طوالت درج نہین کیا گیا
مختصر مطلب یہہ کہ مین گورنمنٹ انگریزی کا ہمیشہ دوست رہون گا اور اوسکی دشمن کو اپنا دشمن سمجہونگا
اور اسیطرح سرکار انگریزی نے بہی رابطہ اتحاد کو اوسکی ساتہہ مضبوط کیا شروع ۱۸۶۲ء مین مسمی عبد الغفور خان
تیمنی کے سردار نے جو ملک غور سی علاقہ تیورہ کا رئیس تہا عداوت خانگی کے باعث سی اپنی ایک رشتہ دار ساکن
علاقہ فرہ کو قتل کر دیا فرہ کا مضبوط قلعہ قندہار اور ہرات کی راہ مین واقع ہی محمد شریف خان ولد
امیر دوست محمد خان حاکم قلعہ مذکور کو اس بدعت سردار تمنی سی طیش ہوا - اور اوسنی اپنی باپ -
دوست محمد خان سی عبد الغفور خان کو سزا دینی کی اجازت چاہی امیر دوست محمد خان نے کچہہ
تامل کے بعد اجازت دی جب اس ارادہ کا حال سلطان جان والی ہرات نی سنا تو اوسنی حجت اور اعتراض
کیا اوسکی بی بی جو امیر دوست محمد خان کی دختر تہی معہ اپنی فرزند شاہنواز خان کے ہرات سی
فرہ کو بدین غرض گئی کہ آپسکے خاندان مین لڑائی فساد نہو جب اوسکی ملاقات محمد شریف خان سے
ہوئی تو یہہ خبر مشہور کی گئی تہی کہ امیر صاحب کی دختر کی التماس کے سبب سے عبد الغفور خان پر عفو کیا گیا
چنانچہ اس خبر کے سنی سے اوس سردار نی اپنی ہمراہیونکو متفرق اور منتشر کر دیا تب محمد شریف خان نے
ناگہان شب کیوقت کوچ کرکے عبد الغفور خان پر حملہ کیا اور اوسکو لاچار بہاگنا پڑا سب ملک اوسکا
محمد شریف خان کے قبضہ مین آگیا عبد الغفور خان اپنی مربی سلطان جان کے پاس چلا گیا شروع
ماہ مارچ مین سلطان جان نے واسطی اعانت عبد الغفور خان کے سبزوار کیطرف جو ہرات اور فرہ
کی مابین سے کوچ کیا اوسکی ہمراہ آٹہہ ہزار فوج آئین اور تین توپین اور سوا اسکی ملکیہ سپاہ بہت تہی یہہ
سپاہ مقام خلعت گاہ مین پہونچی جو فرہ سی ساڑہی چار میل کے فاصلہ پر ہے اوسوقت سردار سیف خان
نوجوان فرزند امیر دوست محمد خان کا قلعہ فرہ مین تہا اور اوسکی پاس جمعیت یہہ تہی چار کمپنی سپاہ
پیادہ آئین اور دو سو چیز ایلچی اور دو سو سوار اور چار چہوٹی توپین لیکن دروازی قلعہ کے خانان فرہ کے اختیار مین

تہی بعد محاصرہ اونیس روز کے خانان مذکورین سے خانمحمد خان عیدو خیل و جبار خان نورزئی و محمد خان
اچک زئی نے دروازے کھولدئی تب سیف اللہ خان کو سیف چھوڑکر مجبور قلعہ دیدینا پڑا جو مستورات
قلعہ مین تہین محفوظ رہین اور سپاہ سی ہتہیار لیکر باہر نکالدیا گیا یہہ ناخوش خبر امیر دوست محمد خان
کو بمقام جلال آباد پہونچی اونہون نے فوراً قندہار کی اونچی اونچی آدمیونکو خط لکھکر محمد امین خان کے
اطاعت کا حکم دیا اور خانان جلال آباد - کابل - غزنین اور علاقہ کوہستان کو معہ سعادت خان
لال پورہ والے کے تنبیہ کیا کہ اپنی اپنے ہمراہیونکو لیکر نوکری کے واسطے حاضر ہوجاوین اور خود بعد کچھ توقف
کے جو بیچ نہ سکتا تہا قندہار کیطرف کوچ کیا اور نہم تاریخ جون ۱۸۶۳ء کو کرشک مین پہونچا سولہوین جون کو دریائی
ہلمند سے عبور کرکے بی مقابلہ سیدہا فرہ کو کوچ کیا چند عرصہ سخت محاصرہ کے بعد میر افضل خان حاکم قلعہ نے
تاریخ ماہ جون سنہ الیہ کو فرہ امیر دوست محمد خان کے حوالہ کیا بعد حصول اصل مطلب کے امیر دوست محمد خان
نی اپنی جرات جبلی سی ارادہ تسخیر ہرات مصمم کرکے ہرات کی طرف عنان عزیمت کو پہیرا سلطان جان
کی فوج جو فرہ کو آتی تہی پیچہی ہٹ گئی ۲۰ تاریخ ماہ جولائی کو امیر دوست محمد خان کی فوج نی شہر ہرات
کا محاصرہ شروع کیا ایام محاصرہ مین فریب اور دغا بہت کچہہ ہوی اور ایک دوسری کی فوج سی آدمی برگشتہ
ہوکر جلتے آتے رہے ابتداء محاصرہ مین امیر دوست محمد خان کی دختر سلطان جان کی بی بی نے جو بہ
لیتی تہی وفات پائی اور ششم اپریل سنہ ۱۸۶۳ء کو سلطان جان خود بہی فوت ہوا اکثر لوگ اشتباہ
زہر دہی کرتے ہین بعد اوسکی بہی دوست محمد خان اس ارادہ پر قایم رہا کہ ہرات کو مفتوح کرین
عرصہ تک شاہ نواز خان والی ہرات مرحوم کا فرزند دلاوری سی لڑتا رہا لیکن آخرکار ۲۰ ماہ مذکور سنہ ۱۸۶۳ء
کو امیر دوست محمد خان نی سخت حملہ کیا اور بسبب دغابازی سپاہ قلعہ دار کے ہرات پر تصرف کرلیا اس فتح
کی خبر تا ہنوز اچہی طرح مشتہر نہین ہوچکی تہی کہ بتاریخ نہم ماہ جون سنہ ۱۸۶۳ء مطابق سنہ ۱۲۷۹ ہجری امیر
دوست محمد خان نے بمقام ہرات وفات پائی بعد اوسکی امیر شیر علیخان جسکو باپنے ولیعہد کیا تہا حکمران
ہوا شیر علیخان محمد شریف خان کو ہرات مین چہوڑکر خود معہ شاہ نواز خان جو بطور نظربند
قید تہا کابل کو واپس ہوا فی الحال بجای امیر دوست محمد خان اپنی باپ کے امیر شیر علیخان کی

نشین ہے مگر اور بھائی اس سی مخالف ہین سب سے پہلے محمد اعظم خان والی خوست اور علاقہ کورم نے
شیر علیخان کی حکومت سی اعتراض کرکے دعوی کیا کہ محمد افضل خان جو اوسکا حقیقی بھائی اور سب
فرزندان امیر مرحوم سی بڑا ہے مستحق ریاست اوسکو سمجھنا چاہئی شیر علیخان کو یہ بات ناگوار گذری
جب محمد اعظم خان کہلے بندون باغی ہو بیٹھا تب شیر علیخان کے فرزند بچہ اسی محمد رفیق خان
فوج کشی کرکے علاقہ خوست و کورم مقبوضہ محمد اعظم خان مفتوح کرلیا اور محمد اعظم خان بسبب نا
اور بیدلی فوج اوسنی مقابلہ نکر سکا لاچار جان بچانی فرض سمجھکر سب مال اسباب چھوڑ کر جریدہ ڈیڑھ سو سوار کے
ساتھہ علاقہ کوہاٹ سلطنت انگریزی کی حدود مین پناہ طلب آیا میجر ہوجس صاحب کمشنر
قسمت پشاور نے ملاقات کرکے حسب ایمائی گورنمنٹ پنجاب بہت تپاک سی اوسکی مہمانی کی اور گورنمنٹ
کی منظوری سی بمقام راولپنڈی محمد اعظم خان کی رہایش تا تصفیہ فساد خانگی تجویز ہوئی اور بطور مہمانی اول دیڑھ
سو روپیہ روزینہ اور پھر جب سوا رکم کردئی تو پچاس روپیہ یومیہ سرکار انگریزی سی واسطی محمد اعظم خان کے
مقرر ہوا تا ہذالیوم راولپنڈی مین فروکش ہے جب محمد اعظم خان کو شیر علیخان اسطرح اوارہ کرچکا تو
محمد افضل خان کی طرف جو بلخ کا حاکم تھا توجہ کری وہ بھی ترکستان سی کوچ بکوچ کابل کیطرف
چلا آتا تھا بمقام دشت سفید ہر دو لشکر ہراول کے مابین چند جنگ واقع ہوئی مگر محمد افضل خان کے
سپہ سالار اور اوسکی فوج بھی آراستہ تہی نبرد آزمائی کی سیدا نہین مغلوب نہو سکا تب شیر علیخان نے
صلح کا پیغام بھیجا چند شرایط خفیف کے ساتھہ صلح منظور ہوئی اور بمقام مزار شریف ہر دو برادران نے
حلف مصحف مقدس کیا کہ ان شرایط کی مخالف کوئی امر نہین کیا جاویگا جب اسطرح عہد بہ سوگند قوی مضبوط
ہوچکا تب دوسری روز محمد افضل خان ملاقات کیواسطی اوسکے ڈیرہ پر آیا شیر علیخان نے عہدنامہ
لوبر سر طاق رکھکر حلف شکنی کری اور محمد افضل خان کو گرفتار کرکے قید کرلیا اوسکا بیٹا مفرور ہوکر
شاہ بخارا کے پاس مدد خواہ گیا اس عہد شکنی سے تمام افغانستا مین شیر علیخان کا بدنامی کے سا
اعتبار اوٹھہ گیا اور محمد امین خان حاکم قندہار و محمد شریف خان وغیرہ چند برادران شیر علیخان
سی بیزار ہوکر خود مختار بن بیٹھے جنکی اوپر فوج کشی کی طیاری شیر علیخان کررہا ہے دیکھا چاہئی اس

خانگی فساد کا انجام کیا ہو مگر عنوان ناقص معلوم ہوتے ہین کل آمدن افغانستان مغربی کی معہ علاقہ بلخ محاصل اراضی کے ساتھہ محصول سوداگری وغیرہ ملاکر سالانہ تقریبًا ایک کروڑ کی کے ہے اسمین پچاس لاکھہ تو کابل قندہار وغیرہ اصلی افغانستان کی اور پچاس لاکھہ ہرات کی معہ توابعات اوسکی اور باقی بلخ وغیرہ گرچہ اراضی پر کچھہ محصول بہت سخت نہین مگر باجہہ کی بے انتظامی مشہور ہے اور تنقیح حقوق مالکان اراضی کے واسطے صرف قبضہ شمشیر سے مال سوداگری کی محصول مین زیادہ سخت گیری اور بی تدبیری ہی اگر انصاف کی ساتھہ ہر طرح کے محاصلات کا انتظام شایستہ کیا جاوے تو رعایا کی آسودگی کے سوائی رقم آمدن کو بھی مدد مل سکتی ہے واسطے داد رسانی رعایا حکام افغانستان مغربی کے علاقون مین واسطے فتوی شرعی قاضی مقرر ہین اور گرچہ ظاہرا مشہور یہہ ہی کہ موجب حکم قران شریف فیصلہ پاتے ہین مگر حقیقت مین جو اوسطرف کی رعایا سی حال سنا گیا تو معلوم ہوا کہ قاضیون پر نگرانی حکام کیطرف سی برای نام ہے قاضی جی نے جس طرف سی شکم پوری کرلی اوسکی مفید مطلب فتوی دیدیا اور اس بہانہ پر اکثر ظلم ہوتا ہے حکام رعایا پرور کو بیدار مغزی چاہئی

حصہ مشرقی افغانستان

کا بعد یورش انگریزان کے بھی بقبضہ سکھان رہا الاجب ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء کو رنجیت سنگہ والی لاہور نے وفات پائی تو سلطنت سکھان کا اوج بھی اوسکے ساتھہ ختم ہوا رنجیت سنگہ کے بعد بیٹا اوسکا کھڑک سنگہ جو کم ہمت اور سادہ لوح تھا گدی نشین ہوا جسکو کنور نونہال سنگہ نی قید کیا اور خود مالک بن بیٹھا ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مین کھڑک سنگہ مرگیا اور اوسی روز نونہال سنگہ بھی باپ کے جلانسی فارغ ہوکر شہر کو آتا تھا ایک دروازہ کی گرنے سی بباعث لگنی ضرب شدید مرگیا اوسکی والدہ رانی چند کور کو شہزادہ شیر سنگہ ولد رنجیت سنگہ نی جو بصلاح دھیان سنگہ وزیر کے گدی نشین ہوا تھا مرواڈالا بعد اوسکے ۱۸۴۳ء مین شیر سنگہ خود بھی لہنا سنگہ اور چیت سنگہ سندھانوالیان کی ہاتھہ سی قتل ہوا۔ اور دھیان سنگہ وزیر بھی اوسی روز مارا گیا پھر تو فوج خالصہ مین ایسی بے اتفاقی ہوئی کہ جس سکھہ سردار نے اونکو زیادہ تنخواہ اور انعام دینا قبول کیا اوسنی جیسی چاہا مرواڈالا چنانچہ اسیطرح راجہ سوچیت سنگہ اور راجہ ہیرا سنگہ کنور پشاورا سنگہ سردار جواہر سنگہ وغیرہ کئی سردار اپسکی لڑائیون مین نوبت بنوبت ماری گئی آخر کار بصلاح رانی خجندہ

والدہ دلیپ سنگھ کے راجہ لعل سنگھ تو شیخانیہ بعہدہ وزارت مقرر ہوا اور چونکہ اونکو بھی اپنی جان کا خوف تہا اسواسطے دربار مین مشورت ہوکر انگریزونسی تجویز لڑائی کی ٹہری اور فوج کو حکم ہوا کہ فیروزپور کو کوچ کری ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۴۵ء کو فوج روانہ ہوئی اور خیرہ سری سی خالصہ جی کی فتح دلاتے ہوئی دریای ستلج سی بھی پار ہوگئے یہہ ناگہانی خبر سنکر ہنگامہ لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل ہند سے ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ایہ کو ایک اشتہار جاری ہوا کہ جسکا مضمون مختصراً یہہ ہی فوج سکہون نے برخلاف عہدنامہ ہوجہ سال ۱۸۴۶ء دریای ستلج سی بارادہ جنگ عبور کیا اس سبب سی علاقہ این رودی ستلج ضبط ہوکر ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین شامل کیا گیا +

حال قبضہ انگریزان

چونکہ افغانستان کی حصہ مشرقی پر تسلط انگریزان بشمولیت صوبہ پنجاب ہوا لہذا مختصراً ذکر ضبطی پنجاب مناسب نظر آیا جب سکہونکی طرف سی اسطرح ناگہان عہد شکنی ہوی تب جسقدر جلدی سی ممکن تہا نواب گورنر جنرل اور سپہ سالار ہند نی افواج ضروری کو جمع کرکے مقابلے کا حکم دیا چنانچہ چار لڑائی مفصلہ ذیل ہوئین کہ اون چار ونمین سکہونکو شکست در شکست ہوتی رہی - اول جنگ مدکی یہہ لڑائی ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ء کو ہوئی اور سترہ ضرب توپ سکہونکی انگریزون کے ہاتہہ لگی دویم جنگ فیروشہر ۲۱ ماہ دسمبر سنہ ایہ کو یہہ لڑائی راجہ لعل سنگھ سی ہوئی اور اسمین تہتر (۷۳) ضرب توپ سکہہ میدانمین چہوڑ گئے سوم جنگ مقام آلی وال جو ۲۸ تاریخ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۶ء کو رنجور سنگھ سی ہوا - اور اس لڑائی مین بہت سکہہ دریا مین ڈوب مری اور بچانش توپ انگریزون کے قبضہ مین آئے چہارم مقام سبراون ۱۰ ماہ فروری سنہ ایہ کو لڑائی واقعہ ہوئی جسمین سکہون نے بالکل شکست پائی سردار شام سنگھ اٹاری والہ یہہ اسی لڑائی مین مارا گیا واضح رہی کہ سکہونکی اسمین نا اتفاقی اور پھوٹ کی سبب سی انگریزونکو فتح نصیب ہوی ورنہ یہہ ممکن نہین تہا کہ انگریز باوصف اسقدر قلیل فوج کی ایسی عظیم لشکر پر ایسی جلدی فتحیاب ہوجاتے الغرض بعد شکست سکہان نواب گورنر جنرل صاحب لاہور مین داخل ہوی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ ابن رنجیت سنگھ نی سبب اس فساد کا سرکشی فوج سکہان ظاہر کرکے عفو تقصیرات چاہی عذر اور

مقبول ہوکر نہم مارچ ۱۸۴۶ء کو ایک عہدنامہ جدید لکہا گیا جسکی موجب بعوض خرچ لڑائی اور گستاخی
ملک جالندہر دوآب اور کشمیر و ہزارہ معہ دیگر پہاڑی ملکون کے سرکار لاہور سی گورنمنٹ انگریز نے
لیکر باقی تمام ملک پنجاب دلیپ سنگہ کو چہوڑ دیا گیا اور حسب درخواست والی پنجاب ایک صاحب رزیڈنٹ
لاہور مین مقرر ہوا - اور چند صاحبان اسسٹنٹ رزیڈنٹ اضلاع مین واسطی انتظام اور امن کے بہیجی
گئی چنانچہ افغانستان کی حصہ شرقی مین بمقام پشاور - جارج لارنس صاحب اور بمقام بنون
و دیرہ جات - ہربرٹ اڈورڈس صاحب ناظم اور حاکم ہوی بعد اوسکی ۱۸۴۸ء کو ایک بڑا
بلوہ ملک پنجاب مین واقع ہوا - اول تو دیوان مولراج نی ملتان مین فساد کیا اور دو صاحبان
انگریز کو مار ڈالا اور پہر چتر سنگہ نے ملک ہزارہ مین سرکشی کری اور جب پشاور مین سپاہ سکہہ نے
بغاوت کی تو جنرل جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ نی کوہاٹ مین سلطان
محمد خان بارک زئی کے پاس پناہ لی تہی صاحب موصوف سلطان محمد خان کے محسن اور آزاد کنندہ
یعنی ہرمنری لارنس صاحب کے بہای تہی سلطان محمد خان نے ننگ افغانی کو داغ لگا کر جنرل
جارج لارنس صاحب اور انکی میم صاحب کو بتاریخ ۳ دسمبر ۱۸۴۸ء سکہونکی حوالہ کر دیا اور کرنیل سر ہربرٹ اڈورڈ صاحب ملتان کی تسخیر مین بانتظام
تمام مشغول رہی اس بلوہ مین بہی سوای ملتان کے چار بڑی سخت لڑائیان ہوئین کہ جن مین سی ۲۱ فروری ۱۸۴۹ء
کو اخیر لڑائی مین بمقام گجرات سکہونکو شکست فاحش نصیب ہوئی اور بمقام راولپنڈی - شیر سنگہ
اور چتر سنگہ از خود افسران فوج انگریزی کی حضور حاضر ہوگئی بعد رفعہ فساد ثانی کے بموجب اشتہار مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء
تمام ملک پنجاب معہ حصہ شرقی افغانستان سلطنت انگریزی مین داخل ہوا کمپنی کا ٹہیکہ فتح ہوکر ۱۸۵۹ء سی ملکہ
کوئین وکٹوریا شاہزادی انگلستان ہندوستان کی فرمان روا ہی افغانستان کے حصہ شرقی مین فی زمانہ
دو قسمت اور پانچ ضلع ہین اور ہر قسمت مین ایک صاحب کمشنر اور ہر ضلع مین ایک ایک صاحب ڈپٹی کمشنر
اور چند صاحبان اسسٹنٹ کمشنر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کام عدالت کرتی ہین کل آمدن سالانہ حصہ مشرقی افغانستان
محروسہ گورنمنٹ انگریزی تقریباً بیس لاکہہ روپیہ کے ہے *

حال انتظام سرحد و اقوام سرکش

واضح ہو کہ حصہ شرقی افغانستان محروسہ گورنمنٹ انگریزی یعنی قسمت دیرہ جات اور پشاور کے
مغربی و شمالی حدود کی پہاڑونمین کل آزاد قومین آباد ہین اور انگریزی عملداری سی پہلی وہ لوگ میدانکے
ملک کو بطور شکارگاہ تصور کرتے تہی مدت مدید سی کچہہ بباعث تعصب مذہبی اور زیادہ تر اپنی جبلی طینت
کے سبب سے اس ملک مین غارت گری اور راہزنی کرتے چلے آئی ہین گورنمنٹ انگریزی نی اونکی حملے
اپنی علاقہ سی صرف اسطرح روکے ہین کہ بوقت وقوع کسی نمود بدعت کی اونکی پہاڑونکی اندر فوج بہیجکر مفسدونکے
سرزنش کی گئی اور واسطی آیندہ کے اطمینان امن بزور شمشیر لیا گیا ضلع پشاور - علاقہ یوسف زئی کے
شمالی و شرقی پہاڑونمین قوم حسن زئی اور متعصب وہابی ہندوستانیونکی واسطی جو مقام ستانہ - اور
نواح کوہ مہابن مین مجاہدین بنکر قرار گزین ہوتے ہین چند مراتب فوج کشی ہوی ۱۸۵۸ء مین جب ستانہ پر
بسرکردگی میجر جنرل سر سڈنی کاٹن صاحب یورش ہوئی تو اوسکی بعد قوم اماز ئی اور قوم جدون
سی عہد لیا گیا کہ پہران آوارہ ہندوستانیونکو ستانہ مین آباد نہونے دینگے کہ جس سی رعایا سرکار انگریزی
کو تکلیف پہونچا سکین لیکن ۱۸۶۱ء مین بمقام ملکا علاقہ چملہ کے بیچ بسبب عہد شکنی قوم اماز ئی و جدون کے
اوس قسم کے ہندوستانیون نے اجتماع کیا اور بی گناہ رعایا سرکار کو تکلیف دینی شروع کری جسکی تدارک کے
واسطی ۱۸۶۳ء مین ایکدستہ فوج کا زیر حکم برگڈیئر جنرل سر نیول چمبرلین صاحب براستہ درہ انبیلہ پہاڑ کے
اندر بہیجا گیا ۲۶ - اکتوبر ۱۸۶۳ء کو بڑی سخت لڑائی ہوی اہل بنہیر اور سواتہہ نے بہی چملہ والونکی مدد
کری آخر کار بعد بہت سی لڑائیونکی موضع انبیلہ و لعلو و ملکا جلا دیا گیا اور چملہ و بنہیر والونسی چند یرغمال
اس اطمینان کیواسطی کہ آیندہ یہہ ہندوستانی لوگ وہان قیام نکر سکین لیکر فوج انگریزی واپس آئی اور اسیطرح
قوم مہمند پنڈیالی - و موسی زئی نے جو دریاء سواتہہ کی کنارہ چپ اور راست کی پہاڑونمین ملحق حدود
سرکاری آباد ہین ہمیشہ سرکاری رعایا کو تا بمقدور تکلیف پہونچانی سی دریغ نہین کیا تہا ماہ جنوری ۱۸۶۱ء
مین اونکی سردار نواب خان نے خود بخود آزمایش کا نتیجہ دیکہکر اطاعت قبول کی ۱۸۶۳ء مین قوم مہمند

شاخ موسی زئی وغیرہ نی بسرکردگی سلطان خان فرزند سعادت خان لعل پورہ کی سرحد
پر بہت جرات سی مزاحمت کی الآ ایک دستہ فوج انگریزی نے اونکو پیچھی ہٹاکر پس پا کردیا آخرش
سردار محمد علیخان ولیعہد امیر شیر علیخان والی کابل نی جاکر سعادت خان کو گرفتار کرلیا
اور جہت آیندہ انتظام فساد کیا پشاور اور کوہاٹ کی سرحد پر درہ خیبر سی لیکر مشرق کوہ خٹکان
تک قوم آفریدی جنگجو فرقہ آباد ہے ابتدا مین اسکی جانب سی بھی وارداتین بہت ہوتی رہین کئی دفعہ
سرکوبی سی کچھہ سیدھی ہوئی مگر تاہنوز کبھی کبھی پرخاش کہتی ہین وہ درہ جسمین سے کوہاٹ اور پشاور
کا رستہ انکی پہاڑونکی بیچ سی ہے اسمین انکی مزاحمت زیادہ تر موثر ہوسکتی ہے قوم آفریدی کی عادات
مین وحشی خوی کی ساتھہ ایک دلیری داخل ہے اس قوم سی جنوب کچھہ ضلع کوہاٹ اور اکثر باہر از حد
محدود سرکار رسمی اورکزئی بستی ہے زیادہ تر ذکر کے لایق اس سرحد پر قوم وزیری ہے جنکا مفصل حال
اس کتاب کے دوسرے حصے کے چوتھی باب مین لکھا گیا ہے قوم وزیری اور بٹنی سی جنوب قوم شیرانی نے
بھی چند عرصہ سرکاری علاقہ سی مزاحمت رکھی مگر فی الحال وہ صاف اور جب ہین ضلع دیرہ غازیخان کے
مغربی پہاڑونمین اقوام بلوچ سی قوم مری زیادہ تر فتنہ انگیز ہے مولف نی جو قریب چار سال سرحد
پر کام کیا ہے اپنی تجربہ اور لوگونکی عادات سی جو امورات مفید انتظام سرحد معلوم ہوئی اونکو بدون
لکھی چھوڑ دینا مناسب نہ سمجھا واضح ہو کہ یہہ آزاد قومین جو ہماری سرحدی پہاڑون مین ہمسایہ ہین اکثر
سادہ لوح بےعلم کینہ توز زود رنج ناعاقبت اندیش اور متعصب ہین اس قسم کے لوگو پر آشتی زیادہ کار
گر ہوتی ہے مگر بعضی مواقع پر برعکس اوسکی فورًا سرکوبی مطلوب ہے ان اقوام مین عموماً دو قسم کے لوگ ہین
ایک وہ قومین جنکی آمدرفت سرکاری علاقہ مین بذریعہ بیوپار و خرید فروخت ضروریات رہتی ہے دوسرے
وہ شعبی جنکے آمدرفت کم یا نہین ہے جب سرکاری علاقی مین باہر کی سرحدے لوگونکی جانب سی کوئی واردات
از قسم سرقہ یا ڈکیتی وغیرہ سرزد ہو تو سب سی پہلے عہدہ دار سرکار یکو دریافت کرنا اس امر کا مطلوب ہوتا ہی
کہ مجرم اس جرم کا کون قوم یا شعبی سی ہے امر گرچہ اندر پہاڑ کی عیان ہوتا ہی مگر جاسوس کے بیانکی نسبت جبتک
کامل اطمینان چند مختلف بیانون سی نہوسکی اعتبار کم کرنا چاہئی بعضی دفعہ جاسوس خلاف واقع بیان کردیتے

ہین جب یہہ امر محقق ہوچکا کہ فلانی قوم کا مجرم تہا تو اسبات کی تمیز مطلوب ہوتی ہے کہ اُس قوم کی
بہیر کی آمد رفت ہماری علاقی مین ایسی ہے کہ جب اوسکی بندش کیجاوی تو اوس قوم کی لوگ ہماری
دعوی کی ایفا، بذریعہ حاضری مجرم یا واپسی مال مسروقہ یا جیسی انصاف کو مطلوب ہوکر دینگی جب یہہ صورت ہو
تو بذریعہ پیغام اُس قوم کی ملکان کو اطلاع دیجاوی کہ اسقدر میعاد مین مال یا مجرم حاضر کرین اور اگر اپنی بیگناہی
سمجہتی ہین تو میعاد معینہ کے اندر حاضر ہوکر عدالت مین بابت اس الزام کی اپنی صفائی کرائین ورنہ بعد میعاد
مذکورہ کے اوس قوم کی بہیر اور آمد و رفت سرکاری علاقی سی تبتک مطلق بند کیجاوی گی جبتک جرم سی بریت
نہ حاصل کرو یا دعوی کی ایفا، نہو اگر اوس میعاد مقررہ کے اندر کوئی صورت نکرین تو فوراً اونکی بہیر مسدود
کرکے جو آدمی اوس قوم کا ملی اوسکو بطور یرغمال گرفتار کرکے مال جو بہیر کا ملی قرق کیا جاوی تاوقتیکہ وہ
لوگ دعوی عدالت کو قبول کرکے مال یا مجرم یا معاوضہ مجوزہ حاکم آداء کرین اکثر معاملات مین تجربہ سی یہہ
طریق کارگر معلوم ہوا دوسری صورت یہہ ہی کہ جب مجرم اوس قوم کا ثابت ہوا جسکے آمد رفت ہماری علاقی مین
کم ہو یا بیقدر ہی تو بقول جامی (مصرعہ کہ جز جہل بر جہل نارد شکست + چپ چاپ اُس مجرم کی قوم کا جو
آدمی یا بہیر ملے اوسکو پکڑ کر بطور یرغمال رکہا جاوی اور پہر قوم کیطرف پیغام بہیجا جاوی کہ جبتک تم مال
یا مجرم یا جیسا دعوی عدالت کا ہو تسلیم نہین کروگی تو یہہ مال مقروقہ تمہارا نیلام ہوجاویگا اور یرغمال بہی
بند رہیگا یہہ تجویز آخری گرچہ بعضی حاکم برتتی ہین اور ظاہر مین اس سی فایدہ واپسی مال کا نکل آتا ہی مگر حقیقت
مین مخلوق کو ہی کے طباع سی غیر موافق اور نیز اوس مشہور راست بازی انتظام سلطنت انگریزیسی مخالف ہی کیونکہ
بی خبر اسطرحکی ناگہان گرفتاریسی لوگ طعن دغا دہی اور ظلم کا نسبت عدالت کے کرتے ہین جہانتک ہوسکے
اُس قوم ماخوذ کو معقول کرکے پہر خواہ جبراً معاوضہ لیا جاوی مگر اونکو مہلت پیشی عذرات اور صفائی
اتہام ضرور دینی چاہئی تاکہ محروسہ سلطنت انگریزی کی باہر کے لوگونکی دل پر یہہ بات نقش ہوجاوے
کہ عدالت ہای سرکاریکو بوقت انصاف پژوہی سب مخلوق اندر باہر کی یکسان ہے اسبات کا تیقن
ہوجانا باعث نتیجہ نیک کا معلوم ہوتا ہے مگر ملحوظ رہی کہ یہہ صورتین مندرجہ بالا عام ہین اور سرحدی
انتظام ایسا نازک ہی کہ ہر مقدمہ وقوعہ مین خاص غور کے ساتہہ انجام ہونا چاہئی جن اقوام کی ساتہہ عہد ہوچکا

ہی اونکی نسبت ہمیشہ بموجب اوس اقرار کی عملدرآمد کیا جاوی وہ عہدہ دار جنہون نے سرحدی انتظام مین تجربہ
لیا اس امر مین متفق ہونگی کہ اگر مجرمان کو ہی کی صرف ذات خاص تک مواخذہ محدود کیا جاوے
تو انتظام سرحد مطلق نہین ہوسکی گا کیونکہ وہ مجرم ایک یا چند شخص مین جب پہاڑ مین جاکر پنہان ہی تو
خاص اونکی ذاتی گرفتاری بہت دشوار ہی اسواسطی اوس مجرم کی کل قوم مواخذہ طلب سمجھنی چاہیئے
مگر اسمین اتنا خیال رہی کہ سب سی پہلی مجرم کی اس شاخ کی آدمی ماخوذ کئی جاوین جنکا تعلق اوس سے
ہو اور اسکی نیکی بدی کا اثر اپنی پر موثر سمجھین اور اوسکی بعد اوس شاخ کی بڑی قوم جو ابدہ سمجھی
جاوی تاکہ اس دباؤ ذمہ واری مشترکہ سی وقوع واردات کم ہو اور لوگ سمجھین کہ بہت آسانی کے
ساتھہ سرکاری عدالتین ہم سی مواخذہ اور معاوضہ سخت لیکر اُس فایدہ کی جگہہ جو غارتگری و سرقہ سی
ہوا نقصان پہونچاوینگی واسطی حصول واقفیت شاخ اور قوم ہر ایک فرقہ کے حصہ دویم اس کتاب کا
دیکھو بعض واردات کبھی کبھی ایسی سنگین اور نازیبا بسبب جہالت سرحدی لوگونکی وقوع ہوجاتی ہین کہ
جنکی انتقام اور آئندہ کی اطمینان لیے کیواسطی بمنظوری سوپریم گورنمنٹ قوم مجرم کے پہاڑی ملک مین
فوج لیجاکر اونکو سزادینی کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ لوگ یہہ سمجھکر عبرت پکڑین کہ سرکار انگریزی صرف آشتی
کی حکمت سی اپنی سلطنت محروسہ کی حفاظت نہین کرتی بلکہ بزور شمشیر معاوضہ لینی کی توفیق رکھتی ہے
الا اسطرحکی فوج کشی بہت احتیاط طلب ہے تاکہ سوای اُس قوم مجرم کی اور لوگ ناحق دشمن نہ بنای جاوین
اور نیز اوس فرقہ مدعا علیہ اور دیگر اقوام ہمسایہ کو باعث اُس فوج کشی کا محض پاداش جرم اپنی کا
سمجھا جاوے فی الحال ایسی سخت تدارک کی ضرورت کم پیش آتی ہے - جہت روکنی حملہ بیرونی اور انتظام
اندرونی سرکار کیجانب سی اضلاع سرحدین بمقام پشاور - سب سی بڑی چھاونی فوج جنگی معین ہے
جہان میجر جنرل بہی رہتا ہی اور بمقام کوہاٹ - اور بنون - اور مردان - و ڈیرہ اسمعیل خان - اور
راجن پور - ضلع ڈیرہ غازیخانین بقدر ضرورت فوج پیدل اور سوار معہ توپخانہ رہتی ہی اور اضلاع کے
مقامات مفصل مین پولیس کا انتظام ہی علاوہ انکی واسطی روک اور سرکوبی پہاڑی لوٹیرونکی دہکوہ
سرحدی مین مواقع مناسب پر چوکیات سپاہ سرحدی مقرر ہین جو وقوع واردات کی خبر پاکر فوراً مجرمان

لوہی کا تعاقب کرتی ہین اور درہ آمد رفت سارقان کو روک رکھتی ہین تاکہ مجرم گرفتار ہی سی بچ
نہ جاوین یا مال مسروقہ نہ لیجاسکین اس قسم کی چوکیات کو زبان مروجہ **پوست** کہتی ہین اور لارڈ اینفیلڈ
حاصل ہوتا ہی بشرطیکہ کمانیر سرحد کی نگرانی کا مل رہی خرچ مشاہرہ افواج اور ملکی ملازمان سرکار و نیز دیگر اخراجات
ضروری جو اس حصہ شرقی افغانستان مین ہوتی ہین آمدن اوسکے سے بہت زیادہ ہے مگر یہہ خرچ کل ہندوستان کی
سلطنت کی حساب مین محسوب سمجھنا چاہیے کیونکہ افواج متعینہ سرحد صرف اس ملک کی اندرونی ہی حفاظت نہین
کرتی بلکہ باہر کے غنیم کی حملہ روکنے کے واسطے ہندوستان کی مغربی دروازہ پر مستعد بیٹھی ہے زمانہ ماضیہ مین اکثر حملے ہندوستان
پر اس راستی باہر کے غنیمون نی کی الآنی الحال اسطرح کا خطرہ مغربی جانب سی متخیل نہین ہے اب ہندوستان کی بادشاہ
ایسی عیاش اور بے خبر نہین ہین کہ تیمور اور نادر دہلی کے دروازہ کی پاس پہونچین تب شہنشاہ کو بزم
چھوڑکر رزم کا خیال آوی بلکہ قیاس ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ آئندہ مین مغربی جانب دو عقلمند بادشاہون کی
سلطنت ملحق ہوجاوینگی ۔

موقع سرحد

مؤلف کی راہی مین پنجاب کی مغربی حد جو سلطنت ہندوستان کی سرحد ہی بہت اچھی موقع پر واقع ہے
اگر کبھی وہ زمانہ آوی کہ سلطنت ہند کو مغربی جانب سی غنیم کی یورش کا خطرہ پیدا ہو تو یہہ موقع بالتقویت
مقابلہ کیواسطی بہت اچھا ہی کیونکہ غنیم مغربی پہاڑون دشوارگذار سی سختی اور تکالیف کا کوفت کیا ہوا جب
ہماری سرحد کے قریب پہونچا تو اسطرف کی تازہ دم فوج اوسپر تنگ کہاٹیون کی بیچ بہ آسانی کامیاب
ہوسکی کی دوسری اس موقع پر عند الضرورت پنجاب اور دیگر اطراف میدانی محروسہ سلطنت ہندی کمک
اور رسد اپنی فوج کیواسطی بہت جلد اور بلا تکلیف میسر ہوسکی کی اور غنیم کو مغربی کوہ ملحقہ مین رسد کا بہم پہونچنا
اور آرام ملنا نہایت دشوار بلکہ قریب ناممکن کے ہوگا پس سلطنت ہند کی حدود موجودہ کے اندر تقویت
کرنی باہر کی تاک گیری سی زیادہ مفید ہے کیونکہ اگر ہم اس سرحد کو چھوڑکر اور مغرب کو حدود بڑہاوین
جنکی بڑہانیکا منشا بالکل گورنمنٹ کا نہین ہے تو ہمارے واسطے وہ قیس سی مغرب جاکر
لمبی رسد اور عدم رسی کمک اور تکلیف راہ کا وہی حال ہوگا جیسا غنیم کو اوس طرف کی آنی سی ہوتا البتہ اگر

ہماری حدود کوہ ہندوکش شمالاً اور کوہ سیاہ جو ہرات سی مغرب جی غرباً ہوجاوی تو پھر باہر کی دشمن کو اس سرحتی ہی اُس سرحد پہ تا زیادہ دشوار ہوگا گرچہ اُن حدود کی اندر چند عرصہ مشکل ہوگا مگر اخر کو ترقی تجارت جو ایشیا کو چک اور دیگر ملکون مین پہلائی جاسکتی ہے اور نیز اور امور رفاہ عام سی دنیا کو بڑا فایدہ پہونچی گا مگر یہہ امر انصاف قبول نہین کرسکتا اور نہ گورمنٹ کو منظور ہی کہ ناحق مغربی ملک پر دخل کیا جاوی الا اگر اصل حقدار افغانستان عہد شکنی کرین یا کوئی اور غنیم شمالی طرف سی اگر دخیل ہونا چاہی تو تب اور وہنسی اسملک پر سلطنت ہند کا زیادہ دعوی ہی کیونکہ زمانہ قدیم مین صوبہ کابل اور قندہار اکثر سلطنت ہند کی ماتحت رہا ہے تو اُس دعوی کی پیروی گورنمنٹ انگریزی فی الحال نہین کرنا چاہتے +

اخیر مین ایک فہرست

چوکیات یعنی پوسٹ ہا سرحدی درج کیجاتی ہے جس سی معلوم ہوگا کہ سوای ضلع پشاور اور دیگر جہاونی ہا ر کلان کی صرف پہاڑی سارقان کی مسدودی کیواسطی سلسلہ کوہ کی ملحق کوہاٹ سی لیکر ڈیرہ غازیخان تک کسقدر چوکیات اور کتنین سپاہ بھی واضح ہو کہ ضلع پشاور کی حدود پر اس سی بہت زیادہ فوج بیرونی چوکیات مین متعین ہے +

○

فہرست چوکیات بقید نام ضلع وچوکی وتعداد سپاہ

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب		الوس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			تنخواہ	تعداد	سوار	پیادہ	تنخواہ	تعداد	
۱	کوہاٹ	بہادر خیل	۳۷	۸۳	۰	۰	۳۷	۸۳	
۲	ایضاً	لتمبر	۹	۲۳	۰	۰	۹	۲۳	
۳	ایضاً	ناڑی	۸	۱۶	۰	۰	۸	۱۶	
۴	ایضاً	بانڈا	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۵	ایضاً	لاچی	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۶	ایضاً	گدا خیل	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۷	ایضاً	گومت	۲	۰	۰	۰	۲	۰	
۸	ایضاً	محمد زئی	۲	۱۵	۰	۰	۲	۱۵	
۹	ایضاً	کوتل	۲	۲۲	۰	۰	۲	۲۲	

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب		الوس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			شمشیر	سنگین	سوار	پیادہ	شمشیر	سنگین	
۱	بنون	دہمی	۰	۰	۱۸	۱۰	۱۸	۱۰	
۲	ایضاً	گومتی	۰	۰	۹	۱۴	۹	۱۴	
۳	ایضاً	کوڑم	۹	۱۰	۲	۰	۱۱	۱۰	
۴	ایضاً	برج باران	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴	
۵	بنون	جانی خیل	۵۴	۷۰	۲	۰	۵۶	۷۰	
۶	ایضاً	تجوڑی	۰	۰	۹	۴	۹	۴	
۷	ایضاً	توچی	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴	
۸	ایضاً	والی	۰	۰	۹	۴	۹	۴	
۹	ایضاً	خیرو خیل	۰	۰	۱۰	۵	۱۰	۵	
۱	ڈیرہ اسمعیل خان	درہ بین	۰	۰	۶	۴۷	۶	۴۷	
۲	ایضاً	امان خیل	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۳	ایضاً	ملازئی	۰	۰	۱۶	۱۲	۱۶	۱۲	
۴	ایضاً	کوٹ نصرت	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۵	ایضاً	مانک	۴۲	۴۷	۱۰	۰	۵۲	۴۷	
۶	ایضاً	تتور	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۷	ایضاً	ڈبرا	۰	۰	۸	۷	۸	۷	
۸	ایضاً	گوتل	۱۸	۲۲	۲	۰	۲۰	۲۲	
۹	ایضاً	مرتضی	۰	۰	۹	۸	۹	۸	
۱۰	ایضاً	لونی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۱	ایضاً	زرکنی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۲	ایضاً	درابن	۴۲	۱۲	۲	۰	۴۴	۱۲	
۱۳	ایضاً	شاہ عالم	۰	۰	۸	۸	۸	۸	

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب		الوس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			شمشیر	سنگین	سوار	پیادہ	شمشیر	سنگین	
۱۴	ایضاً	چودھوان	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
۱۶	ڈیرہ اسمعیلخان	کوٹ تگا	۰	۰	۴	۸	۴	۱	
۱۷	ایضاً	گوروائے	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱۸	ایضاً	دولت والہ	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱	ڈیرہ غازیخان	گنگیہ	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۲	ایضاً	چولی	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۳	ایضاً	ددور	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۴	ایضاً	باطل	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۵	ایضاً	نورپور	۰	۰	۸	۲	۸	۲	
۶	ایضاً	مہودی	۰	۰	۱۶	۷	۱۶	۷	
۷	ایضاً	منگروٹہ	۲۴	۵۸	۴	۰	۲۸	۵۸	
۸	ایضاً	جوکہہ بدہو	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۹	ایضاً	دہوواہ	۰	۰	۱۱	۹	۱۱	۹	
۱۰	ایضاً	بہندووالا	۸۳	۲۵	۱۸	۰	۱۰۱	۲۵	
۱۱	ایضاً	درگرے	۸۳	۲۲	۳	۰	۸۶	۲۲	
۱۲	ایضاً	آسنی	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۱۳	ایضاً	کرم کاتہول	۰	۰	۱۶	۶	۱۶	۶	
۱۴	ایضاً	لال گوشی	۰	۰	۵	۳	۵	۳	
۱۵	ایضاً	تجتیانی	۰	۰	۱۳	۶	۱۳	۶	
۱۶	ایضاً	محمدپور	۰	۰	۸	۵	۱	۵	
۱۷	ایضاً	روم کاتہول	۰	۰	۱۷	۶	۱۰	۶	
۱۸	ایضاً	ہرند	۴۹	۴۰	۲	۰	۵۱	۴۰	

دوسرا حصہ بیچ بیان نسب نامۂ افغانان وغیرہ اقوام سکنائی افغانستان قوم وار

پہلا باب در بیان تحقیق نسب افغان و وجہ تسمیہ افغان و پٹھان و پشتون

اپنی تحقیقات کا نتیجہ لکھنے سے پہلے مناسب نظر آیا کہ کتاب موسوم مخزن افغانی وغیرہ روایات کا انتخاب جس سے یہ لوگ اپنا نسب نامہ بنی اسرائیل سے جا ملاتے ہین درج کیا جاوے ۔

واضح ہو کہ مصنف مخزن افغانی نسب نامہ افغان اسطرح لکھتا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل کے بارہ فرزندون مین سے یہودا پسر کلان سے افغانون کی نسل چلتی ہے اور یہودا کے پانچوین پشت مین ساؤل ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل پیدا ہوا جو حضرت مسیح کے وجود سے ایکہزار پچانوے ۱۰۹۵ برس یا زمانہ حال سے دو ہزار نوسو ساٹھ ۲۹۶۰ برس پیشتر حضرت اشموئیل نبی کے فرمانے سے پادشاہ بنی اسرائیل ہوا تہا اسکو اپنا مورث اعلے لکھتے ہین اسکے آگے

خلاصہ تحریر مخزن افغانی

اسطرح پر ہے کہ جب ساؤل طالوت نے اپنے گناہون سے استغفار کرکے سلطنت حضرت داؤد پیغمبر کو سپرد کرے اور ارادہ شہادت و جنگ کفار کیا تب حضرت داؤد کو وصیت کری کہ میری دو زوجہ حرم مین حمل دار ہین اونسے دو فرزند نرینہ پیدا ہون گے جنکی نتایج اور اونکی اولاد کی شجاعت تا قیامت صفحۂ روزگار پر یادگار رہیگی اور کثرت تعداد مین اونکی ذریات سب طوایف سے راجح ہوگی اور جب طالوت مع

وہ فرزندان خود کفار کے ہاتہہ سی شہید ہوگیا اور حضرت داؤد نے عنان سلطنت اپنی ہاتھ
مین لی تب حسب وصیت ساؤل طالوت کی اُن دو حاملہ عورات کی پرورش اور خبر گیری کما ینبغی کرے
تاکہ بعد انقضای ایام حمل ایک روز مین دونون سی فرزند نرینہ پیدا ہوئی حضرت داؤد عم نے ایک کا
نام اَرخیا اور دوسری کا اَرمیا رکہا اور جب وہ دونو بلوغت کو پہونچی تو پہلوانی اور شجاعت مین
کوئی سبقت میدان مبارزت سی لیگئی مہتر داؤد نی ارخیا کو وزیر ممالک بنایا اور ارمیا کو اپنی
کل فوج کی سپہ سالاری پر مختار کیا ان ہر دو برادران کے یمن قدوم سی تمام ممالک اور رعایا اور
سپاہ مین رونق اور رفاہیت اور معموری اور آبادی مضاعف ہوئی ان دونون بہایون
کے بھی دو فرزند اولوالعزم پیدا ہوئی آرخیا نی اپنے فرزند کا نام آصف رکہا اور ارمیا نی اپنے
پسر کو افغنہ سے نامزد کیا جب یہہ دونون لڑکے سن رشد اور تمیز کو پہونچی تو آرخیا اور ارمیا مرگئے
اور حضرت داؤد عم نے منصب پدری یعنی وزارت آصف ابن آرخیا اور سپہ سالاری افغان
بن ارمیا کو عطا کرے بعد وفات حضرت داؤد کے حضرت سلیمان عم پادشاہ ہوا اور
اس نے بدستور آصف اور افغان کو وزیر اور سپہ سالار قایم رکہا تہوڑی مدت مین ضابطہ
آصف ہفت اقلیم مین جاری ہوا اور طنطنہ افغان بر جن و انس و آبدان پہونچا اور سوای مصلحت
افغان کے کوئی کام نہین ہوتا تھا اور تعمیر عمارت بیت المقدس یا اورشلیم کے افغان کے
سپرد ہوئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزارہا بواب اور حجاب اور دیو افغان
کے سپرد کئے جسنے چالیس برس مین عمارت بیت المقدس کی پوری کرائی اور زبان پشتو افغان
کو دیون نے سکہائی اور بعد وفات حضرت سلیمان کے باقیماندہ کام تعمیر بیت المقدس
افغان نے دیون سے پورہ کرایا اور افغان کے چالیس پسر پیدا ہوئے اور اولاد افغان کی
کثرت جمعیت مین اس مرتبہ کو پہونچی کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون مین برابر اونکی نہ تھا اور
آصف و افغان تا آخر ایام زندگانی خود بیت المقدس اور ممالک روم اور شام
مین صاحب اختیار امور سلطنت کے تہے اور حل و عقد بنی اسرائیل قبضہ اقتدار ان ہر دو

برادر مین تہا جب دونون بہائی مر گئے تو اونکی بہت اولاد اوس ملک مین آباد تھی مدت
کے بعد جب بخت نصر نے بیت المقدس پر یورش کرکے خرابی کی اور بنی اسرائیل کو
جلاوطن کر دیا تب قبایل اولاد آصف و افغان اکثر اکوہ غور اور کوہ فیروزہ اور جبال
خراسان مین آکر آباد ہوئی اور بعضی عرب مین جا بسے جو قوم افغان کوہ غور اور نواح خراسان
مین آباد ہوئی تہے اونکی تعداد مین بہت ترقی ہوی اور کثرت قبایل سے ہمراہ کفار اوس نواح کی متواتر جنگ
کرکے غالب آی اور وہ پہاڑی ملک غور وغیرہ اپنے قبضہ مین کر لیا اور جو افغان کی قوم عرب مین جا آباد ہوے
اوسمین سے خالد ابن ولید مشہور ہوا جو بڑا دلاور تھا اور بہت ملک مفتوح کئے اور اوسکو
سیف اللہ کا لقب عطا ہوا جب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ کو ہجرت فرما ہوئے تب خالد ابن ولید کی تحریر سے جو قوم افغان کی کوہ
غور مین آباد تھی اوسکی رؤسای سے چند کس متوجہ مدینہ کے ہوئی اور بزرگترین اوس جماعت
افغنہ کا قیس ابن عیص تھا جسکا سلسلہ نسب مخزن افغانی مین یون لکھا ہی کہ قیس مذکور کا
کرسی نامہ بسی و ہفت پشت ساول ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل اور پچہل و پنج واسطہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ اور شعبت و سہ بحضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ ص سے جا ملتا ہے
اور شجرا اسطرح لکھا ہے کہ قیس بن عیص بن شلول بن عتبہ بن نعیم بن مرہ بن جلندر
بن سکندر بن زمان بن علین بن بہلول بن سلم بن صلاح بن قارود بن عثمم بن
فہلول بن کرم بن عمال بن حدیقہ بن مہال بن قیص بن علیم بن اشمول بن ہارون
بن قمرود بن آلی بن صلیب بن طلال بن لیوی بن عاقل بن تارخ بن ارزند
بن مندول بن سلم بن افغان بن ارمیا بن ساول الملقب بملک طالوت بن

قیس بن عقبہ بن عیص بن ورئیل بن یھودا ابن یعقوب بن حضرت اسحاق
بن مہتر ابراہیم خلیل اللہ الے آخرہ - اور وہ جماعت بعد وصول بمدینہ پیغمبر آخرالزمان
پر ایمان لاکر مشرف اسلام ہوی اور آنحضرت نے فرمایا کہ قیس نام عبرانی ہی اور مین عرب ہون
ازروی کرم قیس کا نام عبد الرشید بدلکر رکھا اور فرمایا کہ تم اولاد ملک طالوت سی ہو جسکو
حق سبحانہ تعالے نے قرآن حمید مین بخطاب ملکی یاد فرمایا اسواسطے آیندہ بہتر ہے
کہ تمکو بھی ملک کہا جاوے اونہین دنون مین حضرت ختم المرسلین صلے اللہ علیہ
نے واسطے فتح مکہ معظمہ عزیمت فرمای اور قیس عبد الرشید کو باجمعہ از بنی افغان بہمرہی خال
اوپر ہمقدمہ عسکر ہمایون تعین فرمایا چنانچہ فتح مکہ کی لڑائی مین افغانون سی کارہاے شایان
تردد نمایان بظہور آئی اور ہفتاد کس از قریش بغاوت شعار خاص عبد الرشید کے ہاتہہ سے
قتل ہوئی تب پیغمبر صاحب نے خوش ہوکر فرمایا کہ اس شخص کی اولاد سی سلسلہ عظیم پیدا ہوگا
لہ تا قیامت استحکام دین اسلام کی کرینگی اور استحکام اس قوم کا مثل اوس سخت لکڑی کے ہے کہ جسپہ
بنیاد جہاز کی رکھی جاتی ہے اور اوس لکڑی کو پٹہان کہتی ہین اور اس سبب سی قیس عبد الرشید
پٹہان کی القاب سی ملقب ہوا اور اوسکی اولاد پٹہان کہلاتی ہے اور قیس عبد الرشید نے
واپس آکر کوہ غور وغیرہ نواح مین دین اسلام کی تلقین کرے اور سب افغان صحیح النسب
اوسکی اولاد سے ہین +

تمت کلامہ

پس ان روایات سی امور ذیل غور طلب اور تنقیح خواہ ہین +
اول افغان یھودا ابن یعقوب کی نسل سی ہین اور ساول طالوت بادشاہ بنی
اسرائیل کے اولاد ہین +
دویم - ارخیا اور ارمیا پسران ساول تہے جنکو داود نے وزیر ممالک اور سپہ سالار بنایا +

سیوم۔ افغان۔ مورث اعلےٰ اس قوم کا ارمیا کا بیٹا ساؤل کا نبیرہ حضرت سلیمانؑ بادشاہ کا سپہ سالار تہا +

چہارم۔ بیت المقدس افغان کے اہتمام سی بنی اور زبان پشتو اوسوقت دیوون نے افغان کو سکہائی اور لطنطنہ افغان جن اور انس اور حیوان پر جاری ہوا اور کل اختیار بنی اسرائیل پر اور شام و روم پر افغان کا تھا +

پنجم۔ اولاد **افغان** اس کثرت سی ہوئی کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون یعنی تمام دنیا آباد کا اوسکی برابر نہین تہا +

ششم۔ جب اولاد افغان کی جلاوطن ہوکر کوہستان غور مین آئی تو سبب کثرت جمعیت اور لوگون کو مار کر سب پہاڑ اپنے قبضہ مین کرلیا +

ہفتم۔ **خالد ابن ولید** جو مکہ مین رہتا تہا وہ بہی افغان ہے اور اسی سبب سی بڑا شجاع اور دلیر تہا +

ہشتم۔ **قیس** سردار افغانان غور کی ۴۰ پشت مین **ساؤل طالوت** سی اور ۵۰ پشت مین حضرت ابراہیم **خلیل اللہ** سی کوسی جا ملتی ہے +

نہم۔ **قیس عبدالرشید** کو حضرت **خاتم الانبیاء** نی ملک کا خطاب دیا اس سبب سی خبر آن افغان کو ملک کہتے ہین +

دہم۔ پٹہان اوس لکڑی کا نام ہے جسپر جہاز کی بنیاد رکہی جاتی ہی اور آنحضرت نی جنگ مکہ مین کا نمایان کرنیکے سبب قیس عبدالرشید کو پٹہان فرمایا ہی اس باعث سی اوسکی اولاد نی تسمیہ پٹہان کا پایا +

یازدہم۔ سب افغان صحیح النسب قیس عبدالرشید کی اولاد سی ہین علاوہ اسکے

دوازدہم۔ ایک ثقہ شخص نے اپنی چہل ورقی مین خود تراش یہہ بہی لکہہ مارا ہے کہ پشتو کی زبان عہد سلیمانؑ مین افغانون نے اسواسطی ایجاد کرے کہ سر اجلاس بادشاہ سی پردہ اور راز کی باتین اس زبان مین کرین اور نیز افغانونکو عرب لوگ سلیمانی اسواسطی کہتی ہین کہ

انکی مورث اعلیٰ حضرت سلیمانؑ بادشاہ کی مصاحب تہی ۔

تحقیقات مولف ۔

میری سمجھہ مین جہانتک ممکن ہے اس معاملہ کی تفتیش بہت غور کی ساتھہ کی گئی اور ہر طرح کوشش
سے اصل حصول صحیح بات کی عمل مین آئی دیگر ملکونکی تاریخ خصوص کتاب الٰہی عہد عتیق یعنی توریت
زبور وغیرہ سی جنمین حال بنی اسرائیلونکا بہت وضاحت کی ساتھہ درج ہے روایات مندرجہ بالا
کی تصدیق نہین ہوتی بلکہ اکثر برعکس مراد ان روایات کی ثبوت مضبوط حاصل ہوتا ہے کہ ایک
روایت کی جواب مین جو کچھہ ثبوت حاصل ہوا ہے مفصل لکھا جاویگا الا اوس سے پہلے بیان اصلیت
اور سبب ایجاد ان روایات کا مناسب نظر آیا ناظرین باہوش کو معلوم ہوگا کہ مبنیاد انکی کتاب
مخزن افغانی ہے جو سنہ ۱۰۳۳ ایکہزار تیس ہجری مین جسکو حال تک ڈہائی سو برس گذرا ہی بدو
سلطنت جہانگیر ابن محمد اکبر بادشاہ خانجہان قوم لودی نے بدد نعمت اللہ سروے
ملازم خود تصنیف کی تہی وہ اپنی کتاب کی مقدمہ مین لکہتا ہے کہ قطب خان اور سرمست خان
اجداد ہمزہ خان توخی وعمر خان کاکڑ وظریف خان یوسف زئی اپنی ملازمان کو
افغانستان مین بہیجا اور اونہون نی سلسلہ انساب قوم افاغنہ بوجہ احسن دریافت کر کے
تفصیل واقعات انساب ساؤل طالوت سی لیکر فتیس عبدالرشید تک بخوبی مشروحاً
اسم باسم تحریر کیا پس اس سی پایا جاتا ہے کہ مبنیاد اس کتاب کی صرف قطب خان وغیرہ
ملازمان خانجہان لودی کی زبان پر قایم ہوئی کیونکہ جو مخزن افغانی مین طبری و مجمع انساب
ومعدن اخبار احمدی و گزیدہ جہان کشا کا حوالہ لکہا ہے اونمین مطلق اس سلسلہ کا ثبوت فتیس
عبدالرشید سی اوپر نہین ملتا اور بیان زبانی پر عقل اعتبار نہین کرسکتے خصوص اس سبب سی
کہ جب قطب خان وغیرہ دریافت کیوا سطی آئی تہی تو اوس زمانہ مین ساؤل ملقب طالوت
کی وفات کو ڈہائی ہزار برس سی بہی زیادہ مدت گذر گئی تہی پس قیاس کیونکر قبول کرے کہ اتنی دراز

مدت کا صحیح کورسی نامہ اور مشرح حال زبانی دریافت سی حاصل ہوا **قطب خان** وغیرہ ہراہی اسکے
کچھ قطب عالم تو ہی ہی نہین جو کرامت سی معلوم کرجاتی جو شخص اس قوم کی حالات اور راہ و رسم
سی واقف ہی اوسکو معلوم ہوگا کہ زمانہ حال مین باوجود اسکے کہ عقل اور نسب شناسی کی شوق
مین ترقی ہی کوئی آدمی ایسا نہین ہوگا کہ ڈہائی سو برس تک بہی اپنا کورسی نامہ صحیح زبانی بتلاسکے
تو کیونکر ممکن تہا کہ اوس وقت ڈہائی ہزار برس سی بہی زیادہ کا کورسی نامہ زبانی دریافت ہوسکتا
اور اگر کوئی ادعا کرے کہ کسی کاغذ سی ملا ہوگا تو یہہ ادعا کچھہ وجود نہین رکہتا ایسی قوم مین
جیسا کہ افغان ہے باوجود طرح طرح کی انقلاب زمانہ کی کیا ممکن کہ اتنی پورانے زمانہ کا کوئی نوشتہ
رہا ہو بلکہ کسی اور ہوشیار قوم مین بہی کم ہوگا اور اس امر کا کچھہ ثبوت نہ مخزن افغانی مین ہے
اور نہ اب ملتا ہی باعث اور سبب تصنیف کتاب **مخزن افغانی** جو اوسکی مصنف نی لکہا ہے
اوسکو اس مراد سی یہان لکہا جاتا ہے کہ اوس سی معلوم ہو کہ وہ سبب ایسا تہا کہ جس سی خانجہان
کو غیرت انسانی نی یہانتک امادہ کیا کہ اوسکو اپنی قوم کی اعلی خاندانی اور خودنمائی خلاف
واقع درجہ تک لکہنی پڑے مگر مین کہتا ہون کہ اپنی قوم کی ایسی نفسانی معاملہ کی وجہ سی ہرگز
راستی کو نچہوڑنا چاہئی - واضح ہو کہ بعض نقول کتاب **مخزن افغانی** مین سبب تصنیف مذکور

شاید کاتب لوگ جائی گرفت سمجہکر چہوڑجاتی ہین مگر اصل مین یہہ سبب واقعی تہا اور جو کتاب مخزن افغانی
غلام حسن خان علی زئی ایلچی سرکار کابل کے معتبر خاندان کی کتب خانہ سی لی آیا اور اوسنے
مجہی ملے اور اب سامنی میرے میز پر پڑی ہے اوسمین یہہ لکہا ہے +

نقل بجنسہ

سبب و باعث تصنیف این کتاب آنست کہ بحضور بادشاہ ولی نعمت ما یعنی **محمد جہانگیر بادشاہ**
ایلچی ایران آمدہ افاغنہ را بدیوان منسوب ساخت واز کتاب معتبر ذکر برین منوال وانمودہ
کہ بسمع **ضحاک بادشاہ** ہفت اقلیم رسید کہ در دیار مغرب چند مونثان راہ زنان جمیلہ متصرف

اند ضحاک فوج کثیر برائی تسخیر ان ولایت فرستاد زنان در جنگ غالب آمدند کار پیش نرفت
بعد ازان ضحاک نریمان را با فوج سنگین جرار تعین فرموده بعد جنگهائی شدید بر هزار باکره
صلح قرار یافت چون نریمان را وقت بازگشتن نزد کوهستان مقام واقع شد شبی آدم دیو صورت
واهرمن سیرت از کوه بر آمده لشکر را زده زده پراگنده ساخت و با هزاران باکره در یک شب
زفاف نمود چون افواج گریخته باز بر همان منزلگاه رسیدند جمله زنان را حامله یافتند چون
ازین ماجرا بخدمت پایه سریر سلطنت عرضداشت نمودند حکم آمد که آن زنان را در همان صحرا
وکوه یله سازند که در شهرها از نسل آنها فتنه و آشوب برپا خواهد شد گویا افغان از نسل آنها
هستند بنده را از سماع این سخن غیرت دامنگیر شده چند کسان جهاندیده که ذکر آنها در مقدمه
کتاب مرقوم گشته از امرائی لشکر خویش برگزیده و بگرد جهان فرستاده یک بیک انساب افغانیه
بتحقیق رسانیده درجه بدرجه مندرج گردانید **تمت قوله** هرچند که یه روایت جو ایلچی ایران نے
عندیت اور حسد سی بابت اصلیت افغانان بیان کرے مطلق غلط اور ایسی بے وجود معلوم
هوتی هے که طفلانه قیاس بهی اوسکے مخالف فتوی دیویگا مگر **خانجهان** جیسی عقلمند امیر نے
اوس واهیات کی جواب مین حد سی باهر خود ثنائی کرے جب هم ثابت کر چکے که بنیاد مخزن افغانی
کی صرف زبانی هی اور سبب ایجاد اس ساخت کا ایک خاص باعث مندرجه بالا تها تب نسبت
هر ایک روایت **مخزن افغانی** جو ثبوت تحقیقات سی حاصل هوا اوسکو سلسله وار لکها جاتا هے
اس بحث مین اگر کسی خود پسند صاحب کو کوئی لفظ ثقیل معلوم هو تو بنظر حق پژوهی معاف فرماوین
کیونکه **مولف** کو جو کچهه تحقیقات سی نتیجه حاصل هوا وه بلا رعایت قوم لکها گیا **جواب** امر اول
یهودا ابن حضرت **یعقوب** تک جسکو تین هزار برس سی زیاده عرصه گذرا هی صحیح کرسی نامه کا
سلسله پهونچانا امر ناممکن هے اور **ساؤل طالوت یهودا** کی نسل سی نهین تها دیکهو فصل نهم آیه
ایک و دو کتاب اول حضرت **شموئیل** پیغمبر جسمین لکها هے **ساؤل** ابن **قیس** بنیامین ولد حضرت
یعقوب کی اولاد سی تها پس یهه دلیل کتاب الهی کی ثبوت سی غلط هوئی **جواب دوم**

کتاب الہی عہد عتیق اور جدید کی دیکھنی سے معلوم ہوگا ارحیا را ور ارمیا نام کوئی پسر ساول
طالوت کا نہین تہا اونکی فرزند جنکے نام حضرت شموئیلؑ نبی کی کتاب سی ملتی ہین حسب
ذیل چار کس ہین یوناثان ابینا داب ملکیشوع ایشبوشت جنمین سی تین کس
اول الذکر ساول کے ہمراہ فلسطیان کی لڑائی مین ماری گئی دیکھو فصل اکتیس آیہ دوسی
چھہ تک کتاب اول حضرت شموئیلؑ اور چوتہا ایشبوشت اپنی بستر پر سوتا ہوا مارا گیا
جیساکہ آیہ پانچہ سی ہفت تک فصل چہارم کتاب دوئمین شموئیلؑ مین لکہا ہی فصل نہم آیہ
ایک سی آخر تک کتاب دوئمین حضرت شموئیلؑ مین لکہا ہے کہ حضرت داؤدؑ نی اسطرح
دریافت کیا کہ ایک کوئی خاندان ساول طالوت سی باقی رہا ہی جسکو مین بخصوص دوستی
ناثان ابن ساؤل نوازش اور احسان کرون اور صبا نام غلام خاندان ساؤل
جو تلاش سی واسطی لگانی اس بتہ کی منگایا گیا تہا اوسنی عرض کیا کہ ایک بیٹا لنگڑا یوناثان کا
یعنی نبیرہ ساول طالوت باقی ہے جسکا نام مفیبوشت ہی اور حضرت داؤدؑ نی
مفیبوشت کو طلب کرکے اپنا ہم نوالہ رکہا اور بہت نوازش فرمائی پس جائی غور اور تعجب ہے
کہ اگر حضرت داؤد علیہ السلام کی پاس ارحیا اور ارمیا پسران ساول طالوت نامی
ممالک اور سپہ سالار ہوتی تو اس تلاش کی کیا ضرورت تہی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سردار لشکر
یعنی سپہ سالار حضرت داؤد علیہ السلام کا یوآب پسر صروئیا تہا دیکھو آیہ (۶)
فصل ہشتم کتاب دوئمین شموئیلؑ نبی پس ثابت ہوا کہ مخزن افغانی کی روایت
بی وجود ہی اور جو اوسمین لکہا ہے کہ ارمیا باب افغان کا بڑا دلیر سپہ سالار تہا کہ حضرت
سی فتح حاصل کرتا تہا سو اس خود ترش فخر کا کچہہ ثبوت نہین ہی بلکہ فصل بست وسوم آیہ (۸)
سی (۳۹) تک جو آسامی بہادران لشکر داؤدؑ کی لکہی ہے اوسمین ارمیا اور افغان کا نام
نشان بہی نہین جو آب سوم کوئی افغان نام حضرت سلیمانؑ کا سپہ سالار نہین تہا جب
یواب سپہ سالار حضرت داؤدؑ کو سلیمانؑ نی قتل کرادیا تب بجائی اوسکی سردار

لشکر بنایاہ پسر یہویاداع مقرر فرمایا دیکھو فصل دویم آیۂ (۳۵) کتاب اول ملوک جواب
چہارم بیت المقدس کی تعمیر کا حال فصل پنجم نہایت فصل ہفتم کتاب اول ملوک مین بہ تشریح
درج ہی اوسمین کہین افغان کا پتہ بہی نہین اور فصل چہارم کتاب مذکور کی آیۂ (۱) سی (۶) تک
جو تفصیل سرداران حضرت سلیمانؑ درج ہی اوسمین بہی نام نہین ہے اور آیۂ (۱۴) فصل
پنجم کتاب موصوف کی دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ ناظر اور سردار اوس گروہ زبردست کا جو فراہمی مصالحہ
تعمیر بیت المقدس کے واسطے مقرر ہوئی تہی ادونیرام ولد عبدا تہا اور جو لکہا ہے کہ پشتو
دیون نی افغان کو سکہائی یہہ محض لغو کب ہی اور یہہ الفاظ کہ طنطنہ افغان برجن وانس و
اہرمنان جاری ہوا اور کل اختیار بنی اسرائیل اور روم وشام افغان کے ہاتہہ مین تہا یہہ صرف
فخریہ بناوٹ ہی اگر افغان نام کوئی شخص بنی اسرائیلون مین ایسا ہوتا تو کیا وجہ ہی کہ اوس کا نام
کتاب الٰہی یا دیگر تواریخ بنی اسرائیل مین نہ لکہا جاتا اور اس طنطنہ کا ثبوت شاید وہی قطب خان
وغیرہ کی زبان سے ہے جواب پنجم اگر افغان کی اولاد اس کثرت سی ہوتی جیسا مخزن افغانی
مین لکہا ہے تو کتاب عہد عتیق مین جہان شمار خانوادہ بنی اسرائیلونکا اسم باسم لکہا ہے اسمین
لہین تو بنی افغان کا بہی ذکر ہوتا اور کوئی قبیلہ افغانکی نام سی اوسملک مین بہی نام زد ہوتا
کتاب الٰہی اور تاریخ شام کے پڑہنی سی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی خاندان بنی اسرائیلونکا
بنی افغان کی نام سی نہین تہا اور جب کہ حقیقت مین کوئی افغان نام کسی خاندان بنی اسرائیلونکا
مورث نہین تہا تو کیونکر بنی افغان ہوتے جواب ششم اگر قبول کیا جاوی کہ بوقت حادثہ
بخت نصر شاہ بابل بنی اسرائیلونکی قوم مخزوجہ سی فرقہ افغان کوہ غور وغیرہ نواح مین
اگر آباد ہوا اور بباعث کثرت تعداد تمام کوہستانی علاقہ قبضہ مین کرلیا تو روایت یازدہم کی
دیکہنی سی جسمین لکہا ہی کہ تمام صحیح النسب افغان قیس عبدالرشید کی اولاد مین سی
ہین یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کثرت التعداد والی افغانون کی اولاد جو قیس عبدالرشید کی اباواجداد
کی ساتہہ آئی تہی اب کہان ہی اور چونکہ سوای اولاد قیس عبدالرشید جسکی تین فرزندونکے نام

ہر تین بڑی شاخین یعنی سڑبنی و غور غشت و بیٹہنی مشہور ہین اور قوم لودی و غلزای
نواسہ ہا بیٹنی پسر قیس اور کڑرانی یا کرلانی پسر متبنی عبداللہ اوڑمر نبیرہ سڑہ بن کی
اولاد کی سوای اور کوئی فرقہ یا قوم افغانستان یا کسی اور ملک مین پورا نہ کرسی نامہ کی روسی
افغان نہین کہلاتے اور نہ افغان ہین تو پس جواب اس سوال کا سوائی اسکے اور کچہہ نہین
ہوگا کہ قیس عبدالرشید کی نسل کی سوای باقی افغانان اوسکی ہمراہی کی اولاد کو کوہ غور ہضم کر گیا
مگر حقیقت یہہ ہی کہ اور کوئی تہا ہی نہین اس سی واضح ہوا کہ یہہ روایت بہی غیر صحیح اور خود تراش
ہی **جواب ہفتم** عرب کی تاریخ دیکہنی سی بلا کسی شبہ کے ثابت ہوگا کہ **خالد ابن ولید** خاندان
قریش سی تہا مگر چونکہ وہ ایک بڑا شجاع اور دلیر سردار تہا اور اوسکا نام دیار مغرب مین بباعث
فتح شام وغیرہ بہت مشہور ہی اسواسطی صاحب **مخزن افغانی** نے اوسکو افغان قرار دیا کیونکہ
اوسکا مطلب یہہ تہا کہ پیغمبر اور بادشاہ اور مشہور امیر افغانونکی مورث بنانی سی فخر اور نامور
ہوکر ایلچی ایران کی لغو اعتراض پر خود ثنائی غالب آوی گی اسی وجہ سی **خالد ابن ولید** کی
بہت بڑہکر طول صفت لکہی ہی حالانکہ وہ صاف قریش ہے مگر **مخزن افغانی** کی تحریر کا
نتیجہ یہہ ہوا کہ اب تک اکثر جاہل افغان اپنی آپ کو **خالد ولید** کی نسل سی سمجہتی ہین قیاس چاہئی
کہ اگر **خالد** مشہور سردار عرب کا افغان ہوتا تو اوسکی خاندان یا خود اوسکو عرب مین بہی کوئی
افغان کہتا **جواب ہشتم** اوپر کی جوابات سی معلوم ہوگا کہ سلسلہ اس نسب کا (۳۷)
اور (۴۵) پشت تک ساختہ ہی اور معائنہ نسب نامہ ساؤل سی جو کتاب عہد عتیق مین متفرق جگہہ **حضرت**
ابراہیم خلیل اللہ تک لکہا ہی کرسی نامہ مندرجہ **مخزن افغانی** کا ابطال معلوم ہوتا ہے
اور **ساؤل طالوت** کو **حضرت محمد مصطفی صلعم** کی زمانہ تک جنکا ہم عصر **قیس**
عبدالرشید بیان کیا جاتا ہی سولہ سو برس سی کچہہ زیادہ عرصہ گذرا ہے سو یہہ (۳۷) پشت
اسقدر دراز عرصہ کیواسطی تہوڑے ہین اور نیز بدون روایت **مخزن افغانی** جسکا حال
اعتبار اوپر لکہا گیا کوئی ثبوت قابل تسلیم نسبت اس کرسی نامہ کی نہین ہے **جواب نہم** تاریخ

عرب کی دیکہنی سی اور نیز وقایع حضرت ختم المرسلین کے پڑہنی سی جو ایک معتبر کتاب حبیب السیر
مین مفصل درج ہین کہین قیس عبدالرشید کا نام زمرہ مہاجرین یا انصار آنحضرت مین درج
نہین معلوم ہوتا اور نہ کچہہ ثبوت ہے کہ ملک کا خطاب جناب نبوی علیہ الصلواۃ والسلام نے
عطاء فرمایا ہم پوچہتی ہین کہ اگر بالفرض محال افغانونکو ملکی کا خطاب حضرت خاتم الانبیاء کے
فرمودہ سی ہے ملیار اور اوان وغیرہ ہندکی قومون مین جو اکثر معتبران دیہہ کو ملک کہا
جاتا ہی تو اونکو یہہ خطاب کسنی دیا جیساکہ اب ہماری عصر مین ملک فیروز ملیار ملک
جلو ملک شرفو وغیرہ ملیار اور ملک فیضاء وغیرہ اوان ملک کہلاتی ہین تو
لیاکل کو یہہ بہی ادعا کرینگے کہ ہماری مورثان کو بہی پیغمبر صاحب نی خطاب دیا تہا پس
اس نظیر سی معلوم ہوگا کہ لفظ ملک ایک رسمی تعریف سفید پوشان دیہہ یا قوم کیواسطی ہے جیساکہ
کسی علاقہ مین نمبردار یا چودہری یا مقدم کہتی ہین جو کسی ملک مین ملک بولا جاتا ہی مراد ان الفاظ
کی ایک ہی ہے اور غالباً لفظ ملک کا مالک کا اختصار ہی یعنی وارث یا سرگروہ گانونکا اور قیاس
ہوتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کی عہد سی یہہ لفظ چلا ہی اوس سی پہلی کسی تاریخ مین معتبران دیہہ
اور قوم کی واسطی ملک کا لفظ نہین دیکہنی مین آیا اوسکے بعد اکثر غلامان ترک وغیرہ سرداران کو
بہی ملک کہتی تہے تاریخ فرشتہ کے پڑہنی سی معلوم ہوگا کہ یہہ لفظ ملک کا اکثر امیران وملازمان
غیر قوم افغان کو [illegible] ہند کی دربار مین کہا جاتا تہا پس اسکی خصوصیت کچہہ افغانون کیواسطی نہین ہے
اور جو ساؤل طالوت [illegible] حمید مین بخطاب ملک یاد فرمایا گیا ہی وہ لام کے زیر کی ساتہہ
ملک سی مراد بادشاہی اوس معاملہ کو علیحدہ سمجہنا چاہئی جواب دہم لغات عرب دیکہنی
سی یقین ہوگا کہ کسی لکڑی کا نام پٹہان نہین ہی اور بالفرض اگر لکڑی کا نام ہو بہی تاہم
کچہہ ثبوت نہین ہی کہ آنحضرت نی قیس عبدالرشید کو پٹہان کا القاب دیا واقعات
نبوی کی دیکہنی سی معلوم ہوتا ہے کہ جناب ختم المرسلین کی عادات شریف مین یہہ بات
داخل نہین تہی کہ دنیادار بادشاہونکی طرح دنیاوی خطاب یا القاب کسیکو عطاء فرمانوین قطع

نظر اسکے ہر اہل بصر کو معلوم ہوگا کہ افغانونکو اہل ہند یعنی دریاے سندکی مشرقی ملکونکی لوگ پٹھان کہتی ہین خود افغان افغانستان کی اور مغربی ملکونکی لوگ کوئی پٹھان نہین کہتا پس ضائل کردکہ اگر لفظ پٹھان عطیہ جناب نبوی ہوتا تو مغربی طرف سی آتا اور تبرکاً یہہ لوگ خود پٹھان اپنی آپ کو کہتی نہ کہ ہندوستانی زبانسی اسکی بنیاد پیدا ہوتی اور عرب کے لوگ بہی جس ملک سی انکو القاب عطا ہوا تہا پٹھان کہتی نہ کہ سلیمانی اب ہماری عصر مین سندریاسی مشرقی طرف کی لوگ اکثر پشتو دان آدمیونکو جو افغانستان سی جاتی ہین روہلہ اور راشہ کہتی ہین لفظ روہلہ سی مراد ہے روہ ملک کی رہنے والے لوگ اور لفظ راشہ بعض افغانونکی تواضع او تکریم اور خوشا . درآمد اور دارمدار کا لفظ بہی جب ایک دوسری کے مکان پر جاتا ہی تو کہتی ہین کہ راشہ یعنی آئی اور راشہ مخفف ہرکلہ راشہ کا ہے تو کیا چند پشت کی بعد کوئی یہہ ادعا کرسکے گا کہ ہمکو روہلہ یا راشہ کا خطاب کسی پیغمبر یا غوث نے دیا تہا اسیطرح لفظ پٹھان کی نسبت بہی ادعا نہین کرنا چاہئی +

وجہ تسمیہ پٹھان

قابل اطمینان معلوم نہین ہے مگر اسمین ذرہ بہی شک نہین کہ اسکی بنیاد ہندی زبان ہے تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی کہ عہد سلاطین اسلام مین جب اول دفعہ یہہ لوگ ہند کو آئی تو بلدہ پٹنہ مین آباد ہوئی تہی اس سبب سی اہل ہند انکو پٹھان کہتی ہونگی - اور ایسا بہی قیاس ہوتا ہی کہ بنیاد اس لفظ کا شاید پیٹ آن سی نکلا ہوگا کیونکہ جب یہہ لوگ مغرب کی جانب سی آئی تو ساکنان سابق کو بیدخل کردیا اور اونہون نے اپنی زبان مین انکو پٹہ آن بولا یعنی آنکہ پٹنی یعنی بیدخل اور برباد کرنیوالے اتبک دوآبہ سند ساگر مین برباد کرنیکو پٹنا یعنی اوکہاڑنا کہتی ہین اور کثرت استعمال سی پٹہ آن کا پٹھان بنگیا - اور یا ئین پسر قیس عبد الرشید کے نام سی جسکی نواسی قوم لودی نے سب افغانون سی پہلی ہندوستان مین رسوخ پیدا کیا اس قوم کو ہندوستان

اپنی تصرف لغوی سے پٹھان کہنی لگے یعنی بیٹن کی ذریات - اور یا کہ لفظ پشتون سی بسبب کثرت استعمال اور تصرف زبان ہندی پٹھان بن گیا چنانچہ اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کہ تبدل اور تصرف ایسی الفاظ کا ایک زبان سی دوسری زبانمین بہت ہوتا ہے پس مولف کی نزدیک لفظ پٹھان بدون تصرف لغوی پشتون کی اور کوئی معنی اور وجہ نہین رکہتا واللہ اعلم بذالک +

وجہ تسمیہ پشتون

لفظ پشتون کی وجہ تسمیہ ایک معتبر روایت سی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ پشت نام ایک موقع ملک غور مین واقع ہے جہان پہلی اس قوم کی مورث اعلی قیس عبدالرشید کی سکونت تہی اس جگہہ موسوم پشت کی سکونتی نسبت سے پشتون کی نام پر یہہ قوم مشہور ہوئی اور اسی باعث سی انکی زبان کا نام بہی پشتو ہوا - اور یا کہ پشتون منسوب پشتہ بمعنی پہاڑی کی ہے جب کہ یہہ لوگ پہاڑی ملک مثل غورات و کوہ سلیمان خواہ کوہ قیس مین رہتے تہے اس سکونت کی باعث سی یہہ قوم پشتون بادنی تصرف لفظی نامزد ہوا پس اس تقدیر پر لفظ روہ ہلہ اور پشتون کی بہت تطبیق ہے پس پشتون کی معنی کوہی یا کوہستانی ہوتی ہین +

وجہ تسمیہ افغان

ہم اوپر وجوہات سی بیان کر چکے کہ حسب قول مخزن افغانی کوئی مورث اس قوم کا افغان نہین تہا جو سبب تسمیہ لفظ افغان کا ہوا ہو یہہ لفظ کچہہ قدیم کا نہین معلوم ہوتا اور بنیاد اسکی فارسی زبان سی پائی جاتی ہے یہہ لوگ اپنی زبان پشتو مین اپنے آپ کو کبہی افغان نہین کہتے بلکہ پشتون یا پختون اپنا اصل تبلاتی ہین سو قیاس ہونا چاہئی کہ اگر انکا مورث کوئی افغان نام ہوتا اور اوسکی سبب سی اولاد اوسکی افغان مشہور ہوتی تو خود اپنی زبان مین افغان کہتی نہ کہ غیر زبان سی یہہ نام آتا یہہ بات ہر کسیکو معلوم ہی کہ اپنی مورث کا نام اولاد کو بہ نسبت اور لوگون کی صحیح آتا ہی سو یہہ ایک کامل دلیل ہے کہ لفظ افغان دوسری زبان سے آیا ہے تاریخ فرشتہ مین وجہ تسمیہ افغان اسطرح لکہا ہی کہ جب اس قوم نی ۴۳ھ ہجری مین پشاور کی نواح مین حملہ کر کے قبضہ کر لیا تو راجہ لاہور کی جسکی متعلق یہہ ملک تہا فوج بہیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہی مردم کابل

وغور و خلج فارسی بان جو حلیہ اسلام سی مزین تہے بسبب اشتراک دین افغانونکی مدد کیواسطی آئی جب فوج
راجہ پنجاب واپس گئی اور مردمان کابل اور خلج نے بہی اپنی مقامونکو مراجعت کی تو انسی جو کوئی پوچہتا
تہا کہ احوال مسلمانان کوہستان کیا ہی اور کیا صورت پیدا ہوئی تو وہ بزبان فارسی اسطرح جواب
دیتی تہے کہ کوہستان مگوئید افغانستان بگوئید کہ بجز فغان بمعنی فریاد و غوغا در انجا چیزی دیگر نیست
اس سبب سی لوگ انکو افغان اور انکی ملک کو افغانستان کہتی ہین **جواب یازدہم** گرچہ یہہ روایت
باقی مضمون **مخزن افغانی** کے مخالف ہی الا حالات موجودہ سی اسکی اصلیت کچہہ صحت پر معلوم ہوتا ہے

جواب امر دوازدہم کا شاید یہہ کافی ہوگا کہ یہہ قصہ خود تراش بلا کسی ثبوت اور کامل دلیل کے پارسال لکہا
لیا ہی جوابات مندرجہ بالا جو بہ ثبوت کتاب مقدس عہد عتیق لکہی گئی ہین اونسی معلوم ہوگا کہ حضرت سلیمان
کی مصاحب کوئی افغان نہین تہی جنکی ساتہہ پشتو جیسی زبان مین راز کی طرح تین دربار عام مین فرماتی
کتاب الہی سے ثابت ہی کہ حضرت سلیمان جیسا عقل اور علم اور سلطنت اور کسی انسان کو عطا نہین
ہوا تو اگر بالفرض محال جناب موصوف کی خاص راز امورات سلطنت کی زبان ہوتی تو بموجب قاعدہ
کلیہ اس زبان کا بہی کوئی قاعدہ یا کتاب مرتب ہوئی ہوتی اور نیز سوای افغانستان کی کسی اور ملک
مین بہی جیسا کہ شام یا عرب جہان کثرت سی بنی اسرائیل موجود تہی اس زبانکا نام و نشان ہوتا یہہ کوئی
نہین کہے گا کہ حضرت سلیمان کے سب مصاحب بیت المقدس سی اوٹہکر دامان اور افغانستان مین
آباد ہوئی اور صرف اسی جگہہ وہ راز کی زبان پشتو پہیلی اس روایت کو صرف فخریہ گپ سمجہنا چاہئی +

بنیاد زبان پشتو

حقیقت یہہ ہے کہ بنیاد اس زبان کی کچہہ قدیم نہین معلوم ہوتی فارسی جدید اور پہلوی اور ژند قدیم ملکر
یہہ ایک سخت زبان مروج ہوگئی گرچہ پشتو کا آواز سماعت مین ناگوار نہین معلوم ہوتا مگر اس زبان مین
تمیز ادب اور بزرگی کی کم ہی جو شخص کچہہ بہی اس زبان سی واقف ہوگا وہ تصدیق کریگا کہ اکثر الفاظ فارسی
بہ تغیر خفیف اور بعضی بلا تغیر لہجہ اس مین موجود ہین جیسا کہ **انریبل الفنسٹن صاحب** اپنی کتاب مین
لکہتی ہین کہ اس زبان پشتو کی دو سو اٹہارہ لفظ جنکا مطلب دوسری زبانونمین بہی وہی تہا زبانہای

ذیل سے مقابلہ کیا +

فارسی - زند - پہلوی - سنسکرت - ہندوستانی - عربی - ارمنی - جوجیانی - عبرانی - بابل - کی زبان تو اومین سے اکیسوس کسی سی مطابق نہوئی باقی اکثر فارسی سی اور بعضی پہلوی اور زند سی فارسی مین آئی اور بعضی ایسی ہے کہ خود پہلوی اور زندکی ہی اور سنسکرت سی ملی اور پانچ یا چھہ ہندوستانی زبان سی عبرانی جو بنی اسرائیلون کے پہلی زبان تھی اسمین سی ایک لفظ بہی مطابق نہین ہوا اور **مولف** نی جو اکیسو لفظ ہم معنی کا مقابلہ پنجابی زبان سی کیا تو اومین سی چھہ لفظ پنجابی سی ملتے ہین ان دلایل سی پایا جاتا ہے کہ پشتو بنی اسرائیلون کے ملک مین نہین بنائی گئی پشتو مین جو مذہب کے متعلق باتین ہین وہ عربی سی آئی ہین زبان اوردو جو فارسی اور ہندی وعربی - کی ملنی سی بن گئی ہے تو اوسکی واسطی کوی ہندوستانی دعوی نہین کرسکتا کہ کسی پیغمبر یا بادشاہ کی رازکی باتونکی واسطی بنائی گئی تہی اور یہہ بات کہنہ بہی نہین ہے کہ افغانونکو عرب لوگ بباعث مضاف ہونے حضرت سلیمان کے سلیمانی کہتے ہین کہ صاحب حضرت سلیمان کے صاحب افغانستان مین چلے آئی تہی اگر یہہ لفظ صاحبان **حضرت سلیمان** سی تعلق رکہتا تو اور ملکون مین بہی کسی بنی اسرائیل کو **سلیمانی** کہتے بنیاد اس لفظ سلیمانی کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ بباعث کوہ سلیمان کی جو اسملک مین ہے عرب لوگ اس جگہہ کے سکنای کو سلیمانی کہتے ہین ورنہ کچہہ اور سبب نہین معلوم ہوتا بیضاوی چہرہ اور اونچی ناک اور قدوقامت سیکو بنی اسرائیل نہین بنا سکتی اور کل اقوام افغانون مین یہہ خصوصیت ہے بہی نہین اور اگر اس حلیہ کے سب آدمی نسل بنی اسرائیل سی سمجہی جاوین تو قوم اوزبک - اور ایماق - بلکہ ڈہونڈ - کرڑال - کی بہی اکثر آدمیونکو بنی اسرائیل کہنا پڑے گا +

بنظر وجوہات بالا ہم - **آنریبل الفنسٹن صاحب** جو مشہور امیر اور دانا صاحب علم انگریز تہا اوسکی اس مقولہ سی اتفاق کرتے ہین جو اوسنی اپنی کتابمین لکہا ہے کہ افغانونکا اپنا بیان بابت نسب خود بنا وٹی معلوم ہوتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیلیون کا کچہہ حال کتابونسی چہانٹ کر اپنی کتاب مخزن افغانی کی ابتدا مین اس مراد سی لکہا گیا ہے کہ شروع سی اپنی شمولیت اومین جتائی جاوی اسمین ذرہ بہی شک نہین کہ حضرت عیسیٰ کے تولد سی سات سو اکیس برس پیشتر **نکلٹ پلیسر** اور اوسکی فرزند سلمناصر

ملک اشور کے بادشاہون نے بنی اسرائیل اور یہودیونکی سلطنت پر حملہ کرکے تباہی ڈالی اور اوس سے تھوڑا عرصہ بعد بخت نصر بابلی نے بنی اسرائیلونکو گرفتار کرکے موجودہ دانیال پیغمبر بابل مین لیگیا اور بارہ قومین بنی اسرائیل مین سے دس قوم مشرق مین رہی اور دو قومین یہود ا اور بنیامین واپس آئے اور اس سبب سے ممکن ہے کہ افغانون کا مورث قیس عبدالرشید اون باقیماندہ بنی اسرائیلونمین سے کسیکی اولاد سے ہو الا ثبوت اس دلیل کا کچھ نہین ہے اور یہہ تو یقیناً لکھا جا سکتا ہے کہ ساول طالوت کی اولاد سے نہین معلوم ہوتی مدعا یہہ ہے کہ پورانی تاریخ قابل تسلیم اور اطمینان نہین مل سکتی ؛

خالد کا تعلق افغانون سے

واضح ہو کہ یہہ بات محض غلط ہے کہ خالد ابن ولید بنی اسرائیل تہا اور وہ مورث اعلیٰ افغانون کا ہی جیسا کہ اوپر لکھا گیا خالد قبیلہ عبد الشمس سے قوم قریش تہا حقیقت ایک معتبر روایت سے یہہ پائی گئی کہ جب قیس عبدالرشید مدینہ منورہ مین جاکر مسلمان ہوا تب اپنی مسمات سارہ بنت خالد ابن ولید سے نکاح کیا جسکے شکم سے ہرمز غورغوشت بیٹے تین فرزند قیس کے پیدا ہوئے جو مورث اعلیٰ صحیح النسب افغانون کے ہین پس اس صورت مین خالد جد مادری افغانون کا ہی نہ کہ جد پدری اور ایسی صورت مین جیسا کہ الفنسٹن صاحب اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ افغانونکی قومیت کی نسبت اسقدر مختلف روایات ہین کہ قبطی فرعون مصری کی قوم بنی اسرائیل - جوجیانی - زیک - مغل - اتنی - تاتاری - میڈیانی - سغدیانی - فارسی بان ہندوستانی تو ایسی مختلف روایات کی موجودگی مین یہہ لکھنا اونکا درست ہی کہ سوای موقع مقبوضہ اور صورت موجودہ حال کچھہ پہلے کا صحیح پتہ نہین لگ سکتا زمانہ ماضیہ کے اگر کچھہ قابل لحاظ تاریخ مل سکتی ہے تو قیس عبدالرشید تک ملتی ہے جسکی تین فرزندونکی اولاد مین سے اکثر شاخین افغانستان کی حصہ کثیر پر قابض ہین جملہ روایات اسبات پر متفق ہین کہ ابتدا مین اوسکی اولاد کوہ غور مین آباد تہی اور مدت سے کوہ سلیمان مین چلے آئی کوہ سلیمان مین جنوب اور شمال دور تک سلسلہ پہاڑونکا داخل ہے جب ۵۷۰ھ مین محمد قاسم عماد الدین سالار اسلام واسطے فتح ملک سندہ روانہ ہوا تب حجاج صوبہ خراسان کے حکم سے اس قوم کے

بہی چند آدمی اوسکی شامل تہے جو مسلمان سندہ کی آسی ملتانین اگر سکونت پذیر ہوی تہی اونکی صلاح اور اپنی قوم کی جمعیت پر نازان ہوکر کوہ سلیمان سی جانب شمال جو پہاڑ تہی اونپر اکثر جگہہ متعرف ہوگئی تاریخ فرشتہ سی معلوم ہوتا ہی کہ سنہ اٹہہ سو اور نوسو عیسوی کی بیچ حصہ مغربی افغانستان کے لوشہ مشرقی اور شمالی کی پہاڑون مین یہہ لوگ آباد تہے اور اُس عہد مین اکثر مغربی حصہ کے رہنی والے سامانیہ سلطنت کے ماتحت تہی +

حملہ پشاور

اوسی عرصہ مین اِن لوگون نے پشاور کی سرحد پر حملہ کیا راجہ لاہور نے جسکی متعلق پشاور خواہ بکرام بہی تہا اُہ راجہ اجمیر سے خویشی رکہتا تہا اِنکا فساد خفیف سمجہکر اپنی ایک سردار کو ہزار سوار کی سرکردگی مین واسطے رفع فساد تعین کیا افغانون نے لڑائی مین اوسکو شکست دی اُو فوج پنجاب کا بہت نقصان ہوا راجہ آپہ نے یہہ خبر سُنکر اپنی برادرزادہ کو دو ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل سپاہ کی جمعیت سی افغانان سرکش کے سرکوبی کیواسطے بہیجا اِس دفعہ اہل غور اور مردمان کابل و خلج جو بحلیہ اسلام مزین تہے امداد مسلمانان افغان

اپنی پر لازم سمجہکر چار ہزار آدمی مدد کیواسطے پہونچ گئی اونکی اعانت سی یہہ لوگ غالب آتی رہی جب سپاہ سرما تاخت لایا تب لشکر لاہور واپس چلا گیا اور پہر موسم بہار مین تازہ لشکر سی برادرزادہ راجہ لاہور پشاور مین آیا اور دوسری طرف سی افغان بہی اپنی مددگارونکی ہمراہی مین میدان کارزار کو پہونچے جمرود اور پشاور کی مابین لڑائی شروع ہوئی کبہی مسلمان پشاور تک اونکو ہٹا لاتے تہے جب موسم برسات آگیا تب لشکر پنجاب نے اندیشہ آب نیلاب کرکے بدون اسکے کہ غالب اور مغلوب معلوم ہو اپنے مقام کو مراجعت کی افغانون کی خوش قسمت سی اُسی عرصہ مین راجہ لاہور کی قوم گہکڑ سی جو دوآبہ سندساگر مین آباد تہی مخالفت ہوگئی اور گہکڑون نے فساد مین افغانونکی پیروی کری تب راجہ لاہوری افغانونکی ساتہہ صلح کرکے چند موضع نواح پشاور اور لغمان سی اونکو اِس شرط سی دیدی کہ محافظت سرحد ہاکریں ورنہ چہوڑین کہ سپاہ اسلام داخل ہندوستان ہو اسی عرصہ مین افغانون نی کوہستان پشاور مین ایک قلعہ بناکر جیپال اوسکا نام رکہا اور عہد ملوک سامانیہ مین ایسا بندوبست کیا کہ مزاحمت اونکی ریاست لاہور کو نہ پہونچے حکومت

غزنین الپتکین کو پہونچی جیسا کہ حصہ اول مین لکھا گیا سبکتگین سپہ سالار اوسکا اکثر شجاعت اور ملکی برتاؤ سے لشکر علمان اور حواری قید کرا
بجاتا تہا افغانون نے مقابلہ سی عاجز اگر جیپال راجہ پنجاب کو تسلط سبکتگین سے اطلاع دی
جیپال نے یہہ سوچکر کہ لشکر پنجاب باعث سرما و دیگر تکالیف سرحد پر نہین رہ سکیگا حسب مشورہ راجہ
بہاطنہ شیخ حمید قوم لودی کو جو افغانون مین صاحب اختیار تہا طلب کرکے بمنصب امارت سرفراز
کیا اور انتظام سرحد اوسکی سپرد ہوا اوس وقت ان ہی افغان صاحب رتبہ ہونے لگے شیخ حمید نے کچہہ انتظام کیا مگر
جب الپتکین کے وفات کی بعد سبکتگین اوسکا قایم مقام ہوا تب شیخ حمید نے پرخاش مین نقصان سمجہکر
اپنی آپکو خیر خواہ سبکتگین بنایا بعد فتح جیپال کے سبکتگین نے اوسکی تسلی اور مدارا کرکے بنا بر اقتضاے
وقت اقطاع ملتان بدستور اوسکی جاگیر کہی مگر سلطان محمود غزنوی نے بخلاف پدر اپنی عہد سلطنت
مین افغانان سرکش کو قتل کرکے مطیعونکو ملازم کیطرح رکاب رکہا اور یہہ بات پائی جاتی ہے کہ محمود
اور دیگر بادشاہان غزنین کی فوج مین بہت افغان بہرتی تہی اور سلطان معز الدین محمد مشہور
بسلطان شہاب الدین غوری کی فوج مین ہی بہت افغان نوکر تہے یورش ہند کیوقت لشکر افغانان
نے کارنمایان کئی شہاب الدین غوری کے عہد مین ملک معز الدین مدار المہام سلطنت کی حکم سی اکثر
قبائل افغان کوہ سلیمان وغیرہ پہاڑی ملکونسی نکلکر دریای سند تک قابض ہوگئی کیونکہ سبکتگین اور محمود
غزنوی ہی لیکر شہاب الدین غوری تک بادشاہان اسلامیہ کے حملہ جات مین اکثر سکنای سابق اسملک کے جو
مذہب اسلام سی مخالف عقیدہ رکہتے تہے برباد اور غیر آباد ہوکر اکثر دریای سندہی مشرق کو عبور کرگئے اور کچہہ
پہاڑ و نہین متفرق ہوگئی جنمین لوگ جیسا کہ سواتہی - لغمانی - تیراہی - دیگان - وغیرہ کم قوت
رہ گئی تہے الغرض جیسا کہ افغانون کی قوم مین کثرت و قوت ہوتی گئی ویسا ہی تدریجا قبضہ اونکا اوس سمے
ملک پر ہوگیا جیسا اب وہ قابض ہین سوای کم قومی غنیم اور اعانت شاہان اسلامیہ ایک اور بڑا سبب
غیر قومونکی ملک پر قابض ہونے کا یہہ بہی پایا جاتا ہے کہ ابتدا مین جب انکی اقوام غیر قومونکی تعداد مین کم تہی
ہوی اور کوہ سلیمان وغیرہ سی نکلکر باہر کے علاقون پر قابض ہونیکی امنگ مادہ ہوئی تو جس وقت کسی علاقہ
پر حملہ کرتے تہے تو اونکو جان دینا یا ملک لینا ناگزیر ہوتا تہا کیونکہ جب ایک فرقہ پیش قدمی کرتا تہا تو بیشتر

خانہ بدوش ہونے کے پیچہی دوسرا فرقہ آکر اسکی زمین سابقہ پر متصرف ہوجاتا تہا اسلئی مراجعت اونکی ناممکن تہی
اور انکی مخالف قومونکو بدون نقصان کچہہ فایدہ نہین تہا اسواسطی کہ اگر شکست کہائی تو ملک دیا اور جو
فتح پائی تو کچہہ حاصل نہوا کیونکہ اُس وقت یہہ لوگ نہ زر رکہتی تہے نہ زمین ابتدا خروج سی ستاہرہوین صدی
عیسوی تک جسقدر کی تغیر و تبدل قبضہ اس قوم کے اکثر شاخونکی باہم واقعہ ہوتا رہا اُسکا مشرح حال بسبب طوالت
اسجگہہ لکہنا ناممکن ہے الا اکثر شاخونکی حال مین ذکر واقعات قوم لکہا گیا ہے چنگیز خان اور تیمور گورگان شاہان
مغلیہ نے اس قوم پر فتح حاصل نہین کی مگر محمد بابر بادشاہ نی قریب کل مغربی اور مشرقی حصہ افغانستان
کی افغانونکو بزور شمشیر مطیع اور فرمان بردار کرلیا بعد فتح باجوڑ اور سواتہہ کی براستہ پشاور اور کوہاٹ
بنون اور دیرہ اسمعیلخان تک بذات خود بابر بادشاہ نی دورہ کرکے رعایا افغان وغیرہ کو مطمئن کردیا
مغلون کی نیت افغانونکی ساتہہ اچہی نہین تہی اسواسطی اکثر فساد رہتا تہا +

آبادی ملک ہندوستان

کا سبب یہہ ہے کہ جب اول یہہ قوم ہندوستانکی مغربی سرحد پر ہمسایہ ہوگئی تو اکثر بذریعہ تجارت اور بعضی ملازمی کے
سبب ہندوستان مین آمدرفت کرنی لگی خصوص فیروز شاہ باربک کی عہد مین اکثر افغان جو سپاہ گری مین مشہور
جوان تہی امیران شاہی کی فوج مین بہرتی ہوئی اور چونکہ قوم افغانمین استقلال اور دلاوری ایک طبعی لازمہ
ہی اس سبب سی اکثر لڑائیون مین اونہون نے نام پیدا کیا اور اپنی دلاوری کے ذریعہ سے بڑی بڑی فوجی عہدون
پر ممتاز ہونی لگے بعد اُسکی جب ۸۵۵ ہجری مین بہلول قوم لودی افغان یاوری بخت اور جرات جبلی سی تخت نشین
ہندوستان ہوا تو اوسنی واسطی تقویت اپنی سلطنت کے افغانستان اور ملک روہ مین فرمان عاطفت آمیز بہیجکر جوق
جوق افغانونکو طلب کرکے ہندوستان کو اونکی وجود سی مملو کردیا اور چونکہ اپنی ملک مین بسبب کثرت قوم اور قلت
آمدن مفلس حال تہی ہندوستانمین جاکر صاحب جاہ بن گئی پہر تو یہہ حال ہوا کہ ہندوستانکی ہر ضلع مین افغان نظر
آتی تہی اور جبتک کہ سلطنت ہندوستان بہلول اور شیر شاہ افغان سوری کی خاندانمین رہی تبتک افغانون
کی آبادی ہندوستان مین ترقی پر تہی اور اوسکی بعد بہی اپنی ہمقوم امیرونکی امید پر اکثر لوگ جنکا گذارہ اپنی ملک

مین تنگ تہا ہند کو جاتے ہی مگر چہ کوی قوم افغان کی ایسی نہین ہوگی جسکی شاخ کی آدمی ہندوستان مین نہ آئی ہون مگر زیادہ تر قوم - منڈر - یوسف زئی - لودی - کاکڑ - خویشکی - سروانی - اورک زئی - کرلانی وغیرہ ابتک ہندوستان مین آباد اور مالک املاک ہین +

دوسرا باب بیچ بیان اولاد قیس عبدالرشید جس سے یہہ عظیم فرقہ پہیلا مشتمل اوپر تین فصل کے

تمہید ضروری

واضح ہو کہ قیس نے جب دین باطل کو چہوڑکر دین اسلام کو قبول کیا تو نام اوسکا قیس سے بدلاکر بلغت عربی عبدالرشید بقاعدہ اہل اسلام رکہا گیا جیساکہ اب بہی دستور ہی کہ نومسلم یعنی شیخ کا نام بوقت مسلمان ہونے کی اسلامیہ طریقہ سی بزبان عربی رکہا جاتا ہی اسبات کا اختلاف ہی کہ قیس نے کسی عہد مین دین اسلام کو قبول کیا افغانی روایات کل متفق ہین کہ بوقت حیات حضرت خاتم الانبیا کی مسلمان ہوا اور ایک روایت غوزکی تاریخ سی ایسی ملتی ہے کہ حضرت علی رض خلیفہ چہارم کے حضور بمقام کوہ جب شنسب رئیس ملک غوز ایمان لایا تو اوس وقت قیس بہی اسکے ہمراہ مسلمان ہوا قیس عبدالرشید کی ایک بی بی سی تین پسر تہے سرئین جسکی اولاد کو مجمعاً سرئینی کہتے ہین غور غشت پیٹن جسکی نسل پہنی کہلاتی ہے تین بہائیون مین سی سرئین بڑا تہا جسکی نسل کے قومونکا ذکر پہلے کیا جاتا ہی اور ہر بڑی قوم کی حال اور تاریخ لکہنی سی پہلی اوسکا شجرہ نسب درج کیا جاویگا تاکہ ہر ایک قوم کی تفصیل اور شاخونکی تقسیم اور تعلق باہمی معلوم ہو +

یادداشت جہت تمیز شجرہ شناسی

ناظرین کو اس کتاب کی شجرہ خوانی کی وقت یاد رہی کہ افغانون مین لفظ خیل یا لفظ زائی سی مراد ایک گروہ قوم یا شاخ سی ہی در اصل بزبان پشتو لفظ زائی سی معنی بیٹا یا اولاد نکلتا ہے پس خیل یا زائی کی لفظ کی آجہی ایک نام شامل کرنسی یہہ مقصود ہوتا ہی کہ یہہ قوم اس نام والی کی اولاد یعنی خیل یا زائی ہے مثلاً بارک نام ہے

اور جب اُس نام کی شامل کرکے لفظ زائی لکھا گیا تو بارک زائی سی مراد سب قوم جو اولاد بارک سی ہی ہوگی
علی ہذا القیاس یعقوب بھی ایک نام ہے اور جب اُس نام کے ساتھہ لفظ خیل کا جوڑا جاویگا تو یعقوب خیل سے
مراد جملہ قوم اولاد یعقوب سی ہوگی پس اِس شجرہ مین نام کی ساتھہ وہ لفظ بھی جوڑا گیا ہی کہ جس سی اُس قوم
کا نام مشہور ہی کیونکہ علت غائی اسکی قوم تبلانا ہے +

پہلا فصل تذکرہ اولاد شُتربَن

روایت ہی کہ شُتربَن بڑا بیٹا عبد الرشید کا مفلس اور بی اولاد تہا اُسنی اپنی پھوپی بہائی شیخ بٹین کا بیٹا سمی
اسمعیل بطور پسر قبنی لیا اور بٹین سے جو زاہد اور خدا پرست آدمی تہا دعا خیر کی امداولی اوسکی بعد خداوند کریم
نی دو فرزند نرینہ شُتربَن کو عطا کئی ایک شرف الدین جو مشہور بہ شرخبون تہا دوسرا خیر الدین معروف
بہ خرشبون شجرہ نسب انکی اولاد کا ذیل مین درج ہے +

شجرہ نسب مشہین ابن قیس عبدالرشید

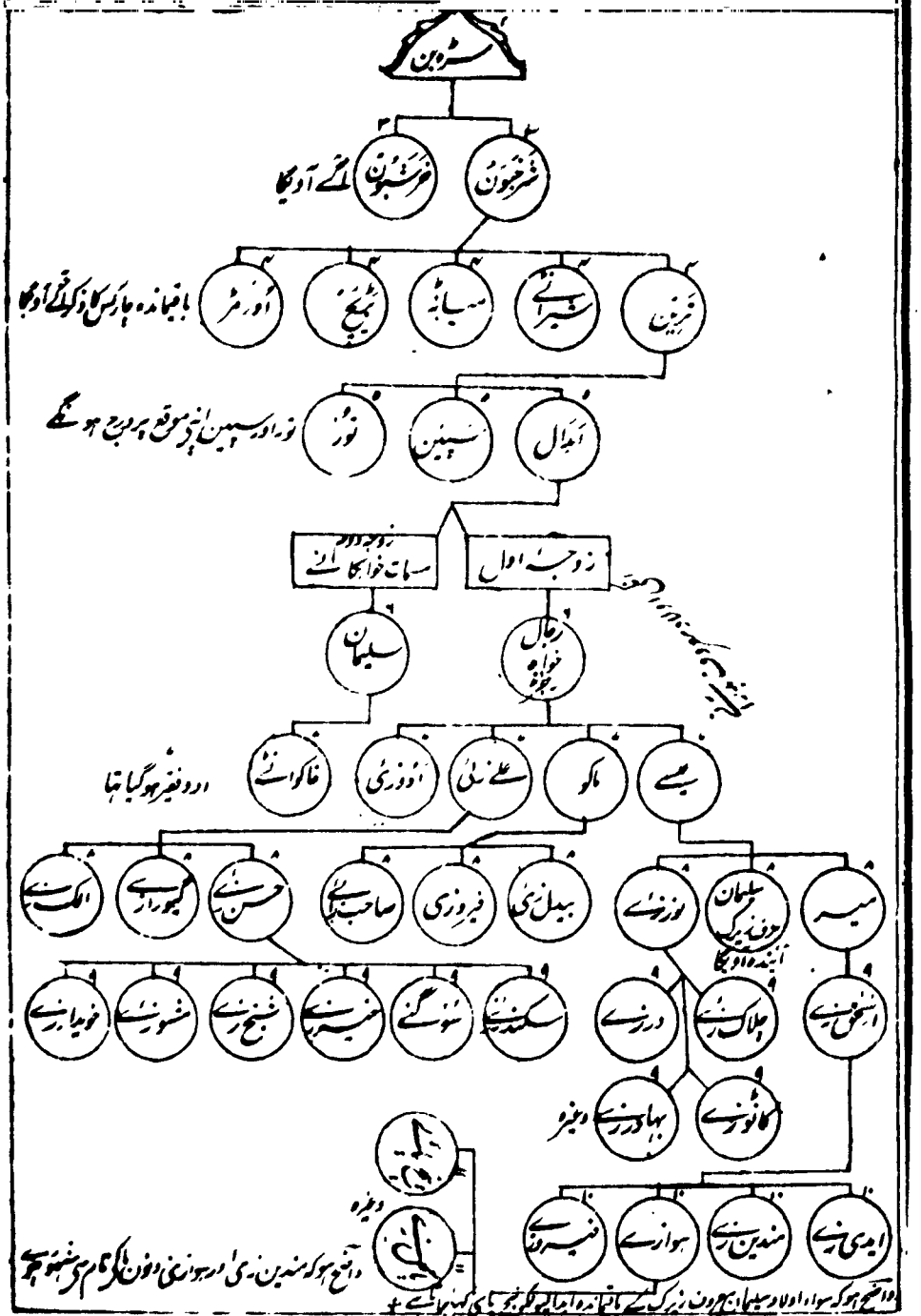

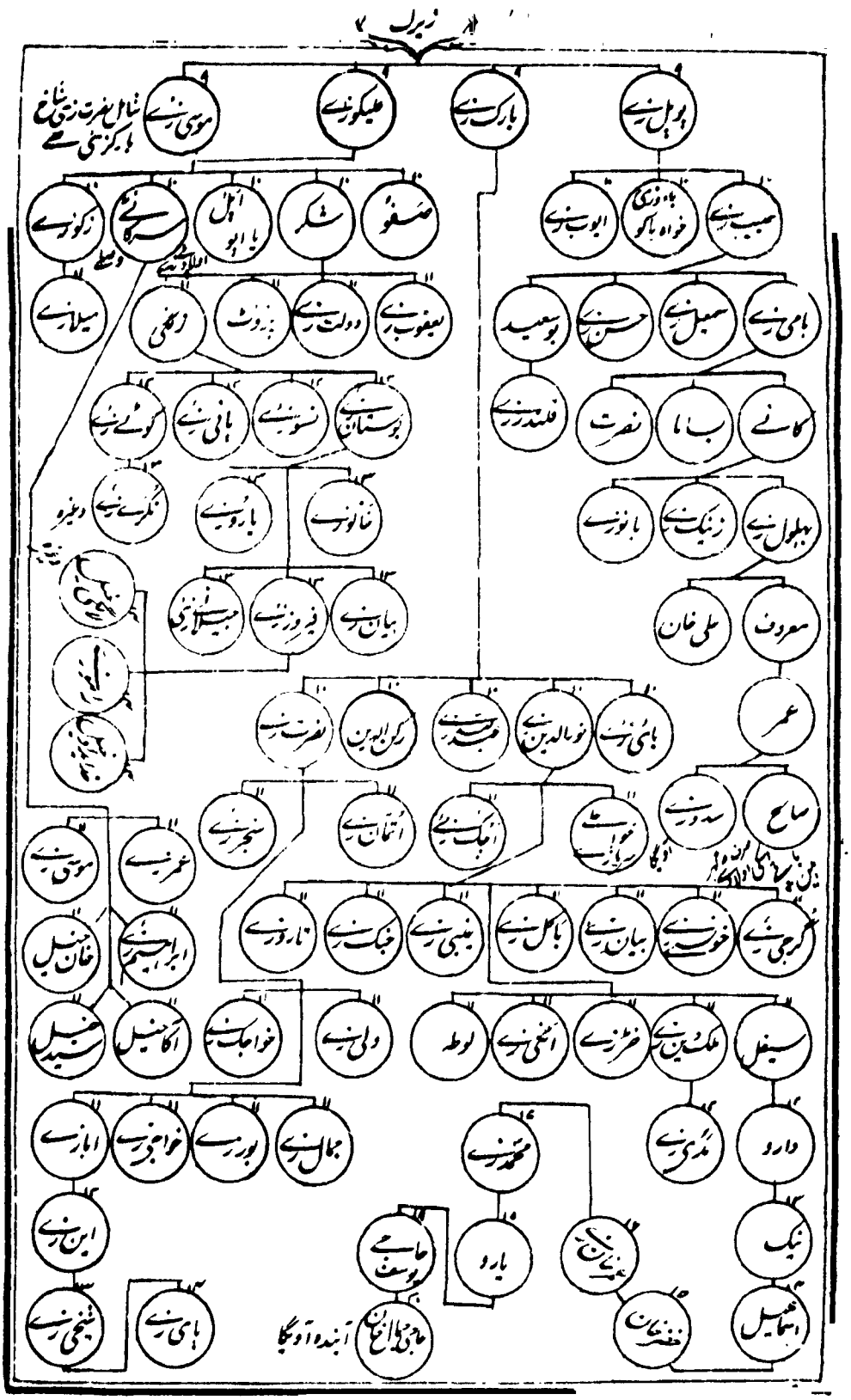
زیرک
پوپل زے
بارک زے
علیکوزے
موسی زے
شامل نصرت زئی شاخ بارکزئی ہے
حبیب زے
باوزی خواہ باکو
ایوب زے
صفو
شکر
اپل یا اپو
سرکانے
زکوزے
میلازے
بامی زے
سمعیل زے
حسن زے
بوسعید
یعقوب زے
دولت زے
پروٹ
زنگی
کانے
بساما
نصرت
قلندر زے
بوستان زے
نسو زے
ہانی زے
کوٹے زے
بہلول زے
زنیک زے
بانو زے
خانو زے
یارو زے
نکرے زے
وغیرہ
معروف
علی خان
بیان زے
فیروز زے
عمر
ہائی زے
نورالدین زے
عبدالقدر زے
رکن الدین
نصرت زے
صالح
سدو زے
خواجے سرباز زے
اچک زے
اتمان زے
سنجر زے
عمر زے
موسی زے
گرجی زے
خونسے زے
بیان زے
باکل زے
غیبی زے
جنک زے
تارو زے
ابراہیم زے
خان خیل
سیفل
ملک دین زے
خرزے
انگی زے
لوطہ
ولی زے
خواجک زے
اکا خیل
سید خیل
دارو
مدی زے
محمد زے
جمال زے
بور زے
خواجی زے
ابازے
نیک
یارو
حاجی یوسف
این زے
اسماعیل
خضر خان
حاجی جمال خان
آیندہ آویگا
ہای زے
شیخی زے

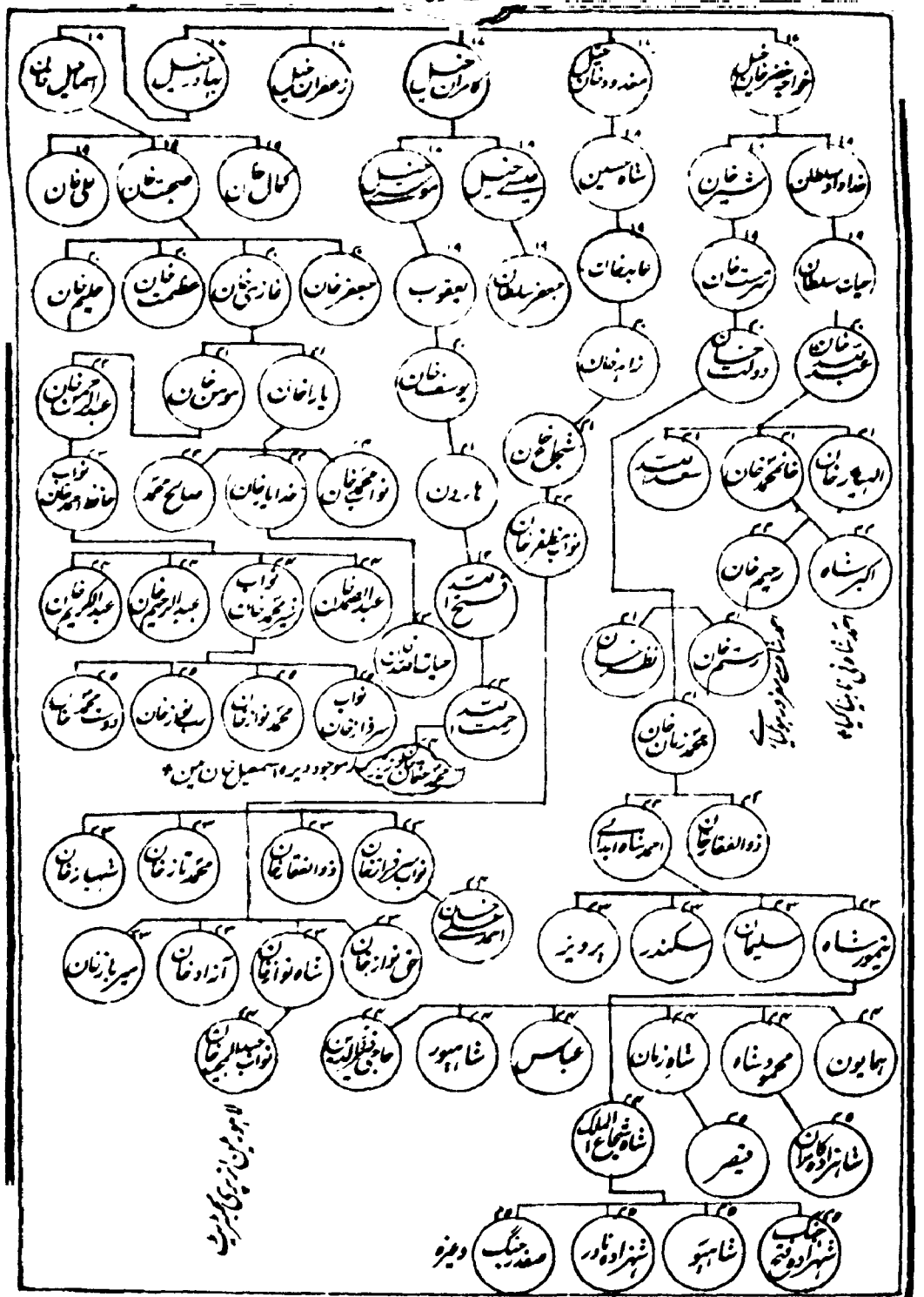
خواجه خضر خان خلجی
سنده و دخان خلجی
کامران خلجی
زعفران خلجی
بیادر خلجی
اسماعیل خان
شیر خان
شاه حسین
عیسے خلجی
موسے خلجی
کمال خان
صحبت خان
علی خان
شداد سلطان
سرمست خان
عابد خان
جعفر سلطان
یعقوب
عظمت خان
غازی خان
جعفر خان
حلیم خان
حیات سلطان
عبد الله خان
دولت خان
زاهد خان
یوسف خان
موسن خان
یار خان
عبد الرحمن خان
شجاع خان
نواب مظفر خان
هارون
نواب محمد خان
خدا یار خان
صالح محمد
حافظ احمد خان نواب
الیاس خان
خانه محمد خان
سعد الله
اکبر شاه
رحیم خان
رستم خان
نظر خان
محمد زمان خان
ذوالفقار خان
احمد شاه ابدالی
تیمور شاه
سلیمان
سکندر
پروین
همایون
محمود شاه
شاه زمان
عباس
شاهپور
حاجی فضل الله خان
نواب عبد الجبار خان
شاه شجاع الملک
شاهزاده کامران
شاهزاده فتح جنگ
شاهپور
شاهزاده نادر
صفدر جنگ
وغیره
نواب سرفراز خان
ذوالفقار خان
محمد نواز خان
نواب محمد خان
عبد الصمد خان
عبد الرحیم خان
عبد الکریم خان
حیات الله خان
نواب محمد خان
سرفراز خان
محمد نواز خان
سهراب خان
دوست محمد خان
احمد علی خان
شهباز خان
محمد تاز خان
خوش نواز خان
شاه نواز خان
آزاد خان
سیر باز خان
موجود در دیره اسمعیل خان میں
موجود در بنوں
موجود در بهاولپور

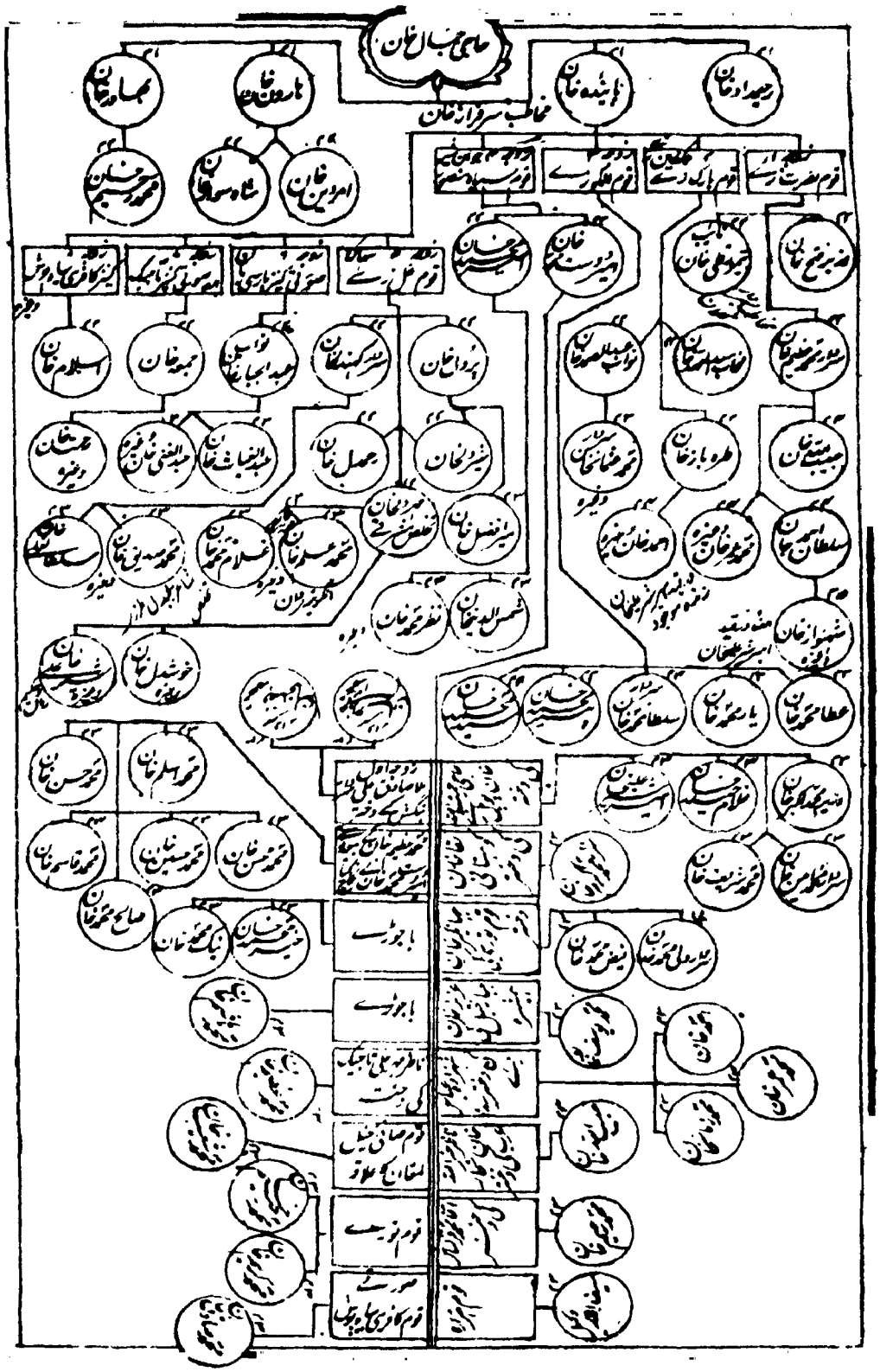

ذکر قوم ابدالی یا دُرّانی

شجرہ نسب دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ سُرین کی پسر شرنجھون کا نبیرہ ابدال تہا جسکی نسل سی یہہ قوم ہی کہتی ہین کہ ابتدا مین ابدال کہہ اور نام رکہتا تہا جب بخدمت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی پہونچکر خدمتگذاری مین مشغول ہوا تو اونہون نی براہ مہربانی اوسکو بخطاب ابدال مخاطب فرمایا اوسدن سی وہ باسم ابدال مشہور ہوا اور اوسکی اولاد معروف بہ ابدالی ہوئی اور افغان اپنی روزمرہ مین ابدال کو اُوَدل کہتے ہین

حال ریاست اس خاندان کا

ابتدا مین اس قوم کی مورث صرف اپنی گہرسے دستار مختار رہی جیساکہ تدریجاً قوم کی تعداد اور فتوحات مین ترقی ہوتی گئی ویسا ہی سرداران قوم کا اختیار بہی بڑہتا گیا روایت ہی کہ جب سُرین باپ ابدال کا عمر طبعی کے قریب پہونچا تو اُسنی اپنا جانشین تین پسران مندرجہ شجرہ نسب سی مقرر کرنا چاہا باوجود ناراضگی تور اور سپین کی ابدال دستار مختار رہوا اور ایک سیدنی جو اُنکا پیر تہا اسیکو مستحق اس رتبہ کی ظاہر کیا ایکسو پانچ برس کی عمر پاکر ابدال فوت ہوگیا تب اُسکا بڑا بیٹا رَحشر اپنی خاندانکا سرگروہ ہوا اوسکی بیٹون مین سی سمسی عیسی پسر کلان کو باپ نی اپنا جانشین مقرر کیا اور اَدُو اُسکا چہوٹا فرزند اپنی ہرکی فہایش سی فقیر ہوگیا عیسی کی فرزندون مین سی سمسی سلیمان اپنی قوم مین بڑا عقلمند آدمی تہا اس سبب سی زیرک مشہور ہوا فی الحال یہی افغان لوگ دانا آدمی کو زیرک کہتی ہین عیسی نے باعث لیاقت باوجود موجود ہونی بڑی پسر میترک کی زیرک کو اپنا جانشین مقرر کیا زیرک کی ہر چہار پسران مین سب سی بڑا بارک تہا اور اُسی کے واسطی باپ نی دستار مختاری تجویز کی تہی الا بباعث ناراضگی زیرک یہہ ارادہ پورہ نہو سکا اور سبب ناراضگی جیساکہ میجر لیچ صاحب اپنی تحریر حال ابدالی مین لکہتی ہین یہہ ہوا کہ ایک دفعہ موجب دستور خود جائی سکونت کی تبدیل کرنا چاہتی تہی اور ہر کوئی اپنا اپنا اسباب خود اوٹہا کر لیجاتی تہی زیرک جسکی عمر ایکسو برس سی زیادہ ہوگئی تہی بباعث ضعف بدنی چل نہین سکتا تہا جب بارک آیا تو اُسنی باپ کو دیکہکر غصہ سے کہا کہ تم اب بہی نہین مرتی کہ تمسی جان چہوٹے اور اُسکا کچہہ فکر نہ کرکی چلا گیا اوسکی بعد اَلکو آیا اور وہ بہی بے مہری سی پیش آکر چلا گیا اور جب موسی تیسرا بیٹا پہونچا تو اوسنی باپ کو کہا کہ گہوڑی پر چڑہ بیٹہو زیرک

نی جواب دیا کہ میرے اعضا مین قوت گھوڑی پر بیٹھنی کی نہین ہے تب اوسنی بہی چین بجبین ہوکر باپ کو
لات ماری اور کہا کہ تم یہان ہی پڑی رہو تاکہ کوئی درندہ جانور کہا جاوی اور ہما را بیچہا چھوٹی سب سے
بھی پوپل پہ ٹان پہونچا اور اُسنی ادب اور تعظیم سی باپ کو اپنی پشت پر اوٹہا کر منزل گاہ تک لیگیا اور دان
پہونچکر زیرک نے سب برادری کو جمع کیا اور اونسی یہہ حال بیان کرکے تین پسران اول الذکر سی سخت ناراضگی
ظاہر کری اور پوپل کو دستار مختاری بند ہوا کر ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال کیا اور پوپل اپنی باپ
لیطرح قوم کا مختار ہوا جب پوپل بہی فوت ہوگیا تو حسب وصیت باپ کی مسمی حبیب بڑا بیٹا پوپل کا دستا
مختار بنا ایوب اوسکا بہائی اوسکی شامل رہتا تہا بعد وفات حبیب کی اوسکی چار پسران سی مسمی بامی
جو اوس وقت پندرہ برس کی عمر کا تہا جانشین اپنی باپ کا ہوا اور باگویا باد و جو بامی کا چچا تہا
اوسکی دختر سی بامی نی شادی کری اور خسر اُسکا بطور سرپرست کا کام کرتا تہا بامی کی تین پسر تہے اُنی
بیان کیا کہ میری پسران سی کوئی لایق دستار مختاری کی نہین ہے مگر کانی کا بیٹا جو میرا نبیرہ ہی وہ اپنی
قوم کا سردار ہوگا چنانچہ بعد وفات بامی اور کانی کی بہلول بڑا بیٹا کانی کا سرگروہ ہوا اوسکی دو
پسر تہی معروف اور علیخان اپنی باپ کی وفات کی بعد معروف جانشین ہوا مگر بڑا سخت مزاج
تہا دس برس مختاری کرکے مرگیا اور اوسکی جملہ جایداد بہائی وغیرہ نی لیلی بیچہی مرنی معروف کی اُسکا
بیٹا پیدا ہوا جسکا نام والدہ نی عمر رکہا بباعث ہونی جایداد کی مان بیٹا بڑی افلاس کی حالت مین گذارہ
کرتی تہے جب عمر چودہ برس کا تہا تو اولادالیونکی باہم تنکرار تقسیم زمینات وغیرہ تنازعہ اور بی اتفاقی ہوکر
آخر کار اونہون نی عمر کو سردار مقرر کیا اور اوسنی تمام قوم مین حصص مقرر کرکے زمینات تقسیم کردی
کہ اتبک موٹی حصی قوم مین اونہین حصص کی تعداد پر مقرر ہوتی ہین عمر کی وقت بارک زیون نی بلوہ کیا
اور عمر کی سرداری سی انکار کرکے اُسکی چند ملازمون کو قتل کردیا اور باقیماندونکو نکالدیا اور بیان کیا کہ
دستار ہماری تہی پوپل نی جبر لیلی یہہ خبر سُنکر عمر نی بارک زیون پر لشکر کشی کری اور خفیف سی لڑائی
کی بعد فتح حاصل کرکے بارک ئی اور نورزئی قوم سی جو دونون شامل تہی یرغمال لئے تاکہ آیندہ سرکشی
نکرین عمر کی دو پسر تہی بڑیکا نام ملک صالح اور چہوٹی کا نام بموجب فرمانی شیخ اکوزامکی اسمہ

رکہا مگر عوام مین سدّو کی نام سی مشہور ہوا ایک روایت ہی کہ سدّو ماہ ذوالحجہ ۹۶۵ ہجری مین بعہد
سلطنت شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران پیدا ہوا جب ہند مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
فرمان روا تہا الغرض اٹہانوین برس تک عمر زندہ رہا جب وہ ۹۰ برس کا تہا اور صالح اوسکا بڑا
بیٹا شصت برس کا اور سدّو پچیس کا تہا اسنی سب قوم کو جمع کرکے سدّو کو دستار مختار بنایا اور اس تجویز
کو ملک صالح اور جملہ قوم نی منظور اور پسند کیا عمر اور صالح نی اپنی ہاتہہ سی سدّو کو کمر بند ہوائی چنانچہ یہہ سنت
اتبک دُرّانیون مین مروج ہی کہ باپ جس پسر کو اپنا جانشین مقرر کری اوسکی کمر اور تلوار اپنی ہاتہہ سی بندہوتا ہے
الغرض بعد مبارکباد دستار مختاری کی ملک صالح نی جو نہایت سعادتمند تہا اپنی چہوٹی بہائی سدّو
کو کہا کہ میری پانچ پسر ہین درخان و ابراہیم خان بایزید خان ماما الو انپر ہمیشہ نظر مہربانی کی
رکہنی اور ہر طرح کی تکالیف اور خدمات سی یہہ معاف رہین سدّو نی بخوشی یہہ بات قبول کی اور ملک
صالح اپنی پیر سید کے فہمایش سی تارک دنیا ہوگیا تہا بعد وفات اپنی باپ کے سدّو قوم ابدالی کا سردار
ہوا اور اوسکی عہد مین بارک زیون نی پہر فساد کیا مگر فوج کشی کے ذریعہ سی اونکو دبایا گیا اور عبرت ہوئی
سدّو بہت منصف اور دلاور آدمی تہا جب ابدالیون سے فرصت پاچکا تو اوسنی قوم غلزائی اور
قوم ہزارہ پر بہی کچہہ فتوحات حاصل کرین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی سدّو کی پانچ بیٹی تہے جب وہ
ضعیف العمر ہوا تو اوسنی لوگونکو جمع کرکے کہا کہ میرے پسران خواجہ خضر خان اور مغدود کی منجملہ سی ایک
کسیکو ریاست کیواسطی پسند کرلو چونکہ بڑا مغدود خان تہا اسواسطی لوگون نے اوسکو پسند کیا مگر سدّو کو یہہ بات
ناپسند تہی اوسنی کہا کہ خواجہ خضر لایق ہے اور مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ آدہی رات کو ایک سفید ریش
سبز پوش نورانی چہرہ میری گہر آیا اور اسنی کہا کہ تمکو مبارک ہو تمہارا بیٹا پیدا ہوگا کہ جسکا نام خواجہ خضر
رکہو اور وہ میرا ہمنام اور نیکنام ہوگا اس سبب سی مین خواجہ خضر کو مقرر کرنا چاہتا ہون مگر لوگون نے
اس قصہ پر کچہہ لحاظ نہ کرکے مغدود کو اپنا سرگروہ بنانا چاہا اور خواجہ خضر اوسکا نائب مقرر ہوا اور سب
اختیار خواجہ خضر کے ہاتہہ مین تہا جب سدّو مرگیا تو سب قوم نی لئیق سمجہکر خواجہ خضر کو دستار مختار بنایا
اور مغدود مایوس ہوا بعد وفات خواجہ خضر خان کے اوسکا بڑا بیٹا خداداد سلطان رئیس ہوا اصلی نام

خداداد تہا اور شاید سلطان کا خطاب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی نی عطا کیا اور افغان
اوسکو سلطان خدا کئی کہتے تہے اوسنی قوم ابدالی اور غلزائی کا بنہ یعنی سردار مل سنگی مقرر کیا
اوسوقت قوم غلزائی کا سردار مسمی ملکئی تہا اصل تنازعہ ان ہردو قوم مین بابت زمین موسوم
گوہرائی اور اموکائی کے تہا ہردو فریق نے موقعہ پر جاکر ایک آجڑی یعنی شبان کو منصف مقرر کیا
اوس آجڑی نی اپنے دلمین یہہ بات سوچی کہ سلطان خدا کئی اور گوہرائی دونون نام ملتی ہین اور
ملکائی سی اموکائی کا نام مطابق ہی اس مجیب لحاظ سی اوسنی ہردو قطعہ متنازعہ کا فیصلہ کردیا اور
دونون قومون نی منظور کیا اس سی چندعرصہ بعد سلطان خدا کئی نی اپنی قوم لیکر علاقہ زلوب پر
فوج کشی کی اور اوسملک کے سکنائی کو لوٹ اور مار سی تباہ کردیا جب واپس آتا تہا تو اوسکی خیمہ گاہ کے
پاس کہنڈ یعنی مغاک مین تین طفل خورد سال اور ایک مرد لشکر کی خوف سی پوشیدہ بیٹہی تہی جب وہ سرجہا
بیکس پکڑی گئی تو اسنی اونکو بیگناہ قتل کرادیا رات کو خواب مین کیا دیکہتا ہے کہ وہ چارون مقتول اسکے
مارنی کی ارادہ پر چلی آتی ہین یہہ بہت ڈرا اتنی مین وہ ہی سبز پوش بندگ صورت خواب مین اسکو کہتا ہی
کہ تمنی بہت بڑا ظلم کیا کہ ان معصومونکو مارا اب تم اگر سرداری چہوڑکر شیر خان اپنی بہائی کو دیدو تو بچ
رہوگی ورنہ نہین بعد بیداری اوسنی اسیطرح عمل کیا اور خود اپنی بہائی شیر خان کا نائب ہوا جب شیر خان
نی عنان اختیار اپنی ہاتہہ مین لی تو بباعث پناہ دہی چند مجرمان سنگین جاکم قندہار سی جو بادشاہ ایران کیطرف
سی مقرر تہا اوسکا فساد ہوگیا پہلی لڑائی مین بمقام شہر صفا شیر خان نی فتح حاصل کی اور پہر آمد و رفت
نواح قندہار کا بند ہوگیا شاہ ایران کی حکم سے حاکم قندہار نی بنظر انتظام فساد شاہ حسین ابن معدود و
تربور شیر خان کو مرزا کا خطاب عطا کرکے دوسرا شریک شیر خان کل مقرر کیا مرزا شاہ حسین دیہہ شیخ
مین اور شیر خان شہر صفا مین جو قندہار سی نو فرسنگ تہا رہنی لگی اور اب ابدالیون مین وگوندی یعنی جنبہ
داری ہوگئی شیر خان کہتا تہا کہ شاہ ایران سے ہمارا کچہہ تعلق نہین ہے اور مرزا شاہ حسین شاہ ایران
کا ہوا خواہ تہا مسمی خلیل علیزئی شاہ حسین کا مختار حاکم قندہار کی پاس آیا جایا کرتا تہا کئی برس اسیطرح
گذر گئی ایک دفعہ خلیل کی معرفت صوبہ قندہار نی شاہ حسین کیطرف یہہ پیغام بہیجا کہ بادشاہ نی آپکو مرزا کا خطاب

عطا کرکے مثل فرزندان مخاطب کیا چالیس ہزار قوم کی لوگ تمہاری تابع ہی اور سعید ہماری فوج موجود ہی بادشاہ
کا حکم ہے کہ شیر خان کو سزا دو اگر اب زیادہ اغماض کیا جاوی تو بادشاہ کی جانب سی ہمکو نقصان اوٹھانا ہوگا
یہ خبر مشرقی افغانستان کی صوبہ دار نی سُنکر بادشاہ دہلی کو اطلاع دی اور شاہ مہدی شیر خان کی طرفداری
مزور سمجھکر اوسکو شاہزادگی کا خطاب دیا یہہ بات واقع ہوتی ہے شاہ حسین کا اختیار کم ہوگیا کسواسطے
کہ لوگ دہلی کے بادشاہ سی راضی اور خوش تھے بہ نسبت بادشاہ ایران کی جو شیعہ مذہب تہا اوسی عرصہ مین
مرزا شاہ حسین واسطی ملاقات اور مشورہ کے صوبہ قندہار کی باس گیا اور خلیل علیزئی اوسکا معتمد ملازم
ہی ہمراہ تہا جب دربار مین حاکم قندہار سی گفتگو شروع ہوی تو شاہ حسین کی تقریر مین خلیل اوسکا مخل
دخل دیتا تہا اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی جتاتا تہا شاہ حسین نے غصہ ہوکر اوسکو ترش زبانی سی کہا کہ
تم ہمارا غلام ہوکر ہماری تقریر مین کیون دخل دیتی ہو اور چونکہ خلیل ایک نحیل اور قدآور جوان تہا اور شاہ
حسین برعکس اسکے اس وجہہ سی خلیل نے گستاخی کرکی یہہ درست جواب دیا کہ غلام اور اصل کی شناخت صورت
سی ہوتی ہے شاہ حسین کو دربار مین یہہ کلمہ نہایت ناگوار گذرا اور اوسنی پیش قبض نکالکر خلیل کو ایسی سخت
ماری کہ وہ مرگیا اور حاکم قندہار نی اس واردات شدیدسی جو دربار مین ہوی تہی ناراض ہوکر شاہ حسین
کو قید کردیا اور واسطی صدور حکم مناسب اطلاع اس معاملہ کی دارالسلطنت ایران مین بہیجی وہانسی حکم آیا کہ شاہ
حسین کو رہا کردو کہ اوسنی اپنی گستاخ ملازم کو وجب سزادی ہی گرچہ شاہ حسین رہا ہوا مگر اوسکی سب
لونڈی یعنی جنبہ ٹوٹ گیا تہا بعد رہائی وہ شیر خان سی ملکر ہندوستان کو چلا گیا اور اوسکی چوتہی پشت
مین نواب مظفر خان شہید ملتان کا والی مشہور نواب تہا جسکی ریاست کو رنجیت سنگہ نی خراب کیا
الغرض بعد چلی جانے شاہ حسین کے شاہ ایران نے بنظر مصلحت ملکداری شیر خان کو دلاسہ اور نوازش دیکر
قوم ابدالی کا کل اختیار اوسکو عطا کیا بنسٹھہ (۶۵) برس کی عمر مین شیر خان ایکروز شکار مین گہوڑی سے
گر پڑا اور بباعث سخت ضرب لگنی کے بیہوش ہوگیا اور گہر مین اوٹھالانی کی بعد جب ہوش آئی تو اوسنی
بختیار خان اولاد صالح خان کو بولاکر کہا کہ اب مجہی زندگی کی امید نہین ہے سرمست کی خبرگیری رکہنی
اور اوسی صدمہ سی مرگیا سرمست خان بیٹا اوسکا پچاس برسکی عمر تک زندہ رہا جب وہ بہی فوت ہوا تو اوسکا

بیٹا دولت خان خورد سال تھا سربراہی حیات سلطان اپنی جدی چچا کی قایم مقام اپنی باپ کا ہوا تھا
ہی کہ ایکدفعہ حاکم قندہار نے سب کتخدا ایان اور سرخیلونکی دعوت کی اوس جلسہ ضیافت مین دو فرقہ کی سرداری
ایک ایرانی سردار اور دوسری قوم ابدالی کی افغان خان اوس دعوت مین مئی بھی بلائی گئی اور چونکہ حیات
سلطان اور دیگر ملکان ہمراہی اوسکی صوفی تھی سو اسطی نشہ مین زیادہ سرشار ہوی اور اوس مستی کی حالت
مین ہر ایک فرقہ اپنی اپنی موئثات کی خوبصورتی اور سیرتی کی صفت کرنی لگی یعنی ایرانی اپنی قوم کے اور
افغان اپنی کی اوس گرم جوشی مین ہفت ہفت دختران ناکتخدا ایک دوسرے فرقہ مین شادی کرنی کا اقرار
ہو گیا جب صبح حیات سلطان ہوش مین آیا تو اس حرکت سی پشیمان ہو کر افسوس کیا اور عہد شکنی
کیو اسطی کچھ بہانہ چاہا ملکان ہمراہی مین سی ایک مسارک نام ملک نے صلاح دی کہ تم ایرانیون سی کہدو
کہ ہماری رسم سے داماد کو ہمراہ لیجانی کی جب یہہ بات کہی گئی تو سات کس داماد ایرانی سردار افغانون کے
ہمراہ شہر صفا ہین گئی جملہ ابدالی قوم کی ملک بطور جرگہ واسطی مشورہ اس معاملہ کی جمع ہوے اوس جرگہ کی تجویز ایرانیونکو
یہہ بات کہی گئی کہ اول تم اپنی ہفت دختر ہمکو بیاہ دو بعد ش ہم دینگی ایرانیون نے جواب دیا کہ ہمارا گھر دور ہی پہلے ہم کسطرح سے
دی سکتی ہین افغانون نی اونکا فریب سمجھکر حیات سلطان سی کہا کہ اس معاملہ مین اب تم کچھہ بندوبست کرو
مگر اوس سی کچھہ نہو سکا اور جرگہ سی اوٹھکر گھر چلا گیا دولت خان ابن سرمست خان رئیس نے یہہ صلاح
دی کہ ان ہفت داماد ونسی چار کرکس شیعہ کو چار یار کبار کا سر صدق کرکی ذبح کرو اور مین کو چھوڑ دو چنانچہ ایسا
ہوا جب حاکم قندہار نی یہہ ناخوش خبر سُنی تو اوسنی حیات سلطان سی کیفیت طلب کری جسنی جواب لکھا کہ یہہ کام
دولت خان نی کیا ہے اور جب دولت خان کو اوسنی قندہار مین طلب کیا تو انکار صاف پایا فوج ایرانی
نی حملہ کیا پہلی لڑای مین ابدالیون نی ایرانیو پر فتح حاصل کری مگر دوسری فوج سی شکست فاحش کھای
حیات سلطان ہندوستان کی طرف چلا آیا اور ملتان کی نواح مین قرارگزین ہوا بعد اوسکے ابدالیون مین خانگی
بی اتفاقی زیادہ ہونی لگی نوبت یہان تک پہونچی کہ مسمیان عزت اوعطل ملکان نے سرکشی کرکی دولت خان
لومعہ نظر خان فرزند اوسکی قتل کردیا اور رستم خان بڑا بیٹا دولت خان کا ایرانیونسی مل گیا اور جب
بلوچون نے بغاوت کری تو رستم خان اوس مہم پر تعینات ہوا اور بلوچون سی شکست کھاکر واپس آیا تب

میرویس ہوتک غلزائی اور عزت و عطل ابدالیون نے صوبہ قندہار سی رستم خان پر ناحق الزام فریب
عمداً شکست کہانی کا دیکر قید کرادیا چند روز کے بعد رستم خان عطل کے ہاتھہ سی مارا گیا جب میرویس ہوتک
غلزائی نی ایران اور عرب سی واپس آکر قندہار مین بغاوت کری اور شاہ نواز خان حاکم قندہار کو قتل
کردیا تو اوس بلوہ کیوقت میرویس نے قوم ابدالی کو اس شرط سی اپنی شامل رکہا کہ لوٹ وغیرہ سی جو جایداد
حاصل ہوگی اسمین سی ابدالیونکو بہی حصہ دیا جاویگا مگر بعد کا مبالی اس عہد کی بفا نکری اور زمینات وغیرہ
جایداد غصبیدہ سی کچہہ حصہ ابدالیونکو نہ دیا اس سبب سی اوس سے ابدالی قوم غلزائی کی ساتہہ لڑائی کیواسطی جمع
ہوا اور ایک بڑی سخت لڑائی دشت بوری کے میدانمین ان دونون قوم کی باہم واقع ہوئی
جسمین غلجیون نے فتح پائی اور ابدالیون نے شکست کہائی اور ہرات کی پہاڑونمین جا آباد ہوئی سنہ ایکہزار
اونتیس ۱۰۳۹ ہجری مین عبداللہ خان ولد حیات سلطان متانسی اگر اس قوم کا سردار ہوا اور ارادہ
خروج اور فتح ہرات جو اوسوقت شاہ ایرانکی سلطنت مین تہی مصمم کیا اس راز سی عباس قلیخان شاملو کو
جو شاہ حسین صفوی بادشاہ ایران کی جانب سی ہرات کا حاکم تہا مطلع ہوکر عبداللہ خان کو معہ
بیٹی کے قید کرلیا ہرگاہ قزلباشیہ ہرات نی بغاوت کرکے عباس قلیخان مذکور کو بیدخل کردیا عبداللہ خان
فرصت پاکر محبس خانہ سی بہاگ گیا اور کوہ دوشاخ مین پہونچکر اپنی قوم کو جمع کرکے ہرات پر حملہ اور ہوا عباس خان
حاکم جدید ہرات لڑائی مین پکڑا گیا اور برج موسوم قلیخانہ کے بستی عبداللہ خان معہ اپنی لشکر کے شہر ہرات
مین داخل ہوا اندر شہر کے بہی سخت لڑائی ہوئی فریقین کے بہت آدمی ماری گئی اور شہر ہرات لوٹا گیا بعد فتح
ہرات قلعہ فرہ بہی جو محمود ابن میرویس ہوتک غلزائی کی ریاست کی شامل تہا ابدالیون نے لیلیا اس سے
تہوڑا ہی عرصہ بعد محمود شاہ غلزائی نی اصفہان کو فتح کیا اور ابدالیون پر بہی فتوحات حاصل کرین لیکن
چونکہ وہ ممالک مفتوحہ جدید کی نظم و نسق مین مصروف ہوا اس باعث کچہہ زیادہ تعرض ابدالیون سی نہ کیا
چند مدت بعد اوسکی عبداللہ خان سدوزئی مسند سی اوتارا گیا اور شاید اوسکو زہر دیکر محمد زمان خان
ولد دولت خان نی جو باپ احمد شاہ ابدالی کا تہا ہلاک کردیا اور خود زمان خان رئیس قوم ابدالی
کا ہوا اور اوسنی ایرانکی فوج پر جو اپنی جمعیت کی بہ نسبت دوچند زیادہ تہی فتح حاصل کری اور جتنی حملے فوج ایران

فی ہرات پر کئی اوسنے اون سبکو روکا اور فتح حاصل کرتا رہا اتنا جلدی ابدالیونکا اختیار اور قوت زیادہ ہوئے
کہ ۱۱۷۳ھ مین مشہد لینی کا ارادہ کیا مگر افسوس کہ ایسی اوج کیوقت مین باہم بی اتفاقی ہوکر فساد ہوگیا۔
الیار اور سعد اللہ خان پسران عبد اللہ خان نی محمد زمان خان کو قتل کر دیا اور خود قوم
مختار ہوئی زمان خان کا خورد سال بیٹا احمد خان جو پیچھی سی احمد شاہ ابدالی ہوگا دشمن کے ہاتھ سی بچ رہا
اور اوسکی والدہ جو قوم الکوزئی سی تہی اپنی نورچشم احمد خان کو حاجی اسمعیل خان علیزئی حکم
ہرات کی پاس لیگئی اور اوسکو اپنی دختر دیکر اس وجہ سی حاجی اسمعیل نے اوسکو پناہ دی اور بجوف
الیار خان احمد خان کو سبزوار اور فرہ کیطرف بھیجدیا اور پوشیدہ رکھا اسی عرصہ مین اخیر ۱۱۷۳ھ کو نادر شاہ ایران نی ابدالیون
پر یورش کری اور بعد چند خفیف لڑائیونکے نادر شاہ کی تابع ہوگئے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ذوالفقار خان برادر کلان احمد خان کی سرکاری
مین ابدالیون نی بغاوت کرکے مشہد کی ملک متعلقہ سلطنت ایران پر حملہ کیا اور ابراہیم نادر شاہ کی بھائی
کی فوج پر فتح حاصل کرکی مشہد کی شہر کو محاصرہ کر رکھا تہا کہ نادر شاہ خود اونکی لشکر پر حملہ آور ہوا اور اونکو
اپنی ملک کیطرف واپس ہٹا دیا ابھی اچھی طرح دم نہین لیچکے تہے کہ نادر شاہ نی ہرات پر لشکر کشی کری
اور بعد سخت مقابلہ کی دس ماہ کی عرصہ مین ہرات کو فتح کرکے قوم ابدالی سی جہہ ہزار گہر کو حکم دیا کہ ہمراہی
غنی خان الکوزئی اور نور محمد خان علیزئی ایران کی ملک مین متفرق جاکر آباد ہون اور بعضونکو
ملتان کیطرف جلاوطن کیا اور اکثر ابدالی قوم کی لوگ جبراً اپنی فوج مین بھرتی کئی بعد اوسکی ہرات کے
شہر نی کبھی سرکشی نکری مگر ابدالی لوگ بشمولیت قوم غلزائی اور ایماق ملکسین شر و فساد کرتی رہی جب
دغستان کے شہر کو گیارہ ماہ تک نادر نے محاصرہ رکہا ایک دن شہر محصور سی گولہ توپ سراپردہ نادری
بیچ آن پڑا اور نادر شاہ کہانا کہا رہا تہا جسمین گولہ کے صدمہ سی مٹی پڑی تب نادر شاہ جسکا مزاج نادری تہا بمصداق
ضرب المثل بہت غصہ ہوا اور سرداران قوم ابدالی کو حضور مین بولاکر حکم دیا کہ اگر چوبیس گہنٹہ تک یہہ شہر فتح نہوگا
تو تم سب قتل کئی جاوگی یہہ حکم پاکر غنی خان الکوزئی نور محمد خان علیزئی حاجی جمال خان محمد
زئی بارک زئی خانو اور مانو خان نورزئی نی بشمولیت چند دیگر سرداران ابدالی اپنی قوم
کی جمعیت سی دلاورانہ حملہ اوس شہر پر کیا بہت سخت محاربے بعد ابدالی کامیاب ہوئی اور معاً دکی اندر شہر کو فتح

لرکے بادشاہ کی حضور آئی نادرشاہ نی اس مردانہ خدمتگذاری سی بہت خوش ہوکر فرمایا کہ جو عرض کروگی منظور
یجاوی گی الہیار خان سدوزئی وغیرہ سرداران ابدالی نی عرض کی کہ ہمکو اپنی قدیمی زمینات عطا ہون
اور جو افغان ایران کو بھیجی گئی وہ بہی واپس ہوکر اپنی قوم کے شامل کنی جاوین اور قوم غلزائی سی ہمکو ملک
دلایا جاوی بادشاہ نی یہہ درخواست منظور کرکے حکم دیا کہ جملہ زن و مرد افغان جو ایران کو گئی تہے واپس چلی آوین
چنانچہ سب جمع ہوئی مگر ایک عورت قوم علیزئی جو نادرشاہ کی فرزندکی پاس تہے وہ نہ آئی جب بادشاہ کو
ملکان ابدالی نی اس حال سی اطلاع دی تو اوسنی حکم دیا کہ اگر وہ عورت اپنی شوہر کے ساتہہ جانیکو راضی ہے تو خیر
ہے کہ شاہزادہ کی گہر سے چلی جاوی چنانچہ وہ وفادار عورت سب جاہ و حشم چہوڑکر اپنی کلیم پوش شوہر کے
ساتہہ چلی گئی بعد اوسکے الہیار خان بمقام سبزوار مارا گیا اور نادرشاہ نی چہہ سال مین جب قندہار کو فتح
کیا ذوالفقار خان اور احمد خان دونون بہائی نی شاہ حسین غلزائی کی قید سی رہای پای اور
حاجی اسمعیلخان کی سعرفت نادرشاہ نی احمد خان اور اوسکی بہائی کو طلب کرکے بہت نوازش فرمائی
اور فوج متعینہ مازندران کی افسر بناکر بہیجی اور اوس قوم کی حسن خدمات کی سبب سی انکو ہرات کی مغربی طرف
سی بیجاکر اوس زمین پر آباد کیا جہان اب یہہ قوم درانی آبادہی اور قوم غلزائی کی زمین اوسنی ابدالیون مین
تقسیم کی علاقہ ارغنداب غنی خان الکوزئی کی قوم کو اور مندمین داور نور محمد علیزئی کو عطا ہوئے
بارکزئی کی حصہ مین ناقص زمین آئی نادرشاہ نی نواحات قندہار کو تین سو قلبہ پر تقسیم کیا ایک قلبہ سو طناب
زمین کا تہا اور ایک طناب شصت گز چورس یعنی برابر طول عرض والی زمین سے مراد تہی ہر ایک قلبہ کی پنج
چارخروار یا چالیس من تخم ریزی کی زمین تہی اور فی قلبہ دو سوار واسطی نوکری شاہی مقرر کئے اور جو زمین قریب
شہر کی تہی اوس سی دسوان حصہ پیداوار مالگذاری سرکار مقرر فرمائی جو بہلی سال کی تعداد تشخیصہ کے موجب ہمیشہ
وصول ہوتی تہی جب نادرشاہ دہلی کی طرف گیا تو احمد خان اوسکی لشکر مین اپنی فوج کا افسر تہا اور جب ہند
سی واپس آیا تو اوسنی افغانون پر اسقدر اعتبار اور نوازش کی کہ فارسی لوگونکو علاوہ دیگر امورات وجہ نارضگی
کی اس امر کا بہی نہایت رشک آیا اور ماہ جون ۱۷۴۷ء مین نادرشاہ مارا گیا اوسکی دوسری روز لڑائی ہوئی
افغان اور اُزبک ایکطرف اور قزلباش وغیرہ ایرانی دوسریطرف مگر اس لڑائی سی کچہہ فایدہ مترتب نہوا

احمد خان بہراہی مین ہزار سواران ابدالی قندہار کو چلا آیا وہان اوسکو خبر ملی کہ ناصر خان حاکم کابل اور پشاور۔ اور سیمی اتقی خان آختہ بیگی جو سرداران نادری سی تہا خزانہ لیکر نادر شاہ کی بہیجی جاتی تہی و خزانہ احمد خان کے ہاتہہ آیا اور چند سرکش ملکان ابدالی کو قتل کر دیا اوسکی بعد اپنی قوم سی کوی مخالف نہوا الغرض قندہار مین احمد خان ولد زمان خان سدوزئی ماہ۔ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت نشین ہوکر احمد شاہ دُر دُران سی مخاطب ہوا کہتے ہین کہ احمد شاہ کی تخت نشینی کے وقت ابدالی اور غزلباش اور ہزارہ اور بلوچ بہی حاضر تہی وقت تخت نشینی کی عمر اوسکی تیئس برس کی تہی اوسنی اپنی قوم کا نام ابدالی سی بدلا کر دُرانی رکہا اور تب سی یہ اسم دُرانی مشہور ہوے *

وجہ تسمیہ دُرانی

یہہ ہے کہ جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا تو صابر شاہ ایک مجذوب فقیر نی جسکا وہ بہت معتقد تہا احمد شاہ کو کہا کہ تم اپنا القاب دُر دُوران اختیار کرو یعنی گوہر یا موتی زمانہ کا مگر اوسنی اپنی قوم کے لحاظ سی دُر دُران اپنا لقب کیا یعنی موتی موتیونکا دُران بمعنی جمع موتیون سی مراد کل قوم دُرانی یعنی ابدالی سی ہے احمد شاہ سی شاہ شجاع الملک اوسکی نبیرہ تک خاندان سدوزئی کی سلطنت کا حال اس کتاب کی پہلی حصہ مین درج ہوچکا ہے اور جسطرح سی کہ سلطنت افغانستان کی خاندان سدوزئی سی منتقل ہوکر بارک زئی کے خاندان مین آئی پاینده خان باپ امیر دوست محمد خان کیوقت سی امیر شیر علیخان والی کابل موجودہ حال تک کا ذکر بہی پہلی حصہ مین لکہا گیا ہے یہان اعادہ کرنا اوسکا فضول ہے

تقسیم و شمار قوم دُرانی

واضح ہو کہ ابتداء مین یہہ قوم دو بڑے حصونمین تقسیم ہوگئی تہی ایک زیرک دوسرا بنج پائی مگر اب یہ تقسیم کچہہ مفید نہین ہے بجز اسکے کہ جس سی معلوم ہوتا ہے کہ جہوٹی قومین کسکی شاخین ہین اس موٹی تقسیم کے دونون حصون مین زیرک کا خاندان معزز ہے اور ان ہر دو حصہ مین سی نو شاخ نکلتی ہین زیرک سی چار اور بنج پائی سی پانچہہ

زیرک کی تفصیل

یہہ ہے - پوپل زئی - الکوزئی - بارک زئی - موسی زئی - اور

پنج پائے

نورزئی - علی زئی - مع اودوزئی - اسحاق زئی - خکوانی - ماکو - کو کہتی ہین اور اُدوزئی شامل علیزئی سمجہی جاتے ہین ٭

پوپل زئی

کی قوم زیادہ مشہور ہے اور افغانونکی بادشاہ اسی قوم سی تہی یعنی احمد شاہ ابدالی اور اوسکی اولاد اسی قوم مین سی شاخ ٭

سدوزئے

کی ایک خاندانسی تہا اور سدوزئی بہت مدت تک پوپل زئی بلکہ کل قوم دُرانی کی خان خیل چلی آتی تہی یقین ہی کہ سدوزئی دُرانی کی قوم مین سب سی معزز خاندان تہا اس یقین کا مضبوط ثبوت یہہ ہے کہ اونکی پاس ایک رقم یعنی سند بطور فرمان پہلی صفوی بادشاہ ایران کی ہی جسمین سدوزئی کی خان کو تمام قوم ابدالی یعنے دُرانی کی حکومت اور سرداری دی گئی تہی اور سدوزیونکو سوای اپنی قوم کے اور کوئی سزا نہین دی سکتا تہا اور نیز بادشاہ اُس خاندانمین سے ہونی کی سبب سی سدوزئی لوگ ایک علیحدہ قوم سمجہی گئی ہے مگر اصل مین پوپل زئی کی ایک شاخ ہی جب سی سدوزئی بادشاہونکا خاندان تباہ ہوکر بارک زئی کی قوم سی امیر دوست محمد خان مالک افغانستان مغربی کا ہوا تب اس معزز شاخ کا قدر کم ہوگیا ہی اکثر آبادی ان لوگونکی شہر صفا کی متصل ہی جو وادی ترنک کی بیچ واقعہ ہی اور بعضی قندہار مین رہتی ہین اور خاندان شاہی مین سی اولاد شاہ شجاع کی بمقام لودہیانہ دریای ستلج کی مشرقی کنارہ رہتی ہے اس احمد شاہی خاندانکو بادشاہ خیل بہی کہتی ہین اور چند گہر سدوزئی پشاور اور لاہور مین بہی رہتی ہین شاخ سدوزئی وغیرہ اقوام ابدالی کے جو لوگ ملتانمین آکر آباد ہوئی تہی اور وہانسی دیرہ جات وغیرہ مین جاکر آباد ہوئی انکا ذکر اخیر مین مختصراً کیا جاویگا باقی پوپل زئی اکثر قندہار سی شمال کیطرف کچہہ علاقہ خاکریز اور اکثر پہاڑی ملک مین اور کچہہ مشرق چند مواضع اور کچہہ جنوب جیسی دیہہ - ذاکر و بالا قرض اور شور اندام وغیرہ اور کئی مواضع علاقہ زارست مضافات پرگنہ کرشک

کنارہ غربی دریاے ہیرمند اور دو موضع گرم سیر مین اور تین موضع معرب بابان علاقہ ارغنداب مین رہتے ہین بڑی جرار قوم ہے اور لوگ کہتے ہین کہ اسکی قریب تیرہ ہزار گھر ہونگے بعض سوداگری کا پیشہ رکھتے ہین مگر اکثر کاشتکاری سی معاش حاصل کرتے ہین پوپل زئی کی قوم سب افغان قوموں سی صاحب ادب نجیب اور معزز ہے اور اسی میں سی احمد شاہ اور تیمور شاہ کیوقت اکثر بڑی عہدہ دار شاہی مقرر ہوتے تھے اور بامی زئی کی شاخ سی احمد شاہ کا وزیر شاہ ولیخان اور اسکا خاندان مشہور تھا اور شاخ ایوب زئی سی سردار جہان خان سپہ سالار احمد شاہ کا تھا +

قوم بارک زئی

تعداد مین پوپل زئی سی بہت زیادہ تھی یہہ بڑی قوم قندہار سی جنوب کے علاقہ ارغستان اور دریاے ہیرمند کی کنارہ اور خشک میدانین آباد تھے بارک زئی مین سی وہ لوگ جو قندہار کی قریب اور ارغستان اور دریاے ہیرمند کے کنارہ آباد ہین بباعث عمدہ قسم زمین ہونیکی قریب کل پیشہ کاشتکاری رکھتے ہین اور بعض تہل بابان کے بیچ مین بہت محنت سی کام زراعت کاری کرتے ہین مگر اکثر لوگ اس قوم کی گلہ بانی اور رہزنی کا پیشہ رکھتے ہین یہہ قوم بڑی دلاور اور جنگجو ہے وزیر فتح خان بارک زئی کیوقت سی زیادہ مشہور ہوگئی ہے اور بعد امیر دوست محمد خان جب تخت نشین کابل ہوا تو اسکے سبب سی اسکی قوم بارک زئی دور تک مشہور ہوگئی ہے فی زماننا افغانستان مین قوم بارکزئی کا رسوخ اپنی ہمقوم امیر ہونیکی سبب سی جملہ اقوام سے زیادہ ہی اور اسقدر رسوخ اور برتری کا سبب انکی دلاوری ہی اور اس دلاوری سی امیر دوست محمد خان مرحوم کے ہوشیاری اور جلالکی بہی کچھہ کم نہین تہی بارک زیونکی قریب پینتیس ہزار گھر ہون گے +

اچک زئی

بارک زئی کی ایک شاخ ہے مگر احمد شاہ نی انکو علیحدہ کردیا اس سبب سے کہ اگر بارک زئی اور اچک زئی متحد رہینگی تو قوی اور زور اور ہوجاوینگے اب علیحدہ خان کی ماتحت ہین اور جدی قوم سمجھی جاتی ہے بارک زئی سی بالکل علیحدہ ہوگئی ہے جملہ قوم درانی مین سے شاخ اچک زئی سرکش اور انکا گذارہ گلہ بانی رہزنی اور لوٹ کہسوٹ پر ہوتا ہے +

قوم علیکوزئی

کی ہرجگہ تخمیناً پندرہ ہزار گہر ہونگی اونکا ملک سب اقوام دُرانی سی اچہا سرسبز اور زرخیز اور پہلا نمبر ہے قندہار سی مشرق علاقہ جلدک اور شمال غربی و مغرب خاص علاقہ ارغنداب و پنجوائی جہانکی انار لطافت سی مشہور ہین وغیرہ مواضعات غربی اور شمال علاقہ خاک ریز و دیگر پہاڑی ملک شمالی اور مغرب شمالی علاقہ میوند خواہ میمند جہان خواجہ حسن میمندی وزیر سلطان محمود غزنوی کا زاد و بوم تہا اور علاقہ چکہ و ساروان قلعہ کنارہ شرقی دریائی ہیرمند اور چند مواضع جنوب بلدہ قندہار اور نیز علاقہ کوہی موسوم بغنی باغران ملک زمین داور سی شمال غربی اور علاقہ نوزاد و کنجاک زمین داور سی مغرب اور ہرات اور غزنین و کابل کے ملک مین بہی متفرق رہتی ہین اس قوم مین بہی اکثر زراعت کاری اور قلیل مویشی و رمہ چرائی اور ملازمی اور تجارت کا پیشہ ہے اسقوم مین شاخ نسوزی اور سرکانی علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین آباد ہی چنانچہ ایک تپہ باسم سرکانی نام زد ہی جسمین اٹہارہ مواضع واقع ہین اور ایک بڑا قریہ شاخ سرکانی کا اسی نام پر درہ کوٹر مین واقع ہی اور کئی گہر قوم علیکوزئی کی علاقہ دوابہ وغیرہ ضلع پشاور اور کئی گہر بلوچستان اور ملک دکہن مین آباد ہین مسمی عبدالغنی خان شاخ زیرازئی مخاطب میرافغان اسقوم مین بڑا مدبر اور مشہور شخص تہا اور وزیر یار محمد خان زین الدولہ والی ہرات شاخ نسوزئی ایک بڑا عالی ہمت اور جوانمرد آدمی اسقوم مین گذرا ہی اور مسمات زرغونہ والدہ احمد شاہ ابدالی اسقوم سی تہی +

قوم موسے زئی

کی صرف چند گہر ہین اور نصرت زئی شاخ بارک زئی مین شامل شمار ہوتے ہین +

اقوام پنج پائے

قوم نورزئے

بارک زئی سی تعداد مین برابر ہی مسکن اسقوم کی اکثر ملک گرم سیر اور علاقہ دیہہ رادت قندہار سی کوہستان شمال ملحق ہزارجات اور یہہ علاقہ زرخیز اور سیراب ہے اور بہت علاقہ فراہ اور سبزوار مین ہرات تک اور باقی ریگ مین قندہار سی جنوب اور ایک بڑا قریہ موسوم سپیروان یا سفیدروان یا اسفراین قندہار سی

مغرب کنارہ شرقی رود ارغنداب واقع ہے باوجود کاشتکاری ہمیشہ اسقوم کا اکثر رمہ داری ہی موسم سرما مین اپنی ملک یا اوسموقع پر جہان عمدہ چراگاہ اور کہاس ہو گذارہ کرتے ہین اور بہار کی موسم مین دوخانگی ہو کر ایک گہر اپنی مال مویشی اور بال بچہ لیکر کوہ سیاہ بند کو جاتا ہی دوسرا گہر زمینداری پر ملک مین رہتا ہے یہہ قوم مہمان نواز اور بڑی مدمغ اور متعصب ہے خود نمائی وخود آرائی کو بہت پسند کرتے ہین +

قوم علی زئے

زمین داور متعلق صوبہ قندہار مین آباد ہی انکا دستور موافق علیکوزئے کے ہے علی زئی اور علیکوزئی کی بیچ خاصل صرف دریائی ہیرمند ہی اور علی زئی کا ملک بہی کچہہ مطابق ملک علیکوزئی کے ہے مگر علیکوزئی کا ملک اکثر رودباری اور انکا ملک کاریزی ہی کل تعداد قوم کی قریب سولہ ہزار گہر کے ہی اسقوم کی چند قبیلی پنجاب مین بہی آکر آباد ہوئی ہین سی ملتا نوالو نکا ذکر آخر مین دیکہوگی اور ایک خاندان اسی قوم کا محمد شریف خان مشہور رئیس یہان ضلع راولپنڈی والی کا بموضع اسلام گڈہ حسن ابدال سی تین میل مغرب آباد ہی چند دیہات انکی اپنی ملکیت کی اوس علاقہ مین ہین اور کچہہ پنشن بہی سرکار سی ملتی ہے محمد شریف خان کے فرزندان مین سی شیر دل خان اور پردل خان لشتو آبی ہین اور تیسرا بہائی انکا سرور خان اور سب سی چہوٹا حسین خان ہے گورنمنٹ انگریزی سی معتبر خاندانونکو نظر التفات کی امید ہی یہہ اوس محمد شریف خان کی اولاد ہی کہ جسکا نام سکہونکی عملداری مین دلاوری اور خاندانی کی سبب سے مشہور تہا علاوہ اونکی قوم علی زئی کی اومیں موضع علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین بہی آباد ہین اور علاقہ چہچہ کے چار تہون مین سی ایک تپہ علی زئی ہے +

قوم اُدوزئے

واضح ہو کہ اد و اور علی بہم بہائی ہین یہہ قوم تخمیناً پانچہزار گہر ہونگی بلند موضع انکی علاقہ معروف مین اور دو موضع علاقہ دیہہ راوت اور تین موضع علاقہ گرم سیر مین واقع ہین انکی رسم و رواج اور پیشہ مطابق اقوام ہمسوانہ کی ہین +

قوم اسحاق زئی

قندہار سی مغرب دامن ریگ کنارہ رود ارغنداب قلعہ بست تک اور چند موضع بایان علاقہ چکہ کنارہ شرقی دریائے ہیرمند اور کچہہ زمیندار زمین اکثر علاقہ گرم سیر اور ذرہ اور سبزوارمین اور علاقہ لاش وجوین ہرات سی جنوب شرقی

اوسیتانسی شمالمین اور کچہہ ہرات مین رہتی ہین اسقوم مین سی دو بڑی بڑی معتبر خاندان ہین ایک خاندان سردار
مالوخان رئیس معزز اور با اقتدار علاقہ لاش و جوین کا جو تابعدار سلطنت ایران کا ہے مگر مالگذار نہین دوسرا
خاندان سردار مددخان ساکن قلعہ خان نشین علاقہ کرم سیر کا اسخاندان مین موسی ڈونگی مشہور شخص گذرا ہے
مگر اب یہہ خاندان بارک زئیون کی صدمہ ریاست سی تنزل مین ہی پیشہ اس قوم کا اکثر رمہ داری اور گلہ بانی
اور کچہہ زمینداری ہے کل تعداد اس قوم کی دس گیارہ ہزار گہر مشہور ہے اور بلخ مین بہی ایکہزار گہر سی زیادہ
اس قوم کا سنا جاتا ہے +

قوم ماکو اور خاوگانی خواہ خاگوانے

کی بہت قلیل آدمی ہین اور انکی کوی علیحدہ زمین نہین ہے بعض قندہار مین رہتی ہین اور کچہہ قوم نورزئی
کی شامل ہوگئی یہہ شاخ قریب نابودی کی ہے اور انکا خودمختار سردار یا خان کوئی نہین ہی خاوگانی دو جگہہ
ہین ایک خاگوانی کلان دوسرا خاگوانی کوچک خاوگانی نواح قندہار مین متفرق اور غزنین مین چند دیہات
خاکوانی کی اور کئی قریہ ماکو کے متصل ہمدیگر بنام خاکوانی ماکوان آباد ہین بعض درانی ماکو کی نسل کو اپنی
برابر نہین سمجہتی اور کہتی ہین کہ ماکو پسر متبنی تہا +

مجملاً حال کل قوم درانے کا

جو بیان سب سے قابل اعتبار ہے اس سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قوم آزاد اور الگ رہی سنہ ۱۶۰۰ء تک اسوقت
اوزبک لوگ انپر سختی کرنے لگے بدین باعث درانیون نی شاہ ایران کو خراج دینا اس شرط سی قبول کیا کہ
قوم اوزبک سی بچانیکی واسطی مدد عطا ہو اور اسیطرح باج گذار سنہ ۱۷۰۸ء تک رہی اسوقت قوم غلجائی نی بغاوت کی
حکومت قندہار سی سرکشی کری اور ابدالیون کی ساتہہ بہی لڑائی ہوی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہی یہہ قوم نواح
ہرات کی پہاڑون مین آباد ہوئی اور ابدالی کی نام سی مشہور تھی اور اسوقت و نیز پہلی اس سی بہی قوم غلجائی
کی ساتہہ انکی اشد دشمنی تھی جب نادرشاہ نی پہر نواح قندہار مین اسقوم کو آباد کیا تو تب سی گرچہ ہر ایک فرقہ
قوم درانی کی زمین علیحدہ علیحدہ منقسم ہوگئی جیسا کہ اوپر لکہا گیا ہے مگر حقیقت مین یہہ قوم آپسمین پیوست اور
ملی ہوئی ہی ایک قوم کی آدمی دوسری قوم کی زمین سی خرید لیتی ہین یا انکو بخشی جاتی ہی اور بعض علاقی جیسا کہ

گرم سیر اور ملک جو قندہار کی قریات مین ہی جملہ اقوام دُرانی سی برابر حصہ پر آباد ہے +

شمار قوم

کل تعداد دُرانی کی ملک کی رہنی والونکی آٹھ لاکھ تک ہوگی اونمین سی دُرانی خاص ذیع چار لاکھ سی زیادہ ہونگی کہتی ہین کہ نادرشاہ ایرانی نے جس تمام قوم کا شمار کیا تہا جب کہ اونمین زمینات کی تقسیم اور حصص مقرر کرتا تہا اور اوسوقت ساتہہ ہزار گہر شمار مین آئی تہی اگر حقیقت مین یہہ شمار کیا گیا تو بہت کم معلوم ہوتا ہی غالب اکثر لوگ خصوصًا زمہ چرائی والی چہوڑ دی گئی ہونگی کیونکہ اوسکو زمینداری تعداد مطلوب ہوگی جنمین زمینات کا تقسیم کرنا مقصود تہا +

رواج و دستورات

ہر بڑی قوم دُرانی کی اوپر ایک سردار مقرر تہی جو خاندانی قبیلہ سی منظوری امیر کابل مقرر ہوتا ہی اور اوس سردار کی تجویز اور مخلوق کی رضامندی اور انتخاب سی ہر چہوٹی شاخ مین خان یا مُشر مقرر ہوتے ہین عموماً اسطرح خانی ایک خاندان مین موروثی چلی آتی ہی مگر کبہی کبہی اوسمین تغیر و تبدل ممکن ہے +

مقدمات دیوانی اور مال کے

خانان اور سفید پوشان دیہہ سی یا دوست فریقین کی قاضی کے معرفت بموجب احکام شرعی فیصلہ کراتی ہین جب سردار اپنی قوم سی غیر حاضر ہی تو اوسکا کام نایب کرتا ہی جسکو وہ خود مقرر کری اکثر کوی بہائی یا بیٹا یا کوئی اور خویش سردار کا نیابت پر مقرر ہوتا ہی اعلی حاکم قوم دُرانی کا صوبہ قندہار ہوتا ہی اور وہ امیر کابل کی ماتحت جملہ احکام صادر کرسکتا ہی اس قوم کی جو آدمی ذرہ آسودہ حال ہین وہ بزرگر یا مزدور یا غلامونکی ہاتہہ سی اپنی زمین کاشت کراتی ہین اور خود نگران حال رہتی ہین مگر جس کام مین اونکا اپنا ہاتہہ مطلوب ہو تو خود کرلیتی ہین اور اکثر خود محنت کرتی ہین جو دُرانی تہیدست ہین اونمین سی بعضے بزگر اور قلیل مزدوری کا کام بہی کرتے ہین اکثر آمزدوری کا کام یا تاجک کرتے ہین اور یا ہمسایہ افغان +

دستور کثیردی

کثیردی سی ایک چھوٹا خیمہ بدوضع چھولداری کا ہم شکل مراد ہی جو عموماً بکری یا شتر کی پشم سی بنائی جاتی ہین
طول مین (۱۵) سی (۲۵) فٹ تک اور عرض دس سی ۱۲ فٹ تک ہوتا ہی اور ارتفاع غایت آٹھہ
فٹ تک بعضی آسودہ لوگ اپنی دیرہ کی اندر بند لگا دیتی ہین اور عام لوگونکی دیرہ کی بیچ ہی ایک پردہ
حایل ہوتا ہی جس سی مذکر اور مونثات کا حصہ تقسیم ہوتا ہے ویسی معمولی کثیردی کی قیمت ۵۰ تک ہوتے
ہی دولتمانیون مین سی جنکی سکونت مستقل نہین ہے وہ کثیردی مین گذارہ کرتی ہین گرما کی موسم مین پہاڑ
وجاتی ہین اور سرما مین میدان کو خیام گاہ بناتی ہین جو لوگ قندہار سی جنوب کو رہتی ہین وہ اکثر تو بہ
پہاڑ مین تابستان کو کاٹتی ہین مگر جو قوم دریاء ہلمند سی اوسطرف ہی وہ سب سی دور جاتی ہی یعنی ہمیشہ کوہ
سیاہ بندا اور بادغیس خواہ بائی غز کو بہار کی موسم مین جاتی ہین اوس موسم کی بعد مشکل سی کوئی آدمی
میدانمین ملتی ہین اور تین چار ماہ تک پہاڑ مین خنک ہوا سی فرحت اوٹھاتی ہین سب رمہ دار خروار
لوگ بجز اونکی جو دریاء ہلمند سی اوپر کیطرف رہتی ہین کثیردی مین رہا کرتے ہین کوچ کیوقت انکا عسکر
قابل دید ہوتا ہے جس گروہ مین سو کثیردی ہو وہ بڑا کمپو سمجھا جاتا ہی بڑی کمپو کو خیل کہتی ہین اور اسکے
سردار کو سرخیل کہتی ہین اور چھوٹی کو کلی بولتی ہین جہان دیرہ جا ہوا تو ملک کی کثیردی بیچ مین نصب کرتے

ہین لشکرگاہ مین اپنی عسکر سی مغرب کی طرف ایک جگہہ بہتری علامت مسجد کی بنا رکھتی ہین اور اسمین جب خود
اذان دیتا ہی تو ادا نماز کی واسطی جمع ہوتی ہین اور اپنی کثیردیونکی لین سی کچھہ فاصلہ پر ایک کثیردی بنام
مہمان خانہ الگ لگا دیتی ہین جو مہمان ہون وہ اوسمین رہتی ہین یا بطور حجرہ نشست گاہ مردانہ تصور ہوتی
ہے اور موسم زمستان مین بیچ الگجگہہ کثیردین لگا کر اپنی رمہ کی گلہ لیکر دور دور چرای کے واسطی لیجاتی ہین جب انکی
رمہا بھیڑی اور بکری نی بچے بچے دو دو تین تین رمہ لیکر پھیل جاتی ہین اور بہت دل سی اونکی پرورش
اور چرائی کراتی ہین اونکی اکثر رمہا بھیڑی چکلی دار کی ہین اور بکری بھی رکھتی ہین بہ نسبت بھیڑ کی
بکری کی تعداد کم زیادہ ہوجاتی ہی بلحاظ ملک میدان اور پہاڑ کی یعنی پہاڑ مین بکری بہت رکھتی

ہین اور میدانمین بہیڑی زیادہ وہ لوگ جو بیابان کی متصل رہتی ہین یا دولتمند ہین شتر بہی رکہتی ہین جنکی اون پر کثیر دی اور اسباب لادتی ہین شتر بچگان نر اکثر فروخت کردیتی ہین اور مادہ واسطے اون اور پیدایش کی رکہتی ہین عام خلق خر پر کار روائی بار برداری کرتی ہین قریب کل کے ہر گہر مین گہوڑا رکہتے ہین اور اکثر سگ تازی رکہنی کی بہی شوق ہے +

خوراک

جو دُرانی دولتمند ہین وہ ایران بیطرح چرب اور بہت مزہ دار پولاؤ اور گوشت بَرہ کبابی اور مصالحہ کے ساتہہ پکا ہوا گوشت اور خمیری نان تنوری اور گوشت قدید اور قُرُوت کہاتی ہین اور ملذ نشربت پیتی ہین جو کسی کسی میوہ سی بنایا جاتا ہی بعضی اُنمین بہی بہت مقوی اور اچہا ہوتا ہی عام مخلوق کی خوراک نان گندم اور روغن زرد اور کبہی کبہی گوشت اور پنیر اور ساگ بہی کہاتی ہین اور جو بہت مفلس ہین وہ لوگ نان جو و مکی اور دوغ یعنی لسی سی شکم پری کرلیتے ہین دُرانی بہت میوہ خور ہین جنکی سکونت مستقل ہے وہ عمدہ میوہ طرح طرح کی کہاتی ہین اور کوچی لوگونکو صرف خربوزہ میسر ہوتا ہی +

پوشاک

وہ لوگ جو شہر و نمین رہتی اور اکثر ساکنان دیہات اور وہ بہی جو رہہ چرائی والونمین سی دولت مندہین ایسی پوشش رکہتی ہین جیسا کہ ایرانی لوگ یعنی بڑا عمامہ خوش وضع اور کلاہ اور قبا رنگین بسنہ دراز تا بہ ساق اور اُسکی اوپر چوغہ حسب مقدور اعلی یا ادنی قسم کا اور شلوار فراخ قبا کی اوپر اور چوغہ کے نیچہ کمربند اور تلوار و پیش قبض باندہنی عموماً مروج ہی غریب دُرانی خصوصاً رہہ چرائی والی سر پر توپی خراسانی وضع کی اور لانبا اور فراخ قمیص یعنی کورتہ آستین دراز والا بہ یا بلا چوغہ اور اکثر نیلہ رنگ کی فراخ شلوار جسمین خِتِ سفید کی طرح لکیر ہوتی ہے متوسط درجہ کی لوگ اکثر جمعہ کی روز ہر ہفتہ مین اکیدفعہ اور بعضی دوسری اور تیسری جمعہ کو پوشاک بدلاتی ہین اور غریب و گلہ بان لوگونکو مہینون مین پوشاک کی شست و شو کی نوبت پہونچتی ہے مگر غسل سوای واجبیت مذہبی کی بہی ہر ہفتہ مین اکیدفعہ میلہ آدمی بہی کرتے ہے مگر بیابان والی شبان تابہمرسی پانی اس عادت سی مستثنی ہین +

قد و قامت و طرز وضع

اس قوم کی لوگ شکیل اور دراز قد اکثر گندم گون مایل بسرخی رنگ بیضاوی چہرہ فراخ پیشانی وجیہہ جوان ہوتی ہین عموماً داہڑی یعنی ریش کی بال لانبی رکہتی ہین مگر نوخیز جوان اپنی ریش کترایا کرتی ہین اور مدت تک بڑہنی نہین دیتی سب لوگ سر کے بال بیچ سی چوٹی تک اوسترا سی منڈواتی ہین اور باقیماندہ کو بہی گردن تک کٹوا کر چہوٹا رکہتی ہین مگر بعضی بعضی سر کے بال لانبی رکہتی ہین خصوصاً چروائی لوگ نہین کٹواتی اور جہان تک ممکن ہو لانبی ہوتی ہین +

حال مذہب

کل قوم دُرانی اہل سُنت جماعت دین دار مسلمان ہین کوئی گانو یا کوچی کمپو بدون امام اور ملان کی نہین ہوتا خواہ چہوٹا ہی ہو اونکی مشہور دینداری سی یہانتک یقین ہی کہ سوای شاخ اچک زئی کی شاید باقی دُرانی قوم اپنی نماز نہین چہوڑتی اور غالب ہی کہ بہت قلیل لوگ تارک نماز ہونگی اور ماہ مبارک رمضان کا روزہ ہر بالغ آدمی رکہتا ہی اور عمدہ خاصیت یہہ بہی ہی کہ دُرانی لوگ غیر مذہب کی آدمی کو ضرر رسانی سی اغماض کر جاتی ہین اور مفرط تعصب نہین رکہتی مگر اچک زئی جو اپنی دین کی احکام ضروریہ کی تعمیل نہین کرتے وہ ضرر پہونچاتی ہین اور اخوند لوگ اکثراً تہیدست ہوتی ہین اور عام لوگونمین واعظ با خطبہ استقلال کی ساتہہ کم پڑہ سکتے ہین علم فقہ کا دُرانی قوم مین کم ہے مگر قریب کل کے یہہ لوگ زبان فارسی بولتی اور سمجہتی ہین اور اونمین سے اکثر فارسی اور پشتو کی شعر یاد پڑہا کرتی ہین اصلی زبان اونکی پشتو ہی مگر پُر آواز سی

دستور شادی

جیسا کہ افغانونمین ہے ویسا ہی اس قوم مین بہی ہے اکثر جب کہ مرد (۱۸) یا (۲۰) سال کا ہو اور عورت (۱۴) یا (۱۶) برس کی تب شادی کیجاتی ہے اور منگنے یا شادی کر دینا والدین کی اختیار مین ہے دُرانی عورات بہی نماز گذار اور دین دار ہوتی ہین اور شوہر زوجات سی بامروت پیش آتی ہین اور بعضی ہوشیار اور وفادار مونثات اپنی شوہرونکی گہر مین مختار کل ہوتی ہین اور اوسکو دانا سمجہتی ہین عورت اور مرد اکثر ایک جگہہ کہاتی اور گذارہ کرتی ہین مگر جب کوئی غیر شخص یا مہمان آوی تو الگ رہتی ہین +

عادات معمولی

اس قوم کی اکثر مرد حجرہ - یا مہمانخانہ یا مسجد مین جمع رہتی ہین اور اوسجگہہ مگر مسجد مین نہ حقہ پیتی یا نسوار چباتی ہین یا اپنی زراعت اور مویشی کی باتین کرتی ہین اور نیز امیر اور سردار لوگونکی اعمال اور کابل کے حالات وغیرہ اذکار اور ملک کی حال کی باتین کرتی ہین شکار کی شوق بہی بہت ہی اور کہیل بہی بہت قسم کی کہیلتی ہین قریب ہر شام آتن ناچ ناچتی ہین اور سوای گانی اور قصہ اور باتین کرنیکی کبہی جمع نہین ہوتی اس سی پایا جاتا ہے کہ دُرانی خوش باش لوگ ہوتی ہین +

مہمان نوازی

یہہ لوگ بہت مہمان نواز ہین ہر اجنبی شخص کو دیکہنی سی اور مہمان بنانی سی خوش ہوتی ہین اور کوچی لوگون مین گرچہ دیرہ اونکا بہت غریب ہوتا ہم بندوبست مہمان داری ہمیشہ رکہتی ہین اور سب سی بڑا سردار اور ملک بہی بیگانہ مہمان کو کہانہ اور جگہہ دینی سی معاف نہین ہے اکثر گانو مین مسافر لوگ مسجد اور حجرہ کو جاتی ہین اور عام وقت مین پہلا شخص جو اوس مسافر کو ملتا ہی وہ ہی میزبان ہوتا ہی مگر گرانی نرخ کیوقت یا جملہ لوگ بانٹ کر مسافرون کو کہانہ دیتی ہین یا جسکی نوبت مہمانداری کی ہو وہ دیتا ہی روغن زرد اور لسی روٹی کی ساتہہ اکثر دیتی ہین اور گوشت و شوربا بہی ملتا ہی بشرطیکہ گانو مین گوسفند حلال ہوا ہو اگر گانو کی بیچ کسی گہر مین خیرات یا ضیافت ہو تو مہمان بہی اوسمین بولایا جاتا ہی اور دوست کیطرح شمار ہوتا ہی جس وقت رات کو آرام کرنا چاہی تو وہ میزبان بچہونا وغیرہ سامان دیتا ہی یہہ مہمان نوازی سب لوگون کی واسطی ہوتی ہے نہ صرف افغان اور مسلمان بلکہ ہندو مہمانونکی رسد بہی دی جاتی ہے مگر اسکی ساتہہ اونہین لوٹ لینی کی عادت بہی ہی اور چونکہ دُرانی اکثر جای حکومت سی دور اور متفرق رہتی ہین اسواسطی اس بدعت کی روک کم ہوتی ہی خصوص جب ملک مین فساد اور بی انتظامی ہو تو لوٹیرونکی تعداد زیادہ ہوجاتی ہی مگر سب سی زیادہ راہزن اچک زئی ہین دُرانی لوگ اپنی ملک کا بہت ناز اور فخر کرتی اور قندہار کا بہت ادب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہماری مورثون اور بزرگان کا وطن گورستان

ہی نعش امیر درانیون کی اکثر دور دور سی قندہار مین دفن کیواسطی لیجاتی ہین یہہ لوگ سفر بہت تہوڑا کرتی ہین اور ہمیشہ اپنی گہر کا لحاظ اور شوق رکہتی ہین ہندوستان کو بہی سوداگری کیواسطی کم آتی ہین خانہ نشینی بہت پسند کرتے ہین +

شاخ ایک زئی

کی لوگ دیگر دُرانی قوم سی عادات مین بالکل فرق رکہتی ہین اسلئی اونکا بیان علیحدہ لکہا جاتا ہی اس شاخ کی تعداد کچہہ بہت نہین ہی اکثر روایاتونسی پانچ ہزار گہر معلوم ہوتا ہی مگر غالب ہی کہ چار ہزار سی زیادہ نہین ہوگا قریب کل کی سب لوگ مویشی داری اور رمہ چرائی کا کام کرتی ہین گرچہ قلیل پیشہ کاشتکاری رکہتی ہین مگر کافی نہین ہے اونکی گوسفندونکی رمی خواجہ امران اور توبہ کی پہاڑین اور گلہ شتران بیابان مین جو شرابک سی شمال اور مشرق کیطرف ہی چرتی ہین اونکی سردار یعنی خان اپنی قوم پر دیگر درانیون سی زیادہ اختیار رکہتی ہین الا باوجود اختیار اپنی قوم سی لوٹنی کی شوق نہین نکال سکتی جو کوی مسافر اونکی ملک مین داخل ہوتا ہی اکثر لوٹا جاتا ہے اور اکثر اُرات کی وقت اپنی ہمسوانہ لوگون کی ملک مین بارادہ ارتکاب چوری پہرتی ہین چوری مین ہوشیاری اور سرقہ بالجبر مین دلاوری اونکا بڑا وصف ہی اور اپنی ہمراز مجمع مین جوان مرد آدمی ایسی کام اور واردا تونکی باتین کرتی ہین جسکا ارتکاب کیا ہو یا ارادہ ہو مگر انکا سرقہ بالجبر معہ قتل نہین ہوتا اونکی پوشاک ایسی ہی کہ جیسی دیگر گلہ بان دُرانی پہرتی ہین مگر زمستان مین تمام اونکی پوشش ٹوپی سی لیکر پای جامہ تک نمد سی بنتی ہی خوراک مین اکثر گوسفند اور بکری کا گوشت کام آتا ہی غلہ کم کہاتی ہین اور بیل اونکی پاس بہت کم ہین یہہ لوگ مہینون تک کپڑا نہین بدلاتی اور ریش کتری نہین جاتی سر کے بال لانبی اور بلا صفائی اور شانہ بگہڑی ہوی اور میلی رکہتی ہین آدمی بڑی مضبوط اور محنتی ہوتی ہین مزاج اونکا سخت ہی مگر آپسمین بہت تکرار نہین کرتے مہمانداری نہین کرتی مسجدین نہین رکہتی اور نماز بہت کم پڑہتی ہین اور مذہبی احکام سی کم غرض رکہتی ہین اخوند بہت کم ہین اور جو ہین وہ اپنی گہر مین نماز پڑہتی ہین ان اعمال کی سبب سی دُرانی بہ مشکل اونکو اپنا ہمقوم سمجہتی ہین مگر یہہ لوگ اچہی سپاہی ہوتی ہین +

حال افغانان ملتانے

واضح ہو کہ جو ابدالی افغان نواح قندہار سی اکر ملتان مین آباد ہوئی تہی اونکی اولاد کو اب ہماری عصر مین صرف مجمعاً ملتانی پٹھان یا افغان کہتی ہین گو شکمی نام خیل اور زائی کی بدستور باقی ہین اور تاریخ اب لوگون کے ملتا نہین آنی کی ٹھیک نہین معلوم ہوتی مگر اس قوم کی واقعات کے مقابلہ کرنے سی غالب یقین ہے کہ زیادہ تر آمد اور استقلال انکا ملتا نہین بعہد سلطنت **عالمگیر اورنگ زیب** اور **شاہ عالم بادشاہان دہلی** کے ہوا ہے جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے جب **شاہ حسین** ابن مغدود قندہار سے پنجاب کیطرف آیا تو غالباً اوسکی ہمراہ ابدالی قوم کی بہت خاندان تہی اور پیچھی سی جیکہ **میرویس** قوم **ہوتک غلزائی** کی تسلط جنگجوی سی قوم ابدالی متفرق ہوئی تو اوس وقت سی ابدالی لوگ کچھہ ملتان کی طرف چلی آئی ایسی روایت سی کہ ابدالیون سی پہلی ملتا نہین **تمن** یعنی **الوس جمند یا زمند** افغانونکا آباد تہا جب ابدالی خانہ کوچ ملتان کی نواح مین پہونچی تو اونہون نے بمقام رنگپور گہیڑیان والہ اقامت کی اور معاش اپنی بعضی تجارت سی اور بعضی کرایہ کشی سی جیسا کہ پیوندہ لوگون کا دستور ہی ہم پہونچاتی تہی مگر **شاہ حسین** کے خاندان کو دربار سی جہت گذارہ کچھہ منصب عطا تہا گرچہ اوس عہد مین ہر شاخ ابدالی آمدہ ملتان کی خان اور ملک علیحدہ علیحدہ تہی جیسا کہ سدوزئی کا علیحدہ اور علیزئی کا جدا خان تہی اور اسیطرح بادوزئی وغیرہ کا حال یہی تہا مگر سرگروہ اور ان سب کی خان خیل اولاد شاہ حسین مغدود خیل تہے جب ابدالیون نے کچھہ استقلال اور جمعیت پیدا کرلے تو قوم جمند سی تبکرار زراعت تلفی نزاع برپا ہو کر نوبت کشت وخون تک پہونچی اخر الامر ان ہر دو قوم کی درمیان جنگ شدید واقع ہوا اس لڑائی مین ابدالیون نے الوس جمند پر فتح پائی اکثر مردمان قوم جمند مارے گئے اور باقیماندہ کو ملتان سی بیدخل کرکے شہر ملتان پر ابدالیون نے قبضہ کرلیا جب اس واردات سنگین کی اطلاع دربار شاہ دہلی مین پہونچی تو وہانسی بہت سخت ناراضگی کی ساتہہ حکم اخراج قوم ابدالی کا ملتانسی ہندوستانکو صادر ہوا یہہ خبر پاکر ابدالی حیران ہوئی اور اہل جرگہہ کا اس مشورہ پر اتفاق ہوا کہ جملہ خان اور ملک ہماری قوم کے دہلی مین بادشاہ کی حضور حاضر ہو کر استدعائی عفو جرایم اور عذر قصور

کرین شاید کسی طرح نائرہ غضب بادشاہ اطفاء پاکر آل وعیال ہماری قوم کی خرابی سی محفوظ رہین چنانچہ
تین سو کس اشخاص کی قریب خانان ومعتبران اس قوم نے بطور خود دہلی مین پہونچکر بادشاہ کی حضور مین
عرض استعفا وقصورات کی کری اور وقوع اس جرم کا اول قوم جمند کیطرف سی ظاہر کیا بعد سماعت حال
بادشاہ اس قدر نرم ہوا کہ تعرض اونکی آل وعیال سی موقوف رکہکر جملہ خوانین ومعتبران ابدالی کو تاحکم
ثانی قید رہنی کا ارشاد فرمایا جب دکہن کی ملک مین قوم مرہٹہ وغیرہ نے بغاوت کرکے کئی دفعہ فوج شاہی
کو پس پا کردیا تب قیدیان ابدالی نی قیدخانہ سی درخواست تفویض خدمات دکہن بادشاہ کی حضور بہیجی
جو بنظر ضرورت وقت منظور ہوکر ہمراہ فوج متعینہ ابدالی لوگ بہی اس خدمت پر مامور ہوی اور جنگ دکہن مین افغانان
ابدالی سی ایسی نمایان خدمت اور شایان تردد بظہور آیا کہ خاطر بادشاہ اونسی خوش ہوکر بعطای خلعت اور جاگیر
ملتانکو رخصت کئی گئی اوس دنسی یہہ لوگ مستقل زمیندار اور جاگیردار نواح ملتان کے ہوی ازانجملہ شاہ حسین
کی اولاد مین سی شجاع خان نے سوجاع باد آباد کیا اور یہہ ہی خاندان سب افغانان ملتانی کی خان خیل تہے
جب خداوند کریم کو بیدخلی اس قوم کی ملتان سی منظور ہوئی تو نواب مظفر خان کی عہد مین جو بڑا
مشہور نواب ملتان کا تہا اور شجرہ نسب اونکا اوپر درج ہوچکا ہے رنجیت سنگہ والی لاہور کو ملتان پر مسلط
کیا اور نواب مظفر خان شہید ہوگیا تو سمت ۱۸۷۵ بکرم کو ملتان قبضہ سکہان مین آیا جو افغانان ملتانی قتل
سکہان سی بچ رہی وہ ملتان سی بیدخل ہوکر نواب محمد خان بہادر خیل سدوزئی کی طرف منکیرہ اور بکہر کے
جانب چلی آئی اور جب منکیرہ رنجیت سنگہ نی لیا تو دیرہ جات مین خصوص دیرہ اسمعیل خان مین آکر آباد
ہوئی اور تا ہذا الیوم اکثر دیرہ اسمعیل خان مین آباد ہین اور نواب مظفر خان کی اولاد مین سی احمد علیخان
اور نواب عبد المجید خان بمقام لاہور موجود ہین *

ذکر خاندان نواب محمد خان

یہہ خاندان قوم سدوزئی شاخ بہادر خیل سی ہی گرچہ اول جمندون کی لڑائی اور ملتان کی فتح کی وقت
صحبت خان مورث اعلی نواب محمد خان ایک معتبر اور عزت دار خان تہا مگر یار محمد خان معروف
یارا خان باپ نواب محمد خان شخص غریب اور کم دولت تہا نواب محمد خان ابتدا مین کارنجات

کرتا تہا بعد اوسکے چند عرصہ سرکار بہاولپور مین نوکر رہا اور وہانسی چہوڑکر بمنصب ہزار شصت روپیہ نواب حاجی مظفرخان صوبہ ملتان کی پاس ملازم رہا کہتی ہین کہ پہلی تنخواہ تہی اور پہر ساٹہہ روپیہ ہوا مگر عزت بہت تہی چند عرصہ کی بعد اپنی لیاقت جبلی سی نواب محمد خان بہراہی گروہ افغانان ملتانی لمرہمت باندہکر فتوحات ملکی کے درپی ہوا اول قلعہ مونڈہ کو فتح بعد ش آہستہ آہستہ اکثر علاقہ تہل اور کچہی لیہ وکبیر وغیرہ مفتوح کرکے استقلال کافی بہم پہونچایا اوس عہد مین شہر لیہ جو جائی حاکم نشین علاقہ تہل کا تہا بہ قبضہ عبدالنبی خان سراہی کی تہا نواب محمد خان نے جب حملہ کیا تو محمد عارف خان پسر عبدالنبی خان نے افغانان ملتانی کو اول حملہ مین پس پا کردیا مگر اتفاقاً جب محمد عارف گولی بندوق کے لگنی سے مرگیا تو عین شکست کیوقت افغان لوگ عنان فتح کو اوٹہا کر شہر لیہ پر قابض ہوگئے نواب محمد خان نے جب جب اسقدر علاقہ جات فتح کرلیے تو شاہ زمان ابن تیمور شاہ سدوزئی والی افغانستان سے خطاب نوابی اور القاب شاہ نواز خان حاصل کرکے محمد خان کے اسم سی مشہور ہے نواب محمد خان ہوا اور قلعہ منکیرہ کو تعمیر کراکر اپنی بود باش اور جاے حکومت کیواسطے اوس جگہہ کو پسند کیا ۱۸۱۸ع مین رنجیت سنگہ نے قلعہ منکیرا وغیرہ علاقہ دواب نواب محمد خان سے لیکر ملک دیرہ اسمعیل خان مغربی کنارہ دریاے سندہ اوسکو چہوڑدیا اور پہر بہی وہ نواب رہا اور مغربی جانب اوسنی علاقہ دامان اور مروت وعیسی خیل وغیرہ مفتوح کرلیے مگر جلالہ بنون سے اوسکی فوج نے شکست کہائی نواب محمد خان اولاد پسری نہین رکہتا تہا اوسنی اپنی زندگی مین حافظ احمد خان ولد حاجی عبدالرحمن خان جو داماد نواب صاحب کا تہا اور نواب محمد خان کی دختر سے عبدالصمد خان حافظ احمد خان کا خورد سال بیٹا تہا اس شتہ کے سبب سے اور اس امید پر کہ یہ ریاست میری دختر زادہ کو پہونچیگی حافظ احمد خان کو ولیعہد بنایا بعد وفات اونکے نواب حافظ احمد خان بہی صاحب ہمت سردار ہوگذرا ہی عبدالصمد خان اوسکا بیٹا لاولد مرگیا اور نواب محمد خان کا ارادہ پورا نہوا بعد وفات حافظ احمد خان کے اوسکی فرزندون سی جو دوسری بی بی سی تہی نواب شیر محمد خان جانشین اپنے باپ کا ہوا اوسکی وقت ماہ ساون سمت ۱۹۰۲ بکرم کو کنور نونہال سنگہ نے دیرہ اسمعیل خان کو معہ علاقجات متعلقہ خالصہ سرکار کرکی نواب شیر محمد خان کو

شصت ہزار سالانہ کی جاگیر عطا کری بعد وفات نواب شیر محمد خان کے اونکا خلف نواب **محمد سرفراز خان** نواب ہوا جو اتبک دیرہ اسمٰعیل خان مین بخطاب قدیم نوابی موجود اور صاحب عزت سردار ہین اور نواب محمد خان کے برادرزادون مین سی **حیات اللہ خان** سدوزئی بھی موجود ہے +

علی زئی

کے خاندان سی نواب **فوجدار خان** گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سی اب بخطاب نوابی ممتاز ہوا ہے جب قوم ابدالی کے لوگون نے ملتان پر دخل کیا تو اوسوقت **عیسی خان** ابن **علی محمد خان** جد اعلی فوجدار خان کا اپنی قوم مین معتبر آدمی تہا بعد شہ ایار خان جد حقیقی نواب فوجدار خان کا نواب شجاع اور مظفر خان والی ملتان کی سرکار مین صاحب عزت ملازم تہا مگر جب رنجیت سنگہ نے ملتان فتح کیا تو ابدالی قوم کے لوگون مین سخت صدمہ اور تفرقہ نے اثر کیا بہت خاندان تباہ ہو گئے تب حیثیت اس خاندان کی بہی مثل حیثیت قدیمہ نرہی فوجدار خان چند عرصہ بعہدہ جمعداری نواب شیر محمد خان سدوزئی کی سرکار مین پنج برادری **عاشق محمد خان** علی زئی ملازم رہا اور جب ضلع دیرہ اسمٰعیلخان خالصہ سرکار سکہان ہوا اور بعد جلاوطنی الہداد خان ٹانک والہ کی ٹانک **عاشق محمد خان** علی زئی اور **محمد پایندہ خان** خواجک زئی و **حیات اللہ خان** سدوزئی کو جاگیر مین ملا تب اون خوانین کی جانب سی چند عرصہ ٹانک کے قلعہ مین **فوجدار خان** مقرر رہا اور پھر دیوان **لکہی مل** ناظم اور مستاجر دیرہ اسمٰعیل خان کے پاس ملازم ہوکر اوسکی جانب سی چند عرصہ کاروباری علاقہ مروت پر بہی مقرر رہا سابہ بخت سے شورش ملتان کیوقت ۱۸۴۸ء مین **کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب** کے ہمرکاب بکرنمایان خدمت بجالایا اور ہر طرحسی خیر خواہ سرکار انگریزی رہا اس خدمت کے صلہ مین سرکار سی اوسکو القاب خان بہادری معہ جاگیر اور پنشن کثیر عطا ہوا اور جب کابل مین اوپر کام سفارت بہیجا گیا تو اسنی ابہی خدمت کری بعد واپسی از کابل گورنمنٹ انگریزی نے خوشنود ہوکر کے خطاب نوابی عطا فرمایا اور جاگیر دوام کیواسطی معاف ہوئی آنریری مجسٹریٹ کا کام بہی کچہ اونکی تفویض ہے اور نہایت عقلمند آدمی ہے +

غلام حسن خان علی زئی بہی

اسی خاندان سے ہی انکا باپ عاشق محمد خان ایک دلاور اور مشہور امیر فتح خان ٹوانہ کے ہاتہہ سی مارا گیا غلام حسن خان نے ۱۸۵۷ء کو بوقت بغاوت ہندوستان ایک رجمنٹ سواران کی سرداری مین بہت اچہی خدمات سرکار انگریزی بجا لایا دلاور اور راست باز کم گو نیک سیرت آدمی ہے سرکار کی جانب سے سفیر ہو کر کابل مین گیا اور چند سال کی بعد ۱۸۶۴ء کو واپس آیا گورنمنٹ کو انکی خدمات منقوش خاطر ہین ۱۸۶۵ء مین بلحاظ خدمتگذاری خاندانی خطاب نوابی عطا ہوا +

خاندان خودکہ

یہہ خاندان قوم سدوزئی سی خواجہ خضر کے بڑے بیٹے خداداد سلطان کی اولاد سی ہے اور چونکہ خداداد کو افغان اپنی روزمرہ مین خدا کئی کہتے تہی اسواسطی اوسکی اولاد مشہور خودکہ ہوئی ملتانی پٹہانون مین اس خاندان کا نظام خان خودکہ ایک معتبر آدمی ہی جو فی الحال نواب بہاولپور کے سرکار مین معزز نوکر ہی اور اوسکی فرزند ڈیرہ اسمعیلخان مین سکونت پذیر ہین

خاکوانی

شاخ مین سی غلام سرور خان خاکوانی ڈیرہ اسمعیلخان مین ایک عزت دار شخص ہے اور اوسکا فرزند عطا محمد خان بہی نیکبخت اور خدمتگذار سرکار ہے

علاوہ انکی

اور بہی چند گہر ابدالیون کے ڈیرہ اسمعیلخان مین ہین مگر قابل ذکر کی کوئی نہین ہی جملہ اس نواح مین قریب ۸۰ گہر اس قوم کی ہونگے

پوشش اور طرز وضع

ملتانی افغانون کی مطلق مغربی افغانستان کے ابدالیون سے مختلف ہی انکی سر پر اکثر سفید تین چار گز کی چہوٹی دستار لانبی بال سر کے بکہری ہوئی شانہ سی نیچی تک اور حلقہ اکہرا بلا قمیص جسکی آستین اکثر چنی ہوئی ہوتی ہین شلوار رنگدار اور گہیرہ دار مگر پونچہ تنگ اکثر عیاش لوگ گلبدن کے پہنتی ہین اور جنکو نماز کا خیال ہو وہ ریشم اور سوت ملا ہوا صوفی گلبدن وضع نافرمانی رنگ کے پارچہ کے مستعمل کرتے ہین اور بعضی ثقہ آدمی سفید لٹہہ کی شلوار رکہتی ہین پاؤن مین مثانے تلہ دار اور نازک پاپوش اکثر ہوتی ہی بدن اور پارچات کو ظاہری آلائش سی صاف رکہتی ہین گرچہ بعضی نیکبخت حلیم اور بردبار بہی ہوتی ہین مگر اکثر مدمغ اور خود پسند خوشامد طلب ظاہر پرست زود رنج کینہ دوز ہین

نوخیز جوان عیاشی کی طرف مائل آرام طلب و کاہل مزاج ہوتی ہین مگر سپاہگری کی وقت پر محنت کرتے ہین اور راہچی سپاہی آزمودہ کار ہوتے ہین عمر رسیدہ آدمی نماز گذار اور تسبیح خوان ہوتی ہین اپنی وطن اور گھر کو نہین چھوڑنا چاہتی اپنی قوم پر دوسری کی جاہ وحشم اور بہادری کو اچھی نظر سے نہین دیکھتی خود ثنائی کو اپنے زبان سے بھی عیب نہین سمجھتی دوست کی ساتھ مروت کرتے ہین ؛

شجرہ نسب ترین ابن شرجنون

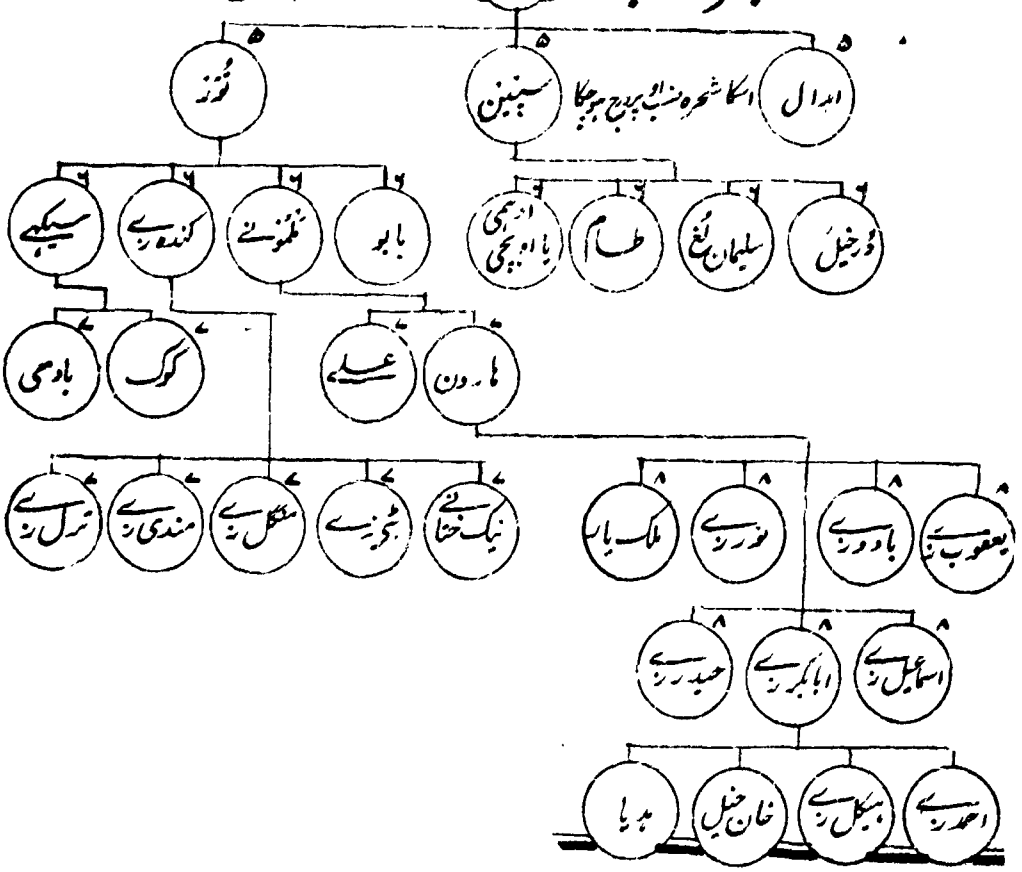

ذکر قوم ترین

شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ابدال جسکی نسل سے قوم درانی ہے وہ بھی ترین کا بیٹا تھا مگر اوسکی اولاد بقوم ابدالی اور درانی تسمیہ پاکر علحدہ سمجھے گئی باقیماندہ دو پسران ترین کی اولاد اپنی موروثی

اسم ترین سی مشہور ہی اور یہہ قوم ان دو پسران کی نسل اپنی اپنے مورث کی اسم سے دو بڑی شاخ مین تقسیم ہوتی ہے ایک تور ترین دوسرا اسپین ترین اور پھر ان دونو شاخون سی کئی چہوٹی شاخین نکلتے ہین جنکی تفصیل شجرہ نسب سی معلوم ہوگی +

تور ترین

ملک پشین مین رہتی ہین یہہ علاقہ درانی کے ملک سی جنوب کی جانب بفاصلہ کوہ واقع ہے اسکی مغرب علاقہ شوراوک یا شورابک ملک قوم بڑیچ اور جنوب کیطرف ملک شال اور اوسمین کوہ تکتو حد فاصل ہے ملک پشین طول مین قریب اسی میل کی ہے شمال مایل مشرق جنوب مایل مشرق تک اور سب سی چوڑی جگہہ چالیس میل ہوگی پشین ملک شرابک علاقہ قوم بڑیچ سی اونچا ہی اور سطح اسکی شرابک سی زیادہ ناہموار مگر آباد اوس سی زیادہ ہی قلبہ رانی کیواسطی نرگاؤ زیادہ کام آتے ہین بہ نسبت شترونکی اگرچہ شتر بھی قلبہ مین جوتی جاتے ہین اور شترونکی گلے بھی بہت ہین اکثر لوگ قلبہ رانی اور زمینداری سی معاش حاصل کرتے ہین مگر اونکی تعداد بھی بہت ہی جو قندہار اور ملک سندہ کی مابین سوداگری کا کام کرتے ہین قوم تور ترین کا دستور کچہہ درانیون سی ملتا ہی اور اونکی خان درانی سردارون سی مطابقت رکہتی ہین - والی کابل اور حاکم قندہار پہلی اس سی کچہہ غرض نہین رکہتا تہا بجز لینی سواران مقررہ واسطی بجا آوری خدمات ریاست جو بعوض کلنگ لئی جاتے ہین اور کبہی کبہی اونکی خان دربار مین بھی طلب کئی جاتی تہے کل تعداد سکنائی ملک پشین کی تخمیناً دس ہزار گہر ہونگی بہت سید اس علاقہ مین رہتی ہین اور سیدان پشین کا تجارت مین صاحب ہمت سوداگر مشہور ہین پشین مین سوای قوم تور ترین اور سید اور کاکڑ ہمسایہ اور کوئی قوم آباد نہین ہی اونمین سی تور ترین کی تعداد چہہ ہزار گہر تخمیناً مشہور ہی +

سپین ترین

لی چار شاخین ہین اور تور ترین سی تعداد مین کم ہین یہہ لوگ وادی موسوم ژوڑہ تل چٹیالی کی میدان مین آباد ہین اس ملک اور تور ترین کی ملک کی مابین کچہہ کاکڑ کا ملک واقع ہی انکا دستور تور ترین کے موافق

ہی مگر کچھہ کاکڑ کی قوم سی بھی ملتا ہی یہہ شاخ کا زراعت اور گلہ بانی مین بحصہ مساوی منقسم ہی آدمی تنومند اور مضبوط ہوتی ہین **ریاست** ہر دو قوم تور اور سپین ترین کی باوجود فاصلہ ایک ہی خان سی متعلق ہی پشت ہای سی خاندان ریاست قوم تور ترین کی شاخ بہٹی زی مین چلا آتا ہی اسکا ثبوت ایک پورانی مثل مشہور سی جو زبان پشتو مین قدیم سی چلی آتی ہی ملتا ہی اور وہ یہہ ہے ؛

مثل پشتو

خانی دہ پہ دوہ کورہ پہ لوہانی کش پر کٹے دہ پہ ترین کش پر بٹے دہ

یعنی خانی دو گہرون پر ہی قوم نوحانی جو لودی کی نسل سی ہی اوسمین کٹی خیل اور ترین مین بیٹی زئی پر ہے تحقیقات سی اس پشتو کی مقولہ کا ثبوت ملتا ہی تا حال ہر دو قوم ترین مین ایک ہی خان ہوتا ہی اور وہ سال بسال سپین ترین کی ملک مین بھی جاتا ہی واسطی فراہمی قلنگ اور اگر نوکری پر کوئی نہ جانا چاہی تو اوس سے عوضانہ نوکری مین روپیہ وصول کیا جاتا ہی اور جب ریاست کابل مین بی انتظامی اور فساد ہو تو اونمین بھی خودسری اثر کرتی ہے اور سوای فساد کی بھی صرف برای نام رعیت سمجھے جاتی ہی۔ فی الحال علاقہ پیشین سی حاکم قندہار نقد روپیہ مشخصہ لیتا ہی سپین ترین کی ہر سہ علاقہ مسکونہ ملحق ہین ژورہ جو وادی کی اوپر کی طرف ہی کوہ چیپر کی نزدیک سی شروع ہوتا ہی اوپر پہاڑ کی بیچ زرہ تنگ ہی مگر نیچی فراخ ہوتا جاتا ہی اسقدر کہ جسمین آبادی ہو سکتی ہی اور اسکی بیچ دو بڑی گانو بھی ہین تل اس سی بھی فراخ ہے اور میدان بوری اور چٹیالی کا اوسکی ساتھہ ملتی ہین تل اور چٹیالی کی زمین موافق سیوی کی معلوم ہوتی ہی مگر موسم سیوی سی اچھا ہی ؛

ذکر قوم شیرانی

شجرہ نسب شیرانی بن شرخبون ابن سڑبن

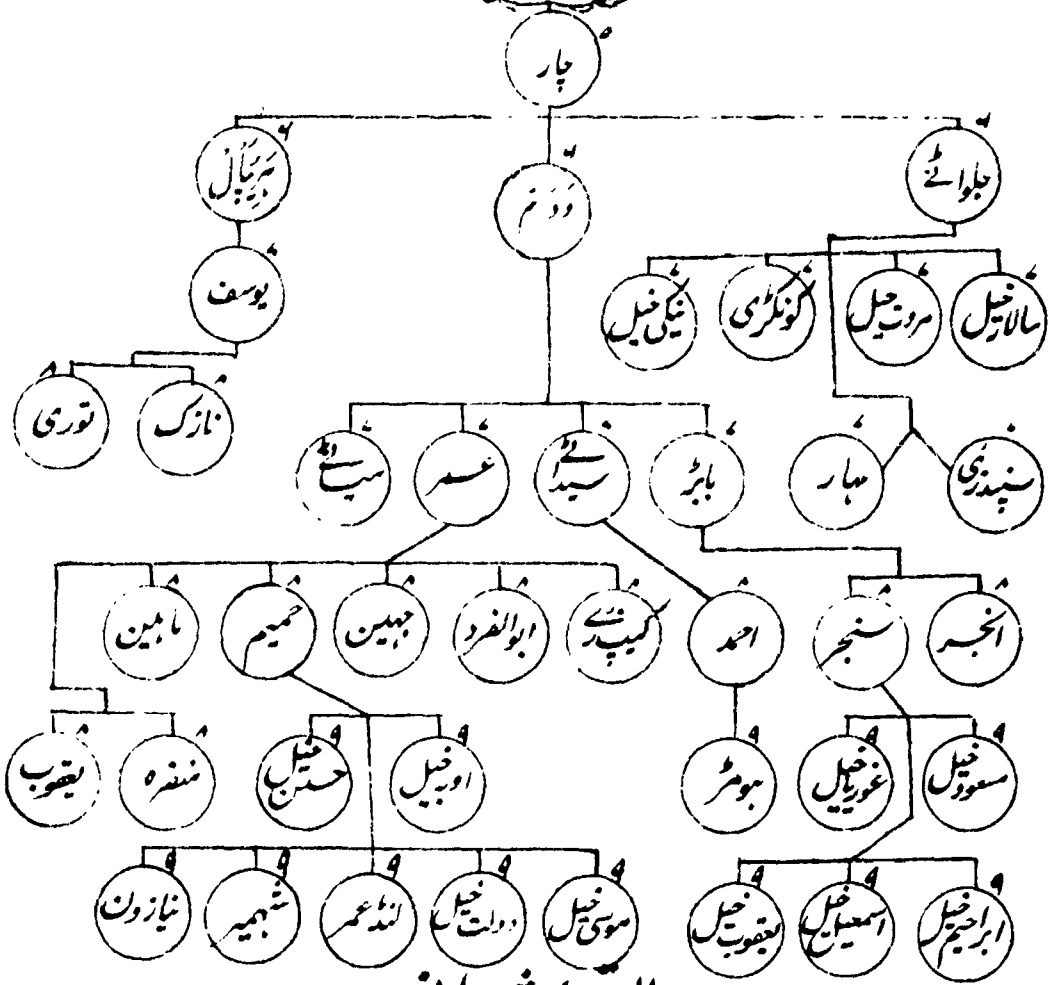

حال قوم شیرانی

کہتے ہین کہ شیرانی دخترزادہ کاکڑ کا تہا اوسکی والدہ فوت ہوگئے اور باپ نی دوسری عورت سی نکاح کیا جس سے اور بیٹی پیدا ہوئی شیرانی چاہتا تہا کہ دستار مختار میری ہو مگر ترین جو اوس پچہلی عورت سی بڑا فرزند تہا مانع ہوا اسبات پر شیرانی نی اپنے باپ اور بہایون سی رنج ہوکر پیغام کاکڑ کی طرف جو جد مادری اوسکا تہا اس مضمون سی بہیجا کہ مین یہان تنگ ہون آکر لیجاؤ۔ کاکڑ یہ خبر سنکر معہ چند اپنے

فرزندون کے شرجنون کے گھر آیا اور کہا کہ تم شیرانی کو میرے ساتھہ جانے دو کہ میری فرزندون کی ساتھ
تربیت پاویگا شرجنون اس بات پر راضی نہین ہوتا تہا جب مبالغہ حد سے گذرا اور شیرانی کو لیجانے کے ارادہ
مین مستعد پایا تب ترین ذغصہ ہوکر باپ سے کہا کہ شیرانی کو کاکڑ کے ساتھہ جانے دیو اگر وہ ایک نہو
تو کیا ہوگا آخر کاکڑ شیرانی کو اپنے ہمراہ لایا اور شیرانی نے عہد کیا کہ مین یا میری اولاد کبہی سرینگ
نہین کہلاوینگی اور اس عہد کے ساتھہ اپنی جد مادری کی خاندان غرغشتی کے شامل ہوا کہ تا ہنوز
اکریسٹر بن اور غرغشت کی باہم امتیاز ہو تو شیرانی لوگ داخل اولس غرغشتی سمجھے جاتے ہین شجرہ
نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جلوانی اور بریال اور بابڑ وغیرہ۔ شاخین بھی شیرانی کے
نسل سے ہین مگر انہون نے علحدہ نام پیدا کیا اب صرف مسمے حمیم بن عمر ابن ودم کی ہفت پسرون
کی اولاد شیرانی کہلاتی ہے کہ تفصیل اونکی کرسی نامہ مین درج ہے بجہ قوم زمری لوگ کی شمال کی طرف
پہاڑ مین رہتی ہی اور قوم وزیری اونکی شمال مین درہ گومل سے شمالی طرف رہتی ہے اور مغرب علاقہ
ژوب وغیرہ ملک کاکڑ مندڑ خیل کا ہے اونکی ملک کا اکثر حصہ تخت سلیمان کی اونچی پہاڑ مین واقع ہے
انکا پہاڑ بہت سخت ہی بجہ قوم چھوٹی چھوٹی دیہات بیس چالیس گھر والہ مین وادی اور پہاڑ کی نشیب
مین پہیلے ہوئی ہی اور اکثر اپنے گہر پہاڑ مین کہود کر بناتی ہین اور تین طرف دیوار تعمیر کرکے سقف ڈالتی
ہین اور ہر گھر مین ایک کوٹہا اور ایک دروازہ ہی جو رات کو کانٹی دار درخت کی شاخ سے بند کیا جاتا ہے
جاڑے کے موسم مین بجہ کہہ روک سردی کی دروازہ ہی نہین ہی سیاہ دری اوپہ لیکر اور
اپنا لنبا چوغہ بطور پوستین جو بہیڑی کی چمڑے سے بنتا ہے اوہڑ کر سوجاتی ہین اونکی پہاڑ مین جو
درخت ہین اونسے بہت قسم کی لکڑی ملسکتی ہے اور اکثر شیرانی لوگ تیر اور بلہ فروخت کی واسطے کلاچی
اور درہ اسمعیل خان کیطرف لاتی ہین اور اپنی گہرون مین دیودار کی لکڑی سے روشنی کیا کرتے ہین
جسکی دہوئین سے اونکی گھر اور پوشاک بلکہ چہرہ بہی سیاہی مایل ہوجاتی ہین شیرانی اکثر میانہ قداور
متوسط اندام مگر مضبوط اور چالاک ہوتی ہین عام شیرانی لوگ کی پوشاک یہہ ہی کہ موٹی کپڑی کی شلوار
اور ایک کنبل اپنے کاہندی پر رکہی ہوئی اور گاؤ کی خام چمڑا کی چپلی پا نو مین رکہتی ہین اور یہہ پوشاک

پوری ہوتی ہی جب اونکی سر پر سفید کپڑہ کے تین چار گز دستار ڈھیلی طرح سی لپیٹی جاوے اور بعضی لوگ
ہیرہ دار شلوار اور چین دار خلقہ بھی پہیرتے ہین سب سی دولتمند کی پوشاک بھی اس سی کچھہ بہت تخفہ نہیں
ہی جو ملک مین وہ اپنی پوشش کو بہت تخفہ سمجھتے ہین کیونکہ وہ ملتان کا ریشم بھی پہیرتے ہین اس قوم
کی خوراک اکثر مکی کی روٹی اور مکھن اور قروت ہی گندم کی روٹی صرف ضیافت مین پکائی جاتی ہی گوشت اکثر
بھیڑ ی کا کھاتی ہین آتا ہی مگر جب بیل یا گائی بیمار وغیرہ صدمہ سی قریب المرگ ہو تو اوسکو بھی ذبح کرکے کھاتا
ہین درخت زیتون کا ثمر تازہ اور سوکا ہوا بھی پانی مین اوبال کر کھاتی ہین جنگلی انار اور جلغوزہ۔
اور دیگر اقسام کا پھل جو اپنی پہاڑ مین پیدا ہوتی ہین کہائی جاتی ہین شیرانی لوگ نا وقت شادی کرتی ہین
یعنی عمر پوری کرکے شادی کی دستور مین شیرانی اور دیگر افغانون کی بیچ ایک عمدہ فرق ہی کہ شیرانی
لوگ اپنی دختر کی معاوضہ مین داماد سی روپیہ نہین لیتی بلکہ اپنی گہر سی حسب توفیق شادی کی وقت داماد او
دختر کو کچھہ دیا جاتا ہی عورات صرف گھر کا کام کرتی ہین اور فصل درو کرنے مین مدد دیتی ہین شیرانیون مین
روپیہ نقد کم ہی کیونکہ وہ خرید فروخت مین ایک جنس دوسری جنس سی اکثر بدلا لیتی ہین اونمین کوئی نوکر یا
غلام نہین ہے اور دستکار بھی کوئی قلیل ہے قریب بیس کس ہندو اونمین دوکان رکہتی ہین اور دانہ
اور پارچہ اور قند سیاہ اور تمباکو اور روغن زرد اور بعض سب سی ارزان چیزین جو میدان مین بنتی ہین
وہ دوکاندار رکہتی ہین نجار اور آہنگر اور پاولی دامان سی آئی ہین شیرانیون کی کاشتکاری اکثر وادیو
مین ہے بعضے نشیب جگہہ پہاڑ مین۔ بلا سیرابی زراعت ہو سکتی ہے مگر باقی زمینات کو پہاڑی نالون
او بند دیکر سیراب کرتی ہین سوائی خان اور ملان اخوند کی سب قوم کی لوگ اپنی ہاتہہ سی کام کرتی ہین اکثر ویز
دو فصلی ہی خریف مین چاول اور مکی اور تمباکو پیدا ہوتا ہی سرد ملک کی تاثیر کی سبب سی تمباکو
ربیع کی ساتھہ نہین ہو سکتا اور جب خریف کی زراعت درو ہوئی تو گندم اور جو کاشت کئی جاتی ہین
جو گرم موسم کی شروع مین درو کرتی ہین اکثر لوگ جو مویشی رکہنی والی ہین اونکی مال مویشی زیادہ تر بیل
اور گائی ہین مگر بعضی مالدار جو پہاڑ کی سر پر پہیل گئے ہین وہ بہیڑی اور بکری کی اجڑ رکہتے ہین شیرانیون
کی بیل بہت چہوٹی ہوتی ہین عموماً سیاہ رنگ کی اور اونچا ثانہ یعنی گٹ نہین ہوتی اور بعضی آدمی گہوڑہ

بھیڑ رکھتے ہین مگر خچر اور گاؤمیش اور رشتہ نہین رکھتے تمام شیرانی کے ملک مین بیس کھوڑی مشکل سے پیدا ہوسکتے
ہین شیرانی لوگ اپنے خان کو نیکہ کہتے ہین جسکا معنی اور مراد پشتو کی زبان مین (دادا یعنے جد) ہی نیکہ کا
اختیار قوم پر بہت ہی اور اپنی زمینات بھی زیادہ رکھتا ہی اور لوگ حصہ پر اوسکی کاشتکاری کا کام
کرتے ہین اوسکا خانگی نوکر کوئی نہین ہی۔ جن لوگون کی پاس بھیڑی کے گلے ہین تو وہ سالانہ فی گھر بھیڑ
کا ایک بچہ اور جسکے پاس بیل اور گائے بہت ہون اونسے ایک گوسالہ۔ خان لیتا ہی اس محصول کے وصول مین
کچھ زور درکار نہین ہی لوگ اپنی رضامندی سے دیتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جو شخص دینے سے انکار کریگا اوسکی اوپر کچھ
بدبختی عاید ہوگی اگرچہ یہ لوگ اپنا دعوی جبراً فیصلہ کرلیتے ہین مگر اصل مین نیکہ عدالت دینے والا ہے
جب اوسکی پاس مقدمہ پہونچے تو وہ فریقین کا بیان سنتا ہی اور پھر دعا مانگ کر نیک نیتی کے ساتھہ مقدمہ
فیصلہ کرتا ہی اور اوسکا حکم ہمیشہ خدا پاک کی سزا کے خوف سے مانا جاتا ہی کیونکہ بزعم اون لوگونکی فیصلہ
اوسکا الہام ربانی سے سمجھا جاتا ہی شیرانی لوگ بہی چلو یشتہ رکھتے ہین اور بعضی جگہ جو نیکہ کی سکونت سے
دور ہون وہان نیکہ کے حکم سے چلو یشتہ بطور نایب نیکہ کام دیتا ہی شیرانی آپسمین تکرار کم کرتے ہین
ہر گانو مین ملان ہی جسکو دہم حصہ پیداوار سے عشر ملتا ہی ملان لوگ امامت مسجد کے سوای نکاح پڑہاتے ہین
اور لڑکون کو فرایض مذہبی سکہلاتے ہین مردہ کو غسل دینا اور کفن سیلنی کا کام بہی ملان اور اونکی مستورات
کرتے ہین شیرانی مین سے بہت سے لوگ قران شریف کا پڑہنا سیکہتے ہین مگر فارسی کوئی نہین سیکہتا
صرف ملان لوگ پشتو کا پڑہنا سیکہتے ہین جن کتابون مین اکثر مذہبی مسایل ہوتی ہین شیرانی لوگ نماز
اور روزہ رمضان عموماً نہین ترک کرتے مگر حضوری دل سے عبادت کم ہوتی ہے جو لوگ ہندوستان وغیرہ
انکی ملک کی راستے مغربی افغانستان اور دامان کو آتی جاتی ہین اونسے شیرانی لڑتے ہین مگر سب لوگ
قبول کرتے ہین کہ شیرانی کا عہد بے عیب ہے اور جو مسافر شیرانی کی قوم سے بدرقہ ہمراہ رکھتے ہون تو سلامت
کے ساتھہ اونکی ملک سے گذر سکتے ہین جب شیرانی کسی مخالف قوم یا فرقہ سے لڑای کرین تو نیکہ اونکی کمان
کرتا ہی اور لڑای مین جانے سے پہلے سب لشکر شیرانی کا نیکہ کی دستار کے نیچے سے جسمین قرآن شریف
رکھکر دو آدمی ادہر سے اونچی پگڑ رکھتے ہین گذرتا ہی اور اسطرح پگڑی کے نیچے سے گذرنے پر اونکا

یہہ اعتقاد ہو جاتا ہی کہ غنیم کی بندوق یا تلوار سی زخمی ہونی یا ماری جانی کا خطرہ نہین رہا یہہ اعتقاد اور نیکہ کی عزت اور بزرگی کی تسلیم کا اپنی قوم مین کافی ثبوت ہی شیرانیون کا ہتیار پیتی دار بندوق اور تلوار ہی۔ مگر لوگ کہتی ہین کہ بہ نسبت تعداد مردمان کی ایک ثلث بندوق کم ہی الا تلوار قریب کل کے ہر ایک بالغ آدمی رکہتا ہی عموماً شیرانی کم آزار مخلوق ہی مگر بعضی گروہ سارق اور رہزن بھی ہین +

شاخ بابڑ

شجرہ نسب کی دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ بابڑ بھی اصل مین شیرانی کی نسل سی تہا مگر اوسکی اولاد نی علحدہ نام پاکر اب مطلق اسم بابڑ سی مشہور ہی بابڑ لوگ میاخیل سی جنوب کی طرف رہتی ہین انکا مغربی حصہ سخت پہاڑی ملک ہی ایک وادی کوہی کا وہان اونکی ملک مین پہونچا ہی اور اوس سی ایک پہاڑی نالہ نکلتا ہی جس سی سیرابی زمینات کی ہوتی ہی ایک راستہ اس وادی سی بھی مغربی افغانستان کو جاتا ہی مگر ایسا عام نہین جیسا کہ خوائیگری یعنی گول کا راستہ ہی کہتی ہین کہ قوم بابڑ سوای قوم اُستارانی کی باقی سب دامان کی افغانی اقوام سی پیچہی کوہ شیرانی سی نکلکر علاقہ چوہدوان مین ابا دہوئی بابڑ کی قوم سوداگری بہت کرتی ہی اور دامان کی قومون مین سی دولتمند اور آسودہ ہی بعضی انمین سی تین لاکہہ تک جمع رکہتے ہین جو اسملک کی لوگونمین اسقدر جمع والہ آدمی بڑا دولتمند سمجہا جاتا ہی اس قوم کی خان زیادہ اختیار رکہتی ہین اور بابڑ اکثر افغانی قومون سی نیک چلن شمار ہوتی ہین شہمور شاہ سدوزئی بادشاہ کابل کے وقت قوم بابڑ کا سردار عہدہ امین الملکی پر ممتاز ہوا تہا۔ بابڑ میدان کی رہنی والی تخمیناً قریب چار ہزار گھر کی ہونگی بڑا حصہ قوم بابڑ کا صحرا مین کوہ سلیمان کی پرلی طرف آبادہی جنکی حد شیرانی کی ملک سی ملتی ہے بابڑ کا دستور شیرانیون سی موافق ہی سوای اونکی جو مشرقی حصہ مین رہتی ہین مغربی افغانستان مین ہے بعضی جگہ بابڑ لوگ آبادہین جیسا کہ خاص شہر قندہار مین چند گہر اور تپہ سوزنائی نواح قندہار متعلق ارغنداب مین چند دیہ بابڑ کی آبادہین اور نواح کابل اور لوہ گر مین اور درہ کونڑ مین بہی کچہہ بابڑ آبادہین مختلف روایات سی جو حاصل ہوئی ہین ایسا قیاس ہوتا ہی کہ مغربی حصہ افغانستان کی متفرق جگہ رہنی والی بابڑون کی تعداد پانچ سو گہر سی زیادہ نہین ہوگی مگر اونکا تعلق اور راہ رسم مشرقی حصہ کی بابڑون سی بخوبی ہم قومی اور کچہہ نہین ہے +

شاخ ہریپال

ہریپال شیرانی کا بیٹا تھا شاخ کیپ خواہ کیپ زئی جو آدم کی نسل سے ہی وہ بھی ہریپال کے شامل اور ملحق پہاڑی ملک مین درہ گومل سے جنوب علاقہ وانہ کے محاذ مین آباد ہین اور دستور رواج مین شیرانیون سے مطابق ہین ہریپال کم آزار مخلوق ہے +

شاخ جلوانی

یہہ شاخ بھی شیرانی کی نسل سے ہی اور شیرانی کے ملحق پہاڑون مین آباد ہی مگر انکا مفصل حال نہین ملسکا سنا گیا کہ ہندوستان مین بھی جلوانی قوم کے لوگ چند جگہ ہین مگر بباعث قلت تعداد افغانستان کے مضبوط قومون مین سے شمار نہین ہوتی +

ذکر قوم میانہ

شجرہ نسب میانہ ابن شیرخبون بن سرین

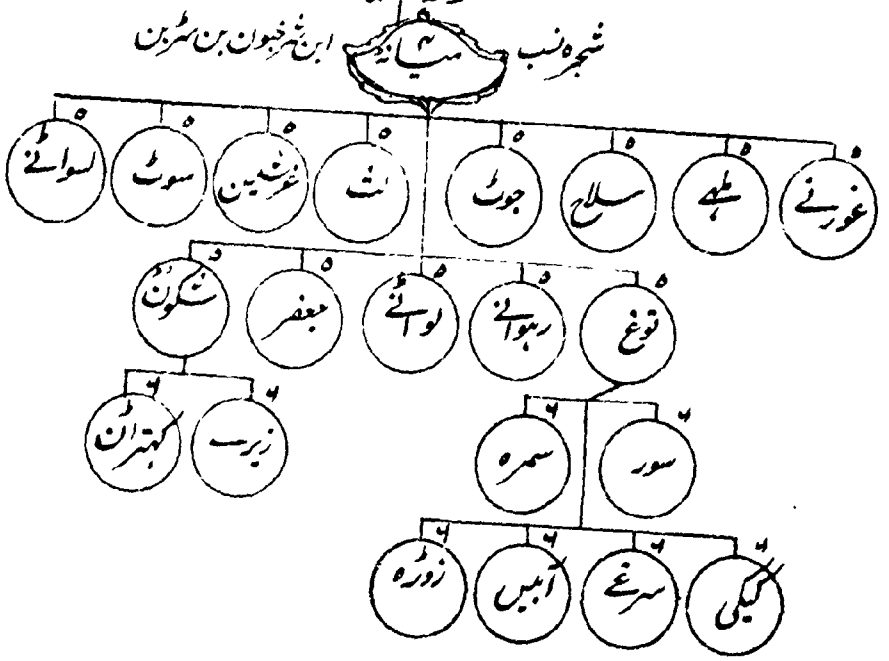

حال قوم میانہ

اس قوم کی شاخونکا جسقدر شجرہ نسب مل سکا اوپر درج کیا گیا ہے مگر یہہ قوم مجمعاً کسی ایک جگہ سکونت نہیں رکھتے بلکہ متفرق اور قلیل ہونیکے سبب سے اسکا نام افغانستان مین کم مشہور ہی شاخ توغ نواح ننگش مین اور باقی شاخون مین سی کچھہ قندہار کی نواح مین رہتی ہین شکون کی اولاد سی کہتران کی شاخ علاقہ گرانگ مین آباد ہی ایک واقف کار شخص کا بیان ہی کہ حضرت سلیمان چشتی جنکا مزار شریف قصبہ تونسہ ضلع دیرہ غازیخان مین واقع ہی اسی قوم کے تھے غرشین کی نسبت بھہ روایت ہی کہ وہ پسر صلبی میانہ کا نہین تھا کسی نجیب خاندان سید سی پسر خورد سال کو میانہ نے پرورش کیا اوسکی نسل سے غرشین لوگ ہین +

غرشین کا حال

وجہ تسمیہ غرشین یہہ بیان کرتے ہین کہ انکی مورث نے جو خدا پرست آدمی تھا اپنی دعا سی ایک خشک پہاڑ کو سرسبز کیا تھا اور چونکہ پشتو کی زبان مین پہاڑ کو غر اور سبز کو شین کہتے ہین بنابرین اس امت کی اولاد غرشین سی تسمیہ پایا غرشین لوگ اکثر مغربی افغانستان متعلق قندہار کی پہاڑی علاقہ مین رہتی ہین اور غرشین کا خاندان استانہ ہی اس قوم کی چند گھر موضع غرشین علاقہ بربان ضلع راولپنڈی مین رہتی ہین جنمین سی لعل شاہ متوفی ایک مغرز اور بیحد سخت آدمی تھا +

ذکر قوم بریچ

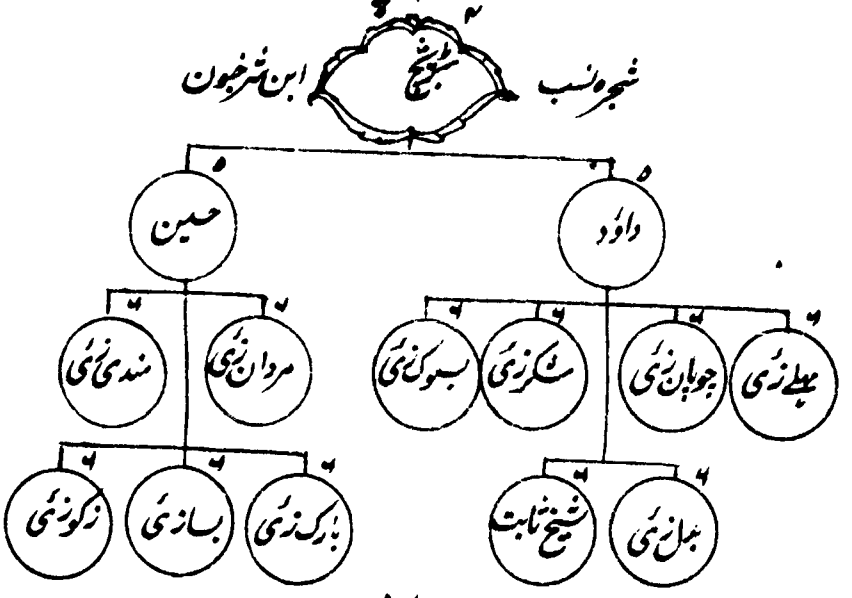

حال قوم بریچ

قوم بریچ اکثر ملک شوراب یا شوراوک مین رہتی ہی اسعلاقہ کی حدود اربعہ اسطرح پر ہین شمال ملک دزرانی جنوب پہاڑ۔ مقبوضہ قوم۔ براہوی بلوچ۔ مشرق کوہ خواجہ عمران۔ مغرب صحرا۔ یعنی بیابان ریگ ان حدود کے بیچ ملک شوراب قریب ساٹھ میل چورس ہر طرف سی واقع ہے اسملک کا جنوب مایل مغربی حصہ بلوچون سی آبادہی نالہ لوہڑہ ملک شوراب کی بیچ جاری ہی اوسکے پانی سی دونون کنارہ کی زمین دور تک سیراب ہوتی ہی اور اوسکے قریب سایہ دار اور میوہ دار درخت بھی ہین باقی علاقہ بارانی ایک سخت مٹی کا ہموار اور خشک میدان ہی تعداد سکنای شوراب کی قریب تین ہزار گھر ہوگی بریچ کی قوم گرچہ اوپر سی دو شاخ ہین اور پھر ان دو شاخون مین سی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی چند فرع نکلتی ہین مگر کل چار پٹی بریچ مشہور ہی اور ہر ایک پٹہ کا علحدہ خان ہی اور اونکو اپنی قوم پر بہت اختیار ہی۔ اور حاکم قندہار کو کچھ نام نہاد خراج دیتی ہین۔ پہلا دستور چار سو سوار بعیوض خراج دینی کا اب نہین رہا ہی انکی شتر بہت ہوتی ہین اور سواری کا کام بھی اکثر شتر دیتی ہین اور سوای شتران باقی جانوران قلبہ رانی کا کام کم دیتی ہین اسملک کی لوگ جیسے

جہمک کا واسطے سکونت کے رکہتے ہین جنکو بزبان خود گودڑ بولتے ہین گول وضع اوپر سے لپا ہوا ہوتا ہی مگر دولت مند لوگ مکان مسقف بھی رکہتے ہین کوٹہہ کی طرح جسمین صرف ایک کمرہ ہوتا ہی بہار کی موسم مین جملہ لوگ سیاہ خیمہ یعنی کثروی مین صحراء کے کنارہ پر اپنے شتران وغیرہ مویشی کے گلے لیکر رہتے ہین ان لوگون کی پوشاک اور دستور سب سے ناقص اور جاہل وڑانی کی موافق ہوتی ہی شتر اور اسپ کا گوشت کہاتے ہین سادہ لوح اور بے نقصان مخلوق ہی اگرچہ مجمعًا یہہ قوم ملک شوراوک مین رہتی ہے الا چند گھر ہندوستان مین بھی سنے جاتے ہین اور بعضے بیچ دریای ہیلمند کے کنارہ جوی پلاگ رود بار کی علاقہ مین متصل حدود سیستان بھی آباد ہین اور چند گہر بڑیچون کی قلعہ بست مین بھی رہتے ہین - یہہ بست دریای ہیلمند کے مشرقی کنارہ پر واقع ہے اور اس سے تخمینًا دو میل نیچے جاکر رود ارغنداب دریای ہیلمند مین شامل ہوتی ہی اور اس قلعہ بست کی نواح مین پورانی وقت کی پختہ عمارات عالیشان ابتک موجود ہین جنکی نسبت روایت ہی کہ سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کی چہاونی تہے اور خود بھی بادشاہ زمستان مین بطور قشلاق وہان رہتا تہا ان عمارات کی بعضے جگہہ پر بخط کوفی مذہب اسلام کی متبرک کلمہ اور دیگر عبارت لکہی ہوئی ملتی ہی تربوز میر ملنگی و شہیدی اور انکو قلعہ بست کا مشہور ہی - قلعہ بست کی رہنے والی بڑیچون مین سے فتح خان بڑیچ ولد اسلم خان کا قصہ بزبان پشتو افغانون مین مشہور ہی اور اوسکو بعضے لوگون نے پشتو مین منظوم کیا ہی میری ملاحظہ سے گذرا - اور اوسکا ترجمہ بھی مینے کیا مگر آمیزش خلاف واقعہ اور واہیات سے مملو پایا اسواسطے اوسکا لکہنا ترک کرکے اسقدر لکہا جاتا ہی کہ فتح خان اپنے گھر سے ناراض ہوکر معہ چند ہمراہیان کے ہندوستان کیطرف آیا اور جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کی سلطنت مین بہ نواح سیالکوٹ غارت گری کرنے لگا - آخر ملازان شاہی کے ہاتھہ سے مارا گیا - مگر چونکہ اوسنے بڑی جرأت سے مقابلہ کیا اور مسافرانہ طور مارا گیا اسواسطے اوسکے قصہ مین سوز اور غم کی عبارت بہت طوالت سے لکہی گئی ہی اور مجلس اور محفل افغانی مین ساز کے ساتہہ اوس قصہ کو گایا جاتا ہی اور افغان بشوق تمام سنتے ہین فی الحال قلعہ بست مین بڑیچون کا سرجیل ارباب اورنگ نام ہی جو مہمان پرور اور خلیق انسان ہی مگر اب قلعہ بست پر زیادہ تسلط درانیون کا ہی +

حال قوم اُورمڑ

واضح ہو کہ اُورمڑ کا باپ امرالدین نام شرجنون کی پانچ پسرون مین سی چہوٹا پسر تہا اوسکا ایک ہی بیٹا اُرمڑ تہا جسکی نام سی قوم نی تسمیہ پایا اور تاہنوز اوسکی اولاد مجمعاً وعواماً اُورمڑ کی قوم سی مشہور ہی سبب اسکا یہہ بتلاتی ہین کہ اُورمڑ کا جو بیٹا جس جگہ پیدا ہوا اوسی جگہ کی نام سی اوسکو موسوم کیا ایک پشتو کی منظوم شجرہ اُورمڑ سی جو میان عمر صاحب چمکنی نی بنایا ہی نام بیس کس پسران اُورمڑ اس تفصیل سی معلوم ہوئی +

سنگتوی - منتوی - مشکور - شکتوی - زیق - مشوی - جلویان - دہرے
کانی گورم - حران - کونیخ - خصران - رنگ - دالچا - ملانی - سیدانی خان
دوتوی - سین - خلیل - بوکی مولد اس قوم کا کوہ سلیمان کی پہاڑ سی وہ علاقہ ہی کہ جس پر فی الحال قوم مسعود وزیری آباد ہی شہر کانی گورم جو مسعود وزیری کی علاقہ بدر مین واقع ہی وہ اورمڑون کا آباد کردہ ہی فی الحال بھی قوم اُورمڑ کی پانچ شاخین حسب ذیل کانی گرم مین آباد ہین خیکنی ساٹہہ گھر خرم جانی چالیس گھر ملاتانی ساٹھہ گھر بیکنی دو سو گھر جرانی بیس گھر کل مین سو اسی یا چار سو گھر اپنی قدیمی وطن مین اورمڑون کی ہونگی باقیماندہ لوگ قریب پانچ سو برس کا عرصہ گذرا کہ بباعث قحط اور پیچہی سی بسبب غلبہ قوم وزیری اسملک سی غیر آباد ہو کر علاقہ لوہگر کابل سی جنوب جا آباد ہوئی کہ اب بھی موضع برکی برک علاقہ لوہگر مین اکثر اورمڑ رہتی ہین اور پشاور کے علاقہ مین بھی اورمڑون کا گانو آباد ہی اور کچہہ ہندوستان مین بھی متفرق رہتی ہین افغانستان مین یہہ قوم بباعث قلت اور تفرق کم قوت ہی - مگر سب افغانی قوم مین سی نیک چلن اور غریب مشہور ہی - راہ زنی اور چوری کی عادت انمین بالکل پائی نہین جاتی لوہگر کے اورمڑ اکثر زمینداری کا پیشہ رکہتے ہین اور پشاور والی زمینداری اور تجارت کرتی ہین کانی گرم کے اورمڑ زمینداری اور بلہ فروشی وغیرہ سی اپنا گذارہ کرتی ہین مگر مفلس اور تنگ گذران اور مسعود وزیرون کی مغلوب ہین لوہگر اور کانی گرم کے اورمڑ - ایک اور اورمڑی زبان عجیب طرح کی آپسمین بولتی ہین جو پشتو اور ہندی و فارسی

وغیرہ ملاکر بنائی گئی ہے۔ خطرہ ہی کہ مثل پشتو بعد چند مدت کی اسکی نسبت بھی کوئی ادعا نکری کہ کسی پیغمبر یا بادشاہ کی راز کی باتون کے واسطے بنائی گئی تھی +

قصہ پیر تاریک

اس قوم مین سی پیر تاریک کا قصہ قابل تحریر ہی **اخوند درویزہ** رح پیر تاریک کا حال اسطرح لکھتا ہی کہ عبداللہ نام اور مُرکانی گرم کے اور مڑون مین سی متشرع اور با دیانت آدمی تہا اُوسکا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام **بایزید** رکہا بایزید نی اپنی باپ کی توجہ سی تحصیل علم کرکے اطاعت اور عبادت مین جد وجہد کری لیکن بعد اسکی جب کچہہ نقدہا نہہ مین آیا تو سمرقند مین واسطی سوداگری اسپان کی گیا اور وہان سی دو کہوڑی لیکر ہندوستان کو آیا اور **کالنجر** مین پہونچکر اوسکو اتفاق صحبت مُلا سلیمان کالنجری کا ہوا اوس سی علم **تناسخ** سُنا اور عقیدہ اوسکا تناسخی ہوگیا اور جبکہ بایزید کالنجر سی واپس ہوکر کانے گرم مین آیا تو بموجب اپنی عقیدہ تناسخی کی مذہبی فساد شروع کیا اوسکی باپ عبداللہ نی جو دیندار تہا۔ اس بدعت کی سبب سی اپنی بیٹی بایزید کو جہوڑی مارکر زخمی کیا اور بایزید اوس جگہ سی **پنیگرہار** کو چلا گیا اور وہان مہمندون کی ملک سلطان احمد کی گہر رہنی لگا۔ پنیگرہاریون نی باعث امتناع اپنی عالمون کی پیروی اور اطاعت اوسکی قبول نکری جب وہان دال نگلی تو بایزید روانہ ہوکر پشاور کو آیا اور غوریا خیلون کی بیچ قرار پکڑا۔ اور چونکہ افغانون مین اُسوقت علم کم تہا اکثر اوسکی تابع ہوگئی اور اوس نی اپنی شہرت بہ پیری اور پیشوائی کرکے عوام الناس کو کہا کہ سوائی پیر کامل درگاہ خدا پاک کی طرف راستہ نہین ہی اور مین پیر کامل ہون تمکو رہنمائی اور ہدایت کرون گا اس مکر سی بہت لوگ اوسنی اپنی پر فریفتہ کرلئی اور شہوت پرستون کی خوشی کی واسطی عورات اور مرد غیر محرم کو ایک جگہ رہنی اور گانی کی اجازت دیدی جو کچہہ وہ کہتا تہا مرید وہی کرتے تہے۔ شریعت غرا۔ اور ملت بیضا کی مخالف امور ہونی لگی اور بعضے نہ سمجہا کہ **بیت** محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پی مصطفے + الغرض قوم خلیل کے لوگ اکثر اوسکی مرید ہوگئی پیر محمد زئی ہشت نگر مین گیا اور وہان بھی اسیطرح کیا افغانون مین جو زیادہ جاہل تہے وہ اوسکی زیادہ معتقد تہی ہشت نگر مین اوسنی زیادہ رسوخ پیدا کرکے عالمان دین محمدی سی مباحثہ

کرنا چاہا اخوند درویزہ نی جو اوس عصر مین بڑا جید عالم تہا اوس سی مباحثہ کیا اور غالب آیا مگر اپنی مریدون
کی حمایت سی اوسنی اخوند درویزہ کی کوئی نصیحت نہ مانی اور اپنی آپ کو ملقب بہ پیر روشن کیا مگر اپنی مریدون
کے سوای عوام مین باسم پیر تاریک مشہور ہوا القصہ یہہ حقیقت **محسن خان** صوبہ کابل کے جو کہ بادشاہ کی
طرف سی حکمران تہا سماعت مین ای اوس نے کابل سی یلغار کرکے ہشت نگر سی دست بستہ بایزید کو کابل
مین لیگیا کتنی مدت وہان قید رہا پہر رہا ہوکر ہشت نگر کو واپس آیا اور اپنی یارون اور مریدون کو جمع
کرکے ہوطی کے پہاڑ مین کہس گیا اور پہر وہان سی تیراہ کو آیا آفریدی اور ورک زی کی لوگ بہی اوسکے
مرید ہوگئے تب اوسنی برملا اکبر بادشاہ سی بغاوت کرکے لوگونکو عام بلوہ کی اسطرح ترغیب دی کہ اوسنی
وعظ شروع کیا کہ مغل ظلم پیشہ ہین اور انہون نی افغانون پر حد سی زیادہ ظلم کئے ہین اونکی اطاعت ترک
کرنی چاہیے اس انگیخت اور پیشوائی کی شہرت سی اکثر قومین سرحد کی بادشاہ سی باغی ہوگئین اور اوسکی شرارت
سی فساد عظیم مچا پہلی دفعہ جو فوج شاہی اوسکی سرکوبی کیواسطے آئی تہی خود سرکوب ہوکر پیچہی ہٹی اس آسان
فتح سی اوسکی ہمراہیون کو زیادہ تقویت ہوگئی اور اس نے تیراہ کی لوگونکو جو ظاہر مین اسکی مطیع اور
باطن مین سلطنت مغلیہ کی خیر خواہ تہی دغا اور فریب سی اکثر قتل کرکے باقیماندونکو خارج کیا اور ملک تیراہ
پر افریدی اور اورک زی اپنی مریدونکو قبضہ کرنی دیا اور ایک کتاب اپنی تصنیف کرکے خیر البیان
اوسکا نام رکہا آفریدی اور اورک زیون کا ایک جرار لشکر لیکر اوسنی نیلگرہا پر حملہ کیا بہت گانو لوٹ
لئے اور نیلگرہا کے پہاڑ مین رہنی لگا محسن خان صوبہ دار کابل نے جلالہ آباد سی سپہ شبخون کیا ایک اچہے لڑائی
ہوئی جسمین پیر تاریک کی ہمراہیون نی شکست کہائی بعضے ماری گئے اور بعضے دشوار گذار پہاڑون
پر چڑہ گئے اور پیر تاریک ہشت نگر مین آکر مرگیا اوسکی پانچ پسر تہے ایک **شیخ عمر** دوسرا **انور** تیسرا **خیر دین** - **کمال الدین** - **جلال الدین** - شیخ عمر باپ کا جانشین ہوا جتنی بایزید
کے مرید اور یار تہے باعتقاد خاص شیخ عمر کے پاس جمع ہوئی چند مدت کی بعد یوسف زیون کی ساتہہ
جنکا راہبر راہ شریعت کا اخوند درویزہ تہا شیخ عمر کی کچہہ مخالفت پیدا ہوگئی یوسف زی لوگون
نی جمع ہوکر دریای سندہ کی کنارہ پر اپنی مخالفون پر حملہ کیا اور شیخ عمر کو معہ چند یاران ہمراہی کی مار دیا

دوکس کو آگ مین جلا دیا اور خیر الدین اوسکا بھائی بھی مارا گیا اور نور الدین وہان سی بھاگ
لیا مگر مشت نگر کے گوجرون نی اوسکا کام بھی تمام کیا اور جلال الدین یوسف زیون کی قید مین آگیا
مگر اکبر بادشاہ نی اس واردات سی اطلاع پاکر جلال الدین کو معہ جملہ متعلقان یوسف زیون سی لیکر رہا
کر دیا۔ تب جلال الدین معروف جلالہ نی تیراہ کی پہاڑ مین آکر پیشہ پدری راہزنی و غارت گری مردم
آزاری شروع کیا راجہ مان سنگھ اور چند دیگر سرداران شاہی نی پہاڑ مین فوج لیجا کر جلالہ سی نبرد آزما
کری مگر وہ ایسا مشہور ڈاکو تہا کہ بہت عرصہ تک اوسنی اس سرحد پر فساد رکہا کابل اور پشاور کا راستہ
اوسکے وقت مین کبھی محفوظ نہین رہا کمال الدین اوسکا بھائی پکڑا گیا اور اکبر بادشاہ نی مرنے
تک اوسکو قید رکہا چند لڑائیون کی بعد جب راجہ مان سنگھ نی زیادہ تعاقب جلالہ کا پہاڑ و نمین
کیا تو وہ غزنی کیطرف بھاگ گیا اور وہان قوم ہزارہ کی ہاتھہ سی قتل ہو کر سر جلالہ کا اکبر بادشاہ کی
حضور بہیجا گیا۔ اوسکی بعد سی احداد ابن شیخ عمر جو نبیرہ پیر تاریک کا تہا اوسنی بڑی فساد مچائی آخر
بہت نقصان اوٹہا کر وہ بھی شاہ جہان کی عہد مین کیفر کردار کو پہونچا اور تب اونکی مریدون کو معلوم
ہوا کہ اسکی پیروہونی سی سوای نقصان مال و جان کچہہ حاصل نہین احداد کی عورت بڑی مدبرہ اور دلیر
تہی اس قصہ سی معلوم ہوگا کہ سادہ لوح افغان مکار پیرونکی فریب مین کسطرح آجاتی ہین قلعہ اٹک کے
محاذ مین دریای اباسین کی غزنی کنارہ پر جہان گذر اٹک کی کشتی جا لگا کرتی ہی اور وہان ایک
خطرناک موقعہ ہی جہان پتھرون سی ٹکر کہا کر احتمال شکستگی کشتی رہتا ہی اوسکا نام جلالیہ کمالیہ مشہور
ہی وجہ تسمیہ اوسکا یہہ ہوا کہ ایک سال اکبر بادشاہ ہندوستان سی کابل کو جاتا تہا جب گذر اٹک سے
عبور کیا تو کشتی خزانہ والی اوس پتھر سی ٹکر کہا کر ٹوٹ گئی اور سب خزانہ دریا نی غارت کیا تب
اکبر بادشاہ نی ہنس کر فرمایا کہ یہہ پتھر بہی ہماری واسطی جلالہ کمالہ غارت گر بن گئے یہہ وہی جلالہ
کمالہ پسران پیر تاریک مشہور راہزن تہے +

○

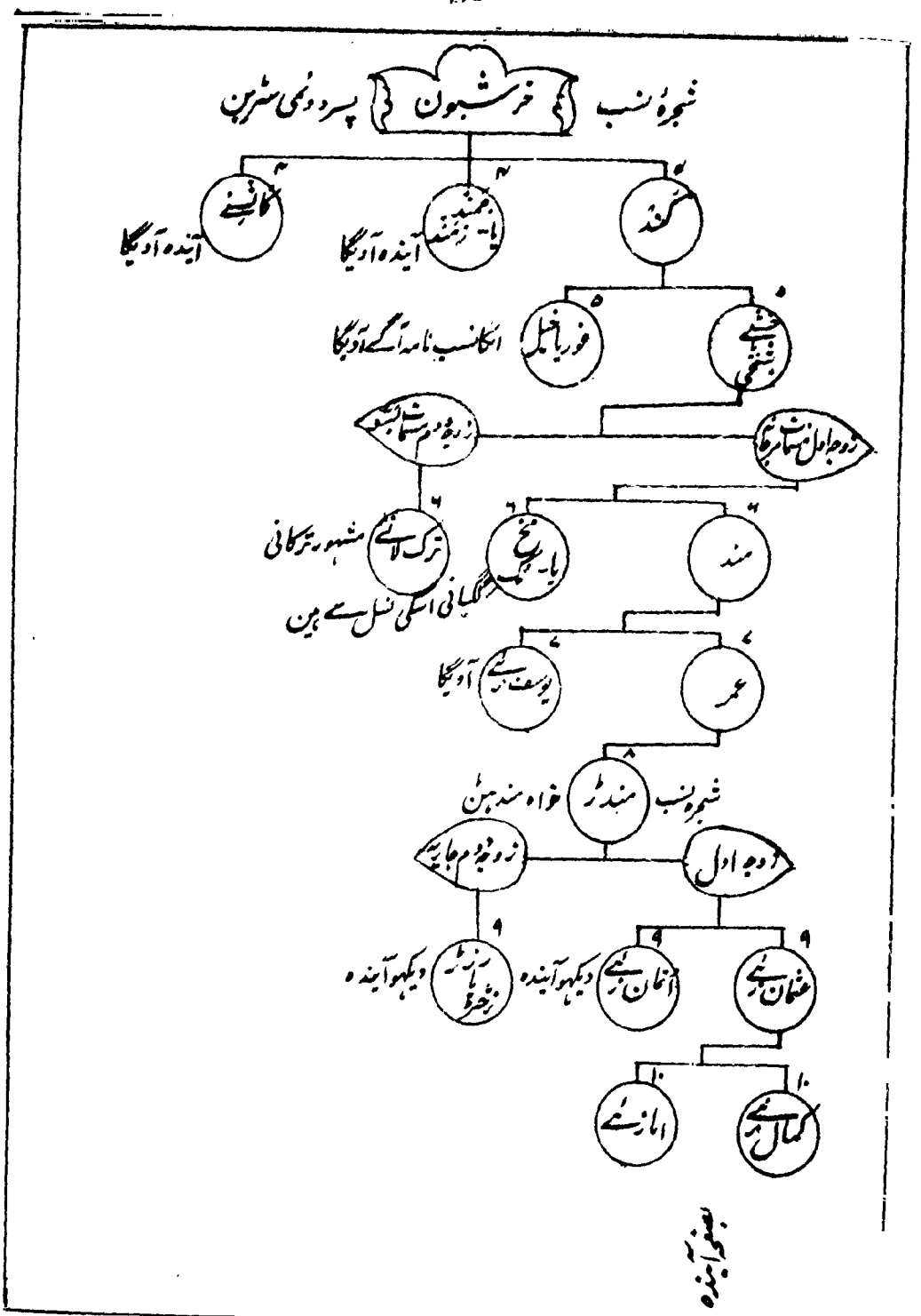
شجرۂ نسب
خرشبون
پسر دوئمی سٹرین
کند
آیندہ آویگا
آیندہ آویگا
انکا نسب نامہ آگے آویگا
زوجہ اول
زوجہ دوم
مشہور ترکانی
گگیانی اسکی نسل سے ہین
مند
عمر
آویگا
شجرہ نسب
خواہ مند ہین
زوجہ اول
زوجہ دوم
دیکھو آیندہ
دیکھو آیندہ
عثمان زئی
کمال زئی
امازئی

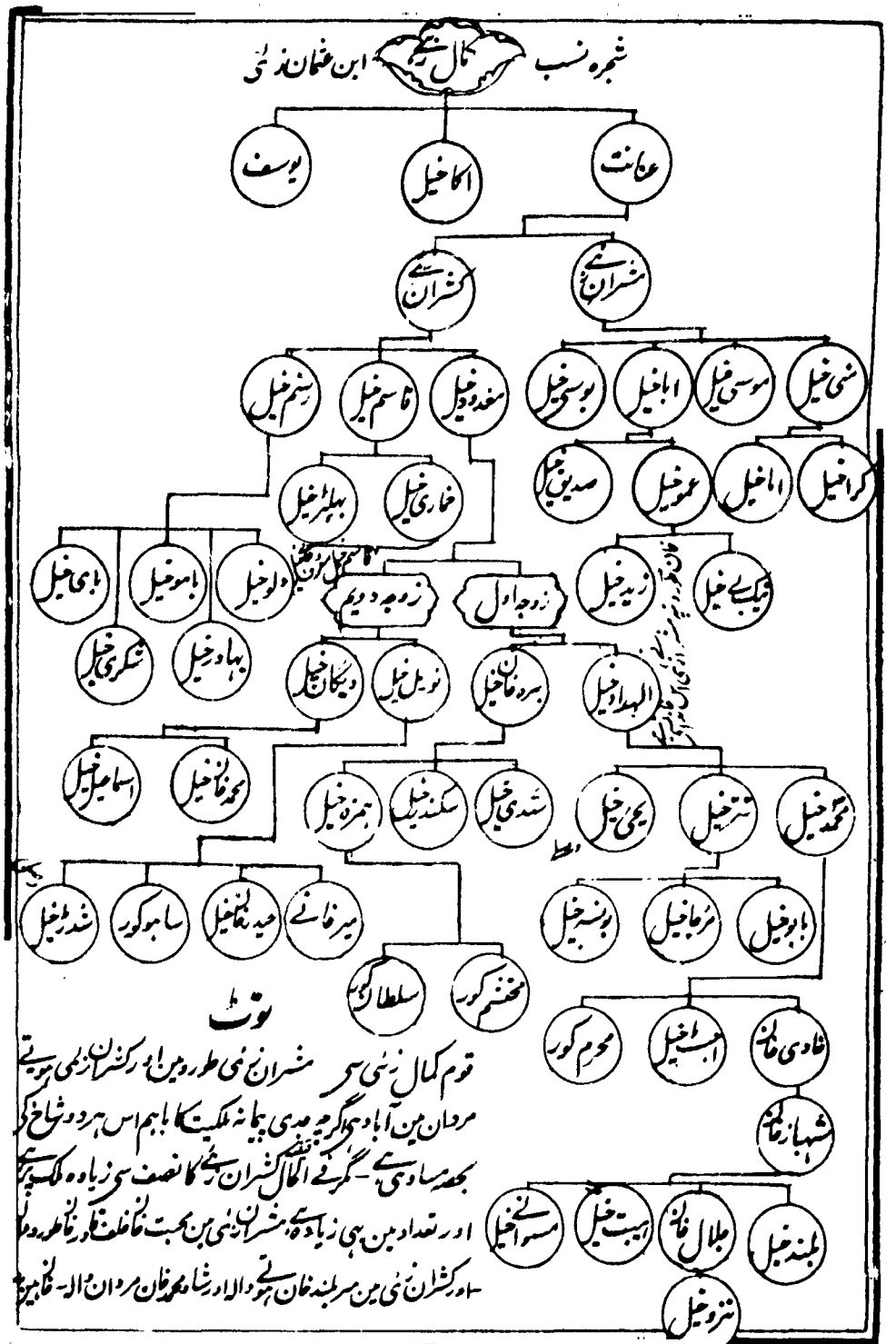

نوٹ

قوم کمال زئی سے مشران زئی طور مین اور کشران زئی ہوتے مردان مین آباد ہے اگرچہ جدی پیمانہ ملکیت کا باہم اس ہر دو شاخ کی بحصہ مساوی ہے۔ مگر فی الحال کشران زئی کا نصف سے زیادہ ملک پر ہے اور تعداد مین بہی زیادہ ہے مشران زئی مین محبت خان خلف قادر خان طور والے اور کشران زئی مین سربلند خان ہوتے والے اور شاہ محمد خان مردان والے خان ہین

خانان و خان خیل ہوتے مردان اس شاخ سے ہین۔

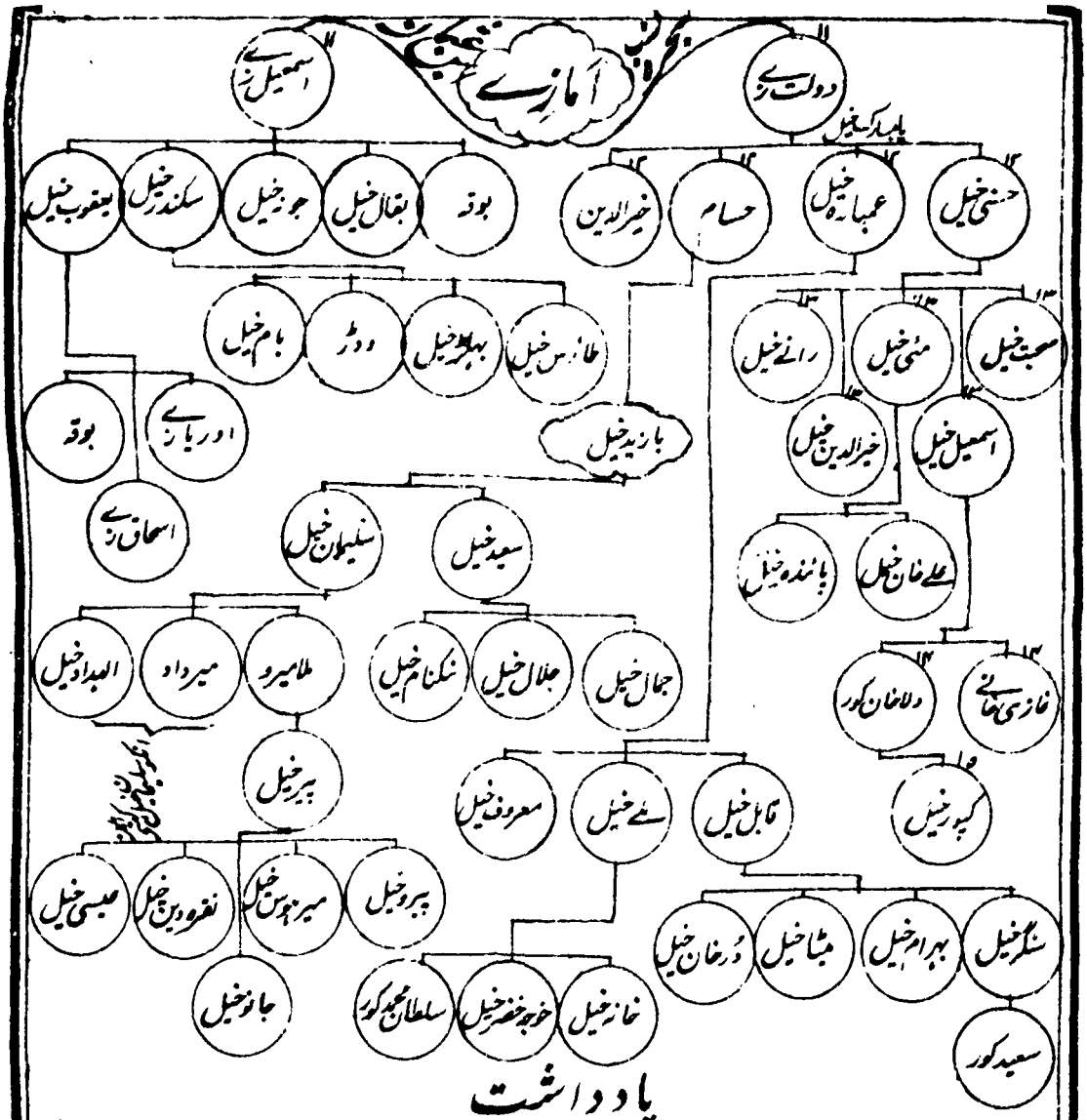

یادداشت

قوم آمازے زیادہ تر سرکار انگریزی کی علاقہ یوسف زئی مین بکنارہ رود مقام وسندھوم آبادہی - سندھوم مین عجب خان وعزیز خان پسران میر بابو خان اور جاگیردار ہین اور گگڑی کپورہ مین میر افضل خان قدیمی خاندان سی کپور خیل دولت زئی خان ہی اور گگڑی ہی آمازے مین نصراللہ خان طاؤس خیل عجب خان سندھوم والہ شکاری ورخدمتگذار سرکار انگریزی ایک اچھا آدمی ہے اسی قوم مین سی زیادہ تر عباسیہ خیل خواہ مبارک خیل اور کچھ پیر خیل وبام خیل وغیرہ بمقام حجرہ وڑے - ونگرے علاقہ بہابن مین بیرون از حدود وسلطنت انگریزی آباد ہین جنکی اسلحہ بند مردمان کی تعداد قریب دو ہزار بیان کرتے ہین اونمین موزہ خان سنگر خیل شاخ سعید کور اور جا رمعتبر اور سرگروہ ہین -

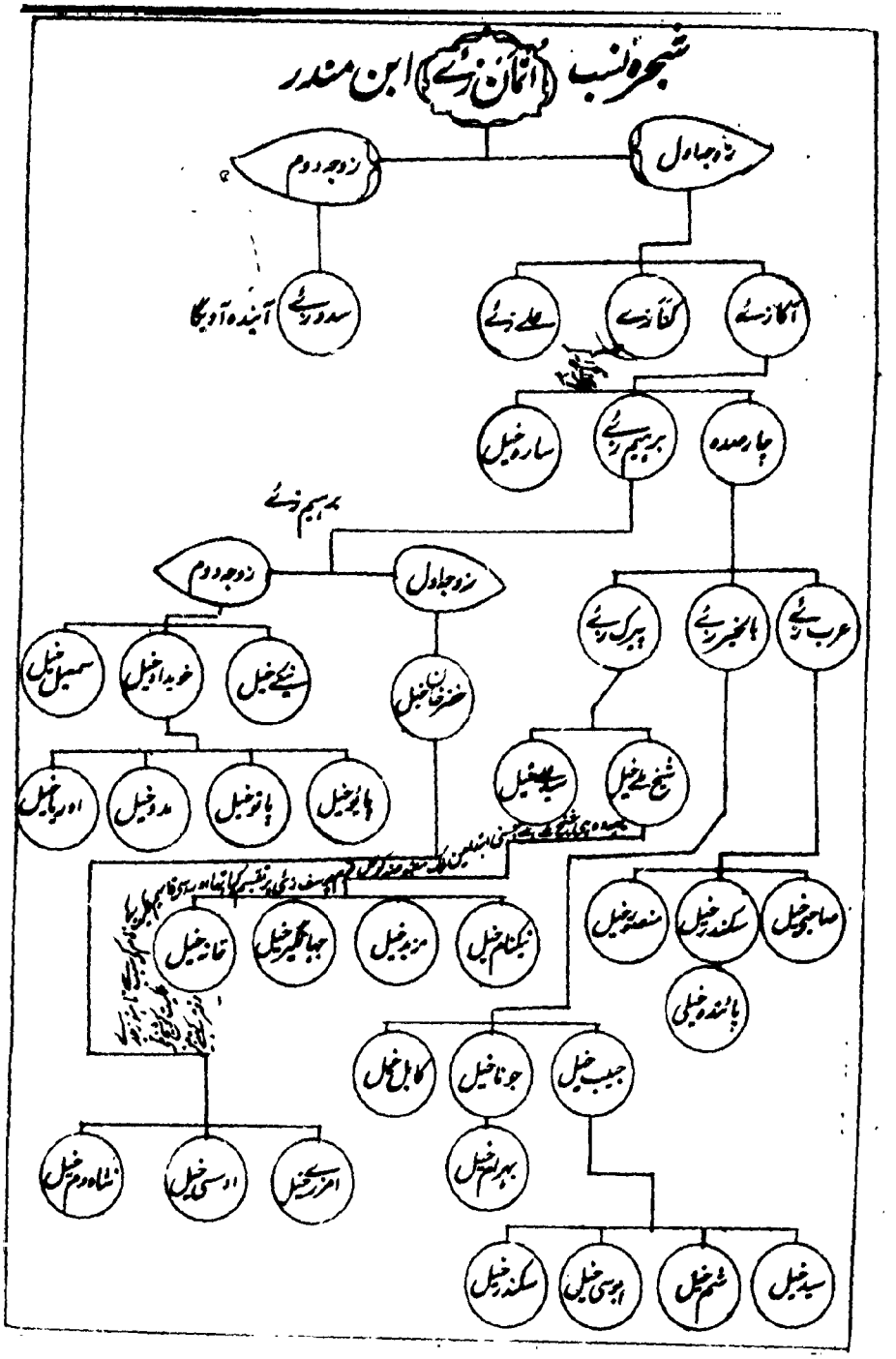
شجرہ نسب اتمان زئے ابن مندر
زوجہ اول
زوجہ دوم
آکا زئے
کنا زئے
علے زئے
سدو زئے
آیندہ آویگا
چارصدہ
برہیم زئے
سارہ خیل
برہیم زئے
زوجہ اول
زوجہ دوم
عرب زئے
بالخیر زئے
پیرک زئے
خضر خان خیل
نیکے خیل
خویداد خیل
سمعیل خیل
شیخ ملے خیل
سید علے خیل
پائو خیل
پاتو خیل
مدو خیل
اوریا خیل
صاحبی خیل
سکندر خیل
منصور خیل
پائندہ خیلی
نیکنام خیل
مزید خیل
جہانگیر خیل
خانہ خیل
حبیب خیل
جونا خیل
کابل خیل
بہرام خیل
امزرے خیل
اوسی خیل
شاہ دم خیل
سید خیل
شم خیل
ہوسی خیل
سکندر خیل

شجرہ نسب کنازے پسر دوئمی اتمان

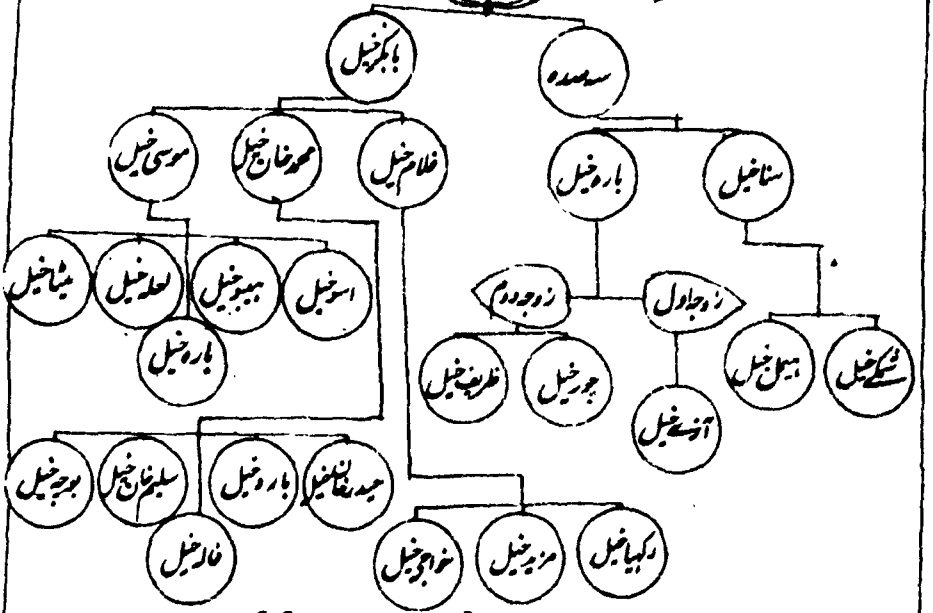

شجرہ نسب علے زئے پسر سوئمی اتمان

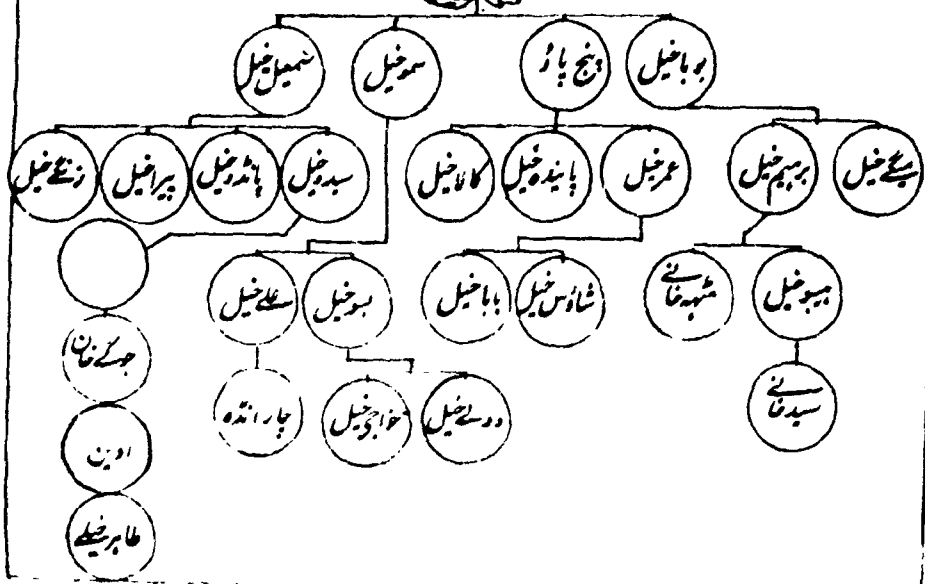

یادداشت نسبت قوم اتمان زی

تبہ اتمان نامہ کی وجہ تسمیہ صرف سکونت اولاد اتمان کی ہے؛

گرچہ اتمان کی دو زوجہ سے چار پسر تھے - جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے مگر فی الحال صرف تین کی اولاد یعنے آگا زئے - کنا زئے - علے زئے باسم اپنے مورث کی اتمان زئی کہلاتے ہین - سدو کی اولاد اگرچہ اتمان زئی مین داخل ہی مگر اونکی علیحدہ نام حاصل کیا - اتمان زئے - ملک یوسف زے کے شرقی جزو مین بخارہ و رہائے اباسین اور دامن جنوبے کوہ مہابن مین آباد ہین - کل ہر سہ قوم اتمان زی کے بموجب تقسیم شیخ تلے مالیہ برخہ دفتر جدے ہے - جو بحصہ مساوی تینون قومین جدے ملک کو کہاتے ہین - تبہ اتمان نامہ مین اللہ موضع ہین جن مین سے یہ موضع اتمان زئے کے ہین - سب سے مشہور اور بڑے گانو اسکے کرہارے علاقہ مین موضع ٹوپے تینے کوٹھہ ہے کرہارے علاقہ سے باہر موضع کہمل دریائے اباسین کے غربے کنارہ پر سامنے تور بیلہ کے عمدہ ہوادار گانو ہے کچھہ چھوٹے چھوٹے باہنڈہ مہابن مین ہے ہیز علے زئے کے قوم سے شاخ طاہر خیلے علاقہ گندگہر اور کہڑے وہرو مین متفرق رہتے ہے - اور ضلع ہزارہ مین بموضع کہلابٹ - سید خانے آباد ہین اور باقے علے زئی وغیرہ نے ہے تور بیلہ وغیرہ دیہات ملحقہ مین کچھہ ملکیت حاصل کے ہے - فی الحال غلام محی الدین خان طاہر خیلے اور میر زمان خان سیدخانے اور فضل خان رکیبا خیل کنا زئے معزز اور معتبر آدمے ہین مگر سوائے فضل خان کے باقے دو کس کا اپنے اصلے ملک مین کچھہ اختیار نہین ہے ؛

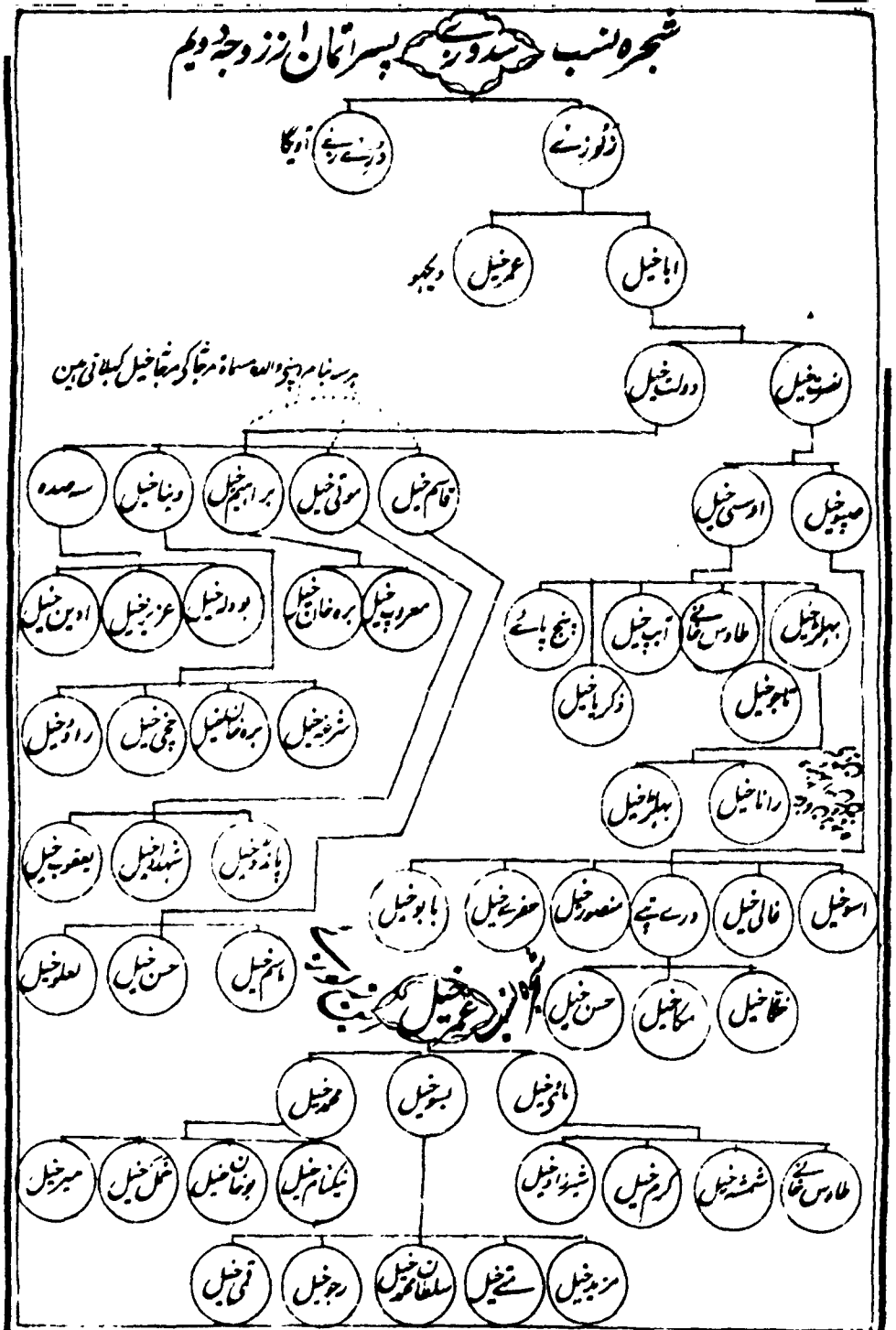
شجرہ نسب سدوزئے پسر اتمان از زوجہ دویم
زلوزئے
درے زئے آویگا
اباخیل
عمرخیل دیکھو
نصرت خیل
دولت خیل
ہر سہ بنام اپنے والدہ مسماۃ مرجانکی مرجانخیل کہلاتی ہین
صپوخیل
اوسی خیل
قاسم خیل
موتی خیل
براہیم خیل
دیناخیل
سہ صدہ
بہلڑخیل
طاوس خانے
آبپ خیل
پنج پائے
ذکریاخیل
تاجوخیل
معروپ خیل
برہ خان خیل
بودلہ خیل
عزیز خیل
ادین خیل
شرغہ خیل
برہ خان خیل
چچی خیل
راؤخیل
راناخیل
بہلڑخیل
پانڈوخیل
شہداخیل
یعقوب خیل
اسوخیل
غالی خیل
درے تپے
منصورخیل
حضرے خیل
بابوخیل
ہاشم خیل
حسن خیل
لعلوخیل
خکاخیل
مکاخیل
حسن خیل
شجرہ نسب عمرخیل
مائی خیل
بسوخیل
محمدخیل
طاوس خانے
شمشہ خیل
کرم خیل
شیرزادخیل
نیکنام خیل
بوخان خیل
خمل خیل
میرخیل
مزیدخیل
متے خیل
سلطان محمدخیل
رجوخیل
قمی خیل

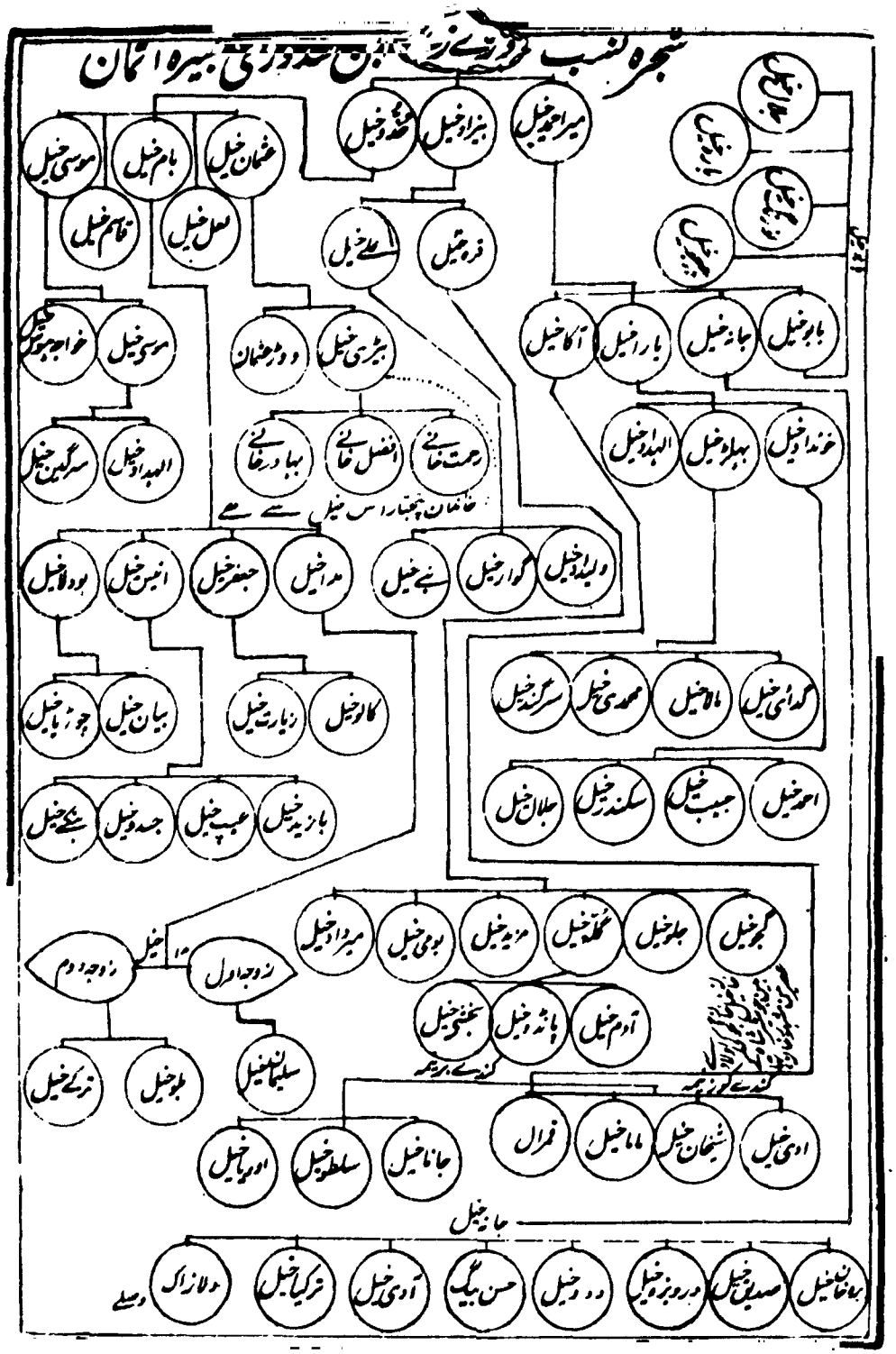
شجرہ نسب
بیرہ اتمان
میر احمد خیل
بیزاد خیل
خدو خیل
عثمان خیل
بام خیل
موسی خیل
لعل خیل
قاسم خیل
قرہ خیل
علے خیل
بابو خیل
جانہ خیل
یارا خیل
آکا خیل
موسی خیل
خواجہ ہوش خیل
بیڑی خیل
دوڑ عثمان
خوندا خیل
بہلاڑ خیل
الہداد خیل
الہداد خیل
سرگین خیل
رحمت خانے
افضل خانے
بہادر خانے
خاندان پنجتار اس خیل سے ہے
ولیداد خیل
گوار خیل
نبے خیل
مدا خیل
جعفر خیل
انیس خیل
بودلا خیل
گدائی خیل
مالا خیل
محمدی خیل
سرگند خیل
کالو خیل
زیارت خیل
بیان خیل
چوڑیا خیل
احمد خیل
حبیب خیل
سکندر خیل
جلال خیل
بازید خیل
عیب خیل
جسدو خیل
بنکے خیل
گجو خیل
جلو خیل
گلہ خیل
مزید خیل
بومی خیل
میرداد خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
آدم خیل
پانڈو خیل
بخشی خیل
سلیمان خیل
بلو خیل
ترکے خیل
کندے برہمہ
کندے کوز ہمہ
ادی خیل
شیخان خیل
ماما خیل
قمرال
جانا خیل
سلطو خیل
اودیا خیل
جانہ خیل
برہ خان خیل
صدیق خیل
دروبزہ خیل
دودو خیل
حسن بیگ
آدی خیل
ترکیا خیل
دلازاک
وصلے

یادداشت نسبت اولاد سدوزی اتمان

اوپر درج ہوچکا جس سے معلوم ہوگا کہ سدو بہی اتمان کا بیٹا تہا بلحاظ چنڈاونڈ نصف سدو نے اور دوسرا نصف تین دیگر پسران اتمان نے جو ایک والدہ سے تہی پایا - اتمان زئے سے سدو کی اولاد معزبے جانب آباد ہی - شاخ زلوزئے سے شعبہ اباخیل ہین - رانا خیل کا خاندان زبردہ - اور ہنڈ کے خان خیل ہین - ارسلہ خان زبردہ والہ سکہون کے وقت اتمان نامہ مین ایک مشہور زبردست اور با اختیار خان تہا جسکا نبیرا براہیم خان فی الحال زبردہ کا خان ہے - اور ہنڈ مین شہد دخان - اوسکا مخالف خان ہے - باہم خاندان ہنڈ اور زبردہ بہت سخت دشمنی ہی اور سوائی اسکی ہر ایک خاندان کے بیچ آپسمین خانگے عداوت ہے غایت درجہ تک ہے عمر خیل صوابی مانیرے مین رہتے ہین - شاخ درے زئے سے میر احمد خیل ہر دو مزغذ اور ٹہنڈ کوئے سلیم خان اور گاڑ منارہ مین رہتے ہین اور بنیرا دخیل کہلاٹ مین خدوخیل زیادہ تر سرکارے علاقہ سے باہر درہ پنجتار اور چگلئی مین آباد ہین اور سرکارے علاقہ مین باجہ بام خیل ہے اونکی ملکیت ہی - خدوخیلان سکنہائے دوتالے کا زیادہ مزروعہ رقبہ میدان ملحق علاقہ سرکار انگریزے کے واقعہ ہے - بشرط فساد اونکے جسپر سرکار انگریزے کے مزاحمت مفید انتظام ہوسکتی ہے ؛

خدوخیلون مین سے پنجتار کا بہت پورانہ معزز خاندان شاخ عثمان خیل بڑے خیل سے ہے - فتح خان اور اوسکا بیٹا مقرب خان پنجتار والہ مشہور صاحب اختیار خان تہے مگر مقرب خان کے بموجب ظلم انگیز سے قوم اور رعایا نی اوسکو اپنا دشمن قرار دیکر پنجتار سے خارج کیا - اب مقرب خان موضع باجہ علاقہ سرکار مین پناہ گزین ہے - باغیرت سادہ لوح اور کینہ توز سیدہا آدمے ہے ؛

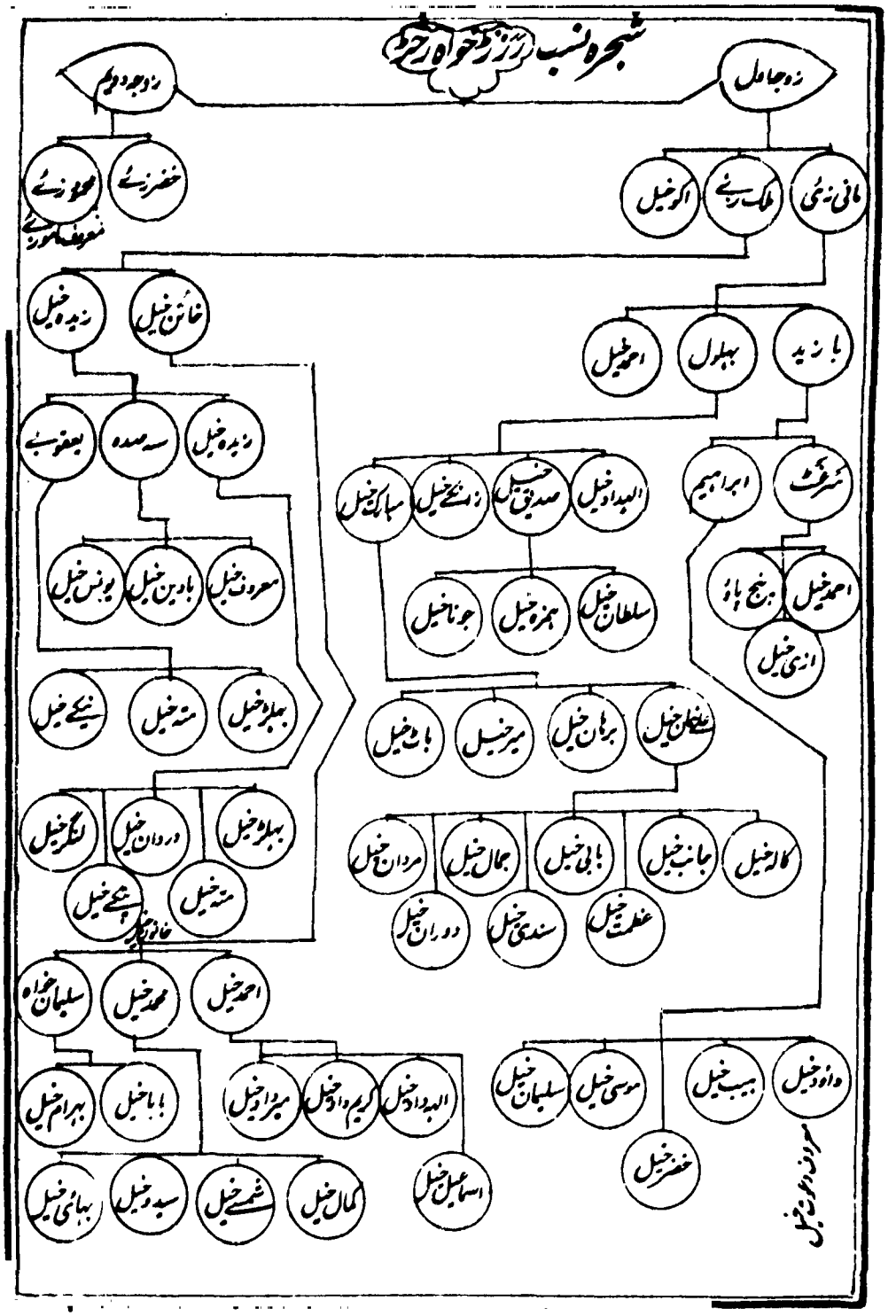
شجرہ نسب رزڑ خواہ رحڑ
زوجہ اول
زوجہ دوم
مانی زئی
ملک زئی
اکو خیل
خضر زئی
محمود زئی
معروف ماموزئی
بازید
بہلول
احمد خیل
خائن خیل
زیدہ خیل
زیدہ خیل
سہ صدہ
یعقوبی
معروف خیل
بادین خیل
یونس خیل
بہلڑ خیل
متہ خیل
نیکے خیل
بہلڑ خیل
دردان خیل
لنگر خیل
متہ خیل
پنکے خیل
خانوزئی
احمد خیل
محمد خیل
سلیمان خواہ
بابا خیل
بہرام خیل
الہ داد خیل
کریم داد خیل
میرداد خیل
اسماعیل خیل
کمال خیل
شمسے خیل
سیدو خیل
بہائی خیل
سرغٹ
ابراہیم
الہداد خیل
صدیق خیل
زانکے خیل
مبارک خیل
احمد خیل
پنج پاؤ
ازی خیل
سلطان خیل
ہمزہ خیل
جونا خیل
علی خان خیل
برہان خیل
میر خیل
باٹ خیل
کالہ خیل
جانب خیل
بابی خیل
جمال خیل
مردان خیل
عظمت خیل
سندی خیل
دوران خیل
داؤد خیل
ہیب خیل
موسی خیل
سلیمان خیل
خضر خیل
معروف دعوت خیل

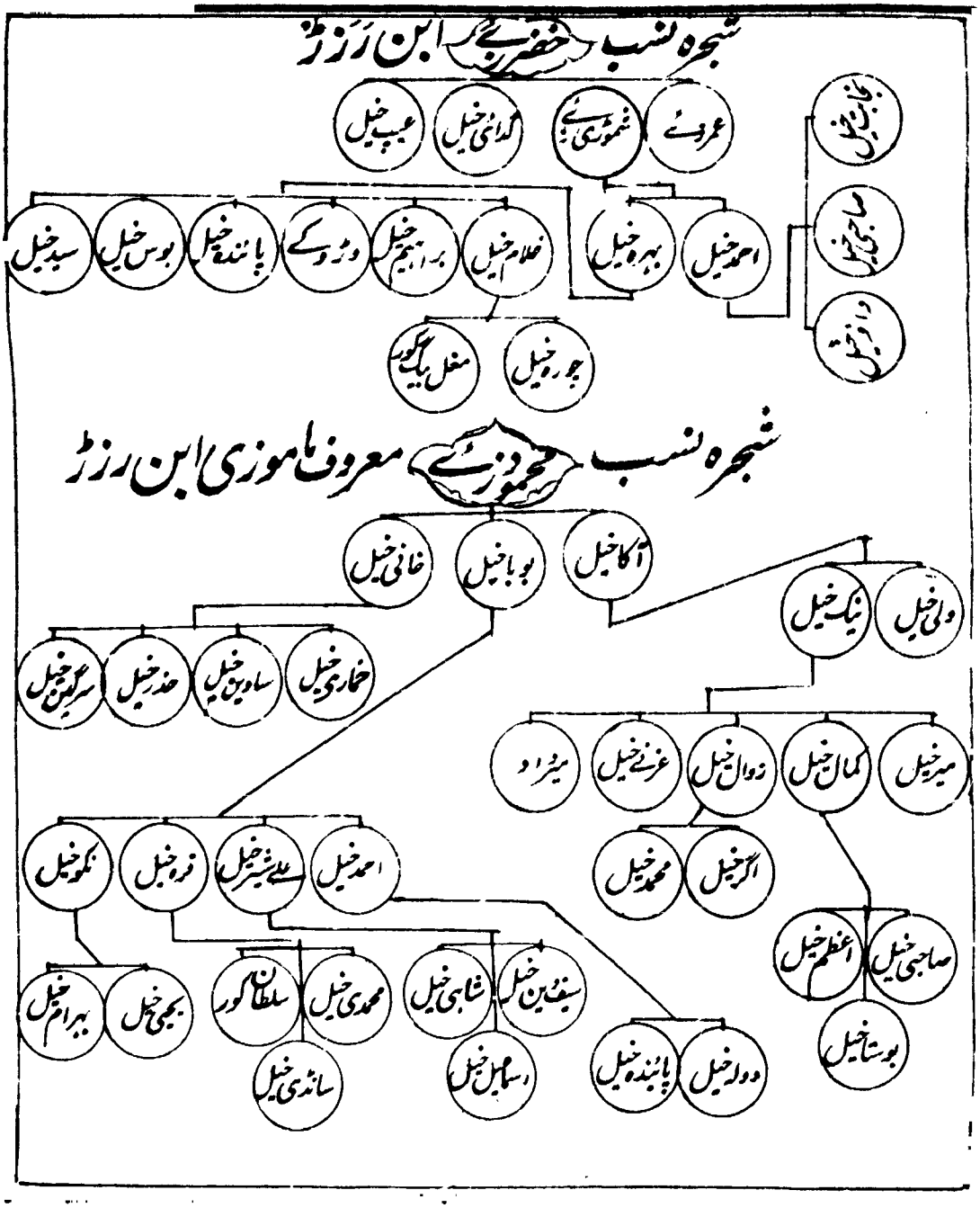
شجرہ نسب خضرزئے ابن رزڑ
عمرزئے
شموزئی زئے
گدائی خیل
عیب خیل
احمد خیل
بہرہ خیل
غلام خیل
براہیم خیل
وڑوکے
پائندہ خیل
بوس خیل
سید خیل
چور خیل
مغل بیگ کور
شجرہ نسب محمودزئے معروف ماموزی ابن رزڑ
آکا خیل
بوبا خیل
غانی خیل
ولی خیل
نیک خیل
میر خیل
کمال خیل
زوال خیل
غزنے خیل
میرداد
اگر خیل
محمد خیل
صاحبی خیل
اعظم خیل
بوستا خیل
احمد خیل
علے شیر خیل
فرہ خیل
نکو خیل
سیف دین خیل
شاہی خیل
اسماعیل خیل
محمدی خیل
سلطان کور
سانڈی خیل
بجی خیل
بہرام خیل
دولہ خیل
پائندہ خیل

یادداشت نسبت قوم رزڑ

یہہ قوم بہی زیادہ تر سرکاری علاقہ یوسف زئی مین رہتی ہی اکوخیل اسماعیل مین - جنکا سرگروہ خوبداد خان ہی مگر اوسکی خاندان سی بہت آدمی اوس سی دشمنی رکہتی ہین خصوص میر افضل خان - دہوبیان اوسکا سخت رقیب ہی خضر زئے شیوہ مین رہتی ہین جنکا خان امیر خان چورہ خیل ہے - مانی زئی دینہ - داگے نرلاندی مین آباد ہین جعفر خان سکنہ نرلاندی اور آصف خان ڈاگی انمین معتبر آدمی ہین - ملک زئی کا بڑا موضع یار حسین ہی - ملک عرب اچہا آدمی ہی - محمود زئی اسٹوٹ شیخ جانو دینہ مین رہتی ہین - رحیم خان راست گو آدمی ہی ؛

یادداشت نسبت کل قوم مندر

واضح ہو کہ مندر خواہ مندہن کل چار تپی مشہور ہین - تپہ اتمان نامہ جس مین اولاد اتمان کی اتمان زئے وسدوزئے رہتی ہین اس تپہ مین چار تعلقہ ہین - اتمان نامہ سے مغرب - دوسرا تپہ رزڑ واقعہ ہے جسمین پانچ شاخین پسران رزڑ کے نام پانچ تعلقہ مشہور ہین تپہ رزڑ سے مغرب وشمال بکنارہ رود مقام وسدہوم - تپہ آمازے ہے جسمین تین تعلقہ ہین ؛

امازی سی مغرب تپہ کمال زئے ہے جسمین مشران زئی وکشران زئی دو تعلقہ ہین یہہ چار تپہ سرکار انگریزے کے علاقہ یوسف زئی مین واقعہ ہین جسکو ملک سمہ یعنے میدان یا ملک مندڑ بہے کہتی ہین سوائی اسکے علاقہ چملہ جو تپہ رزڑ و سدہوم سی مشرق پہاڑ مین واقعہ ہی اور مہابن کی شمالی جزو مین بہے مندہن کی اولاد رہتی ہے اور خدوخیل پنجتار اور چنگلے کی نواح پر قابض ہین - پرگنہ یوسف زئی مین سوائی ملک مقبوضہ اولاد مندڑ کے پانچوان تپہ بائے زئے ؛

جو اصل مین ملکیت قوم بائی زئی شاخ یوسف زئی کا تہا مگر اخیر عہد جہانگیر اور شروع سلطنت شاہجہان مین قوم خٹک نے اوس تپہ کے زیادہ حصہ پر قبضہ کرلیا مگر بابو زئی آزہی خیل شاخہائی بائی زئی یوسف زئی کے تاہنوز شرقے حصہ پر کچھہ قبضہ رکہتے ہین اور تپہ بائے زئے کے شمالے و شرقے گوشہ پر اتمان خیل قابض ہین - جنکا حال آئندہ آویگا ؛

○

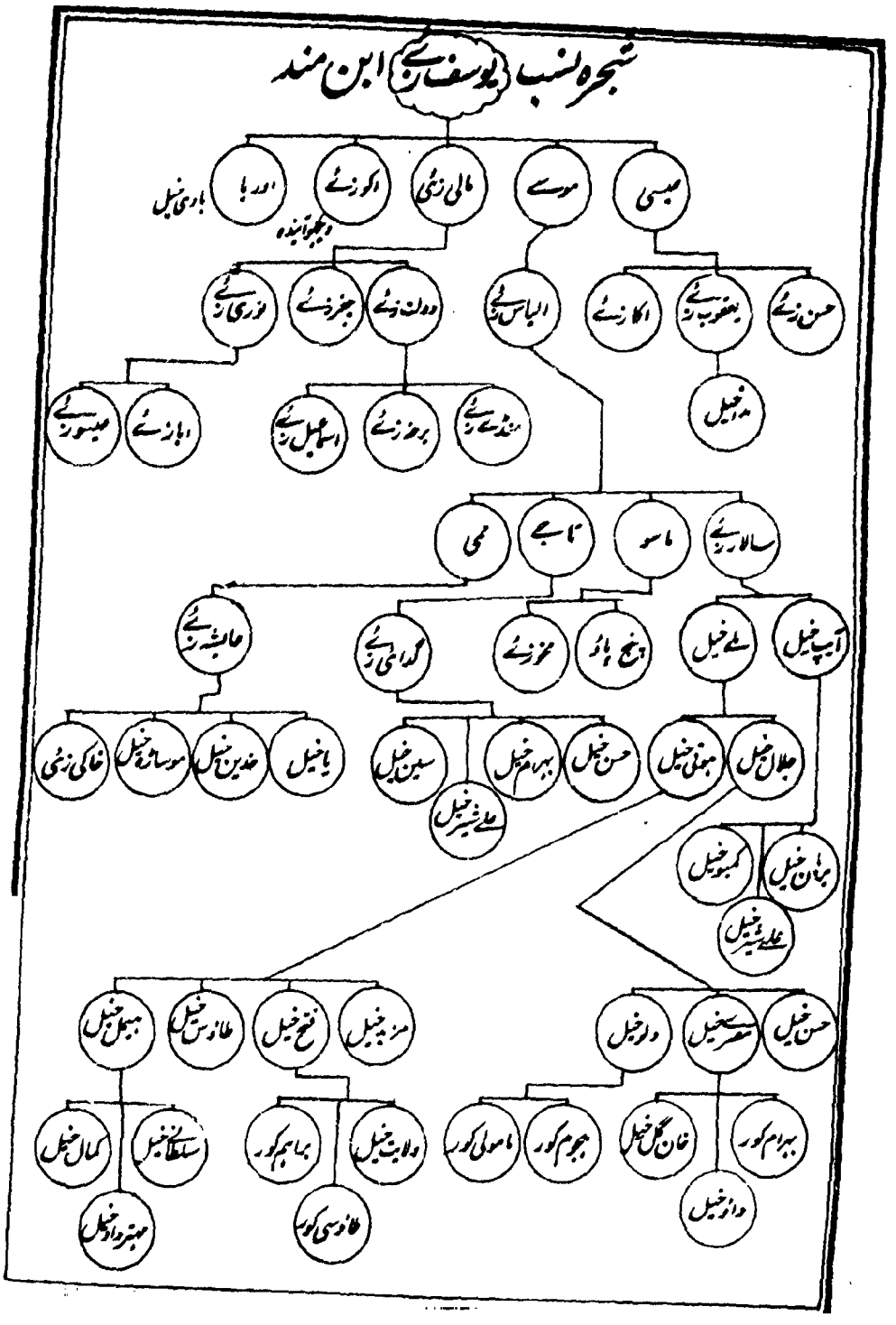
شجرہ نسب یوسف زئے ابن مند
عیسی
موسے
مالی زئی
اکوزئے
اوریا
بادی خیل
دیکھو آیندہ
حسن زئے
یعقوب زئے
اکا زئے
الیاس زئے
دولت زئے
جعفر زئے
نوری زئے
مدا خیل
منڈے زئے
برخہ زئے
اسماعیل زئے
ابا زئے
عیسو زئے
سالار زئے
ماسو
تاجے
ممی
آیپ خیل
ملے خیل
پنج پاؤ
مخو زئے
گدائی زئے
عائشہ زئے
جلال خیل
ہوتی خیل
حسن خیل
بہرام خیل
سین خیل
علے شیر خیل
یا خیل
خدین خیل
موساڑہ خیل
خاکی زئی
برہان خیل
کمبو خیل
علے شیر خیل
حسن خیل
مصرے خیل
دلو خیل
مزید خیل
فتح خیل
طاؤس خیل
ہیمل خیل
بہرام کور
خان گل خیل
ہجوم کور
مامولی کور
ولایت خیل
براہم کور
سلطانے خیل
کمال خیل
داؤ خیل
طاؤسی کور
مہتر داد خیل

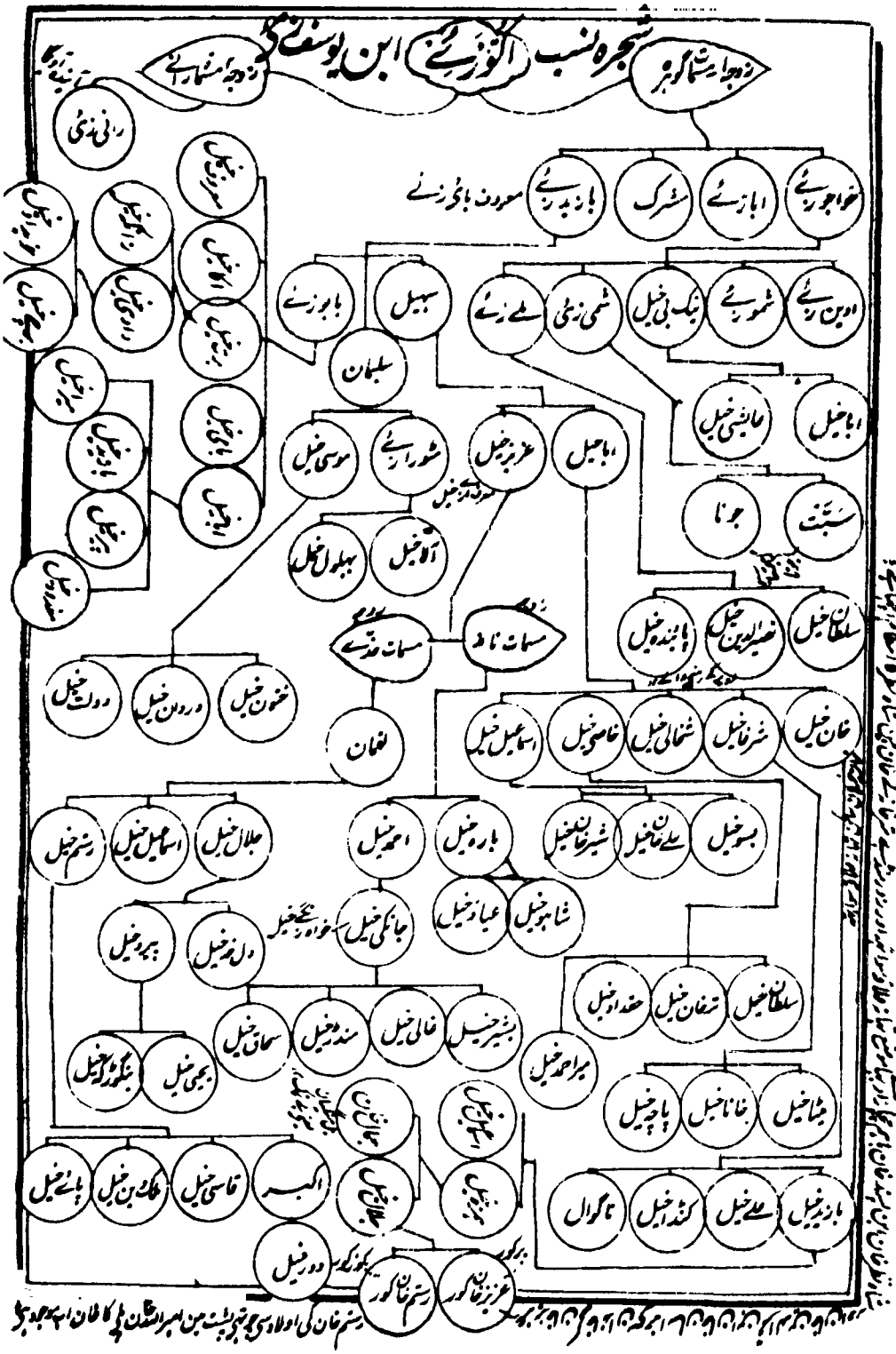
شجرہ نسب اکوزئی ابن یوسف زئی
زوجہ مسمات گوہر
زوجہ مسمات رانی
رانی زئی
خواجو زئی
ابا زئی
مشرک
بایزید زئی
معروف بائی زئی
اوین زئی
شمو زئی
نیک بی خیل
شمی زئی
ملے زئی
سہیل
بابو زئی
سلیمان
ابا خیل
عائشی خیل
سبت
جونا
ابا خیل
عزیز خیل
شورا زئی
موسی خیل
آلا خیل
بہلول خیل
سلطان خیل
نصیر الدین خیل
پائندہ خیل
مسمات نافذ
مسمات خدے
لقمان
ختون خیل
دردان خیل
دولت خیل
خان خیل
شرفا خیل
شغالی خیل
خاصی خیل
اسماعیل خیل
بسو خیل
علے خان خیل
شیر خان خیل
بارہ خیل
احمد خیل
جلال خیل
اسماعیل خیل
رستم خیل
شاہو خیل
عیاد خیل
جانکی خیل
دل خد خیل
پیرو خیل
سلطان خیل
ترخان خیل
حقداد خیل
بشیر خیل
غالی خیل
مندڑ خیل
سحاق خیل
میر احمد خیل
یحیی خیل
بنگوڑ کہ خیل
میٹا خیل
خانا خیل
پاچہ خیل
بایزید خیل
علے خیل
کنڈا خیل
ناگوال
اکبر
قاسی خیل
ملک دین خیل
پائے خیل
دور خیل
عزیز خان کور
رستم خان کور

شجرہ نسب رانی زئے ابن اکوزے

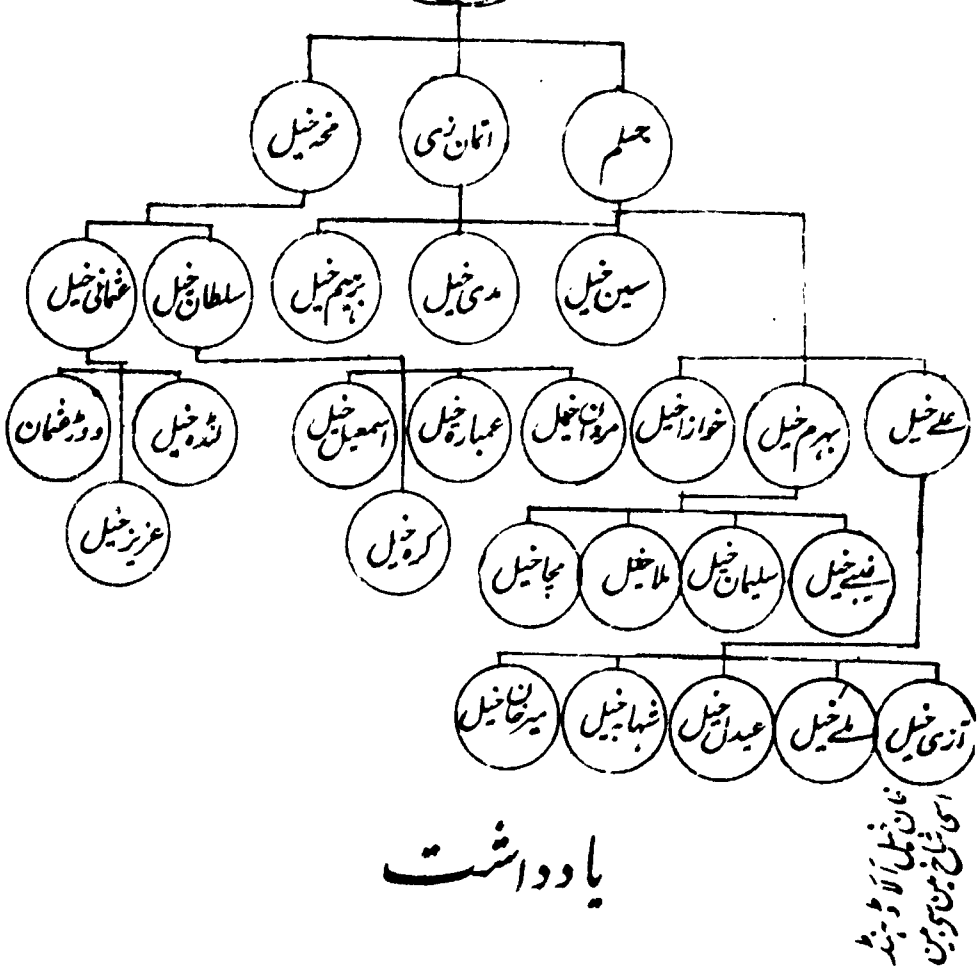

یادداشت

واضح ہو کہ یوسف کی اولاد یوسف زے بہت دور دراز پہاڑے ملک پر پہیلے ہوئی قابض ہے جسکے تفصیل کچہہ آئندہ کی جاوی گی - بنہیر سے مشرق کوہستان مین کوہ تنول اور حد اگرور تک بکنارہ دریاے اباسین زیادہ ترغیبی کی اولاد حسن زے - مدا خیل اکا زے آباد ہین بنہیر اور ملک ملحقہ اوسکی مین موسے اور مالے کی اولاد یعنے الیاس زی دولت زی نورے زے جعفر زے رہتے ہین - ملک سواتہہ اور اوسکی نواح مین اکوزے ابن یوسف کی نسل رہتی ہی جسمین خواجوزے بائے زئی - رانی زئی مشہور شاخین ہین - خواجوزی کے شاخ مین سے تلے زی علاقہ ویر بنجلوڑہ

مین رہتی ہے - ملک ویرکا خان غزن خان دیر والہ مشہور آدمی ہی مگر اوس کے فرزندون مین سی
باپ کے ہم بخت کوئی نہین سنا جاتا - یوسف زے کی قوم مین قدیمی معزز خاندان صاحب اختیار
تین مشہور تہے اول خاندان ملے زے دیر دویم خاندان اباخیل بائی زی جو تہانہ علاقہ
سواتہہ مین رہتی ہین اور بائے زئے قوم کے با اختیار خان قدیم سے چلے آتے ہین اسی خاندان
مین سی فی الحال شاہ نظر خان تہانہ والہ اور امیر اللہ خان پکے والہ اور خزاسان خان
شیر خانہ والہ مشہور آدمے ہین - گو انکا اختیار بہ سبب بی اتفاقی خانگے پہلے طرح نہین
رہا مگر پہر بہے اپنے اپنے علاقہ مین بہت اختیار رکہتی ہین - کوہ موہرا کے گوجرون سی بابت
چرائے مویشی ایک محصول کی آمدن انکو ہے جس مین کبہے کبہی زیادہ ظلم بہے کیا جاتا ہی -
تیسرا خاندان الاڈہنڈ قوم رانے زے مین سے تلے خیل آزے خیل ہین جنکی خاندان کو
کاچو کو رکہتی ہین اسے خاندان کی خانون کا اختیار پہلے بہت تہا اب اوپر کے علاقہ
رانے زے چہہ ہزار قوم پر انکا حکم ہے فی الحال صحبت خان الاڈہنڈ والہ باوجود نوعمر
ایک مدبر اور ہوشیار خان ہی مگر شیر دل خان اسکا چچا دل مین اوس سی سخت مخالف ہی -
سواے اوسکے بنہیر مین زید اللہ خان - احمد خان - عاصم خان وغیرہ اپنی اپنے قوم
مین سرگروہ ہین مگر زیادہ اختیار والا کوئے نہین ؛

حال قوم یوسف زئی و قوم منڈر

تاریخ اس قوم کی

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی شرجنون ولد سڑبن نبیرہ قیس عبدالرشید کے تین پسر تہی کند اور جمند یا زمند اور کاسی دونون آخر الذکر کا حال آئندہ درج ہوگا کند کے دو بیٹے تہے ایک موسوم غری جسکی اولاد غوریا خیل کا ذکر آگے آویگا دوسرا خشی یا شخی جسکو یوسف زئی کی پشتو مین خوخی بہے کہتی ہین اوسکی اولاد سے یہہ قومین ہین بموجب قول اخوند درویزہ کے جو اس قوم کے شامل مدت تک رہا اور بہت ماہر تہا واضح ہوتا ہی کہ مسمی خشی کی پہلی زوجہ مسماۃ مرجانہ تہے مسمی مند اور رمک اوسکے شکم سے تہے مسماۃ مرجانہ کی ایک خواہر تہے بسو نام بد دیانتی سی وہ بہی خشی پر عاشق ہوکر اوسکی گہر مین داخل ہوئی جسکی شکم سے خشی کا تیسرا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام ترک رکہا گیا اوسکی نسل کو ترکلانی کہتی ہین اخوند درویزہ علیہ الرحمۃ کی کتاب مین لکہا ہی کہ ابتک ترکلانے قوم مین ورغلانیدگے عورات بہت ہوتے ہی شاید جدی اثر چلا آتا ہی مسمی مند کے دو پسرون سی مسمی عمر بڑا نیکبخت اور بادیانت آدمی تہا بطور سیاحی ہندوستان کی طرف آیا اور اپنی وطن سی باہر اوسنی کسی قریش کی خاندان مین شادی کی اوس بی بی کی شکم سے منڈر پیدا ہوا کہتی ہین کہ عمر اوسی ملک مین فوت ہوگیا اور یوسف اوسکے بہائی نی وہان پہونچکر اپنی بہائی کی بیوہ اور فرزند کو اپنی وطن مین ہمراہ لیجانا چاہا مگر اوس وفادار بی بی نے یوسف کی ہمراہ جانی سی اس تقریر سے انکار کیا کہ تمہاری رسم ہے کہ بہائے کا مال اور زوجہ جو اوس سی رہجاوی تو زور کے ساتہہ غصب کر لیتے ہو اور میرے خوشی ہے کہ ایک نکاح پر دوسرا نکاح میرے پر بروز قیامت ثابت نہو آخر یوسف اوسکو بہت عہد و سوگند سے ہمراہ لی آیا اور جب منڈر برادر زادہ اوسکا سن تمیز کو پہونچا تو یوسف نی اپنی دختر سے اوسکے شادی کردئی عثمان اور اُتمان دونون اوسکی شکم سے ہین اور تیسرا رزڑ یا رجڑ باندے کے شکم سے تہا اور یوسف کی پانچ پسرون مین سے ایک کا نام اُوڑیا تہا از بس کہ متکبر اور مغرور تہا اس سبب سے اوسکو بادی کہتی تہے اور اوسکے نسل کو بادی خیل نقل ہے کہ اوسوقت افغانون

مین یہہ رسم تہے کہ جب فرزند حد بلوغت کو پہونچتی تہے تو والدین کی جائداد باہم تقسیم کر لیتے تہے اور
ماں باپ کو بہی حصہ برابر ملتا تہا اس رسم موجب جبکہ پسران یوسف نی جائیداد باہم تقسیم کرنے
چاہی تو اونکے والدہ نی کہا کہ میرا حصہ بہی علیحدہ کروا بہی اور بہائی چپ تہی کہ اوس بادی لم بخت نے
اندام نہانی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تم یہہ لیو اوسکی حقدار والدہ نے اوسکو بد دعا دی کہ تمہارے
اولاد تیرہ ۱۳ کس سے زیادہ نہو اخوند درویزہ اپنی عصر کا حال لکہتا ہی کہ ابتک تیرہ سی زیادہ اوسکی اولاد
نہین ہی چند کس چغرزی شاخ کے شامل رہتی ہین مگر حال کی تحقیقات سی اوسکی اولاد سے ایک کس کا
بہی پتہ نہین لگتا غالباً نابود ہو گئی ہین روایت ہی کہ غیبی ابن یوسف کی گیارہ پسر تہے ایک روز
گلہ اسپان ازان منڈر مغل لوگ تاراج کرکے لیچلے غیبی معہ نو پسران خود تعاقب کے طور غارتگرون کے پیچہے
سوار ہو گیا اور سب لوگون سے پہلے پہونچا اور اون سی مقابلہ کرکے بموجب قول اخوند درویزہ کے
سب شہید ہو گئے دو پسر اوسکے باقی رہی تہے ایک مسمی حسن جسکی نسل کو حسن زی کہتی ہین دوسرا
یعقوب جسکی اولاد موسوم بہ یعقوب زئی ہی جب غیبی مرتا تہا تو اوسکی زوجہ حاملہ رہ گئی تہی اوس سی فرزند
پیدا ہوا اوسکا نام آکار کہا جسکے قوم آکازی ہی باقی جملہ پسران یوسف کی اولاد کا نام شجرہ نسب سے
معلوم ہوگا ؛

جای سکونت اولین

فی الحال ان لوگون مین ایسا کوئی نہین ہی کہ جو اپنی پہلی جائی سکونت سی بخوبی واقفیت رکہتا ہو جب انسے
پوچہا جاوی تو کہتی ہین کہ ہماری مورث غوڑہ مرغہ سے آئی ہین مگر بیان نہین کر سکتی کہ غوڑہ مرغہ کس
موقع کا نام ہی اتنا کہتی ہین کہ مغربی افغانستان مین کسی جگہہ ہوگا مغربی طرف کی دریافت سی معلوم
ہوا کہ غوڑہ مرغہ ایک موقع کا نام ہی جو حدود نہر ارغسان کے قریب سورغر یعنی کوہ سرخ اور غنڈان
کی مابین واقعہ ہی غالباً وہ جگہہ ہے جو تقسیم اول کی وقت ویال ارغسان کے شامل اس قوم کو حصہ مین
ملے تہی لفظ مرغہ سی مراد چمن ہی اور غوڑہ چرب کو کہتی ہین جسکی مراد عمدہ اور سرسبز چمن سی ہوگے یا کہ
ایک قسم سبزہ کو جو علف کو ہی ہے غوڑہ کہتی ہین اور اوسکے موقعہ روئیدگے کو مرغہ شائد اوس قسم

کے زیادہ علف ہونے سی موسوم بہ غوڑہ مرغہ ہوا فی الحال اس موقع پر کچہہ علے زئی اور ادو زئے
دُرّانی اور توخی غلزای رہتی ہین اور بعضی ناصر بہے فیلاق کی واسطی وہان گرما کو جاتی ہین
اس قوم کی ابتدای سکونت کا حال جہان تک مل سکا وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی جب افغانون نے
قندہار کے نواح کو باہم تقسیم کیا تو حصہ نسل ترین کا بیچ مین کند اور زمند کے آگیا بدین سبب بہائیون
مین سی کوئی ایکدوسرے کی حمائت اور مدد کو نہین پہونچ سکتا تہا آبادی مین خشی کی قوم جسکی یوسف زئے
اور منڈر شاخین ہین غوریاخیل کی نسبت ترین کی نزدیک تہی اور حصہ اوسکا ارغسان کی ویال
یعنی نہر تہی اور وہ ویال نزدیک تہی ترینون کو اوسکی تکرار پر قوم خشی اور ترین کی باہم عداوت
پیدا ہوکر نوبت کشت وخون کی پہونچی لڑائی مین ترین خشی پر غالب آئی بعضی خشی مارے گئی اور
باقیماندون کو بیدخل کردیا زمند اور غوریاخیل سی کوئی آدمی اونکی حمایت کی واسطی نہ پہونچ سکا آخر خشی
کی قوم نی رجوع اپنی بہائی بند غوریاخیلون کی طرف کیا اور اونہون نے ایک زمین ویرانہ انکو دیدئے
کہتی ہین کہ قندہار کے زمینات مین بوقت بہار بارش ہونی کی سبب سے انواع کا سبزہ زار اور علف
پیدا ہوتا ہی جب گرمی ہاڑ کی شروع ہوتے ہی تو وہ سبزہ گہاس زمین پر خشک ہوکر گر پڑتا ہی سال بہر
وہ گہاس زمین پر گرا ہوا مویشی کہاکر گذارہ کرتے ہی اور اگر اس درمیان برسگال کے بارش زیادہ
ہوجاوی تو وہ سب گہاس سیلاب لیجاتا ہے اور مال مویشی کو سختی پیش آتی ہے قضا کار اوس
سال مین بباعث افراط بارش غوریاخیل کی مویشی کو تنگی خوراک سے سختی پیش آئی تب بیمروتے سی وہ
زمین جو خشی کو دی تہی بزور اور جنگ جدل اوس قوم سی واپس لی لئی اور یہہ قوم وہان سے
بہی بیدخل ہوکر گارہ نوشکے مین جا آباد ہوئی یہہ موقع دشت لوط کے قریب بلوچستان کے
شمال پر واقع ہے اور دشت لوط بڑا نمک کا صحرا ہی اور اب قوم بلوچ کے قبضہ مین کلات نصیر کے
ماتحت ہی الغرض اوسوقت یوسف زئی اور منڈر کے تعداد جو قوم خوخی یا خشی کی ایک شاخ ہین بہت
تہوڑی تہی چند عرصہ کے بعد شروع چودہوین صدی عیسوی مین جسکو حال تک قریب ساڑہی پانچسو برس
تخمیناً گذرے ہین یہہ قوم گارہ اور نوشکے سے بہی بیدخل ہوکر کابل کی طرف خانہ کوچ روانہ ہوئے

سوائی ترکلانی اور گگیانے کے جو وہ بہے خوخی قوم کے شاخین ہین قوم اتمان خیل جو شاخ کبیر انے
یا کرلانے ہی تاک اور گومل درہ کی راستی آکر اس قوم کے شامل ہوئی اور قوم محمد زئی جو نسل زمندسی
ہے وہ بہی اپنی باقی قوم زمند سے رنجیدہ ہوکر یوسف زی کی ہمراہ چلے آئی کابل کی نواح مین پہونچکے
یہہ قوم آباد ہوئے اور مرزا الغ بیگ ابن ابوسعید مرزا کو تخت نشینی کابل کے وقت اس قوم نے
مدد دی اور انکی اعانت سے اوسنی مسند کابل پر استقلال پایا مرزا الغ بیگ ابتدا مین اس قوم پر
بہت مہربانی کرتا تہا جب اس قوم کے تعداد اور دولت مین ترقی ہوئے تو نخوت اور جہالت
کے راہ سے مرزا الغ بیگ کی حکومت کو بی وجود سمجہنے لگے اور سرکشی اور فساد کیطرف راغب ہوئی کابل
کی رعایا کو بہت بہت آزار دیتی تہی غارتگرے سے خاص مرزا کی ملازمون کا مال بہی محفوظ نہین
تہا اور خاص دیوان خانہ بادشاہی مین بیٹہہ کر نالایق باتین کرتے تہے آخر اپنی ناشایستہ عادات سے
والی کابل کو اس حد پر پہونچایا کہ اوسکا ارادہ واسطی اخراج اس قوم کے مصمم ہوا اور چونکہ مرزا
الغ بیگ کا اختیار اب زیادہ ہوگیا تہا اور اپنی ہمقوم مغلون کے آجانی سی استقلال کافی بہم پہونچالیا تہا
زیادہ سکے کی برداشت نہ کرکے پہلی اوسنی انکی بربادی کا سامان اس جگہہ سے شروع کیا کہ یوسفزے
اور گگیانے کے باہم بی اتفاقی ڈالدی اور بعد ش گگیانی اور اپنی فوج کے جمعیت سی انپر حملہ کیا چند کس
ان سے ماری گئی اور باقے کابل کے پہاڑ کے درّون مین گہس گئے اوسوقت اس قوم مین تین شیخ
مشہور تہے دو بہائی ایک مسمی مداد اور دوسرا مدد نام عیسی زی یوسف زی کی شاخ مین سے
تہے اور تیسرا شیخ عثمان ملے زئی تہا ان تینون کی غیب گوئی پر اعتبار کرکے اور انمین سی ایک کو
پیادون کا سردار بناکر جنگ پر آمادہ ہوئی اور مرزا کے فوج نے جسکے ہمراہ گگیانے بہے تہی اس قوم
سے شکست کہائی بعد اس کامیابی کی زیادہ خیرہ سر ہوگئے ہمیشہ پہاڑ سے نکلکر رعایا کو تاخت وتاراج
کرتے تہے حاکم کابل نے کوئی چارہ سوائی صلح نہ دیکہا آدمی درمیان ڈالکر اس قوم کی ملکان کو بلوایا
کہانی وسرو پادئی اور بہت مدارکے افغان سادہ لوح طمع پہ مرزا کی پاس روز بروز آمدورفت کرتے
تہے ایک روز ضیافت خوری کی واسطی آٹہہ سو کس معتبران قوم مرزا کی پاس آئی جملہ بے اسلحہ تہی ایک

مسمی محمود ولد محمد شاخ جغرزئے اپنے پاس پوشیدہ پیش قبض لیگیا تہا جب دربار مین گئی تو محمود نے
مرزا کی بدنیتی دیکہہ کر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اگر کہو تو مین مرزا کو مار ڈالون مگر سب نے منع کیا کہ حق نمک
رکہنا چاہیئے شائد ہمارے ساتہہ بدنہین کریگا مسمی جنگا قوم گگیانے جو یوسف زئیون کا دشمن
تہا اوسنے مرزا حاکم کابل کو یہہ صلاح دئی کہ اتنے بہت ایک جگہہ بی اسلحہ ہاتہہ نہین آوینگے اور صلح پر
اونسے کبہی خلاصی نہوگے یہہ وقت غنیمت سمجہکر سب کو قتل کرنا چاہئے اس نالایق صلاح پر اوسنے عمل کرکے
سب کو باندہ لیا اور ایک ایک کو قتل کرایا مگر ایک مسمی ملک احمد بہ سبب آخری عرض ملکان معتبر
کے رہا کیا گیا یہہ ملک احمد بڑا جوان مرد اور صاحب ہمت آدمی تہا بعد قتل ہونے قریب آٹہہ سو
کس معتبران اس قوم کے باقے یوسف زئے وغیرہ خشی کابل کی نواح سے بموجب حکم والی کابل بہت
کم زوری اور غریبی کی حالت مین خارج کئے گئے اور یہہ قوم ملک ننگرہار مین آئی شاخ ترکلانی علاقہ لغمان
بالغمان مین آباد ہوئی چند عرصہ کے بعد یوسف زئی و محمد زئی کی باہم عداوت پیدا ہوکر موضع حصارک
کے قریب ان دونون کی آپسمین سخت لڑائی ہوئی جسمین یوسف زیون نے فتح پائی اس سے تہوڑا
عرصہ بعد یوسف زئی اور منڈڑ خانہ کوچ پشاور کے طرف روانہ ہوئی اور خیبر کے راستے ملک پشاور
مین داخل ہوئی اوسوقت پشاور کے ملک مین حال کی نسبت بہت فرق تہا وہ قوم جسکی قبضی سکونت
مین فی الحال یہہ ملک ہے اوسوقت افغانستان مغربے مین تہی اور پشاور کا میدان معہ اور علاقہ جات
ملحقہ کے اوس قوم کے قبضہ مین تہا جواب وہان بالکل نہین ہین اور خارج کی گئی ہے لغمان قوم ترکلانی
کے قبضہ مین تہا کہ جواب علاقہ باجوڑ مین آباد ہے گگیانی باسول مین رہ گئی تہے خیبرے اور بنگش مدعی
مقبوضہ حال پر قابض تہی مگر کچہہ مشرقے جزو کابل کے میدان سے اور تمام پشاور کا میدان اور کچہہ حصہ
باجوڑ کا اور علاقہ حسنہ اور ہزارہ بلکہ اونسی بہی کچہہ مشرق تک قوم دلازاک کے قبضہ مین تہے اور چونکہ
دلازاک قوم کرڑانی کی ایک شاخ تہی اسواسطے اسکا شجرہ نسب اور اوج و زوال کا حال مختصر اسے
حصہ کے جو تہے باب مین درج ہے اوس عہد مین وہ ملک جو قوم دلازاک کی حدود اور کوہ ہندوکش کے
مابین دریاے سندہ کی دونون کنارہ پر واقع ہے اوسپر سواتہہ کے بادشاہت تہی اور ایک علیحدہ قوم سے

آباد تہا جسکے اوپر سلطان اویس سواتہی حکومت کرتا تہا سلطان اویس کے مورث قدیم سے
اوس ملک کے فرمانروا چلے آتے تہی جب یوسف زئی لوگ ملک پشاور کے مغربی حد پر پہونچے تو بمقام
سفید سنگ آکر ملکان نے بطور جرگہ دلازاکونسی واسطی گذارہ قوم خود زمین طلب کری اور دلازاک قوم نی فیاضی اور سخاوت سی اونکو
ایک زمین دیدی جب اس قوم نی اوسپر دخل کرلیا تو قوم شلمانی سی جوئی بربری مانگی جب اونہون نے دینی سی انکار کیا
تو اونسی عداوت شروع ہوگئی یوسف زئی لوگ دوآبہ مین آکر آباد ہوی اور وہانسی قوم شلمانی قابضان سابق علاقہ ہشت نگر
کی ساتہہ لڑائی کے تیار ہوئی اوس لڑائی مین مسمی خالو سردار قوم شلمانی مارا گیا اور اوس قوم کو ہشت نگر سی خارج
کردیا اور وہ مخروج لوگ سواتہہ کو چلے گئے جنکو سلطان سواتہہ نے بمقام الاڈہنڈ واسطے سکونت
جگہہ دئی قوم یوسف زئی کی قبضہ مین ہشت نگر کے سوائے وہ حصہ باجوڑ کا بہی آگیا جو دلازاکون کا تہا
اب دلازاک اور یوسف زئی کی باہم دشمنی شروع ہوئی اگرچہ اصلی سبب اس دشمنی کا داعیہ ملک گیری
تہا مگر ظاہرے باعث اسکا اخون درویزہ اسطرح لکہتا ہی کہ دلازاک اوسوقت میرہ لنگرکوٹ
کی نواح مین آباد تہی مولف کے زمانہ مین لنگرکوٹ کہڑی کپورہ کہڑی کہتی ہین اور یوسف زئی اوسوقت
ہشت نگر کے علاقہ مین بستی تہے اور چونکہ دلازاکون نے چراگاہ میرہ لنگرکوٹ پکڑی ہوئی تہی جب یوسف زئیون
کا مال مویشی چراگاہ کو جاتا تہا دلازاک تاخت کرکے لوٹ لیجاتی تہی اور جو یوسف زئی کا آدمی سود سودا کو
آتا تہا اوسکو بہی آزار دیتی تہے غرضکہ ہمیشہ دلازاکون کی ہاتہہ سی تنگ تہی ملک احمد خان نے جو اوسوقت
سردار قوم یوسف زئی اور منڈر کا تہا یہہ صلاح کری کہ کل قوم خشی کو شامل ہوکر اس معاند قوم سی نبرد آزمائی
کرنے چاہئی محمد زئی قوم نی باوجود کشت وخون ہمراہ یوسف زئی جب ملک احمد خان اونکے پاس ننواتی
گیا تو اونہون نی مدد دینی لازم سمجہکر ہمراہ ہوئی اور گگیانے بہی شمولیت کی واسطی پہونچ گئی اتمان خیل
پہلے سی شامل تہی سوای ترک لانی کی باقی جملہ خشی معہ محمد زئی اور اتمان خیل کے قبیلون کو بہی ہمراہ
لیکر دلازاک کی لڑائی کی واسطی روانہ ہوی اور لنگرکوٹ کی جانب سی دلازاک اپنی جمعیت پر
نازان ہوکر آگی کو بڑہی سخت لڑائی واقع ہوئی تیرون کی ضرب سے بہت خشی ماری گئی آخر دست بہ شمشیر
ہوکر دونون گروہ خوب لڑی جب زنگی سردار قوم دلازاک کا پسر مارا گیا تب دلازاک میدان چہوڑ

گئے اور دریائے کابل یا لنڈے سی جو شمال کی طرف اونکا ملک تہا سب یوسف زیون نی اپنی قبضہ مین
کرلیا اس مقصود کو حاصل کرکے ارادہ لینی سواتہہ کا ہوا ملک احمد اور شیخ ملی ہدار المہام کے
تجویز سی سب قوم اتفاق کرکے سواتہہ کی طرف خانہ کوچ روانہ ہوئی اور شاہ کوٹ کے درہ کی قریب
جا فوجکش ہوئی سواتہی لوگون نی اوس درہ پر جمع ہوکر وہ راستہ روک رکہا مگر دیگر گذرگاہون سے
غافل ہوگئی ایک رات یوسف زیون نی مصلحت کرکے غنیم کو دہوکہا دینے کے واسطی اپنی عورات سی
کہا کہ تم سندر نی گاؤ اور اوس گانے مین اپنی مردمان کی صفت کرو اور سواتہیون کی ہجو کرو اس
مضمون سی کہ سواتہیو خبردار ہو صبح تمہاری ساتہہ لڑائی ہی جب یہہ آواز سنا تو سواتہی سمجہی کہ صبح
اسی گلہ پر لڑائی لاوین گی کوتاہ اندیشی سی باقی لشکر جو اور جگہہ متفرق تہا وہ بہی شاہ کوٹ کی گلہ پر
جمع کیا یوسف زیون نی ہوشیاری سی رات کی وقت کوچ کرکے دوسرے راستی ملاکنڈ کے سواتہ کے
ملک مین داخل ہوگئی ہر روز سواتہیون سی لڑتے تہی اور ساہمنی کا ملک اپنی قبضہ مین کرتے جاتے
تہے تدریجاً بارہ برس کے عرصہ مین کل سواتہہ لیلیا اور وادی تالاش کو بہی فتح کیا سلطان اویس
سواتہی تاب مقابلہ نہ لاکر سواتہہ سے بیدخل ہوا اور کافرستان کی طرف اکر اوسنی ایک نئی حکومت کی
بنیاد رکہی جو اوسکی اولاد مین چند پشت تک رہی ان لڑائیون کی بیچ مرزا الغ بیگ والے کابل
فوت ہوگیا اور جیسا کہ پہلے حصہ مین ذکر ہوا کابل کی سلطنت بابر بادشاہ کے ہاتہہ آگئی تہی محمد ہمایون
بادشاہ نے ۹۴۷ عیسوی مین جسکو زمانہ حال تک تین سو چالیس برس ہوئی اس قوم پر یورش
کرے اوس وقت علاقہ میدان یوسف زئی اور سواتہہ اور بنیر مین قوم یوسف زئے
اور مندڑ آباد تہے ہشت نگر محمد زی دوآبہ مین گگیانے اور باجوڑ کے ایک حصہ مین
ترکلانی سکونت پذیر تہے اور اوس سی مشرق پہاڑ مین اتمان خیل بستے تہے پشاور کے نواح
مین غوریا خیل آگئے تہے اور کچہہ دلازاک بہی تہی محمد بابر بادشاہ کابل سے اچکزئی کے راستی باجوڑ
مین آیا اور اوس ملک کو فتح کرکے خواجہ کلان کی ماتحت وہان حاکم مقرر کیا جب اوسنی سمجہا
کہ یوسف زئی کی قوم پر حملہ کرنے سے کچہہ بہت اثر نہین ہوتا کیونکہ وہ لوگ پہاڑو شوار گذار

مین بہاگ جاتے تہے تب اسنے اس آزاد قوم سے صلح کرلے جب بابر سوا تہہ مین پہونچا
تو شاہ منصور ولد سلیمان ملک قوم یوسف زی اور سلطان اویس سوا تہے
بہے اوسکے سلام کی واسطے حاضر آئی شاہ منصور کے دختر سے بابر نے نکاح کرلیا اور سواتہہ
سی لوند خوڑ کے راستی شہباز گہڑا اور بہشت نگر تک بابر کے فوج سے ملک خراب ہوا بابر خود اپنی کتاب
مین ان لڑایون کا حال لکہتا ہے اور اس شادی کا ہونا بہی تصدیق کرتا ہے ان لڑائیون
کا حال بہت طول اور فضول سمجہہ کر چہوڑا گیا بعد اسقدر فتوحات کے یوسف زئی آرام اور
چین سے اوقات گذاری کرتے تہے شیخ ملی نے جو اس قوم کا مدبر تہا کل علاقہ جات مفتوحہ
کو تقسیم کیا اول ہوئی تقسیم اس طرح ہوی کہ بہت نگر محمد زی کو دیا جو منیگرہار سے وقت لڑائی
دلازاک کے یوسف زیون کی مدد کے واسطے آئے تہے دوابہ گگیانی کو ملا جسپر وہ انبک قابض ہین
اور کچہہ حصہ باجوڑ کا بہی انکو ملا تہا مگر اب سے اب بیدخل ہین باقی ملک یوسف زئی اور مندڑ
لو رہگیا جس مین خانگی تقسیم شیخ ملی نے حسب رسد اور پر تعداد سرون کے کری تہی اور
تا ہنوز موروثی حصص اوسی تقسیم کے موجب ہین جب اس قوم مین خان گجو شاخ
بہزاد جنبل مندڑ سردار ہوا تو اوس نے ملک احمد سے بہی بڑہ کر رسوخ
اور اقتدار اپنی قوم مین حاصل کیا اوس وقت شیر شاہ ہمایون
بادشاہ کو خارج کرکے ہندوستان کی سلطنت کرتا تہا جس سی یہہ شخص سرکش رہا اوسکی سرداری کا وقت
اس قوم کی غوریا خیل قوم کی ساتہہ جسکی شاخ خلیل اور مہمند داوزی ہین بمقام شیخ ٹپو جسکو فی الحال
ٹپور کہتے ہین بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زیون کی فتح پائے اور غوریا خیل نقصان شدید اوٹہا کر
ہار گئے شیخ ٹپور پورانہ قلعہ ہے نوشہرہ کہنہ کے اوپر اور لڑائی اوس موقع پر ہوئی تہی کہ جہان اب
ڈاک بنگلہ ہے جو غوریا خیل یوسف زیون کی ماتہہ زندہ آئی تہی اونکو اپنی ناموری کی واسطے غلامون کی
طرح دو دو پیسہ پر فروخت کیا اس نمایان فتحیابی کی سبب سے اونکا مزاج پہلی سی بہی خراب ہوگیا اور نخوت
کے راہ سی اکبر بادشاہ کی وقت برملا سرکشی شروع کری لوٹ مار اور رہزنی کو اپنا پیشہ بنا لیا ان بدعتانہ

افعال سی اول تو بلائی قحط اونپر اس شدت سی خداوند تعالی نی نازل فرمائی کہ بہت لوگ تباہ ہوگئے
اور پہر اکبر بادشاہ نی زین خان کوکہ کو معہ دیگر امراء جیسا کہ حصہ اول مین ذکر ہوا بمعیت لشکر جرار سنہ ۱۵۸۶ء
مین اس قوم کی سرکوبی کی واسطی بہیجا پہلی یورش مین تو یوسف زئی غالب آئی اور راجہ بیربل وغیرہ
چند نامی سردار معہ تخمیناً ہفت ہزار لشکر شاہی ماری گئی تہی مگر دوسرے دفعہ زین خان نی کابل سے
کوٹرا اور باجوڑ کے راستی پہر سواتہہ پر حملہ کیا باجوڑ مین تہانہ شاہی مقرر کرکے جب سواتہہ کی مغربی
حد پر پہونچا تو قوم یوسف زئی درہ ترئی کی راستی پر جمعیت کرکے اوسکی سد راہ ہوئے قریب ایکماہ وہان
لشکر رکا رہا اتفاقاً عید کے روز اکثر لشکر یوسف زئی شائد حلوا خوری کی واسطی گہرونکو گیا اس حال سی
زین خان نی اطلاع پاکر فرصت کو غنیمت جانا اور فوراً ہلہ کیا ایک حملہ دلیرانہ مین اوس دشوار جگہہ سے گذر کر
ملک سواتہہ مین داخل ہوا اور ملک سواتہہ فتح کرکے یوسف زئی جو پہاڑون پر چلے گئی تہے اونپر لشکر شاہی
تاخت کرکے پکڑ لاتا تہا اور بیشمار لوٹ حاصل ہوئی زین خان نی ملک سواتہہ مین قلعہ دمغار بنایا اور بڑے
استقلال کی ساتہہ اس قوم کو مجبور کیا اخوند درویزہ جو اوس مصیبت مین اس قوم کے ہمراہ تہا اپنی کتاب
مین لکہتا ہی کہ جو لوگ اس قوم کے مفرور ہوکر پہاڑ کے درون کے سر پر پناہ گزین ہوئی تہے اونکے
ساتہہ مین بہی تہا وہان رات کو اسقدر سخت بارش اور برف پڑی کہ صبح تک امید زیست کم تہے اس
سختی کی سبب سے لوگ پہاڑ برف دار کے اوپر نہ ٹہر سکے اور اپنی آپ کو سردار فوج شاہی کی سپرد کردیا
زین خان نی اس قوم کو خانہ کوچ پہاڑ سے نیچے اوتار کر ہشت نگر اور پشاور کو لایا محمد زئی گگیانی غوریا خیل
مین متفرق آباد کئے مگر ایک گروہ انکا زیر سرداری محمد خان ہندوکش پہاڑ کے طرف روانہ ہوا دریائے
پنجکوڑہ کی کنارہ پر جو کفار تہے وہ طرف خالی کردئی اونکا ارادہ قاشقار کو جانی کا تہا مگر محمد خان اونکا خان
کافرون کے ہاتہہ سی مارا گیا پہر اوس اوس نی غازیخان ملی زئی کو اپنا سردار بنایا وہ بہی کام آیا
تب وہ گروہ بہی بیدل ہوکر زین خان کوکہ کے ہاتہہ مین آئی جسنی اونکو بہی پشاور کے علاقہ مین لاکر ایک
دیال واسطی گذارہ کے دیدے مگر یہہ لوگ ایسی متفرق اور بدحواس ہوگئے تہی کہ تردد اراضی اور گانو آبادی کے
طاقت بہی اونمین نہین تہی تہوڑے عرصہ کی بعد حسب اجازت صوبہ کابل یوسف زئی کے میدان مین یہہ لوگ
جا آباد ہوئی روز بروز وہان قوم متفرق شدہ جمع ہوتے تہی چند مدت آرام کے ساتہہ وہان گذارہ کیا بسبب

غلت تردد ایک ہزار روپیہ مشخصہ سرکاری مقرر تہا اور آپسمین اس زر مالگذاری کو فی قلبہ کے حساب پر حسب رسد
باچہہ کرتے تہے ان فسادون مین اور بغاوت کی سبب سے اسقدر ملک جو دلاوری اور محنت سی فتح کئے تہی ہاتہہ
سی جاتی رہی چنانچہ جو میدان دریاء سندہ کی کنارہ پر تہا قوم دلازاکون نے لیلیا اور سواتہہ سواتہیون نے بنہیر
بنہیر والون نی چملہ چملہ والون نی اور باجوڑ ننگرہاریون نی لیلیا جب یوسف زیون کے متفرق شدہ قوم اکثر
یکجا جمع ہوئی تو اونہون نی قوم دلازاک سی مقابلہ کرکے اونکو خارج کردیا دلازاک قوم کے چلی جانی سی یوسف زئے
زیادہ زور آور ہوگئے بعدش سترہوین صدی عیسوی کی شروع مین لمغان اور سواتہہ اور باجوڑ کے سکنائے
نی بابت تنازعہ سرحد آپسمین لڑائی کری یوسف زیون نے موقع دیکہہ کر لمغانیون کے ساتہہ شمولیت کری اور دونون
نے شامل ہوکر باجوڑی اور سواتہیون کو بیدخل کردیا لمغان کی ترکلانی نی باجوڑ کو لیلیا اور یوسف زیون
نی بر سواتہہ تک تسلط کرلیا علی اصغر مشہور ملک سردار یوسف زیون کا تہا اوسنی نوک شمشیر سے اپنی قوم کی ملک
کی حدود کو بہت وسیع کردیا بنہیر اور چملہ اور دیر کے سوائی کوہ تنول تک انکا دخل ہوگیا جو سواتہی لوگ
سکنائی سابق قتل اور اخراج سی باقے رہگئی تہے وہ بطور رعایا یوسف زی بنام نہاد فقیران ابتک رعیت
اس قوم کی ہین الغرض تدریجاً قبضہ اس قوم کا اس قدر ملک پر پہیل گیا کہ جسپر اب یہہ قابض ہین جو مندر
کے قوم کے شاخین پہاڑ سے نیچی سمہ یعنے میدان علاقہ موسوم یوسف زئی مین آباد تہے وہ برائی نام
رعیت شاہی گنی جاتی تہی مگر بباعث ناقصی انتظام ملک داری اور رعایا پروری اکثر سرکشی اور فساد رہتا
تہا شاہجہان بادشاہ کی طرف سی سنہ ۱۰۴۷ ہجری مین علاقہ یوسف زئی کا ٹہیکہ بارہ ہزار کے عوض شہباز خان
خٹک کو دیا اور بعدش اوسکی فرزند خوشحال بیگ خان کے ہاتہہ مین بہی چند عرصہ اس علاقہ کا اجارہ رہا
اور چونکہ قوم خٹک اور مندر یوسف زئے کے آپسمین پورانی عداوت تہی پس اس بہانہ پر جتنا جسکا قابو
چلا آپسمین لڑتے رہی تاوقتیکہ مصنوعی شجاع کی اعانت کرکے جیساکہ حصہ اول مین درج ہوا دریاء سندہ کی کنارہ
پر عالمگیر اورنگ زیب کی فوج نے سنہ ۱۶۷۰ عیسوی مین علاقہ میدان یوسف زئی کو فتح کیا اس فوج کی آنی کا حال
تہوڑی روز ہوئی اسطرح ملا ہی کہ کپور گہڑی یا لنگر کوٹ کی پورانی قلعہ مین سی ایک سنگ مرمر کا پتہر نکلا ہے
جسپر لکہا ہی کہ سنہ ۱۰۸۰ ہجرے مین مطابق بارہوین سال جلوس اورنگ زیب کے شمشیر خان ترین نی بہ سرداری

لشکر شاہی اس ملک مندر کو فتح کیا اور قلعہ اور مسجد اور چاہ بنوایا شاہ عالم کے سلطنت مین یوسف زیون نے
کچھہ فساد نہین کیا مگر محمد شاہ کیوقت اونہون نی پہر بلوہ کیا اور ۱۷۲۵ء مین حاکم پشاور کے فرزند کو پکڑ لیا
اس سبب سے اونکا دماغ زیادہ خراب ہو گیا تمام حد کی قومین سی صرف یہہ قوم نادر شاہ ایرانی کی حکومت
نہین مانتی تہے جب نادر شاہ ۱۷۳۸ء مین پشاور پہونچا تو اوسنی نازو خان ملک کو بولایا مگر اوسنے
آنے سے انکار کیا تب قہر نادری نی اس گستاخی کا بدلہ لینا چاہا زیر کمان صوبہ دار جالیر کے فوج نادرے
بہیجے گئی سب قوم پہاڑ مین جمع ہوئی میدان کا علاقہ چہوڑ گئی صرف موضع شیرورہ مین تہوڑے سے آدمی
بطور ہراول کے رہ گئی جو آدمی پیچہی رہگئی تہے اونکا مال اور فصل جملہ غارت اور برباد کیا گیا جب فوج شاہی
شیرورہ کے پاس پہونچی تو سوزکاوے اور شیرورہ دونون راستون سی فوج انبیلہ کو نہ جاسکی اوس
موقع پر قوم مجتمع یوسف زئی نی فوج متعینہ کو سخت مقابلہ سی شکست دی اور وہان سی لیکر کلپانے تک فوج
نادرے کا تعاقب کیا یہہ ناخوش خبر سنکر نادر شاہ بڑی زور شور سے خود گیا اور رہ چینجلے سے
لذر کر شاہ کوٹ کے پہاڑ والی شاخ جو کوہ مہابن سے آتے ہی وہان تک پہونچ گیا تب یوسف زیون نے
مجبوراً صلح کرکے قبول کری بعدش جب ۱۷۴۹ء کو احمد شاہ ابدالی درِ دُرّان پشاور مین آیا تو
سب ملکان یوسف زئی اوس کے سلام اور اعانت کی واسطے حاضر ہوئے سب سی پہلے عبد الصمد معروف
سمند خان ملک قوم محمد زئے ہشت نگر والہ آیا اور پہر فتح خان ولد نازو خان ہوتے کا اور خوانین طورو
اور بابوزی واسطے بجا آوری خدمات یورش ہند حاضر آئے سوائی اونکے بلند خان ابن طاہر خان
بیسرۂ تاج خان جو علاقہ کوہ کنہدگر پر مابین علاقہ چیچہہ و ہزارہ قابض تہا وہ بہے پانی پت کے لڑائے
مین خدمتگذار رہا اس بلند خان کا باپ طاہر خان جس سے فرع طاہر خیلے چلتا ہے احمد شاہ کے آنی
سے تہوڑا عرصہ پہلے علاقہ گنہدگر پر قابض ہو گیا احمد شاہ نے بلند خان کی خدمتگذاری سے خوش
ہوکر بموجب سند حررہ ۱۱۷۲ ہجری اوسکو بہت جاگیر عطا کرے یہہ طاہر خان اتمان زی مندر
شاخ علی زی سی تہا بلند خان چند عرصہ احمد شاہ کے حکم سے سرہند نواح انبالہ کا صوبہ دار بہے
رہا بلند خان کا بیٹا فتح خان جسکے اسم سے قوم اوسکی معروف بہ فتح خانی ہوئی دلاور آدمی

تہا فتح خانی مشہور راہزن تہی مارگلہ اور حضرو تک اونکے لوٹ مار کی مار رہتی تہے
تا ہنوز گہبد گر اور اوسکی نواح علاقہ ہزارہ مین تخمیناً ایکسو گہر طاہر خیلیون کا آباد ہے احمد شاہ
کے بعد تیمور شاہ کی حکومت مین علاقہ یوسف زئے کے لوگ اپنا مشخصہ معرفت نوشہرا اور
شا ہولی خان پسران فتح خان ہوتی والہ کی ادا کرتے رہے بعد تیمور کے شاہ زمان اور
محمود کی حکومت مین کوئی امر لایق تحریر سرزد نہین ہوا امیر دوست محمد خان وغیرہ
پسران سردار پائندہ خان بارک زئی کی تسلط کے بعد جب رنجیت سنگہ والے
پنجاب نی اضلاع مغربے دریاے سندہ کو مفتوح کیا تو اوسی عہد مین سید احمد نام ایک شخص
ہندوستانی جو بڑا مدبر تہا پشاور سے یوسف زئی مین گیا ملکان منڈاور خان زندہ اور
سیدان بنہیرنے اوسکو مدد دے سید احمد نے جسکو لوگ میان صاحب کہتے تہے جہاد
کا اشتہار دیا یہہ خبر سنکر سکہون نے پنجاب سے فوج روانہ کی دوسرے طرف بیشمار
غازے لوگ قوم یوسف زئی وغیرہ جمع ہوئے تہے بمقام سیدو بڑے سخت لڑائی ہوئے
مگر پہلے ہے حملہ مین سید احمد کے فوج نی شکست کہائی اور وہ خود بہاگ کر ۱۸۲۷ء مین سواتہہ
کو چلا گیا چند عرصہ کے بعد بنہیر مین آیا اور وہان سے اوسنی ارادہ کیا کہ اٹک کا قلعہ دغا
سے لیا جاوے مگر یہہ منصوبہ خادی خان ملک ہنڈ نے سکہون کو بتلا دیا سید
احمد نے اوس کو اس مخالفت کی سزا دینی چاہی میر بابو وغیرہ ملکان چارغوے
نے سید صاحب کو مدد دی خادی خان سے لڑای ہوئی مگر اوس کا نتیجہ اثر مند نہوا
بعد اسکے سید احمد نے معرفت اخوند عبد الغفور کے جو فی الحال اخوند صاحب سے اتہہ
کالے خادی خان کو طلب کیا جب وہ صلح کی امید پر آیا تو اوس نے قتل کر دیا اس واردات
کے بعد میانصاحب خدوخیل کے پہاڑ مین چلا گیا اور فتح خان پنجتار والے کے صلاح سے
اوسنی یوسف زئی کی حکومت کا اشتہار جاری کیا مگر یوسف زئی آزاد قوم کو یہہ امر پسند
نہوا علاوہ اسکے وہ دختران یوسف زئی کے اپنی ہمراہی ہندوستانیون کو دلانا چاہتا تہا

س سبب سی اکثر لوگ اوس سی بیزار ہو گئے اون مین سی ہوتی والی بہی تہی چار غولی کی اعانت
سے ہوتی مردان کو سید احمد نے جلادیا یہہ خبر سنکر پشاور کا حاکم یار محمد خان بارک زئے
ج لیکر یوسف زئی مین آیا سید کا دیرہ زیدہ مین تہا اور اوسکی فوج تعدادی چہہ سو ہندوستانی
مولوی اسمعیل کے زیر کمان چیدہ جوان تہی یار محمد خان کی جمعیت تین ہزار سپاہ اور چہہ توپ
تہے مولوی اسمعیل نی یہہ حکمت کرے کہ رات کو یار محمد خان کے معسکر کو گہیر لیا اور بنظر
لت اپنی ہمراہیون کے سب سپاہ کو متفرق پہیلا کر غنیم کو خوف دینے کے واسطی ایک طویل
سن مین تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر بطور توڑہ بندوق بتیون کو آگ لگا کر آگے کو بہیڑا
ات اندہیرے مین جب درانی فوج نے اسقدر توڑے چمکتی دیکہی تو گہبرا گئے اور غلط فہمی
سی سمجہا کہ ہر طرف سے غنیم کے فوج ہزارہا آگئی ہی اس سہل حکمت سے خوف زدہ ہو کر بہاگ نکلے
ور یار محمد خان زخمی ہو کر مر گیا اور اسطرح ہندوستانیون کو کامیابی ہوئی اور اونکے
معیت بہی زیادہ ہو گئی سید احمد اب علاقہ تنول مین جا رہا سلطان محمد خان برادر
ر محمد خان اور حبیب اللہ خان ولد محمد عظیم خان بارک زئی فوج لیکر انتقام لینے کے واسطے
روانہ ہوئی معیار کے متصل لڑائی ہوئی پہلی حملی مین حبیب اللہ خان نے ہندوستانیون کو
ہڑے کپور تک بہگا دیا مگر بازو راست کی جانب سی مولوی اسمعیل نی سلطان محمد خان کو
ہگا دیا حبیب اللہ خان جو بڑا دلاور آدمی تہا یہہ حال دیکہکر فوراً پہونچ گیا اور اوسنی
نا اسمعیل کو سلطان محمد خان کے تعاقب سی روک لیا اس قدر فرصت مین ہندوستانی
نکو حبیب اللہ خان بہگا آیا تہا واپس آگئے لاچار پشاور کے فوج کو ہٹنا پڑا سید احمد
بعد اس فتح کے ہشت نگر مین مقیم ہوا اور وہان سی اوسنی سلطان محمد خان کو خط بہیجا اور
ہا کہ آکر سلام کرو اور گناہ معاف کراؤ یہہ مضمون بہی اوس خط مین درج تہا
ر کہ این درگاہ ما درگاہ نا امیدی نیست صد بار اگر بشکستی باز آ ہر آنچہ کردے باز
ز آ باز آ) اوس خط کا جواب سید احمد کو کچہہ نہ ملا تب اوسنی کوچ کر کے مچنی پر بہی اپنا

قبضہ کر لیا سلطان محمد خان حاکم پشاور ڈر گیا اور اوسنی سید کو پشاور کے آنے کے واسطے لکہا مگر اوسکی
اشارہ سی پہلے ریاست کے حرص خود بخود اوسکو لے آتی تہے پشاور مین پہونچکر قلعہ پر اپنا قبضہ کر لیا
اور دوآبہ وہشت نگر سلطان محمد خان کو جاگیر مین دیکر باقی کل ملک اپنی ریاست کا تصور کیا یہہ امر
۱۸۳۰ء مین واقعہ ہوا سید احمد نی چند روز پشاور مین قیام کیا اور ملا مظہر علے کو گورکہٹنی واقع پشاور
مین اپنا نائب مقرر کرکے چہوڑ گیا اور خود مہابن پہاڑ مین چلا گیا اور عشر کوہاٹ سی تنول تک وصول
ہونی لگا آزاد لوگون نی جنکو ہندوستانیون کے سخت حکومت کی برداشت نہین تہی بغاوت کا مشورہ
کرکے ملا مظہر علے وغیرہ سب ملازمان سید احمد کو قتل کر دیا اس حیرت افروز خبر کی علاوہ جب سید
احمد کو یہہ بہی معلوم ہوا کہ فتح خان پنجتار والہ بہی ہمارا دوست نہین رہا تب وہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ
کو گیا اور اوس مقام پر سکہون کی فوج سی معہ ملا اسمعیل اور تیرہ سو ہندوستانیون کی ۱۸۳۱ء کو راہی
ملک بقا ہوا اوسکی ہمراہیون مین سی جو تین سو باقی رہگئی تہے وہ بہاگ کر بنہیر کو چلے گئی اور تختہ بند
سے زیر سرداری مولوی نصر الدین ستہانہ مین چلی آئی مگر وہانسی سید امیر اخوند کوٹہہ والے
اور فتح خان پنجتاری نی اونکو نکالدیا تہا الغرض سکہون کی عملداری مین اس قوم اور یوسف زئی
کے علاقہ مین کچہہ امنیت نہین تہی بعد ضبطی ملک پنجاب جب ضلع پشاور گورنمنٹ انگریزی کے
قبضہ اقتدار مین آیا تو علاقہ میدان یوسف زئی مین بہی جو محروسہ سرکار انگریزی ہے امنیت نے
استقلال پکڑا مگر انکے پہاڑی ملکون مین بدستور بی انتظامی ہی مقام ستہانہ جو کوہ مہابن مین واقع ہے
وہانکی سید اور متعصب وہابی ہندوستانیون کی اغوا سی اس قوم کے اون شاخون نی جو پہاڑ مین رہتے
ہین گورنمنٹ انگریزی سے مقابلہ کیا جسکا مختصر ذکر حصہ اول مین ہوچکا ہی پہلے مقابلے قوم حسن زئی
اور ستہانہ کی بربادی کی وقت بہت خفیف ہوئی تہی مگر ۱۸۶۳ء مین عبد اللہ وہابی کی انگیخت سے
اتفاق کرکے درہ انبیلہ کے سر پر سرکار انگریزی کی فوج سی سخت مقابلہ کیا گورنمنٹ کا اس فوج کشی سے
صرف یہہ ارادہ تہا کہ موضع ملکا جو وادی چملہ کے بیچ آمازئی شاخ مندر کا ملک ہی اور اوسمین وہابی اور غارتگر رعایا
سرکار کو لوٹنی والے پناہ گزین ہین جلا دیا جاوی مگر مولوی عبد اللہ وہابی ہندوستانی کی چالاکی سی ان پہاڑی قومون مین یہہ

مشہور ہوگیا کہ سرکار انگریزی کو ہماری ملک واقعہ کوہ پر قبضہ لینا مطلوب ہے اس سبب سے سوائے ان لوگ معہ اخوند صاحب سوات کے اور باجوڑ کے ترکلانی قوم زبردست آخوند فیض طلب خان باجوڑی اور دیر کے ملک زئی شاخ یوسف زئی جنکا سردار عزن خان دیر والہ تھا اور مدد اسکی اور آمازئی اور چند دن بعد بونیر سب قومین جمع ہوئین بعد اوانکی لشکر کے قریب بیس ہزار کے تھی چند لڑائیونکے بعد جنرل جنس صاحب کمشنر پشاور کے حسن تدبیر سے ہملکا اور انپایہ اور سندے اور لعلو جلادیا گیا اور متعصب ملا ہونکو اور جگہہ سے خارج کردیا گیا جو منتشر ہوکر دیر بونیر سوات کے ملک چترال گئے فرار مین ہوئے اور سکے سب لوگ اپنا مقصود حاصل کرکے واپس آئے الا باوجود اپنے نقصان کثیر کے وہ لوگ اسطرح کی واپسی کو نسبت کم ہمتی سے دیتے لین فی الواقعہ مناسب سمجھین تھا کہ غیر قوم کی ملک کے رستے بلا اطلاع قابضان ملک فوج کشی ہوتی اور جب ہوچکی تھی تو واپسی اسی طریق سے گورنمنٹ انگریزی کی طاقت اور شان کے شایان سمجھین تھے +

حال فرقہ وہابی

چونکہ اس قوم کی پہاڑی ملک مین ہندوستانی وہابی مذہب والی فتنہ انگیز اور رسایل صادق مذہب مقدس اسلام اہل سنت جماعت کی مخالف لوگونکو گمراہ کرتے ہین اسواسطے مختصر ذکر اس فرقہ کا کیا جاتا ہی عبدالوہاب اس طریقی کا موجد اور وہابیون کا پیشرو الحوطہ مین جو عرب کے علاقہ نجد مین ہے ایکسو برس سی کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہے لہ پیدا ہوا تھا اور قبیلہ تمیم مین سی تھا اوسنی علم بصرہ بغداد اور دمشق مین تحصیل کیا اور آخر کار نجد کو واپس گیا اور درعیہ مین جا بیٹھا وہانکے رئیس محمد ابن سعود سے ذریعہ شادی رشتہ بناکر اوسنی گرد نواح کی بدوی پر زور حاصل کیا مگر چونکہ فرزند اوسکا نابینا تھا یہہ زور آخر کار خاندان درعیہ کو حاصل ہوا اس خاندان مین عبدالعزیز اولاد سکا بیٹا سعود سب سی زیادہ نامی تھی عبدالعزیز اور سعود نے تمام علاقہ نجد کو زیر کیا بغداد کی پاشائی جو فوج اونکے مقابلہ پر بھیجی اوسکو دو مرتبہ شکست ہوی بنی کلب اور عتوبی قبیلونکو اونہون نے اپنی شرب مین ملالیا اور آپنی ساتھہ شریک کیا کربلا معلی کو جہان سید الشہدا حضرت امام حسین ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ شہیدان کربلا کی مزار ہین اس گروہ شقاوت شعار نے لوٹا اور شریف مکہ کو شکست دی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونون شہر ہاکہ پر اور کل علاقہ حجاز پر اونہون نے تصرف کرلیا قوم باسم جو وہابی ہوگئی تھے سمندر مین قزاقی کرتے تھے اس سبب سی ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ بمبئی نے نیلچ فارس مین فوج بھیجی اور بعد سخت مقابلہ کے اوس قوم کی حصن حصین شعاس پر جو کرمانکی کنارہ پر تھا

تصرف کیا آخرکار اہل سنت جماعت کے مسلمانون سی اونکو اور بھی زیادہ سخت ضرب پہونچی جب ۱۲۵۸ھ مین عباسی
خلیفونکی نسل مین سی خلیفہ آخر قتل ہوا تو خطاب امام فقہ کا ایک چھوٹی تفسیر سی سلیم اول کو جو ظفریاب ہوا تہا پہنچا
اور اوس وقت سی آیندہ اوسنی لقب امیر المومنین اختیار کیا شریف مکہ نی اس نئی منزلت کو تسلیم کرکے اپنی فرزند
کو خانہ کعبہ کے کنجیان ایک چاندی کی طشت مین رکہکر نذر کرنے کے واسطی بہیجا اسطرح ایک ترک بخلاف قاعدہ
مقررہ حضرت خاتم الانبیا کی جو یہ تہا کہ امام نسل قریش مین سی ہونا چاہی امام ہوا وہابی ظاہر امام کو نہین مانتے
تہی عبدالعزیز اور سعود معاملات دنیوی مین اور اپنی دین مین بہی پیش رو تہے اور اونکی دعوی دعاوی سلطان روم
سی منافق تہی پس جب محمد علی نے ممالک بیگون کی سرزنش کری تو اوسکو دارالسلطنت استنبول سی وہابیان ملحد
کو سزا دینی کی اور پاک شہرون کی بازگرفت کی تاکید ہوئی یہہ معرکہ ۱۲۱۱ھ سی ۱۲۱۸ھ تک سات برس تک
محمد علی خود ان معرکون مین مصروف رہا اور آخرکار انجام یہہ ہوا کہ ابراہیم پاشا نے درعیہ پر تصرف کیا اور
عبداللہ پسر سعود کو گرفتار کیا اوسکے باپ کے لڑنے کا یہہ قاعدہ تہا کہ فوج قواعد موختہ سی صرف پہاڑ مین لڑا کرتا
تہا عبداللہ نی اس قاعدہ کو ترک کردیا تہا اوسکو بعد گرفتاری سخت عذاب دیکر استنبول مین گردن مارا گیا
سید احمد جب درعیہ کو گیا تہا درعیہ کی تسخیر کو بہت برس نگذری ہونگی اور وہابی سی اگرا وسنی ہندوستان مین
اور خصوصا بنگالہ کے رذیل آدمیون مین وہابیون کے مسایل پہیلائی اور اوسکے ذریعہ سی اسملک مین بہی آئی
مگر تاہم بباعث کوشش علما اہل سنت جماعت اسملک کے لوگون مین خصوص یوسف زئی قوم مین وہابیت کا
اثر بہت بہی کم ہے تاہم ہندوستانی آوارہ وہابی بنکر کوہ مہابن و بنیر وغیرہ مین لوگون کی عقیدہ خراب کرنے
کے واسطی متفرق پہرتی ہین اصلی مسلمانونکو اونکی شر سی محفوظ رہنا چاہی تاکہ نجات کی امید قایم رہے اس وہابی
فرقہ مین جو خراب عقیدی اور مسایل مین اونمین سی چند اہونکی خرابی کی نسبت علما اسلامیہ نے فتوی دیا ہے
ذیل مین لکہی جاتی ہین - وہابی کہتی ہین کہ پیغمبری حضرت محمد مصطفے پر ختم نہین ہی بلکہ ہر زمانہ مین کوئی نہ کوئی
پیغمبر ہوگا اور حضرت محمد کی نسبت اونکا یہہ قول ہے کہ وہ بہی مثل اور آدمیونکے فانی تہا اور بعد وفات کی وہ بہی بو
ہوگئی ہین دوم پیغمبری ایک کسب بہی جو زہد کی سبب سی حاصل ہو سکتا ہے سوم کرامت ولی بعد وفات مطلق نہین
رہتی اور اولیا اللہ کی مزارونکی تعظیم اور تکریم کو وہ برا کہتی ہین چہارم مذاہب نہین ہے پنجم نماز بدون

فاتحہ جائز نہین ہے اگرچہ مقتدی ہو ششم قرآن شریف کی بعضی آیات کو شعر کہتی ہین ہفتم لوہلت کو قابل تعزیر نہین سمجھتی اور مباح جانتی ہین ہشتم خداوند تعالی کا جسم اور مکان بیان کرتے ہین علی ہذا القیاس اور بھی بہت امور مسایل صادق اسلامیہ سی مخالف ہین اور وہ کہتی ہین کہ امام مہدی دنیا پر زندہ موجود ہی مگر آدمیونسی پوشیدہ ہے انتظام ملکداری کی لحاظ مین اونکا قول عظیم اور معیوب یہہ ہی کہ جو لوگ اونکی زعم مین کافر ہین اونپر جہاد کرنا خواہ مخواہ لازم ہے ۱۸۶۳ء کی یورش کی بعد جو لوگ وہابی مولوی عبداللہ کی ماتحتی اس نواح مین تھے وہ منتشر اور پراگندہ ہوگئے ہین امید کہ آیندہ مسلمان لوگ اونکا اجتماع اور قوت کو دیکھکے کہ جس سی فتنہ دین و دنیا مین نہ پڑے ٭

تفریق اور شمار قوم یوسف زئی و جائی سکونت شاخ وار

واضح ہو کہ یوسف زئی قوم اوپرسی دو بڑے حصہ مین منقسم ہوتی تھی - ایک مندر - دوسرا یوسف زئی اگرچہ مندر کا باپ عمر اور یوسف دونون بھائی تھی مگر مندر کی نسل ہی مجمعًا یوسف زئی کہلاتی تھی گو حقیقت مین وہ ایک علیحدہ شاخ ہے یوسف زئی کی قوم ملک سواتہہ اور بنیر اور بنجکوڑہ جسمین دیر بھی ہے سکونت پذیر ہے اور مندر کا ملک دریای کابل اور دریای سندہ کی شمال میدان جسکو سمنہ یا علاقہ یوسف زئی کہتے ہین اور وادی چملہ ہی کل تعداد یوسف زئی قوم کے جو افغان مین نو لاکھہ نیزہ مشہور ہے وہ زیادہ معلوم ہوتے ہی اور اس نو لاکھہ مین شاید کل خوخی کی قوم داخل ہوگی تحقیقات حال سی جو بہت احتیاط سی ہوئی اس قوم کی دو لاکھہ چالیس ہزار آدمی خاص اپنی اصلی وطن کی ساکن شمار مین آئی ازان جملہ مندر ایک لاکھہ چالیس ہزار اور یوسف زئی ایک لاکھہ چھہ ہزار انمین سی کل تہتر ہزار دو سو بندوق یعنی اسلحہ بند جوان ہین مندر بیتس ہزار اور یوسف زئی تینتالیس ہزار دو سو مندر کی ہفت پتی ہین اُن سب مین سی عثمان زئی اور اتمان زئی بڑی پتی ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے عثمان زئی دو بڑی شاخون مین منقسم ہین کمال زئی جسکے دو شعبی ہین - مشران زئی طوروواے اور کشران زئی ہوتے والے سرکاری علاقہ یوسف زئی مین آباد ہے دوسری بڑی شاخ - امازی کی ہے جسکے دو فرع کلان دولت زئی اور اسمعیل زئی ہین اس امازئی کی ایک شاخ مہابن پہاڑ وادی چملہ کی مشرق اور اوسکی نواح مین رہتی تھی اوسمین دو ہزار بندوق

ہی چارغولی یا چارگلائی آمازیون کا بڑا گانو ہے دولت زئی کی شاخ اکثر سرکار انگریزی کی علاقہ یوسف زئے
مین آباد ہے کپور کی گہڑی اونکا بڑا گانو ہے تپہ اتمان زئی کی چار شاخین ہین - علی زئی جنکی نسل سی شعبہ طاہر
خیلی علاقہ گندگہڑ مین بہی آباد ہے کنا زئی - آکا زئی - ہرسہ اتمان زئی کہلاتے ہین اور انمین بارہ سو بندوق
ہی چوتہی شاخ سدازئی مین سی حسب مندرجہ شجرہ پانچ شگوفی نکلتے ہین جنمین سے آباخیل - عمرخیل - میراحمدخیل
بہزادخیل یہہ چار قومین سرکاری علاقہ مین آباد ہین - ہنڈ صوابی - مرغوز گہلائیت انکی بڑے گانو ہین پانچوین
خدوخیل اکثر سرکاری علاقہ سی باہر کوہ مہابن سی غرب اور اوسکی نواح مین سکونت پذیر ہین اور کچہہ سرکاری
علاقہ مین بموضع باجہ و بام خیل آباد ہین آٹہارہ سو یا دو ہزار بندوق ہوگی مشہور گانو انکا موضع چنگلی و پنجتار
ہی خان گجو مشہور سردار اس قوم کا جو شیر شاہ سور کے وقت مین تہا وہ بہزادخیل سدازئی شاخ مین سی ہے
باقی پانچ پتی رزڑ یا رخڑ کہلاتے ہین اور اکثر سرکاری علاقہ مین آباد ہین اونکی بڑی گانو یہہ ہین - سمیلا -
یا اسمعیلا - یا حسین - شوہ - نوی کلے - آدینہ - ڈاکی - ترلاندی - اور علاقہ چملہ مین کوگا - انبیلہ لعلو

یوسف زئی کی

پانچہہ ابتدای شاخون ہین اوریا کی نسل باوی خیل نابود ہوگئی ہے باقیماندہ چار مین سی عیسی زئی جنکے
تین شعبی حسن زئی - مداخل - اکا زئی - مشہور ہین یہہ جملہ کوہ مہابن سی شمال و گوشہ مشرق اور اگرور ضلع
ہزارہ دونون کنارہ دریای سند اوپر کوہستان مین آباد ہین دریای سند سے مغرب ہزار یا بارہ سو بندوق
ہوگی - موسی کی اولاد الیاس زئی گیارہ ہزار آدمی اور دو ہزار بندوق ہوگی الیاس زئی کی پانچ شاخون مین
سی سلار زئی - گدائی زئی پنج پائی - عایشہ زئی - کل چار شاخین علاقہ نبہیر مین سکونت پذیر ہین اونکی دیہات
مین سی موضع پاشا جہوڑ تورورسک باگڑہ مشہور ہین عایشہ زئی اصل مین مسمی ممی کی نسل مین ممی کی زوجہ
کا نام عایشہ تہا بہ باعث اسمیت والدہ موسوم بہ عایشہ زئی ہوئی پانچوین شاخ مخوزی کوہ دوسری پر رہتی ہے
جنکا بڑا گانو شکولی ہی ملی زئی کی چار کلان شاخین جنمین سی دولت زئی جغرزئی مسمات وتی کی اولاد سی اور
آبازئی اور عیسوڑی مسمات نوری کی شکم سی نوری زئی کہلاتے ہین جملہ ملی زئی سولہ ہزار آدمی چار ہزار
بندوق مگر علاقہ دیر کی ملی زئی جو اکوزی خواجوزئی کی شاخ مین وہ انسی علیحدہ ہین اکوزئی کی قوم

باقی جملہ شاخ ہا یوسف زئی سی زیادہ ہے کل اکوزئی چہانوین ۹۶ ہزار آدمی تبلایا جاتا ہے یہہ قوم دو والد
شکم سے ہی ایک مسماۃ گوہرہ جسکے چار بیٹی خواجوزئی ابازئی بازیدزئی شرک چار شاخونکی مورث ہوئے
دوسری مسماۃ راٹنی جسکی نسل سی رانی زئی ہین الا بباعث قلت باقی تین شاخونکی اب یہہ قوم اکوزئی
بڑی حصہ مین شمار ہوکر دو نامونسی مشہور ہے ایک خواجوزئی دوسرا بازیدزئی جسکو افغان اپنی روزمرہ
بائی زئی کہتی ہین اور باقی شاخین بہی انہین دو کی متعلق سمجہی جاتی ہین خواجوزئی کی پانچ شاخ ہین
اونمین سی چار شاخ ملک سواتہہ مین دریائی سواتہہ کی شمالی کنارہ اور درہ جات شمالی متعلقہ سواتہہ
آباد ہے ہر ایک شاخ کی بڑی گانو اس تفصیل سی ہین - آدین زئی پندرہ گانو شامون زئی چہہ گانو
بی خیل نو گانو مگر عایشی خیل اور شمی زئی علیحدہ گیاران گانو سبوجونا سترہ گانو علاوہ انکی ڈہو
اور باہنڈی بہت ہین اور پانچوین شاخ ملی زئی سی تین فرع نکلتی ہین سلطانخیل تین ہزار بند
پائندہ خیل تین ہزار نصرالدین خیل دو ہزار یہہ شاخ ملی زئی علاقہ دیر پنجکوڑہ مین رہتی ہے اور فی الحال
غزن خان دیر والہ کی حکومت مانتی ہین جسکا اختیار اپنی قوم پر بہت ہے -

گوجر

اصل مین جٹ ہین راجپوت اسملک مین اونکی بہی خیل ہین افغانون کی جانب سی وہ آبادی کرتے ہین
پچہتر ۷۵۰۰ ہزار روح ہوگا آوان تین ہزار کشمیری چہہ ۶۰۰۰ ہزار ہندکی دس ۱۰۰۰۰ ہزار جملہ اونیس ۱۹۰۰۰ ہزار ذی روح ہ
ہر طرح کی پیشہ ور اور دستکار لوگ داخل ہین اور یہہ سب ہمسایہ یعنی رعیت لوگ ہین آوان اور ہندکی قحط
مین اور کشمیری بیوپار کی لالچ سی اس نواح مین آکر آباد ہوئی - سید اور ملان کل چوبیس ۲۴۰۰۰ ہزار آدم
انکی دو تفریق ہین ایک آستانہ دار جسمین سید پیر اور صاحبزادہ ہوتی ہین جو کسی پورانہ بزرگ کے ذریعہ سی
دار کہلاتے ہین اونکو شیرنی اور شکرانہ ملتا ہی اور تعویذ اور دم کرتی ہین - دوم ملان یا اخوند اما
اور عالمان شرع اور طالب العلم اس تفریق مین داخل ہین اور کوئی گانو انسی خالی نہین ہے ساد
سی پیر بابا یعنی سید علی ترمیزی کی اولاد زیادہ ہے +

ہندو

بائیس ہزار روح ہوگا اور یہہ لوگ بیوپار کی طمع پر پنجاب سی وہان جاکر آباد ہوی اور بعضی اونمین سی متمول بہی ہین +

رواج اور دستورات یوسف زئی

یوسف زئی لوگ زمینداری کرتے ہین اس جگہہ کے سکونت سی پہلی بطور پیوند پہرتے تہے اور مویشی چرائی اور گلہ بانی کا پیشہ کرتے تہے اور اسی باعث سی بہ تکرار چراگاہ لوگون سی لڑا کرتی تہے اور یہہ ہی وجہ ہی کہ اونکی قدیمی عادت اسلحہ بندی اور جنگجوئی کی تہی گرچہ آپسمین بے اتفاقی اس قوم کا قدیمانہ شعار ہے مگر باہر کی غنیم کی حملہ کی وقت بہ فہمایش اپنی سفید ریشان متفق ہوجاتے تہے چنانچہ فی الحال بہی انکا ایسا ہی طریق ہے +

تقسیم ملکیت

اوپر لکہا گیا ہی کہ اس ملک کی ابتدای تقسیم باہم قوم یوسف زئی وغیرہ ہمراہیان شیخ ملی نے کری تہی یہہ تقسیم پہلی قوموں پر ہے اس سی نیچی تپہ کے تقسیم تپہ سی نیچی دفتر ہے اور دفتر سے نیچی برخہ ہی اور اوسکی بعد پتی ہے پتی والی تو برخہ خور ہوتے ہین جیسا کہ برخہ سی شپگمہ یا خلورمہ یا کسیقدر یعنی چہٹا یا چہارم وغیرہ حصہ برخہ سی پتی بنتی ہے اور وہ پتی ہر ایک خاندان مین بموجب رسد و تعداد حصہ خوران کم یا بیش منقسم ہوجاتی ہی حقیقت مین لفظ دفتر کا بمنزلہ حقیت کے ہے خواہ وہ حصہ حقیت کا کم ہو یا زیادہ یوسف زئی اور مندر کے ملک مین جس قدر ملکیت جدی ہو اوسکو شیخ ملی دفتر کہتی ہین اور باقی زر خرید وغیرہ بہی ہر ایک اپنے نیز سی دفتر کہلاتا ہی شیخ ملی دفتر یعنی ملکیت جدی کا پیمانہ ہر قوم اور دیہہ مین ایسی نمایان طرح چلتا ہے کہ کبہی اوسمین غلطی نہین پڑ سکتی اور حصص جدی کی روسی تعداد ملکیت ہر ایک حصہ دار کی ہر ونڈ مین برابر ہوتی ہے غرض کہ تعداد زمین کا حصر اوپر کمی بیشی تعداد حصہ خورون کی ہی جسکی اولاد بہت ہی اوسکی میراث بہت چہوٹے چہوٹے حصون مین منقسم ہوگی اور جسکی اولاد تہوڑی ہی اونکی پاس زیادہ زمین ہی ایسی صورت مین جبکہ بباعث زیادہ ہوجانے آدمیون کے اور بہت جگہہ تقسیم ہوجانی اونکی حصون کے ایک ایک شخص کا

حصہ بسبب قلت لایق گذارہ نرہا تو جرگہہ گانو نکا کچہہ ٹکڑہ چراگاہ شاملات کا اونکو موجب حصص جدی تقسیم کردیتے ہین +

طریق تقسیم

یہہ ہی کہ جرگہہ معہ خان یا معتبران دیہہ موقعہ پر جاکر زمین قابل تقسیم کو پڑے یعنی رسی کی ساتہہ جسکی لمبائی معین نہین ہے پیمائش سی سیٹ کمل بہ رسہ ہونا معی ناپتی ہین اور جز بہ جز تقسیم کی واسطے پیمایش ہوتی ہے اوسکو وَنڈ کہتے ہین اول زمین تقسیم طلب کو چار گوشہ برابر کرتے ہین اور پہر حسب حصص جدی اوسکو برابر تقسیم کرلیتے ہین اور جب سب پتی منقسم ہوجاوین تو زمین سیری ان سب دفترونکی سری پر برابر تعداد ہر ایک پتی سی کاٹ لیتے ہین اور پہر ہر ٹکڑہ اور پتی مین چہوٹے چہوٹے حصون مین جتنا جسکا ہوا بانٹ لیتے ہین جب اس طریق سی حصص کی تعداد مقررہ پیمود ہوچکی تو پہر اکثر ہسک یعنی قرعہ اندازی کی رو سی ہر ایک حصہ دار اپنا حصہ لیلیتا ہے طریق قرعہ اندازی مشہور ہی ہے صاحب صراحت نہین اکثر سرکاری علاقہ مین اور ہمیشہ غیر علاقہ مین جہان خیلون کی تقسیم مین فرق ناقصی اور کاملی قسم زمینات مین ہوا تو وہ لوگ دس یا بارہ برس یا کسی مدت مقررہ کی بعد ایک دوسری خیل آپسمین زمینات مقبوضہ کو بدلتے ہین اور پہر اوس مبادلہ والے رقبہ کو حسب رسد گہرون پر بموجب دستور مندرجہ بالا تقسیم جدید کرنا پڑتا ہی بلکہ اس مبادلہ مین گانون کی سکنی زمین بہی منتقل ہوجاتی ہی اور اس تقسیم کی پابند لوگ گانو مین صرف کہولی چہوڑکر مبادلہ جدید والے رقبہ مین جا آباد ہوتے ہین جب غور سی دیکہا جاوی تو یہہ دستور ناقص اور بیفایدہ ہی کیونکہ اس تقسیم اور مبادلہ کی انتظار مین کوئی شخص اس سی محنت اور ترقی اپنی زمینات مقبوضہ کی نہین کرسکتا اور اس وجہ سی اونکی آمدن اور استقلال زمیندارہ کو ضرب پہونچتی ہے سرکار انگریزی کی رعیت علاقہ یوسف زئی مین فی الحال مبادلہ ملکیت قوم واریکہانہ وار کا دستور بالکل نہین رہا اور تقسیم مبادی چند سالہ بہی سوائے موضع زروبی اور کسی جگہہ سرکاری علاقہ مین نہین ہوتی سب لوگ اپنی مقبوضہ دیہات پر از روی حصص

+ یہہ بیخ ملی - قوم مندر سی انان زی خیل اکازی تباجکے اولاد آب بہی موضع منی مین آباد ہے +

جدی قابض ہین اور کل دیہات کی صورت ملکیت پتی داری غیر مکمل ہے مالکان موضع زرّوتی جو باجوڑی کہلاتے ہین عجیب رسم تقسیم ملکیت کی رکھتی ہین کہ ہر دس سال کے بعد کل رقبہ دیہہ کو مشترکہ سمجھکر جملہ اہل ذکور کے جو بالغ یا قریب بلوغت پہونچی ہون سرون کے حساب پر بطور پگڑی ونڈ تقسیم کرتے ہین اور حصہ کو مُٹھی کہتے ہین جہان مزروعہ زمین گذارہ کی واسطے کافی ہے وہان چراگاہ کو کوئی شخص بلا رضامندی جملہ شرکا کاشت نہین کرسکتا جن لوگونکی پاس زمین اپنے حصہ کی تھوڑی اور گذارہ کی واسطے کافی نہین ہے تو وہ اپنا حصہ اور ونکو اجارہ یا ٹھیکہ پر دیکر خود نوکری کیواسطے چلی جاتے ہین باہندوستان کے سیر کے شوق پیدا ہوکر روہیلکھنڈ وغیرہ ممالک ہند کو جاتے ہین یا جہان اس قسم کی تنگ گذران آدمی بہت ہون تو وہ بشرط رضامندی جملہ مالکان منجر شاملات زمین مین علیحدہ باہنڈہ بنالیتی ہین جوگانو کا خان ہو وہ ہی باہنڈون کا بہی ملک ہوتا ہی ساکنان باہنڈہ اکثر کو جریا اور ہمسایہ بمعنی رعیت ہوتے ہین اور پختونون سے اجارہ یا حصہ وغیرہ پر زمین جہت کاشتکاری لی لیتی ہین بعضی ایسی باہنڈی بہی ہین کہ جہان میان یا سید یا اور کوئی ایسی مذہبی متبرک رہتی ہین کہ جنکو گانون والون نے زمین بخشدی ہی اس آخرالذکر قسم کی باہنڈونکا حال اچھا ہوتا ہے بہ نسبت اول الذکر باہنڈونکی - کیونکہ اونکو لحاظ اور مذہب کی کچھہ تکلیف نہین دیتی اور باہنڈونکی زیادہ آبادی سی ملک کی بہت ترقی ہوتی ہی چنانچہ سرکار عملداری مین زیادہ باہنڈونکی آباد ہونے سی بہت منجر مزروعہ ہوگیا ہے +

تقسیم مواضعات سکنی

سکنی زمین بہی حسب حصص جدی تقسیم کیجاتی ہے بجای لفظ برخہ سکنی زمین کی ایسی موقعہ کو چم یا کندی کہتی ہین بمعنی محلہ اور ایک گھر کو کندر کہتے ہین جسمین کوٹہ اور غوٹے یعنی کوٹھہ اور صحن دونون شامل ہین ہر ایک کندی کا ملک ہی اور ملک اس قوم کے خان کی ماتحت ہوتا ہے ہر ایک کندی کی علیحدہ مسجد اور علیحدہ حجرہ اور غیر علاقہ مین برج بہی ہوتا ہے تقسیم سکنی زمین کی بہی بموجب اوسی پیمانہ دفتر شجرہ ملی یعنی جدی ملکیت کی ہوتی ہی جتنا حصہ ہر ایک حصہ دار کا زرعی اور باہر کے رقبہ مین ہے اوسی مقدار موجب سکنی زمین مین وہ مالک ہے اور جب کسی حصہ دار کی ملکیت از روئی بیع وغیرہ منتقل ہو تو صحرائی

وسکنی دونون منتقل ہونگی۔ ہر شاخ مین سکنی دفتر بہی علیحدہ علیحدہ منقسم ہے +

مسجد

کا اختیار امام کو ہے اور اوسکے متعلق چند ملّا اور طالب العلم ہوتی ہین جنکا گذارہ وظیفہ خوری اور سیر زمین سی ہوتا ہے اور ساکنان کندی بہی اونکو بطور خیرات کچہہ دیتی ہین اور طلباء مسافر کی واسطی گانو سی وظیفہ یعنی روٹی مانگ کر لیجاتا ہے ملّا امام مسجد کا یہہ کام ہے کہ وہ بجماعت نماز پڑہاتی ہین اور نکاح پڑہتی ہین اور لوگونکو قران شریف پڑہاتی ہین فرزند نوزائیدہ کی کان مین اذان دیتی ہین اور لڑکونکو نماز سکہلاتی ہین اور جملہ فرایض مذہبی سی اطلاع دیتی ہین اور جنازہ پڑہتی ہین ایسی اوقات مین لوگ اونکو خیرات دیا کرتے ہین مگر افسوس کہ بعضی ملّان اور طالب العلمونکا چلن ایسا خراب ہی کہ طفل بازی اور اغلام کے شایق اور بد پرہیز ہین باوجود اسکے اپنی ظاہری صفائی جتلانی کے واسطی حجرہ اور عام لوگونمین بیٹہنی سی نفرت کرکے پرہیزگاری ظاہر کرتے ہین اونکو شاید بہول جاتا ہے کہ عالم الغیب دلونکا مالک ہے اور زیادہ مشہور فاسقونکو چوتیا خیل کہتی ہین +

حجرہ

ایک عام نشست کی جگہہ ہی حجرہ کا کوٹہہ معہ فراخ صحن اور طویلہ اکثر ملکیت ملک یا کل مالکان کندی کا ہوتا ہے مالک حجرہ پر لازم ہے کہ مہمان اور مسافرون کو کہانا اور آرام کی جگہہ دیوی چہارپائی رضائی اور گہاس مہمان اور اوسکی سواری کی واسطی ہمسایگان یعنی رعیت سکنای دیہہ اپنی اپنی نوبت سی دیا کرتی ہین کندی کی مرد لوگ حجرہ مین جمع ہوتے ہین اور وہان دم بدم حقّہ پیتی ہین اور زراعت اور مویشی وغیرہ امور کی باتین کرتے ہین اور مقدمات کی خبرین سنتی ہین اور جو مجرد اور نوخیز ناکتخدا جوان کندے کی ہون وہ ہمیشہ حجرہ مین سوتے ہین کیونکہ بموجب رواج ملک کی کوئی رشتہ دار یا دوست یا مہمان گہر مین نہین سوتا کسواسطی کہ اونکی گہرون مین علیحدہ علیحدہ پردہ کی جگہہ نہین ہوتی اور رواجاً بہی مجرد مرد آدمیونکا گہر مین سونا معیوب سمجہتی ہین حجرون مین کبہی کبہی چار بیتہ اور لنڈی بہی بولی جاتی ہین +

برج

ملک کی مکان پر واسطی حفاظت ونگرانی کی ہوتا ہے اور جس گانو مین خان رہتا ہے وہان سوای کندی

کی برج کی خان کی کندی کی گرد بطور گانون پناہ چار دیواری ہوتی ہی جسکو گہڑی کہتی ہین ملک ورخان کا
عہدہ اکثر موروثی ہے اور ایک ہی خاندان مین چلا آتا ہی مگر بعضی وقت بباعث کم عقلی اور کمزوری کی
منتقل ہوجاتا ہے کوئی امر مانع نہین ہے کہ ہوشیار آدمی اپنی محنت اور سعی سی ملک نہ بن سکے خان اور
ملکانکا اختیار بہت تہوڑا ہوتا ہے برخلاف مرضی عوام کی کچہہ نہین کرسکتے ہین اور عوام لوگون کی مرضی

جرگہہ

کی معرفت معلوم ہوتی ہی جرگہہ سفید ریشان اور ملکان قوم کا ایک مجمع ہوتا ہے تعداد اہل جرگہہ کی عموماً چار کس
سی زیادہ کسی قدر تک ہوتی ہے اگرچہ جرگہہ کا رواج قدیمہ ہے لیکن اصل مین ہر معاملہ زور کی اوپر منحصر ہے یعنی
جو فریق زور آور ہے تو جرگہہ سی رای نہین پوچہتا اور اپنی زور کے مقدور تک دل کی خواہش کرتا ہے اگر ایک
قوم کی دو شخص مین باہم تنازعہ ہو تو بعضی وقت فریقین کے دوست جانبین کو راضی کردیتی ہین مگر اکثر معرفت
ملکان وسفید ریشان حسب رواج پختون ولی فیصلہ ہوتا ہے مثلاً اگر زید عمر کا بیل مار ڈالی تو جرگہہ یہہ
فیصلہ کرتا ہے کہ عمر اپنی بیل کے بدلی مین زید کا ایک بیل مار ڈالی اور وہ مار ڈالتا ہے اور اس سی سب لوگ
راضی ہین یا زید عمر کا چریکار مار ڈالی تو زید عمر کو دوسرا چریکار دیویگا اگر زید عمر کو مار ڈالی اور جرگہہ
زید کو عمر کی وارثان کی سپرد کرے تو اکثر صلح ہوجاتی ہے اگر سپرد نکرین تو جب تک عمر کی وارث بدلہ نلیوین
تو دشمنی جاری رہتی ہی جب دو قوم مین اسطرح کی دشمنی ہوجاتی ہی تو اوسکا رفع کرنا اور فیصلہ بہت مشکل ہوتا ہے
پشت ہا تک عداوت رہتی ہی اور اکثر کم تصفیہ ہوتا ہی یہہ ہی سبب ہے کہ یوسف زئی قوم مین خانگی دشمنی قدیم
سی بہت چلی آتی ہے ہر قوم اور گانو مین آپسکی دشمنی تہی اور سوای بہیس بدلانی کی بخوف دشمنان باہر نہین
پہر سکتی تہی سرکاری عملداری سی پہلے علاقہ یوسف زئی مین بدون اسلحہ بندی زراعت کا کام نہین کرسکتی
تہی اور فصل کی حفاظت بہی ایک جمعیت اسلحہ بند آدمیونسی ہوتی تہی اور محافظ مویشی کی واسطی بہی چراگاہ
مین جاتی تہی اب سرکاری علاقہ مین ان احتیاطونکی کچہہ ضرورت نہین رہی گورنمنٹ انگریزی کا حسن
انتظام لوگون کی حفاظت اور امن کے واسطی ایک آہنی سپر بن گیا ہے اور اوس سپر کی حمایت کی نیچے
جہان چاہین لوگ پہرتے ہین اور طفل مویشی چراتے ہین جہان پہلی بدرقہ یعنی گارد حفاظت کی واسطی

تعین ہوا کرتی تہی اور پہلے گروہ محافظین کی بندوق اور شمشیر کی جگہہ اب لڑکون کے پاس مویشی ہانکنی کی لئی چہوٹے چہوٹی چوبدستی ہوتی ہین اور ہر کوئی اپنی گہر کا فاعل مختار ہے +

حق مالکان رعایا پر

جو ہمسایہ لوگ ہین وہ سوای دینی تیسرے یا چہارم حصہ پیداوار زمینات زیر کاشت خود اور بہی مالکان کو محصول دیتی ہین اور ایام غارتگری مین چوتہا حصہ مال غارت سی خان لیتا تہا افغان اور ملان او سید چہوڑکر باقیماندہ ہمسایون سی خان بکری یعنی شادی کا محصول اور دولوگی تاوان یعنی جہان آگ کا دود نکلے جسکی مرادفی گہر بطور حق لوہا سالانہ محصول لینی کی ایک رقم ہے اور ناغہ بہی مجرم اور غافل ہمسایہ سی لیتی ہین اور ہنود پر جو محصول ہی اوسکو جزیہ کہتی ہین گرچہ محصولونکی ایک تعداد معین ہے مگر حقیقت مین لینی والے کی زور اور دینی والے کی مقدور پر منحصر ہی کچہہ منصفانہ طریق نہین ہے - سرکاری علاقہ مین میجر لمسڈن صاحب نی ہر قسم کے حبوب کو بند کردیا تہا - الا بعض واجب رقوم کی بندش سی مالکان کی حق تلفی ہے اکثر رعیت مالکان کو تا ہنوز واجب حق آدا کرتے ہین - تپہ بائی زئی مین حق بوہا یعنی خانہ شماری کا کہیوٹ مالگذاری مین شامل ہوجانا درست عمل نہین ہوا خانہ شماری کی آمدن حق مالکان ہے اور سرکاری مالگذاری منحصر اوپر لگان اراضی زرعی کی ہے +

طرز وضع پیشہ و عادات

یوسف زئی لوگ اکثر متوسط اندام گندم رنگ پورہ قد دلاور ہوتے ہین عموماً زمینداری کا کام کرتے ہین یا مویشی چراتی ہین اسواسطی خواندہ نہین ہین خاندانی آدمی بہی علم کا شوق نہین رکہتے اگرچہ بہ نسبت اور لوگونکی ملا پڑہی ہوی ہوتے ہین اور ہر بڑی گانونمین علما جامع فاضل موجود ہین مگر عموماً زیادہ علم والے کم ہین یوسف زئی لوگ اپنی قوم کو بہت برتر سمجہتے ہین اور خود ثنائی کو عیب نہین جانتی مغرور اور طامع حریص زود رنج کینہ ور معاوضہ لینی والی عفو نہین کرتے اور تا دست رسی دل مین بدلہ لینی کا ارادہ رکہتی ہین اور دل کی طرف ایسی سادہ ہین کہ بہت سی واہیات قصی سچ مان لیتی ہین اور شگون اور مہورت کا لحاظ کرتے ہین ملان اور بزرگون کو بہت مانتی ہین جو وہ زبانسی نکالین اوسکو قبول کرتے ہین خانقاہ

رزیارتون کی بہت معتقد ہین اور مرد اور عورت وہان جاکر منت اور شکرانہ دیکر دعا مانگتے ہین اور
بعقیدہ اونکا دلی معلوم ہوتا ہے نہ ظاہری کیونکہ وہ علما اور خانقاہ کو بہت خیرات دیتی ہین لیکن اونکی
سعت مین آزادی یہان تک ہی کہ اگر وہ ایسا امر کرنا چاہین جو خلاف احکام مذہب کے ہی تو وہ فورًا
بیبی مین نفس کے پیرو بھی بہت ہین *

مذہب

اصل مین یہہ سب سُنّی مسلمان ہین اور اپنی آپکو چاریاری کہتے ہین* فرایض شرعی کو وہ خوب جانتی ہین
نماز - روزہ - حج - اور زکات فرض سمجھتی ہین دایما تارک الصلواۃ آدمی کم ہین مگر اسی طرح بلاقضا
کرنے ایک کی بھی ہمیشہ پنج گانہ نماز پڑہنی والی بہت نہین ہین مگر تارک الصلواۃ کو معیوب سمجھتی ہین یہہ
لوگ خیرات بہت دیتی ہین بقدر مقدور اپنے کے امام مسجد و دیگر ملان اور بیوہ اور یتیم اور نابینا اور
لولہا یا اپاہج کو اور ضعیف اور مفلسونکو خیرات دو طرح کی دیتی ہین ایک زکات مین سی جسکا ادا کرنا
فرض ہے دوسری خیرات جو اختیاری امر ہے خیرات مین کبھی کبھی نقد روپیہ بھی دیتی ہین مگر اکثر غلہ دیا جاتا ہے
اور یوسف زئی مین کوئی عشر پیداوار کا نہین دیتا روزہ ماہ رمضان بہت اچھی طرح رکھا جاتا ہے
روزہ خور کوئی کم بخت شاذ نادر ہوگا مسافر اور نابالغونکو خود اجازت ہے حج کا مبادلہ امین زیادہ تر
اسطرح ادا کیا جاتا ہے کہ جو شخص خود حج کی واسطے مکہ معظمہ کو نہ جاوی تو بعضی اپنی طرف سی اجیر بھیجدیتی ہین
اور جسکی یہہ بھی نہو سکے تو وہ گردنواح کی خانقاہون پر جاتے ہین خصوص جمعہ کے روز اکثر زیارتون پر
جاتے ہین پیر بابا کی خانقاہ نبھیر مین اور کاکا صاحب کی خٹک مین بہت مانتی ہین *

خودثنائی

اور مغروری یوسف زیون مین بہت ہی ہمیشہ اپنے بزرگان اور اپنی جوانمردی کی صفت کرتے ہین اور سب

---

* الحال الحال ملا سید میر ساکن کوٹہ کی معتقدون کو باقی لوگ دابی کہتی ہین اور حقیقتا سوتہ کی معتقد جو اہل سنت جماعت ہین اونسی سخت دشمنی رکہتی ہین ملا سید میر سے پہلے
کے قوم اخان زئی اور بضیر اصد خان کو بھی اسمعیل زئی کا خاندان ہی بتاتی تھی اخون صاحب سوات کے معتقد ہین *

سی آخر مین یہہ کہتی مین کہ کیا ہم بختون نہین ہین اور چونکہ یہہ قوم اوس ملک اور اون لوگونمین رہتی ہین
لہ جنکو اونکی بزرگون نے کسی زمانہ مین فتح کیا تہا اسواسطی وہ اورونکو حقیر نظر سی دیکہتی ہین بلکہ تکبیر کی سبب
سی اپنی قوم مین بہی دوسری کو اپنے برابر نہین سمجہتی ہین اور ہر کوئی اپنی آپ کو برتر سمجہتا ہے شک
اور حسد بہی بہت ہے ایک کا فایدہ دوسری کا خار چشم ہوتا ہی گرچہ قوم کے معتبر آدمیونسی اچہی طرح
گذارہ کرتے ہین مگر غریب اور زیردستون پر جہان تک دست رس ہو ظلم کرتے ہین احمد شاہ ابدالی
جب پشاور مین آیا تہا تو اوسنی بنظر انتظام ملک داری اور واسطی خوش کرنی لوگونکی قوم یوسف زئی
اور خلیل - مہمند - خٹک وغیرہ کو بردرانی کا خطاب زبانی دیا تہا اوس خطاب سی یہہ اپنا فخر سمجہتی
ہین - یوسف زئی کی ہمسوانہ ملک کے لوگ کہتی ہین کہ یوسف زئی لوگ بی رحم اور بی مروت ہین اگر کوئی
اونکی ساتہہ نیکی کرے تو اوسکا معاوضہ لازم اور ضروری نہین سمجہتی +

مہمان داری

جسکو بزبان خود پښتہ کہتی ہین بہت کیجاتی ہی مہمانونکو حجرہ مین کہانا اور چارپائی ملتی ہی ایک دفعہ
مؤلف خود موضع مرغور علاقہ یوسف زئی مین مہمان ہوا قدرمند مہمان کی واسطی مرغ کا شوربا جو اوپر سے
سیاہ اور نیچی سی سفید ہوتا ہی اور حلوا اور چمیری روٹی اکثر مروج ہی اور مہمان کی بہت عزت کیجاتی ہے
صاحب خانہ اکثر خود اپنی ہاتہہ سی یا اوسکا کوئی فرزند یا بہائی مہمانکی نوازش کیواسطی کہانا لاتا ہی اور ہاتہہ
دہولاتا ہے کہانا ہمیشہ گہر مین مستورات کی زیر نظر پکتا ہے جو مسافر اجنبی مفلس ہون وہ مسجد کو جاتی ہین اور
گہر گہر کا مانگا ہوا ٹکڑہ کہاتے ہین اگرچہ اسطرح مہانداری کرتے ہین مگر جس مہمان کا لوٹنا فایدہ ہو اور
آیندہ اوسی کچہہ دوستی یا تعلق کی امید نہو تو جب مہمان رخصت ہو کر اپنی حد سی نکل جاوی تو اوسکو
لوٹ لیتی ہین خصوصًا امازئی اسواسطی اگر کسی مسافر کی پاس کچہہ ہو تو بدرقہ ہمراہ لیجانا ضرور ہوتا ہے
اور بدرقہ اجرت پر مل سکتا ہے یہہ بدرقہ اوس علاقہ کی خان یا سردار کا لینا چاہئی ورنہ کسی اور کا کام نہین
آتا اور ہر ایک خان کا اپنی قوم کی حد تک کا اختیار ہے اوسکے بعد دوسری خان کا بدرقہ لینا چاہئے
مگر بالفعل بدرقہ کا رواج نہین ہے +

مبادلہ چوری

اگر ایک شاخ یا قوم کا آدمی دوسری قوم کی مویشی وغیرہ چوری کری تو مالکان مال کو اختیار ہی کہ قوم سانغا کا مال مویشی وغیرہ مبادلہ مین لے لیوین جو چیز پہلی چورائی گئی اوسکو دارہ یا دارہ دوپہ کہتی ہین اور جو دوسرے قوم بطور مبادلہ مال مسروقہ لی لیوی تو اوسکو بوتہ برمتہ کہتی ہین اگر ایک قوم کی آدمی کو دوسرے قوم کی کسی آدمی کا قرضہ دینا ہوا اور وہ آدا نکری تو قرض خواہ کو اسیطرح کا بوتہ برمتہ کرنیکا اختیار ہوتا ہے

ننگ پختانہ

یعنی ننگ افغانی انمین بہت ہی اور نجب کا رواج ہی ننگ پختانہ کا لحاظ زیادہ ان باتون پر ہوتا ہے ننہ واتیہ اور بدل اور میلمستیہ ننواتیہ وہ ہی کہ جو شخص بطور خواستگاری گہر مین پناہ لینی آوی تو اسکو پناہ دینا چاہئی اگرچہ وہ دشمن ہی ہو اسطرح کی پناہ صرف گہر کی حد تک ہوتی ہے اگر اوس حد سی باہر نکل جاوی تو پہر اوسکا کچھہ ننگ گہر والی پر نہین رہتا ہے اور پہر خود پناہ دہندہ وغیرہ کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہی اوس سی پیش آوی اس گہر آنے کا ننگ اونمین یہان تک ہی کہ وہ کہتی ہین کہ خوک جو سب سی نجس چیز ہی اگر وہ بہی گہر آجاوی تو اوسکو بہی پناہ دینی ضرور ہی بدل سی مراد معاوضہ ہی جو ہر ایک نقصان کا بدلہ نقصان بہونچانے والی سی لیا جاوی اور اسطرح بدل کا لینا بہی وہ ضروری سمجہتی ہین جب بعوض جان انسان کی جان لی جاوے تو وہ قصاص ہے میلمستیہ مہمان اور مسافرون کو کہانا دیتا ہی اگر گوئی بخون ان ننگ پختانہ کی باتونپر عمل نکری تو سب لوگ اوسکو نالایق سمجہتی ہین خصوصًا بدلہ لینی کا یہانتک ستوہی کہ پشت ہا پشت اوسکا اثر رہتا ہے اور جب بدلہ نہ لیا گیا ہو تو اولاد کو سمجہایا جاتا ہی واسطے بدلہ لینے کی *

طریق ملاقات

جب آپسمین ملتے ہین تو جیسا کہ سب مسلمانون کا دستور ہی کہتی ہین اسلام علیکم اور جواب ہی وعلیکم السلام اگر یہہ جواب نہ دیا جاوی تو سوای ترک حکم شرعی وہ لوگ بہی برا مانتی ہین اور دوست یا واقف جو مدت

سی بعد ملتی ہین تو وہ ایک دوسری کو گلی لگاکر اور اکثر تین دفعہ سر ایک دوسری کے دہنی بائین پہیرتے ہین اور کہتی ہین کہ جوڑی خہ جوڑی تکرڑی خوشحالی تازہ خہ نکراہی روغیبی - گرچہ دوسری طرف کے جواب کا انتظار نہین کرتے مگر وہ دوسرا بہی اسیطرح کے الفاظ سی اداد مہند مچائی رکہتا ہی بعد اسکے چاریا پر بیٹہکر ایک دوسرے کی گہر اور بہائی اور دوستونکی خیر عافیت پوچہی جاتی ہی اور حقہ طلب ہوتا ہے جب راستہ پر کوئی راہ گذر ملجاتا ہے یا قلبہ رانی وغیرہ کام مین آدمی مشغول دیکہتی ہین تو اوسکو کہا جاتا ہی کہ تشتری مشے یعنی ماندہ نہوے یا کہتی ہین کہ خہ چار اور وہ جواب دیتا ہے کہ لوی یا خوار یعنی بڑا ہو یا نہ خوار ہو جب کوئی انکے گانو مین جاتا ہے تو وہ کہتی ہین کہ ہرکلہ راشہ اوسکا جواب بہی کہ نیکی درشہ یا ہرکلہ اوسی اور شکرگذاری کے وقت کہتی ہین کہ خدای دونجہ - خدای والوی کا یا خدای داؤ ساتہ اور جب کوئی روانہ یا رخصت ہوتا تو اوسکو کہا جاتا ہے کہ خدای پہ امان اور اوسکے جواب مین کہتی ہین کہ خدای درسرہ نیکی اوکا غرض کہ سب اسطرح کے الفاظ دعایہ ہوتے ہین +

ننگ عورت

انمین بہت ہی پردہ داری کی رسم بختونون مین عام ہی خاندانی اور مقدور والے مستورات تو بدون برقع کے گہر سی باہر نہین نکلتی اور عام لوگون کی عورات اگرچہ پانی بہرنے وغیرہ ضروریات کی واسطی باہر پہرتی ہین مگر اجنبی آدمی سی اپنا چہرہ بچارکہتی ہین اور اکثر پانی شام یا صبح اندہیری مین بہرا جاتا ہی اپنی عورات پر نگرانی اور شبہ بہت رکہتے ہین اگر وہ کسی غیر آدمی کی ساتہہ باتین کرین تو اونکو مارتی ہین اور بدکاری کی سبب سی جانسی مارڈالتی ہین عورت کی دشنام یا امور مونث مان بہن کی دشنام انکو نہایت سخت ناگوار ہی اور اسکا بدلہ دشنام دینی والی کو مارڈالنا ہی مگر بہگا لیجانا عورات کا اور مٹیزا بہی انمین بہت ہوتا ہی درپردہ آشنائی اور عشقبازی شوق سی کرتی ہین +

سکونت کا حال

اس قوم کی اکثر لوگ مٹی کی گہرون مین غیر یا نہ گذران رکہتی ہین اونکی کوٹہہا سکونتی چہوٹی ہوتی ہین اور مویشی کی غلاظت سی میلا اور تعفن دار ہر کوٹہہ مین ایک کمرہ سی زیادہ نہین ہوتا بعضی لوگ جو پہاڑونمین

باہنڈی اور ڈہوک رکہتی ہین وہ چہپر اور جہوگی مین اپنا گذارہ کرتے ہین +

خوراک

اس قوم کی کچہہ بہت تحفہ چیز نہین ہی اپنی زمینات اور مویشی کی پیداوار کام آتی ہے سو آتہہ کی لوگ مکی اور چاول زیادہ کہاتی ہین علاقہ یوسف زئی مین گندم اور جو کی خمیری روٹی اور باجرہ بہت کہایا جاتا ہی شکر۔ قند سیاہ۔ اور شہد اور روغن زرد بہت کہاتے ہین تمباکو کا یوسف زئی مین بہت خرچ ہی اکثر آدمیونکی نیلی رنگ کی رومال تمباکو سی خالی نہین ہونگی یہہ نابکار جنس حقہ پینی کی واسطی اور نسوار چڑہانی اور منہ مین رکہنی کی لئی بہت مستعمل ہے افیون بہی کچہہ کہاتے ہین اور بہنگ اور چرس بہی بعضی سفلہ اور بدچلن آدمی پیتی ہین بڑی خاندانون کی بیچ ضیافت کی وقت عمدہ کہانا پکانیکی کوشش کرتی ہین +

پوشاک

سر پر اکثر سفید عمامہ گول وضع کی ڈہیلی دستار اور حلقہ فراخ اور طویل تا بہ ساق اور پرتوک یعنی پائجامہ فراخ انکی پوشاک پوری ہوتی ہے جب ایک لونگی نیلی رنگ اور رومال سیاہ اونکی کاہندی پر ہو یہہ جملہ پارچات دیسی پارچہ موٹی سی بنائی جاتی ہین اور میل چہپانی کی واسطی نیل سی اکثر سیاہ یا نیلہ رنگ دیا جاتا ہی ملکان اور خانان کی بہی اسی وضع کی پوشش ہے مگر اونکی اچہی کپڑی سی بنتی ہے اور لٹہہ خاصہ بہی پہنا جاتا ہی عورات کی سر پر اوہڈنی۔ یا چادر یا چہیل یا سلاری اکثر چارخانہ خط والی ہوتی ہے۔ اور عموماً ایک ہی پارچہ اور ایک ہی نمونہ کی ہوتی ہین لانبا اور فراخ آستین والہ کورتا نیلہ سیاہ رنگ دیا ہوا ہوتا ہی اور شلوار زنانہ ذرہ گہیرہ دار اور اکثر سوسی موٹی قسم کی ہوتی ہے یہہ لوگ بدن کی صفائی کا کچہہ بہت لحاظ نہین رکہتی بدون آبدست اور وضو اور تعمیل واجبات مذہبی کی سوای اور غسل کم کرتے ہین مرد سر پر بال نہین رکہتے اور نوخیز جوان مدت تک اپنی ریش کترانی کی سبب سے بڑہنی نہین دیتی عورات کی سر پر لمبی بال اور اکثر دو زلفین گوندکر دہنی اور بائین طرف سی گریبان کی اندر سینہ پر ڈالدیتی ہین +

شوق اور عادات طبعی

اس قوم کی اہل دول مین باز اور عوام مین سگ اور بندوق کی شکار کا بہت شوق ہی راہزنی اور چوری

مویشی اور نقب زنی بہی کرتے ہین اور بعضون نے اپنا گذارہ اسی حرام خوری پر سمجہہ رکہا ہے بی ریش لڑکون پر عاشق ہونا اور اونکی ساتہہ دوستی اور یارانہ رکہنا اغلام کی حد تک پہونچا تا ہے حسن پرستی بڑی شوق سی کرتی ہین اور بعضی لوگ عملداری ہا متصلہ مین نوکری کی شوقین بہی ہین سرکار انگریزی کی پیدل رجمنٹون مین یوسف زئی کی لوگ بہت نظر آتی ہین بعضی اچہی سپاہی ہوتی ہین دستکاری کا پیشہ مطلق نہین کرتی گرچہ تجارت کو ذلیل نہین سمجہتی مگر اکثر ایسی ہین جو اس کام سی واقف بہی نہین رکہتی یوسف زئی قوم خوش باش ہے سرود اور شعر اور غزل بہت پسند کرتے ہین اونکی باجہ نواز ایک خاص قوم ہے میراسی یا ڈوم اونکا باجہ نغارہ سورنا طبل سارنگی رباب ہے مگر رباب پختون لوگ بہی بجاتے ہین اور رباب کے ساتہہ گاتی بہی ہین رباب نوازی سی کوئی پختون عار نہین کرتا یوسف زئی لوگ قلبہ رانی اور حجرون اور سفر مین بہی غزل اور لنڈائی بزبان پشتو ایک اونچی آواز و سوز کے ساتہہ گاتی ہین میراسی نقلین بہی کرتی ہین اور خود گیت بناتی ہین اونکی گیت مین اکثر بہادرون کی لڑائیون کا ذکر اور صفت ہوتی ہی مگر عاشقانہ گیت اور مزاخانہ چار بیتہ بہی بہت ہوتی ہین بعضی گیتون مین بی حیا اور خراب ذکر بہی ہوتا ہے +

عورتون کا

ناچنا گانا علیحدہ ہوتا ہے مردمان کی ساتہہ شامل نہین ہوتی مگر خاص تیوہار عیدین وغیرہ کی سوای عورات کا ایسا مجمع خوشی والہ نہین ہوتا اکثر اوقات گہر کی معمولی کامون مین مشغول رہتی ہین اور ایک گہر سی دوسری گہر مین پہرتی ہین اور باتین کرتی ہین اور آپسمین لڑتی ہین اور قریب کل کی خواندہ نہین ہوتی شاید ایک یا دو ہون گے جب باہر پہرتی ہین تو چپ رہتی ہین اور غیر محرم سی مونہہ چہپاتی ہین یوسف زئی کی عورات کا دل بہت دلاور ہوتا ہے وہ اپنی شوہرونکو لڑائی اور خونریزی کی ترغیب اور دلیری دیتی ہین عورات کی روزمرہ کی خانگی اور معمولی کام یہہ ہین پانی لانا دودہ رڑکنا اور کہانا پکانا چکی پر خوراک کیواسطی دانہ پیسنی اور سوت کاٹنا بڑے لوگون کی مستورات ہین وہ بہی اپنی خوشی کے ساتہہ گہر کا کام کرتی ہین لیکن وہ زیادہ اپنی آرایش اور زیورات اور پارچات اور سر کی زلفین گوندنے مین مشغول رہتی ہین ہاتہہ پانون پر نگریزا یعنی حنا اور آنکہون مین سرمہ لگانی کی شوق ہی خانقاہون

اور اپنی رشتہ دارون کی قبرون پر عورات بہت جاتی ہین خصوص جمعہ کے روز گورستان مین بہت پیر و جوان عورات پہرتی نظر آتی ہین کوئی خاموش پہرتی ہین اور قبرون پر پہول اور پتہر اور ٹہیکری رکہتی ہین اور بعضی بیٹہہ کر روتی ہین اور بین کرتی ہین اور سوز کے ساتہہ مردہ کو پکارتی ہین متوفیونکا افسوس اور غم کرنا خاص عورتون کا کام معلوم ہوتا ہی رواج غمی جب کوی مرجاوی تو سب عورات اوس گندی کی اور دیگر ہمسایہ متوفی کے گہر جمع ہوتی ہین اور وہان وَیر یعنی بین کرتی ہین اور روتے پیٹتی ہین اور پیٹنی کی وقت زمین پر پاؤن مارکر پہرتی ہین اور دونون ہاتہہ ہر دو رخسارہ و سینہ پر مارتی ہین حتی کہ بعضی جگری غم والونکی مونہہ اور سینہ اس زد و ضرب مین سوج جاتا ہے اور نیلہ ہوجاتا ہی اس پیٹنی والونکی آگے ایک تجربہ کار عورت بطور سرگروہ لاہنی کا آواز دیتی ہے اور اوسکی آواز کی بعد سب گروہ عورات جو اوس سی پیچہی ہوتا ہے یہہ آواز نکالتا ہی ہائی ہائی ہو آئی اور پیٹتی ہین

ذکر خانقاہ اور میلونکا

اس ملک کی لوگ جن زیارتون کی زیادہ معتقد ہین اور وہان جاتی ہین اون مین سی یہہ تین خانقاہ زیادہ مشہور ہین پیر بابا کی خانقاہ ملک بنہیر مین جہنڈا کی زیارت پشاور مین کاکا صاحب کی خانقاہ خٹک کی علاقی مین دو آخر الذکر پر تین چار روز تک سال مین ایکدفعہ میلہ لگتا ہی اور بہت لوگ جمع ہوتی ہین رمضان سے پہلی پشاور مین جہنڈا کا میلہ اور بعد رمضان کاکا صاحب کی زیارت پر ہندو اور سوداگر بیوپاری بہی بہت جمع ہوتی ہین اور میدان پر بیٹہکر ہر قسم کی چیز فروخت کرتے ہین کشتی مداریہ نیزہ بازی وغیرہ اکثر قسم کی کہیل کہیلتی ہین قمار باز اور طوائف بہی ہوتے ہین اور اس میلہ مین دشمن تک بہی ملجاتی ہین اور اپنا تنازعہ شمشیر سی فیصلہ کرلیتی ہین سرکار انگریزی کی عملداری سی پہلے ہمیشہ ان میلون پر کشت و خون ہوتی تہی فی الحال انتظام کی سبب سی اتنا فساد نہین ہے مگر تاہم چند واردات ہوجاتی ہین پیر بابا کی خانقاہ پر بباعث ویرانہ جگہہ پر واقع ہونیکے کوئی عام میلہ معین نہین ہوتا مگر اکثر لوگ اونکی متبرک مزار پر جاتی ہین اور بمقام جوگیانو سر جو کوہ الم کی دہار موسوم طورتا باکی اوپر واقع ہی پہاڑ کی موسم مین ہندو مسلمان

جاتی ہین اور تین روز تک وہان مقیم رہکر خوشی کرتے ہین اس میلہ کو ہندو لوگ رام تخت کہتے ہین اور جو لوگ ہندو جاتی ہین وہ آپسمین باجھہ کرکے دو تین سو روپیہ تک جمع کرتی ہین اور اوس علاقہ کے خانکو دیتی ہین وہ نہین جانے دیتا علاوہ اسکے عید ہین کی تیوہار پر لوگ اپنی اپنی گانو مین خوشی کرتی ہین اور عورات بہی جمع ہوتی ہین اور گہلتی اور گاتی ہین اور پہینگ جہولتی ہین +

حال اخوند صاحب سواتہہ کا

چونکہ قوم یوسف زئی کی ملک سواتہہ مین اس مشہور شخص کی سکونت ہی لہذا مختصراً ذکر اسکا کیا جاتا ہی واضح ہو کہ نام اخوند صاحب کا عبد الغفور ہی ۱۱۷۳ ہجری مین یا اوسکی قریب جسکو عرصہ تہتر برس کا ہوا علاقہ برسواتہہ مین پیدا ہوی اونکی والدین کی خبر ٹہیک نہین معلوم ہوتی مگر غریب آدمی چرواہی کی طور پر تہی قوم اونکی صافی یا صابی ہی یہہ قوم قدیم سے سٹرنی افغانون کی ساتہہ ایک استانہ چلا آتا ہی بعضی لوگ قوم صافی کو سید سے نسبت دیتی ہین اور بعضی سٹرنی افغانون کی ایک شاخ سمجہتی ہین مگر قابل اطمینان صحت حاصل نہین ہوسکتی غالب ہی کہ قوم سٹرہ بن کی ساتہہ بطور وصلی کہ نسبی یہہ شاخ شامل ہوگئی ہے جب عبد الغفور صاحب لڑکا تہا تو والدین کے حکم سے مویشی چرایا کرتا تہا مگر خورد سال عمر مین ہی خداوند کریم نے اوسکی وجود مین پرہیزگاری اسقدر پیدا کی تہی کہ جس گلہ و میش کا دودہ پیا کرتی تہی اوسکو رسی سے پکڑا چرایا کرتا تہا - تاکہ حرام بچانے زراعت نہ کہا جاوی جب اٹہارہ برس کی عمر ہوئی تو تارک دنیا ہوکر موضع برن گولہ مین چلا گیا پڑہنا لکہنا سیکہا اور مدت تک طالب العلمی رہا آخر کو گہر ہی علاقہ یوسف زئی مین آئی اور عبد الحکیم اخون زادہ کی مسجد مین رہنے لگی چند عرصہ بعد تورو ڈہیری مین جاکر صاحبزادہ محمد شعیب کی جو مشہور آدمی تہی مرید ہوگئی یہہ صاحبزادہ مرید تہا حافظ جی صاحب عمر زئی کا اور حافظ جی صاحب مرید تہی بشونی صاحب مشہور صاحب طریقت فقیر بہیر والی کی اور وہ اسواسطے مشہور تہی کہ اونکی مرید چارون طریق سیکہتی تہی نقشبندیہ سہروردیہ قادریہ چشتیہ - اخوند عبد الغفور صاحب نے پہلا طریقہ اختیار کیا اور متصل ہنڈ کی موضع بیکی لب دریا سندہ پر قیام کرکے یہہ طریق جاری کیا اور وہان ایک جہوپڑی یعنی زورخانہ بنایا جسمین بارہ برس تک معبود حقیقی کی عبادت کرتی رہی ہین کہ بارہ برس مین اونہون نے

کچھہ سموکہا کہا کر اور پانی پیکر گذارہ کیا بیکے مین اپنی عبادت اور فضل آیزدی کی سبب سی مشہور ہوئی اور
لوگ اونکی پاس آنی لگی مگر اسی عرصہ مین سید احمد اور خادی خان کی معاملہ مین دخل دینی سی لوگون نے
اونکو چہوڑ دیا تب چند عرصہ کی بعد زیارت غلامان تپہ خدرزئی مین جا رہی اور وہان پہر پہلے طرح مشہور ہوگئے
وہانسی موضع سلیم خان مین جاکر قرار گزین ہوی جہان بہت لوگ اونکی مرید ہوگئی اور اونکا نام دور تک
مشہور ہوگیا ۱۸۳۵ء مین جب سیکہہ اور افغانون کی لڑائی ہوتی تہی تو امیر دوست محمد خان نے
اخوند صاحب کا نام سنکر واسطی شمولیت جہاد خیبر مین اونکو طلب کیا اور وہ بہت سی غازی اور
طالب العلم لیکر خیبر مین پہونچی مگر وہان سلطان محمد خان کی منصوبہ نی معاملہ بیگاڑ دیا تہا جب امیر کے
فوج قبل از جنگ واپس چلی گئی تو اخوند صاحب باجوڑ کی طرف فرار ہوئی اور ہمراہیون نے
اونکا ساتہہ ترک کیا چند عرصہ پہرنے کے بعد کوہ رانی زئی مین بمقام گل درہ جا رہی جہان اونکا
نام زیادہ چمکا اور چند مدت پیچہی اوسکی موضع سیدو علاقہ سواتہہ مین اونکو کچہہ زمین دی گئی جہان
وہ اتبک رہتی ہین موضع سیدو مین پہونچکر اونہون نے نیک بی خیل قوم مین سی شادی
کری اور اوس بی بی سے اونکی دو فرزند ہین ۱۸۶۳ء مین بمقام درہ انبیلہ جو گورنمنٹ انگریزی
کی فوج سی بنہیر وال وغیرہ پہاڑی لوگون نے مقابلہ کیا اونمین یہہ بہی شامل تہی ہر چند کہ اہالیان
سرکار کو انکی شمولیت کی امید اس باعث کم تہی کہ پہلے انسی کبہی کوی ارادہ مخالفت نسبت سرکار
انگریزی ظاہر نہین ہوا تہا لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی آنے کا سبب یہہ تہا کہ مولوی عبد اللہ
وہابی کی روز افزون زور کی سبب سی اونکو رشک پیدا ہوا تہا اخوند صاحب کی بہت مرید
ہین اور لوگ اونکی غایت درجہ تک تعظیم اور تکریم کرتا ہے نہ صرف ایک قوم یوسف زئی جسمین وہ
رہتی ہین بلکہ کل مشرقی حصہ **افغانستان** اور دوابہ سند ساگر کی لوگ اور بعضی مغربی افغانستان
کے بہی جو اونکا نام سنے تعظیم کرتا ہے اور دور دور سی لوگ اونکی زیارت کی واسطی جاتی ہین اور مرجع خاص
وعام ہے جو لوگ اونکی پاس جاوین اونکو لنگر سی روٹی ملتی ہے اور مرید اور پیش خدمت اخوند صاحب
کی اونکو مہمانداری کا بندوبست کرتے ہین مذہب کی معاملہ مین وہ احکام جاری کرتے ہین اور اونکو

سب اہل سنت جماعت مسلمان مانتے ہین اور نہایت اعلیٰ قدر کرتے ہین اور اونکی مرید مطیع اس
تمام نواح مین بکثرت ملتی ہین آخوند صاحب کی اوقات ہر ایک نیک کام کی واسطے منقسم ہین اور
ہمیشہ دنکو روزہ رکھتی ہین اور منہیات اور مکروہات کا بر ہیز غایت درجہ تک کرتے ہین +

مختصر قصہ دُرخانے و آدم خان

چونکہ یہہ قصہ اس قوم بلکہ اکثر افغانی قومون مین مشہور ہے اور یوسف زئی لوگونکی مجمع مین رباب
کی ساتھہ بڑی سوز سی گایا جاتا ہے اور پشتو کی زبان مین بطور نظم منظوم بھی مگر وہ بہت طول اور
اکثر خلاف واقع آمیزش سی مملو ہی قابل تحریر صرف اسقدر ہی کہ آدم خان ولد حسن خان قوم میہہ جنیل
یوسف زئی ایک شوقین اور خوبصورت جوان تہا رباب نوازی مین اپنا ثانی نہین رکھتا تہا
اور شکار کی بہی بہت شوق تہی اور بہت رباب نواز اوسکی مجلس مین حاضر رہتی تہی اسکی جاہی کونسی
مین مختلف روایات ہین بعضی کہتی ہین کہ بنیر کا رہنے والہ تہا اور غالب روائیت یہہ ہی کہ بڑی کوٹ
علاقہ سواتہہ مین اوسکا گہر تہا اور چونکہ یوسف زئی لوگ بہی اوس عہد مین اکثر کوچی رہتے تہے جب آدم خان
کی کلی قشلاق کے واسطے بمقام ملاکنڈ پہونچی تو اوس جگہہ مسمات دُرخانی کے باپ کا گانو بہی مقیم تہا
دُرخانی کی باپ کا نام ہرجوگی خان قوم حاجی خیل تہا ایک روز آدم خان اپنی اسپ کی نعلبندی کی
واسطے مسمی بابُتورا آہنگر افغی دوکان پر آیا اور وہان مسمات دُرخانی بہی دوک کی درستی کیواسطے
آئی تہی دیدہ بازی سی دونون کے باہم تعشق پیدا ہو گیا کہتے ہین کہ جس جگہہ بابتورا آہنگر کا دوکان تہا
اوسجگہہ درخت فلاہ جو اوسکی دوکان کی میخ سی سرسبز ہوا اور علامت دوکان آہنگری تا حال کوتل ملاکنڈ
پر متصل راستہ سواتہہ موجود ہی اور اس درخت سی طرف مشرق علامت کہنڈرات بانڈی گاہ دُرخانی
کا موقع بتلاتی ہین اور وہان ایک چوڑا پتہر ہی جسکی نسبت لوگ کہتی ہین کہ اسپر بیٹہہ کر دُرخانی چرخہ
کاتا کرتی تہی اور آدم خان کی بانڈا کی نشانی اس درخت سی مغرب موجود ہی الغرض عرصہ
تک اونکا تعشق پوشیدہ رہا جب مسمات بتی سکنہ بازدرہ کی جو سہیلی دُرخانی کی تہی شادی
ہوئی اور وہان دُرخانی بہی گئی اور اپنی حسن کے استغنا سی دُرخانی نے مرد و زن سی پردہ

کرنا شروع کیا مگر آخر کو مسمی پیر صالح کی اور آدم خان کے رباب نوازی اور تعشق سے پردہ چھوڑ کر باہر نکلی تب سی اونکے تعشق کا شہرہ آفاق ہوا اور چونکہ ناطہ دُرخانی کا ہمراہ مسمی پیاوی ہوچکا تہا اسواسطے کوئی صورت وصل بے غم کی معلوم نہوئی بہ ذریعہ شادی پیاوی کے آدم خان دُرخانی کو والدین کے گہر سی نکال کر مسمی میرا بی والد مسمات طوطیا زوجہ سابق اپنی کے گہر لیگیا اور وہان پناہ گزین ہوا مگر میرا بی نے ننگ افغانی کو داغ لگا کر آدم خان کو گرفتار کرلیا اور دُرخانی کو پکڑ کر بطور قیدی پیاوی کے پاس بہیجدیا اس غم سی بعد چند عرصہ آدم خان مرگیا اور مسمات دُرخانی قید مین ہمیشہ اپنی غمخوار کے انتظار مین اشک ریزان تہی کہ ایک روز اوسنے آدم خان کے رباب کا آواز سُنا اور جب باغیچہ سے دیکہا تو مسمی میرو قوال آدم خان کا وہی رباب بجاتا تہا میرو سی حال انتقال آدم خان کا سُنکر دُرخانی پر غم نے ایسا ہجوم کیا کہ باعث ضعف قید اور کم خوری اور غم فراق جان بحق تسلیم ہوئی اور اس قوم مین ان ہردو کا پاک عشق اسقدر مشہور ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ بعد دفن دونو ایک جا قبر مین ملگئے اگرچہ یہہ بات قابل تسلیم نہین مگر ممکن ہے کہ اونکے کسی ہمراز نے اونکو ایک قبر مین کردیا ہو اسیطرح اسملک مین ایک یہہ روایت اور اعتقاد بہی ہے کہ آدم خان کی قبر پر جو درخت کریر کا ہی اوسکی لکڑی سی اگر کوئی شخص ناخون بناکر رباب سیکہی تو جلد اموختہ کرسکتا ہی

ذکر قوم گگیانے کا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا قوم گگیانی بہی خوخی سے متعلق ہی مگر اس شاخ کی اصلیت کا حال اخوند درویزہ اپنی کتاب مین اسطرح لکہتا ہے کہ مسمی ٹک ابن خوشی کی اولاد نرینہ نہین تہی صرف ایک دختر تہی مسمات کانی باپ نے اوسکا نکاح اپنی شبان موسوم بزر کی یا زیر کی تہا کردیا اونسے گگیانی پیدا ہوا اور اوس مادری ذریعہ مسمی ٹک کی اولاد سی شمار ہوا گگیانی لوگ کابل تک دیگر قوم خوخی کے ساتہہ رہی جب مرزا الغ بیگ کے وقت یہہ قوم نواح کابل مین قرار گزین ہوئی تو یوسف زئی کے ساتہہ گگیانون کی عداوت شروع ہوئی نبیاد عداوت اسی اوٹہی کہ ایک عورت جسکا ناطہ

خان قوم گگیانی کے ساتھہ ہوا تہا اوسکو یوسف زئی قوم کا ایک آدمی ورغلان کر لیگیا گگیانی لوگ
اس سبب سی بہت غصہ ہوکر شدید دشمن یوسف زئی کی بنی مسمی جنگا قوم گگیانی کے ترغیب سی
یوسف زئیون کے معتبر ملک حاکم کابل کے حکم اور حضور مین مارے گئی کابل سی بعد گگیانی لوگ
ملک لغمان کی علاقہ باسول مین چلے آئی اور پہر بابر بادشاہ کی حکم سے خارج ہوکر نہنگرہار کیطرف آئی
اور پہر ملک احمد نی روئی آوری کے طور پر جاکر بوعدہ دینی ملک دوابہ جہت مقابلہ قوم ولازاک اپنے
شامل کئی اور فتح کے بعد گگیانیون کو علاقہ دوابہ جو درمیان دریای کابل اور سواتہہ کے ہی ملا اور
نیز کچہہ حصہ باجوڑ کا بہی اونکے قبضہ مین آیا تہا مگر اوس سی ترکلانی قوم نے بیدخل کر دئی اب یہہ
قوم اکثر دوابہ مین آباد ہی اور تعداد اسکی تخمیناً پانچہزار گہر بیان کرتے ہین انکا دستور کچہہ یوسف
اور بعضی باجوڑ کے لوگونسی ملتا ہے اکثر پیشہ زراعت کاری رکہتی ہین +

ذکر قوم ترکلانی کا

اس قوم کو افغان اپنی روزمرہ مین ترکانی بہی کہتی ہین مسمی ترک اس قوم کا بانی و مورث اعلی مسمی
حشی یا خوخی کا بیٹا مسمات بستو کی شکم سے تہا جنکا حال کچہہ پہلے لکہا گیا ہے ترکلانی سی نیچی باوجود
تلاش بہت کی صحیح شجرہ نسبت قابل اطمینان نہین مل سکا اور چونکہ اوس قوم کی لوگ یہان نہین
آتے اسواسطی کامل حال ملنا دشوار ہوا مگر اس قوم کے دو ہشیار آدمیونسی جنمین سی ایک خاص
باجوڑ کا ہی رہنے والا تہا میرے ملاقات ہوئی اونکے بیان متفق سی واضح ہوتا ہی کہ ترکلانی قوم اوپر سے
چار شاخون مین منقسم ہے سلار زئی جو درہ چارمنگ و براول مین بہی رہتی ہین اس شاخ کے
آدمیونکی تعداد بارہ ہزار بیان کرتی ہین دوم ممونڈ جسکی دو فرعہ ہین ککا زئی اور ووڑ ممونڈ اونکو بہی بارہ
ہزار شمار کرتے ہین سوم یوسوزئی جسکی تعداد اسلحہ بندان چہہ ہزار مشہور ہی چہارم اسمعیل زئی وہ بہی
چہہ ہزار ہونگے علاوہ انکے براولی دس ہزار بتلاتی ہین +

ملک باجوڑ

جسمین یہہ قوم رہتی ہی ایک پہاڑی علاقہ سرسبز خوش ہوا ہی باجوڑ کی مغرب کیطرف ہندوکش کا

پہاڑ اور مشرق کوہ مقبوضہ اتمان خیل اور شمال بہی کوہ ہندوکش ہی جسمین کافر سیاہ پوش رہتے
ہین اور جنوب کوہ ہمندان ہی وادی باجوڑ میدان ہی قریب پچیس میل طویل مشرق بابل شمال سی
مغرب بابل جنوب تک اور بارہ میل شمال سی جنوب کو عریض ہی اوس مین گندم کے پیداوار زیادہ ہوتے
ہی بہ نسبت اور غلون کے دو بڑی قصبی ہین ایک خاص باجوڑ جسکو شہر کہتی ہین دوسرا ناوگئی ان دو مین
قریب ایک ایک ہزار گہر کی آبادی ہوگی اور قصبہ جندول اور میاگلے بہی باجوڑ مین مشہور ہین میدان
پنجکوڑہ کی ساتہہ ایک درہ ملتا ہی بطور وادی کے جسکا نام براول ہی براول کا ایکحصہ اچہا آباد اور
باقیماندہ جنگل سی لدا ہوا ہی اوس جنگل مین بہت قسم کے جانور ہوتی ہین بعضی جگہہ ایسی ہی کہ وہان
کثرت جنگل سی دہوپ بہی نہین لگتی دراصل براول بہی متعلق باجوڑ کی ایک علاقہ ہی اوسکی سکنائی
لو براولی کہتی ہین صرف فرق اتنا ہی کہ براول کا خان علیحدہ ہوتا ہی چودہوین صدی عیسوی کے بیچ قوم
ترکلانی نے جو خوخی کی شاخ ہی اسملک کو فتح کیا غالبًا قوم دیگان سی یہہ ملک ترکلانیون نے لیا ہے
اب باجوڑ کے قابض ترکلانی افغان ہین مگر دیگر قومون کے باشندی بہی اس تفصیل سی آباد ہین شمال کے
اونچی پہاڑ پر کافر جو مسلمان ہوگئی تہی رہتی ہین اونسی شمال کافر سیاہ پوش کا علاقہ ہی قوم صافی
چار ہزار قوم دیگان تیس ہزار بہر دو کنارہ دریائی باجوڑ قوم شینواری کی لوگ چار ہزار آدمی اور کچہہ
ہند کے بہی میدان باجوڑ مین خلط ملط ہوگئی ہین میدان کے رہنی والون کو رودباری کہتی ہین الفنسٹن
صاحب اپنی کتاب مین تعداد قوم ترکلانی کے بشمار آدمیونکے نہین لکہتی مگر دس بارہ ہزار گہر تخمینًا بتلاتی
ہین اس انداز سی غالبًا تعداد ذیروح اس قوم کے جو اوپر لکہی گئے ہی قریب صحت کی ہوگی ترکلانی قوم کے
خان اپنی ملک مین بہت اختیار رکہتی ہین اور باصطلاح زبان خود خان کو بادشاہ اور باز کہتی ہین الحال
غلام حیدر خان ناوگی مین اور فیض طلب خان جندول مین نامی اور مشہور رئیس ہے اور علاقہ براول مین
فیروز خان اور قوم اسمعیل زئی کا ملک گل محمد خان اور حیدر خان سکنہ ناواگی بڑا خان ہی و میر امان خان
سکنہ شہر باجوڑ بہی مشہور اور صاحب اختیار خان ہین یہہ خان لوگ اپنی رعایا غیر از قوم افغان سے
بابت زمینات بارانی پنجم حصہ پیداوار سی اور نصف حصہ نہری زمین سی محصول لیتی ہین اور دوکان

آہن سی بہی چہارم حصہ لیا کرتے ہین اس آمدن کے تعداد تخمیناً ایک لاکہہ سی کم نہین ہی اور جو افغان اپنی
مملوکہ زمینات رکہتی ہین وہ لوگ گرچہ پیداوار سی حصہ معین نہین دیتی مگر بیگار اور لشکر کشی کیوقت خان کا
لشکر ہوتی ہین اور خان کو اختیار ہی کہ جرایم کی پاداش مین حسب مرضی خود سزا دیوی جلاوطنی اور قید
اور مارنے اور جرمانہ اور تاراج کا اختیار خان کو ہی مگر اکثر جرمانہ کیا جاتا ہے اور عدالت کی کام مین
بدون اندیشہ لڑائی خان کم دخل دیتا ہی ملکان اور سفید ریشان دیہہ فیصلہ کر دیتی ہین کبہی کبہی باجوڑ
کے لوگ غارت اور غلام پکڑ لانیکی واسطی کافرون کے ملک پر حملہ کرتے ہین اور اونسی لڑتے ہین پیشہ
قوم کا زیادہ تر کاشتکاری ہی مگر برادلی لوگ آہن بنا کر فروخت کیواسطی باہر لاتی ہین اور باہر سی
کپڑا اور قند وہان جاتا ہی طریق لوہا بنانے کا یہہ ہی کہ عورات ریگ سیاہ کو محنت سی جمع کرتی ہین
فی روز ایک عورت قریب چہہ سیر ریگ جمع کر کی دوکان آہنگران مین اوس ریگ کو ڈال کر
آگ کا زور دیتی ہین اور وہ ریگ گلکر نیچے بہتی ہی اور بطور چکّے کے اول لوہا خام بنتا ہی اور پہر اوسکو
تاؤ دیکر کشّی بناتی ہین لوہا باجوڑ کا گرچہ میلا مگر بعد صفا کرنے کے اچہا ہوتا ہے پشاور اور علاقہ
یوسف زئی اور حضرو تک فروخت کیواسطی لاتے ہین +

قوم صافی معروف صابی

اس قوم کے چہہ شاخین اس تفصیل سے ہین قندہاری مسوود گربز و دبیر گاگی زئی خاوی خیل
یہہ قوم اپنے آپ کو سربنی افغان سی سمجہتی ہین اور کبہی اپنی مورث اعلی صافی کو غلزئی کا
بہائی یا بیٹا بیان کرتے ہین مگر سڑبن اور غلزئی کے ساتہہ انکی کرسی نامہ کی شمولیت کسی جگہہ
تحقیقات سی نہ مل سکے الا اسمین شک نہین کہ قوم شخی خواہ خوخی نسل سڑبن کی شامل قوم صافی بطور
وصلی کے چلے آئی ہین باعث اسکا ذکر بذیل اقوام خوخی کیا گیا اب ہماری عصر مین اس قوم کا زیادہ
گروہ بمقام سور کمر نواح باجوڑ مین مابین ملک ترکلانی اور مہمند اور اتمان خیل کے آباد ہے اور کچہہ
تکاو مین بہی کابل سے شمال رہتی ہین اور کونڑ مین بہی ہین سواتہہ مین بہی اکثر دیہات انکی ایک
دو گہر سے خالی نہین ہونگے اخوند صاحب علیہ الرحمۃ سواتہہ والہ بہی اسی قوم مین سی شاخ قندہاری ہی

صافی لوگ اکثر زمینداری پیشہ اور کم آزار ہین کل افغانستان مین اس قوم کا تخمیناً بارہ ہزار گھر ہوگا
مگر متفرق اور کم مشہور قوم ہے +

شجرہ نسب قوم غوریا خیل

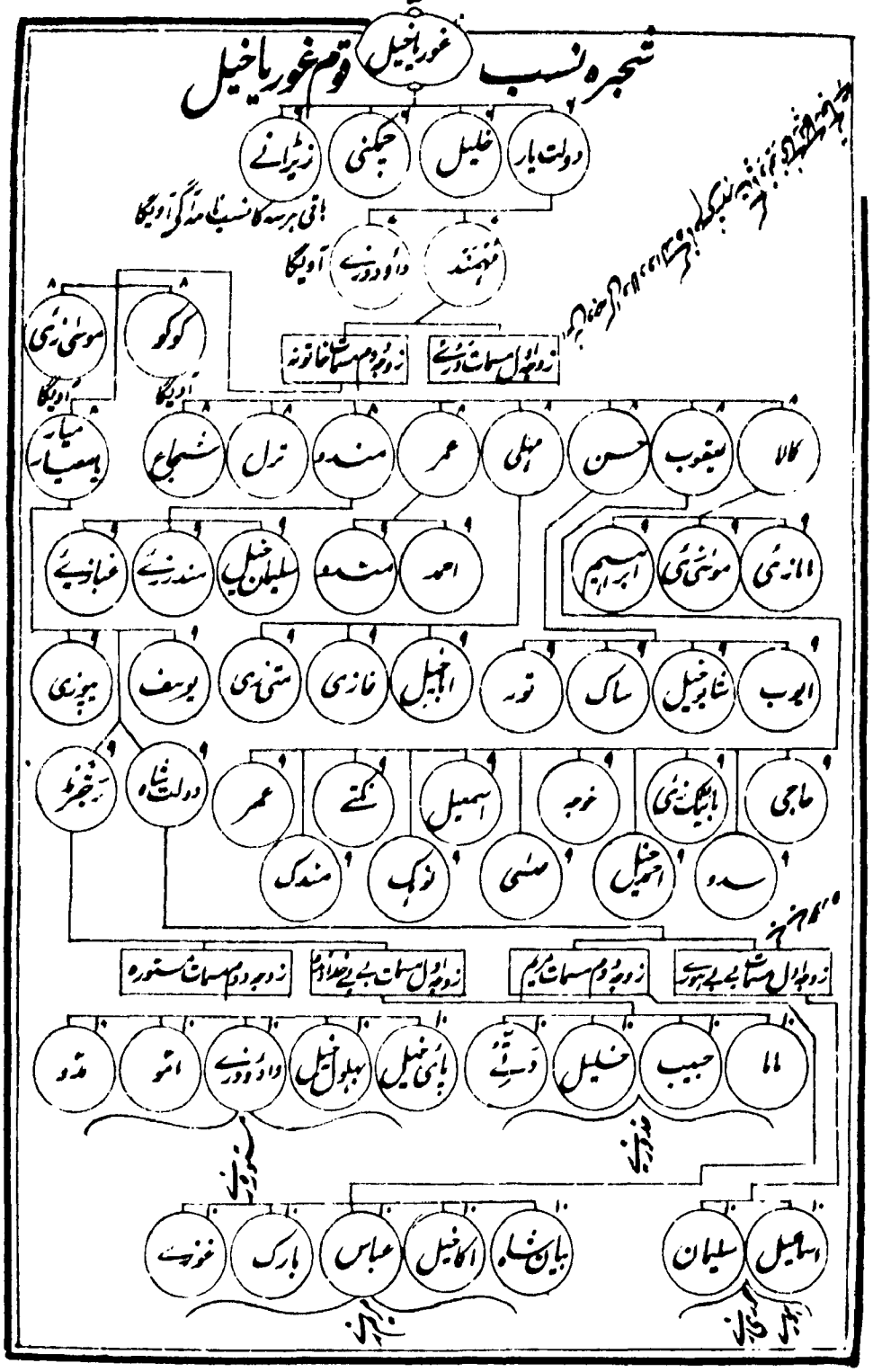

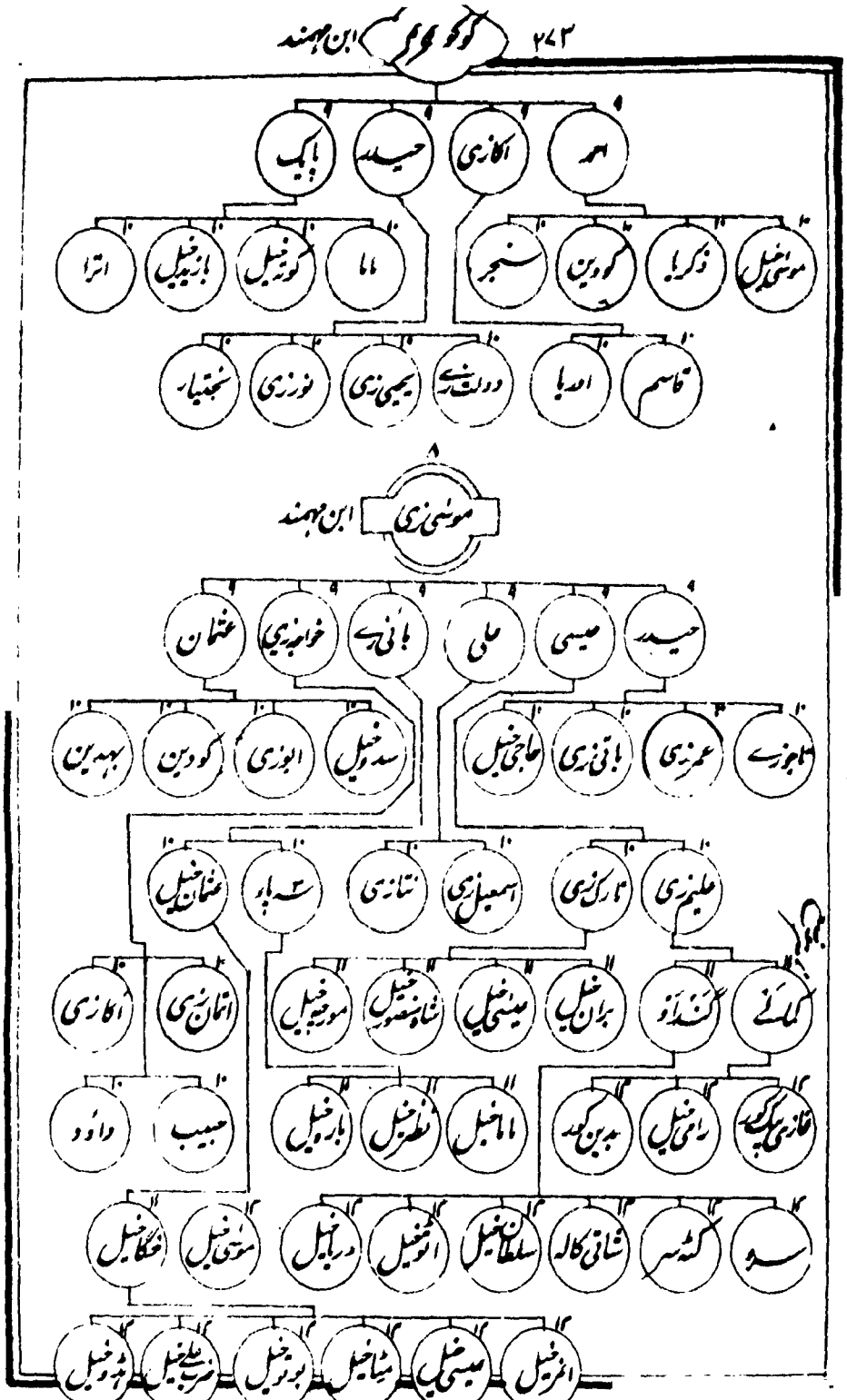
ابن مہمند
پایک
حیدر
اکازی
احمد
اترا
بازید خیل
کوتہ خیل
ماما
سنجر
کودین
ذکریا
موسیٰ خیل
نجتیار
نورزی
یحییٰ زی
دولت زے
ادریا
قاسم
ابن مہمند
موسیٰ زی
عثمان
خواجہ زی
بائی زے
علی
عیسیٰ
حیدر
بہدین
کودین
ابوزی
سدو خیل
حاجی خیل
باتی زی
عمرزی
تاجوزے
عثمان خیل
سہ پاو
نتازی
اسمعیل زی
تارک زی
علیم زی
اکازی
اتمان زی
مورچہ خیل
شاہ منصور خیل
عیسیٰ خیل
بران خیل
گنداو
کمالے
داؤد
حبیب
بارہ خیل
نظر خیل
ماما خیل
بدین کور
رامی خیل
غازی بیگ کور
خگا خیل
موسیٰ خیل
دریا خیل
اتو خیل
سلطان خیل
شاتی کالہ
کٹہ سر
سرو
ہڈو خیل
ضرب علے خیل
بوتو خیل
مٹا خیل
عیسیٰ خیل
انمر خیل

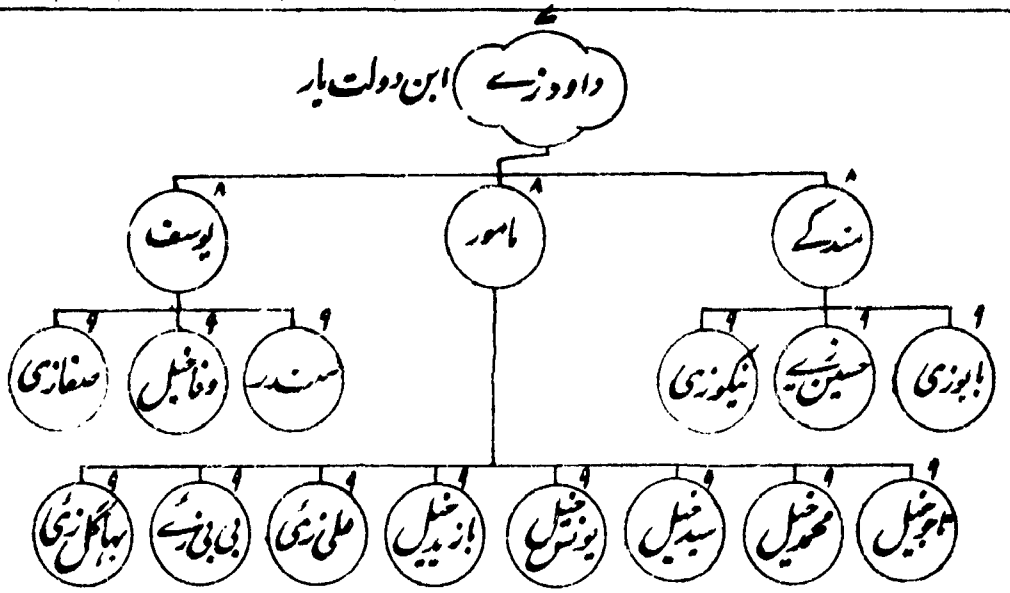

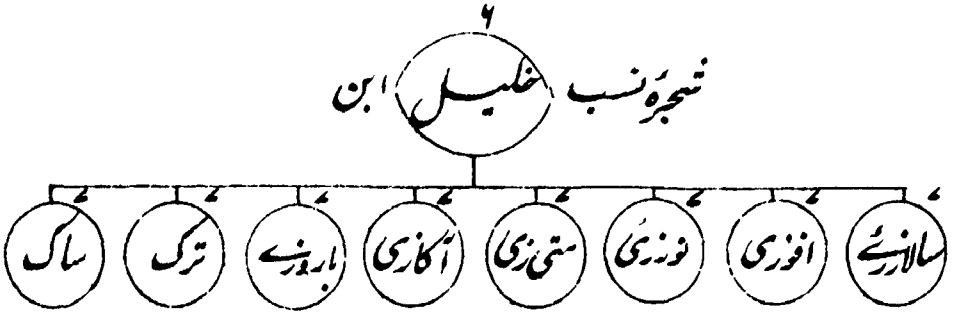

نوٹ

قوم داودزئی اور خلیل کے نیچے کی شاخون کا شجرہ نسب مفصل نہین مل سکا۔

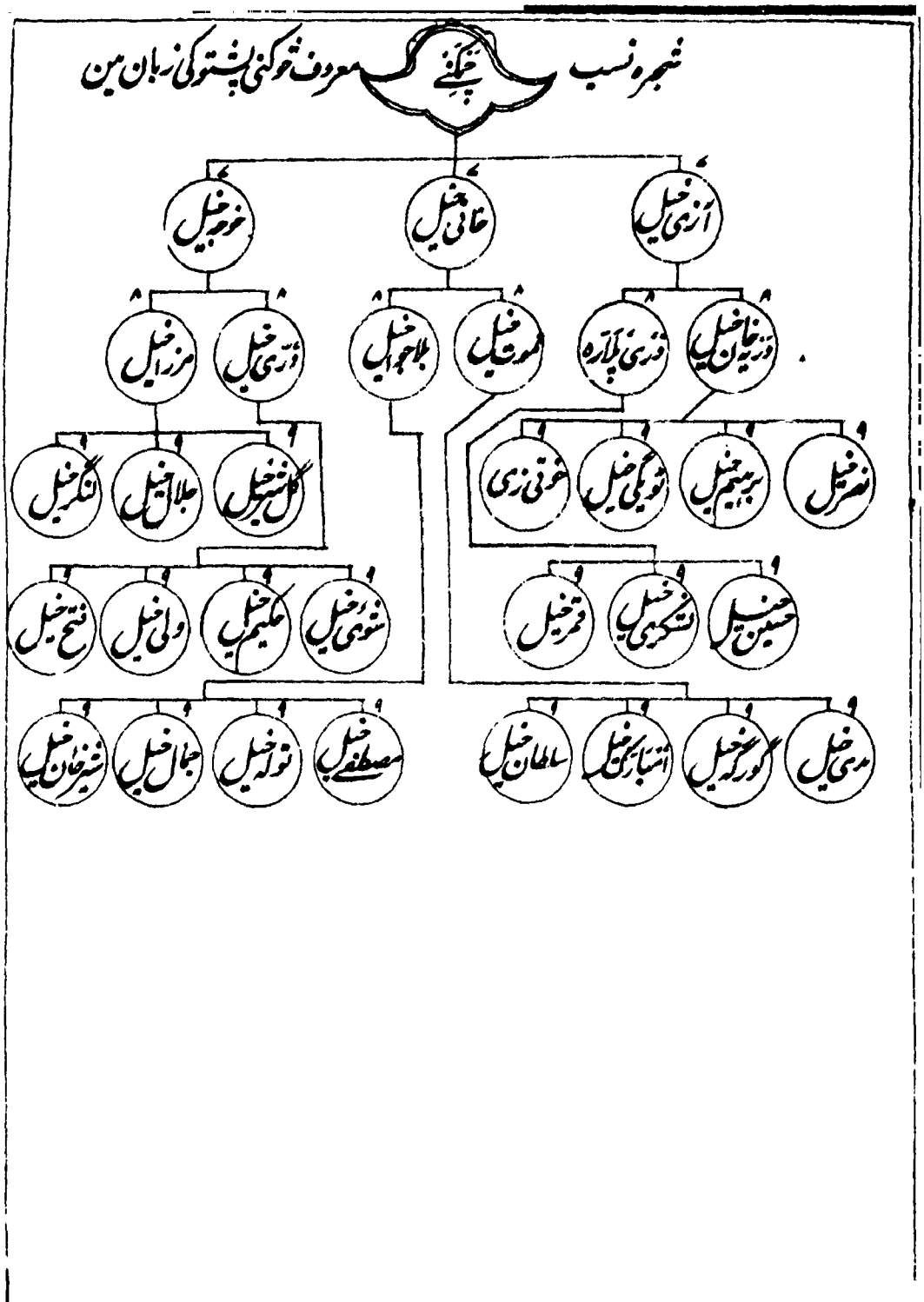
شجرہ نسب چمکنی معروف خوکنی پشتو کی زبان مین
آزی خیل
خانی خیل
خوجہ خیل
دریہ خان خیل
دری پلارہ
مورت خیل
بلاجوا خیل
دری خیل
مرزا خیل
نصر خیل
برہیم خیل
تویگی خیل
خوتی زی
گل شیر خیل
جلال خیل
لنگر خیل
حسین خیل
لشکری خیل
قمر خیل
شوی خیل
حکیم خیل
ولی خیل
فتح خیل
مدی خیل
گورگہ خیل
امبارک خیل
سلطان خیل
مصطفے خیل
تولہ خیل
جمال خیل
شیر خان خیل

مجملا قوم غوریا خیل

اس قوم کا شجرہ نسب اوپر درج ہوچکا ہی جس سی معلوم ہوگا کہ یہہ قوم بہی خرشبون ابن سٹرن کی نسل سی ہے اونکا مورث اعلی موسوم غرئی یا غوریا تہا جس سبب سے مجملا اوسکی نسل کو غوریا خیل کہتی ہین غوریا کی چہار پسر صلبی تہی ایک دولت یار جسکی فرزندون سی تہمند و داؤد زئی دو قوم ہین دوسرا خلیل تیسرا چمکنی چوتہا زیران تین بہائیون کی اولاد مدت تک ایک جگہہ آباد رہی مگر چوتہا بہائے چمکنی اپنی زندگی مین علیحدہ ہوگیا سبب علیحدگی اوسکا تاریخ مرصع زبان پشتو مین یہہ لکہا ہی کہ ایک روز ہر چہار برادرون نی گوسفند حلال کیا تہا اوسکو باہم تقسیم کیا مگر تقسیم کے وقت چمکنی بہولا دیا اور اوسکو حصہ شوربا سی ندیا اسی بات پر چمکنی آزردہ ہوکر باقی تین بہائیون سی علیحدہ ہوگیا اور ابتک اوسکے اولاد علیحدہ رہتی ہی ابتدای مین قوم غوریا خیل نواح قندہار مین آباد تہے جیسا کہ قوم یوسف زئی وغیرہ خوخی کی حال مین کچہہ ذکر انکا بہی آگیا ہی وہان سی نہین معلوم کیونکر اوٹہہ کر غزنین سی مغرب رود ترنک کے کنارہ پر آباد ہوی سنہ چودہ سو اور پندرہ سو عیسوی کے بیچ یہہ لوگ نواح غزنین مین آباد تہے بابر بادشاہ کی ابتدائی آمد مین قریب سنہ نو سو دس ۹۱۰ ہجری کی یہہ لوگ غزنین سی جنوب و مغرب رہتی تہے اور اوسوقت قریب کل کے یہہ قوم پیشہ مویشی داری اور مال چرائی کا رکہتی تہی غزنین سی جلاوطن ہونی کی غالب دو سبب معلوم ہوتے ہین ایک قوم ہزارہ کی مورچہ اور بدی سی عہدہ برا نہوسکی دوم مغل کی تسلط سی تنگ ہوکر تیہ تیہ متفرق اوس ملک سی روانہ ہوکر نواح کابل اور ننگرہار مین چند عرصہ قیام کیا اور جمعیت حاصل کرکے خانہ کوچ پشاور کے طرف روانہ ہوئے قوم دلازاک جو پہلے سی پشاور پر قابض تہی اونسی اس قوم کی بمقام موضع سلطان پوری جسکو لوگ جنگ پوری بہی کہتی تہے سخت لڑائی ہوئی کہتی ہین کہ شاہزادہ کامران ابن بابر شاہ کی بہی کچہہ اعانت اس قوم کو تہے دلازاکون کو اوس خونخوار لڑائی مین شکست ہوئی بعض تلوار سے ماری گئی اور بہت لوگ ہزار خلنے کے نالہ مین غرق ہوئی وہ نالہ اپنی معمولی قوت اسقدر نہین رکہتا تہا مگر خدا پاک کی قدرت سی اوس روز اوس نالہ کے سر پر اسقدر کثرت سی بارش ہوئی کہ دلازاکون کی غرق آبی کے واسطے وہ سیلاب ایک

چھوٹا طوفان بن گیا اوس فتح کے بعد ملک مقبوضہ حال قوم مہمند داؤد زئے خلیل کے قبضہ مین آگیا
اور وسیع میدان پشاور کا اونہون نے لیلیا و لازاک دریا لنڈہ سے عبور کرکے سپرہ لنگر کوٹ
وغیرہ نواح مین جا آباد ہوئے بعد اوسکی جب قوم یوسف زئی کا سردار خان کچوتہا تو باہم اس قوم اور
یوسف زیون کے بمقام شیخ ٹپور بڑی سخت لڑائی ہوئی غوریاخیلون کو بہت نقصان پہونچا خصوصًا
شاخ خلیل کے لوگ جو بہت لڑنی والی تہی زیادہ ماری گئی الا باوجود ہزیمت کی یوسف زیون نے
اتنی جرات نہ کرے کہ اونکے مقبوضہ ملک پر قابض ہوسکین قوم کے بڑی ملک یا خان کو پشاور کے
غوریاخیل ارباب کہتی ہین اور اونکی اختیارات مین تفاوت ہی بعضی جگہہ اس قوم مین زیادہ رسوخ
رکہتی ہین اور بعضی جگہہ کم۔ گہر اور بعضی دستور پشاور کے قومون کا اور خوراک پوشاک کچہہ یوسف زئے
کے مطابق ہی زمستان مین اکثر نیلا رنگ کا سینہ بند رومی دار پہرتے ہین اور جب گرمی ہوتے ہے
تو اوسکو اوتار کر ایک لمبا اور فراخ حلقہ رکہتی ہین اور سفید یا نیلی دستار سر پر ہوتی ہی ایک لونگے پشاور کے
جو خواہ کمر پر اکثر باندہتی ہین یا کاندہی پر ہوتی ہے ہمیشہ پہرتے ہین بزدرانی کی بیچ پشاور کے غوریاخیل
حرام خوری کے معاملہ مین نیک چلن ہین مگر چالاک اور ہوشیار اور دغاباز بہ نسبت اکثر افغانون
زیادہ ہین حسد بہی بہت ہی جنبہ داری سی کوئی خالی نہین دشمنی کو در پردہ چلاتے ہین آدمی شکیل
اور پورہ قد مضبوط ہوتے ہین ؛

مہمند

جو میدان پشاور علاقہ سرکار مین رہتی ہین قریب بارہ ہزار گہر ہونگے اونکا راہ ورسم اور تعلق
بر مہمند کے ساتہہ کچہہ نہین ملتا بدون اسکے کہ ہم قوم ہین ؛

بر مہمند

کا حال زیادہ لکہنے کے لایق ہی انکو دغزہ مہمند بہی کہتی ہین یعنی مہمند پہاڑ کے رہنی والی انکی پہاڑے
علاقہ کا بیان اسطرح ہوسکتا ہے کہ قوم اُتمان خیل سی مغربے پہاڑ دریائی کابل تک اور اوسطرف
دریای قاشقار یعنی سودکو نڑ کے مشرقی کوہ کی قریب تک یہہ سب پہاڑ بر مہمند کی قبضی مین ہین سوائے

اون پہاڑون کی وہ میدان جو اونکے پہاڑ اور دریای کابل کے مابین واقع ہی اور نیز بعضی پہاڑ
جو دریای کابل کی ملحق جنوبی کنارہ پر ہین وہ بہی اونکی قبضی مین ہین جنوبے حصہ برمہمند کی ملک کا
خیبر کے ساتہہ شامل ہے اور اسی سبب سے یہہ لوگ بعض وقت خیبریون مین بہی شمار کئی جاتی ہین انکے
پہاڑ اکثر چہوٹے مگر پتہردار اور بڑی سخت ہین سوائی کوہ کابل سفر کہ جو دریاء کابل کی شمالے
کنارہ پر واقع ہی درخت بہت تہوڑی ہین اور برف صرف چند روز کیواسطی پڑتے ہی پہاڑ مین اکثر
جگہہ غیر آباد ویرانہ ہی جسمین مزری کا درخت خودرو پیدا ہوتا ہی موسم چہار ماہ کیواسطی سرد ہے مگر گرما
مین گرمی نہایت سخت ہی اوس موسم کی باد سموم سی کبہی کبہی آدمی مرجاتے ہین اور مسافرون کو
اوس ہوا سی خوف ہوتا ہی کہتی ہین کہ یہہ ہوا کوہ مار سی نکلتی ہے جو دریائی کابل سی جنوب کیطرف ہی
تعداد برمہمند کے دس ہزار گہر بیان کرتے ہین اور ایک مہمند مؤلف سی تیس ہزار آدمی کہتا تہا مگر اس
ہر دو تعداد پر اعتبار کم ہی بعض ہمسایہ یعنی غیر قوم کے لوگ اور ہند کے بہے اسمین شامل ہونگے پہاڑ
مین زیادہ تر شاخ موسی زئی مہمند رہتی ہین اون مین شعبہ تارک زئی فرعہ مرچاخیل سی سعادت خان
لعل پورہ والہ مشہور اور صاحب اختیار اپنی قوم کا خان ہی تارک زئی کی دو شاخین بران خیل
اور عیسی خیل پنڈیالی مین رہتی ہین عثمان خیل مین سید امیر و تاج محمد ملک ہین حکومت عجب طرح کی
ہی خان کا اختیار بہت تہوڑا ہی بجز لڑائی کیوقت کے مگر اوسکا اثر ملکان کی اوپر زیادہ ہی اور
ملکان کا اختیار اپنی اپنی شاخ پر زیادہ ہی خان عدالت کرنے سی کچہہ بہت غرض نہین رکہتا ملک
لوگ بذریعہ جرگہ کی سب تنازعات فیصلہ کرتے ہین خان لعل پورہ والہ کو امیر کابل سی کچہہ انعام
ملتا ہی واسطہ حفاظت راستہ کے اور نیز وہ محصول لیتا ہی کاروان اور مسافرون سی جو پشاور
سی براستہ کڑپو اور تاہترہ آنجانہ کابل وغیرہ کو جاتی ہین ان لوگون کی خوراک اور پوشاک
باجوڑ کی لوگون سی موافق ہی مگر اون کی گہر اکثر چہپر اور جہوگی ہوتی ہین جسمین صرف تابستان
مین رہتی ہین انکے بڑے گانو لعل پورہ اور کامہ اور گوشتہ ہی یہہ بڑی قصبی ہین اور انمین
کوٹہے واسطی سکونت کی رکہتی ہین یہہ پہاڑی مہمند اکثر کاشتکاری مین مشغول ہین اور بعض

مویشی چڑائی کیواسطی پہاڑون پر رہتی ہین اور بعض چوری اور بعض راہزنے کا پیشہ رکہتی ہین زمستان کی موسم مین دیگر کامون کو معطل کرکے بوریا بادکش چٹلی وغیرہ اشیا مزرے سی بناکر پشاور مین اکثر فروخت کیواسطے لاتے ہین اور غلہ اپنی ملک کی پیداوار بڑی قصبون مین لاکر فروخت کرکے اوسکی عوض مین نمک کپڑا سفید اور موٹی ریشم کے پارچات اور لونگی وغیرہ خرید کرکے اپنی وطن مین لیجاتی ہین برہمند سی دو خیل سیاہ خیمہ یعنے کنبہ دی مین کوچی رہتی ہین اور شتر رکہتی ہین جو بہار کے موسم مین اپنی مویشی کے گلے لیکر دریائی ہلمند کے سرکیطرف ہزارستان کے نواح مین جاتی ہین صرف یہہ دو خیل برہ دورانی مین سی کوچے ہین ؛

قوم داؤدزئی

ضلع پشاور کے میدان مین دریای کابل سی جنوب آبادی تخمیناً دس ہزار گہر اس قوم کی ہونگی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی اس قوم کی اوپر سی بہی تین شاخ ہین مگر اوس سی نیچے بہت فرع اون شاخون سے نکلتی ہین روایت ہی کہ مندکی پہلا بیٹا داؤدزئی کا دو زوجہ رکہتا تہا زوجہ اول سی مسمی حسین اور زوجہ دوم سی مسمیان نیکو و بابو فرزند تہے جب مندکی مرگیا تو اوسکے میراث حسین کی ہاتہہ آئی اس سبب سی نیکو اور بابو نی ارادہ قتل اپنی بہائی حسین کا کرکے رات کو اوسکی خوابگاہ مین آئی اور چند شمشیر اوپر بستر حسین کی ماریں مگر چونکہ حسین اونکی غدر سی آگاہ ہوگیا تہا اور دوسرے جگہہ اوس رات سویا تہا اس وجہ سی محفوظ رہا صبح جب ان دو بہائی شقاوت شعاری حسین کو زندہ پایا تو خوف اور شرمندگے سی وطن چہوڑ گئے آخر نیکو کے اولاد ہندوستان مین جابسی اور بابو کی تیراہ کے نواح مین چند گہر متفرق رہتی ہین اور حسین اپنی وطن مین مستقل ہوا

قوم خلیل کی

چہہ ہزار گہر اور تخمیناً باران ہزار اسلحہ بند آدمیونکی تعداد بیان کرتے ہین یہہ بہی پشاور کے میدان مین رہتی ہین انکا شجرہ نسب اگرچہ اوپر درج کیا گیا ہی مگر حال کی شاخون تک قابل اطمینان کرسی نامہ حاصل نہو سکا اس قوم کے چند گہر شہر قندہار مین معہ چند خانجات ہمند وغیرہ

بردرانی کی رہتی ہین اور وہان اونکو صرف بردرانی کہتی ہین غالبًا احمد شاہ ابدالی کیوقت سی
وہان جاکر آباد ہوئی ہین شہر قندہار مین ایک علیحدہ محلہ بردرانی کا ہی اون مین سے سرگروہ
شنواری قوم کے کہر ہین ؛

قوم چمکنی

شروع حال قوم غوریا خیل مین جسکی شاخ چمکنی ہی سبب علیحدگے اس قوم کا باقی غوریا خیلون سے
لکہا گیا ہی یہہ قوم متفرق جگہہ پہرتی رہی فی الحال انکا ایک گانو علاقہ پشاور مین اسی نام سے
آباد ہی اور باقی کل قوم چمکنی کوہ سفید مین علاقہ کرم سی شمال آباد ہے اگرچہ کوہ سفید کے چمکنی نیچے
کم آتی ہین مگر ایک ہوشیار شخص اس قوم کا کوہ سفید سے میرے پاس آیا اوسکی زبانی شجرہ
نسب قوم چمکنی کا اوپر درج ہوچکا ہی اوسکا بیان ہی کہ احمد شاہ ابدالی کی شمار کیوقت اس قوم کے
ذی روح آدمیون کی تعداد نو ہزار شمار مین آئی تہی اور فی زمانہ چہہ ہزار اسلحہ بند آدمیون
کی تعداد ہی مگر مؤلف کی نزدیک اس سی کچہہ کم ہونگے اونکی علاقہ مین اکثر بارانی زمینات ہین الا
بباعث سردی موسم اون مین زراعت گندم اور جو و مکئی عمدہ قسم کے پیدا ہوتے ہے کپاس اور
چاول نہین ہوتی چاول علاقہ کرم سی اور کپڑا کپاس کا بنون اور بنگش اور پشاور کیطرف سی آتا ہی
عمومًا انکی پوشاک اپنی وطن مین اون سفید سی بنتی ہی قوم آفریدی ان سی گوسفند خرید کر لیجاتے
ہین اور شہد اور روغن زرد بہی فروخت کیواسطی بنگش اور کرم کو لاتی ہین اوسکے بدلہ مین نمک
اور پارچہ اور کبہی غلہ خرید لیجاتی ہین ملکان کا اختیار قوم پر بہت ہی فی الحال شاخ آزی خیل مین مسمی
اوین اور راکبر ملک ہین اور شاخ خانی خیل مین عمر خان اور مست خان امبارک خیل اور فتح خان
بلاجوا اور شاخ خوجہ خیل مین محمد دین اور میر باش دری خیل اور لنگر خان اور حسن خان مرزا خیل
ملک اور صاحب اختیار اپنی اپنے قوم کے ہین گرچہ ملکان کی واسطی کچہہ خاص آمدنی یا محصول مقرر نہین
ہے مگر جہت خرچ مہمانان حسب قدر ہر ایک ملک کو زمینات مشترکہ سی کچہہ زمین سب قوم نی دی ہوئے
ہے تنازعات باہمی قوم اکثر معرفت سفید ریشان دیہہ بطور حرگہ اور ملک کی فیصلہ ہوتی ہین یہہ لوگ

آپسمین فساد کم رکہتی ہین اور باہر کی پرخاش بھی منظور نہین ہی مگر قوم منگل سی کچہہ عداوت ہوتے جاتے ہی پیشہ قوم کا زمینداری ہی مگر چونکہ زمینات تنگ اور قابل گذارہ سب کے نہین ہین اسواسطی مویشی وار خصوص رمہ گوسفندان وبکرے زیادہ رکہتی ہین اگرچہ عقیدہ مذہبی انکا بطریق اہل سنت جماعت کی ہے الا مذہب کی اصول سی کم واقف اور اکثر بے علم جاہل ہین ناطہ دختران باخذ زر نقد دیتی ہین تعداد اس زر معاوضہ کی عموماً للعہ سی لیکر سو روپیہ تک ہوتے ہے ؛

قوم زیڑانی

غوریا کی چوتہی پسر کا نام زیڑان تہا اوسکی نسل کو زیڑانی کہتی ہین افسوس کہ باوجود کوشش قوم زیڑانی کی شاخون کا شجرہ نسب نہ مل سکا الا اسقدر دریافت ہوا کہ اس قوم کے لوگ تہوڑے اور متفرق اور ننگرہار وغیرہ نواح مین شامل تاجیک رہتی ہین اور اکثر لوگ جنکو خبر نہین اونکو تاجیک کہتی ہین جیسا کہ اخوند درویزہ بابا ہے اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ زیڑانے اپنی دیگر بہائی غوریا خیلون سی علیحدہ ہوکر بہ ملک ننگرہار تاجیک مین رہتی ہین ؛

قوم ملاگوری

اس قوم کی چار شاخین ہین ایک پہاڑخیل دوسری تارخیل تیسری احمدخیل چوتہی دولت خیل انکی قومیت کی نسبت اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ مورث اعلی انکا بطور وصلی قوم مہمند کے شامل ہوگیا اور دوسرے روایت یہہ ہی کہ اصل مین اس قوم کا مورث بھی مہمند کی قوم سے تہا ایک روز چند کس مہمند راہزنے کی واسطی گئی اور جب ارتکاب اس جرم کا کیا تو ایک شخص ملا یعنی اخوند جو اونکے ہمراہ تہا وہ الگ کہڑا ہوکر دیکہنی لگا تو سارقون مین سی ایک شخص نی بزبان پشتو کہا کہ ملاگورے یعنی اخوند دیکہتا ہی اوس روز سی اوسکا نام ملاگوری ہوکر وجہ تسمیہ اس قوم کا ہوا گرچہ اس روایت کی صحت مین شک ہوتا ہم فی الحال یہہ لوگ پہاڑی مہمندون کی ساتہہ مخلوط اور ہم غم ہین یہہ قوم

اکثر درہ تاترہ مین رہتے ہین اور رہزنے اور زمینداری کا پیشہ رکھتے ہین کل تعداد اسکے پانسو آدمی تبلاتی ہین اب ہماری عصر مین شاخ بہادرخیل کا ملک مسمی شینگی خان اور داد گل اور تارخیل مین مسمی خدری اور خیر وخان اور احمدخیل مین میر عالم ولد سکندر اور دولت خیل مین عصمت اللہ ملک ہین ؛

ذکر اولاد زمند پسر دویمی خرشبون ابن سرٹبن

شجرہ نسب زمند خواہ جمند

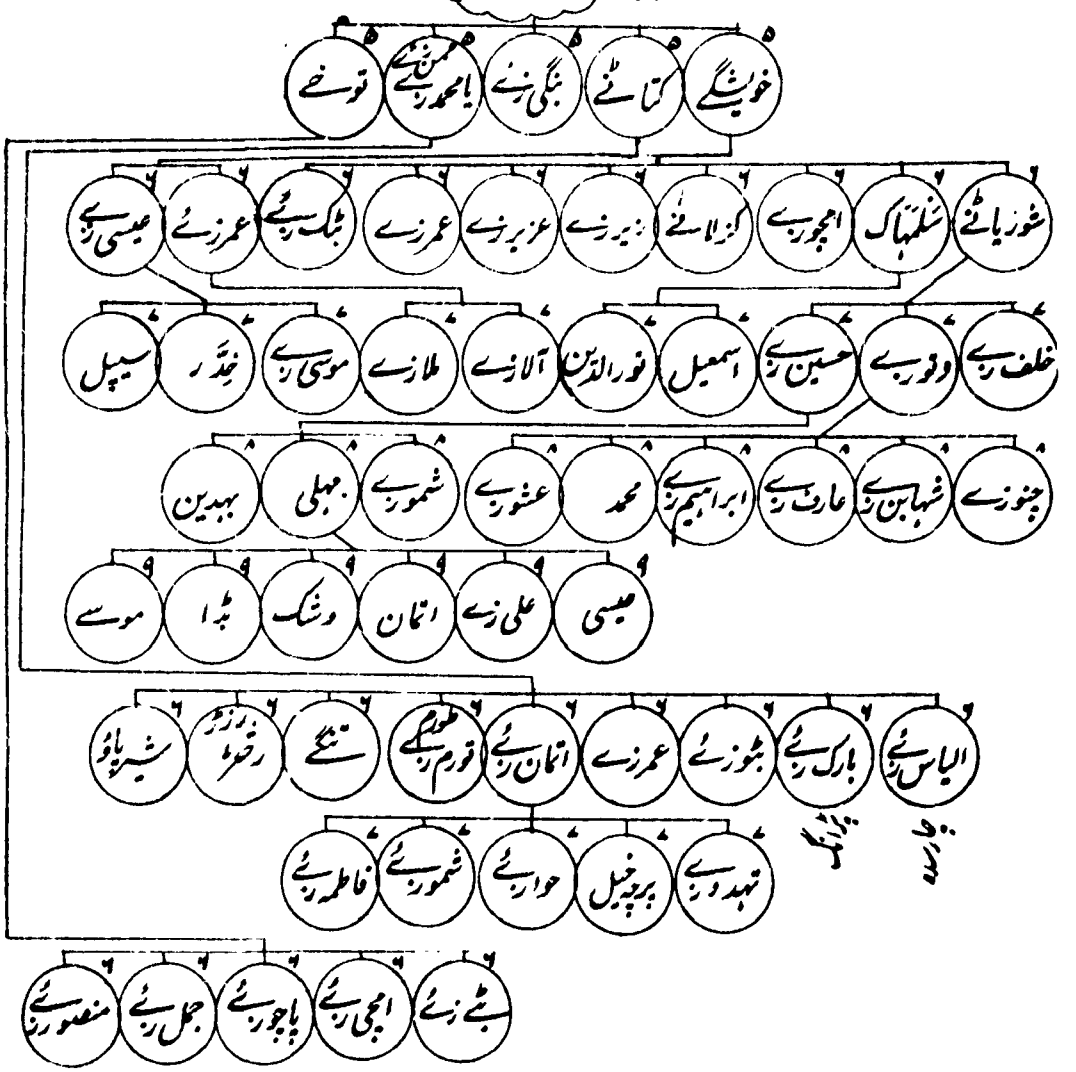

حال اس قوم کا

واضح ہو کہ قوم جمند ابتدا مین نواح قندہار علاقہ ارغسان کے متصل آباد تہی سنہ آٹھہ اور نو سو ہجری کے بیچ علاقہ پشین جسکو پشنگ بہی کہتی تہے اس قوم کی قبضہ مین تہا قوم ترین نی زور لاکر علاقہ پشین انسے لیلیا اور زمند جسکی بڑی شاخ خویشگے تہی اکثر پشین کی رہنے سے تنگ آکر مجبوراً اوس ملک کو چہوڑکر بعضے زمند ملتان مین جا آباد ہوئے اور شاخ خویشکے غزنین ہوکر کابل کے راستی درہ غور بند مین آباد ہوئی جہان فی الحال بہی کچہہ زمند اور خویشگی آباد ہین غور بند کی علاقہ مین بادام بہت پیدا ہوتی ہین اور خوب سرسبز ملک ہی اوسی عرصہ مین جب بابر بادشاہ نی ملک کابل پر قبضہ کرکے چند عرصہ کی بعد ہندوستان پر یورش کا ارادہ کیا تو شاخ خویشگی اور بعض دیگر زمند جنہون نی اپنا گذارہ غور بند وغیرہ مین تنگ دیکہا اپنی پیر کے اشارہ سی ہندوستان کیطرف روانہ ہوئے نقل ہی کہ اوس پیر نے اس قوم کو ایک مسمار یعنی میخ آہنی دی اور کہا کہ جسجگہہ یہہ مسمار زمین مین جاوی وہی تمہا ۔ا وطن ہوگا اکثر خویشگے اور بعض دیگر جمند خانہ کوچ کابل سی پشاور کے راستی ہندوستان کو روانہ ہوئے مسمی سلیم خان جمند اوسوقت اس قوم کا سردار تہا جس جگہہ اب شہر قصور ہی لاہور سی مشرق پہونچکر وطن استقامت کرکے اس قوم کی مرد اکثر زیر سرداری سلیم خان جمند بابر شاہ کی لشکر کے شامل ہوئی جو سلطان ابراہیم لودے کی مقابلہ کیواسطی ہند کو جاتا تہا جو لڑائی بابر شاہ اور سلطان ابراہیم کی باہم بمقام پانی پت واقع ہوئی روایت ہی کہ اوس لڑائی مین اس قوم کے ہفت صد آدمی بابر شاہ کیطرف سی مارے گئے اس وجہ سی بابر شاہ اور ہمایون اونپر بہت مہربانی کرتا تہا اور جب خویشگے اور زمند قصور مین قرار گزین ہوئی تو مسمی سپرہ نام بلوچ اپنی قوم کی جمعیت سے خٹکی کیطرف سی آکر غارت اور تاراج کرلیجاتا تہا اس دست برد کے انسداد کیواسطی بنگ زئی اور حسین زئی اور عارف زئی اور شاہین زئی اور کزلائی اور سلہاک لوگ مغرب کیطرف کہ جسکو برکلے یعنی اوپر والہ گانو کہتی ہین آباد ہوئے اسی راستے سپرہ حملہ کیا کرتا تہا انکی سدراہی اور مقابلہ سی محفوظ ہوئی اور عزیز زئی اور جنوزئے اور براہیم زئے

بطرف مشرق جسکو لرکلے کہتے ہین اقامت پذیر ہوئی اور باقی زمند جنکو مطلق جمند کہتی ہین طرف شمال آباد
ہوئی بعد اوسکے ابراہیم زئے بباعث دشمنی قوم جنوزئی یہان سے اوٹھہ کر قصبہ خوزجا مین چلے گئے اور اسطرح
اکثر سلیمانک بہی انجوزی اور حسین زئی کے مقابلہ سے عاجز آکر قصبہ ٹانده مین چلے گئے اور کچھہ قصور مین باقی
ہین و ربٹک زئی کچھہ ہیرو وال مین خانگی خصومت کی سبب جاکر آباد ہوئی فی زمانہ اس قوم کی زیادہ
تعداد افغانستان مین نہین ہی اور اسی سبب سے افغانستان مین اس قوم کا نام بہی اکثر لوگ نہین جانتے
زمند یا جمند کے چند گہر علاقہ پیشین اور قندہار وغیرہ نواح مین مغلو بانہ باقے ہین اور شاخ خوشگے
کا ایک گروہ درہ غوربند مین رہتا ہی اور ایک گانو علاقہ ہشت نگر ضلع پشاور موسومہ خوشگی آباد ہے
جسکو شجاعت خان شموزئے نے آباد کیا تہا اور چند گہر دریائی کابل کے غمال متصل علاقہ کوہی ہند
ہند اور درہ خیبر کے بیچ بہی خوشگیونکی ہین اور قصور ضلع لاہور مین خوشگی افغان آباد ہین جنکو وہانکے
لوگ صرف قصوریہ پٹہان کہتے ہین ؛

شاخ محمد زئی یا ممن زئے

قوم زمند یا جمند سکنای افغانستان سے شاخ محمد زئی زیادہ اور آرام مین ہی یہہ شاخ باقی نسل جمن
کی اخراج سے پہلی قوم یوسف زئی کی شامل نواح ارغسان سے بیدخل ہوئی اور پہر قوم یوسف زئے
کی ہمراہ جیساکہ یوسف زئی کی حال مین لکہا گیا حادثات کابل وغیرہ مین متفق رہی جب یوسف زیون
کی ساتہہ ننگرہار مین پہونچے تو وہان ایک خفیف تنازعہ پر یوسف زئی اور محمد زئی کی باہم لڑائی ہوئے
جسمین یوسف زئی کامیاب تو ہوئی مگر وہان رہ نسکے اور محمد زئی لوگ چند عرصہ ننگرہار مین رہی جب ملک
مشہو سردار یوسف زیون کی قوم دلازاک سے لڑائی کرنی چاہئی تو اوسنے بطور تنہ واتیہ محمد زیون کو اپنی
مدد کیواسطے طلب کیا اور محمد زئی اس وعدہ پر شامل ہوئی کہ علاقہ ہشت نگر ہم لینگی چنانچہ بعد فتح کے ملک
ہشت نگر کا محمد زیونکو ملا اور ابتک اونکے قبضہ مین ہی اور اونکے بڑی گانو ہشت نگر مین چار سدہ تنگی
نوشہرہ پڑانگ وغیرہ مین دستور اور رواج اور خوراک اور پوشاک انکی اکثر مطابق یوسف زئی لوگونکے
ہی اور پیشہ زمینداری رکہتے ہین کل تعداد اس شاخ کی آٹہہ ہزار گہر بتلاتے ہین غالب کہ ان مین کچھہ
اور قوم کی لوگ بہی شامل ہون گے

شجرہ نسب کانسی پسر سوم خرشبون ابن بٹر بن

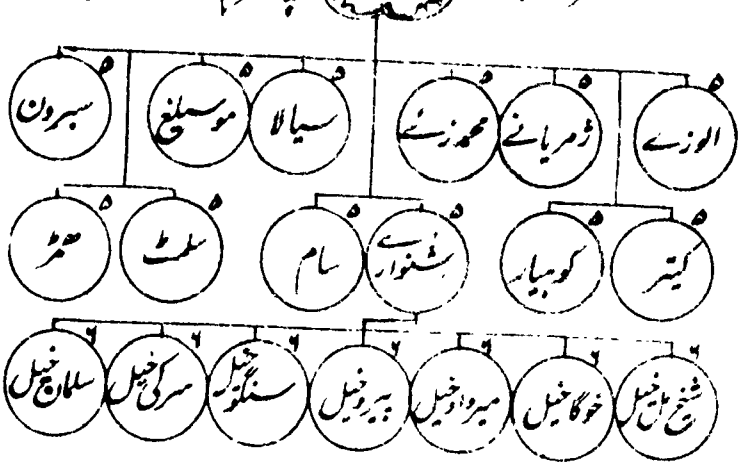

حال اس قوم کا

کانسی کی قوم سی سوائی شاخ شنواری جو نواح پیشاور مین رہتی ہی باقی شاخون کا کچھہ صحیح حال نہین ملتا اور شنواریون کا بھی بہت تھوڑا حال مل سکا اس قوم کی کسی آدمی سی باوجود تلاش مولف کی ملاقات نہین ہوسکی مگر دیگر ثقہ اشخاص سکنائی افغانستان مغربی کی زبانی معلوم ہوا کہ قوم کانسی کل اجتماع کسی خاص مقام پر نہین ہی متفرق جگہہ کوئی کوئی گہر اس قوم کا آبادی ہی اور ہندوستان اور دکھن مین بھی اس قوم کی لوگ کچھہ موجود ہین غرضکہ افغانستان مین سوائی شاخ شنواری کی باقی قوم کانسی قریب نابودی کے ہی شنواری بباعث آبادی نواح درہ خیبر خیبرے بھی کہلاتی ہین خیبری سوائی برہمند کے آفریدی اور زکی شنواری تین قومین ہین ان تینون مین سی شنواری درہ نیک چلن مشہور ہیز گار تاہم لوٹ اور حرام خوری سی کم پرہیز کرتے ہین کل تعداد شنواری کی دس ہزار گھر بیان کرتے ہین مگر شنواریان باجوڑ اور درہ شیگل علاقہ کونڑ وغیرہ بہے اس تعداد مین داخل ہین اس قوم کی لوگ وادی اور نشیب مین تو واسطے سکونت کوٹھے مستف رکھتے ہین مگر پہاڑون پر جہان گرمے کی موسم مین اکثر رہتے ہین چھہ مثل برہمندونکے بناتے ہین مستان مین چھوٹی پہاڑون مین بطور غار زمین کھود کر جانے سکونت

بعض لوگ بناتی ہین گرمی کی برداشت بہت کم کرسکتے ہین پیشہ قوم کا زمینداری اکثر اور نواح مینڈار
کے شنواری انار اور بادام وغیرہ میوہ جات و دیگر اشیاء کا بیوپار بھی کرتے ہین اور بعضے لوگ راہزنی
اور لوٹ پر بھی گذارہ کرتے ہین اور بوریا بافی و بادکش دستی اور چپلی مزدری سی بنانی کا اکثر پیشہ رکھتے ہین
اور یہہ چیزین پشاور اور جلال آباد مین بیچنے یا وہ فروخت کیواسطے لیجاتی ہین فی الحال قوم شنواری کے
ہفت شاخون کے نام سی شنواری سات تپے مشہور ہین تپہ شیخ مل خیل مین ملک اکرم اور آدم خان
سرگروہ ہین اور تپہ خوکا خیل مین پوسی اور پائندہ خان ملک ہین اور تپہ میرداد خیل مین نصیرالدین
اور تپہ پیروخیل مین گنجو خان ملک ہین قریب کل ہر مرد کی پاس تلوار اور تین ثلث کی پاس بندوقین
ہین بندوق کا نشانہ اچھا مارتی ہین مگر سوائی پہاڑ کی میدانی لڑائی مین کسی کام کی نہین ہین شنواری کے
ملک سی ہزار نا دمشہور ہی شنواری کی قوم سی شاخ سنگو خیل جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار مردمان اسلحہ بند
بیان کرتے ہین مشہور راہزن اور سارق ہی سنگو خیل قوم خوگیانی سی ملحق الحدود کوہ سفید کے مغربی حصہ
مین آبادہی جنگجوئی اور دلاوری انکی ضرب المثل ہے پستہ قد اور مضبوط آدمی ہوتے ہین اسلحہ آتشبار اور تلوار کے

○

سوای پتہر مارنی مین وہ لوگ مشہور عام مین کہتی ہین کہ اونکی ہاتہہ سی پتہر لگا ہوا کچہہ پیچہے نہین چہوڑتا +

نسب نامہ غورغشت ابن قیس عبدالرشید

فصل دوم بذکر اولاد غورغشت یا غرغوشت

نسب نامہ طاہر

روایت

مخزن افغانی کی ہی کہ تارن سید زادہ تہا کاکڑ نے بطور پسر متبنی اسکی پرورش کری اور اوسی قوم کی شادی کرنی اور رہنی سی اوسکی اولاد مخلوط ہوگئے اکثر تارن علاقہ قندہار مین آباد ہین اور آستانہ کہجو جاتی ہین اور کہتی ہین کہ ہم طاہر آب شناس کی نسل سی ہین جو سلطان محمود غزنوی کی عصر مین آب شناسی کی کام مین یکتا زمانہ تہا اور اسکی راہبری کا بڑی کہود وائے جاتی تہین"

شجرہ نسب ناغہ ابن دانی

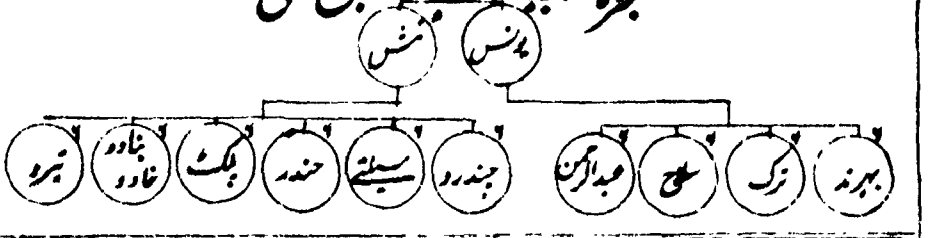

شجرہ نسب پنے کے ابن دانی

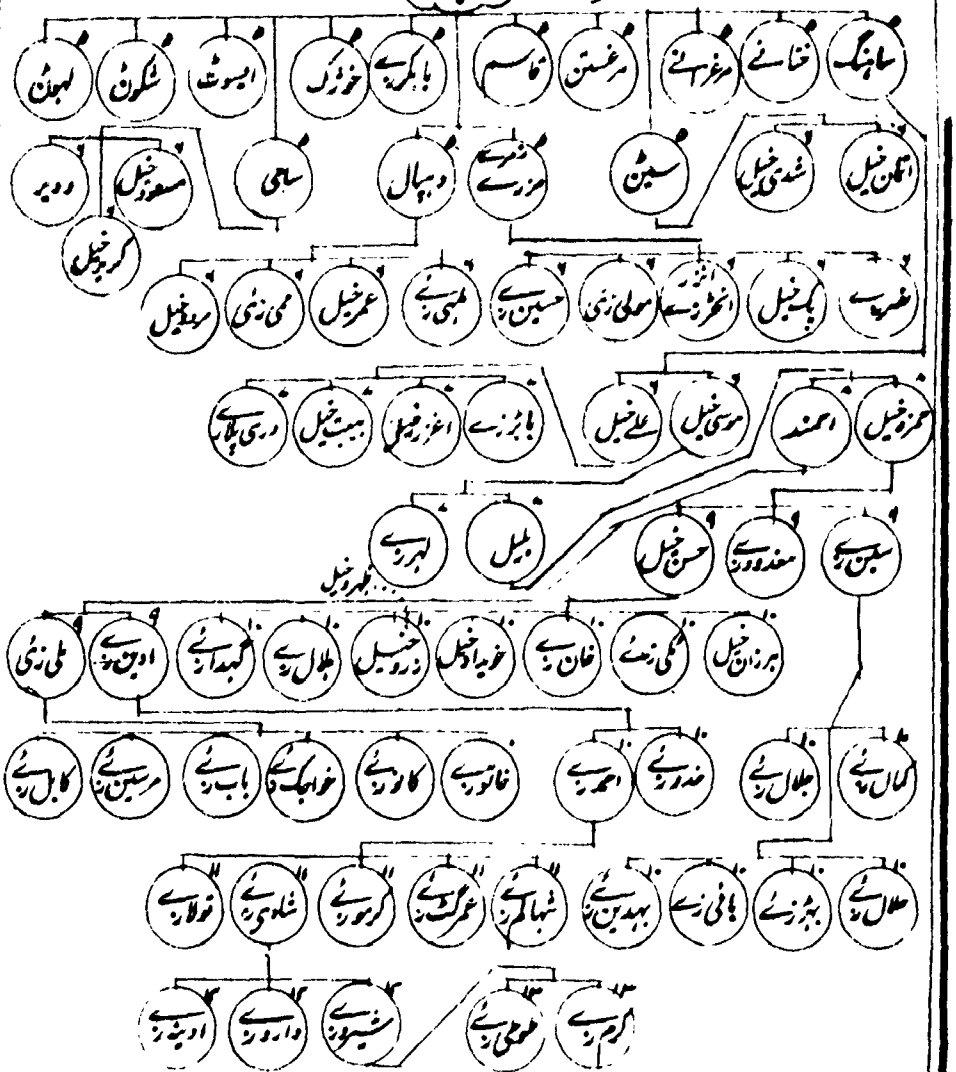

شجرہ نسب داؤدے ابن دانی

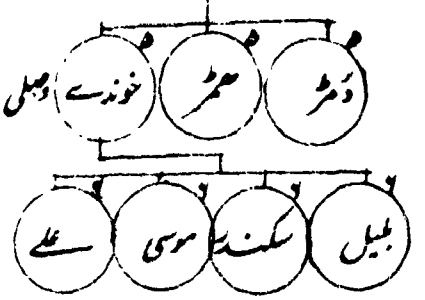

شجرہ نسب بابے ابن غرغشت

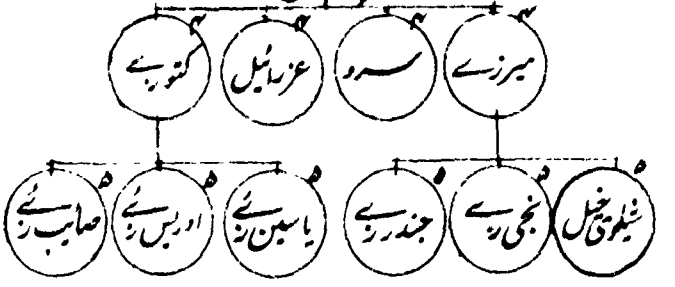

نوٹ

مخزن افغانی کی روایت ہے کہ بابی ابن غرغشت نے اپنے ہر چہار پسران کی نام باسم پاک چار فرشتگان مقربین جبرائیلؑ - مکائیلؑ - اسرافیلؑ - عزرائیلؑ رکھا تھا مگر باقی افغانوں نے اسکو ملامت اور سرزنش کی سو اوسنے نام فرزندان خود بدل کہی جیسا کہ اوپر درج ہین مگر عزرائیل کا دوسرا نام نہین لکھا گیا ؛

حال قوم غرغشت

شجرہ نسب سی معلوم ہوگا کہ غرغشت قیس عبدالرشید کا میانہ بیٹا تہا غرغشت کی اولاد کی چہہ بڑے قومون مین سی جنکی تفصیل شجرہ نسب مین درج ہی قوم کاکڑ زیادہ تر مشہور اور قوی ہی یہان تک کہ بعض لوگ کل اقوام غرغشت کو کاکڑ کی شاخین سمجہتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس قوم کے کل لوگ خود بہی اپنی آپکو کاکڑ کہلاتی ہین قوم غورغشتی کا جو اوپر شجرہ نسب درج ہوا ہی وہ کچہہ مخزن افغانی سی لیا گیا اور کچہہ اس قوم کی تین کس ثقہ اشخاص کی زبان سی تحریر ہوا اور اونکی زبان کا ثبوت اسطرح حاصل کیا گیا کہ تا حال ان اسمہائی مندرجہ شجرہ نسب پر اس قوم کی شاخون کی نام مشہور ہوتے جاتی ہین باوجود اسقدر کوشش کے مؤلف قوم غرغشتی کا تمام شجرہ نسب حال کی شاخون تک حاصل نہ کرسکا اور میرے سمجہہ مین اس قوم کا کرسی نامہ شاخوار ضروری حد تک دریافت کرنا اب تک بہی باقی ہی گو شجرہ نسب مندرجہ بالا سی اس قوم کی بڑی شاخون کی نام اور تعلق باہمی معلوم ہوسکیگا الا تاہم ممکن ہے کہ اسمین بہی کچہہ فروگذاشت ہو اور باعث شبہ اطمینان کا یہہ ہی کہ یہہ قوم دور رہتی ہے اور انکی آمد رفت اسطرف بہت کم ہے اور جو معتبر اشخاص تین کس بسعی تمام مؤلف کو ملی اونکو کامل حد تک واقفیت نہ تہی پس ایسی مشکل کی حالت مین جو کچہہ حال اس قوم کا مؤلف کو مل سکا اوسکو شاخوار ذیل مین لکہا جاتا ہی:

شاخ کاکڑ

اولاد ابن غرغشت کی چار بیٹون سی کاکڑ بڑا بیٹا تہا جسکی بیشمار اولاد ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہی کاکڑ کے ملک کی شمالی حد ہی جو ملک غلزئی کی جنوبی سرحد ہی اور شمال مائل مغرب علاقہ ارغسان ہی اور نزدیک حصہ توبہ کا جو قوم اچک زئی درانی کی قبضی مین ہی مغرب اور جنوب کیطرف بلوچستان کی حد اور کچہہ سپین ترین کا علاقہ ہے اور کوہ سلیمان کے شاخ نصف تمام کاکڑ کا ملک قریب ایکسو میل ہر طرف سی جو رس ہوگا اور تمام علاقہ پہاڑ اور پہاڑون سی گہرا ہوا ہی جنمین سی ایک اونچا پہاڑ شمال سی جنوب کو لمبا چلا گیا ہی اس پہاڑ کے مغربی طرف آکر آدمی شمال سی آوے تو پہلے جگہہ

جہان پہونچتا ہی سیونا دراغ ہی جو ایک اونچا سرو غیر آباد میدان خالی چرائی مویشی کی لایق ہے مگر اب کچھہ آبادی ہوتی جاتی ہی اور جب کاکڑ کے علاقہ تو بہ کیطرف اور جنوب کو آومی آوے تو وہ اونچا میدان ختم ہوجاتا ہی مگر اوسکی مغرب رو بہت وادی پہاڑ کے بیچ نشیب مین ہین جنمین سے توزہ مزغہ - برشور - زرین - توکے - ہنہ - زیادہ تر مشہور ہین - ان جملہ وادیون کے دہانہ مغرب بے طرف ہین ٭

وادی برشور

زیادہ ذکر کے لایق ہی اسکی شروع چشمہ لوٹہرہ کی پاس سی ہی اور راہ سے نالہ کے کنارون پر بہہ وادی علاقہ پشین تک جاتی ہی اسکی شمالی حد تو بہ کا علاقہ ہی اور جنوب کیطرف ایک سخت پہاڑ ہی اس وادی کا اوپر والا حصہ تنگ اور جنگل سے بہرا ہوا ہی مگر نیچے والا حصہ آبادی ہی اور زرخیز جو کچھہ پیداوار نباتات خراسان مین ہوتی ہی وہ اس علاقہ مین بہی پیدا ہوتی ہی اگر اسکی بیچ دوسری قوم آباد نہوتی تو یہہ وادی بہی ملک پشین کا ایک حصہ تصور ہوتا کیونکہ بیچ مین کوی حد فاصل نہین ہی اس علاقہ مین قوم ترغرے اور سنٹیہ نسل کاکڑ کی شاخین زیادہ تر آباد ہین

ہنہ کی وادی

کا دہان علاقہ شال مین پہونچتا ہی اور اسکا سر کوتل چہپر کے متصل سی شروع ہوتا ہی اسجگہہ سی ایک بڑے سخت چڑہائی چڑہ کر ایک راستہ وادی ژورہ کو جاتا ہی شال کے علاقہ مین بہی قوم کاکڑ کی ایک شاخ آبادی ہی - احمد شاہ ابدالی بادشاہ افغانستان نی نصیر خان والی بلوچستان کو بعوض خدمتگذاری دیا تہا فی الحال اگرچہ برای نام بلوچستان کی تعلق ہی مگر باعث ضعف ریاست بلوچستان وہان کی لوگ خود سر سمجہنی چاہیئے - علاوہ انکی چہوٹے چہوٹے علاقہ جات مغربے حصہ ملک کاکڑ کے بیچ بہت ہین

گوسہ صحرا کوٹہ توزہ وغیرہ

کنجوغے

ایک تنگ وادی ہی کنڈ کے پہاڑ کی مغرب بے طرف اور اوسکی زمین عمدہ اور اکثر جگہہ خوب آباد ہی

بہار کے موسم مین تمام وادی اور پہاڑ ملحقہ سرسبز اور پھولون سے گلزار معلوم ہوتا ہے وادی کنجوغے بھی اوپر سے تنگ ہے مگر بتدریج نیچے کیطرف فراخ ہوتی جاتی ہے اور تخمیناً تیس میل تک طویل ہے جنوب مائل مغرب کو اس وادی کا وہ حصہ جو چوڑا ہے کنجوغے نہین کہلاتا اور سکی بیچ چند دیہات بھی ہین جنمین چالیس پچاس گھر کے آبادی ہوتی ہے اونکی نواح مین آبادی اچھی ہے مگر اکثر جگہہ گاہ بان اپنے بھیڑ

کے رمہ چراتے ہوئے دیکھائی دیتے ہین تمام سکنائی اس علاقہ کی ایک شاخ قوم سنٹیہ نسل کاکڑ سے ہین اس علاقہ کا خان اُوڑگس مین رہتا ہے

علاقہ بوری

ایک وسیع اور طویل میدان آباد اور زرخیز ہے بوری کو بعضی لوگ پشاور کی میدان کی برابر آبادی اور وسعت مین بیان کرتے ہین نہین معلوم کہ یہہ روایت صحیح ہے یا نہین مگر یہہ سچ ہے کہ یہہ علاقہ خوب آباد اور سرسبز ہے اور یہانکے لوگ سب کاشتکاری کا پیشہ رکھتے ہین ایک اچھی ندی بوری کی بیچ جاری ہے طرف جنوب مائل مغرب کو اور سوائے اوسکے چھوٹے پہاڑی نالون سے بہے سیرابے زمینات ہوتے ہے اور چند کاریزون سے بھی آب پاشی کرتے ہین پیداوار عمدہ ہوتی ہے یورپ کی بعضے میوہ بھی اسمین ملتے ہین مگر شفتالو نہین ہوتی اور لوگ گانو مین کوٹھون کے اندر رہتے ہین مگر بعض گرمی کی موسم مین کوڈل بنا کر گانو سے ذرہ فاصلہ پر رہتے ہین ملک بوری مین بارہ علیحدہ شاخ آباد ہین اور یہہ تمام شاخین قوم سنجر خواہ سورانی ابن تفرق نسبیرہ کاکڑ کی نسل سے ایک حصہ مین خصوص زیادہ تر قوم غربے خیل رہتی ہے ان ہر ایک شاخ کے چند گانو اپنے اپنے آباد ہین جو زبر علیحدہ علیحدہ منشر دیہہ کے ہین گرچہ کاکڑ کے پہاڑی ملک مین اور بھی علاقہ جات خورد اس قوم سے مملو ہین مگر بخوف طوالت اونکا ذکر ترک کیا گیا ؛

دستور اور رواج

ایسی بڑی قوم مین جیسی کہ کاکڑ ہے ایک ہی دستور اور رواج نہین ہوتا خصوصاً کاکڑ کی قوم اوپر سے جیسا کہ شجرہ نسب مین دیکھوگے بیس شاخون سے کم مین تقسیم نہین ہے اور پھر ان شاخون سے کئی چھوٹی شاخون مین تقسیم ہوکر دور دراز ملک مین پھیل گئی ہین اسی سبب سے اونکے راہ و رسم اور پیشہ کچھہ مختلف ہوگئی ہین اور

اس کل قوم پر کوئی ایک بڑا خان نہین ہی جو کاکڑ کی شاخ علاقہ برشور مین رہتی ہے اونکا رواج اور دستور
اپنی ہمسوانہ قوم ترین سی ملتا ہے اور باقی جو مغربی کاکڑ ہین اونکی پوشاک اور دستور اچک زئی درانی
سی کچھہ موافق اور جو تنازعات باہمی قوم ہون وہ گانو کا ملک باتفاق سفید ریشان دیہ اکثر صلح یا تجویز سے
فیصلہ کرتا ہی مگر مشرقی کاکڑون مین ذرہ زیادہ بی انتظامی ہی بوری کی رہنی والی عربی خیل اکثر آپسمین
لڑتے ہین اگرچہ بعضی اوقات منصف اور سفید ریش رفع تنازع مین کوشش کرتے ہین مگر عموماً تلوار
سی فیصلہ ہوتا ہی اور اتمان خیل اور دمڑ کے باہم بہت اکثر دشمنی رہتے ہی ؛

پیشہ

کاکڑ کی قوم زیادہ تر دو کام مین مشغول ہی زراعت کاری اور مالداری اور چونکہ زمینات زرعی اس بیشمار
قوم کی گذارہ کیواسطی کافی نہین ہین اسواسطی گلہ بانون کی تعداد بہی قریب نصف کی ہوگی اپنی پیشہ مین
محنتی اور جورکش ہین پہاڑون کے بیچ سیاہ خیمہ یعنی کیژدے چروایون کی اور رمہ بہیڈیون کی بہت نظر
آتی ہین اکثر اپنی قوم کے مقبوضہ پہاڑون مین چار یا پانچ سیاہ خیمہ ایک جگہہ شامل لگاکر چرائی کا گذارہ
کرتی ہین مگر بعضی اوقات بباعث کمی گہاس علاقہ خود یہہ لوگ ایک بڑا کمپو جمع ہوکر جسمین چالیس سے
سو تک کیژدی ہوتی ہین واسطی چرائی مویشی دوسرے قوم کے ملک مین جاتی ہین مشرق والی کاکڑ زیادہ تر
بہیڈی اور بکری کی رمہ رکہتی ہین اور بیل بہی مگر مغرب والون مین شتر بہی رکہنی کا دستور ہے
دستکاری کا کام کاکڑ بہت تہوڑا کرتے ہین مگر تجارت سی عار نہین کرتے الا اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہین
بہیڈی کی اون زیادہ قندہار کیطرف انکی ملک سی جاتی ہے اور کچھہ مشرق کیجانب بہی آتی ہی گوسنی اور
نمدیارچات کیواسطی یہہ لوگ خود اون سی بناتی ہین اور بعض کاکڑ خصوص کوٹہ اور جنوبی طرف کی رہنی والے
غارتگری اور رہزنی راستہ درہ بولان وغیرہ بہی کیا کرتے ہین اس قوم کی لوگ ہینگ واسطی تجارت کی ہرات
کے پہاڑون سی بہت لاتی ہین ؛

عادات

یہہ قوم سادہ لوح ہی علم کے شوق مطلق نہین مگر قرآن شریف بعضی لوگ پڑہتے ہین ملا کی تابعدار مگر اونکو کچہہ سی خیرات وغیرہ کم دیتے ہین مکار اور تعویذ نویس اخوند اور پیرون کی معتقد ہوتی ہین گرچہ اونکے تربیت مین علمیت نہین ہی مگر تاہم دروغگوئی کم ہے مغربے کا کڑ صلح پسند اور آشتی خواہ ہین اونمین سرقہ اور ڈکیتی اور سرقہ بالجبر کم ہی مگر شرقے اور جنوبی اس معاملہ مین اونسی کچہہ مخالف عادت رکہتی ہین تاہم بنظر کل حالات اس قوم کے یہہ بات لکہی جاسکتی ہی کہ عام جلن اس قوم کا کچہہ زیادہ خراب نہین ہی عورات مستور نہین ہوتین اور قریب ہر شام خصوص چاندنی کی راتون مین بعد فراغت طعام شبینہ مرد اور عورات علیحدہ گروہون مین بیٹہہ کر اپنی وطن کی طرز پر گاتی بجاتے ہین اور خوش طبع مخلوق ہی ؛

خوراک

اس قوم مین اپنی اپنی علاقہ مسکونہ کی پیداوار اقسام غلہ کی لحاظ پر ہوتی ہی عموماً جوار گندم اور نہری زمینات والی چاول بہی کہاتی ہین لحم بہیڑی کا زیادہ زمستان مین کہایا جاتا ہی اور فروت کو بہت خوشی کی ساتہہ کہاتی ہین مہمان نوازی کچہہ بہت تپاک سی نہین ہوتے تاہم مہمان قدرمند کو اپنے معمولی خوراک سی اچہا کہانا دیتی ہین ؛

پوشاک

کاکڑون کی زیادہ تر اون یعنی پشم سفید گوسفندون سی بنائی جاتی ہی اور خود یہہ لوگ اور انکی عورات بطور نمد کے صابون اور پانی ملاکر پشم کا ایک موٹا نمد بناتی ہین اور پہر اوس سی اپنی وضع پر پوشش تیار کرلیتی ہین انکی نمدی پارچات مین سی کوئی کوئی مشہور ہی جو قمیص کی جگہہ ایک فراخ اور لمبا فرغل کیطرح پہرتے ہین اور جاڑی کے موسم مین وہی رضائی کا کام بہی دیتا ہی کہتی ہین کہ احمد شاہ ابدالی اپنی عصر مین ایک روز توبہ کے پہاڑ پر شکار کہیلتا تہا اوسجگہہ اوسنے کوئی پوشش کاکڑون سی اسر جامہ کا نام پوچہہ کر کہا کہ اسکو راحت جامہ کہنا چاہئی کیونکہ ایسی ملک مین آرام دینی والی چیز ہے اسر

اونی پوشش اور کثرت تعداد قوم کی سبب سے افغانون مین ایک مقولہ مشہور ہے ؎ کہ کاکڑ وخمتا
دزللہ ٭ گز دروپی بہ خرخیدلہ ٭ کہ ہندوانو غلہ خوڑلہ ٭ سیر بہ دروپی نشوہ موندلہ ٭ جسکا معنی یہہ ہے
کہ اگر کاکڑ کپڑا سوتی پہنتی تو روپیہ کا ایک گز بکتا اور جو ہندو غلہ کہاتی تو ایک سیر بہی ہاتہہ نہ آتا کیونکہ
بہ نسبت اوسکی کہ جتنی ہندو ترکاری خور ہین افغان اوس سی ہندوؤنکو زیادہ سبزے خور سمجہتی ہین
گرچہ اسمین شک نہین کہ اونی پوشش زیادہ ہی مگر تاہم اکثر مغربی کاکڑ صحرائی درانیون کے
مطابق کچہہ وضع پوشش کی رکہتی ہین علاقہ بوری کی رہنی والے کاکڑ قمیص کپڑا کا پہرتے ہین اور
سر پر بجای ٹوپی کی لونگی باندہتی ہین اور بعضی کمر کے ساتہہ بہی لونگی باندہتی ہین اور دیگر مشرقی
کاکڑ بہی زیادہ تر بوری والونکے ہم طرز ہین مگر درمیان کی رہنی والی کاکڑ بہت سادہ لوح ہین یہہ
پاجامہ بہی اون کا چہوٹا زانون سی ذرا نیچے تک پہرتے ہین اور گرمی کی موسم مین کمر سی اوپر تک
اکثر برہنہ رہتی ہین اور زمستان مین چمڑا گوسفند کے پوستین یا نمد کا چوغہ یعنے راحت جامہ استعمال
مین لاتی ہین اور بعضی ایسی بہی ہین کہ شلوار کا کام بہی پوستین دراز اور کوسی سی لیتی ہین درمیان
کی رہنی والی کاکڑون مین بہ نسبت زراعت کارون کی مالدار زیادہ ہین اور بہیدے کے رسون کیطرح
بیل اور گائی کے گلے بہی بہت رکہتی ہین اور بعضی لوگ خیبرے لوگون کیطرح غار کہود کر اوسمین رہتی
ہین باوجود جہالت صلح طلب اور بی نقصان مخلوق ہی

مذہب

کاکڑ کی قوم جملہ سنی مسلمان ہین مگر اپنی مذہبی فرایض کے احکام سی کم واقف اور سوای عمر رسیدہ آدمیون
کی نماز کم پڑہتی ہین خوبی انمین صرف اتنی ہی کہ تعصب فضول نہین رکہتے ٭

خانگی فساد

کاکڑون کے بیچ بہت کم ہی گو عربے خیل کی بعضی شاخین آپسمین کچہہ فساد رکہتی ہین اور اتمان خیل
اور دمڑ بہی لڑتی ہین مگر باوجود کمی فساد گوندی اور جنبہ سی خالے نہین ہین

دشمن بیرونی

کاکڑون کا موروثی دشمن قوم بلوچ ہی ہمیشہ اونکے آپسمین تاخت اور کشت خون رہتی ہی اور ایک
دوسرے کے نام کے بہی دشمن ہین گرچہ بہت عرصہ سی لشکرکشی ایکدوسری کی ملک پر نہین کری
مگر ہر ایک فریق غنیم کی نقصان رسانی کی واسطی گہات مین رہتا ہی وہ مشہور لڑائی جو باہم سنٹیہ
کاکڑ اور بلوچون کی طماس خان کاکڑ کیوقت مین ہوئی اوسکو قریب سو برس کی عرصہ گذرا ہوگا اور
حال اس لڑائی کا اس طرز پر ہی کہ کاکڑون کی تاخت سی بلوچون نی غصہ کہا کر چہہ ہزار بلوچون کا
لشکر زیر حکم نصیر خان والی بلوچستان علاقہ شال مین واسطی یورش کی جمع ہوا کاکڑ اونکے معاند خوف
کہا کر بمقام دوزخ یا دوژک جا کر پناہ گزین ہوئی یہہ جگہہ ایک پتہر دار میدان ہی اوپر اون پہاڑونکے
جو وادی ژورہ کے مغربی طرف ہین اس موقع کی چڑہائی بہت دشوار گذار ہی اور اکثر اطراف کہڑے
پہاڑ ہین جو گذرگاہ نہین رکہتی بلوچون نی شال کی طرف سی اسموقع پر حملہ کرنیکا راستہ دشوار سمجہکر وادی
ہنہ کیجانب سی جا کر بعد عبور کرنے ایک سخت پہاڑ کے ایک تنگ وادی کی اوپر چڑہ گئی جہان سی آسان
راستہ دوزخ خواہ دوژک قرارگاہ کاکڑون کو جاتا تہا طماس خان جو اون کاکڑونکا سرگروہ تہا اوسنی
غنیم کو آنی دیا جب تک سب سے آخری سخت چڑہائی تک پہونچی یہان بلوچون پر کاکڑون نی زیر حکم
طماس خان دلاور سردار کے حملہ کیا اور قریب کل کی سب بلوچ معہ فاضل خان اونکی افسر کے مارے
گئی تب سی کوئی نمایان حملہ بلوچون نی کاکڑون کی ملک پر نہین کیا ترین کی قوم سی بہی کاکڑون کی کچہہ
دشمنی تہی چنانچہ احمد شاہ ابدالی کی وقت شاخ سنٹیہ کاکڑ کی بی اتفاقی کی سبب سے ترینون نی اپنے
حملون سی کنجوغانی کی کاکڑون کو مجبور اور تنگ کر دیا تہا تب رئیس اورگس کا جو اپنی قوم کی بی اتفاقی
سی لاچار تہا احمد شاہ ابدالی کی پاس دادخواہ گیا جب بادشاہ توبہ مین شکار کرتا تہا اور اس رئیس
نی بادشاہ کی حضور مین اپنی سر پر آگ رکہکر فریاد کری اور بادشاہ نی اوسکی عرض سنکر اسطرح
داد رسانی کری کہ ایک دستہ اپنی فوج کا واسطی دبانی ترینون کی اونکی ملک مین بہیجدیا اور قوم سنٹیہ
کاکڑ کے نام ایک رقم یعنی فرمان جاری کیا کہ اپنی خان کی اطاعت اور تعمیل احکام کرو تب پہر سب

قوم سنٹیہ باہم متفق ہوگئی جس سبب سے ترین جرات نہ کرسکے فی الحال کچہہ زیادہ پرخاش ترینون سی نہین معلوم ہوتی اور باقی اقوام ہمسوانہ سی بہی کچہہ سخت بدی نہین ہی مگر قوم وزیری اور کاکڑ کی باہم کبہی کبہی تاخت اور لڑائی ہوتی ہی وزیری غارتگری کی واسطی تاخت کرتے ہین اور کاکڑ اطلاع پاکر اونکا تعاقب یا مقابلہ کرتے ہین جیسا کہ پارسال تین سو سوار اور پیدل وزیرون نی علاقہ ژوب کے مشرقے اور جنوبی پہاڑون مین کاکڑون کی رمی لوٹنی کی واسطی حملہ کیا اٹہارہ وزیری ماری گئی اور چہہ کاکڑ کام آئی وزیرون کی مردی بہی وہان چہوٹ گئی

شمار قوم

قوم کاکڑ کی تعداد مین مختلف روایات ہین بعضی بارہ لاکہہ بعضی اٹہارہ لاکہہ کوئی نو لاکہہ بیان کرتے ہین ایسی اختلاف کی حالت مین صحیح اور اطمینان کی ساتہہ تعداد لکہنی دشوار ہی مگر غالبًا قوم کاکڑ کی ذی روح پانچ لاکہہ سی کم نہین ہونگی اس قوم کی مرد گرچہ سادہ لوحی کی سبب فن سپاہگری نہین جانتی مگر سیدہا لڑنے مین اچہی سپاہی ہین گو صاحب عزم نہین بندوق بتی دار لامبی جسکی زد دور تک ہوتی ہی اور اکثر دو پایہ رکہتی ہین اور بعضی آدمی اچہی نشانہ باز ہوتے ہین بہ نسبت تعداد اشخاص قابل اسلحہ بندی بندوق تین ربع کم ہی یعنی ایک ربع بندوق والی ہونگے تلوار قریب کل کے ہر مرد کے پاس ہوتی ہی مگر اکثر اپنی ملک کی بیچ بی اسلحہ پہرتے ہین سوار کاکڑون مین بہت نہین ہین گہوڑی رکہنی کا دستور کم ہے ؛

لوبہ

ہر قسم کی بازی اور کہیل کو لوبہ کہتی ہین مگر اسجگہہ لفظ لوبہ سی ایک عجیب واہیات کہیل سی مراد ہی وہ یہہ کہ اکثر اوقات بعد فراغت طعام شب ناکتخدا مرد اور دوشیزہ دختران گانو سی باہر جمع ہوکر بآواز بلند کہتی ہین پیر مژندہ ژوندی دے یعنی پیر مر نہین گیا جیتا ہی اور پہر یہہ ذکر کرتے ہوئی اپنی آپکو دیوانہ کی طرح مست کردیتی ہین راوی کہتا ہی کہ ایسی حالت اور وقت مین بہت بدعت اور بدکاری باہم اون نوخیز جوان اور ناکتخدا عورات کی ہوتی ہی مگر اب یہہ رسم جو پیر تاریک کی مریدون سی چلے تہی قریب نابودی کی ہی قوم ترین مین یہہ کہیل بنام ٹیسرے کے مشہور ہی ؛

ذکر قوم ناغر

شجرہ نسب دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ ناغر ابن دانی کی قوم اوپر سی دو شاخ ہی اونسی نیچی کئے فرعے نکلتی ہین تحقیقات سی اس قوم کا مفصل حال نہین مل سکا اتنا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قوم کچہہ مشہور نہین اور تہوڑی لوگ ہین جو کاکڑون کی بیچ خلط ہوگئے ہون گی ایک ہوشیار آدمی کہتا ہی کہ شاخ دمہڑ نسل کاکڑ کی شامل ناغر رہتی ہین ؛

قوم پنی

اس قوم کا شجرہ نسب اوپر درج ہوچکا ہی جس سی تفصیل اور تقسیم شاخوار معلوم ہوگی اس قوم کی بہی شاخین کاکڑ کے شامل رہتی ہین اور کاکڑ کی ملک کی شامل قوم پنی کا علاقہ سیوی ہی اگر مسافر علاقہ ڈاڈر سے پہلی منزل شمال کی طرف جاتا ہی تو سیوی مین پہونچتا ہی یہہ علاقہ سیوی ایک سخت مٹی کا میدان ہی اور بعضی جگہہ پہاڑی نالی نکلتی ہین جنسی سیرابی کا فایدہ ہوتا ہی سیوی ڈاڈر کا نیل بہت عمدہ ہوتا ہی جو قندہار اور ایران مین ملتان کی نیل سی زیادہ پسند کیا جاتا ہی اور خیرپور کے نیل سی برابر سمجہتی ہین ایسوٹ اور موسی خیل کاکڑون کی علاقہ سی مشرقی جانب ایک بیرونق پہاڑ اور صحرا مین رہتی ہین اور موسی خیل کی بڑی دو شاخون مین سی بلیل کی نسل زیادہ ہی جو اکثر زراعت کاری کا پیشہ رکہتی ہین اور لہرزئی دوسری شاخ بہ نسبت بلیل کے کم ہی اور اس شاخ کی لوگ زیادہ تر گاربانی اور مالداری کا کام کرتے ہین شاخ لہون علاقہ چیخن اور کندر مین رہتی ہین جو ملک کاکڑ کی مغربی حصہ مین ہی انکی مسکونہ علاقہ سی نمک شورہ زمینات سی نکلتا ہی اور اس کام کے لوگ اوس نمک کو جمع کرکے بذریعہ باربرداری شتران و نرگاوان قندہار اور کاکڑ مند و خیل کی ملک وغیرہ علاقہ جات ملحقہ مین فروخت کی واسطی لیجاتی ہین اور عموماً غلہ کے مبادلہ مین اوسکو فروخت کرتے ہین بعضی اوقات جب غلہ گران ہو تو ہم وزن غلہ کی وہ شور نمک دیتی ہین اور کبہی دو چند غلہ جو وہ لی لیتی ہین پنی لوگ دستور اور رواج مین مطابق کاکڑ کی ہین الا شاخ امزری جو اوستریانی کی ملک سے مغرب آباد ہی اوسکا دستور اور رواج قوم شیرانی سی ملتا ہی مگر شیرانیون سی نیک چلن اور کم آزار ہین کل تعداد

قوم بنی کی جو اپنی قدیمہ علاقہ مین آباد ہے قریب اسی ہزار آدمی کی تبلاتی ہین اس قوم کے اُن شاخون کا ذکر جو اور ملکون مین چلے گئے ہین اس فصل کی اخیر مین ہوگا

قوم داودی

اس قوم کی لوگ بہی تہوڑی آدمی ہین اور قوم کاکڑ کی شامل اور متعلق سمجہی جاتی ہین شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ قوم داودی کی تیسرے شاخ باسم خوندی مشہور ہی بموجب روایت مخزن افغانی شاخ خوندی نسل صلبی داودی کی نہین ہی وہ اسطرح وصل ہوئی کہ داودی ابن دانی اپنی باپ کی زندگی مین گہوڑے سوداگری کی واسطے گیا تہا اوس سفر مین اوسکو ایک عورت جمیلہ معہ اپنی پسر موسوم سید حسن کی ملی داودی نی اوس عورت سی وطن پوچہا اوسنی جواب دیا کہ خجند سی آتی ہون اور یہہ لڑکا سید زادہ ہی اوس ملک مین قحط پڑا ہی مین چاہتی ہون کہ اپنی خواہر کلان کی پاس ملتان مین جاؤن داودی نی اوسکو ملتان پہونچا کر وہان اوسکی خواہر کے صلاح سی اپنی نکاح مین کر لیا حسن اوسکی پہلے شوہر کے پسر نے طریقہ لونڈی اور روزدی کا اختیار کیا مگر چند مدت کی بعد اوس مذموم پیشہ سی تایب ہوا اوسکی چار پسر ہوئی اور چونکہ حسن خجندی تہا بہ تغیر لہجہ پشتو اور اختصار لفظ افغان اوسکی نسل کو اپنے روزمرہ مین خوندی کہتی ہین ؛

قوم بابی

غرغشت کی نسل سی ہی جہان تک مل سکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا اس قوم کا حال بہی بہت تہوڑا ملا ہی اگرچہ اسکی تعداد تین ہزار آدمی سی زیادہ نہین تبلاتی مگر افغانون مین سی بابی لوگ قندہار اور قلات نصیر کی طرف بڑی صاحب ہمت سوداگر ہین اور نیک معاشی اور اپنی محنت کی سبب سے آسودہ حال اور اکثر غنی ہین اس شاخ کی آدمی نیک چلن اور بامروت مشہور ہین اگر اور افغان بہی بجائے رہزنی اور لوٹ کہسوٹ کی انکی طرح حلال مال کی حصول کی کوشش کرین تو آسودگی اور نیکنامے دنیاوی کی سوای عذاب عقبی سی بہی نجات پاوین قوم بابی کی اہل دول لوگون کی پوشاک

ورخوراک اکثر امیرانہ درانی وضع سی مطابق ہی قوم بابی اور ابدالی درانی کی پورانی دشمنی تہی مسماۃ مراد قوم ابدالی کو قوم بابی کا خان بلا استرضائی والدین لیگیا تہا اوسن بات پر دشمنی شروع ہوئی تہی کہتی ہین کہ پہلی حملہ مین مسماۃ مراد ونی جو اوسوقت اپنی قوم ابدالی مین تیحرات کوا بدالیون کی ترش تیرون کی چاہ مین پہینک دئی اس دغا دہی سی ابدالیون نی شکست کہائی اور مراد ونی مراد پائی چنانچہ یہہ واردات بزبان پشتو منظوم ہی الغرض الحال قوم بابی اور درانی مین کچہہ دشمنی نہین

قوم مندوخیل

شجرہ نسب سی معلوم ہوگا کہ مندو جسکی نسل سی یہہ قوم ہی غرغشت کا تیسرا بیٹا تہا عوام مین تا ہنوز زندہ یہہ قوم مندوخیل کی اسم سی مشہور ہے اسکی چہوٹی شاخون کا شجرہ نسب نہین مل سکا مندوخیل وادے ژیوب کے دونون کنارون پر رہتی ہین اس ژیوب کا سر ہندو باغ کے پہاڑ سی شروع ہوکر مشرق مایل شمال کو پہلی آتا ہی جب تک کہ سرماغہ کی متصل گومل سی ہوکر جنوب کو رخ پہیرتا ہی اور نالہ گومل مشرق کو آتا ہی ژیوب ایک چہوٹی سی ندی تنگ وادی مین جاری ہی اکثر پانے اوسکا میلا اور مفید زراعت کی ہوتا ہی جب یہہ نالہ ژیوب سر سی تہوڑا فاصلہ نیچے کو جاتا ہی تو ایک اچہی میدان مین پہونچتا ہی جسمین گندم جو مکی چاول وغیرہ غلہ پیدا ہوتا ہی اس نالہ کی دونون کنارون پر مندوخیل کی دیہات آباد ہوتے چلی گئے ہین مگر وادی ژیوب کا میدان چراہی کی کام بہی آتا ہی اوسکی اوپر بہت کثیر دے مالدارون کی نظر آتی ہین وادی ژیوب کی حد یقین ہی کہ شمالی طرف وہ ہوگے جو سیونا داغ کی جنوبی حد کی پہاڑ ہین اور درہ گومل کی جنوبی پہاڑ وہ جگہہ جو درمیان ژیوب اور ربوری اور پہاڑ سلیمان کی واقع ہی زمین ہری پال اور رابڑ کی ہی اور گوشہ مشرقی وجنوبی مین وہ غیر آباد جگہہ ہے کہ جسپر موسی خیل اور ایسوٹ اپنی مویشی چراتی ہین سبدما مشرق کو حسن خیل اور راباخیل شیرانیون کا پہاڑ ہی وادی ژیوب کے زمین زرخیز اور اکثر نہری ہی مندوخیلونکا راہ ورسم اور پیشہ مطابق درمیان مین رہنے والی کاکڑون کی ہی اوسیطرح سادہ لوح اور بے آزار مخلوق ہی زراعت کاری اور گلہ بانی ہر دو پیشہ رکہتی ہین ؛

ذکر ان شاخونکا جو قوم کاکڑ وغیرہ عرغشتی سی دوسرے ملک مین چلی گئین

اس قوم کے بعض لوگ اپنی قدیمہ وطن سی بباعث تنگی زمین وگذارہ اور دیگر بواعث سی اور ملکون ملکون مین جاکر آباد ہوئی ہین اون مین سی جنکا حال مؤلف کو معلوم ہوسکا ذیل مین لکہا جاتا ہے

شاخ تیمنی

تعجب کی بات ہی کہ یہہ تیمنی چار ایماق کی چوتہی شاخ مشہور ہی مگر حال کاکڑ کا راوی کہتا ہی کہ تیمن نام کاکڑ کا بیٹا تہا اوسکی نسل سی تیمنی لوگ ہین مگر وہ بیان نہین کرسکتا کہ کب اور کیونکر یہہ لوگ اوس ملک مین جاکر آباد ہوی جہان فی الحال آباد ہین یہہ لوگ کوہ سیاہ بند نواح ملک غور مین باقی ایماق کے ساتہہ آباد ہین اور تیمنی کی دو شاخ ہین ایک قبچاق اور دوسری دُرزنی اگرچہ قوم تیمنی کے کسی آدمی سی میری ملاقات نہین ہوئی کہ جس سی اس روایت کا حال دریافت کرتا مگر فرزند امیر دوست محمد خان مرحوم والی کابل کی زبانی معلوم ہوا کہ تیمنی لوگ یہی اپنی آپ کو کاکڑ کی نسل سی سمجہتی ہین اگرچہ یہہ روایت سچ ہی تو قوم کاکڑ کے ایک بڑی شاخ نواح غور ملک سیاہ بند مین آباد سمجہنی چاہئی تیمنی کی دو شاخون مین سی قبچاق اصل ایماق اور دُرزی افغان معلوم ہوتے ہین دیکہو حال ایماق۔ تیمنی جملہ سنی مذہب ہین اور راہ رسم مین دیگر چار ایماقون سی مطابق ہین

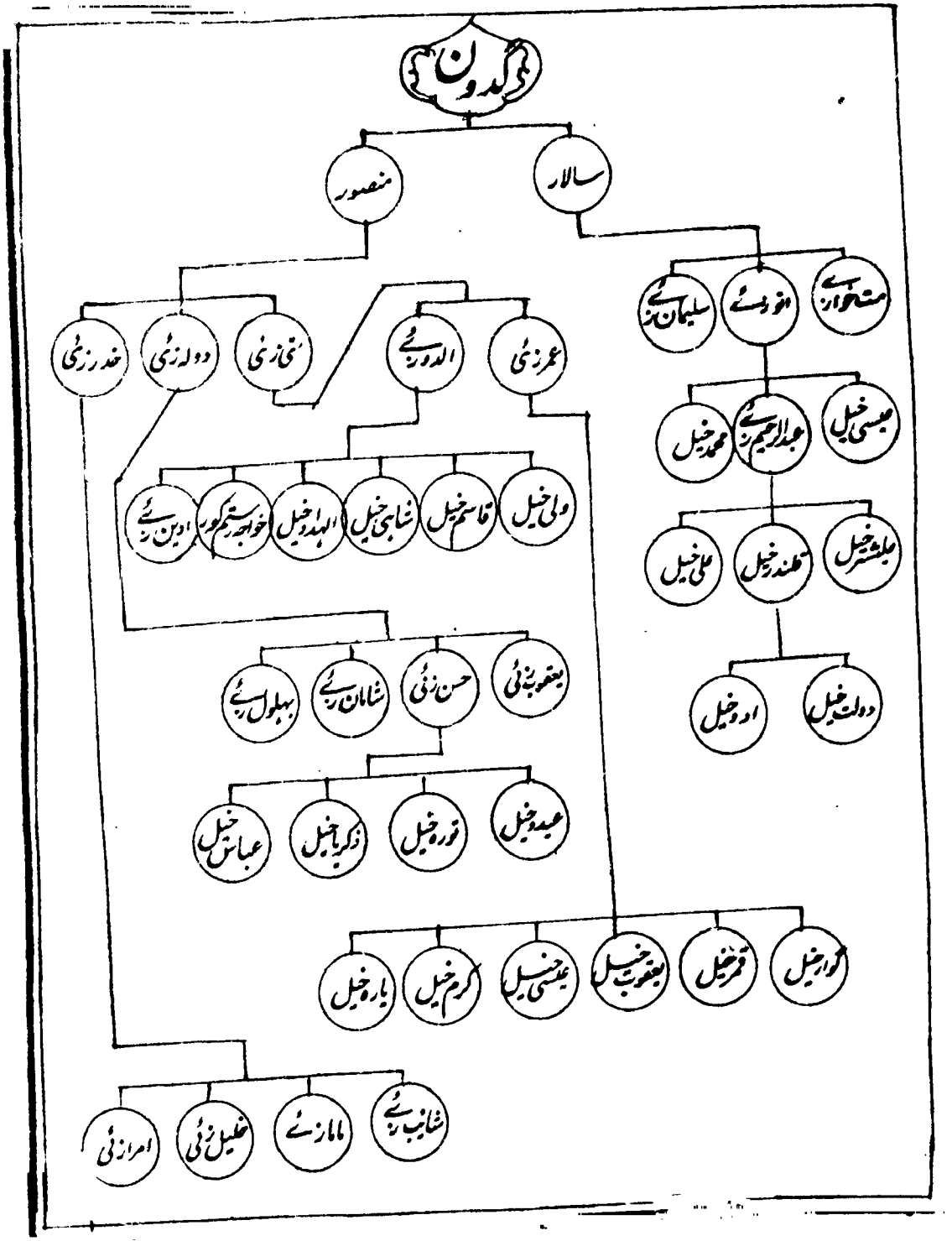
گدون
سالار
منصور
مت خوازے
انوزئے
سلیمان زئے
عیسی خیل
عبدالرحیم زئے
محمد خیل
علیشتر خیل
قلندر خیل
علی خیل
دولت خیل
ادو خیل
عمر زئی
الدو زئے
تی زئی
دولہ زئی
خدر زئی
ولی خیل
قاسم خیل
شاہی خیل
الہداد خیل
خواجہ رستم کور
ادین زئے
یعقوب زئی
حسن زئی
شامان زئے
بہلول زئے
عیدو خیل
تورہ خیل
ذکریا خیل
عباس خیل
گوار خیل
قمر خیل
یعقوب خیل
عیسی خیل
کرم خیل
یارہ خیل
شانب زئے
ماما زئے
خلیل زئی
امرا زئی

حال قوم گدون

واضح ہو کہ یہہ لوگ اپنی تئین قوم کاکڑ کی شاخ بیان کرتی ہین - شجرہ نسب اور مفصل حال قوم کاکڑ اولاد عرغشت کا اوپر درج ہو چکا ہی باوجود بہت کوشش کی ٹہیک دریافت نہو سکا کہ یہہ قوم کب اور کہان سی آکر ملک مقبوضہ حال پر آباد ہوئی ایک شخص سفید ریش اس قوم کا ثقہ آدمی راوے ہی کہ مسمی سا ہنگ ابن ہنی کی علی خیل اور موسی خیل کی علاوہ دو پسر اور بہی تہی - ہر دو بباعث کشت وخون فراری ہوکر اپنی قوم سے علیحدہ ہو گئی - چند عرصہ سفید کوہ مین رہی اور پہر وہان سی اوٹہ کر ہزارہ اور چیچہہ کے نواح کے پہاڑون مین اونکی اولاد آکر آباد ہوئی اگر یہہ روایت صحیح ہو تو غالب ہی کہ گدون لوگ اوسکی نسل سی ہونگی اور چونکہ ہنی اور کاکڑ کو اکثر لوگ ایک سمجہتی ہین اس سبب سے گدون بہی کاکڑ کی شاخ سمجہی گئی اس قوم کی اوپر سی دو شاخین سلار اور منصور مشہور ہین اونسی چند شاخین نکلتی ہین جو شجرہ نسب سی ملین گی اکثر گدون خصوص سلار ہزارہ کی پہاڑون مین نا موسوم دوڑ کی دونون کنارون پر علاقہ اوترش تک آباد ہین ہزارہ کی گدونون کی نیچی بہت عمدہ سرسبز اور زرخیز ملک ہی - جو جہانگیر کے سلطنت مین بوقت بغاوت اور تباہی قوم دلازاک انہون نی رفتہ رفتہ زبردست قبضہ کر لیا - زیادہ تر ذکر کے لایق وہ گدون ہین جو دریای ابا سین کے مغرب کوہ مہابن کی جنوبی حصہ مین آباد ہین مہابن پورانہ ہندی لفظ ہی سنسکرت مین مہابڑ کو اور بن جنگل کو کہتی ہین مہابن کا معنی بڈا جنگل ہی اور یہہ وجہ تسمیہ اس پہاڑ کی بہت ٹہیک ہی قوم گدون کے ہر دو شاخ یعنی سلار و منصور اس پہاڑ کی چوٹی سی لیکر نیچ تک جنوبی حصہ پر قابض ہین - گرچہ انکی چہوٹی چہوٹی باہنڈی قریب بیس کے ہونگے مگر انکی بڑی گانو صرف تین ہین - گنڈپ جسمین تخمیناً چہہ سو سی کچہہ زیادہ گہر ہون گی - قوم سالار کا بڈا گانو مشہور ہے قریب کل کی اسمین اتوزئے کے شاخین آباد ہین اس شاخ کی قبضہ مین دو گانو ہین گنڈپ اور دالوزی اور اسمین فی الحال میر باز علیسی خیل جہانگیر علی شیر خیل نواب قلندر خیل خانی محمد خیل

طوطہ علی خیل ملک اور سرگروہ ہین ؛
شاخ مت خوازی قوم سلار موضع بابینی واقع علاقہ سرکار انگریزی مین آباد ہی اشرف جوار سلہ خان
زبدہ کے عہد مین مشہور لوٹیرا تہا اور افضل ملک ہین سلیمان زئی شاخ سلار کے قبضہ مین -
پادہ - شنی - کولاگر - پولا اچپ لی دیہات خورد واقعہ مہابن ہین ؛
قوم منصور کا بڈا گانو بیسک ہی جسمین قریب تین سو گہر کی ہونگی قوم منصور مین سی شاخ الدوزی و دولہ زئی
کے لوگ بیسک مین آباد ہین عیسی خان سفید ریش ولی خیل بیسک کا مشہور ملک ہی جسکو اپنی دیسی جرگہ
اور معاملون مین لوگ لومڑی کہتی ہین - ہاشم علی قاسم خیل قابل خان شاہی خیل میر خان اللہ داد خیل غلام شاہ و محبت اس شاخ کی
ملک ہین اور فتح خان دولہ زئی معتبر ملک ہین خدر زئی ملکا گڈی مین رہتی ہین مسمیان زنگی و ہوس اس شاخ کی ملک ہین گندپ
اور بیسک کا اکثر زرعی ملک میدان ملحقہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کی شامل واقعہ ہی اور اس سبب سے اونکی بدعتون کی روکنی کے
واسطی ہماری گورنمنٹ کو ایک معقول ذریعہ حاصل ہی گندپ اور بیسک و ملکا گڈی دامن کوہ ملحق میدان کے واقعہ ہین جنکو مین نے
بچشم خود ملاحظہ کیا ان دیہات کا رقبہ اکثر بارانی اور ناقص ہے مگر جسقدر باہندہ جات اندر پہاڑ کے ہین وہ اکثر سرسبز اور آبی
زرخیز زمین ہی گندم مکی اور چاول مہابن مین بہت ہوتے ہین زیادہ تر پیشہ قوم کا زمینداری اور مالداری ہی گاومیش
مہابن کے مشہور اور عمدہ ہوتے ہین روغن زرد اور چوب عمارتی پہار سی لاتی ہین اور تپہ اتمان نامہ علاقہ سرکار سی روئی اور کپڑہ
و نمک خرید کر لیجاتی ہین گندپ اور بیسک مین مجرمان مفرور علاقہ سرکار ضلع راولپنڈی وغیرہ کی اکثر پناہ گیر ہوتے ہین جنکی
راہبری سی وہانکے لوگ بہی بارادہ ارتکاب سرقہ وغیرہ سرکاری ملک مین آتی ہین گرچہ مہابن کے گدون اپنی قوم کی اسلحہ بند مردان
کی تعداد بارہ ہزار بیان کرتی ہین مگر باریک تحقیقات سے ایسا پایا جاتا ہی کہ پانچ ہزار اسلحہ بند مرد اس قوم کی ہونگے اسلحہ بندوق انمین قریب
نصف کے کم ہین تلوار ہر یک مرد کی پاس ہے گرچہ عموماً یہہ قوم جنگجو نہین مگر بعض انمین اچہی سپاہی نکلتی ہین انکی بندوقون کی زد بدون رفل کی بہت
دور نہین ہے

غور غشتی

بہی چہچہہ ضلع راولپنڈی اور ہزارہ مین آباد ہین جیسا کہ علاقہ چہچہہ مین ایک بڑا موضع باسم قوم غور غشتی نام زد ہی موضع غور غشتی
کی رہنی والی بہی اپنی آپکو کاکڑ کہتی ہین اسمین شک نہین کہ وہ غور غشت کے نسل سی شاخ کاکڑ یا پنی سی ہین ایک موضع
پنی کا ضلع ہزارہ مین بہی ہی اور دکہن کی ملک مین بہی نہین معلوم کس تقریب سے قوم پنی کی بعضی لوگ جاکر آباد

ہوئی ہین دکھن کی ملک مین قریب ایکہزار آدمی اس قوم کا ہوگا ؛

ہندوستانی کاکڑ

ہم اوپر لکھہ چکی کہ افغانونمین ایسی کوئی بڑی قوم نہین ہوگی کہ جسکی نسل کے آدمی ہندوستان مین نہلین گو اونمین سے اکثر ایسے ہین جو پچھلی قوم کی جماعتی سکونت سے بھی واقف نہین اور تعلق برادرانہ تو مطلق کچھہ نہین ہے اسیطرح قوم کاکڑ کا بھی کثیر گروہ ہندوستان کے بعضے اضلاع مین آباد اور رضا املاک مین جیسا کہ قصبہ گوہانہ ضلع رہتک مین تفرق این کاکڑ کی اولاد سے شاخ علی خیل کا فرعہ ابوسعید زئی وغیرہ کاکڑ آباد ہین قریب تین ہزار روح اونکی تعداد ہوگی روایت ہی کہ سلطان ابراہیم لودی کی عہد سلطنت مین ملک عبدالمالی ابوسعید زئی کاکڑ معہ برسہ برادران خود و دیگر چند اشخاص کاکڑ اپنے وطن سے جاکر قصبہ کوہانہ مین آباد ہوا بعد وفات سلطان ابراہیم کی عبدالمالی خود تو اپنی اصلی وطن غوری کو واپس آیا مگر اوسکی بھائی معہ اور کاکڑون کے وہان رہگئے سو ہان اب تک آباد ہین ضلع بلند شہر مین جو چھیانوی موضع افغانون کی ہین اور بارہ بستی جو مشہور ہے اونمین بھی بہت کاکڑ افغان ہین خصوص قصبہ خورجہ انسی پر یہی غالب ہے کہ ضلع بلند شہر مین اس قوم کی لوگ چار ہزار سے کم نہین اور سوائے انکی اور افغان بھی وہان بہت ہین بنگال اور دکھن مین بھی کاکڑ قوم کے چند گھر سنے جاتے ہین اور دیگر اضلاع مین بھی بعضی جگہہ کاکڑ بھائی تی ہین ہندوستانی کاکڑ طرز وضع رواج اور شکل و شباہت مین کسیطرح افغانستان کی کاکڑون سے نہین ملتے اور رشتہ نہین جانتے

فصل سوم

بذکر نسب شیخ بیٹ معروف بٹن پسر سلیمی قیس عبدالرشید

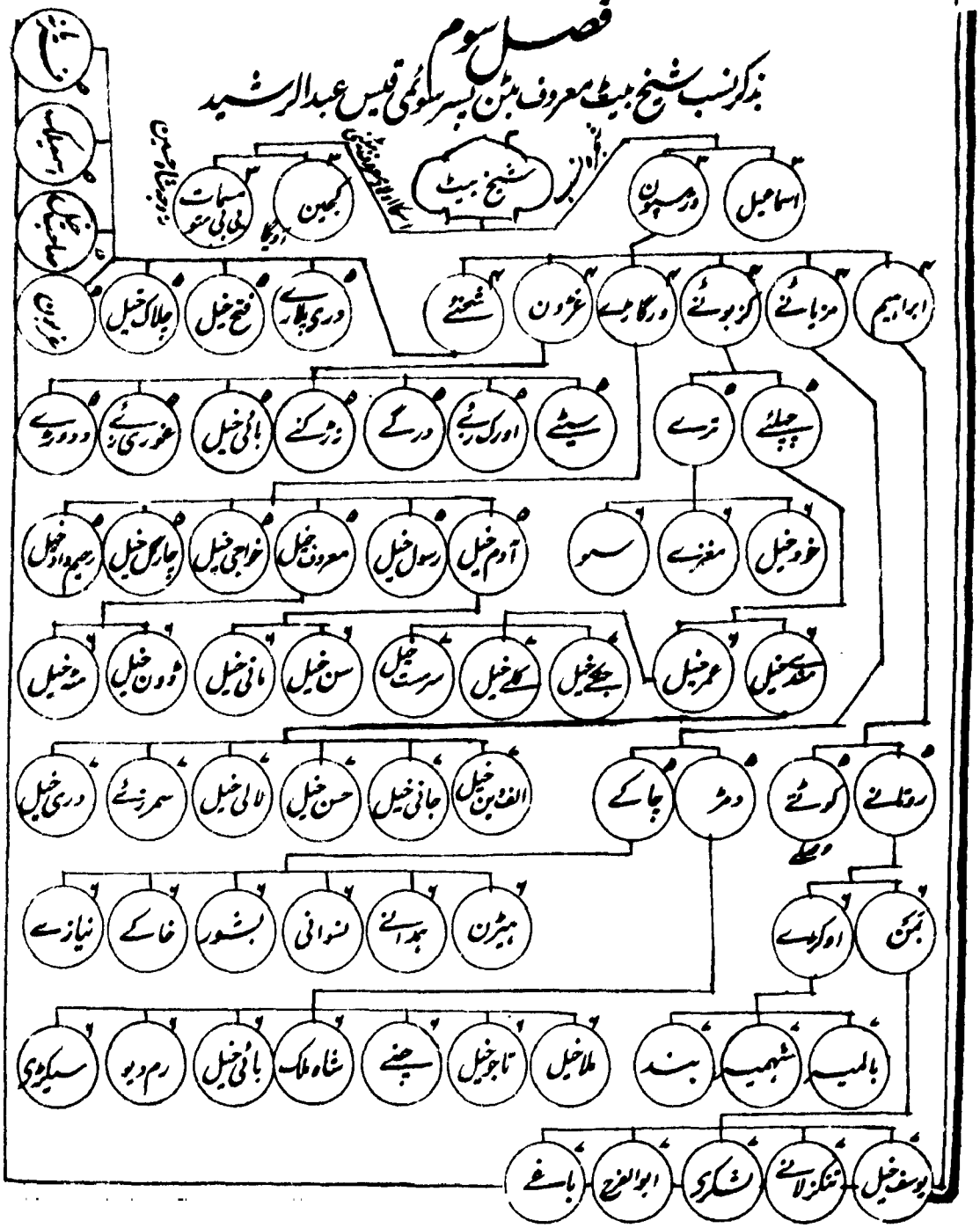

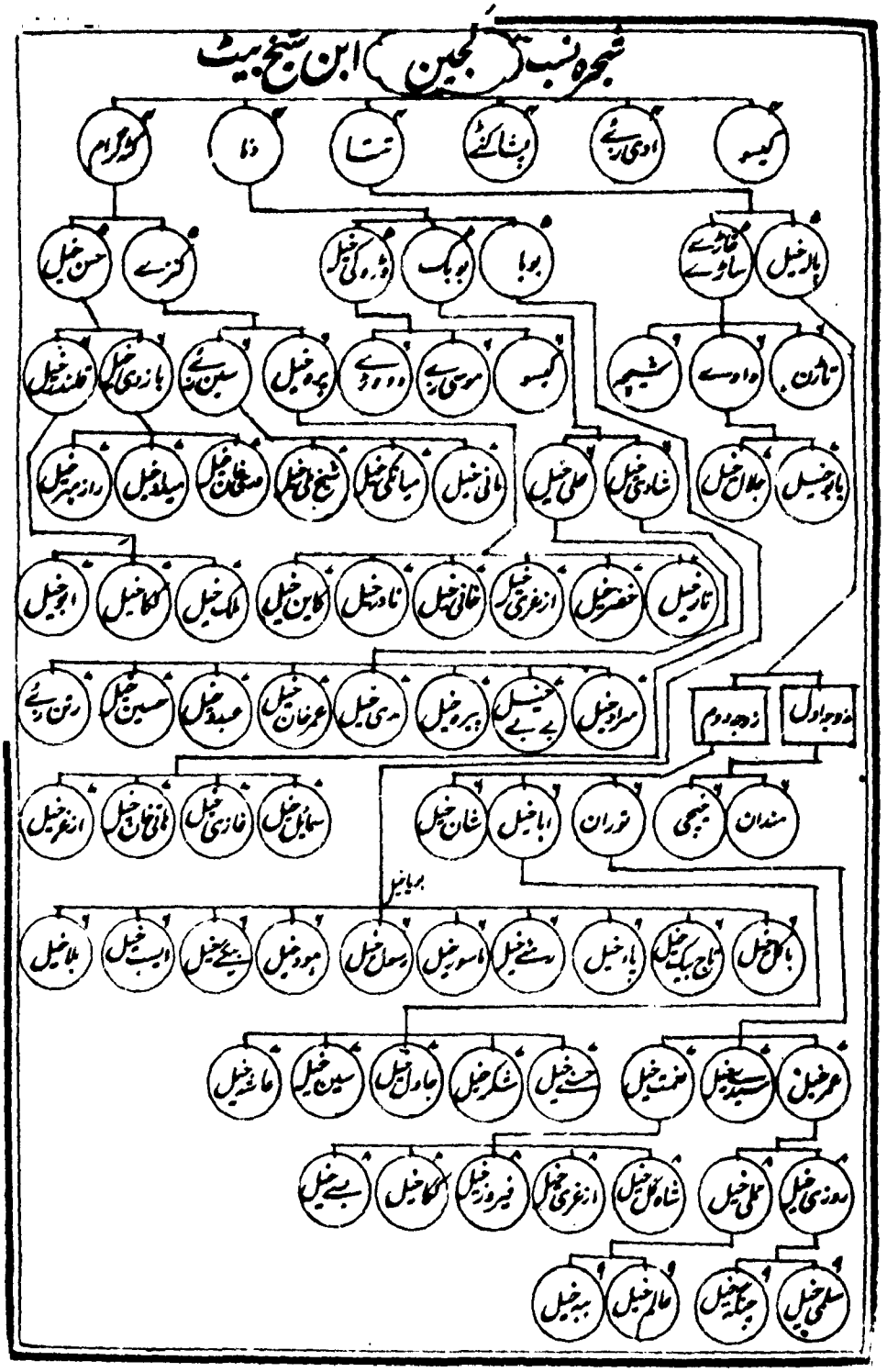
شجرہ نسب لجین ابن شیخ بیٹ
کیسو
ادی رئے
پشاکنے
تتا
دنا
کٹہ گرام
پالہ خیل
غاڑے ساڑے
بوبا
بوبک
ڈوڑہ کی خیل
کنزے
حسن خیل
تاڑن
داوے
شیچہ
کیسو
موسی رئے
دوڑے
پرہ خیل
سین رئے
بازدی خیل
قلندر خیل
بابو خیل
جلال خیل
شادی خیل
علی خیل
مانی خیل
میانگی خیل
شیخ ملی خیل
مدی خان خیل
میداد خیل
راز میر خیل
تار خیل
خضر خیل
ازغری خیل
خانی خیل
نادر خیل
کاین خیل
ملک خیل
ککا خیل
ابو خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
مراد خیل
بے بے خیل
پیرہ خیل
مدی خیل
عمر خان خیل
عبدو خیل
حسین خیل
رتن رئے
مندان
خیچی
توران
ابا خیل
شان خیل
سمائل خیل
غازی خیل
ہاتی خان خیل
ازغر خیل
بوبا خیل
باکل خیل
تاج بیگ خیل
پاد خیل
رمنے خیل
ماسور خیل
رسول خیل
ہود خیل
بیکے خیل
ایسب خیل
بلا خیل
عمر خیل
سیدے خیل
نعمت خیل
حسنے خیل
شکر خیل
جاول خیل
سین خیل
عائشہ خیل
روزی خیل
ملی خیل
شاہ گل خیل
ازغری خیل
فیروز خیل
ککا خیل
بسے خیل
سلمی خیل
چنگہ خیل
عالم خیل
ببہ خیل

حال قوم بیٹنی

واضح ہو کہ شیخ بیٹ باقی دو بہائیون سی عمر مین چہوٹا تہا مگر اپنی نیکوئی اور خدا پرستی کی سبب سی
زیادہ مشہور ہوا اسنی خورد سالی مین عراق اور عرب تک سیر کیا بہت سی بزرگون کی صحبت سی اثر
نیک پایا قرارگاہ اسکی کوہ سلیمان مین تہی اور بعد وفات دفن ہوا نواح غزنین مین شیخ بیٹ
کی نسل کو مجمعًا قوم بیٹنی کہتی ہین وجہ تسمیہ اسکا نام مورث اعلی کا ہی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی شیخ بیٹ
کے تین فرزند نرینہ اس تفصیل سی تہی اسمعیل وڑسپون کجین اسم ورسپون کو کاتب مخزن افغانی
وغیرہ نی غلطی سی اشیون لکہدیا ہی علاوہ تین پسران کی ایک دختر مسماۃ بی بی متو تہی جسکی شادی
شاہ حسین غوری سی ہوئی اوسکا ذکر اگلی باب مین آویگا تین پسران مین سی اسمعیل بڑی فرزند
کو مسمی سربن برادر کلان شیخ بیٹ کا تبرکًا ہمراہ لیگیا باقی دو کی اولاد بہ اسم بیٹنی مشہور ہے
زمانہ ماضیہ مین یہہ قوم کوہ سلیمان کی مغربی جانب آباد تہی عہد سلطنت سکندر ابن بہلول لودی مین
بسبب غلبہ قوم غلجی اپنی قرارگاہ قدیمہ چہوڑکر خانہ کوچ کوہ سلیمان کی مشرقی حصہ مین بہ درہ موسوم
گومل آکر قرار گزین ہوئی اور اکثر لوگ اس قوم کی بطور سوداگری و امیدوار ملازمی ہندوستان
کیطرف چلی گئے اور چونکہ اوسوقت ہندوستان مین افغانون کا اپنی ہم قوم بادشاہ ہونے کے سبب
سی بڑا قدر تہا قوم بیٹنی مین سی بہی بعضی آدمیون کو بڑا رتبہ اور منزلت حاصل ہوئی جیسا کہ بعد ازان
فتح خان بیٹنی ملک کو نواح بنگالہ کا خود مختار صوبہ یعنی گورنر مشہور تہا جسکو تاج و عماد قوم کڑرانی نی دغا
سے مار دیا اور اسیطرح اور بہی چند آدمی اس قوم کے بادشاہ افغنہ کے سامہنی عہدہ امارت رکہتی
تہے جو گروہ انکا درہ گومل مین آباد تہا اوسنی اپنی تعداد کی ترقی ہونی پر اپنی قبضہ کو بڑہانا شروع
کیا تا حدیکہ مقام دوتوئی تک جو کاٹی کورم کی نزدیک ہی جا پہونچی مسعود وزیرون سی اوس مقام پر
مقابلہ ہوا جنسی شکست کہا کر پیچہے کو ہٹی اور مقام قلعہ کرنگے سی بہی نیچی چلی آئی فی الحال قلعہ کرنگے
بہ قبضہ فرقہ شنگی شاخ بہلول زئی مسعود کی ہی جب مسعود وزیرون نی انکی مقبوضہ ملک کی کمی
کی علاوہ چہیڑ چہاڑ شروع کری تب اس قوم کے بعضے شعبی خانہ بدوش ہوکر اپنی معزز خویشونکے

امید پر ہندوستان کو چلی گئی اور جہان جسکی سینگ سمائی وہان آباد ہوئی الا زیادہ گروہ ذریت
کجین کا اور اوس سی کم وڑسپون کا نواح مشرقی کوہ سلیمان مین آباد رہی کہتے ہین کہ اوسوقت
کوہ گبر جو بنون سی جانب جنوب اور ٹاک سی بطرف شمال واقعہ ہی بہ قبضہ فرقہ وزگاڑا شاخ وڑسپون
بیٹنی کی تہا اس فرقہ پر قوم گزبز نے یورش کرکے بیشمار وڑگاڑی قتل کئی اور اونکا ملک لیلیا ایسی
روایت ہی کہ اوس مظلوم فرقہ کی ایک عورت حاملہ زندہ بچکر بمقام لکے چلے گئی بعد انقضائی ایام حمل
اوس مظلومہ کی شکم سی دو فرزند نرینہ توامان پیدا ہوئی ایک کا نام اوسنی آدم اور دوسرے کا معروف
رکہا جب وہ یتیم سن تمیز کو پہونچی تو اپنی والدہ سی باقی قوم بیٹنی کا حال دریافت کرکی درہ گومل
مین اولاد کجین اور وڑسپون کی پاس مدد خواہ گئی اور اپنی مظلومی سی آگاہ کرکے التجا کی کہ اگر
ملک قدیمہ ہمارا یعنی کوہ گبر واپس فتح کردو تو دو حصہ تمہاری اور تیسرا حصہ ہمکو دینا نسل کجین نے
یہہ شرط قبول کرکے لشکر کیا مقابلہ سی غالب آئی اور گزبز بہاگ کر مغربی وطن مقبوضہ حال کو
چلی گئی فتح کے بعد علاقہ مفتوحہ کو حسب شرط مقررہ دو حصہ مددگارون نی لیلیا اور تیسرا حصہ اصلی
مالکان کو ملا اوسی تقسیم مطابق اس علاقہ کا عملدرآمد رہا الا فی الحال اکثر زمینات علاقہ گبر کجین کی اولاد
سی شاخ دنا نے بذریعہ بیع و رہن اپنی قبضہ مین کرلے ہین ؛

پیشہ و عادات

اس قوم کی اکثر آدمی پیشہ زراعتکاری و مالداری رکہتی ہین اور بعض چوری پیشہ بہی ہین اپنی
کام مین محنتی و جورکش متحمل بردباری انکی صفت ہی ؛

طرز وضع مین

میانہ قد گندم رنگ گول چہرہ فراخ چشم متوسط اندام ہوتے ہین ؛

خوراک

گندم تابستان مین اور باجرہ زمستان کو اکثر خشک یا دوغ سی اور مہمان گوشت گوسفند سی کہاتی ہین

پوشاک مین

موٹی پارچہ سفید کے پارچات اور اون کے قمیص اکثر رکہتی ہین بسبب ہمسوانہ ہونی قوم وزیرے کے پوشش زنانہ اور مردانہ کی طرز اونسی ملتی ہی سوائے عمر رسیدہ مردون کے مثل قوم وزیرے سر پر لمبی بال رکہنی زیب تن سمجہتی ہین

رواج شادی

سوای قلیل فرق کی اوس مطابق ہی جو قوم وزیری کی حالات مین لکہا گیا ہی عمہ سی لیکر غایت درجہ سو تک عورت کا ناطہ مل سکتا ہی پردہ داری مستورات کا رواج نہین ہی

بہگالیجانی

عورات مین اگر نیکی یعنی صلح منظور ہووی تو بعوض منکوحہ کی چار سو اور منسوبہ کے دو سو نقد یا جنس دیجاتے ہی اوس جنس مین ایک عورت ضرور ہونی چاہئے ؛

حساب وقیمت زمین زرعی

انکی مسکونہ ملک خصوص علاقہ گبر مین آبی زمین بسبب قلت اراضی اور کثرت قوم بہت قدرمند ہی یہان تک کہ ایک بخرہ زمین جو قریب تین کنال چار مرلہ کی ہوتی ہی بحساب اوسط سو روپیہ پر فروخت ہوسکتے ہی انکے باہم حساب اراضی بخرہ کے ذریعہ سی ہوتا ہی ایک بخرہ مین چار کنڈکہ اور ایک کنڈکہ مین چار پا ہوتی ہین اپنی طرز پر ایک رسہ چند ہاتہہ طول بنا کر اوس سی بخرہ و کنڈکہ کی تعداد حاصل کرتے ہین تقریبًا اندازسی اونکا ایک پا معمولے چار مرلہ کا ہوتا ہی نہری زمین بہت تہوڑے ہے بارانی رقبہ کے خرید فروخت ارزان اور کم ہوتے ہی ؛

جای آبادی حال

سوائی اونکی جو ہندوستان اور متفرق علاقون مین آباد ہین - اس قوم کا گروہ کثیر جو سرحد پر قیام پذیر ہی اوسکی آبادی کوہ گبر سے شمال درہ کوئی کی جنوب سی شروع ہوکر کوہ مذکور (یعنی سرخ کوہ) و سراغز اور اونکی دامن سی لیکر درہ ٹاک تک موضع ملازی سی اوپر اوپر چلی گئی ہی سوای کوہ گبر سراغز ایسا بیرونق گرم ہی

کہ سبزے کم دکہائی دیتی ہی یہہ لوگ بطور چہوپڑے بہت چہوٹے چہپرون مین اپنی
سکونت ایک دوسرے سی فاصلہ پر رکہتی ہین انکی مغرب اندر کوہ مسعود وزیری اور مشرق
میدان پر قوم مروت آباد ہی مسعودون سی انکے پورانی عداوت چلی جاتی ہی مگر عام بدے
نہین ہی قوم مروت سی فی الحال انکی آشتی ہی بلکہ اکثر زمینات موسی خیل و نوتا خیل مروت
کی حصہ پر یہہ لوگ کاشت کرتے ہین اور دامن کوہ میدان پر انکی کچہہ مملوکہ اراضیات اندر حد سرکار واقع
ہین اس سبب سے گورنمنٹ انگریزی کی حکومت سی کچہہ تعلق رکہتی ہین مگر تاہم مجرمان مفرور علاقہ مروت پوشیدہ انکی پاس
پہاڑ مین جا پناہ لیتی ہین اس قوم کا وتیرہ بہت جنگجوئی کا نہین ہے الا اپنی سخت غنیم ہمسایہ مسعود وزیری کی لحاظ سی
سامان اسلحہ ہر ایک بالغ مرد رکہتا ہی بندوق انکی توڑہ دار لمبی ہوتی ہی جب انسی کوئی چہیڑی تو لڑائی کے مستعد ہوتے ہین

شمار قوم

ترقی تعداد نسل بیٹی مین بہ نسبت اولاد دیگر دو بہائیونکی بہت کم ہوئی ہی سرحد پر تعداد نفری قابل اسلحہ بندی
اس قوم کے تین ہزار سی زیادہ نہوگی اور یہہ بہی متفرق تاک کی درہ سی لیکر کوہ گبر کے شمال تک پہیلے ہوی ہین مقابلہ
حاکمان وقت سی یہہ قوم اپنی قلت اور خرابی کے لحاظ پر پرہیز اور خوف رکہتی ہین تاہنوز انکا چلن بہ
نسبت سلطنت انگریزی کچہہ عام خراب نہین ہوا مگر پاک بہی نہین ہین +

حال ملکان

ہر ایک شعبی مین اپنا اپنا ملک ہی اور اوسکا سوای نام ملکی اور کچہہ گذارہ قوم کیطرف سی مقرر نہین ہی ملک کا
عموماً یہہ کام ہی کہ جب کوئی معرکہ یا مشورہ ہو تو اپنی شاخ کے لوگون کا جمع کرنا اور تعمیل امر مقررہ کرانی اور
تنازعات باہمی اشخاص قوم بطور صلح یا جرگہ فیصلہ کرانا مسمیان الف شاہ تاج بیگ خیل و دراز باکل خیل
و چندن پائی خیل شاخ بوبا مین ملک ہین اور مسمیان میسرا و میر اعظم و شادمانی و باطور شاخ بوبک مین
اور لاجمیر و فتح خان شاخ ورگاڑا مین مسمیان ابنیڈر و آسپ و شاہ مدو اولاد تتا مین اور مسمے
حیدر و خاترم و غیبی فرقہ شیخی وغیرہ مین معتبر ملک ہین زیادہ تفصیل فضول ہے +

ذکر اُن شاخونکا جو درج کرسی نامہ قوم بھٹنی ہین اور اونکی اصلیت مین اور طرح کی روایت ہے

واضح ہو کہ فرقہ کوٹی در اصل سید ہین سی ابراہیم ولد دوسٹپون پیر شیخ بیٹ نی ایک طفل سیمدادہ البطور پسر منہ پرورش کیا اور لڑکی کا نام کوٹی تہا جسکے نام پر یہہ شاخ ہی اوسنے روتا نی صلبی فرزند ابراہیم سی نصف حصہ پایا اور داخل تا رقوم بھٹنے ہوا اب بہی اوسکی نسل سید کہلاتی ہی علاقہ منو مین ایک موضع باسیم کوٹی سادات اوسکی اولاد سی آباد ہی طرز وضع شکل شباہت نسل کوٹی کی باقی قوم بھٹنی سی مختلف ہی +

دوم اولاد تنا دنا کٹنا

جو داخل نسل کہین ہے اونکی نسبت یہہ روایت ہی کہ یہہ ہر سہ خانہ زاد کہین کی تہی مگر اب قوم بھٹنی مین ایسی مخلوط ہین کہ کوئی امتیاز معلوم نہین ہوتا حصہ اور طرز وضع مین شامل ہین بلکہ تنا اور دنا کی نسل کثرت تعداد کی سبب سے قوم بھٹنی کی پیشوا ہی +

سیوم شعبہ رتن زئی کو

اصل بھٹنی نہین سمجہتے باقی بیٹنی کہتے ہین کہ مسمے علی پسر بوبک کو طفل شیر خوار مجہول النسب ملا تہا اوسکا نام رتن رکھہ کر پرورش کی اوسکی اولاد رتن زئی ہے +

تیسرا باب بیچ بیان قوم متی جس سی غلزائی اور لودی اور سروانی ہین اور مجموعا متی کہلاتی ہین

واضح ہو کہ سلسلہ نسب متی مین اختلاف ہی روایات مختلف مین سی جو روایت صحیح اور ممکن الوقوع معلوم ہوتی ہی اوسکو درج کیا جاتا ہی کہتے ہین کہ **خلیفہ ولید ابن عبد الملک بن مروان** کی عہد خلافت مین **حجاج ابن یوسف** ثقفی بمعیت ایک جرار لشکر کی واسطی فتح ملک غور تعین ہوا جب اوسکی فوج دیار غور مین پہونچی اور کامیاب ہوئی تو فرقہ غلیم اوس ملک مین واقع ہوا اوسوقت مین ایک جوان امیرزادگان غور سی شاہ حسین نام بسبب حوادث روزگار اور رنجش اقارب

اپنے وطن سے علحدہ ہوکر اتفاقاً قبیلۂ شیخ بٹن ابن قیس عبدالرشید مین پہونچا نسب شاہ
حسین کی مجمع الانساب مین اسطرح لکھی ہی کہ شاہ حسین بن شاہ معزالدین بن
جمال الدین حسین بن بہرام بن شنسب کہ جو فرمان روای غور کا تہا اور اوسنے عہد
خلافت امیرالمومنین حضرت علی المرتضے رضہ مین ایمان لاکر مشہور حکومت غور ستان
امیر موصوف سے حاصل کیا تھا بہرام ابن شنسب کی دو پسر تہے بڑا بیٹا شاہ جلال الدین نام تہا جسکی
نسل سے سلطان معزالدین معروف سلطان شہاب الدین غوری ایک اولوالعزم بادشاہ
ہوگذرا ہی اوسکی خاندان اور واقعات کا حال حصہ اول مین دیکھو دوسرا بیٹا بہرام کا جمال الدین
دادا شاہ حسین کا تہا مورخ خاندان غور کو ذریات ضحاک تازی شاہ فارس سے شمار
کرتے ہین جسنے جمشید بادشاہ ایران کو قتل کرکے سلطنت لی تھی بہرام سے اوپر جو سلسلہ
نسب اس خاندان کا ضحاک تازی اور حضرت نوح پیغمبر تک مخزن افغانی مین لکھا ہی
وہ تاریخ فرشتہ کی روایت سے بہت مخالف ہی اور چونکہ مولف کو کسی ثبوت کامل سے صحت
کرسی نامہ کا اطمینان حاصل نہین ہوا اسواسطے اوسکا لکھنا نہ لکھنے کے برابر سمجھکر ترک کیا ضحاک
مخزن افغانی بہرام سے ضحاک تک اوتالیس ۴۳ پشت شمار کرکے ضحاک سے اوپر چار پشت مین حضرت
نوح نبی سے کرسی جا ملاتا ہی القصہ جب شاہ حسین ایسی غربت کی حالتمین شیخ بٹن کی پاس پہونچا
تو غالب ہی کہ اوسوقت بٹن بہت ضعیف العمر ہوگا اوس نیکبخت سفیدریش نے بمہربانی پدرانہ
شاہ حسین کو اپنی گھر مین جگہ دی اور روڑیون اور گجیون پسران بیٹ شاہ
حسین کو اپنی بہائی کیطرح سمجھتی تہے بحدیکہ جملہ کاربارخانگی حسب صلاح اور تجویز شاہ حسین
ہونے لگی ایسی اعتبار کی حالت مین بمقتضای بشریت جوانی شاہ حسین کی ساتھہ صبیہ شیخ بٹن
مسماۃ متو کی الفت پیدا ہوکر نوبت یہانتک پہونچی کہ بلا رضا والدین سلسلہ مواصلت دراز
کرلیا تاکہ چند عرصہ کی بعد اثار حمل ظاہر ہوی والدہ متو نی اسحال سے آگاہ ہوکر اپنی عاجزہ پر زبان ملامت
کھولی مگر چونکہ ہونہار ہوچکا تھا لاچار متو کی والدہ نی اسحال سے اپنی شوہر شیخ بٹن کو مطلع

کرکے صلاح دی کہ قبل اوسکے جو یہہ حال آشکارا ہوا اور خویش و اقارب کی کان تک پہونچی مناسب
ہی کہ اس دختر کو اس جوان کی عقد مین کر دیوین شیخ بٹن نے کہا کہ اس شخص کی نسب سی واقف
نہین ہون کسطرح اس خویشی پر راضی ہون والدہ متو نے شاہ حسین سی اصل و نسل اوسکی
دریافت کی اوسنے کہا کہ آبا را و را جداد میری ملک غور کی اشراف اور حاکم تھے اگر تمکو اعتبار نہین آتا تو
کوئی اعتمادی اپنا بہیجکر تحقیق اس امر کی کرلو اوس صالحہ نے اس بات کو پسند کرکے پھر شیخ بٹن
کو سنای اور بٹن نے مسمے کاغ دوڑ کو معہ مکتوب شاہ حسین اور انگشتری شاہ معز الدین جو
شاہ حسین کی پاس تھی غور مین بہیجا تاکہ حسب و نسب شاہ حسین تحقیق کر آوی کاغ نے غور مین پہونچکر
تفحص اور استفسار اصالت و نجابت شاہ حسین بواقعی کری جملہ امرا اور سکان غور نے تصدیق
کیا تب کاغ معہ جواب خطوط واپس آیا اور اول شاہ حسین کی پاس پہونچکر اوسکو کہا کہ اصالت
اور ریاست تمہاری تحقیق کر آیا ہون کہ اظہر من الشمس ہے الا اس شرط سی ظاہر کرون گا کہ میری
التماس یہہ قبول کرو شاہ حسین نے عہد اقبال التماس مذکور کیا تب کاغ نے ظاہر کیا کہ میری حجت
یہہ ہی کہ میری صبیہ مسماۃ مہتی کو بھی اپنی نکاح مین لاؤ شاہ حسین نے بخوشی تمام قبول کیا (از زر
چہ بہتر گل دیگر شگفت) بعد اوسکے کاغ نے شیخ بٹن کو حقیقت نجابت و شرافت شاہ حسین سی مطلع
کیا تب اوس نے راضی ہوکر نکاح بی بی متو کا شاہ حسین سی بند ہوا دیا اور چند عرصہ کی بعد
شاہ حسین مسماۃ مہتی دختر کاغ دوڑ کو بھی اپنی نکاح مین لایا اور جبکہ پہلے حمل کے ایام پوری ہوئے
تو بی بی متو سی فرزند نرینہ تولد ہوا اور چونکہ یہہ بیٹا قبل از نکاح بطور دزدی حاصل ہوا تہا اس سبب
سی نام اوسکا غلزای رکھا کیونکہ پشتو کی زبان مین غل چور کو اور زای بیٹی کو کہتی ہین یعنی چور کا
بیٹا اور یہہ ہی وارد ات وجہ تسمیہ غلزای کی ہوئی اوسکی بعد مسماۃ مہتی بنت کاغ سی شاہ حسین
کا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام سروانی رکھا گیا اور پھر چند مدت کی بعد دوسرا بیٹا بی بی متو سی تولد ہوا جسکو
موسوم بہ ابراہیم کیا اور ابراہیم نی باسم لودی شہرت پائی *

وجہہ تسمیہ لودی

اسطرح بیان کرتی ہین کہ ایکدفعہ جب شیخ بٹن قشلاق سی اپنی پہاڑ مسکونہ کو واپس گیا تو اپنی منکوحہ سے
کہا کہ بسم اللہ کرکے دیگدان قدیم سی آگ نکالکر طعام تیار کرو اور میری پاس لاؤ تاکہ مین خود تقسیم کرون
اور دیکہون کہ میری نواسہ ہای سی کون طالع مند ہی جب اوس بی بی نی پہلے روٹی پکای تو ابراہیم سپر خورد
مسمے متو جلدی اور چالاکی سی نان لیکر شیخ بٹن کیخدمتمین لایا اور شیخ بٹن نی خوش ہوکر بزبان
پشتو کہا کہ ابراہیم لوئی دی یعنی ابراہیم بڑا ہی پشتو مین بڑی کو لوئی کہتی ہین اوسدن سی ابراہیم
نی لودی سی ایسی شہرت پائی کہ اوسی نام پر مجمعاً کل اولاد اوسکی لودی مشہور ہی الغرض جب اور بیٹی
شیخ بٹن کی پاس طعام مانگنی آی تو اوسنی کہا کہ ابراہیم سی مانگو وہ تمکو دیویگا اور بٹن نی ابراہیم کیواسطے دعای
خیر مانگی اس قصہ سی معلوم ہوگا کہ شاہ حسین قیس عبدالرشید کی نسل سی نہین ہی اور اوسکی فرزندان
غلزئی اور لودی کا صرف والدہ کی طرف سی قیس عبدالرشید کی اولاد کی ساتھ رشتہ پہونچتا ہی اور یہہ ہے
وجہہ ہی کہ شاہ حسین کی اولاد اپنی مان کی نام سی افغانون مین متی مشہور ہی اور چونکہ سروانی نی بھی بی بی
متو کی قبیلہ مین تربیت پائی اسواسطی اوسکی اولاد بھی متی کہلاتی ہی اب شاہ حسین کی ہر سہ فرزندان غلزائے
لودی سروانی کے ذریات کا علحدہ علحدہ ذکر کیا جاتا ہے +

فصل اول

بذکر نسل و نسب یا غلجائی ابن شاہ حسین غوری

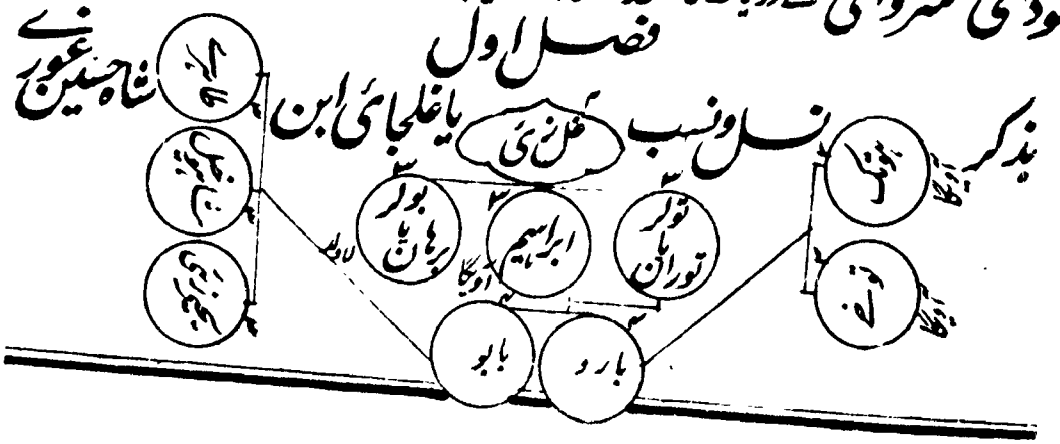

بوتک

شجرۂ نسب ابن بارو

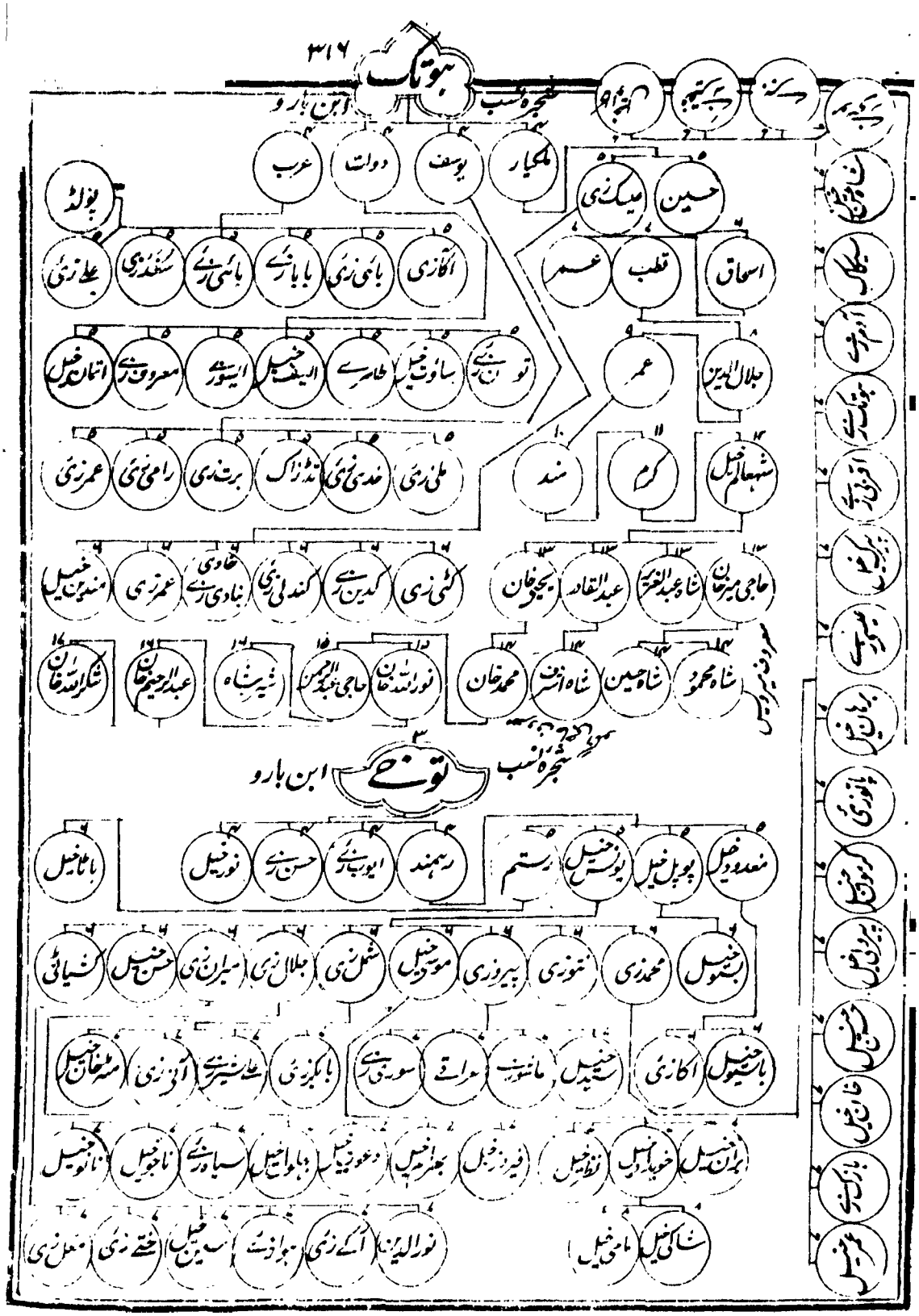

شجرۂ نسب ابراہیم ابن غلزئی

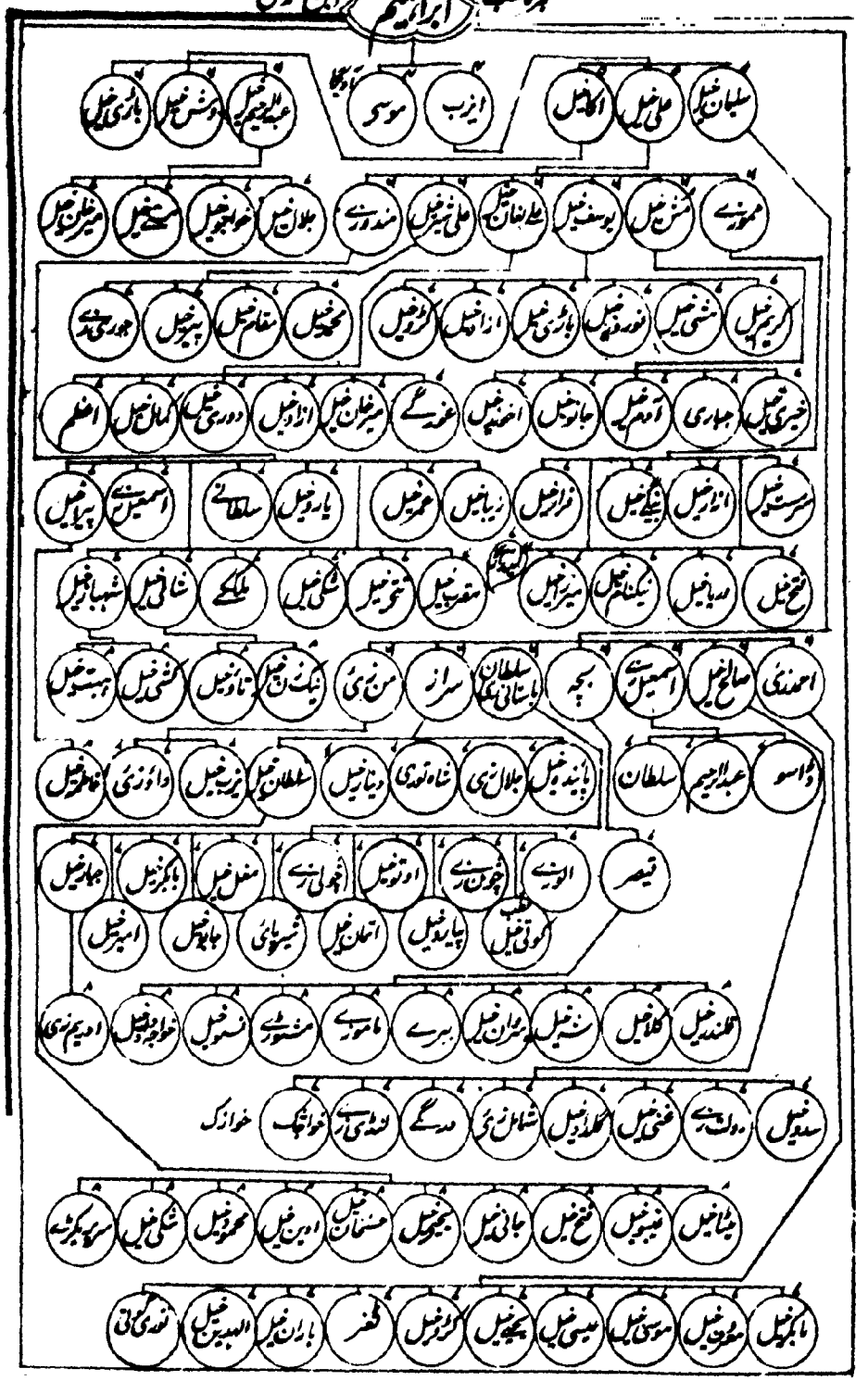

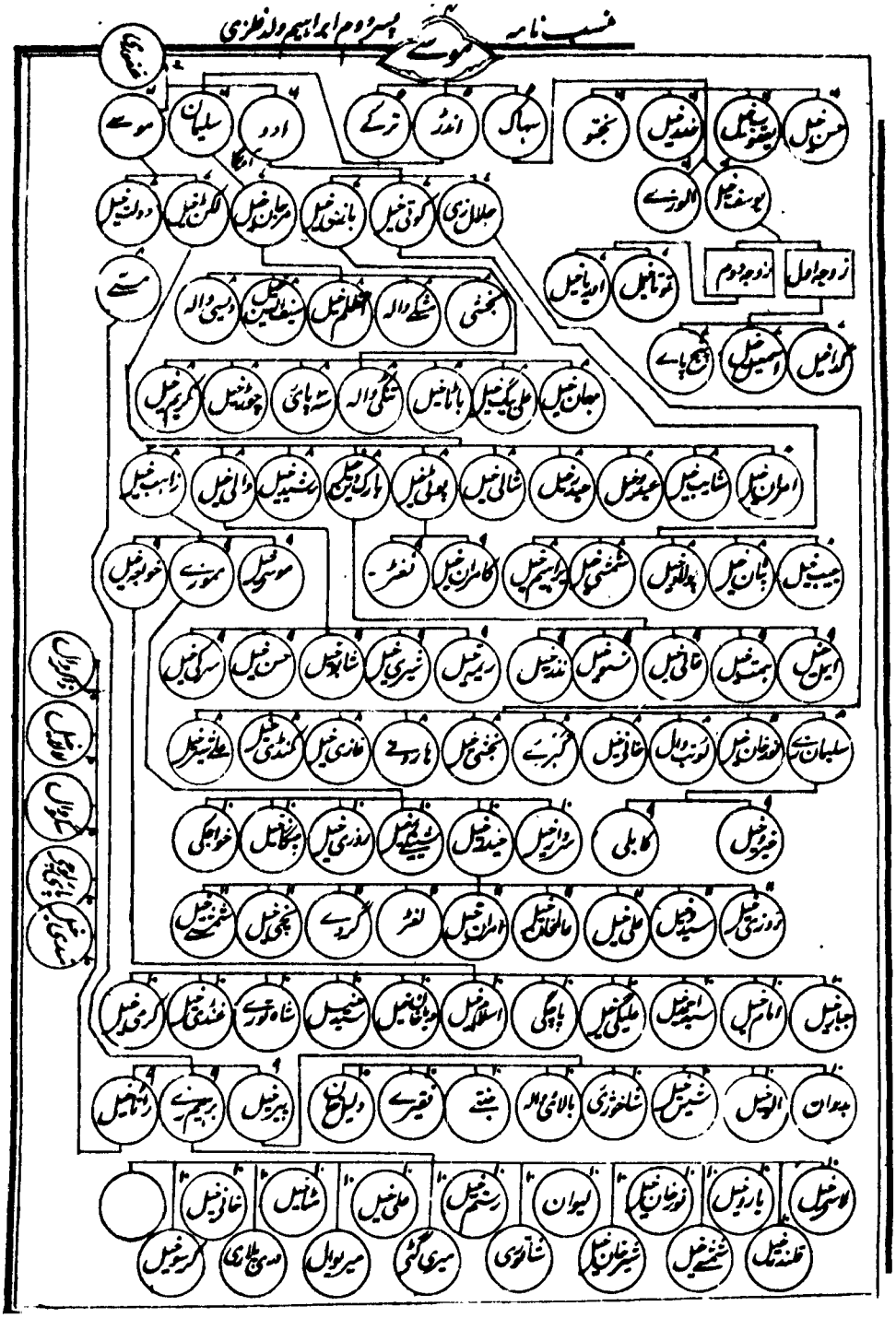
نسب نامہ پسر دوم ابراہیم ولد غلزی
موسے
سلیمان
اودو
سباک
اندڑ
ترکے
بنجتو
غنڈ خیل
یوسف خیل
الورزے
زوجہ اول
زوجہ دوم
جلال زئی
کوتی خیل
بانڈہ خیل
مرزان خیل
الکن خیل
دولت خیل
موسے
بنجشی
شکے والہ
الظلم خیل
سیف الدین خیل
وسیی والہ
جہان خیل
علی بیگ خیل
باٹا خیل
تنگی والہ
سنہ ہائی
چغہ خیل
کریم خیل
امان خیل
شاہب خیل
عبدہ خیل
شالی خیل
بھولی خیل
ہارکی خیل
رشید خیل
والی خیل
زاہب خیل
حبیب خیل
بہان خیل
پدالو خیل
شمشی خیل
کامران خیل
نغڑ
موسو خیل
موسے
خوبہ خیل
ایمل خیل
بہتو خیل
عالی خیل
نسو خیل
ندہ خیل
ریہ خیل
شیری خیل
شاہد خیل
حسن خیل
سکی خیل
سلیمان خیل
اندہ خان خیل
لوہ ب دال
شاہی خیل
غازی خیل
ہارونے
بخشی خیل
گبرے
کنڈی خیل
علی شیر خیل
خیبو خیل
کابلی
سرزہ خیل
حیدہ خیل
شیخ یحیی خیل
مدزی خیل
بنگالی
خواجکی
نوروزی خیل
سعید خیل
علی خیل
عالم خیل
امان خیل
نغڑ
کرودے
بنجی خیل
شمشے خیل
جبار خیل
امام خیل
سعید خیل
ملیکی خیل
پاچکی
اسلام خیل
بہان خیل
شنجیل
شاہ تورے
غنڈی خیل
کرمو خیل
بدہان
الیس خیل
شنیل خیل
شاخوزی
بالای مال
بشتے
نغمے
ولی خیل
پیر خیل
پریم زے
زمان خیل
لاسن خیل
بارو خیل
نور خان خیل
علی خیل
رشتم خیل
لیوان
شاہی
غانی خیل
قلعہ خیل
شمشے خیل
شیر خان خیل
شاخوزی
میری گٹی
میر یوال
صدی ملاری
کریو خیل

شجرہ نسب موسیٰ خیل از قوم کاکڑ ملحق بقوم اندڑ غلزی

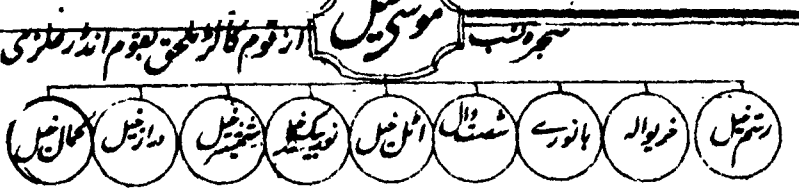

شجرہ نسب ترکے ابن موسیٰ ولد ابراہیم غلزی

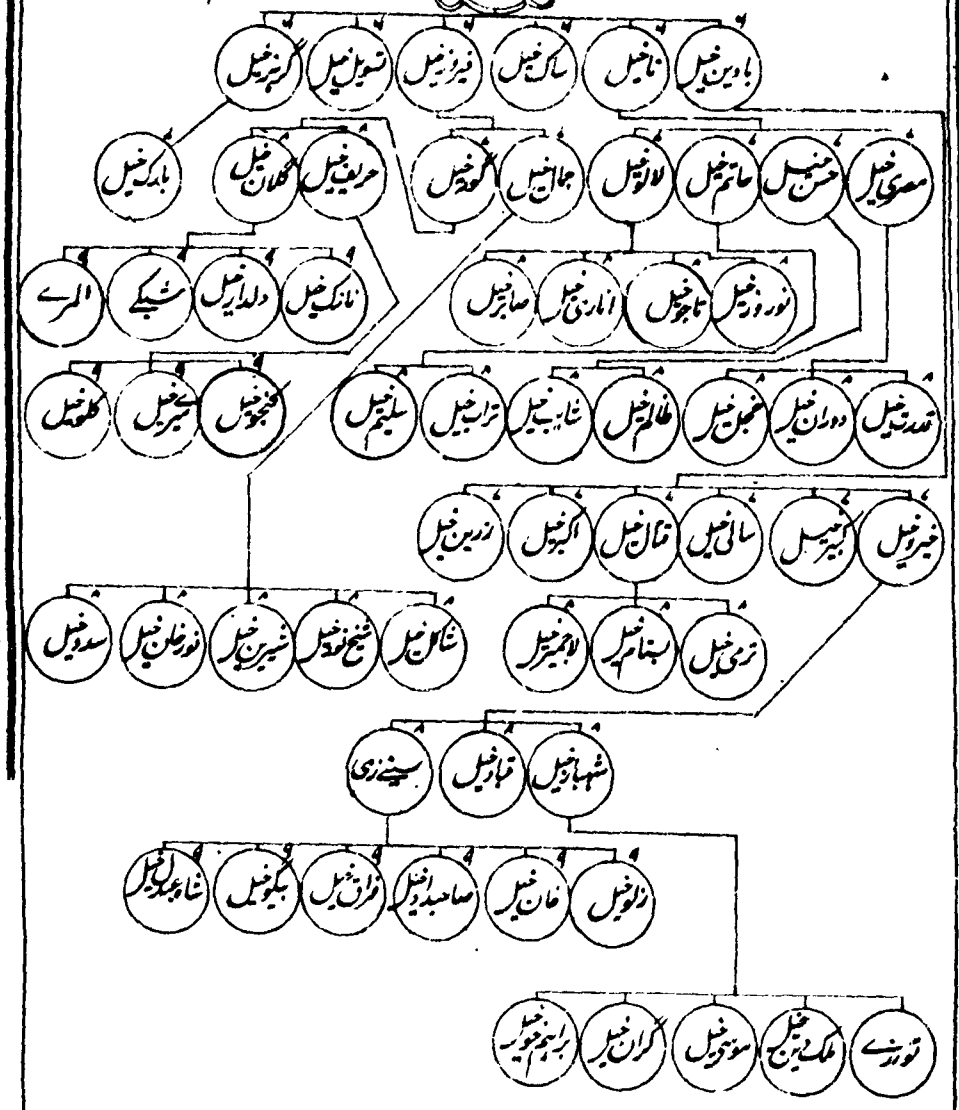

حال قوم غلزئی

ندی کابل کے وادی جبتک علاقہ نہنگرہار کو نہ پہونچی تو قوم غلزئی کی قبضہ مین ہی بنظر طوالت ضرورت
نہین ہے کہ جو خورد وادی کوہ ہندوکش کے دہار سی جنوباً اور کوہ سفید کی سلسلہ سی شمالاً وادی کلان
دریائی کابل مین آکر شامل ہوتی ہین اونکا ذکر اس موقع پر کیا جاوی غلزئی کی ملک مین گرمی اور سردی
کا بہت فرق ہی اور اونکی پہاڑ سخت ہین غلزئی کا ملک شمال سی جنوب ذرہ مایل غرب تک تخمیناً ایکسو
اسی میل طویل اور غرب سی شرق تک پچاسی میل عریض ہوگا اگرچہ اونکا ملک مستطیل شکل کی طرح ہی مگر
بسبب کج گرد ہونی منہنی خط کیطرح گوشہ شمالی شرق کیطرف جہکا ہوا ہی اور گوشہ جنوبی غرب کیطرف
مایل ہی موسم سب جگہ خنک ہی مگر سب سی کم سردی وادی ترنک کی نیچے کیطرف ہی اور علاقہ نعمان بھی ذرہ
گرم ہی زمستان مین سب جگہ بہت سردی پڑتی ہی اور تابستان مین بھی بہ نسبت شرقی افغانستان
اور ملک درانی کی بہت سرد ہی اس باب کی شروع مین اصلیت نسب اس قوم کی اور وجہ تسمیہ غلزئی
مفصل درج کیا گیا ہی اور شجرہ نسب بھی قوم وار جہانتک حاصل ہوسکا لکہا گیا زمانہ ماضیہ مین غلزئی کا
نام افغانونمین سب سی بڑا تہا سترہوین صدی عیسوی مین اس قوم نی تنہا تمام اصفہان کو فتح کیا
اور سلطان روم کی فوج پر بھی فتح حاصل کی فی الحال بھی کثرت تعداد مین سب سی زیادہ اور شہرت
نام مین درانی کی بعد افغانستان مین غلزئی کی قوم ہی مولد اس قوم کا کوہ قیس تہا کہتی ہین کہ سلطان
محمود غزنوی نی اونکو اس پہاڑ سی لیجاکر مغربی افغانستان کی میدان مین آباد کیا اور کاریز کنی کا
کام اونکی سپرد کیا مگر اخری عہد مین سلطان محمود نی بباعث لوٹنی باربرداری کی بعضے غلزیونکو قتل کرادیا
اور چونکہ اوسوقت یہہ لوگ تہوڑی تہے کم زور اور غیر مشہور رہی تاوقتیکہ بعہد عملداری تیمور
گورکان کثرت تعداد اور جنگجوئی کی ذریعہ سی زور آور ہوگئی اس قوم کی ریاست کا حال سلطان ملخی
توخی سی پہلے کا خود بھی غلزئی لوگونکو معلوم نہین ہی تحقیقات سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میرویس
کے نشو نما سی پہلے محمد زئی شاخ توخی کے خاندان مین اور عیسک زئی ہوتک کی شاخ
مین اور جبار خیل ابراہیم غلزئی مین ریاست اور معتبری اپنی اپنی قوم کی تھی ایک رقم یعنی فرمان

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ حررہ نہم ماہ جمادی الاول ۱۰۶۸ ہجری مین بنام ملک ملخی توخی نگہ
ہی کہ راستہ کلات اور قرتو کا جوار غنداب مین ہی قوم ہزارہ وغیرہ وزدان سی محفوظ رکھو اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ ملخی اوسوقت زور آور اور معتبر سردار تہا اور اوسکو سلطان کا خطاب غالبًا
اورنگ زیب نے عطا کیا کہتی ہین کہ ہزارہ لوگ کو ملخی نے چار روز مین ارغنداب سی نکالدیا
اور اوس لڑائی مین سی ملک مانی قوم خان خیل نی بہت مدد کی اور دلاوری دکھلائی جسوقت
سلطان ملخائی کل توران یعنی توخی اوبہوتک کا سردار تہا تو اوسوقت سے جبار جو مورث
جبار خیل شاخ سلیمان خیل کا ہی کل براہیم غلزئی کا ملک تہا جبار مذکور بمقام پایاس شاہ صفو
کی لڑائی مین مارا گیا اور کابل اور جلالآباد کی بابین دفن ہوا قبر جبار مشہور ہی وہان بہت سردی
اور برف پڑتی ہے اور بزنگاہ وزدا اور گرگ کی ہی وہان بہت گرگ اور چور رہتی ہین اوسجگہ کو
لوگ بہت منحوس اور مذموم سمجھتے ہین اور کابلی لوگ بہت ہزلیات اور ہجو قبر جبار کی کرتی ہین
بڑا مدبر شخص تہا اکثر رواجات غلزئی اوسکی ایجاد کئی ہوئی ہین بعد سلطان ملخائی کے
عاجی میرخان معروف میرویس ہوتک مشہور ہوا یہہ میرویس سلطان ملخائی توخی کا دختر
زادہ یعنی نواسہ تہا غلزئی لوگ اسطرح قصہ کرتی ہین کہ سلطان ملخائی کی ایک دختر مسمات
نازو تہی ایک روز لڑکی اپنی ہم سن دخترون کی ساتھہ ندی ترنگ کی کنارہ پر کہیلتے تہے اتفاقا
ایک تارک الدنیا فقیر ہندوستان کیطرف سی وہان پہونچا اور اوسنی اون دخترون سی کہا کہ کون سی
لڑکی مجہکو بوسہ لینی دیگی سب لڑکیان اوسکی اجنبی صورت اور نا ملایم سوال سی ڈر کر بہاگ گئین مگر
ایک مسمات نازو نی باعث پیدا ہونی اعتقاد کی ارادہ بوسہ دینی کا کیا تب اوس فقیر نی بوسہ لینی سی انکا
لڑکے کہا کہ تو میری دختر ہی ہین نی تمہاری آزمایش کے واسطے یہہ سوال کیا تہا جاؤ تمہاری شکم سی چار
فرزند نرینہ پیدا ہونگی جنمین سی ایک بادشاہ ہوگا کہتی ہین کہ شہعالم باپ میرویس کا ملخائی
کے پاس نوکر تہا مسمات نازو دختر ملخائی اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ دونو بہاگ کر اتا غر پہاڑ
کے پاس چلے گئے لیکن باشندگان اوس پہاڑ نی انکو پناہ ندی اور وہ متفرق جگہہ پھرتے رہی آخر تنہ والی کیطرف

پر سلطان ملخائی کی گھر واپس گئے اور اوسنی عفو کر کے اپنی دختر کو کچھہ زمین طبق سر پہاڑی کی نیچے کلات
غل زئی کی سامنی دیدی اور نصر اجور خک سی اوسکی سیر ابی کیواسطی پانی مقرر ہوا اور جو آدمی سمات
نازو کی گھوڑا کی پاک ننہ والی آدی کیوقت پکڑ لایا تہا اوسکو وہ زمین ملی جو کوہ جبتان کی چشمہ سی
سیراب ہوتی ہی یعنی جلودار شاخ کشیائی قوم توخی سی تہا لوگ کہتی ہین کہ نازو کو دس دن اور
رات کا پانی اوس نہر سی ملا تہا اور جلودار کو دو دن کا ملک ملخائی دروازہ کی لڑائی مین
انجر گئی اور سرخ سنگ کی پاس مارا گیا مسماۃ نازو کی شکم سی شہعالم ہوتک کی چار پسر ہوے
جنکی تفصیل شجرۂ نسب مین درج ہی اونمین سی حاجی میر خان معروف میرویس جنکی ترقی جاہ کا
حال کچھہ پہلے حصہ مین لکہا گیا ہی افغانستان کا بادشاہ ہوا کہتی ہین کہ جب میرویس ایران سی
ہوکر بیت اللہ شریف کو گیا تو اوسنی بعد ادای حج خدا پاک سی دعا مانگی کہ ہمارا ملک یعنی معنے
افغانستان ایران کی حکومت سی علحدہ ہوکر آزاد ہو جاوی یعنی دعا مانگ کر سو گیا جب بیدار ہوا
تو کیا دیکہتا ہی کہ اپنی تلوار میان سی نکلی ہوئی برہنہ پڑی ہی اوسکو فال ملک گیری سمجہکر واپس روانہ
ہوا اور جب قندہار مین پہونچا تو اوسطریق سی جیسا کہ حصۂ اول مین درج ہی شاہ نواز خان
گرجی کو جو شاہ ایران کیطرف سی بگلربیگی قندہار کا تہا قتل کرا کر خود مالک بن بیٹہا جب حاجی میر کا
قندہار پر قابض ہو چکا تو قوم توخی سی بھی مالگذاری وصول کرنیکا حکم دیا توخی نی ادای معاملہ سی انکار
کیا اوسوقت قوم توخی مین شاہ عالم ولد علی برادرزادۂ سلطان ملخائی کا بڑا ملک تہا اور
خوشحال خان اوسکا بیٹا بھی لئیق جوان تہا اس تکرار پر باہم قوم توخی اور ہوتک لڑائی ہو گئی
تب توخی کی ملک ترنک سی ارغنداب کو چلے گئے اور باقی قوم توخی دو جنبہ ہوکر دو حصہ مین منقسم
ہو گئی شاہ حسن جنیل اور دیگر قومین جو اب استادہ خواہ آب نازی کی گرد بستی ہین یک آواز میں جمع
ہوئین اور پیر ک جنیل اور دیگر اقوام جو اونکی قریب بستی ہین وہ آموکائی مکین اکہٹی ہوئین
خاص کلات پر حاجی عادل ولد سلطان ملخائی قابض تہا اور اوسکا بیٹا مسمے بائی بڑا
دلاور اور جنگجو جوان تہا اوسنی ایک چہوٹا قلعہ ترنک کی کنارہ پر متصل کلات بنایا ہوتکونکا قلعہ

دوسری کنارہ پر بمقام جنجران تہا اوسنی فوم ہوتک کو بہت دق کیا مگر آخر مخالفون ذکمین لگا کر اسکو
قتل کیا اور وہ قلعہ نوخی سی لیلیا اور محمد خان معروف حاجی انگو ولد یحیی برادرزادہ میرویس کا
قلعہ دار مقرر ہوا اب اسوقت خبر پہونچی کہ نادرشاہ ایرانی قندہار کیطرف فتح کی عنان اوٹہائی ہوئی
چلا آتا ہی شاہ حسین ہوتک نی سمجہا کہ ہماری سامنی ایک قوی دشمن نادر جیسا چلا آتا ہی اور پیچہے دوا
خار بغل توخی ہی مناسب کہ پہلے ایک کو درست کیا جاوی اس مشورہ پر چار ہزار سوار ہوتک قندہار
وغیرہ سی آکر بمقام پل سنگی جمع ہوئی اور پیرک خیل و تراک سکنائی اموکائی پر حملہ کیا کیونکہ وہ اوسوقت
کم زور تہی اور بڑی مالک توخی کی مسمیان اشرف خان والہیار خان پسران حوسحال خان
ارغنداب کیطرف گئی ہوئی تہے سب تراک ماری گئے معززن وبچہ کی جب یہہ غم افزا خبر اشرف خان
اور الہیار نی سنی تو اونہون نی زن طلاق کی قسم کہائی کہ جبتک اسکا بدلہ نہ لیوین تو ہم ایک رات
بھی گھر نرہینگے وہ ہر دو بہائی میزان اور ترین ہوکر چناران کی مقام پر جو ہرات سی مغرب ہی نادرشاہ
کے شامل ہوگئے نادرشاہ نی الہیار خان کو اصفہان مین مقرر کیا اور اشرف نی اوسکو ارتقندہار
کا دیکہا یا ہرات چودہ ماہ کی محاصرہ کی بعد لیا گیا اور اوسطرح پر جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے قندہار بھی فتح ہوئی تو
ایک برج شہر کہنہ مین ملا علی غلزئی چند روز تک دلاوری سی لڑتا رہا مگر آخر معلوم ہوا جب قندہار پر
یورش ہورہی تھی تو اوسوقت عبدالغفور خان ولد حاجی انگو قلات غلزئی کا حاکم تہا اور اوسکا
دوسرا بہائی عبدالرسول نام سرزوضہ ملک خروٹی مین واسطی جمع کرنے لشکر غلزئی جہت مقابلہ
نادرشاہ کی گیا تہا نادر نی یہہ خبر پاکر بمقام شیبار اوپر چہاپہ کیا اور بہت مخالف قتل کرائے موسی
خان پدر مدد خان اسحاق زئی درانی معروف موسی ڈونگی شیبار کی یورش کیوقت نادرشاہ کا
رہبر تہا اس یورش مین مسمے جان قوم ترکی غلزئی بھی نادر کے شامل تہا جب نادر قندہار کو واپس گیا
نوجان قوم ترکی کو معہ چار ہزار فوج واسطی لینے قلات کی مقرر کیا اور بعد فتح کی جان ترکی وہان کا قلعہ
مقرر ہوا اس شخص کا اپنی قوم پر بہت اختیار تہا بعد صاف کرنی قندہار اور قلات کی نادرشاہ نی اشرف خان
توخی کو غرغشتیون کا بیگلربیگی بنایا اور توخی کا بدلہ ہوتک سی اسطرح لیا کہ پندرہ سو گھر ہوتک کا ایران

اور ترکستان اور بعضی ہندوستان کو بھیجدی بعد نادر کے جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ ہوا تو اشرف خان قلات اور غزنین کا حاکم تہا اور پہلی حملہ ہندوستان مین احمد شاہ کے ساتہہ گیا جب ہانسی وا آیا تو درانی سردارون نے احمد شاہ کو اغوا کرکے اشرف خان سے بدظن کردیا کہ یہہ شخص بہت زور آور ہوتا جاتا ہی احمد شاہ نے اشرف خان کو معہ اوسکے فرزند حلیم خان کے قندہار مین طلب کرکے قید کردیا اور اونکی مہر جعلی خط پر لگاکر الہیار کو اصفہان سے بولایا اور جب الہ یار خان پہونچا تو وہ بہی قید کیا گیا کسیکو خبر نہین ہی کہ اونکا انجام کیا ہوا بعضے کہتے ہین کہ زندان کی دیوار اونپر گر پڑی تہی اور اوسی جگہ وہ دفن ہوگئے اسطرف تو یہہ حال ہورہا تہا اور براہم غلزئی مین بعد زوال سلطنت غلزئی کے آزاد خان سلمان خیل سب سے نامدار اور صاحب عزم آدمی تہا جسنے ایران کی سلطنت پر دعوی کیا اور مشہور ہی کہ آزاد خان سب سے قوی دشمن تہا کریم خان کے مخالفون مین سے ایرانی اور افغان دونو کہتے ہین کہ بعد بڑی سخت لڑائی کے ان ہردو کی باہم دوستی ہوگئی تھی اور جسوقت کریم خان نے فارس کے بادشاہت پائی تہی تو آزاد خان بہت برس تک اوسکی پاس عزت اور سلامت سے رہا آزاد خان کا بیٹا نعمان چلا آیا کہ اوسکی اولاد اب بہی وہان ہی الغرض احمد شاہ ابدالی نے بعد تمام کرنے کام اشرف خان اور الہیار خان توخی کی حکومت کلات غلزئی کی سور کی خان بابکرزئی کو عطا کری مگر اوسکو چند روز کے بعد محمد زئی توخیون نے مار دیا سور کی خان کے دو بیٹے تہے سید رحمت خان اور لشکری خان سید رحمت خان احمد شاہ کے ہمرکاب رہتا تہا اور لشکری خان قلات مین بعد تخت نشینی تیمور شاہ سدوزئی کے محمد امیر خان معروف اموخان ولد اشرف خان سلیمان خیل سے طلب ہوکر قلات اور توخی اور ہزارہ ملحقہ کا حاکم بنایا گیا اور نور اللہ خان ولد حاجی انگو سردار ہوتک کا مقرر ہوکر تیمور نے اسکو خطاب اخلاص قلیخان اور آمدنی درہ اسمعیل خان اور دامان اور بنون اور ورگون عطا کرکے صاحب اعتبار بنایا اموخان کشمیر کی لڑائی مین ازاد خان کے فساد کیوقت مارا گیا اوسکی تین پسر تہے ولی نعمت خان - فتح خان - میر عالم خان جب شاہ زمان سدوزئی تخت نشین افغانستان ہوا تو ولی نعمت خان اپنے باپ کی جگہہ پر مقرر ہوا مگر چونکہ وہ کم عمر تہا اسواسطے مولید اد خان موسی خیل

اُوسکا سرپراہ مقرر ہوا جب شہاب الدین خان ولد رحمت اللہ خان بیرۂ الہیار خان مشہور ہوئی لگا تو
توخیون مین ایک خا نگی لڑائی پیدا ہوگئی شہاب الدین کے عروج کا قصہ اسطرح پر ہی کہ امین الملک
شاہی قوم بابڑ سی تہا اُوسنے ولی نعمت خان کو دربار مین کچھہ سخت الفاظ کہی ولی نعمت خان
نے جواب مین امین الملک کی ہجو کی طور پر ایک پشتو ٹپہ کا شعر بیان کری اوس سی امین الملک سخت ناراض
ہوا اور شہاب الدین ولی نعمت خان کی رقیب کی پرورش کرنی لگا اینچ کے مال سی بھی اوسکو مدد
دیتا تہا اس پر خاش سی قوم دو گوندی ہوگئی نصف ولی نعمت خان کیطرف اور نصف شہاب الدین
کے جنبہ دار قلات پر کبہی ایک قابض ہوجاتی تہے کبہی دوسری مولید ادخان نایب ولی نعمت خان
کا مارا گیا ایکدفعہ کچھہ گہوڑی شاہ زمان کی جو کابل سی آتی تہے راستہ پر قوم توخی کی چورون نے لوٹ لی
یہہ خبر سنکر ولی نعمت خان نے کچھہ پیادہ اونکی پیچھے روانہ کئی سارق پہاڑ پر چڑہ گئی تہے ولی نعمت
خان خود بہی اونکا تعاقب کرتا ہوا مارا گیا تب فتح خان اوسکا بہائی دستار مختار بنا شہاب الدین اور
فتح خان کی باہم لڑائی ہوتی رہی تا وقتیکہ قوم غلزئی اور درانی کی باہم لڑائی شروع ہوئی
اور بنیاد اس جنگ کی اسطرح کہڑی ہوئی کہ جب شاہ زمان اور شاہ محمود سدوزئی بہائیون کے
بیچ فساد مچا اور احمد خان نورزئی ہراول شاہ زمان کا شاہ محمود سی ملگیا اور شاہ زمان کو اوسنے
دغا اور بیوفائی کی سبب سی شکست ہوئی تو یہہ بادشاہ گردی دیکہکر غلزیون نی یہہ ارادہ کیا کہ ہم علحدہ
خودسر ہوجاوین اس منشا پر عبدالرحیم خان ہوتک ولد نوراللہ خان بیرۂ حاجی انکو کو بادشاہ
مقرر کیا اور شہاب الدین خان توخی اوسکا وزیر ہوا شہاب الدین خان کا اتفاق اور اعانت عبدالرحیم
خان نی اسطرح حاصل کیا کہ اپنی دختر مسمات صاحب جان جسپر شہاب الدین عاشق تہا اور جو زوجہ
شاہ زمان اور مادر شاہزادہ ناصر اور قیصر کی تہی معہ اوسکی سب زیورات اور فرش وغیرہ سب سامان
کی شہاب الدین کو دیدی یہہ قلبی مراد شہاب الدین حاصل کرکے واسطے بند کرنی راستون کی بنظر انسداد غنیم
تعین ہوا اور عبدالرحیم خان بذات خود کابل کیطرف واسطے انگیخت سلیمان خیل غلزیون کی گیا اور تورانی
اور ابراہیم دونو غلزئی مستعد پیکا ہوئی کابل سی ایک درانی کی فوج بہیجی گئی اور اوس سی لشکر غلزئی

نے شکست کھائی ابراہیم غلزئی کی پانچ چھہ ہزار آدمی ماری گئے اور عبدالرحیم خان قلات غلزئی کو واپس
آیا دوسری دفعہ درانی کی فوج روانہ ہوئی اور غلزئی بھی اپنا معسکر مضبوط جگہ پہاڑ پر قایم کرکے جریدہ فوج بنرد
آزمائی کیواسطے میدان کیطرف بڑہی فتح خان توخی اس سے پہلے درانیون کی شامل ہوگیا تہا یہہ خون خوار لڑائی
جلدک اور اموکائی کے درمیان ایک پہاڑ پر جسکا نام فارسی مین کوہ سرخ اور پشتو مین سور غر ہے
واقعہ ہوئی غلزیون نے پھر شکست کھائی قوم توخی سے تخمیناً آٹھ سو آدمی ماری گئے ہوتکی اکثر سوداگر ہے
جو بچکر نکل گئے اوسوقت بسبب آجانی موسم زمستان کی لڑائی ملتوی ہوئی موسم بہار یعنی سنہ ۱۱۶۷ھ غلزیون
مین سال قتل غلزئی مشہور ہی اس لڑائی مین غلزیونکی سردار عبدالرحیم خان ہوتک اور شہاب الدین
توخی تہا اور درانی کے لشکر مین عبدالمجید خان بارکزئی اور سیدال خان الکوزئی اور
اعظم خان پوپلزئی اور شادی خان اچکزئی غرض بیگی اور سمندر خان بامیزئی رافضی
تہے بہت غلزئی ماری گئے اور لشکر متفرق ہوا دوسری سال بہار مین احمد خان نورزئی فوج لیکر کابل
لوجاتا تہا جب وہ بمقام ہلان رباط پہونچا تو شاخ جلالزئی توخی نے زیر حکم ملا زعفران نبیرہ
زادہ ملخائی اوسپر حملہ کیا مگر خود شکست کھائی اور پچہہ سو آدمی ماری گئے احمد خان نورزئی نے واپس
قندہار مین آکر ایک بہاری فوج درانی کی معہ توپ اور شاہین ہمراہ لی اور قوم توخی غلزئی کی سرکوبی
کیواسطے روانہ ہوا مگر کچھہ فایدہ حاصل نہ کرسکا کیونکہ توخی لوگ زیر سرداری شہاب الدینخان اور فتح خان
قلات کی پہاڑ پر چڑہ گئے درانیون نے چند حملے اونپر کئے مگر حسب خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا آخرار غنداب مین
غلزیونکی بال بچون پر حملہ کیا اور بہت سی بیگناہ آدمی قتل کردی یہہ آخری لڑائی تہی درمیان توخی ہوتک
اور درانی کے بعد اسکے عبدالرحیم خان اور شہاب الدینخا کو ممائی کیطرف بہاگ گئی اوس سے تہوڑا
عرصہ بعد شاہ شجاع الملک نے کاکڑ کے ملک مین پناہ لی تہی اوسکے ساتھہ شہاب الدینخان اور
فتح خان توخی اور شکر اللہ خان ولد عبدالرحیم خان ہوتک ملگئی جب پسر شجاع الملک
چند روز کیواسطے شاہ ہوگیا تو فتح خان اور شکر اللہ خان نے اوسکا سلام کیا لیکن شہاب الدین
خان نے اپنی زندگی مین سلام نکیا اسبات سے شاہ شجاع خفہ ہوا اور جب اوسنے یہہ سنا کہ شہاب الدین

نی ایک قلعہ بمقام ناوک بنایا ہی تو زیادہ ناراض ہوکر گلستان خان اچک زئی کو واسطی مسمار کرنے
اوس قلعہ کی حکم دیا اور فتح خان بابکرزئی بہی اوسکی ساتھہ بہیجا جب وہان پہونچکر محاصرہ کیا تو ایکروز غافل
پاکر شہاب الدین نے درانی کی فوج پر حملہ کیا سوارونکو بہگا دیا اور گولندازان توپخانہ کو قتل کردیا
توپخانہ کی پیٹہہ جلادی اور توپونمین میخ ماردین سارے زمستان مین وہان خالی توپین پڑی رہین بہار
مین صحبت خان پوپلزئی کابل سی تازہ فوج لیکر آیا اور توپونکو پیٹہہ پر چڑہا کر چند روز قلعہ پر فیر کرتا رہا
مگر کچہہ فایدہ حاصل نکرکے واپس چلا گیا اور وہ قلعہ ۱۸۳۹ء تک کھڑا رہا جب بوقت فوج کشی کابل سرکار
انگریزی کی سفر منیانی اوڑا دیا القصہ بعد واپس جانے صحبت خان پوپلزئی کی شہاب الدین اور
فتح خان بہت مدت تک آپسمین لڑتی رہی اور عداوت اسبات سی زیادہ ہوگئی کہ فتح خان نے
شہاب الدین کی بہائی میر محمد کو جسکی دلاوری کی تعریف اب بھی لوگ کرتے ہین علاقہ خاکہ مین
مار دیا تہا یہہ دشمنی فتح خان کی زندگی تک رہی اور ہر فصل مین دو تین لڑائیان آپسمین ہوتی
تہین جب فتح خان مرگیا تو شہاب الدینخان فاتحہ پڑہنی کیواسطی سمند خان ابن فتح خان کے
پاس گیا سمند خان کی وقت سی یہہ عداوت دوستی سی مبدل ہوئی سمند خان نی شہاب الدینخان کی دختر سی
اپنی شادی کری اور اپنی دختر شہاب الدین کی نبیرہ منصور خان کو دی اور تب سی خانکی فساد
طی ہوا بعد اوسکے امیر دوست محمد خان والی کابل نی اپنی حکمت عملی اور جرات سی چند دفعہ کی
یورشمین توخی کو ایسا پایمال اور کمزور کیا کہ لایق سرکشی کے نرہی اور شہاب الدین کی خاندان کی حیثیت
بہی بہت کم ہوگئی ہے سلمان خیل غلزیون پر وزیر محمد اکبر خان اور خود امیر دوست محمد خان نے
فوج بہیجکر بہت سی فتوحات حاصل کرین اور ایسی کوشمالی دی گئی کہ فی الحال باوجود کثرت تعداد ظاہرا
ارادہ بغاوت نہین کرسکتی اور نہ بمثل سابق کل قوم غلزئی مین ایک کوئی رئیس کل ہی ہر شاخ مین
معتبر اور ملک بمثل رعیت کی ہین اور زر مالگذاری سب سی وصول کیجاتی ہے +

تقسیم و تعداد قوم غلزئی

اس قوم کو عوام الناس غلط مشہور غلجی بھی کہتے ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی اوپر سی قوم غلزئی

دو حصہ مین منقسم ہی ایک **توران** دوسرا براہیم اور یہہ ہر دو نام غلزئی کی دو نو پسرونکی اسم سی اونکی
اولاد کو پہونچی ہین توران بڑا بیٹا تھا اوسکی اولاد پہلے درجہ کی قوم سمجھے جاتی ہی توران کی قوم دو شاخ
مین تقسیم ہوتی ہی ایک ہوتکی دوسری توخی ان دو شاخون سی شعبی اور شکوفی بہت نکلتی ہین جنکی
تفصیل شجرہ نسب سی ملی گی ابراہیم کے دو بیٹے تہے مگر اوسکے چہہ پیرونکی نام سی چہہ بڑی شاخین ابراہیم غلزئی
کی مشہور ہین اس تفصیل ہی **سلمان خیل — علی خیل — آکا خیل** یہہ ہر سہ شاخ مجمعا اپنی صورت
کے نام سی **ایزب** کہلاتی ہین چوتہے **سہاک** پانچوین **ماندڑ** چہٹے **تر** کے انمین سی بھی آگے بہت شاخین
نکلتی ہین اونکی تفصیل جسقدر حاصل ہوئی شجرہ نسب مین ہر ایک شاخ کے ذیل مین درج کئے گئے مگر اونکے
سلسلہ پیوستگی کی نسبت کامل اطمینان نہین ہی الا غالب کہ قریب صحت کی ہوگا حصول شجرہ نسب قوم
غلزئی مین بہت کوشش کی گئی بلکہ مولوی **محمد نسیم** ہماری فرستادہ کو جو واسطے حصول شجرہ
مفصل اس قوم کے پہاڑ مین بہیجا گیا تہا خطرہ جان اور نقصان کی مال اوٹہانا پڑا ایسی لاچاریکی
حالتمین احتیاط گذارش ہے کہ اگر ناظرین کچہہ خفیف تفاوت الحاق شاخہا شجرۂ غلزئی ملاحظہ کرینگے
تو یہہ عذر یاد رکہین اب ہر ایک بڑی شاخ مندرجۂ بالا کا حال معہ تعداد اور جای سکونت تفصیل وار
درج کیا جاوی گا +

ہوتک

غلزئی کی قوم مین ہوتکی کی شاخ اس سبب سی پہلے درجہ کی سمجھے جاتی ہے کہ بادشاہ غلزیونکی اس شاخ
سی تہے ہوتک کی شاخ مین پہلے بہت لوگ تہے مگر بوقت زوال اور انتقال سلطنت غلزئی انکی تعداد بہت
کم ہوگئی **نادر شاہ** ایرانی نے بعد فتح قندہار پندرہ سو گہر اس قوم کا ترکستان اور ایران اور ہندوستان
یہ طرف متفرق کر دیا کہ اونمین سی بخارا اور بلخ مین اور ماژندران اور آردبیل صوبہ ایران مین آباد ہین
فی الحال افغانستان مین تخمینا آٹہہ نو ہزار گہر ہوتکی قوم کے ہونگے اور یہہ قوم اکثر **مرغہ** اور دو نو طرف
باری غر اور **سور غر** یعنی کوہ سرخ مین ہتی ہین **عیسک زی مرغہ** اور **اتا غر** مین اور **ملی زی**
کی شاخ کرہ دی زرگل اور غابولان مین شعبہ برت زی اور غنای مین اور آکا زی خزنای اور دندیا
مین اور تون زی بمقام سوری اور عمر زی منداو مین رامی زی آتا غر مین رہتی ہین اور یہہ ملک

ہوتک کاقندہار سی چار منزل مشرق شمالی اور قلات غلزئی سی ایک منزل طرف شرق جنوبی سی شروع ہوتا ہی فی الحال اس قوم مین **میر عالم خان** نبیرہ زادہ **عبدالرحیم خان** ہوتک اور صدو خان بڑی خان ہین اور اونکی ماتحت ہر شاخ مین چھوٹے ملک ہین +

توخی

قوم توخی قبل از عروج خاندان ہوتک قوم غلزئی مین پہلے درجہ کی تہی اور سلطان **ملخائی** جو توخی کے شاخ سی تھا کل توران قوم کا سردار ہوگذرا ہی مگر بسبب ترقی پاجانی خاندان ہوتک کی یہہ قوم دوسرے درجہ پر سمجھے گئی قوم توخی کی تعداد **ازبیل الفنسٹن صاحب** بارہ ہزار گھر لکھتے ہین مگر مولف کی تحقیقات سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ فی الحال افغانستان مین پندرہ ہزار گھر سی کم اس قوم کی تعداد نہین ہوگی توخی کی ملک مین مشہور جگہہ قلات غلزئی ہی توخی لوگ وادی ترنک مین پل سنگ سی لیکر علاقہ شیبار تک اور اوسکی نواحات مین آباد ہین اور وادی ارغنداب کا شمالی حصہ ملحق ملک ہزارہ ہے اور میزانہ توخی کی قبضہ مین ہی اور وادی ناوہ کی جنوبی اور پائینہ حصہ مین اور خاکاک مین بھی کچھہ توخی آباد ہین بابکرزئی جنگیر اور سراسپ اور شاہ مردان اور ناوہ مین رہتے ہین اور باقی شمل غلزئی شیبار اور بلتاغ اور سندان وغیرہ مین آباد ہین اور توخی کا ایک محلہ شہر کابل کے متصل وہ افغانان مین ہی منصور خان فی الحال توخی کا معتبر خان ہی +

سلیمان خیل

کل قوم غلزئی مین سی شاخ سلیمان خیل تعداد مین زیادہ ہی اکثر روایات سی سلیمان خیل کی تعداد درمیان چالیس اور پچاس ہزار گھر کے پائی جاتی ہی بعضی ناواقف اونکو وسیع ملک پر پھیلے ہوی دیکھکر قریب ایک لاکھہ خانہ سلیمان خیلون کا بیان کرتے ہین مگر یہہ غلط ہی **ازبیل الفنسٹن صاحب** اِنکی تعداد ۳۰ اور ۳۵ ہزار گھر کے درمیان لکھتے ہین یہہ قوم غلزیون مین سی ایک جرار اور جنگجو فرقہ ہی اور ایک وسیع ملک پر قابض ہین اِنکی شاخون کی تفصیل شجرہ نسب سی معلوم ہوگی اِنکی چار الوس مشہور ہین مگر بلحاظ ملک مسکونہ وہ دو حصہ مین تقسیم ہوسکتی ہین یعنی جنوبی اور شمالی ان ہر دو حصہ مین سی جنوبی طرف میسر غل

اور سمل زئی خواہ اسمعیل زئی پہلے درجہ کی ہین یہہ لوگ معہ دیگر شاخہا ملحقہ کے جنوبی حصہ مین اس تفصیل
سی رہتی ہین علاقہ کہٹہ واز مین آدین خیل نسو خیل قلندر خیل شکی خیل شاہ توری جلال زئی کلا خیل
محمود خیل مشن خیل وغیرہ رہتی ہین اور نصف زرمت خصوص جنوبی حصہ زرمت کا سلیمان
خیلونکی قبضہ مین ہی اور علاقہ نانی غند متعلق کٹہ واز بھی انسی پر ہی اور وازی خواہ و دیگر علاقجات
ملحقہ مین بھی متفرق رہتی ہین شمالی تقسیم مین ستانی زئی خواہ سلطان زئی اور احمد زئی پہلے درجہ
کی قومین ہین انمین سی استانی زئی تعداد مین زیادہ ہی جسکی شاخین جبار خیل بابکر خیل کابل اور
جلال آباد کے راستہ پر رہزنی مین مشہور ہین بمقام تیتمور غربی درہ للندر اور تمام میدان کی علاقہ
مین جو کابل سی دو منزل مغرب ہے پیارو خیل آباد ہین اور تیزین اور جگدلک اور سرخ رود اور گندمک مین
بابکر خیل اور جبار خیل اور نعمان مین بھی درہ علی شنگ مین کچھہ جبار خیل رہتی ہین جنکا مشہور سردار محمد
شاہ خان چند سال سی مرگیا ہی اور اسیطرح نواح کی درہ جات اور علاقونمین یہہ قوم پہیلی ہوئی ہے
احمد زئی لوگ لوہ گر کے مشرقی حصہ مین اور التمور اور سپیگہ اور سرخ آو مین بدامن غربی کوہ
لبیر رہتی ہین مگر اپنی مویشی مشرق کیطرف جلال آباد تک چرانی کیواسطی لیجاتی ہین ۔

علی خیل

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی سلیمان کا دوسرا بہائی علی تہا جسکی نسل علی خیل کہلاتی ہی کل علی خیل کے
ٹہہ ہزار گھر شمار کرتے ہین علاقہ زرمت یا زرمد جسکو پشتو مین زرمل کہتے ہین نصف علی خیل کا
ہی باقی [illegible] قوم مین سی شاخ مندوزئی کا ایک شعبہ اسمعیل زئی
[illegible] کوٹی بھی کہتے ہین علاقہ خوست مین انکے تخمیناً چار
گھر ہونگے [illegible] علی خیل [illegible] خوب سوار ہوتے ہین [illegible] شوق سواری بہت ہی علاوہ انکی اور بھی
متفرق نواح کے علاقہ مین بھی ہمسایگی کچھہ رہتی ہین ۔

آکا خیل

بہت تہوڑی ہین اور انکا ملک مستقل سکونت والہ کوئی نہین ہی بعضی مقر مین رہتی ہین اور اکثر پیوندہ

لری اور دوڑی یعنی گلیم باقی کرتے ہین اور جو پیوندہ ہین وہ بار برداری کیواسطی نر گاؤ زیادہ
رکہتی ہین اور دوڑ یعنی گلیم باف اکثر آکا خیل ہوتی ہین گویا اونکا موروثی پیشہ ہی اور سیاہ خانہ یعنی
لشیردی پیوندگان اور جوال اور گونی وغیرہ ایسا سامان بہت بناتی ہین اور اس پیشہ سی بباعث
اشیاء احتیاجی پیوندگان نفع اوٹہاتی ہین اور دیگر افغان اس پیشہ کو ذلیل سمجہتے ہین کاکڑ لوگ دوڑ
کو پیشہ ور کہتی ہین اور جب کوئی شخص کاکڑ کو پیشہ ور کہی تو دشنام سی اس خطاب کو کم نہین سمجہتے کہتی
ہین کہ آکا خیل کل افغانستان مین ایک ہزار گھر سی کچہہ کم ہونگی +

اندڑ

یہہ قوم اکثر علاقہ شلکر نواحات جنوبی غزنین مین آباد ہی اور یہہ وسیع اور میدان علاقہ قریب کل کے
اندڑ کے قبضہ مین ہی اور جا مراد مین کچہہ اندڑ رہتی ہین اور شاخ جلال زئی کچہہ ملک زرمت مین بھی
آباد ہی ایک گانو اندڑ کا شیبار ملک توخی مین ہی کل تعداد اس قوم کی قریب اٹہارہ ہزار گھر کے بتلاتے
ہین اندڑ کے شامل ایک شاخ اسمی موسی خیل قوم کاکڑ سی بطور وصلی ہوگئی ہی کہتے ہین کہ کسی شخص موسی خیل
کاکڑ نے اندڑ کی قوم سی شادی کری تہی اوسکی نسل سی یہہ موسی خیل ہوئی جنکی شاخون کا شجرہ اوپر
درج ہوچکا ہے اکثر موسی خیل علاقہ واغز شلکر سی مغرب کیجانب متصل کوہ ہزارہ مین اور بعض بمقام پناہ
محال گیرو شلکر سی جنوب رہتی ہین اور بطور ہمسایہ تمام افغانمین ایک دو گھر رہتی ہین +

ترکے

اس قوم کی بھی پندرہ ہزار گھر افغانستان مین ہین دو ثلث سی کچہہ زیادہ مستقل سکونت رکہتی ہین اور
قریب ثلث ثالث کی کوچے رہتی ہین انکا اصلی ملک علاقہ مقر اور ناوہ ہی بہ نسبت تعداد قوم کی ملک
مقبوضہ انکا تہوڑا ہی کیونکہ علاقہ مقر علی خیل اور خدوزئی کی قبضہ مین بہت ہی اس کمی اراضی کے سبب
سی قریب ایک ثلث نی اس قوم سی رمہ داری اور گلہ بانی کا پیشہ اختیار کیا اس قوم کی کوچی لوگ شروع موسم
خزان مین واسطی قشلاق کی قندہار کیطرف جاتی ہین اور بہار کے موسم مین واپس مقر کو آنا شروع
کرتے ہین کہ اس آنی جانی کے سبب سے بزبان پشتو بہ نسبت قوم ترکی ایک مثل مشہور ہی جو ذیل مین درج کیجاتی ہے

چہ چونگشی وای قرتر کی وای مقر چہ چونگشی وای غارتر کی وای قندار

چونگش مینڈک یعنی بقہ کو کہتے ہین اس مثل کا معنی اور مراد یہہ ہی کہ جب مینڈک شروع موسم گرما مین قر کا آواز کرتی ہین تو ترکی قوم کی کوچی لوگونکو مقر اپنا وطن یاد آتا ہی اور ایلاق کیواسطی گرما مین واپس جاتی ہین اور جب مینڈک بسبب تاخت لشکر سرما غار رہتا ہی تو ترکی قشلاق کیواسطی قندہار جاتی ہین یہہ مثل مشہور عام ہی فی الحال محمود خان ولد خان ترکی اور زمان خان اور مارو خان اور مرتضے خان اور میر احمد خان خان اور ملک کلان اس قوم کی ہین +

اسحاق معروف سہاک

سہاک کی نسل کا شجرہ اوپر درج ہوچکا ہی کل تعداد قوم سہاک کی تخمیناً ہفت ہزار گھر تبلاتی ہین سہاک کی شاخون مین سی یوسف خیل زیادہ ہین قوم سہاک کا تیسرا حصہ علاقہ خروار مین آباد ہی اور کچھہ زرمت مین بھی ہین باقی علاقہ یغمان اور بکتوت اور تگاؤ مین رہتی ہین اور کچھہ نغمان وغیرہ درہ جات جنوبی کوہ ہندوکش مین بھی ملتی ہین بعضے لوگ اندڑ اور ترکی کو پسران سہاک سی سمجھتے ہین مگر یہہ بات غلط صحیح ہے سہاک اندڑ اور ترکی کا بھای تہا +

غلزئی جو دیگر ملکون مین متفرق ہین

سوای اون علاقجات مقبوضہ کی جنکی تفصیل قوم وار اوپر درج ہوچکی ہی کل افغانستان مین متفرق دو دو تین تین اور کم زیادہ ہر علاقہ کی اندر غلزئی پای جاتی ہین اور یہہ لوگ بطور ہمسایہ کی متفرق ہین اور افغانستان سی باہر جیسا کہ ترکستان اور ایران مین بہت غلزئی ہین ان ملکون مین اکثر نادرشاہ ایرانی کی وقت سی آباد ہوئی مگر ایران مین اپنی عروج کی وقت سی کچھہ بکھری تہی اور بلخ مین ہزدہ نہری اکثر غلزئی ہین اور بخارا مین اوزبک کی فوج مین نوکر بھی ہین اور یہہ ترکستانی غلزئی راہ رسم اور خوراک پوشاک مین ٹھیک مطابق اوزبک کی ہوگئی ہین اور علاقہ نرمان شیر ملک کرمان اور جبس اور اصفہان مین بھی چند گھر غلزیون کا سنا جاتا ہے اور کچھہ ہندوستان مین بھی ہین اور بیرونی غلزئی جن ممالک مین رہتی ہین وہان کی سکنائے کیطرح بود و باش مین ہوگئے

ہین روم کی دارالسلطنت مین چند آدمی غلزئی داغستان سے جاکر آباد ہوئے الغرض یہ افغانی قومون مین سے اس قوم کے آدمی دور دراز ملکون مین نظر آتے ہین +

دستورات غلزئی

ایسی بڑی قوم مین جیسا کہ غلزئی ہے اور وسیع ملک مین پھیلی ہوئی آباد ہے ایک طرح کی رواج اور دستورات کا ہونا کم ممکن ہے اسحالمتن مختلف رواجات قوم وار لکھنے بہت ضروری نہ سمجھکر ترک کئے گئے آئین اور انتظام قوم غلزئی کا بالکل درانیون کے دستورات سے علحدہ ہے اس قوم کے خان اور ملکان کا اختیار فی الحال ایسا نہین ہے جیسا کہ اقوام درانی کے سردار رکھتے ہین چند عرصہ پہلے اس قوم غلزئی کے بھی بعضے خان بڑے صاحب اختیار ہوگذرے ہین جیسا کہ شہاب الدین توخی عبدالرحیم خان ہوتک مہتر موسیٰ خان سلیمان خیل محمد شاہ خان جبار خیل عزیز خان بابکر خیل و خانا احمدزی شاخہای سلیمان خیل اور مسلے خان ترکی اور اندر و ماما موسیٰ خیل اور مولیداد خان اور خدائی نظر خان ماما سہاک اور بہاول خان اندڑ وغیرہ اب بھی انکی خاندانون مین معتبری اور عزت باقی ہے مگر بمثل سابق امیر دوست محمد خان نے انکا اختیار نہین چھوڑا انتخاب عہدہ ملکی اور خانی کیواسطے زیادہ تر لحاظ موروثیت کا ہے مگر امیر کابل اور حکام موقعہ اوس خاندان مین سے زیادہ روپیہ دینے والی کو ترجیح دیتے ہین تربیت اور اخلاق اس قوم مین اختلاف ہے صحرانشین اور پہاڑی اخلاق مین خراب ہین خصوص اکثر سلیمان خیل سارق اور رہزن اور عہد شکن ہوتے ہین مگر لوہ گروالی اچھے ہین غلزئی جو کابل کے چاردہہ وغیرہ ملحق نواحات مین بستے ہین وہ محنتی اور اپنے امیر اور خان کی تابعدار ہین پوشاک اور بعضے دیگر دستورات مین کابل کے شہریون سے موافق ہین خوراک مین گندم کی پتیری روٹی اور قروت اور روغن زرد اور لحم گوسفند زیادہ صرف ہوتا ہے اور پوشاک مین عموماً ایک فراخ آستین پیراہن اور اوسکے اوپر بمثل قبا سینہ واز چوغہ خورد کی

طرح اونکا انگرکہہ اوڑہتی ہین اور موسم سرما مین بہیڈی کی چمڑی کی طویل اور فراخ پوستین اکثر رکہتے
ہین سر پر خراسانی وضع چرکین کلاہ ہوتی ہی مگر متمول اور معتبر خاندان خصوص شہر کلان مین یا اونکی
قریب رہنی والی خوراک پوشاک اچہے رکہتی ہین آپسمین خانگی فساد اور پرخاش بہت ہی اونکی باہمی گوندیون
کی تفصیل لکہنی بہت طویل ہی مگر بڑی قومونکی دشمنی جنا دینی ضرور ہی ہوتک اور توخی کی باہمی دشمنی کا حال
اوپر لکہا گیا ہی فی الحال اگرچہ ظاہرا اونمین لڑائی نہین مگر دلونکی صفائی بھی نہین ہی سلیمان خیل
اور اندر کے باہم بہی دشمنی ہی اور شمالی سلیمان خیل قوم سہاک سی بھی کچہہ عداوت رکہتی ہین ممورئے
شاخ علی خیل اور یوسف خیل شاخ سہاک کی آپسمین پورانی دشمنی جو تکرار علاقہ خاد و برپا ہوئی تہی اوسکا
اثر ابتک چلا جاتا ہی علی ہذا القیاس ایک قوم کی بہی چہوٹی شاخین خانگی دشمنی سی خالی نہین ہین اگرچہ
بیرونی غنیم کے مقابلہ کے واسطے عموماً متفق ہوجاتی ہین مگر ایسی وقت مین بہی اونکی قلبی عداوت اپنی
دشمن کے نقصان پہونچانیمین کوتاہی نہین کرتی قوم غلزئی کا بیرونی زبردست غنیم درانی ہین جنکی
عداوت اور دشمنی کا حال اوپر لکہا گیا ہی مگر فی الحال درانی اور غلزئی کی باہم کوئی لڑائی جہگڑہ نہین اور
سوای درانی کی باقی غیر اقوام جو غلزئی کی ہمسوا نہ ہین اونسی بھی کبہی کبہی لڑائی فساد ہوجاتا ہی غلزئی کی مرد
اچہے سپاہی ہوتی ہین لوگ کہتے ہین کہ بہ نسبت تعداد مردمان ایک ربع اسلحہ بندوق کم ہی بندوق زیادہ
بتی دار مگر چقماق بہی ہین تلوار ہر ایک مرد کی پاس ہوتی ہی اور بعضے پشتول اور چہورا بہی رکہتی ہین اور
سوارون کے پاس نیزہ بہی ہوتا ہی شادی اور غمی کی دستورات اونکی باقی افغانون سی کچہہ بہت
مخالف نہین ہین روپیہ یا جنس لیکر دختر کا ناطہ کرتے ہین اور اس شیر بہاو کا نام ولور لیتی ہین جب
نامزادی یعنی منگنی ہوچکی تو داماد اپنی خسر کے گہر مین آتا جاتا ہی اور اپنی منسوبہ کی ساتہہ رہتا ہی اور اس عجیب
رسم کو چغل بازی کہتی ہین بعضی وقت اس چغل بازی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ دختر اپنی والدین کی گہر حاملہ یا صاحب
اولاد ہوجاتی ہی مگر اکثر ایسی حمل کو حرامی سمجہکر اسقاط کرا دیتی ہین یا معصوم نوزائیدہ کو پارچہ مین لپیٹ
کر راستہ پر ڈال دیتی ہین تاکہ کوئی اور رہگذر شخص اوٹہا لیجاوی اور اگر بوقت نامزدی اجاب قبول
شرعی ہوجاوی تو اوس اولاد کو ضایع نہین کرتے غلزئی لوگ ملا اور اخوند کی تابع ہوتی ہین سب سنی

مسلمان ہین تعصب بہت رکھتے ہین مگر احکام شرعی کو عوام اچھی طرح بجا نہین لاتی اور نماز روزہ کو صحرا نشین غلزی بھی کم ترک کرتی ہین اور ہر گانو مین مسجد ہوتی ہی مگر مسجد کے پاس ایک نشست گاہ عوام ہوتی ہی جسمین حقہ پینا وغیرہ بدعت مروجہ عامہ کو عیب نہین سمجھتے اوس نشست گاہ مین جو ہمہ دیوا مسجد کے ہوتی ہی ہمیشہ سردی کی موسم مین آگ جلا کرتی ہی اور لوگ جمع رہتے ہین اور اسکو آتش خانہ کہتے ہین درحقیقت وہ آتش خانہ بھی مسجد ہی صرف ایک فٹ اونچی دیوار ان مین حد فاصل ہے اور آتشخانہ مین دو قبلہ محراب قلیان رکھنے کی جگہہ بنی ہوئی ہوتی ہی چنانچہ غلزیون کی نسبت کہا جاتا ہی کہ غلزیون کی مسجد دو محرابی ہوتی ہین ایک مغربی امامہ کا دوسرا مشرقی قلیان کا +

شجرۂ نسب

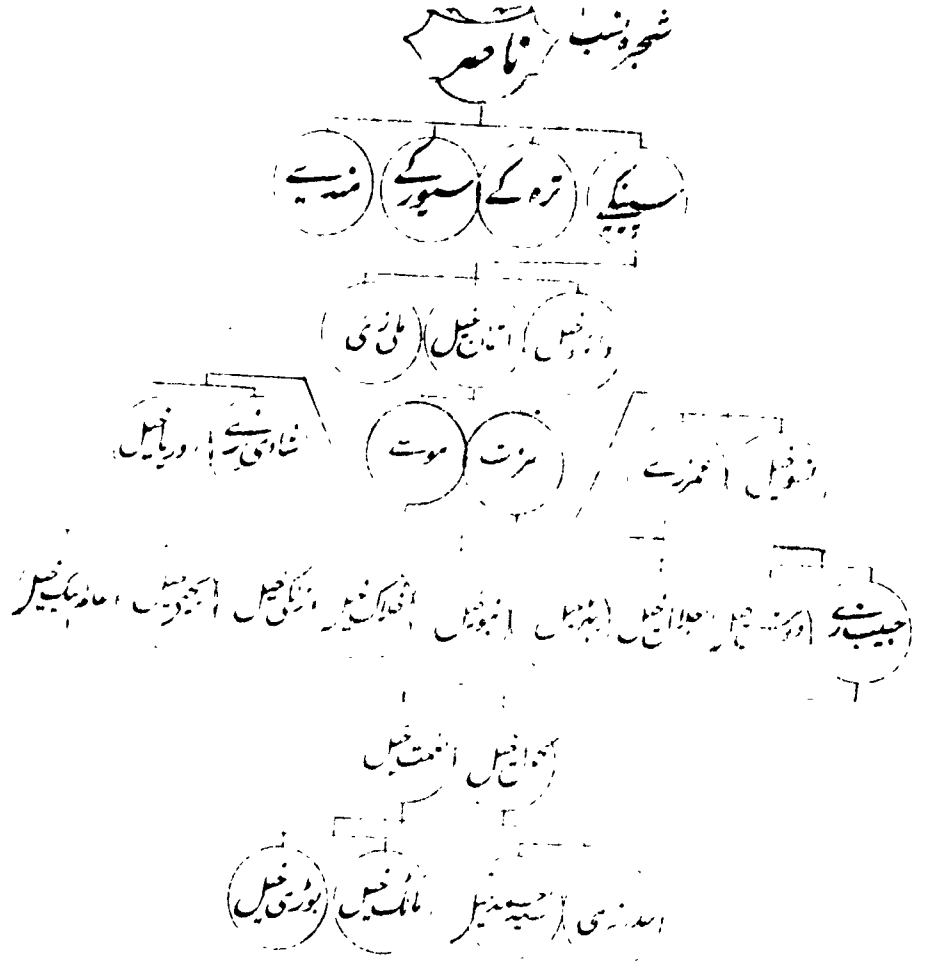

یادداشت

ایک ثقہ شخص قوم ناصر نے شجرۂ مندرجہ بالا لکھاکر بیان کیا کہ فی الحال قوم ناصر تین حصہ پر منقسم ہے تور ناصر عمرزئی کو کہتے ہین سپین یعنی سپید ناصر خوجیانی کو کہتے ہین اور سپین یعنی سفید ناصر ملی زئی کی نسل ہی مگر راوی کہتا تہا کہ یہہ تسمیہ غلط مشہور ہی اصل مین سپین اور تور اور سور وہ تہے جو اوپر شجرہ مین لکہے گئے المولف اس معاملہ مین کچہہ زیادہ اطمینان کی ساتہہ نہین لکہہ سکتا البتہ تور یعنی سیاہ ناصر اور سپین یعنی سپید ناصر مشہور ہین +

ذکر قوم ناصر

شجرۂ نسب اس قوم کا **ملے ناصر** انکی مورث اعلیٰ تک جسقدر حاصل ہوسکا اوپر درج ہوچکا ہی ناصر لوگ اپنی تئین غلزی کی شاخ سمجہکر قوم ہوتک سی تسمولیت بیان کرتے ہین اور ہوتکی انکو اپنا رعیت بتلاتی ہین نہ کہ ہمقوم مگر یہہ دونو ادعا غلط معلوم ہوتی ہین یعنے ناصر شاہ حسین غوری جو غلزئی اور لودی کا باپ تہا اوسکو اپنا مورث بتلاتی ہین اور بعضی سادات سی نسب ملاتی ہین ایسی اختلاف کی حالتہین مولف بدون حالات موجودہ پورانے امورات کی نسبت کچہہ نہین لکہہ سکتا بعض لوگ کہتے ہین کہ ناصر بلوچ کی قوم سی علحدہ ہوی ہین اگرچہ انکی زبان پشتو ہی اور افغانونمین غلط ہین مگر انکا چہرہ اور شکل افغانونکی خصوص غلزی کی موافق نہین ہی غالباً ایسا پایا جاتا ہی کہ یہہ قوم یا اسکا مورث بطور وصلی قوم غلزئی کی ساتہہ اکر شامل ہوا کل قوم ناصر کے پندرہ ہزار گھر شمار ہوتی ہین جنمین سی قلیل لوگ علاقہ کوہ دامن نواح کابل مین بمقام کاہ درہ اور شکر درہ اور حاجی کک وغیرہ آباد ہین اور مستقل سکونت رکہتی ہین اونمین سی خواجہ میر خان بڑا خان ہی اور قلندر بادشاہ ایک عامل فقیہ مشہور ہی باقی قریب کل کے جملہ قوم ناصر کی زمین نہین رکہتی اور ہمیشہ پیوندہ اور کوچی رہتی ہین بین نظر اونکی پیوندہ گری یکا طریق جہانتک معلوم ہوسکا لکہا جاتا ہی بہار کے موسم مین دامان شرقی سی جاکر متفرق ہوتک اور توخی کی ملک مین ہر ایک قبیلہ اپنی چند کثیر دیان علحدہ لگاکر رہتی ہین اور مال تجارت قندہار

اور کابل وغیرہ اطراف مین لیجاکر فروخت کرتی ہین اور اپنی رمون سی برہ اور گوسفند لیجاکر بیچتی ہین اور
جب کہاس کی کمی ہوئی تو اکثر وسط تابستان مین ایک یا دو کثیر دی کا ایک ڈیرہ بنکر نبلاش کہاس
جہت چرائی گلہ مویشی اور رمہ چھوٹی چھوٹی منزلونمین مال چرانا شروع کرتی ہین شروع خزان مین جرگہ جمع ہو
کثیر دئمین اوکہاڑتی ہین اور گرم سیدان یعنی دامان واقع ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف کوچ کرتے ہین پہلے
پوج کہوقت دو حصون مین منقسم ہوکر روانہ ہوتی ہین خان اور مشر قوم کی تجویز کرتے ہین کہ پہلے کونسا حصہ
روانہ ہو بعد طی کرنے چند منازل کے یہہ ہر دو حصے بمقام کنڑور متصل گومل جمع ہوتی ہین اوسجگہ سب پیوندہ
لوگ دامان کیطرف جاتی ہین کیواسطے آتی ہین جب یہہ لوگ اپنی مغربی قرارگاہ سی روانہ ہوتی ہین تو غیر آباد
ملک سی گذرتی ہین جسمین سوای اپنی ہمراہیونکی اور کوئی نہین دیکہتے مگر جب کنڑور کے نزدیک پہونچتی ہین
تو اکثر راستی دیگر اقوام کی مویشی کی گلون سی بند پاتی ہین بعضے وقت دو قوم کی رمہ اور گلہ تنگ راستہ
مین شامل ہوجاتی ہین اور کبہی کبہی پہلے پیچہے جانی کی تکرار پر لڑپڑتی ہین آخر یہہ مجمع معہ گلہ مویشی اور رمہ اور
آدمی اور کثیر دیونکی کنڑور مین پہونچتی ہین پہلے وقت مین اس مجمع کی تعداد تیس ہزار تک پہونچ جاتی
تہی مگر فی الحال عموماً ہر ایک قوم پیوندہ کی اپنی اپنی علحدہ گروہون مین آتی ہی اسواسطے اتنی لوگ ایک
جگہ جمع نہین ہوتی الغرض دن کیوقت یہہ لوگ واسطے چرائی مویشی کے پہیل جاتی ہین اور رات کو بحفاظت
تمام جمع رہتی ہین ہر قوم کا جلو بیگی واسطے انتظام مقرر ہوکر دامان کیطرف کوچ کرتی ہین اوسوقت وزیری
لوگ انکی لوٹنی کی تیاری کرتے ہین اور اپنی پہاڑون مین اونکی گذر کے قریب جمع ہوتی ہین اور ایک
یا چند جاسوس اونچی پہاڑ پر پیوندون کا کاروان دیکہنے کے واسطے بیٹہاتی ہین جب قافلہ نظر آیا تو
لروہ سارقان وزیری بارادہ غارت مال ناصرون پر حملہ کرتی ہین اور جسقدر خرابی اور نقصان پہونچا
سکین دریغ نہین کرتی اون خطرناک ایام مین جو یہہ معاملہ ہفتہ عشرہ تک رہتا ہی ناصر لوگ ہمیشہ تیار رہتے
ہین اور جلو بیگی خانگی تکرار ونکو بند کرکے باہر کے غنیم کا حملہ روکنی کیواسطے بیدار رہتی ہین تمام قوم شامل
رہتی ہی اور جلو بیگی آدمی منتخب کرتے ہین واسطے حفاظت راست اور چپ اور سامہنے اوپیچہے کے اور یہہ
لروہ محافظان اکثر پیادہ اور کوئی سوار نوبت بنوبت مستعد رہتی ہین اور باقی ناصر مرد اور زن

مویشی کے گلہ اور رمہ کو ہانکتی ہین اور سب مرد مسلح واسطے مقابلہ حملہ غنیم تیار رہتی ہین مگر وزیری
لوٹیری ہر سال سنگین خفیف نقصان پہونچانے سے درگذر نہین کرتی اور ناصر بلکہ کل پیوندہ لوگونکے
سخت دشمن ہین اسطرح غنیم کے ملک سے اکثر براستہ درہ زرگنی باہر نکلکر میدان دامان پر پہیلجاتے
ہین دامان پر ہر قبیلہ کی اپنی اپنی جگہ ہی جہان اوسکو زمستان مین قیام کرنا ہوتا ہی چرائی کے
واسطے جہان اچھے چراگاہ ملے وہان اپنی مویشی کے گلے اور رمہ لیجاتے ہین اب اونکا وقت بکام اور بیفکر
گذرتا ہی اور سرکار انگریزی کی حسن انتظام کی امر سے اونکو ارام ملتا ہی ایسی بیکاری کی حالتمین شکار کا
شغل کرتے ہین عورات سب کام کرتی ہین روٹی پکانا اور پانی لانا اور دیگر خانہ داری کی معمولے
کامون کے سوای لکڑی ہیمہ سوختنی لانا اور کثیر دی کھڑا کرنا بھی عورات کے ذمہ ہی مردمان کا کام
صرف یہہ ہی کہ بھیڈی اور شتران اور مویشی کے گلے چرانے اس کام کے واسطے تھوڑی آدمی کافی ہوتے
ہین ناصرون کی تجارت کا حال پہلے حصہ مین شامل جملہ پیوندگان درج ہوچکا ہی قوم ناصر کی عورات
اکثر مستور ہوتی ہین حسن بھی اچھا ہی جب زمستان گذر چکا اور کوہ تخت سلیمان کی برف پگہل گئے
تو قوم ناصر کی متفرق شاخونکے ملک ایکروز معین کرکے کسی موقعہ پر بڑی ملک یا خان کے پاس بطور جرگہ
کے جمع ہوتی ہین اوس معرکہ مین یوم اور راستہ واپسی مقرر ہوکر یوم معینہ پر کثیر دین گراکر
اوسی طریق سے جیسا کہ ائی تھی بہار کے موسم مین واپس جاتی ہین اور یہہ ہی معمول اونکا ہمیشہ
ہر سال رہتا ہی پیوند ناصر کا گذارہ تجارت اور اپنی مویشی سے ہوتا ہی اپنی بھیڈی کی اون سے
لثیر دی اور گلیم اور گونی وغیرہ سامان ضروری بناتی ہین اور بھیڈی کی چمڑہ کی پوستین بھی
بنائی جاتی ہے اور مادہ بھیڈی کے شیر سے مکھن اور پنیر اور قروت بھی بناتی ہین گوسفند کا گوشت
ضیافت اور مہمانداری کی وقت کام آتا ہی مالداری شتران وگاوان خصوص رمہ ہای بھیڈی
اونکے بہت ہین اور ہمیشہ اس خواہش اور تلاش مین رہتی ہین کہ اپنی مویشی کی خوراک بہم پہونچتی رہے
ناصرونکی کثیر دئین چھوٹی اور سبک ہوتی ہین عموماً اونکے گھر کی جایدا د بوقت کوچ سوائے مویشی
کے یہہ ہی ایک دو جوڑہ پوشاک کی اور آرد کے گونی اور ایک دو مسی اور مٹی کے برتن اونکی پوشاک

مشرقی اور مغربی افغانونکی مابین ہی اس قوم کی لوگ اکثر سیانہ قد گندم گون بدنقش ہوتی ہین
مگر بعض بر عکس اوسکے بے آزار اور راست باز مخلوق ہی خان اور ملک کلان کا اختیار بہت ہی تھا
لوگ عبدالرحیم خان موتک کی وفات سے کچھ محصول ہوتک کی خان کو دیتی ہین پیوندہ ناصرون
کا بڑا ملک شاہزادہ خان ایک نیکبخت آدمی تہا جو سال حال مین مرگیا مدت خان اور الداد
خان میر عالم خان دوست محمد خان وغیرہ بہی ملک ہین +

حال قوم خروٹی

شجرۂ نسب خروئی

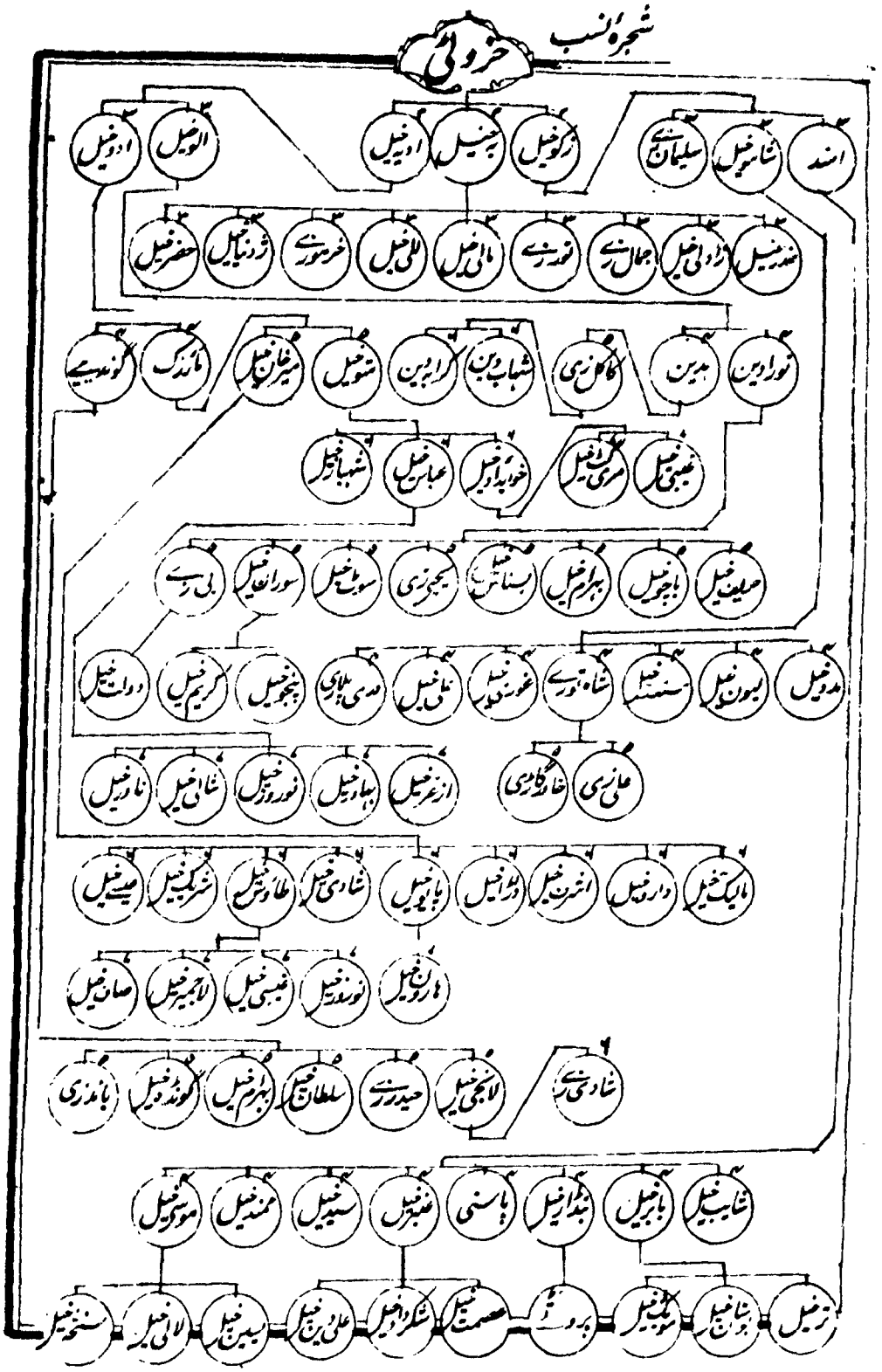

ذکر قوم خروٹی

یہہ لوگ اپنی تئین غلزئی کی شاخ سمجھتے ہین اور اونمین سی بعضے کہتی ہین کہ ہم قوم توخی سی علحدہ ہوئی
مگر غلزئی اس قوم کو قبول نہین کرتے اور وہ اسطرح قصہ کرتے ہین کہ سہاک اور ایزب دونون
ایک روز راستی پر جاتی تہے آگے سی ایک خر پر بار بلا مالک آتا ہوا نظر پڑا ایزب نی کہا کہ خر میرا ہی اور
سہاک نی کہا کہ بار یعنی بوجہہ میرا ہی جب انکر دیکہا تو اوس بار مین ایکطرف نان آرد جو اور دوسری طرف
ایک لڑکا شیرخوار معصوم پایا سہاک اوسکو گھر لایا اور بلحاظ بار خر اور شمولیت نان جو جسکو بزبان
پشتو روٹہ کہتی ہین خر روٹہ اوس معصوم کا نام رکہا جب بالغ ہوا تو اپنی خاندان کی کسی دختر سے
شادی کرادی اوسکے شکم سی خروٹہ کی تین پسر ہوی جنکی اولاد کا شاخ وار شجرہ اوپر مندرج ہے بنظر
اسمیت مورث اعلے مجمعاً اس قوم کو خروٹی کہتے ہین اس قوم کی تعداد تخمیناً چہہ ہزار گھر بیان
کرتے ہین خروٹی لوگ اون پہاڑون مین رہتی ہین جو کٹہ واز کی مشرق کیطرف کوہ سلیمان کی متعلق
کوہ برمل تک ہین خروٹی کی ملک کا ایک حصہ علاقہ ورگون ہی جسمین پرمولی خواہ پرملی قوم تاجک
کی ایک شاخ رہتی ہی خروٹی قوم کے قبضہ مین بعضی تنگ میدان ہین جسکے بیچ اونچی اور سخت پہاڑ ہین
اونکی چار بڑے گانو ہین جن مین سی سر روضہ سب سی بڑی مین پانسو گھر ہین سوای پیوندہ خروٹیون
کی باقی اکثر خروٹی زمینداری کا کام کرتے ہین اونکا زرعی وغیرہ ملک اگرچہ کٹہ واز سی اچہا ہی مگر سال
مین صرف ایک فصل ہوتا ہی اور برف کی نیچے تین ماہ ہر زمستان مین رہتا ہی قلبہ رانی نر اور مادہ گاو
سی کرتے ہین اور بسبب پہاڑی ملک ہونیکی بہیڈی سی بکری کی رمہ زیادہ رکہتی ہین اور اونکی پاس
شتر بہی بہت ہین جو میدان مین چرتی ہین اکثر امورات مین جنوبی سلیمان خیلون کیطرح ہین مگر پیوندہ
خروٹی مطابق دیگر پیوندونکی ہوتی ہین اور زبان مین بھی فرق ہی قوم وزیری اور جدران اور پرملی
کے ساتہہ انکی سخت دشمنی ہے قوم وزیری اور خروٹی کے باہم مابہ النزاع علاقہ برمل ہے اس پہاڑ
کی تکرار پر ہمیشہ وزیری اور خروٹی مین چہیڑ چہاڑ اور کشت وخون ہوتی ہے بنیاد اس فساد کی عصر احمد شاہ ابدالی
مین اوٹھی کہتے ہین کہ اوسوقت قوم وزیری کا ملک مسمے قنبر شاخ توجیا خیل سی تہا اور خروٹی کا

ملک شمس الدین نام تہا خروٹی کہتے تہے کہ برمل ہمارا ہی اور وزیر کہتی تہے کہ ہم قابض ہین اور جبکہ نزاع
حد اصلاح سی گذر گئی تو پشتو مین ایک مضمون منظوم بنایا گیا جو واسطے تشریح حال کے یہان درج کیا جاتا ہے +

بیت پشتو

بدل برملی پیغلہ بنجل چینیہ پر پیشیہ شمس الدین وائی حمادہ قمر وائی حما پغیر کش ایشیہ

جسکا معنے اور مراد یہہ ہی کہ

برملی مراد علاقہ برمل دوشیزہ دختر نی زلفین چہوڑی ہوی یعنی آراستہ ہی شمس الدین یعنی خروٹی
کہتے ہین کہ ہماری ہی اور قمر ملک وزیران کہتا ہی کہ میری بغل مین رکہی ہوی بمعنی میری قبضہ مین ہی آخر
اسی تکرار پر باہم وزیری اور خروٹی لڑائی ہوئی اوس لڑای مین شاخ مازرک کو خروٹیون نے
اپنی شامل نکیا آخر وزیرون سی شکست کہائی اور تب مازرک سی مدد خواہ ہوئی کہ اس معاملہ مین یہہ
ایک پشتو کا فرد ہی تب سی مازرک کی شاخ نی علحدہ نام حاصل کیا پیرملی اور جدران سی بہی بباعث
ہم سوانہ ہونی کے اونکی سخت دشمنی ہی مستقل سکونت والی خروٹیون کو بسبب موسم اپنی ملک کے
لازم ہے کہ وہ کچہہ کام زمستان مین نکرین خزان کی اخیر سی پہلے یہہ لوگ ہیمہ سوختنی کا ذخیرہ جمع
کرتے ہین اور سرما مین اونکا صرف یہہ کام ہی کہ برف اپنی چہتون سی دور کرتے ہین یا ایک گہر سی دوسرے
گہر کو جانیکا راستہ برف ہٹا کر بناتی ہین اونمین سی جو خروٹی غریب ہین اور چار ماہ کی سختی نہین اوٹہا
سکتے تو وہ گرم ملک کو جاتی ہین اور اپنی ساتہہ سب بیل اور شتر اکثر لوگون کی لیجاتی ہین یہہ لوگ وادی
کومل کے جنوب تک جاتی ہین اور برمل اور واٹہ کیطرف ہی آتی ہین بہار کے موسم مین پہر اپنی جگہ
کو واپس چلی جاتی ہین پیوندہ لوگ انکو غوایوال خروٹی یعنی گاؤدار کہتی ہین ابتدا مین تین سو گہر نے اپنے
حصہ زمین کو چہوڑ دیا تہا اور وہ مثل ناصرون کی پیوندہ ہو گئے تہے یہہ عمل تخمیناً ستر برس سی ہوا خروٹی
لوگ پہلے وقت پیوندہ گری اختیار کرنیکا سبب یہہ تبلاتی ہین کہ بسبب تنگ ملک ہونیکے اور پہاڑ
گرد نواح کے وہ آباد کی ترقی نہین کر سکتے تہے اور بباعث سایہ درختان جو اونکی پہاڑ پر بکثرت ہین اونکے

مویشی کے واسطے کہاس اور چارہ کافی میسر نہین ہوسکتا تہا جب اونکی قوم زیادہ ہوئی تو بات تنگی زمین وہ تنگ آئی کیونکہ ہر ایک آدمی کی میراث اوسکے نرینہ اولاد مین بموجب حصص شرعی تقسیم ہوتے تہے اور وہ حصہ قلیل ہونے کے سبب سے ہر ایک شخص کے گذارہ کی واسطے کافی نہین تہا اسواسطے بہت لوگ اپنی زمین اپنی بہایون کی واسطے چہوڑ کر چرائی اور پیوندگری کی کام مین مصروف ہوئے بندش جیسا کہ خروٹی پیوندون نے اپنی ہمت اور عزم سے کام تجارت مین دولت حاصل کرنی شروع کی ویسا ہی پیوندون کی تعداد بڑہتی گئی مگر نا ہم مستقل سکونت والی خروٹی بہ نسبت پیوندہ خروٹیون کے زیادہ ہین نے الحال پیوندہ خروٹی بجز ہمقومی اور کچہہ خروٹی کی ملک سے غرض نہین رکہتی اور بعد لوٹ جب دامان اور دیگر شرقی ملکون سے واپس جاتی ہین تو خروٹی کے ملک مین نہین جاتی بلکہ مغربی افغانستان مین بعلاقہ شلکر نواح غزنین وغیرہ کو چلے جاتی ہین اور مال تجارت لیکر جریدہ مرد دو کے ملکو نہین روانہ ہوتی ہین اور کثیر دی اور عیال اطفال معہ رمہ اور مویشی مواقع مناسب پر جہان اچہے چراگاہ ہورہتی ہین اونکو دوش وال یعنی شروار کہتی ہین انکی تجارت کا حال پہلے باب مین درج ہوچکا ہی یہان صرف اسقدر لکہنا باقی ہی کہ خروٹی پیوندہ اب تجارت کی معاملہ مین خوب مشہور ہوتی جاتی ہین اور دولت مندی مین بہی اچہی ترقی حاصل کی ہی فی الحال خروٹیون کی مشہور ملک مسمے

روشن خان ابن شادی خان شامو خیل زکو خیل اور سرور خان بن حکومت خان الو خیل

علاوہ اسکی پیوندہ خروٹیون مین احمد خان اور محامد اور نظر شاہ اور عمر خان اور کریم خان ملک ہین اور پیوندہ خروٹیون کا دستور اکثر مطابق ناصر پیوندون کی ہے +

قوم خدوزئی

یہہ قوم اکثر علاقہ مقرر مین شامل علی خیل غلزئی آباد ہی اور مقرر مین اپنی حصہ کا ملک رکہتی ہین اور متصل شہر قندہار دہہ خوجہ مین بہی تخمیناً دو سو گھر اس قوم کا ہی یہہ لوگ اپنی تئین کبہی سید کہتی ہین کبہی پوپلزئی درانی اور کبہی غلزئی غالباً شاخ غلزئی کی معلوم ہوتی ہی مگر سلسلہ نسب اسکا اوپر تک نہین ملتا کل

افغانستان مین قریب دو ہزار گھر اس قوم کے ہونگے اور پیشہ زمینداری رکھتے ہین ٭

قوم ترمڑیانی

یہہ قوم استانہ قوم توخی کا ہی اور اپنے تئین سید سمجھتے ہین اکثر یہہ لوگ توخی کے ملک مین نہیں ہین مگر کابل سے قندہار تک متفرق ایک دو گھر اکثر جگہ رہتے ہین پیشہ زمینداری اور بعضے تجارت اور نوکری بھی کرتے ہین کل افغانستان مین قریب ایک ہزار گھر اس قوم کا ہوگا اور نیک چلن قوم ہے ملازمی اور تجارت بھی کرتے ہردو پیشہ مین ترقی اور دولتمندی پاتے ہین ٭

شجرہ نسب ابراہیم معروف بہ لودے ابن شاہ حسین

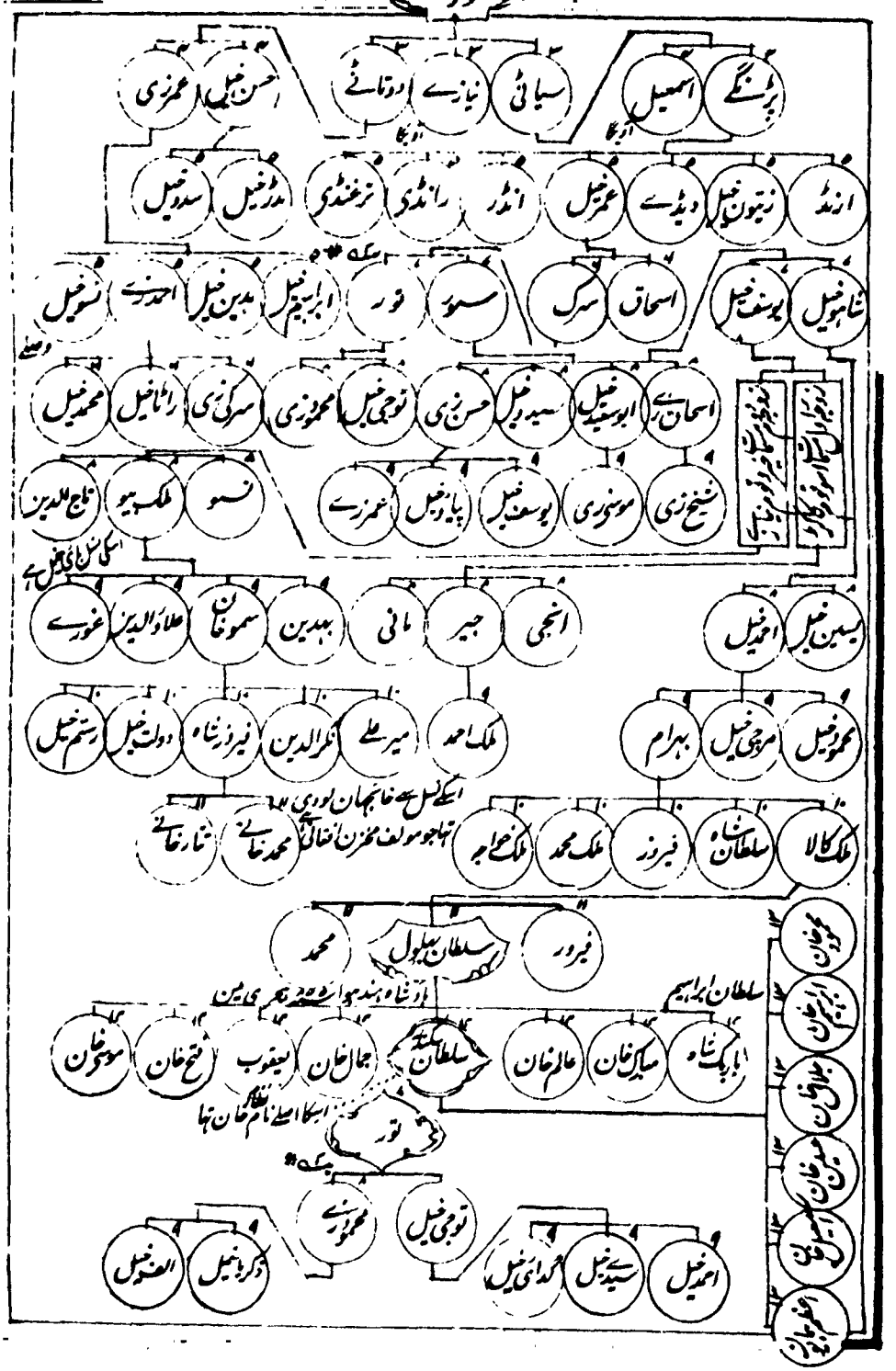

شجرہ نسب اسمٰعیل بن سیاتی

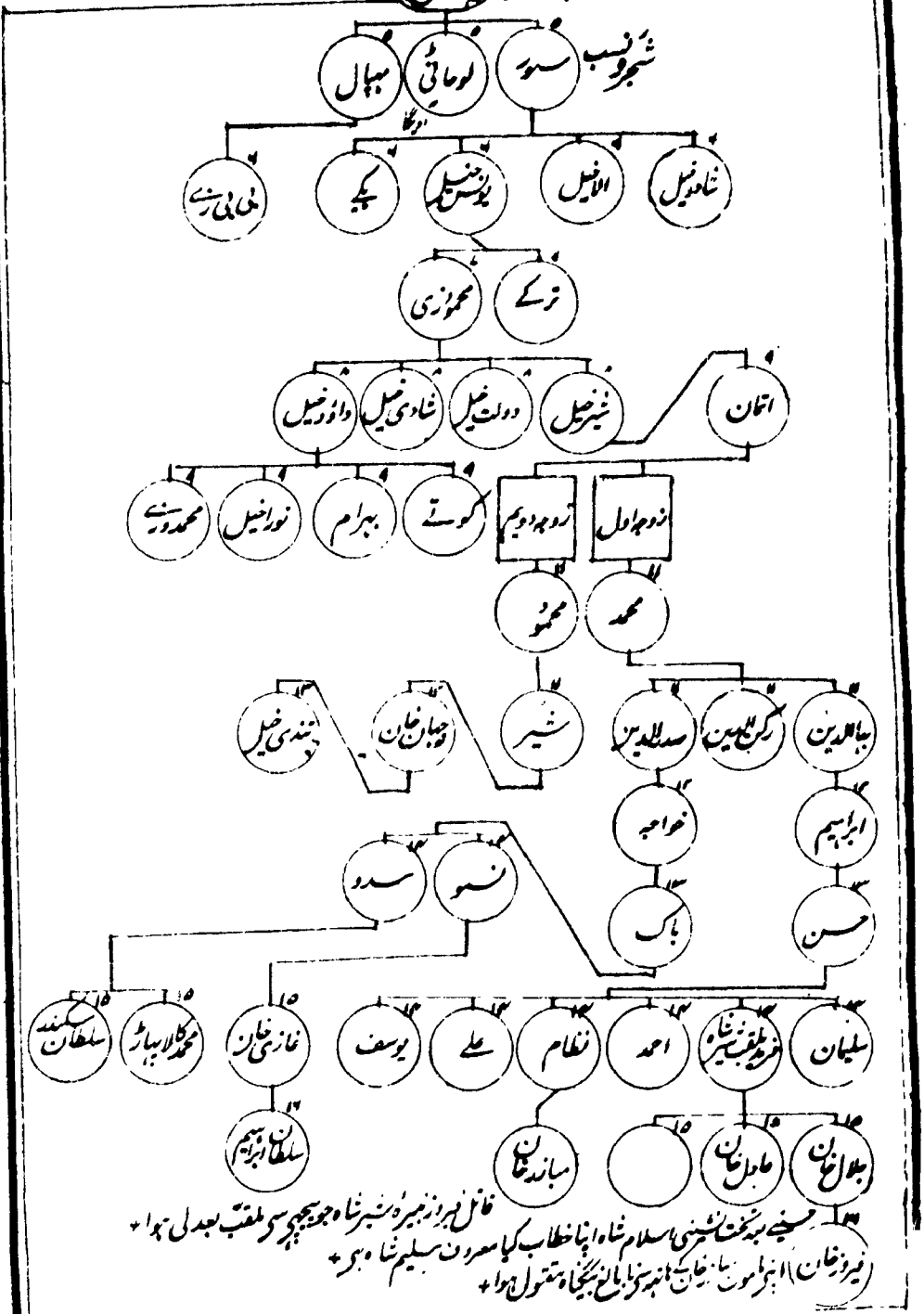

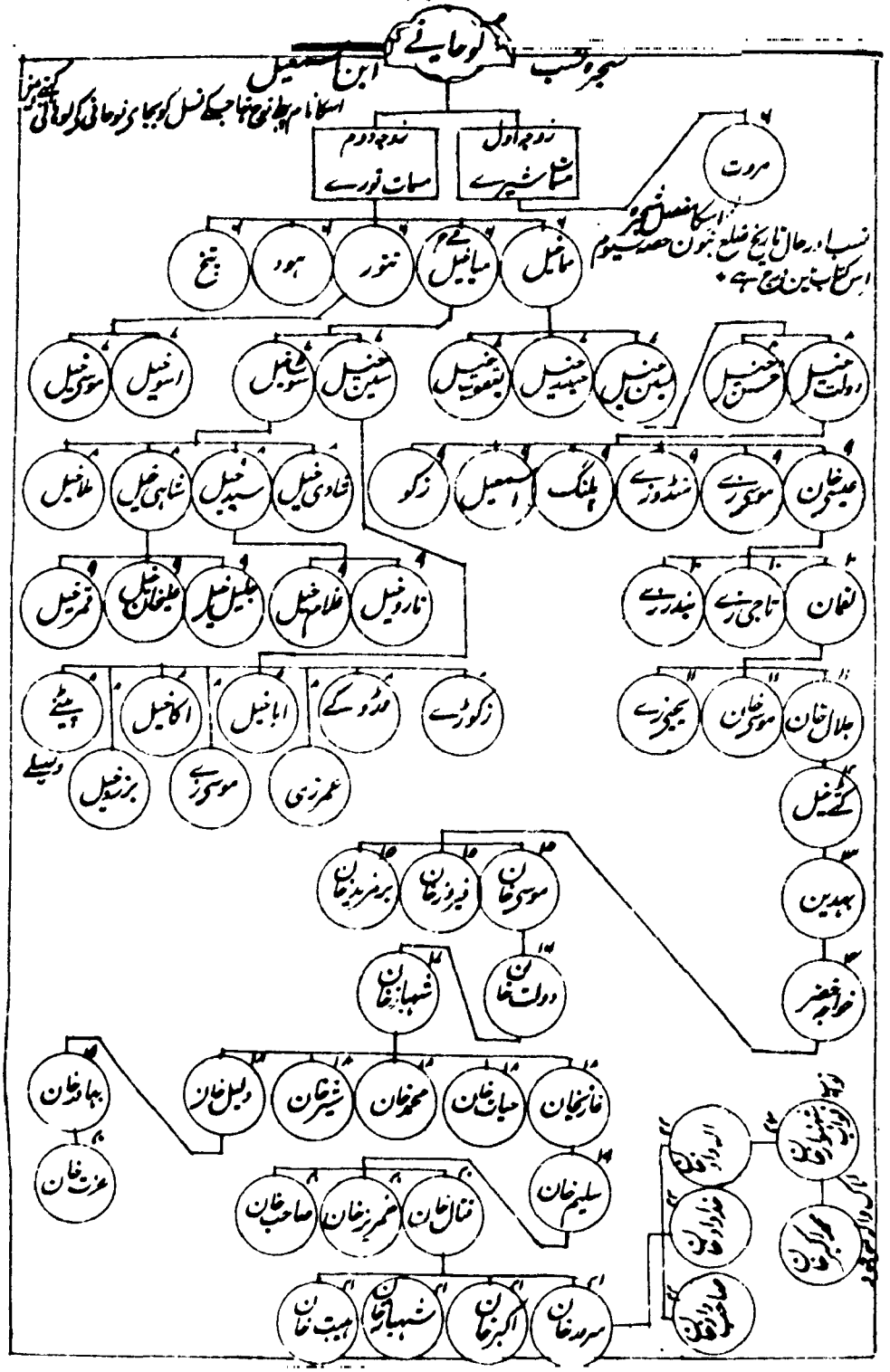

لوحانی
شجرہ نسب
ابن اسمٰعیل
اسکا نام پہلے نوح تھا جسکے نسل کو بجای نوحانی کے لوہانی کہتے ہیں
زوجہ اول
مسمات شیرے
زوجہ دوم
مسمات تورے
مروت
اسکا مفصل شجرہ نسب اور حال تاریخ ضلع بنون حصہ سیوم اس کتاب میں درج ہے
مماخیل
میاخیل
تتور
ہود
تیخ
دولت خیل
حسن خیل
سین خیل
حیدر خیل
یعقوب خیل
سین خیل
سوٹ خیل
اسو خیل
موسیٰ خیل
عیسیٰ خان
موسیٰ زے
منڈو زے
پلنگ
اسمٰعیل
زکو
شادی خیل
سید خیل
شاہی خیل
ملا خیل
لقمان
تاجی زے
بندر زے
نارو خیل
غلام خیل
جلیل خیل
علیخان خیل
قمر خیل
جلال خان
موسیٰ خان
یحییٰ زے
زکوڑے
ڈوکے
اباخیل
اکاخیل
پیٹنے
وسیلے
عمر زی
موسیٰ زے
برزو خیل
کٹے خیل
بہدین
خواجہ خضر
موسیٰ خان
فیروز خان
برمزید خان
دولت خان
شہباز خان
غازی خان
حیات خان
محمد خان
شیر خان
دلیل خان
بہادر خان
عزت خان
سلیم خان
قتال خان
خمریز خان
صاحب خان
سرور خان
اکبر خان
شہباز خان
ہیبت خان

شجرۂ نسب نیازے ابن لودی

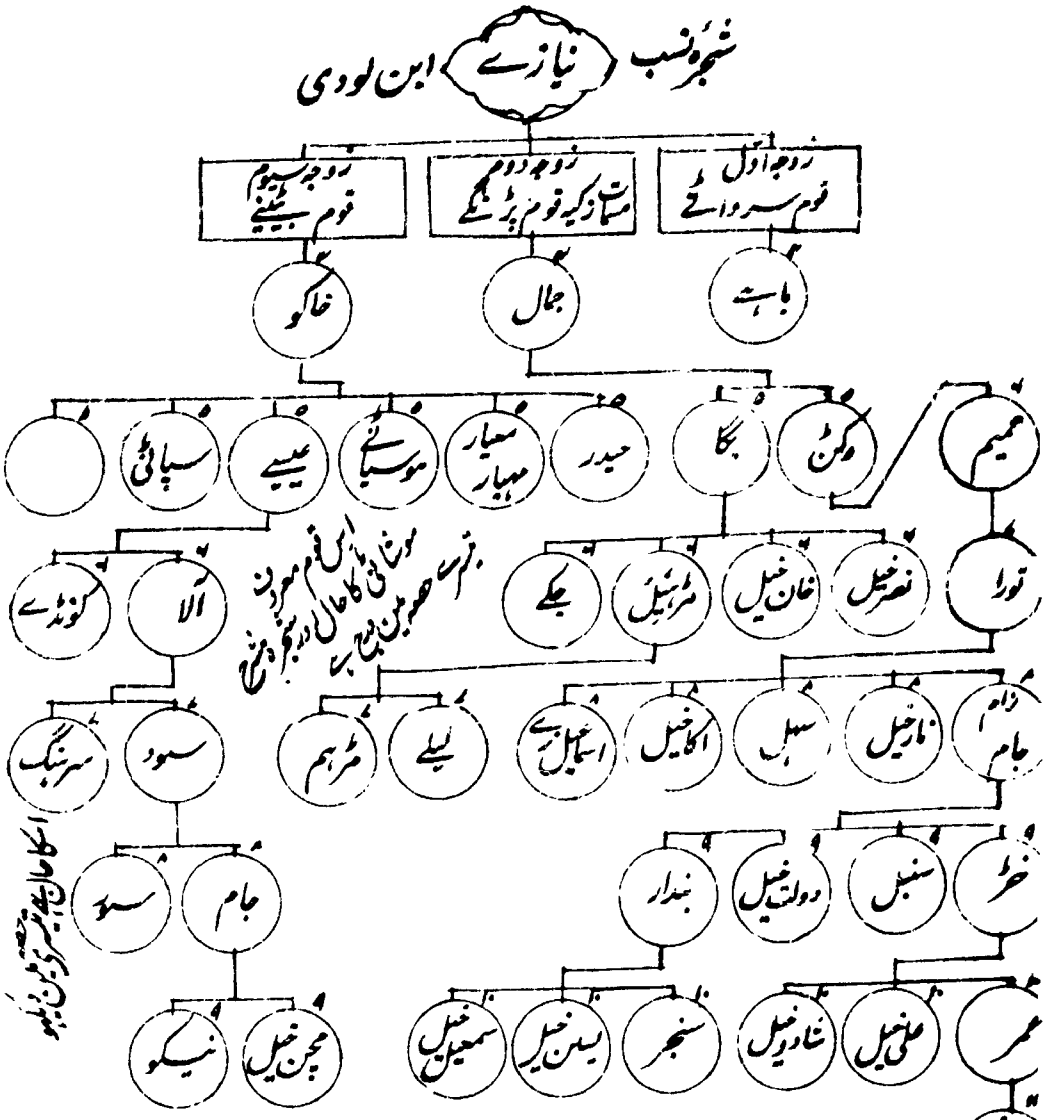

بکا ذکر مفصل اس شجرۂ نسب تیسرے حصہ اس کتاب
مین مرقوم ہے +

حال قوم لودی

شجرہ نسب کیہنی سی معلوم ہوگا کہ ابراہیم معروف لودی جسکی نسل سی یہہ قوم ہی شاہ حسین کا بیٹا تہا حسب ونسب شاہ حسین کے معہ وجہ تسمیہ لودی اسباب کی شروع مین درج ہو چکے ہی جیسا کہ شجرہ مین لکہا ہی اوپر سی اس مشہور قوم کے تین شاخ ہین سیاٹی نیازی دوتانی اب ہماری عصر مین یہہ قوم افغانستان کی زبردست قومون مین شمار نہین ہوتی خدا پاک کا شان ہی ایک وہ زمانہ تہا کہ اس قوم مین سی چند بادشاہ تمام ہندوستان کی مالک ہوگذری ہین اور اب یہہ لوگ مغلوب سمجہی جاتے ہین اُن اقوام افاغنہ کی تاریخ دریافت کرنے سی کہ جو زمانہ گذشتہ مین اکثر ہندوستان کے طرف چلے گئی تہے معلوم ہوتا ہی کہ عموماً ایسی قومون کا زور افغانستان مین نہین رہا جسکی نظیر اس قوم کے شاخون سے حاصل ہی فی الحال افغانستان مین سیاٹی ابن لودی کی اولاد سی شاخ لوحانی بہ نسبت دیگر شاخہائی لودی کی تعداد اور استعداد مین فوقیت کہتی ہی اوسکی بعد دوسرے درجہ پر قوم نیازی ہی مگر اس قوم کے لوگ سوای عیسی خیل اور سرہنگ کی باقی اکثر متفرق اور مغلوبانہ گذران رکہتی ہین دوتانی بہت تہوڑے ہین اب اس قوم لودی کی ہر ایک شاخ مشہور کا حال تفصیل وار جہان تک دریافت ہوسکا ذیل مین درج ہے +

شاخ پٹرنگے

سیاٹی ابن لودی کے دو بیٹون سی پٹرنگی بڑا بیٹا تہا جس سے یہہ شاخ چلی ہے ابتدا مین اس شاخ کے لوگ مغربی افغانستان مین آباد تہے وہان سی اوٹہکر کوہ سلیمان سی مشرق علاقہ دامان مین بمقام ٹاک اور روڑی آباد ہوئی بہت مدت تک اس ملک پر قابض رہی تاوقتیکہ بعہد بابر شاہ قوم دولت خیل میاخیل ومروت وغیرہ شاخہاء لوحانی نے جبراً وغصباً یہہ علاقہ اونسے لیلیا اکثر پٹرنگی ماری گئی اور باقیماندہ متفرق ہوکر اپنی ہم قوم پٹرنگیون کے پاس ہندوستان کے مختلف اضلاع مین جا آباد ہوئی فی الحال افغانستان مین پٹرنگی قوم کا نام بہے کوئی شخص شاذونادر

جانتا ہی مگر ہندوستان مین متفرق جگہہ بنام لودی افغان اس قوم کی لوگ آباد ہین روپڑ اور لودیانہ
اس قوم کا آباد کردہ ہی دکھن مین بہے چند گہر اس شاخ کے سُنے جاتے ہین وہ شخص جسکے سبب سے کل
قوم لودی نے شہرت اور نام پایا وہ اسی شاخ بٹرنگی مین سے تہا اوسکا قصہ مختصر اس طرح پر ہے +

قصہ بہلول لودی بادشاہ ہند

شجرہ نسب سلطان بہلول کا اوپر مفصل درج ہوچکا ہی روایت ہی کہ چند افغانان لودی آپس مین برادر
مصاحب ہوکر ہمیشہ واسطے سوداگری کے ہندوستان مین آتے جاتے تہے اوس جماعت مین سے بعہد
سلطنت سلطان **فیروز شاہ** بارک ملک بہرام جو جد ملک بہلول لودی کا تہا اپنی بڑی بہائی سے
رنجیدہ ہوکر ملتان مین آیا اور وہان ملک **مروان دولت** حاکم ملتان کا نوکر ہوگیا اور
جب **خضر خان فیروز شاہ** کیطرف سے ملتان کا حاکم ہوا تو ملک **سلطان شاہ** چچا بہلول کا
اوسکی پاس ملازم ہوکر گروہ افغانونکا افسر ہوا مساعدت بخت سے بیچ اوس لڑائی کی جو **خضر خان** نے
ملو اقبال خان کے ساتہہ کی تہی **سلطان شاہ** نے عین کارزار مین مقابل **ملو اقبال خان**
ہوکر اوسکو قتل کیا اس نمایان خدمت کے سبب سے خضر خان کے سرکار مین بدرجہ اعتبار ہوکر خطاب
اسلام خانی اور حکومت سرہند حاصل کی دیگر بہائی اوسکی ساتہہ رہتے تہے مگر ملک **کالا** باپ بہلول کا
نصیر خان صوبہ دار ملتان کے پاس عہدہ دار ہوا اور کہانگروں کے محلہ مین رہنے لگا ایک روز بسبب
انجام کار مفوضہ ملک **کالا** بیرونجات مین گیا تہا بیچی بباعث کثرت بارش ناگہان سقف خانہ اوسکے
بی بی پر جو حمل سے پوری دنون تہی گر پڑی گرچہ اس صدمہ سے وہ نیکبخت تو جان بر نہوئی مگر اوسکی شکم سے
زندہ فرزند نکال لیا گیا جسکا نام بہلول رکہا یہہ وہی بہلول ہے جسکو خدا پاک نے پیچہے سے کل
ہندوستان کا بادشاہ بنا دیا الغرض جب بہلول کا باپ ملک کالا نیازیون کے ساتہہ لڑ کر مارا گیا
تو بہلول اپنے چچا **اسلام خان** مخاطب سلطان شاہ کے پاس جو حاکم سرہند تہا جارہا اور وہان اوسکی جبلی عزم
اور دانائی کے جوہر ظاہر ہونے لگے **سلطان شاہ** نے اپنی دختر بہلول کو دیکر بجائے خود دستار مختار ہونے کے
وصیت کر گیا بعد شہادت سلطان **مبارک شاہ** کے **سلطان محمد شاہ** نے بہلول کو بباعث حسن

خدمات ورولاوری اپنا فرزند کہا اور سرہند سی لیکر ملتان تک تمام پنجاب اوسکو جاگیر مین عطا کری اور جسرت
کھکہر کی تنبیہ بہلول کے ذمہ فرمائی جسرت نی بہلول کو ترغیب اخذ سلطنت دہلی دیکر خود بہی اوسکا خیرخواہ
ہوا تب سی بہلول کے دماغ مین خواہش سلطنت نی تقاضا کیا اور روز بروز اپنی قوت زیادہ کرنے لگا جب کہ
سلطان محمد شاہ نے انتقال کیا اور علاؤالدین فرزند اوسکا اپنی باپ سی بہی سست
تخت نشین دہلی ہوا تب تو بہلول کے بخت نی توقف ناگوار سمجھکر جنبی کری علاؤالدین تو بداؤن
مین جاکر جاہ عشرت مین سرنگون ہوا اور بہلول بیدار مغز حسام خان اور حمید خان کا فساد
مٹاکر بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الاول ۸۵۵ سنہ ہجری مطابق ۱۴۵۱ سنہ عیسوی تخت نشین دہلی ہوا اور علاؤالدین سست
مزاج فی بداؤن پر قناعت کرکی بہلول کو لکہا کہ میرے والد سلطان محمد شاہ نے تمکو اپنا فرزند کہا ہا
مین بہی اپنا بڑا بہائی سمجہتا ہون سلطنت تمہاری حوالہ ہی الغرض بہلول نے عنان سلطنت کو اپنی دست
مین لیکر سلطان اپنا خطاب کیا اور اشہب ہمت کو اکثر اضلاع چہار دانگ ہندوستان مین جولان دیکر
بہت سرکش اور خودسر مطیع کرلئی اور وہطی تقویت اپنی کے جسقدر ممکن تہے افغانستان سے افغان
منگاکر اپنی فوج مین بہرتی کئی اور فرمان جاری کیا کہ جو افغان ہندوستان مین سوائی سپاہ گری کوئی اور
پیشہ کری تو اوسکا مال لوٹ لیا جاوی بہلول بڑا صاحب ہمت اور فہیم بادشاہ تہا سلطان حسین
جونپوری کی ساتہہ چند لڑائیان لڑا اور غالب آیا آخرکار اٹہتیس برس کے سلطنت کی بعد ۸۹۴ سنہ ہجری مطابق
۱۴۸۸ سنہ عیسوی مین رخت ہستی اس جہان سے اوٹہا لیا تب اوسکا بیٹا نظام خان

سلطان سکندر

کے خطاب سی جانشین اپنے باپ کا ہوا نہایت دلیر اور مدبر صاحب وقار حلیم اور کریم تہا اٹہائیس برس اور
پنجماہ سلطنت کرکے راہی عالم بقا ہوا۔

سلطان ابراہیم

بعد وفات سکندر کے ابراہیم خان بیٹا اوسکا بخطاب سلطان ابراہیم بادشاہ ہوا اوسکی بہائے
جلال خان نے اپنی آپ کو بادشاہ جلال الدین مشہور کرکی فساد مچایا دوسرے طرف سی شاہزادہ

عالم خان ابن سلطان بہلول سلطان علاؤالدین اپنا لقب کرکے مدعی سلطنت کا ہوا جب تاب مقابلہ ابراہیمی نہ لاسکا تو کابل مین **محمد بابر بادشاہ چغتہ** کے پاس چلا گیا اور ہندوستان مین اکثر امرا صاحب رتبہ سلطان ابراہیم کی ناہمواری اور ایذا رسانی سی تنگ آکر درپئے خرابی اس خاندان کی ہوئی از انجملہ دولت خان لودی حاکم لاہور نے علم مخالفت بلند کرکے **ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ** کو تحریص فتح ہندوستان دیکر لایا اور بمقام پانی پت باہم **محمد بابر بادشاہ** اور سلطان **ابراہیم** خونخوار لڑائی ہوئے جسمین بابر نے فتح حاصل کی اور ابراہیم اوس معرکہ جانستان مین مارا گیا اور بادشاہی دہلی و آگرہ نے بخاندان صاحبقران انتقال پایا ایام بادشاہی سلطان ابراہیم لودی کی بست برس تہی بعد ابراہیم کے پہر کوئی شخص خاندان پٹرنگی سے بادشاہ نہین ہوا

حال قوم سوری

شجرہ کو دیکہو جس سے معلوم ہوگا کہ پٹرنگی ابن سیاٹی کا دوسرا بہائی **اسمعیل** تہا اسمعیل کے تین پسرون مین سے **سور** پہلا بیٹا تہا جسکی نسل سور خواہ سوری کہلاتی ہے لفظ سور کا معنی پشتو کی زبان سی سرخ نکلتا ہے الغرض **سور** کا خاندان پٹرنگی کے ساتہہ دامان پر آباد تہا اور یہان سی متفرق ہوکر ہندوستان اور افغانستان مین آباد ہوئی گرچہ تاہنوز چند گہر پٹرنگی اور سوری خاندان کی دامان کے علاقہ مین رہتے ہین اور علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین بہی قریب تیس گہر لودیونکی آباد ہین مگر افغانستان مین یہہ خاندان قریب نابودی کی ہے +

ذکر شیر شاہ سور

سور کی خاندان کو سرخرو اور روشن کرنیوالہ **شیر شاہ** سور تہا جسنی بہت خوبی اور انتظام کے ساتہہ سلطنت ہند کری شجرہ نسب اس خاندان کا شیر شاہ کے نبیرہ سی لیکر اوپر لودی تک مشرح شاخوار درج ہوچکا ہی شیر شاہ کی سلطنت گیری اور اس خاندان کا ہندوستان مین آنے کا حال اسطرح پر ہی کہ بعہد سلطنت سلطان **بہلول پٹرنگی** لودی اکثر افغان بموجب فرمان بہلول جہت نوکری ہندوستان مین آتے تہی اوسوقت **ابراہیم سور** دادا **شیر شاہ** کا معہ اپنی فرزند موسوم **حسن** کے بشوق نوکری ملک روہ یعنی کوہستان

حصہ شرقی افغانستان سی ہندوستان مین آیا اور امیران بہلول مین سی ایک امیر کے پاس نوکر ہوکر چند عرصہ حصار
فیروزہ مین جسکو اب ہمارے عصر مین صرف حصار کہتی ہین اور چند مدت پرگنہ نارنول مین رہا حسن ابن ابراہیم چند عرصہ
بجواڑہ مین مٹہی خان کی توسل سی رہا اور سلطان بہلول کے عصر مین حسن کو فرزند پیدا ہوا جسکا اسم فرید
رکہا گیا سلطان سکندر لودی کی عہد مین جب جمال خان کو حکومت جونپور عطا ہوئی تو اوسنی حسن سور کو
جو ملازم قدیم اوسکا تہا رعایت کرکی سہرامپور اور خواصپور ٹانڈہ جاگیر عطا کری اور پانسو سوار کا سردار بنایا حسن کے آٹہہ
پسرون مین سی فرید اور نظام ایک والد سی تہی جنکی والدہ قوم افغانسی تہے اور دیگر فرزند اوسکی غیر از قوم افغانی کی بطن
سی تہے حسن پچہلے عورت کی استیلا کی سبب سے فرید اپنی رشید پسر سی ناراض ہوگیا اور فرید آگرہ مین بتوسل دولتخان
لودی کی ابراہیم شاہ کے حضور رہنی لگا جب حسن فوت ہوگیا تو فرمان جاگیر پدری حاصل کرکے فرید اپنے
جاگیر مین واپس گیا اور اوسکی معاند بہائی سلیمان اور احمد محمد خان سور حاکم جونپور کی پاس مدد خواہ
گئی جب ابراہیم شاہ لودی محمد بابر بادشاہ سی لڑکر بمقام پانی پت مارا گیا اور پہاڑ خان ولد
دریا خان لوحانی نے جو ابراہیم شاہ کیجانب سی حکومت ملک پہاڑ رکہتا تہا خود سرے اختیار کرکے
سلطان محمد اپنا خطاب کیا فرید ابن حسن سلطان محمد کی سرکار مین جاکر ملازم ہوا ایکروز اوسکی ہمرکاب
شکار مین گیا تہا شکارگاہ سی ناگاہ شیر ظاہر ہوا فرید نی اوسکی مقابل ہوکر بزخم شمشیر ہلاک کیا دلاوری سے
سلطان محمد نے خوش ہوکر فرید کو بخطاب شیر خان بلند آواز کیا اور نوازش روز افزون سی بڑہی درجہ کو
پہونچا اور سلطان محمد نی لایق دیکہکر اپنی چہوٹے فرزند جلال خان کی اتالیقی اوسکی تفویض کری چند مدت
کی بعد شیر خان رخصت لیکر اپنی جاگیر مین آیا اور جب میعاد رخصت پر واپس نگیا تو محمد خان حاکم جونپور
نے موقع پاکر سلطان محمد سی سلیمان اور احمد برادران مفرور شیر خان کی سفارش کری اور اجازۃ
پاکر اول شیر خان کو واسطی تقسیم کردینی حصہ جاگیر کہلا بہیجا جب اوسنی منظور نکیا تو فوج کشی کرکے شیر خان کو پہلی
حملہ مین بیدخل کردیا مگر شیر خان صاحب عزم سردار نے جنید برلاس سی جو ایک امیران بابری مین سے
تہا مدد لیکر پہر اپنی جاگیر بزور شمشیر چہین لے پہر تو روز بروز اپنی قوت بڑہانے لگا اور لشکر کثیر افغانی
نوکر رکہکر داعیہ سلطنت گیری ہندوستان کرکے ہمایون ابن بابر بادشاہ پر غالب آیا اور حضرت

اعلی اور شیر شاہ اپنا خطاب کرکے تخت نشین ہندوستان ہوا مفصل قصہ ان واقعات کا تاریخ فرشتہ
مین درج ہی آخر قلعہ کالنجر کی فتح کرنے مین مصروف تہا کہ حقہار بارودی نے آگ لی اور اوس شعلہ جانستان مین
شیر شاہ معہ شیخ خلیل مرشد اپنی کے اور ملا نظام دانشمند اور دریا خان سرواٹی جل گئی اور لشکر شاہی
نے اپنی بادشاہ کا یہہ حال دیکہہ کر بہ جرات تمام اوسی روز قلعہ کو فتح کر لیا فتح کی خبر پاکر بتاریخ بارہوین ربیع الاول
سنہ ۹۵۲ ہجری مین شیر شاہ نے جان بحق تسلیم کری چودہ سال امارت اور چہہ سال بادشاہی کی عقل اور تدابیر
صایب اوسکی مشہور ہین رفاہ عام مین بہمہ تن مصروف تہا واسطی آرام مسافران بنگالہ سی لیکر دریای سندہ تک
ہر پانچ کروہ مین شارع عام پر سرای پختہ معہ چاہ و مسجد تعمیر کرائی کہ ابتک اکثر جگہہ وہ سرائین موجود ہین +

سلیم شاہ

جب شیر شاہ فوت ہوا تو عادلخان اوسکا بڑا بیٹا ولیعہد دور تہا عیسی خان حاجب اور دیگر امرا کے
مصلحت سی جلال خان چہوٹا فرزند شیر شاہ کا جو نزدیک تہا بخطاب اسلام شاہ تخت نشین
ہوا جو عوام مین سلیم شاہ کی نام سی مشہور ہے یہہ بادشاہ سفلہ مزاج اور بیرحم تہا اپنی بڑے بہائی کو ہلاک کرایا
آخر نو سال چند ماہ کی سلطنت کرکے راہی ملک عدم ہوا

محمد شاہ سور المشہور بعدلی

جب سلیم شاہ نی اس جہان ناپایدار کو چہوڑا تو اوسکا فرزند فیروز خان بارہ برس کے عمر کا تہا بمقام گوالیر
حسب اتفاق امرا تخت نشین ہوا ابہی تین روز نہین گذرے تہے کہ مبارز خان ابن نظام خان برادر زادہ
شیر شاہ نی ناخدا ترسی کی ساتہہ اوس شاہزادہ معصوم بیگناہ کو بطمع سلطنت قتل کر دیا اور خود تخت نشین
ہوکر اپنی آپ کو باوجود ایسی ظلم کے ملقب بسلطان محمد شاہ عادل کیا اور عوام الناس اوسکو عدلی کہتے
تہے الغرض سلیم شاہ کا انتقال گویا سلطنت افغانون کا زوال تہا عدلی کے سوائی رشتہ داران
شیر شاہ مین سی کسی نی سلطان سکندر اور کسی نے سلطان ابراہیم اپنا نام رکہکر خانگی فساد مچایا تین چار سال فتنہ
و فساد تہا کہ ناگاہ سنہ ۹۶۲ ہجری مین پہر ہمائی سلطنت ہمایونیہ نے اوپر بسیط ممالک ہندوستان سایہ سعادت
ڈالا اور سلطان سکندر سنور بیرم خان ترکمان سپہ سالار ہمایون بادشاہ سی منہزم ہوکر کوہ سوالک کیطرف فرار

ہوگیا اور ابراہیم شاہ پیچہی سے سلمان کرانی کے غدر اور دغا سی ملک اوڈیسہ مین مارا گیا اور عدلی خضر خان
کی لڑائی مین قتل ہوا اور اسطرح افغانی سلطنت کی بیخ ہند کی زمین سی اوکہاری گئی بعد اونکی افغانون مین سے
کوئی بادشاہ ہندوستان نہین ہوا +

حال قوم لوحانی

شجرہ نسب دیکہنی سی واضح ہوگا **نوخان ابن اسماعیل** کے دو زوجہ سی چہہ بیٹی تہے کہتے ہین کہ اسکا اصل نام
نوح تہا نوحان سی معروف ہوکر اوسکی نسل نوحانی کہلاتی ہے مگر افغان اپنی روزمرہ مین لوحانی یا لوہانی یا لوانی
کہتے ہین نوحان کے پہلے زوجہ مسمات **شیری** سی **مروت** ایک بیٹا پیدا ہوا جسکی اولاد اپنی مورث کی اسم سی
مروت مشہور ہے اور مروت کی قوم کو بعضی لوگ سپین لوحانی بہی کہتے ہین مگر یہہ لفظ مشہور عام نہین ہے
نوحان کی دوسرے منکوحہ **مسمات** توری سی پانچ بیٹی ہوئی جنکی اولاد کو شاملاً **تور** لوحانی بولتے ہین مگر یہہ لقب
کم مستعمل ہے اب قوم لوحانی کی ہر ایک شاخ مشہور کا ذکر مختصراً ذیل مین کیا جاتا ہے +

شاخ مروت

کا مشرح کرسی نامہ اور حال اس کتاب کی تیسرے حصہ مین درج ہی کیونکہ قوم مروت ضلع بنون مین رہتی ہی اور
اس ضلع کی عام اور قوم وار تاریخ تیسرے حصہ مین لکہی گئی ہی +

شاخ دولت خیل

شجرہ نسب دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ **مسمی مما** ابن نوحان کی تین بیٹون سی **یاسین** کے اولاد سی دولت خیل کی
شاخ چلی ہی بہ نسبت باقی اولاد **مما** کی شاخ دولت خیل نے تعداد اور اختیار مین اسقدر فوق حاصل کیا کہ باقی
خورد شاخین مما کی نسل سی متعلق دولت خیل کے سمجہی جاتی ہین دولت خیل سے نیچے پانچوین پشت مین
لٹی خان پیدا ہوا جسکی اولاد کٹی خیل کے اسم سی مشہور ہی کہتی ہین کہ قوم لوحانی کی شاخین جیسا کہ
لٹی خیل وغیرہ دولت خیل اور میان خیل مروت تتور وغیرہ قبل از سکونت تاک سب بطور پیوندگان
مالدار تہی اور کچہہ تجارت کا پیشہ بہی رکہتی تہے اگرچہ اکثر قیام اونکا علاقہ کٹہ وانہ مین تہا جسکے جنوبی حصہ
مین کچہہ زمینات زرعی بہی انکی موجود تہے مگر کوہ وانہ وغیرہ علاقہ ملحقہ مین جہان اچہی چراگاہ ملتی تہی وہان

لوحانی کے مالدارونکی کثیر دی جا لگتی تہی اور کبہی کبہی دامان علاقہ ٹاک کی طرف بہی زمستان گذارتی
تہے جب کہ علاقہ کٹہ واز اوس تشریح سی جیسا کہ قوم مروت کی حال مین لکہے گئی ہی قوم سلیمان خیل غلزائی
نے لوحانیونسی لیلیا تب سی تابستان وانہ مین اور زمستان دامان ٹاک پر انکی آمد و رفت ہونی لگی اور
ہر ایک اقوام لوحانی ایک شخص رئیس قوم بنام نہاد خان رکہتی تہے اوس خان کی تحت مین ملکان و معتبران
ہر خیل اور زائی کی ہوتی تہے کہ باتفاق رای خان و ملکان بندوبست امورات اوس قوم کا ہوتا تہا مگر تمام
قوم لوحانی کی سرداری اور خانی تعلق بہ خاندان کٹی خیل تہے جو دولت خیل کی ایک شاخ ہی کہتی ہین کہ
قبل از قوم دولت خیل وغیرہ علاقہ ٹاک مین قوم پٹرنگی شاخ لودی سکونت پذیر تہی اور زمیندار اور مالک ٹاک
کی بہی وہ ہی تہی اور چونکہ پیوندگان اقوام لوحانی بموسم زمستان بعلاقہ ٹاک فروکش ہوتی تہی اور اکثر
اوقات اونکی مال مواشی سی زراعت تلفی پٹرنگیان واقع ہوتی تہی اور نوبت بنزاع و شرارت پہونچکر باعث دشمنی
شدید فریقین کی ہوئی آخر بعہد محمد بابر بادشاہ جب خاندان پٹرنگی وغیرہ مغضوب سلطانی ہوئی اوس
وقت خاندان کٹی خیل سے شہباز خان نی جو مخاطب بہ خان زمان تہا کل شاخہا لوحانی یعنی دولت خیل
تتور میان خیل مروت وغیرہ کو اپنی ساتہہ ہمصلاح و متفق کرکی داعیہ غصبیدن ملک ٹاک پٹرنگیونسی مصمم کرکے
تمام لوحانی کا لشکر جمع کیا اور دیگر پیوندہ قومون سی بہی جو پٹرنگیان سکنہ ٹاک سی تنگ تہی مدد لیکر قوم پٹرنگی
سکنہ ٹاک اور روڑی پر حملہ کیا چند لڑائیونکی بعد لوحانی زیر سرداری شہباز خان خانزمان کے
پٹرنگیون پر غالب آئی اور اونکو مقتول اور مجروح کرکی باقیماندہ کو دربدر کردیا اور ٹاک پر شہباز خان نے
قبضہ کرکے بمعیت قوم خود دولت خیل وغیرہ ٹاک مین سکونت پذیر ہوا اور زمینداری کل علاقہ ٹاک معہ آب سیاہ
ٹاک اوپر چار حصہ کی منقسم کری دولت خیل ایک حصہ تتور ایک حصہ مروت ایک حصہ میان خیل
ایک حصہ جب سال اختتام کو پہونچتا تہا تو خانان مروت و میان خیل خان زمان رئیس کٹی خیل دولت خیل
کی خدمت مین جاتی تہے اور وہ بقدر مناسب بابت چہارم حصہ ہر ایک فریق کو دیکر رخصت کردیتا تہا مگر تتور نی اوس
علاقہ مین سکونت اختیار کرکے اپنی حصہ پر قبضہ پایا اور خود کاشت کرکے نفع اوٹہاتی تہے مروت لوگون نی اوپر تقسیم
اور حساب چہارم حصہ اپنی کی خانزمان کٹی خیل سی نزاع پیدا کرکے بداعیہ قبضہ حصہ خود ٹاک پر حملہ کیا اور دولت خیلون

پر غالب آکر اونکو معہ رئیس خارج کیا اور خود قابض ہو گئی رئیس کٹی خیل نے **جنبیل خان** سردار قوم گنڈہ پور سی جو اوسوقت بطور پیوندہ دامان پر آتی جاتے تہی مدد لیکر مروتون سی مقابلہ کیا اور مروت تاب مقابلہ نلاکر ٹاک کو چھوڑ آئی اور خانزمان نے حصہ چہارم مروت گرچہ ضبط کر لیا مگر تاہم جب کوئی خان مروت کا جاتا تہا تو اوسکو خالی واپس نہین کرتا تہا اوس لڑائی سی تہوڑا عرصہ بعد میان خیل کا چہارم حصہ ضبط کر لیا گیا اور کل علاقہ ٹاک کی مالک سوائے زمینات مقبوضہ متوران دولت خیل ہوئی جو ابتک قابض ہین اور چونکہ دولت خیل بذات خود اسقدر علاقہ کا تردد نہین کر سکتے اسواسطے اونکی ساتھہ ہمسایہ یعنی رعیت لوگ بہت آباد ہین دولت خیل لوگ معہ اپنی رعیت کی تخمیناً آٹھہ ہزار گہر ہونگی انکے چند گہر مقام کارندہ اور موضع زیمہ اور کافر قلانواح کابل مین بہی رہتے ہین اوسکم حیثیت ہین +

حال ریاست اس خاندان کا

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ قدیم سی ریاست اس قوم کے متعلق بہ خاندان کٹی خیل کی چلی آتی ہے مگر ہر ایک رئیس اپنے ہمقوم دولت خیل سی برادرانہ سلوک رکہتا تہا جب نوبت ریاست **قتال خان بن سلیم خان** پہونچی تو اوسنے اپنی قوم پر کچہہ سختی کری اور حد معتدل سی زیادہ سخت مزاج ہوا اس سبب اور نیز سکی راہ سی چند مردمان کٹی خیل دولت خیل نے مشورہ کر کے قتال خان معہ **اکبر خان** فرزند اوسکی قتل کر دیا اور **سرور خان** بڑا بیٹا قتال خان کا بچکر بہمراہی **ظفر خان** برادر **گل خان** علاقہ مروت مین چلا آیا اور چند ہزار روپیہ اپنی باپ کی دوست سی قرض لیکر کابل مین بادشاہ افغانستان کے پاس دادخواہ گیا بادشاہ نے چار ہزار فوج معہ چند القاب کی زیر سرداری **عبد الرحیم خان** ہوتک غلزئی سرور خان کی مدد اور اوسکو اپنی باپ کی جگہہ پر مستقل کرنے کیواسطے بہیجے گل خان مامون سرور خان ٹاک کی حکومت کو بہانپ سکا جسوقت سرور خان بادشاہی فوج کی اعانت سی ٹاک کی نزدیک پہنچے تو **گل خان** نے باوجود دشمنی سرور خان کی دولت خیل لوگون کو سمجہایا کہ سرور کی تابعداری کرو اور سرور خان نے قسم کے ساتھہ عہد کیا کہ گذشتہ بات درگذر سمجہینگے اور لسکو آسیب نہین پہونچایا جاویگا دولت خیلون نے سرور خان کے خانی قبول کر لی مگر وہ عہد معافی والہ صرف اوسوقت تک قایم رہا کہ جب تک سب معتبرین اور ملک دولت خیل کی سرور خان کی پاس جمع ہوئی اوسوقت

سرور خان نے اٹھارہ کس کلان اور معتبر کہ جنمین سے زیادہ اوسکی باپ کی قتل کے مشورہ مین شریک تہی قتل کر دینے
اوسوقت گل خان مارا نہین گیا تہا مگر پہیچہی سے تہوڑی تکرار پر سرور خان نے اوسکو بہی مروا دیا اب اوسکی دشمن
صاف ہو چکی تہے اور ریاست اوسکی بہ استحکام کافی شروع ہوئی کوئی ہمقوم مخالف اوسکی مقابلہ کی لایق نہین
رہا تہا اور اپنی باپ کی قاتلون کو تدریجاً جیسی اوسکی ہاتہہ مین آتے رہی قتل کراتا رہا اور اپنی قوت بڑہاتا رہا اوسنی
پانسو سپاہی اپنا ملازم رکہا اور علاقہ ٹاک مین قلعہ تعمیر کرایا اور باغ لگوایا معاملات ملک داری مین انصاف
سی سیاست کو زیادہ پسند کرتا تہا گرچہ ادنی رعیت اوسکی حکومت سی ناراض نہین تہی مگر دولت خیل لوگ جنکی
نخوت اور خودسری کو اوسکی سیاست نی پست کر دیا تہا نہایت تنگ اور ناراض تہے مگر باوجود اسکی اوسنی ایسا
بندوبست کہا کہ کوئی سر اوٹہا سکا ہر طرح کی آمدن علاقہ ٹاک اوسکا اپنا مال تہا مگر دولت خیل لوگونسی وہ کچہہ محصول نہین لیتا تہا سخاوت
اوسکی مشہور ہے جب گنڈہ پور اور میان خیل کے لشکر پر اوسنی فتح پائی تو اوسکی حکومت اور قوت بہت بڑہ گئی آخر اپنی ہمچشمون مین بہت سا رسوخ
اور نام پیدا کر کے سرور خان نے سمت ۱۸۹۲ بکرم مین وفات پائی تب الہ داد خان اپنی باپ کی جگہہ
دستار مختار ہوا ابہی ایکسال کامل اوسکی مسند نشینی کو نہین گذرا تہا کہ سمت ۱۸۹۳ بکرماجیتی مین کنور نونہال سنگہ
معہ فوج سکہان بہ ملک دیرہ و دامان آیا اور بے بندوبستی ریاست ٹاک اور دورنگی اہلکاران و مصاحبان
ریاست مذکور سنکر نسبت الہ داد خان اور اوسکی ریاست کی ارادہ مخالف کر کی ٹاک کیطرف فوج کشی
کری الہ داد خان نی بلحاظ ارادہ نونہال سنگہ و عدم امید وفا اپنی سرداران و مصاحبان سی مع قبایل
و فرزندان و اسباب منقولہ کوہ وزیران مسعود مین پناہ گزین ہوا اور ٹاک پر سکہون نے قبضہ کر کے بموجب نشاندہی
اور تجسس مخالفان الہ داد خان اندر پہاڑ کی اوس قلعہ مین جو سرور خان نے بنایا تہا اور اسباب اسلحہ و لاکہہا
روپیہ وغیرہ سامان جو الہ داد خان نے محفوظ جگہہ سمجہکر اوسمین رکہا تہا جا کر سب مال و دنیا غارت کیا
الہ داد خان کی بیوفا مصاحب اکثر اوسکی دشمنون سی مل گئے تب وہ لاچار ہو کر اولاً مع عیال امیر
دوست محمد خان والی کابل کے پاس مدد خواہ گیا اور جب اوسجگہہ سی کچہہ اعانت میسر نہوئی تو کوہ وزیران مسعود
مین واپس آیا اور چونکہ کنور نونہال سنگہ نی ٹاک کو طلب افغانان ملتانی مین بطور جاگیر پاینده خان خواجک زئی
و حیات اللہ خان سدوزئی اور عاشق محمد خان علی زئی کو عطا کیا تہا الہ داد خان مدت

مدت تک سکھون اور مغلیون کے ساتھہ لڑتا رہا اور ہمیشہ ٹاک پر لڑائی اور خونریزی تیار رہتا تھا اسی دوکشت
مین اپنا تمام زندگانی کو تمام کرکے فوت ہوا اسکی اولاد خان کے دو بیٹون مین سے **محمد شاہ نواز خان** درجے
حصول ایچیسوروتی ریاست کی ہوا اوسکی خوش نصیبی سے بعد محاربات ۱۸۴۶ء لاہور مین گورنمنٹ انگریزی کی
جانب سے زیڈنٹی مقرر ہوئی تب **محمد شاہنواز خان** امید حضور لاہور مین گیا اور کرنیل **سر ہربرٹ**
اڈوارڈس صاحب کے حضور مین مشرف ہوا جو اوقت لاہور مین اسسٹنٹ زیڈنٹ تھے اور بروقت لینی گنبہ کے
شیخ امام الدین سے ہمکلام صاحب ممدوح کشمیر کو گیا اور وہانسے پھر لاہور کو آیا اور لاہور سے ہمرکاب اڈوارڈس صاحب
اخیر ۱۸۴۷ء مین بنون مین آیا اور بنون سے ٹاک اور ڈیرہ اسمعیل خان ہوکر صاحب موصوف کے ہمراہ واپس لاہور
کو گیا اور اوسجگہہ بموجب استحقاق قدیمہ اور عنایت **اڈوارڈس صاحب** کی حکومت موروثی ٹاک **محمد شاہنواز خان**
کو عطا ہوئے کہ تا حال مالک اور رئیس ٹاک کا ہی ہنگامہ اور مفسدہ ۱۸۵۷ء کے بعد بموجب حسن عقیدت وخدمات لائقہ
از پیشگاہ گورنمنٹ سند خطاب نوابی معہ خلعت فاخرہ عطا ہوا کہ اب **نواب محمد شاہنواز خان** ٹاک والا
مشہور ہی جنکو جاگیردار مجسٹریٹ کی اختیار بھی سرکار نے تفویض فرمائی +

شاخ میاخیل یا میے خیل

شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہی میاخیل کو میان خیل بھی کہتے ہین نیچے کی شاخون کا شجرہ نسب
عطاء اللہ خان تحصیلدار کی معرفت حاصل کیا گیا ہی مگر احتمال ہے کہ سلسلہ مین کچھہ فرق ہو کہتے ہین
کہ زمانہ قدیم مین میان خیل لوگ جملہ پیوندہ تھی تجارت اور مالداری کا پیشہ کہتے تھے جیسا کہ دولت خیل کے ذکر
مین کل اقوام لوحانی کی آمد کا حال بعلاقہ دامان لکھا گیا ہی اوسی سبیل سے یہہ قوم بھی دامان پر آیا جایا کرتے
تھے اور میان خیلون کی مستقل سکونت سے پہلے خاص درابن اور علاقہ درابن اور چودھوان مین قوم سروانی
سکونت پذیر تھی جب کہ **خان مان** رئیس کٹی خیل نے قوم بٹرنگی کو ٹاک اور قوم سوری کو روڑی سے بیدخل کیا
اور ٹاک پر دولت خیل قابض ہوگئی اور روڑی دیران ہی تو اوس سے چند برس بعد فیما بین قوم بختیار جسکا
حال آگے آویگا اور قوم سروانی قابضان سابق درابن وغیرہ تکرار تلفی زراعت جنگ واقع ہوا مال کا

قوم بختیاری جو شریک میاخیلونکی تھے سرداینونکو شکست دی اور جو قتل سے بچے اونکو خارج کیا اور پھر میاخیلونکی صلاح اور اعانت اور شمولیت سے علاقہ دراہن وغیرہ پر بالاتفاق قبضہ کرکے اراضیات بارانی کو اوپر چار حصہ کی تقسیم کیا تین حصہ میاخیلون نے لئے اور چوتھا حصہ بختیارون نے اور زمینات آبی کو جسطرح کہ اب تک آپسمین تقسیم کرلیا اور ہر دو فتح مند قوم سے بعضی لوگ مستقل سکونت کو پسند کرکے زمینداری مین مصروف ہوئی اور بعضی بدستور سب تجویز قوم پیوندہ رہی چنانچہ زمانہ حال تک ہر دو قسم میاخیل اور بختیار بدستور موجود ہین یعنی بعض زمیندار اور بعض پیوندہ تجار کوئی شاخ میاخیل کے ایسی نہین ہوگی جسکی لوگ تھوڑے بہت ان دو کامون مین منقسم نہون مگر سید خیل اور شادی خیل قریب کل کے مستقل سکونت اور پیشہ زمینداری کہتے ہین میاخیل پیوندون مین سے بعضی سوداگر بڑی دولتمند ہین اور سب سے پہلے پیشہ تجارت دور دراز ملکون مین پیوندون مین سے میاخیلونے شروع کیا جنکا نام اس کام مین بخارا سے کلکتہ تک مشہور ہے میان خیلون کا خان تھوڑا اختیار رکھتا ہے اور جو میان خیل پیوندہ ہین اونکا شامل ہے ایک رشتہ دار خان یا کوئی معتبر ملک مدار المہام ہوتا ہے اور خانہ نشینی لوگ لوج کیوقت انتظام رکھتے ہین مگر بدون وقت لڑائی کے اونکا کچھ اختیار نہین ہوتا جب میاخیل پیوندی موسم زمستان کی امان کو آتی ہین تو اونکے قافلہ شتر بکلوات کی میدان مین چراہی کیواسطے جاتے ہین یہہ قوم بے آزار اور نیک چلن ہی مدت ہی خانی اس قوم کی شاخ سید خیل کے خاندان خدوخیل مین چلی آتی ہے چنانچہ اب **عظیم خان** خدوخیل معتبر خان دراہن کا ایکہزار پنشن سالانہ سرکار سے پاتا ہے اور موسی زئی مین میر عالم خان بڑا ملک ہی کل تعداد قوم میان خیل کے تخمیناً تین ہزار گھر ہین جنمین سے چہارم حصہ بختیار ہونگی اور چند گھر دوتانی اور مٹھی بھی انکے شامل ہوتی ہین *

حال قوم بختیار

بعضی لوگ انکو سید کہتے ہین اصل مین یہہ لوگ ملک ایران سے آئی تھی جنکے ہمقوم بختیار اب بھی بہت ہین ایران مین اصفہان سے جنوب یا میل مغرب کو اور کچھ بخارا مین بھی ہین دراہند یعنی دراہن مین اسقدر کے تخمیناً آٹھہ یا سات سو گھر ہین اور تخمیناً پانسو گھر مزغہ مین رہتے ہین جو بختیار دراہن مین رہتے ہین وہ بالکل میاخیل کے ساتھہ نفع نقصان اور جرگہ مین شامل ہین اور جیسا کہ اوپر درج ہوچکا ہی چہارم حصہ انکو بعد فتح اس ملک کے

ملا تہا جسپر تا حال قابض ہین مرغہ کے رہنی والی بختیار گرچہ انکی ساتہہ نہین رہتی مگر دراصل ایک ہی ہین اور نازک وقت مدد دینی کیواسطی تیار ہین بختیارونمین بہی بعضی پیوندہ سوداگر بڑی صاحب عزم تجار ہین میاخیل یا کسی اور افغانی قوم سی انکا کرسی نامہ نہین ملتا +

حال قوم تتور

یہہ قوم تعداد مین بہت تہوڑی ہی تخمیناً تین سو گہر سی ہر جگہہ زیادہ نہین ہونگی ٹاک سی مغربی طرف آباد ہین انکا دستور اور رواج مطابق دولت خیل کے ہی اور اکثر پیشہ زمینداری رکہتے ہین +

شاخ ہود اور تیج

ان شاخونکا پتہ سوائی نام جو کرسی نامہ سی ملا ہی اور کچہہ نہین ملتا اور نہ انکا نام مشہور ہی اگر کوئی اس شاخ کے ہونگی تو وہ باقی نوحانیون مین ایسی مخلوط ہونگی کہ امتیاز حاصل نہین ہو سکتا اغلب ہی کہ کوئی شاذ و نادر ہوگا

حال قوم نیازی

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ نیازی ابن **لودی** کے تین زوجہ سی تین فرزند تہے اونمین سی مسمی **باہی** جو سروانی کے دختر سی تہا وہ خدا پرست اور معاملات دنیوی کیطرف کم متوجہ تہا نیازیونکی ابتدائی سکونت نواح غزنین مین تہے جہان اب بہی چند گہر اس قوم کے موجود ہین سلطان **بہلول لودی** کیوقت سی ہندوستان کیطرف یہہ لوگ آئی **شیر شاہ سوری** کی سرکار مین بڑے بڑی معزز عہدون پر نیازی سردار مختار تہی **ہیبت خان** نیازی جسکا خطاب **اعظم ہمایون** تہا لاہور کا صوبہ دار ہو گذرا ہی نیازیونکی قوت ہندوستان مین اسقدر جلد بڑہگئی کہ **سلیم شاہ سور** سی اونہون نے سخت مقابلہ کیا مگر اس سرکشی نے اونپر تباہی ڈالی یہہ قصہ مفصل تیسرے حصہ مین لکہا گیا ہی فی الحال افغانستان مین سوائی عیسی خیل اور موشانی اور سرہنگ کی جسکا کرسی نامہ اور تاریخ تیسرے حصہ مین درج ہی اور کوئی شاخ نیازی کی مشہور اور قوی نہین ہے اور اکثر جگہہ متفرق چند چند گہر اس قوم کے سنی جاتی ہین علاقہ بنگش مین توغ اور دیگر متفرق مقامون مین نیازی رہتی ہین اور چند خانہ قندہار مین اور غزنین مین اور کوہ گر اور کابل کی نواح علاقہ شیوکی مین بہی آباد ہین اور ہندوستان مین بہی کچہہ سنی جاتی ہین مگر بباعث قلت تعداد اور کمی استعداد مغلوبانہ گذران رکہتی ہین **مڑہل نیازی**

اور کندی اور متہی پیوندگری اور سوداگریکا پیشہ کرتے ہین اور تجارت آسودہ حال جسقدر کہ ہنوم نے ہندوستان مین نام اور زر پیدا کیا تہا اوسیقدر اب افغانستا نمین کم زور اور کم تعداد ہین اور بباعث مختلف جگہہ سکونت کی رواج اور دستور بہی مختلف ہی +

حال قوم دوبائی

شجرہ نسب دوتانی این لودی کا اوپر درج ہوچکا ہی یہہ قوم غلزا مین بہت تہوڑی ہی دوسو گہر سی زیادہ نہین ہونگے دوتانی مین سی بعضی لوگ پیوندہ ہین جو کار تجارت بہت عزم سی کرتی ہین اور پیوندہ سوداگرون مین سی مشہور ہوتے جاتے ہین اونکی بود باش اور کوچ مثل دیگر پیوندگان کے ہی مگر بعضی دوتانی علاقہ واٹہ مین رہتی ہین یہہ علاقہ قوم شیرانی ہری پال سی شمال کیطرف ایک میدان اوپراون پہاڑون کے واقع ہی جنکی ڈہال گومل کی طرف آتی ہی آب ہوا واٹہ کی گرچہ صحت بخش مگر سرد نہین ہی مجہر بہت ہوتا ہی اور گرمی کی موسم مین قوم وزیری کی لوگ بہی وہان جاتے ہین اور اونہون نے کچہہ زمینات زرعی بہی اپنی قبضہ مین کرلی ہین مگر تاہم دوتانی لوگ کا ایک کوٹ اور گانو وادی واٹہ کی وسط مین موجود ہی اور دوتانی واٹہ کی رہنے والی اکثر پیشہ زراعت کاری رکہتی ہین اور تعداد مین اسی گہر سی کم ہونگے باوجود اس قلت کی وزیری قوم نی اونکو اوس علاقہ سی بیدخل نہین کرسکا کبہی کبہی قوم کاکڑ کی گلہ بان بہی اونکی جنوبی اور مغربی ملک مین چرائی کی واسطی آتی ہین مگر انسی تعرض نہین کرتے جو دوتانی پیوندہ ہین اونکا رواج اور دستور مطابق دیگر پیوندونکی ہے اور واٹہ کی رہنے والی دوتانی قوم وزیری کی قریب طرح کی خوراک پوشاک رکہتی ہین + سلیمان خیل غلزئی کے لوگ دانہ پیر آنکہہ رکہتی ہین +

حال قوم خیسور

یہہ قوم اپنی آپ کو نسل لودی سی شمار کرتی ہے مگر باقی اقوام ہا لودی انکی شمولیت ہی انکار کرکے کچہہ اور نسبت دیتی ہین شجرہ نسب ذریات لودی کا جو ہر طرح کی باریک تحقیقات سی حاصل کیا گیا اوسمین کہین ہی شمولیت خیسور کی نہین پائی جاتی گرچہ یہہ قوم تہوڑی ہی مگر اپنی ملکیت کا ملک کہتی ہین انکا مسکونہ ملک دریائے سندہ کی مغربی کنارہ پر واقع ہے ملک خیسور سی شمال علاقہ علیسی خیل اور مغرب ایک چہوٹا پہاڑ ٹیالہ بالیا اور مروت واقع ہی اس قوم کی اکثر کوتاہ قد گندم گون لاغر اندام آدمی ہوتی ہین انکی تعداد تین سو گہر سی زیادہ نہین

ہوگئے مگر خیسورونکی ساتہہ اور لوگ متفرق رعیت بہت آبادہی میوہ خرما، انکی علاقہ مین بہت ہوتا ہی اکثر خیسور نیچے سی باسم عمر خیل مشہور ہین +

حال قوم بلچ

یہہ قوم بہی کبہی خاندان نیازی اور کبہی خاندان دولت خیل کے ساتہہ اپنا کرسی نامہ ملا کر اپنی آپکو ذریات لودی سے بتلاتی ہین مگر سوای اونکی اپنی بیانکی اور کچہہ ثبوت اس روایت کا حاصل نہین ہوا یہہ لوگ بہت تہوڑی ہین انکی زیادہ سکونت موضع پنیالہ مین ہے جو کوہ عنڈ شیخ بدین کے نیچی جنوبی طرف متعلق ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے ہی اور ایک خاندان اس قوم کا موضع ہیسلان علاقہ میانوالی مین آباد ہی اور ہر دو جگہہ اپنی ملکیت رکہتی ہین خرما، پنیالہ کی مشہور ہین +

میسر افصل بیچ سروانی بیان اولاد سروانی

شجرۂ نسب ابن شاہ حسین

سری پال — سینی — بلے

جعفری — سوری — احمد — حسن خیل — ہدیا خیل — ابوالفرح — ایبک — بوبک

کہکور — شہباز — ہیبت خیل — خضر خیل — سہیا — یونس خیل — سیر — یوسف خیل — متا خیل

ملک یار — ایوب زے — دوی خیل — شیخ سعید — حسن خیل — ملانا — بندر — مدد خیل — تلخان

ٹنڈک — علی خیل — حسین — ظہر خیل — ناہر زے — رستم — اسوٹ — سنجر — خان زے — زکو زے

رشید — پوپے زے — ابراہیم — ملانہ — الوت خیل — سکنوت خیل — اسماعیل — اجا خیل

ہارون خیل — کزولے — محمود زے — موسے — نور زے — مجا زے — سام — استو زے — ہدو زے

اچہ — احمد جوانمرد — اغوک خیل — مما خیل — بہدین خیل — ہوتی زے

سدو — شیخ سلیمان دانا — مموزے — امیک — الیک — احمد خیل — گدائی

شیخ محمود — شیخ ملیح قتال — شیخ حسن سرمست — دختر بی بی دوبہ

شیخ بایزید دریا — شیخ علی شہباز — شیخ احمد زندہ پیر

شاہ سکندر — علی شیر — مالے زے — شیخ جراح — صدر جہان صدر الدین

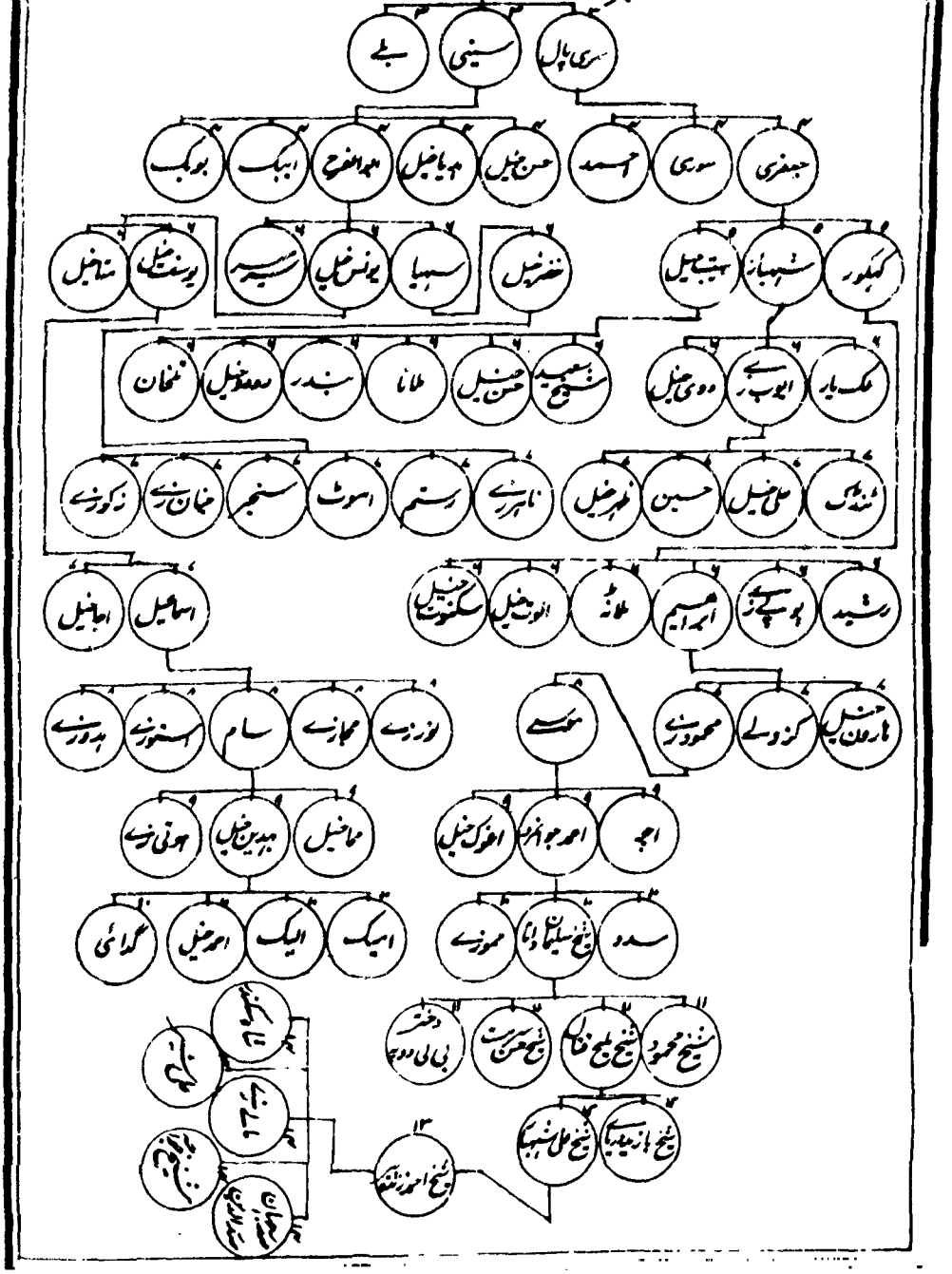

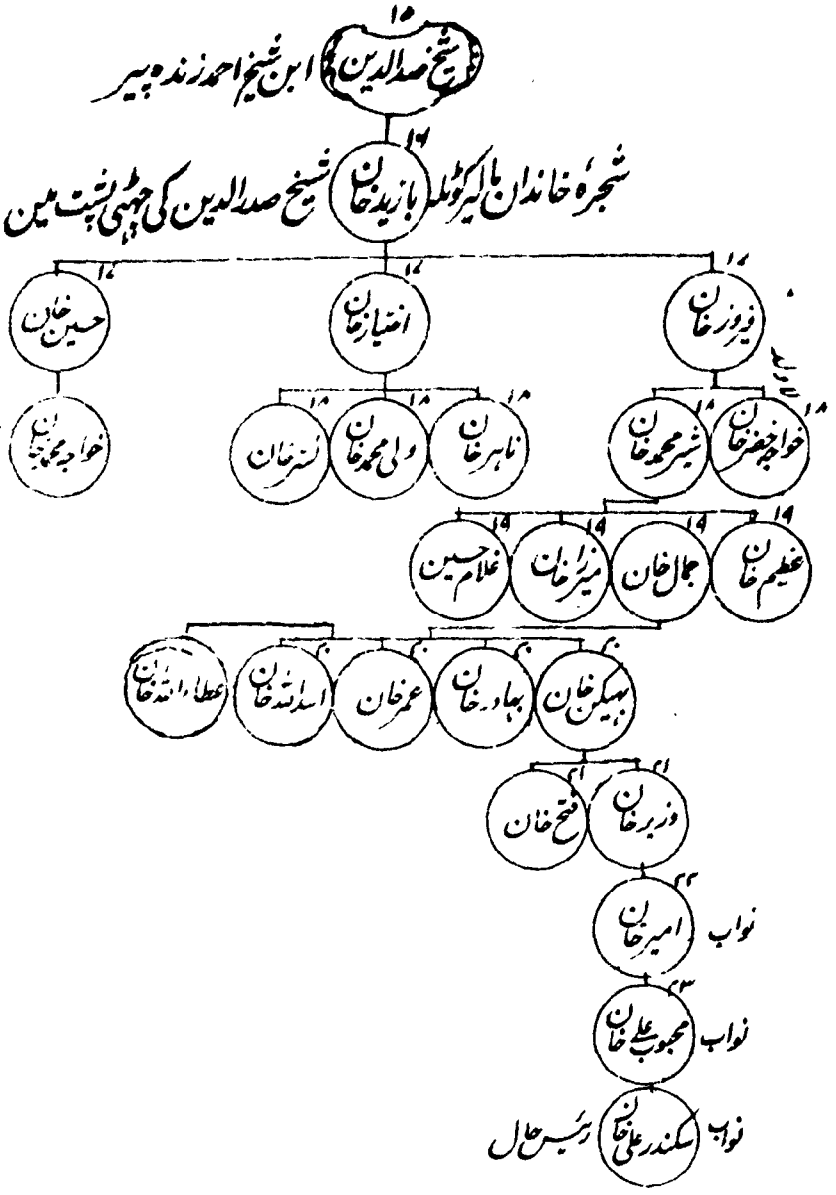
شیخ صدالدین ابن شیخ احمد زندہ پیر
شجرۂ خاندان مالیر کوٹلہ بایزید خان شیخ صدالدین کی چھٹی پشت مین
فیروز خان
انبیاز خان
حسین خان
خواجہ خضر خان
شیر محمد خان
ولی محمد خان
ناہر خان
نصر خان
خواجہ محمد خان
اعظم خان
جمال خان
میرزا خان
غلام حسین
بہیکن خان
بہادر خان
عمر خان
اسد اللہ خان
عطاء اللہ خان
وزیر خان
فتح خان
نواب امیر خان
نواب محبوب علی خان
نواب سکندر علی خان رئیس حال

حال قوم سروانی

کہتے ہین کہ بعد سلطنت **شہاب الدین غوری** یا اوس سی کچہہ بعد **اولس** سروانی نی اوپر
شہر درہ بند معروف درابہن اور چودہوان و علاقہ جات متصلہ تصرف کرکے زمیندار اور مالک درابہن
کے ہوئی اور ریاست اس قوم کی تعلق بخاندان **سریپال** خصوصاً باسلاف **شیخ ملیح قتال** کے
چلے آی درابہن قدیم مدت سی خراب اور ویران پڑی ہی اور یہہ درابہن جو حال مین آباد ہی آباد کی ہوئی
شیخ ملیح قتال سروانی کی ہی چنانچہ نشان دروازہ طرف شمالی درابہن بنام شیخ ملیح قتال تا حال موجود ہے
مگر اوسوقت شہر درابہن بارونق اور چار دیواری و عمارات با اسلوب رکہتا تہا فی الحال سوائے
آب جاری اور درختان سرسبز اور کچہہ رونق نہین ہے بہت مدت سروانی اس علاقہ پر قابض
رہی اور پھر بعہد **ہمایون** بادشاہ خارج ہوئی سبب زوال دو امر تہے اول کم قوتی و کمی تعداد اولس
دوم مغلوبی پہلے خرابی کم قوتی والی اسطرح حاصل ہوئی کہ ایک شخص قوم سوری شہر روڑی کا رہنے
والا ایک عورت سوریہ کو ورغلان کر قوم سروانی کے پاس درابہن مین پناہ گزین ہوا قوم سوری
کے لوگون نی اپنی مجرم اور عورت مذکورہ کا بازو طلب کیا سروانیون نے دینا بازو پناہ گیرون
کا خلاف ننگ افغانی سمجہہ کر عوض زن مفرورہ پنج نفر عورات دوشیزہ دینی منظور کین مگر
سوریون نی تکبر اور تعصب کی سبب سے ایک عورت کی بدلی پانچ دوشیزہ لینی نامنظور کرکے مستعد
پرخاش اور قتال کی ہوئی دوسری طرف سی قوم سروانی کے لوگ بہی ننگ افغانی کے جوش مین
پہلو تہی کرنیکو عار سمجہکر امادہ پیکار ہوئی آخر بمقام درابہن کہنہ جو ویران پڑے تہی فیما بین لشکرین
متخاصمین مقابلہ و مقاتلہ عظیم واقع ہوا اکثر مردمان کاری دونو قوم جنگجو کے ماری گئے جب باقیماندگان
ہر دو گروہ نی مقتول ہونا اکثر مردمان جانبین کا دیکہا تو بہت پشیمان ہوئی اور زیادہ اوس سی مقاتلہ
گوارا نہ سمجہہ کر ایکدوسری کی قتل سے ہاتہہ اوٹہا لیا اور ہر ایک فریق نی اپنے مقتولان کو جو ہزارہا تہے
چہوٹے چہوٹے قبرین کہود کر سپرد خاک کیا اور اپنی جای سکونت کو واپس ہوئی اس جاہلانہ فساد سی نتیجہ

یہہ حاصل ہوا کہ اوس روز سی سروانی اور سوری دونو قومین ایسی کم زور اور کم تعداد ہوگئین کہ کسی
مخالف قوم سی توفیق مقاومت کی نرہی اور بعد اوسکے جب شروع سلطنت ہمایون مین قوم میا
خیل لوحانی اور بختیار نی باقیماندہ سروانی پر حملہ کیا تو تہوڑی سی شوخی کی بعد سروانی کچہہ قتل ہوئی
اور باقیماندہ مغلوب ہوکر علاقہ دراہن سی بیدخل ہوئی اور یہہ علاقہ میاخیل اور بختیار کی قبضہ مین آیا
سروانی جو بہت تہوری رہگئی تہے کچہہ منتشر ہوگئی اور کچہہ مالیر کوٹلہ کی رئیس کے پاس جو اس قوم مین سی
تہا چلے گئی مولف کی اپنے مملوکہ دیہات کی رقبہ مین آبادی موضع واہ سی تخمیناً ایک میل مشرق مایل
بگوشہ شمالی ایک بارانی زمین کی بیچ جسکو وچکارا میرا کہتے ہین کہنہ کہنڈرات کی علامت جسکو سروانیان
والہ پنڈ کہتی ہین ویران پڑا ہی غالب ہی کہ یہہ اون سروانیون نی بنایا جو یہان سی خارج ہوکر بطور خانہ بدوش
اوسطرف کو گئی تہے فی الحال افغانستان کی بیچ تو اس قوم کو نابود سمجہنا چاہئے علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی
مین چند گہر سنے جاتی ہین اب مولف کی زمانہ مین اس قوم مین سی ذکر کے لایق خاندان مالیر کوٹلہ کا ہے

حال خاندان مالیر کوٹلہ

شجرہ نسب اس خاندان کا تا رئیس موجودہ حال اوپر درج ہوچکا ہی اوس سی معلوم ہوگا کہ شیخ احمد زندہ پہ
جو سروانی مورث اعلے اپنی سی سرپیال کی شاخ مین تیرہوین پشت تہا اوسکے پانچ بیٹون مین سی بڑا بیٹا
شیخ صدرالدین معروف صدر جہان جو متقی اور زاہد خدا پرست آدمی تہا اپنی اصلی وطن دراہن
سی بتقریب سیر ہندوستان کی طرف گیا اور بمقام مالیر پہونچکر ایک نالہ دریای ستلج کی کنارہ پر جسکی نشان
اب بہی معلوم ہوتی ہین شیخ صدر جہان نی چہپر بطور تکیہ بناکر عبادت الہی مین مشغول ہوئی اوس
زمانہ مین آبادی مالیر کا نام و نشان بہی نہین تہا وہان ایک موضع چہوٹا سا معروف جہوم سی تہا شیخ صدر
جہان کی عبادت خانہ کی قریب ایک عورت ضعیف قوم مالی مسلمان پیشتر سی رہتی تہی اور وہ صالحہ
اولاً مرید اور معتقد شیخ موصوف کی ہوئی جب صدر جہان نی سلطان بہلول لودی کی دختر سی
نکاح کرکے ارادہ آبادی دیہہ کیا تو لفظ مالی مین ایک حرف ر جو شروع اسم راول نام رب یعنی خداوند تعالی
کا ہی ایزاد کرکے نام اوس آبادی کا مالیر رکہا اور سلطان بہلول کی دختر سی شیخ صدر جہان کو اسطرح شادی

حاصل ہوئی کہ جب سلطان بہلول بارادہ سلطنت گیری دہلی جاتا تہا تو اوسکا قیام ایکروز تکیہ شیخ صدر جہان
کی قریب واقعہ ہوا اور اونسی ملاقات حاصل کرکے بدریافت کرامات اونکی اپنی دلمین عہد کیا کہ اگر مین دہلی
پہونچکر کامیاب ہوا تو اپنی دختر کی شادی اس خداپرست شخص سی کردونگا چنانچہ خواہش ایزدی سے
وہ مراد بہلول کی برآئی اس سبب سی اوسنے بنظر ایفاء عہد اپنی دختر کی شادی شیخصاحب کی ساتہہ کردے
اور بارہ گانو اور چہپن موضع خورد معہ دیگر لوازمات شادی مین اونکو دئی بعد اوسکے شیخ صدر جہان نے
دوسری شادی بخاندان راجپوتان کری آخر ۱۵۱۵ء مین رحلت فرمار عالم بقا ہوا اور وسط صحن درگاہ
مالیر خاص مین قبر اونکی بنائی گئی جو اب تک زیارت گاہ خاص و عام ہی حسب مرضی الہی جو اولاد اونکی
از شکم شاہزادی ہوئی وہ مجاور خانقاہ شیخصاحب کے ہوی کہ اب تک اونکی اولاد سی مجاور ہین اور روپیہ وغیرہ
چڑہاوا اونکو ملتا ہی اونمین کچہہ لوگ خلیفہ اور کچہہ مجاور کہلاتی ہین مگر دونو فریق ملقب بخانصاحب ہین اور
جو اولاد شیخ صدر جہان کی از بطن راجپوتانی ہوئی وہ مالک جاگیر و رئیس ہوئی **صدر جہان** اور
بازید خان کی مابین پانچ یا چہہ پشت کا کرسی نامہ سلسلہ وار نہین ملسکا مگر بازید خان سی جو رئیس حال سے
نو پشت اوپر تہا شجرہ نسب اس خاندان کا لکہا گیا ہی اوسی بازید خان نی متصل مالیر دوسرا شہر معروف کوٹلہ
معہ شہر پناہ پختہ و خندق آباد کیا اور بہت سی دیہات جاگیر موروثی پر دخل اپنا کرلیا اور بود و باش مالیر چہوڑ
کر کوٹلہ مین سکونت اختیار کرے اور کوٹلہ خاص مین مکان ریاست گاہ بنایا دیگر بہائی یکجدی اوسکی بدستور
مالیر مین رہی بعد وفات **بازید خان** اوسکی پسرون مین سی **فیروز خان** رئیس ہوا جو بڑا خوش اقبال
اور صاحب حکومت تہا اوسکے بعد **شیر محمد خان** فرزند اوسکا جانشین ہوا جو ۱۷۰۲ء مین ہمراہ
فوج ناظم سرہند ہوکر **گورو گوبند سنگہ** پیشوا سکہانسی لڑا اور حسب الحکم شاہ دہلی معہ فوج واسطی گرفتاری
ایک سردار روہیلہ رئیس بداؤن کی گیا اور اوسکو گرفتار کرکے حاضر کردیا **عالمگیر اورنگ زیب**
کے عہد سلطنت مین فوت ہوا اوسنی اپنی عہد ریاست مین ایک موضع بنام شیرپور آباد کیا تہا کہ اب وہ موضع
بقبضہ والی پٹیالہ کی ہے اوسکے بعد **غلام حسین خان** کی ریاست کیوقت ۱۸۳۰ء مین **عثمان یار
خان** روہیلہ جسکے باپ کو **شیر محمد خان** گرفتار کرلایا تہا بجمعیت کثیر واسطی تسخیر علاقہ مالیر کوٹلہ آیا
اور غلام حسین خان نی بنظر مصلحت وقت جنگ سی صلح بہتر سمجہہ کر شادی مسمات بلاقن کی ہمراہ عثمان

یار خان کی کردی چنانچہ وہ ڈولا وغیرہ لیکر اپنی ملک کو چلا گیا بعد انتقال غلام حسین کے گرچہ اولاد
اولاد اوسکی موجود تہی مگر جمال خان بیٹا شیر محمد خان کا رئیس مالیر کوٹہ ہوا ۱۷۵۵ء مین جمال خان
لڑائی سرہند مین مارا گیا اور اوسکا بڑا بیٹا بہیگن خان رئیس ہوا اوسکے عہد مین احمد شاہ ابدالی
دہلی کو آیا اور اوسنے اس خاندان پر بہت نوازش فرماکر حدود مقبوضہ کو وسیع کیا اور سکہ مضروبہ جاری
ہوا ۱۷۶۴ء مین فیمابین آلا سنگہ مورث مہاراجہ پٹیالہ و بہیگن خان لڑائی ہوئی جسمین بہیگن خان
مارا گیا اور شہر سرہند قدیم جسمین نیاز خان از جانب بادشاہ دہلی حاکم تہا سکہون کے ہاتہہ سی ایسا غارت
اور تباہ ہوا کہ ابتک ویران پڑا ہی بہیگن خان کے بعد بہادر خان اوسکا چہوٹا بہائی مسند نشین
ریاست ہوا ۱۷۶۷ء مین وہ بہی سکہونسی لڑکر عالم آخرت کو سدہارا اور بہت سا علاقہ ریاست کوٹہ مالیر
کا بقبضہ والی پٹیالہ وغیرہ کے آگیا بعد ماری جانی بہادر خان کے عمر خان اسد اللہ خان عطا اللہ
خان اوسکے چہوٹی بہائی اپنی اپنی نوبت پر حکومت کرکے فوت ہوئی ۱۸۱۰ء سی پہر ریاست خاندان بہیگن خان

اولاد اکبر مین آئی مگر اس سی دو برس پیشتر اخیر ۱۸۰۸ء کو رنجیت سنگہ والی لاہور نی اپنی فوج لیکر
ریاست کوٹلہ وغیرہ کی طرف کوچ کیا اور عطا اللہ خان رئیس کوٹلہ مالیر سی قریب ڈیڑہ لاکہہ روپیہ
نذرانہ لینا قرار پایا عطا اللہ خان نی کچہہ روپیہ نقد ادا کیا اور باقی کے واسطے والی پٹیالہ و جیند
و نابہہ وغیرہ کی ضمانت کرادی اور ضامنون نی تہانجات اپنی بعوض زر ضمانت علاقہ مالیر کوٹلہ مین بٹہادی
خوش نصیبی رؤسا ملک محفوظہ خصوص خاندان مالیر کوٹلہ سی اوسی سال یعنی شروع ۱۸۰۹ء مین حسب استدعاء
رؤسائی جنرل اکٹرلونی صاحب از طرف گورنمنٹ انگریزی واسطی حفاظت اور انتظام ملک کی بعلاقہ
انبالہ و لودہیانہ وغیرہ تشریف لائی اور بنظر مصلحت ملک داری بذات خود جنرل صاحب نی کوٹلہ مین
جاکر بعد دریافت حال تہانجات والی پٹیالہ و نابہہ وغیرہ ضمانت داران بہ تحکم اوٹہادی اور قبضہ مالیر کوٹلہ
والونکا بدستور کرادیا اور رنجیت سنگہ کی ساتہہ دریای ستلج حد مقرر ہوکر گورنمنٹ انگریزی کا
عہدنامہ ہوگیا اور تب رؤسای نواح پنجاب نی ٹہنڈا سانس لیا اگرچہ اوسوقت عطا اللہ خان رئیس بقید
حیات تہا مگر وزیر خان فرزند کلان بہیگن خان نی واسطی حصول ریاست پدری اپنی کے بحضور

جرنیل صاحب دعوی کیا ابہی مقدمہ تحقیقات وراثت ریاست کوٹلہ مالیر دایر تہا کہ **عطاء اللہ خان** رئیس نے وفات پائی اور ریاست از طرف گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۰ء مین بنام **وزیر خان** نسلاً بعد نسلاً مقرر ہوئی اور **عطاء اللہ خان** کی اولاد اپنی خاص علاقہ جاگیر پر قابض رہی **وزیر خان** رئیس ۱۸۲۱ء مین فوت ہوا اوسکا ایک بیٹا **امیر خان** تہا جو اپنی باپ کی جگہ مسند نشین ریاست ہوا **امیر خان** سی پہلے رئیس مالیر کوٹلہ ملقب بخانصاحب تہی گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سی از عہد ریاست **امیر خان** مخاطب بنوابصاحب بہادر ہوگئی نواب **امیر خان** ۱۸۴۶ء مین فوت ہوئی بجای انکی نواب **محبوب علیخان** فرزند اونکا مسند آرا ہوا اخیر ۱۸۵۷ء مین انہون نی بہی اس دار ناپایدار کو چہوڑا تب نواب **سکندر علیخان** صاحب خلف الصدق اونکی مالک ریاست ہوئی جو فی الحال موجود ہین ایک ہوشمند شخص کا قول ہے کہ صرف ڈہای لاکہہ روپیہ سالانہ کا علاقہ ریاست ہی جسمین سی ایک لاکہہ خاص ذات نوابصاحب کیواسطے اور باقی سب برادران اور حقداران مین تقسیم ہوتا ہے +

باب چہارم
مشتمل بر حال اولاد کرڑان کے

واضح ہو کہ کرڑان کی آبا و اجداد کی حالات مین بہت مختلف روایات ہین اور چونکہ وہ روایات اوسکی اولاد کے فرقہ ہای کلان کی زبانی مشہور ہین سو اسطی احتمال خود ثنائی کا بہی ہی قوم دلازک جو کرڑان کی نسل سی ایک بہارا کروہ تہا وہ کہتی ہین کہ کرڑان کا باپ سید قاف تہا اور اوس سی اوپر اٹہوین پشت مین حضرت امام حسین سی کرسی جا ملاتی ہین اور قوم خٹک کرڑان کا باپ مسمی ہونی تبلا کر سڑبنی افغانون سی اپنا شجرہ ملاتی ہین اور قوم مشتیک کی بعض کہن سال آدمی کہتی ہین کہ کرڑان کسی شہزادہ کا بیٹا تہا اور فرقہ خوکیانی کہتی ہین کہ وہ مسمی عبداللہ اور مڑ کا فرزند تہا گرچہ اوسکی قومیت مین اسقدر کثیر اختلاف ہی الا اس امر مین بعض قومین اوسکی اولاد سی متفق ہین کہ کرڑان

ایک طفل نوزائیدہ شیرخوار اوسجگہ سی ملا تہا کہ جہان لشکر کسی کا رات قیام کرکے صبح کوچ کر گیا تہا اور
چونکہ یہہ معصوم ایک کڑاہی آہنی کے نیچے سی یا اوسکے بدلہ مین مسمے عبداللہ قوم اور مڑنی پایا تہا اور بزبان
پشتو کڑاہی کو کر بڑی کہتی ہین اسواسطی موسوم بہ کرڑان ہوا ایسی امر کا واقعہ ہونا بعید از امکان
اور قیاس کے نہین ہی ایک پشتو کی پورانی کتاب مین یہہ بات لکہی ہی کہ یہہ لڑکا قشلاق کی وقت
مغربی افغانستان مین ملا تہا ان روایات سی یہہ بات پیدا ہوتی ہی کہ کرڑان قیس عبدالرشید کی
اولاد سی نہین تہا مگر خداوند کریم نی اوسکی اولاد کو اسقدر زیادہ کیا کہ اب کسی دوسری قوم افغان سے
تورہ افغانی اور جنگ جوئی مین کم نہین ہے الغرض عبداللہ نی بسبب نہونی اولاد نرینہ کی بطور پسر متبنی
کرڑان کی پرورش کری اور جب وہ سن بلوغ کو پہونچا تو اپنی دختر سی اوسکی شادی کرادی جس سی دو فرزند
پیدا ہوی ایک مسمے کودی دوسرا گگی ان ہر دو کی اولاد کا شاخ وار شجرہ نسب لکہا جاتا ہی کرڑان کی نسل
کے جملہ اقوام کو مجمعاً کرڑانی یا گرلانی کہتی ہین قوم دلازاک اورک زی منگل خوگیانی آفریدی خٹک
وزیری سشیٹک یعنی بنوچی اور دوڑ جدران اتمان خیل یہہ سب فرقہ ہای کلان نسل کرڑان سی ہین انسے
نیچی شاخوار کرسی نامہ شجرہ نسب مین دیکہوگے +

قبل از تحریر کرنی شجرہ نسب گگی پسر دویمی کرڑان مختصراً ذکر بعض حالات اولاد کودی کے قوم ہای کلان کا
کیا جاتا ہے +

حال قوم دلازاک

کودی ابن کرڑان کا پہلا بیٹا دلازاک جسکی اولاد نی بہت ترقی پائی اور یہہ قوم بڑی جرار تہی سب
افغانون سی پہلے خیبر کے راستی نکلکر بسبب ضعف راجہ لاہور جیسا کہ پہلے حصہ مین ذکر ہوا پشاور پر جو اوسوقت
مشہور بشہر بکرام تہا یورش کری اور بزور شمشیر قابض ہوکر اپنی قبضہ کو بہڑاتی رہی تا وقتیکہ دریای
سند سی مشرق بہی دور تک اونکا قبضہ ہوگیا عہد سلطان محمود غزنوی مین انکا گروہ کثیر بہ سرداری ملک
یحیی بوقت یورش سومنات شامل لشکر محمود تہا بعضے کہن سال اس قوم کی اپنی بزرگون سی سینہ خیز خبر بیان
کرتی ہین کہ ابتدا مین جب قوم دلازاک حصہ مشرقی افغانستان مین داخل ہوی تو اونسی پہلے سرخ کافر
ضلع پشاور اور کنارہ غربی و شرقی دریای سند پر آباد تہی قیاس کہتا ہی کہ وہ لوگ جنکو یہہ سرخ کافر کہتے

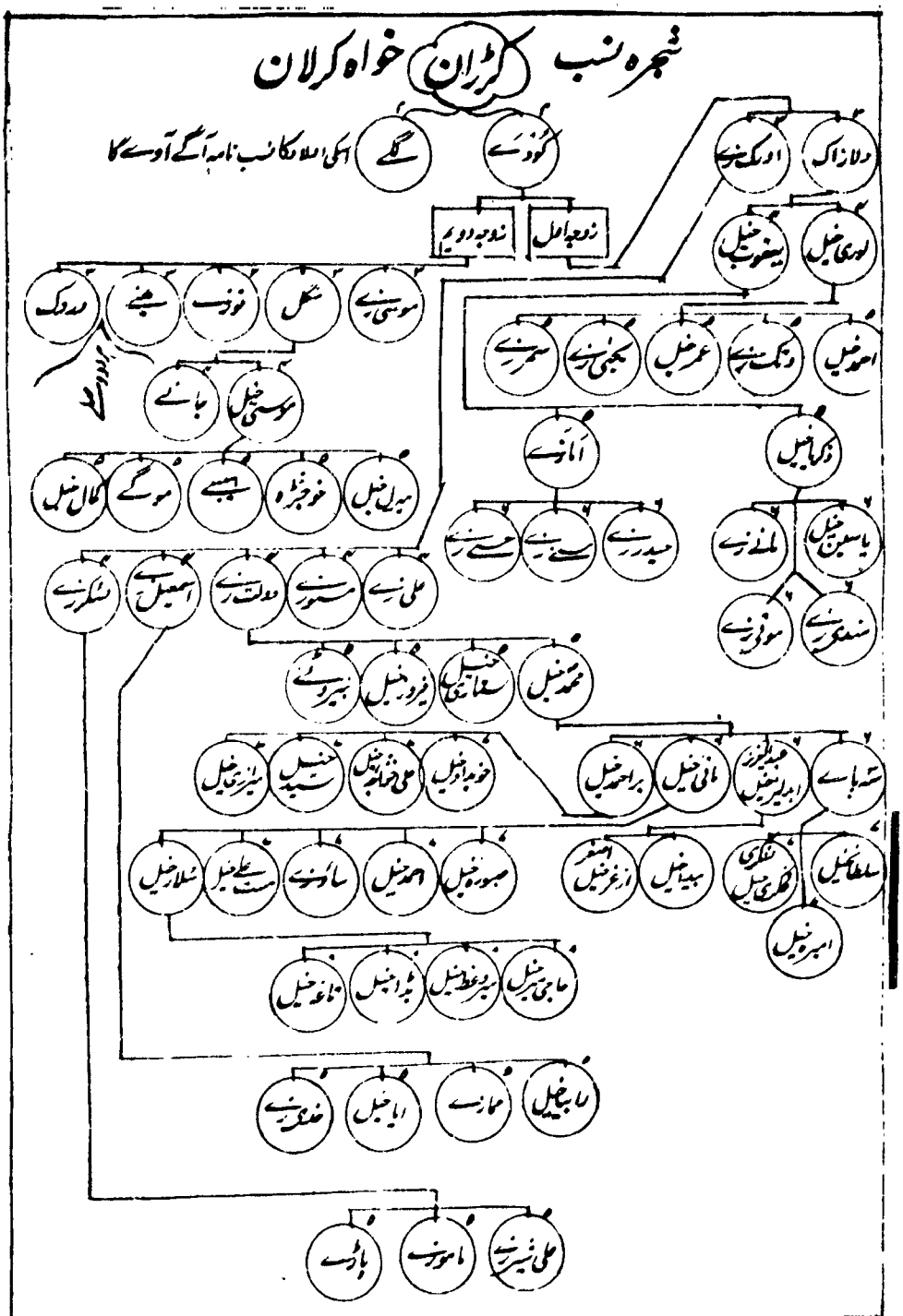
شجرہ نسب کڑران خواہ کرلان
کودے
گلے
اسکی اولاد کا نسب نامہ آگے آوے گا
زوجہ اول
زوجہ دویم
دلازاک
اورک زے
لوری خیل
یعقوب خیل
موسی زے
منگل
نوزے
مینے
وردک
موسی خیل
جانے
احمد خیل
وتک زے
عمر خیل
یحیی زے
سمر زے
ذکریا خیل
اما زے
یاسین خیل
مانے زے
حیدر زے
حسنے زے
حسنے زے
سندی زے
موتی زے
میرل خیل
خوجڑہ
ہیبے
موگے
کمال خیل
علی زے
مسنو زے
دولت زے
اسمعیل زے
لشکر زے
محمد خیل
ستاری خیل
فیروز خیل
بیروٹے
سہ پاے
عبدالعزیز ابدلیر خیل
مانی خیل
براحمد خیل
خوبداد خیل
علی خواجہ خیل
سید خیل
میرازی خیل
سلطان خیل
لنگری
لنگری خیل
بیدا خیل
ازغر خیل
اصغر
صبورہ خیل
احمد خیل
ساؤ زے
مست علی خیل
سلار خیل
امیرہ خیل
حاجی میر خیل
میر وعظ خیل
بڈا خیل
تاغہ خیل
رابیا خیل
ممازے
ایا خیل
خدی زے
علی شیر زے
ماموزے
باڑے

ہین قوم گریک اور بکٹرین کی نسل سی ہونگی اور ابتدا مین ویگان اور اصل سواتیون کی مورث بہی اسی
ملک حدود ضلع پشاور اور راولپنڈی مین جلال آباد تک آباد تہی جنکو دلازاکون نی تدریجًا دامن کوہ کے
سواٹہہ اور نیہیر کیطرف ہٹایا اور اپنی قبضہ کو پہیلایا الغرض اس قوم کی عہد حکومت مرزا الغ بیگ تک بڑی
مشہوری ہی الاجب وہ اپنی جمعیت کی زور بازو پر سخوت کی راہ سی نازان ہونی لگی تب گردش زمانہ نے
اونکی غرور کو اسطرح معذور کیا کہ اول قوم خلیل و مہمند سی جو کابل کی طرف سی پشاور کو آتی تہے ہزیمت کہاکہ
پشاور چہوڑنا پڑا اور ثانیًا اوس صراحت سی جیسا کہ دوسری باب مین لکہا گیا یوسف زی وغیرہ اقوام مشتملہ
سی شکست فاحش کہاکر علاقہ چچہ و ضلع ہزارہ مین دریای سندہ سی عبور کرکے داخل ہوی اور وہان اپنی پہلے
عادات لوٹ مار کے شروع کرین اس فتنہ اندازی کی سبب سے جہانگیر بادشاہ نی جسکے عہد سلطنت مین یہہ
فساد انگیز تہے وہ تباہی اونپر ڈالی کہ جو گذشتہ دو حادثات سی بہی بدتر تہے جونچ رہی اون مین سی
اکثرون کو مع عیال و اطفال ملک دکہن مین بہیجکر متفرق آباد کیا جہان اب بہی بہت دلازاک ہین
اور کچہہ ضلع ہزارہ مین رہگئی اونکی اپنی تکبر اور بغاوت نی یہہ نتیجہ پیدا کیا کہ اتنی کثیر قوم سی زمانہ حال مین
چند متعدد گہر ضلع ہزارہ مین اور کوئی کوئی خال خال گہر علاقہ چچہ مین اور کچہہ ضلع پشاور مین باقی ہین
گویا افغانستان مین اس قوم کو نابود سمجہنا چاہیے

حال قوم اورک زئی

اس قوم کی بڑی شاخین پانچ ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین تفصیل ہی اونمین سی چند شعبی نکلتی ہین اکثر آبادی
اس قوم کی پہاڑی ملک مین کچہہ واقع ضلع کوہاٹ اور اکثر اوس ضلع کی حدود سی باہر کوہ سفید کی مشرق
اور تیراہی جنوب کی وادیون مین ہی بموسم گرما اور خطرناک اوقات مین تیراہ کا پہاڑ انکی ملجا ہی قوم بنگش سے
پہلے کوہاٹ پر اورک زئی قابض تہے تخمینًا چار سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگشون نی بعد سخت لڑایون کے
کوہاٹ ان سی لیلیا مگر پہر بہی تبکرار ملک گیری ان ہر دو اقوام مین بہت کشت خون ہوتی رہی ایسا مشہور
ہی کہ ایک دفعہ ہر دو معاند قومونکی ملکان متصل ذی سمند واسطی تجویز صلح کے بطور معرکہ یعنی جرگہ جمع ہوے

ہر ایک قوم چاہتی تہی کہ اس صلح مین میدان علاقہ جو زرخیز تہا ہمکو ملی اس سبب سی اتفاق صلح نہیں
ہوسکتا تھا اور قریب تہا کہ پہر لڑائی ہوا تنے مین ایک سوار دور سی آتا ہوا اوس جگہ ملکان کو نظر آیا
چونکہ ہر دو قومین لڑائی سی تنگ تہین اس سبب سی اس بات پر اتفاق کیا کہ اس سوار سی جب نزدیک پہنچے
تقسیم ملک باہم قوم بنگش و اورکزی کا سوال کرین جو اوسنے کہدیا وہی فریقین کو منظور ہی اس قول
پر اتفاق کرکے دعای خیر اور قسم سی محکم کیا اتنے مین وہ سوار جسکا نام دائی اورکزائی تہا
پہونچا تب ہر دو جانب دارون نے اوس سی اس معاملہ مین استفسار کیا اوسنے کہوڑی پر سی بزبان پشتو قافیہ
ملاکر یہہ جواب دیا کہ (دائی خودسی وائی چہ سمہ دبنگش غرد اورکزائی) جسکا معنی یہہ ہی کہ دائی تو اس
طرح کہتا ہی کہ میدان بنگش کا اور پہاڑ اورکزی کا اتنا کہے کرا اور گہوڑا دوڑا کر بہاگ گیا اورکزی اوسکے
مارنے کے واسطے دوڑی مگر بنگشونکی اعانت سی بچکر نکل گیا کہتے ہین کہ اوس روز سی اس عجیب تقسیم کے موجب
عملدرآمد ہی گو اپسمین پورا انصاف نہین گیا قوم اورکزی کی لڑنے والی آدمیون کی تعداد سولہ ہزار
بیان کیجاتی ہی سب شاخونسی دولت زی اور مسوزی کی تعداد زیادہ ہی دولت زی مین سی محمد خیل کی
نسل بڑہ گئی ہے محمد خیل اہل تشیع اور باقی سب قوم سنی مذہب مسلمان ہین سید محمود تیراہ والا کو شیعہ
لوگ بہت مانتے ہین اپسمین قوم کا دلخواہ اتفاق نہین ہی اور دو گوندی مین کل قوم منقسم ہے ایک گوندی
سمل اور دوسری گوندی گاڑی ہین شجرہ نسب مین ہر ایک شاخ کے نام پر حرف س سی مراد گوندی سمل
اور حرف گ سی گوندی گاڑہ کی مراد لینی چاہیے اس قوم کے نفع نقصان کی شامل چار پانچ قومین اور بہی ہین
جو در اصل اورکزی نہین ہین مگر انکی ملحق گنی جاتی ہین جیساکہ قوم علی خیل کی پانچ شاخین حسب ذیل
رحیم خیل سوکڑی اخنان مسورا گنڈہ پلی اور قوم مشتیے جسمین سی مامازی حیدر خیل داؤد خیل ہین اور
اورشیخان جسکی دو شاخ ہین مرزا خیل رنگین خیل اور عزیز خیل فتو خیل جوا و پہ سی ملا خیل ہین اور ہر
ایک شاخ کلان ہین چند چند ملک ہین حال مین سید محمود سکنہ تیراہ کی اکثر آدمی اس قوم کی خصوصاً
شاخ محمد خیل بہت معتقد ہی اس سبب سی شیعہ مذہب پہیلنے جاتے ہے اس قوم کے چارون طرف
مخالف قومین آباد ہین اسلحہ بندوق قریب کل کے ہر مرد آدمی کے پاس ہوتی ہے تلوار اور چہورے

کلان ساخت تیراہ سی کوئی بالغ مرد خالی نہین ہوگا اور اکثر تفنگچہ اور بعض پیش قبض بھی رکھتے ہین
اور کرکی جنگجو اور سپاہی قوم ہے انکے وہی بندوقونکے زد سوائی جزایلونکے دور نہین ہی مگر یہہ
لوگ نشانہ باز اچھے ہین آدمی پورا قد اور متوسط اندام مگر محنتی ہوتی ہین زیادہ تر پیشہ زراعت کا رکھتے
اور قلیل مالداری گلہ بانی کا رکھتے ہین انکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی مگر ایسا عمدہ کہ بہت جگہ دو فصلے
رہین ہی مکی وگندم وجو خلون مین زیادہ پیدا ہوتی ہین شلغم اور کدو اس کثرت سی ہوتی ہین کہ انکو
خشک کرکے دوسری فصل تک کہاتی ہین اور دال ہر قسم کی ہوتی ہی اونمین سی کوزخی بہت ہوتی ہے
انکے اپنی ملک کی پیداوار خوراک کی واسطی سالانہ مکتفی ہوتی ہے مگر پوشاک کے واسطی خرید کرنیکی
ضرورت ہوتی ہی کوہاٹ اور پشاور اور خوست سی پارچہ سفید وسوسی کا خریدا جاتا ہی ایام تنگی وقحط میز
بشرط کمی پیداوار غلہ معمولے علاقہ بنگش وکرم وخوست سی غلہ خرید کرلیتے ہین علماء لوگ کا اختیار بہت ہی
جو تنازعات باہمین قوم خفیف ہون وہ عالم یا ملک دیہہ فیصلہ کرتا ہے خانگی دشمنی بہت ہی اور اکثر
دو گندیون کی باہم کشت خون رہتی ہی قدر مند مہمان کی ضیافت بڑی تپاک سی کیجاتی ہے مگر خوراک
کسیف ہی نان مکی اور گوسفند یو لمہ ناقص وضع کرکے آتش پر کباب کردہ کہاتی ہین +

حال قوم منگل

یہہ قوم تخمیناً چھہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ بشمولیت قوم بنی علاقہ بنون مین آباد تھی اوس طریق پر جیسا کہ
قوم شیشنک بنون چی کی حالات مین ذکر ہوا ہی جب انکو شیشنکون کی غلبہ سی بنون کا علاقہ چھوڑنا
پڑا تب یہہ لوگ ملک خوست وکرم سی جانب مغرب کی پہاڑون مین جاکر آباد ہوئے اور اب تک وہان
آباد ہین قوم جدران جو اونکے جنوبی ہمسایہ ہین انکی پورانی دشمن ہین انکی پوشش مین رسمی اونکا
لپڑا اور خوراک مین گندم وجو بہت مستعمل ہے پیشہ مال چرائی زیادہ اور زراعت کاری کم ہی یہہ
فرقہ زیادہ جنگجو نہین ہی تعداد اسکی تخمیناً کل ذی روح بارہ ہزار مشہور ہے رہنے کی خاش بہت کم ہی جملہ ایک
لوندی ہین اون اور موسمی فروشی پر انکا زیادہ گذارہ ہی علاقہ خوست اور زرمد سی غلہ خرید کرلاتی
ہین جاہل اور کم آزار مخلوق ہی بلہ اور شہتیر اپنی پہاڑون سی لاکر خوست مین فروخت کرتے ہین ایک

نقہ شخص اس قوم کی ایک عجیب رسم بیان کرتا ہی کہ جب کسیکے گھر فرزند نرینہ پیدا ہو تو اوسکا نام اگر کوئی مہمان اوس گاؤ مین اوس روز آوی تو اوس مہمان کی نام پر رکھتی ہین یا کسی بڑی امر کی اسم پر جو اوس روز واقع ہوا ہو ٭

قوم مقبل

قوم منگل سی شمال اور قوم جاجی سی غرب و شوار گذار پہاڑ مین ایک چھوٹی قوم موسوم مقبل رہتی ہی مگر اوسکا حال زیادہ نہین ملسکا اور علاقہ خوست مین بھی بمقام لکن بطور ہمسایہ چند گھر رہتی ہین سادہ لوح اور کم آزار لوگ سنے جاتے ہین ٭

شجرہ نسب کگے پسر دومی کرڑان

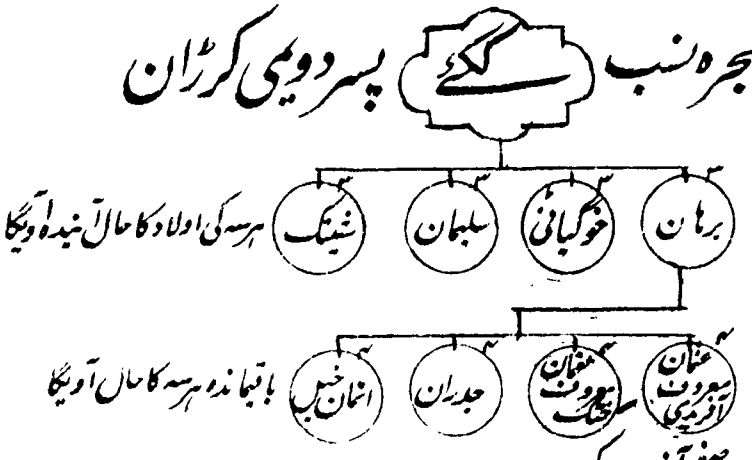

صفحہ آئندہ پر دیکھو

شجرہ نسب قوم آفریدی

عثمان معروف آفریدی

ماپے

چلنے

اسکی اولاد بہت تھوڑی بنگش مین سے

زوجہ اول مسمات ترسے

زوجہ دویم مسماۃ فاطمہ

زوجہ سوم مسماۃ زینہ

میٹا خیل

آدم خیل

اولا خیل

اکا خیل

میری خیل

زوجہ اول مسمات خنوڑے

زوجہ دوم مسمات عائشہ

زوجہ اول مسمات میمونہ

زوجہ دوم مسمات زینہ

بسی خیل

مدا خیل

کمال خیل

سلطان خیل

سنرل سنجل خیل

عیسی زے

کالا خیل

محمدے

علی خیل

فیروز خیل

سہ پاے

رحمداد خیل

گریڑے

شیر خیل

کٹ

میری خیل

حسن خیل

زوکی

گلی

ابابکر

لنڈے

ہرمز

شان خیل

بوڈی خیل

نصرالدین

سینے خیل

استو خیل

یاغی

ایل خیل

قمرے

بخی

زاد دین

انائے

ہانیدے

خسروگے

نظر خیل

شہباز خیل

زرم خیل

میر احمد خیل

کوکی خیل

ملک دین خیل

محمود خیل

خوبی خیل

قنبر خیل

کرمنا خیل

ابدال خیل

میٹا خان

اسکندر خیل

ظلور پلارہ

حسن خیل

دروی خیل

میری خیل

یار محمد خیل

بہرامی

الٰہی خیل

گلہ خیل

باری خیل

مدد خیل

مونا خیل

کے خیل

عمر خان خیل

گلاب خان

میرزا بیگ خیل

تار خیل

دربی خیل

زونہ خیل

شیخمل خیل

تور خیل

قارون خیل

مدو خیل

دالی خیل

رٹا خیل

گوڈی خیل

بی بی خیل

دولت خیل

خواجہ علی خیل

مت خانے

یاران خیل

میران خیل

قایم خیل

سلیمان خیل

علی خیل

شاہی خیل

جندہ خیل

مٹہ خیل

نصرت خیل

نتو خیل

جعفر خیل

عمر خیل

عالم خیل

عبدل خیل

اسمعیل خیل

میار خیل

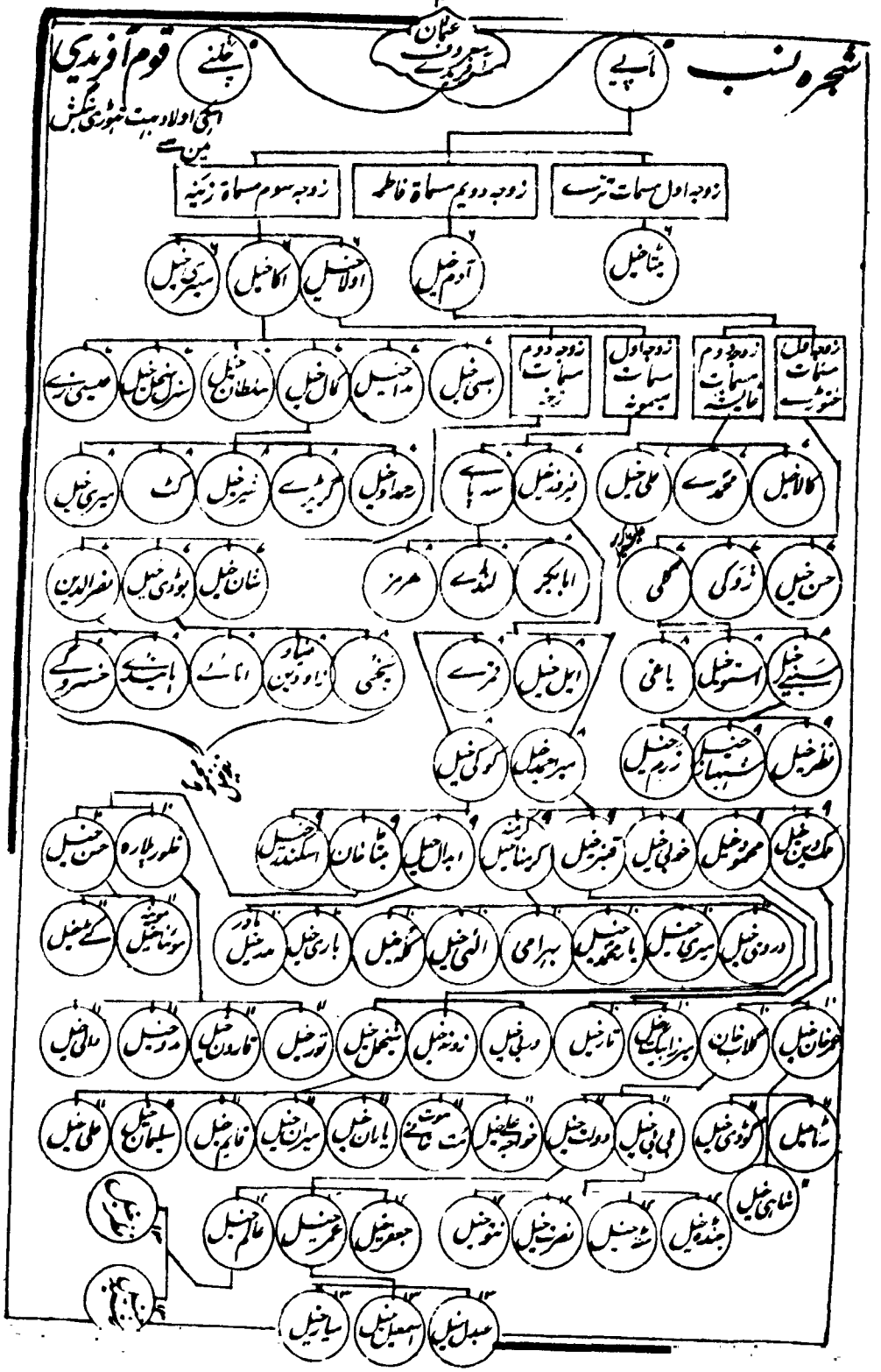

حال قوم آفریدی

اس قوم کا مورث اعلی مسمی عثمان تہا وجہ تسمیہ آفریدی کی یہہ تھی کہ ایک روز چند مہمان مفلس اور درماندہ اوسکے لہرائی موسم سرما تہا سردی کی سبب سی ایک دوسری کی متصل ہو بیٹہی جب عثمان اوپر سی آیا تو اونہون نے پوچہا کہ یہہ کون ہے تب اوسنی بزبان پشتو یہہ جواب دیا کہ دا ئم آفریدہ دخدائی دے یعنی یہہ بہی آفریدہ بمعنی پیدا کیا ہوا خدا کا ہے اوس روز سی بنام آفریدہ نام زد ہو کر کثرت استعمال سی آفریدی مشہور ہوا اوسکی اولاد کو مجمعاً آفریدی کہتی ہین جسقدر مشہور شاخین اس قوم کی ہین اونکی نام شجرہ نسب سی ملین گے سب سی زیادہ تعداد مین مسمی اولا کی اولاد اولاخیل ہی اوسمین سی فیروزخیل اور اوسنی میر احمد خیل زیادہ ہین یہہ قوم بڑی جنگجو اور راہزن ہی اور پہاڑ و شوار گذار کی سکونت کی سبب سی اونکو اپنی آزادی کی غرورت ہی اس قوم کی بڑے ملجا علاقہ تیراہ ہی گرچہ تیراہ کی متعلق بہت سا ملک کوہی ہی مگر اچہا موقع پہاڑ کے اوپر ایک ٹکڑہ میدانکا خوش ہوا اور سرد جگہہ ہی پہلے تیراہ پر دیگر قومین قابض تہین آفریدیون نے بزور شمشیر اونسی لیلیا اصلی نیراہی جو کچہہ باقی رہ گئی تہے وہ تیراہ سی مغرب ننگرہار کی طرف چلی گئے اوجہانگیر کی دور سلطنت مین مسمی احداد نبیرہ پیر روشن معروف پیر تاریک جسکا قصہ اوپر مفصل لکہا گیا ہے آفریدیونکا ہیرہوا اوسکی چالاکی اور اعانت سی آفریدیون نی تیراہ سی اتمان خیلونکو بیدخل کرکے اوراوک زیون سی بہی لڑائی کرکے شمالی حصہ تیراہ پر اپنی قبضہ کو پہلایا یہہ جرار قوم مشرقاً جنگان متصل زیات کاکا صاحب سی لیکر مغرباً کوہ راجگل اور علاقہ خیبر مین حدود ننگرہار تک پہاڑی ملک کے اوس حصہ پر جو ضلع پشاور کی حدود سی جانب جنوب و غرب ہیوست ہی قابض ہین اور اسی جنوب قوم اورک زئی اور بنگش اور کوہ سفید مین چکنی اور مغرب مین سنگو خیل شینواری اور شمال کیطرف مہمند انکی ہمسایہ ہین ان قومونسی فی الحال کچہہ سخت لڑائی جہگڑا نہین ہی مگر اورک زئی سی پورانی عناد کی سوا سمل اور گاڑے ہر دو گندی کی سلسلہ کی لحاظ سی اور نیز شیعہ اور سنی مذہبی تکرار سی فساد رہتا ہی اور سنگو خیل شینواری کی ساتہہ بہی کوکی خیل آفریدیون کی کشت خون ہو جایا کرتی ہی آفریدی سب سنی مذہب مسلمان ہین کل تعداد قوم کی اسلحہ بند مردمان کی بموجب شمار احمد شاہ ابدالی اونیس ہزار حسب تقسیم

ذیل تہی ملک دین خیل معہ شاخہا ملحقہ تین ہزار جو علاقہ میدان تیراہ مین آباد ہین قنبر خیل بشرح ایضا
تین ہزار وہ بہی میدان تیراہ مین رہتی ہین کوکی خیل حسب صدر تین ہزار جو راجگل اور نواح خیبر مین
آباد ہین زخہ خیل تین ہزار میدان تیراہ مین سکونت پذیر ہین اکاخیل وڑان مین اور سہ پای باڑہ مین۔
قمری متفرق پہاڑ مین تین ہزار آدم خیل چار ہزار جو کوہاٹ سی شمال درہ مین اور پہاڑ جو مشرق کو خٹکانکی
حد سی جا ملتا ہے اوسکے جنوب اور شمال دونو طرف آباد ہے فی الحال یہہ شمار درست نہین آتا ہر ایک بڑی
شاخ کی تعداد کی تفاوت کی ساتہہ ایسا پایا جاتا ہے کہ علی العموم بہ نسبت اوس شمار کی تعداد مین ترقی ہے
اگرچہ اصلی پیشہ اس قوم کا زمینداری ہی مگر شغل زراعت کاری اس سبب سی کم ہے کہ جس پہاڑ مین یہہ کثیر
گروہ آباد ہی اوسمین سوای علاقہ میدان تیراہ کی زمینات زرعی بباعث ناہمواری پہاڑون کے کم ہین اس
قوم کا گذارہ سوای زمینداری کی لوٹ گہسوٹ راہزنی اور سرقہ اور ہیمہ سوختنی اور نمک اور کاہ فروشی
پر ہی اپنی پہاڑون کی دامن سے خشک لکڑی اور کہاس بیلون وگہدون پر لادکر اکثر پشاور کی بازار مین
جا فروخت کرتے ہین پشاور مین لکڑ منڈی کی اندر جدہر دیکہو آفریدیون کی بیل اور شتر لدی ہوی نظر
آوینگی اور اسی طرح نمک سبز ضلع کوہاٹ کی ڈرنگ یعنی نمکسار سی لیجاکر فروخت کرتے ہین خصوص آدم خیل
نمک کا بیوپار زیادہ کرتے ہین اس قوم کی اوارہ لوگون مین عادات چوری وغارتگری دل نشین ہین
خصوص قوم زخہ خیل اور کوکی خیل اپنی عادت مین زیادہ مشہور ہین پشاور سی کابل کو خیبر کے راستے
مسافرون کی گذرگاہ مین انہون نی پرخطر کر رکہی ہین امیر کابل سی جو روپیہ واسطی کہلا رکہنی راستہ خیبر کے
انکو ملتا ہے اوس سی بہی کچہہ فایدہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ اکثر وہ روپیہ ملک اور معتبر وروی دار شخص
کہا جاتی ہین اور اونکی قوم بدستور مسافر کی گہات مین رہتی ہی اگر بموجب حصہ رسد کسیکو پہونچی تاہم اسپر
صبر نہین کرتے ہین کوہاٹ سی پشاور کو جو راستہ درہ مقبوضہ آدم خیل سی جاتا ہی اوسمین بہی انکی بدعت موثر
ہوسکتی ہے اور بعض وقت اونکی فساد سی باوجود ملنی مواجب یعنی انعام بصلہ کہلا رکہنی درہ کے راستہ بند ہوجاتا
ہے اس سی یہہ بہتر ہوگا کہ ایک سیدہی سڑک کوہاٹ سرکاری علاقہ کے اندر اٹک کو نکال دی جاوے
انکی خوراک مین گندم چاول اور مکی اور جو اکثر کام آتے ہین پوشاک مین موٹا کرپاس یا اون سفید کالیا

قمیص اکثر پہنتے ہین واسطے رفع ضروریات خوراک و پوشاک اُنکو آمد رفت علاقہ پشاور لابدًا مطلوب ہے
اور اونکی بدعتون کے روک اور معاوضہ لینے کے واسطے یہہ ایک عمدہ سبب ہی مرد اس قوم کی لاغر اندام
مگر مضبوط محنت کش اور اکثر پورہ قد ہوتی ہین اسلحہ تلوار اور سپر اور بھورہ و ڈھال شمنہ ہاتھ
ہر ایک جوان آدمی اپنی گہرون مین رکھتا ہے بندوق انکی جقماق اکثر خراب جنکی زد دور تک ہوتی ہے
اور تفنگچہ بھی ایک دو رکھتے ہین تلوار خصوص بھورہ براہ کابرش مین مشہور ہی بعض آفریدی بہت اچھے
نشانہ باز ہین لوگ کہتے ہین کہ تعداد بندوقون کی قریب کل اسلحہ بند مردمان کی پوری ہی باہم قوم کی دو گونہ ہے
ہین ایک سمل دوسرا گاڑی ملک مین خیل زخہ خیل اکاخیل سہ پائی قمری گوندی سمل مین شمار ہوتی ہین
اور قہر خیل کوکی خیل گوندی گاڑہ مین داخل ہین اور آدم خیل درمیانہ گذران کرتے ہین کبھی سمل کے
ساتھی اور کبھی گاڑے شامل ہوجاتے ہین الا بلاالحاظ گوندی بعض وقت نیچی کی شاخون مین بھی خانگی
فساد ہوپڑتا ہے گرچہ کشت خون اور دشمنی آپسمین بہت ہی الا خطرہ دشمن بیرونی کی وقت آپسمین
متفق ہوجاتی ہین مگر شاخ آدم خیل کی عداوت اوناخیل اور اکاخیل کے مزرعہ دل مین بوی ہوئی ہے
جب قوم کو کوی مشکل وقت پیش آتا ہے تو ہر ایک شاخ کی ملک یکجا جمع ہوکر مشورہ کرتے ہین اوس
مشورہ مین جو تجویز ٹھہری اوسکی تعمیل اپنی اپنی ملک کی سرکردگی مین ہر ایک شاخ کرتی ہی فی الحال ملک زین
خیل مین - مدت خان ولد خان بہادر جسکا بیٹا اعظم خان ہی اور قمر خیل مین محمد غوث ولد شیر محمد خان اور
کوکی خیل مین عبداللہ نور - اور زخہ خیل مین بوستان وفیروز ولد الہ داد اور اکاخیل مین سلطان محمد اور
سہ پائی اور قمری کا سراج الدین اور شاخ آدم خیل مین مسمیان عادل وجنگو وشاہولی و بابری -
وبائیدہ خان ملک ہین قوم آفریدی مین گائی بہت ہین اور گھوڑی بھی رکھتے ہین قاطر اونکی ملک کی
اچھی ہوتی ہے اور بہت پالتے ہین رہہ گوسفندان اور بکری کی گرچہ ہین مگر بہت کثرت سی نہین آدم خیل
شتر بھی رکھتے ہین خبر نک وغیرہ کا بیوپار ہوتا ہے قوم آفریدی سی اچھی سپاہی پیدا ہوتی ہین اور
نوخیز جوانون کو سرکار انگریزی کے پیدل پلٹنون مین بھرتی ہونی کی شوق ہے چنانچہ حال مین متفرق
جگہہ قریب دو ہزار اس قوم کے لوگ سرکاری فوج مین نوکر ہونگی اس قوم سی گروہ کثیر جسکی تعداد فی الحال

ایکہزار گہر سی زیادہ بتلاتی ہین ملک کہن ہندوستان مین آباد ہی اور کچھہ پانی پت مین بہی سنی جاتی
ہین اور لودیانہ کے ضلع مین بہی چند گہر ہین ہندوستان مین انکو جہانگیر بادشاہ بسبب مفسدہ پردازی
اور شمولیت اولاد پیرنا ریک لیگیا تہا اور کہن اور پانی پت مین متفرق آباد کئی اوس وقت ستم خان
آفریدی مشہور تہا جسکا خاندان پانی پت کو بہاگیا چند گہر کشمیر مین بہی ہین اور ٹونک مین بہی کچھہ ہین
اور بیس گہر آفریدیون کی مسعود وزیری کی ملک مین آباد ہین جنمین سی جا بہ گہر خاص کانی گرم مین ہتی
ہین *

شجرہ مسمی لقمان معروف خٹک ابن برمان نبیرہ کڑان

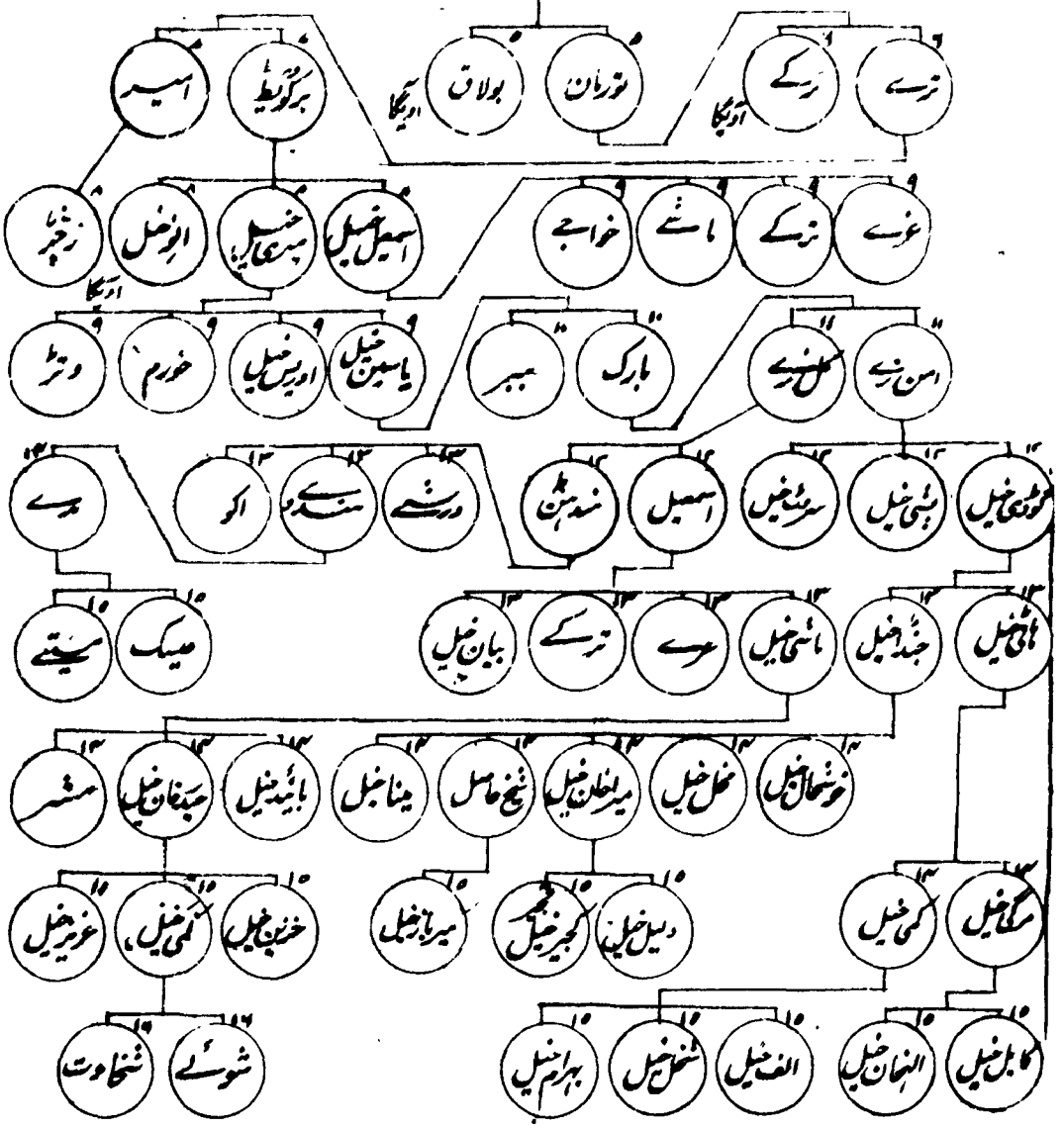

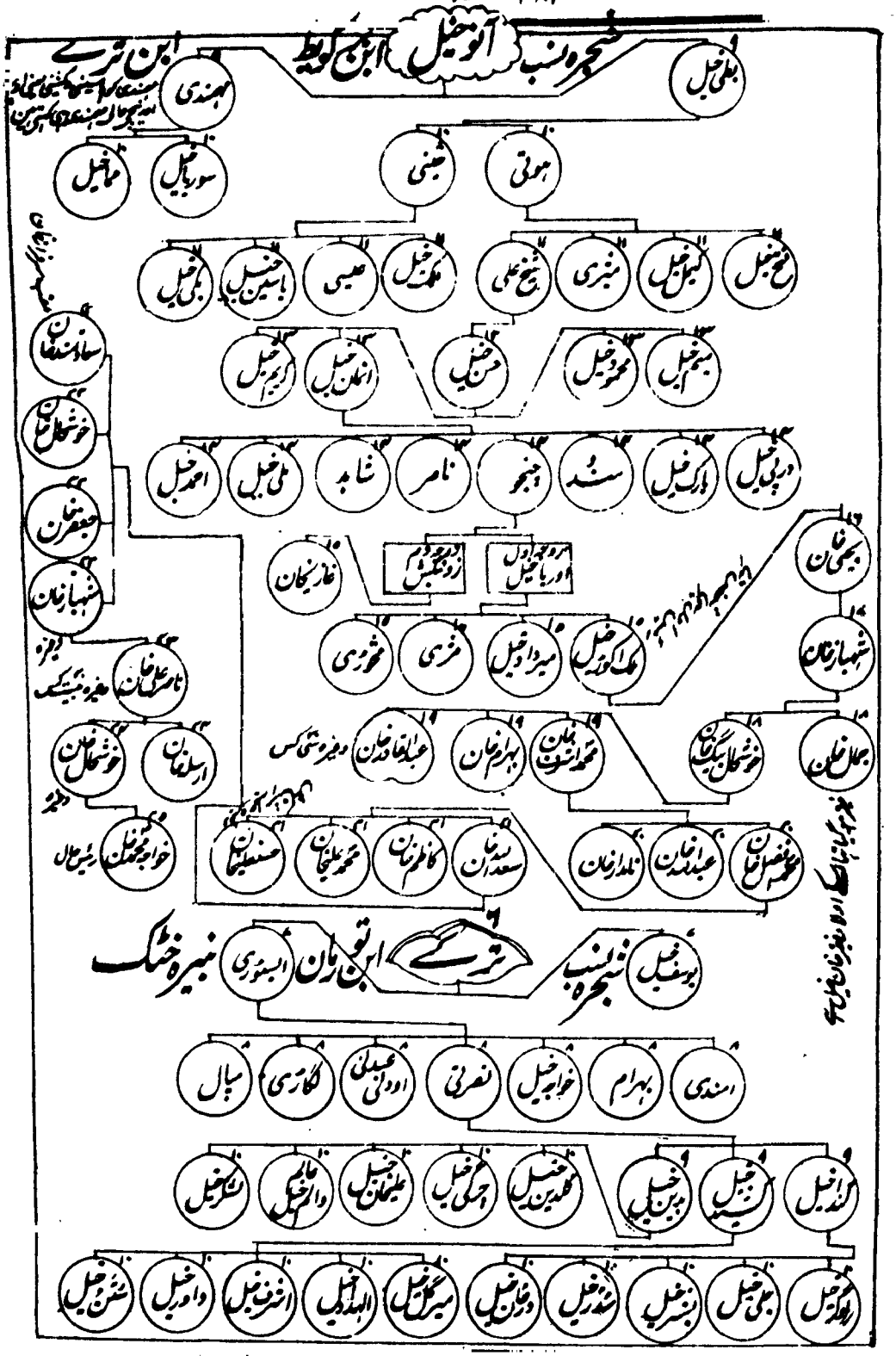
شجرہ نسب
آنو خیل
ابن کوٹ
ابن ترے
بطی خیل
مہندی
سوریا خیل
مما خیل
ہوتی
جنی
فتح خیل
کیمل خیل
منیری
شیخ علی
ملک خیل
عیسی
یاسین خیل
بکی خیل
میم خیل
محمود خیل
حسن خیل
انمان خیل
کریم خیل
درپی خیل
بارک خیل
سند
چنجو
نامر
شاہد
ملی خیل
احمد خیل
غازیخان
بیجی خان
شہباز خان
ملک اکوڑ خیل
میرداد خیل
مزی
مخوڑی
جمال خان
خوشحال بیگ خان
محمد اشرف خان
بہرام خان
عبدالقادر خان
محمد افضل خان
عبداللہ خان
نامدار خان
سعداللہ خان
کاظم خان
محمد علیخان
حسنعلیخان
سعادتمند خان
خوشحال خان
جعفر خان
شہباز خان
ناصر علی خان
ارسلان خان
خوشحال خان
خواجہ محمد خان
رئیس حال
شجرہ نسب
ترے
ابن تورمان
ابسوری
نبیرہ خٹک
یوسف خیل
امندی
بہرام
خواجہ خیل
نصرتی
اودنی عبدلی
لگاڑی
مپال
گندا خیل
کشید خیل
بدین خیل
گلدین خیل
چرگی خیل
علیخان خیل
عالم والم خیل
لشکر خیل
رلوگر خیل
جلی خیل
بشر خیل
سندر خیل
درخان خیل
میرگل خیل
الہداد خیل
اشرف خیل
داور خیل
سنن خیل

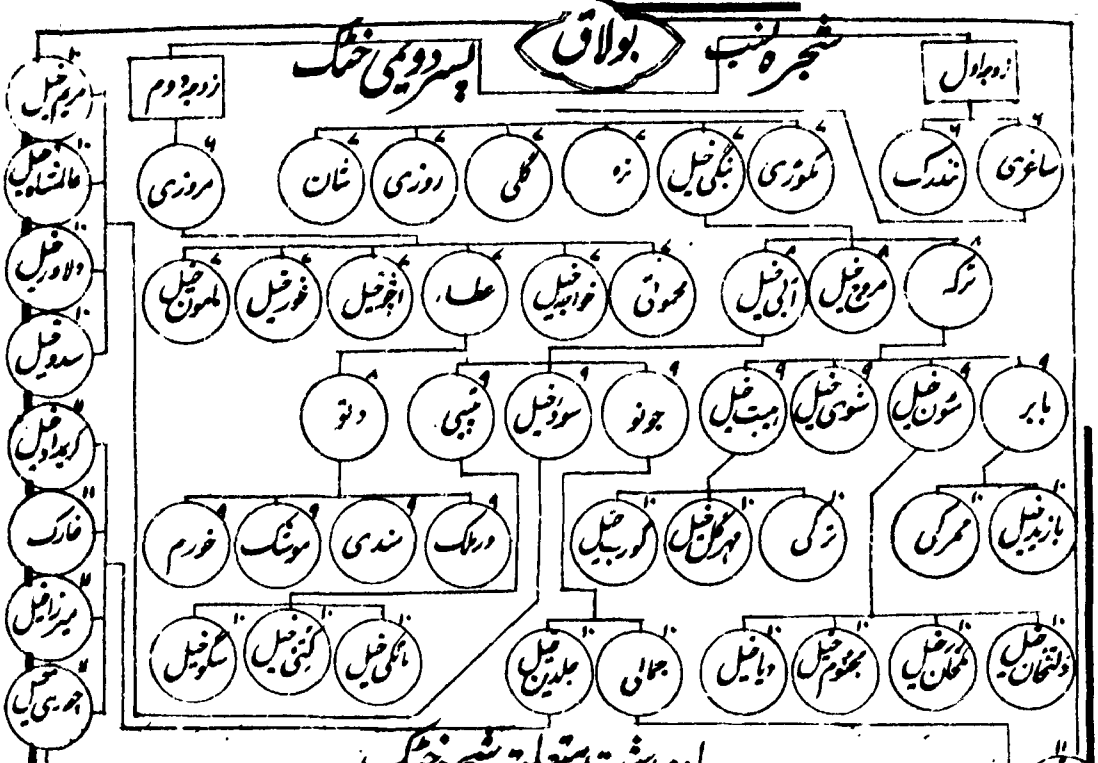

یادداشت متعلق شجرہ خٹک

واضح رہی کہ قوم مغلکے و سینی و اوریا خیل و خلوزئی اصل مین خٹک نہین ہین بہت عرصہ ہوا کہ اونکی مورث قوم خٹک مین آکر آباد ہوے اور خٹکونسی شادی کری رفتہ رفتہ ایسی مخلوط ہوگئی کہ اب انکو بہی خٹک کہتی ہین فرقہ مغلکے کسی مغلکی نسل سی جسنی خٹکونسی شادی کری تہی اوسکی اولاد معروف بہ مغلکی ہوئی اور قوم سینی بہی خٹک نہین ہی سین نام ایک شخص جو قوم دلازاک سی تہا کسی خٹک کی گہر سی شادی کرکی سسرال مین رہا اوسکی اولاد مشہور بہ سینی ہی اور یہہ ہر دو قومین بطور وصلی قوم بولاک خٹک کے اولس مین شامل ہین قوم اوریا خیل کا یہہ حال ہی کہ ایک بیوہ عورت جسکے مسمی مہمندی نی نکاح کیا اپنی پچہلے شوہر کا پسر مسمی اوریا ہمراہ لائی مہمندی نے بلحاظ اس عورت کے اوریا کو بہی حصہ مین شامل کیا اور سینی کسی خٹک کی دختر سی شادی کری جسکی نسل کو اوریا خیل کہتی ہین اور قوم خلوزئی مسمی رشید پسر یعقوب قوم خلیل کی اولاد سی ہی رشید مذکور نے زمانہ ماضیہ مین مسمی علیخان خٹک کے دختر سی شادی کرکے خٹکونکی ملک مین سکونت اختیار کری اوسکی نسل بنام زوجہ اش خلوزئی مشہور ہوے اور ڈنگرزئی بہی وصلی ہی یہہ ہر سہ وصلی قومین داخل اولس ترین ہین برابر حصہ پاتی ہین اور خٹک کہلاتی ہین + حال قوم خٹک کا مورث اعلی اس قوم کا مسمی لقمان پوتا کرڑا نکا ہی باعث تبدیل اسم لقمان بہی خٹک کے نام پر یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ لقمان مذکور ایکدن مع اپنی برادران مسمیان عثمان و اتمان و جدران صحرا مین شکار یا کسی اور کام کی واسطی جاتی تہی اتفاقا چار جوان عورتین کہ جنکی پوشاک سی اونکی ناکدخدائی کی علامت ظاہر تہی دوسری طرف آتی ہوئی دیکہین تب اونہون نے آپسمین صلاح کرکے یہہ

بڑا شکار ہی قرعہ اندازی کی رو سی ایک ایک عورت انمین سی ہر ایک لیلیوین لقمان سب مین بڑا تہا اوسنی کہا کہ پہلی انمین سے
ایک لیلیون باقیماندہ تین پر تم قرعہ اندازی کر لینا اسی خیال پر لقمان نے اُن چار عورات سے ایک عورت بدون دیکہنی چہرہ اُسکی صرف آرایش
پوشاک دیکہکر اپنی نام پر کر لی اور باقیماندون نے قرعہ اندازی کی روئی سی ایک ایک عورت لیلی جب اُنکو دیکہا تو لقمان
بیچارہ کے حصہ مین ایک سیاہ فام آفت ناکہانی آگئی تہی مگر ننگ کے مارے بدین سبب کہ اوسپر اوسکا نام لگ گیا تہا لاچار قبول کرنی
پڑی جب باقی بہائیونکو لقمان کا یہہ حال معلوم ہوا تو ہنسی مین بزبان پشتو کہا کہ لقمان پہ خٹ لاڑ یعنی لقمان
مٹی مین دہس گیا پشتونمین یہہ مثل مشہور ہی کہ جب کوئی شخص کسی کام سی درماندہ ہو جاوی تو اُسکو پشتو مین کہتی ہین کہ پہ خٹ لاڑ
اسی عجیب سبب سے لقمان نے خٹک کے نام پر ایسی شہرت پائی کہ سب اُسکی نسل اُسی نام سی مشہور ہے خٹک کو اُسی عورت سے جسکا نام سباگہ تہا دو فرزند برہنہ
پیدا ہوے ایک تورمان دوسرا بولاق کل قوم خٹک انہین دو بہائیونکی اولاد ہی کہ ہر ایک کا شاخوار شجرہ سی حال معلوم ہوگا تورمانکی اولاد
بہ نسبت بولاق کے بہت زیادہ ہی تورمانکی دو پسرونسی جیسا کہ کرسی نامہ مین لکہا ہی تری بہت لایق تہا جسنی جملہ اولاد تورمانکی
تری کی نام پر مشہور ہی **ذکر واقعات ماضیہ جسطرح سی کہ ملک مقبوضہ حال پر قابض ہوئی ہین** واضح رہی کہ ابتدا
مین قوم خٹک کوہ شوال مین آباد تہی یہہ پہاڑ کوہ سلیمان کی ایک دہار مغربی جانب ہی اور فی الحال اسپر قوم وزیر قابض ہین اس
جگہہ سی عرصہ تخمیناً چہہ سو برس کا ہوا کہ ہمراہی قوم منگل و ہنی بنونکی علاقہ مین داخل ہوئی زمین دیال موسوم سدراون جسپر
فی الحال قوم بیزن خیل و سپیر کے وزیران احمد زئی رہتی ہین اوس وقت اسموقعہ پر خٹک آباد ہوئی جبکہ قوم ہنی و منگل کو فرقہ شیلون
نی اسطرح جیسا کہ تاریخ بنون مین لکہا گیا ہی بنونکی علاقہ سی بیدخل کیا تب خٹکونسی بنوچیونکی عداوت شروع ہوئی اسواسطی زمین سدراون
کو چہوڑکر جانب کوہ شمالی و شرقی جو حالمین معروف کوہ خٹکان ہے چلی گئی کربوغہ و تیری و چوترہ و لاچی و شکردرہ پر تا دریاے نیلاب یعنی
سند قابض ہوگئی اور چونکہ یہہ پہاڑ اوس وقت اکثر غیر آباد تہا بدون مقابلہ اونکی ہاتہہ آیا اوس عہد مین ریشی سی لیکر کوہاٹ تک قوم
اورک زئی آباد تہی مغربی جانب سی براستہ کرم قوم بنگش خانہ کوچ آتی تہی اونسی اورک زیون کی لڑائی ہوئی خٹکون نے
جنکی پہلی سی اورک زئی کی ساتہہ کچہہ پرخاش تہی موقع پاکر اولس بنگش کی اعانت کری اورک زیونسی کوہاٹ بنگشیون نے لیلیا
اور ریشی و پٹیالہ زیڑہ توڑہ چیرہ تک خٹکونکی قبضہ مین آکر بنگش اور خٹک کی باہم ایک پہاڑ درمیان گدا خیل و لاچی سرحد
مقرر ہوئی کہ ابتک وہی حد ہی بعد اسکی جیسا کہ خٹک کی قوم مین ایزادی ہوتی گئی ویسا ہی اپنا قبضہ تدریجاً بڑہاتی گئے اور
اوس ساری وسیع ملک پر قابض ہوگئی جو فی الحال اونکی تصرف مین علاقہ یوسف زئی واقعہ پشاور دریاے کابل معروف لنڈ

کی شمالی کنارہ سی لیکر کالہ باغ اور عیسی خیل اور مروت اور وزیری ضلع بنون کی حد تک دریای سند کے مغربی کنارہ پر ہے
خٹک کا ملک کج گردی کی ساتھہ شمالاً و جنوباً طویل ہے کابل کے دریا سی نمک کے پہاڑ کے جنوب تک
قریب سو میل کے طویل ہوگا اور اوسط عرض غرباً و شرقاً تخمیناً چالیس میل ہوگا انکی حد اکثر مشرق کی طرف
سندھی مگر اونکی ایک شاخ ساغری شہر کہنڈہ ضلع راولپنڈی اور اوس سی جنوب ماڑی تک بکنارہ شرقی
دریای سند بھی قابض ہوگئی ہی مگر سوای شہر کہنڈہ و نواح اوسکی باقی شرقی کنارہ والی خٹک مغلوب ہین
ملک خٹک کی مغربی حد قوم آفریدی اور بنگش وغیرہ سی ملتی ہی اور جنوب ضلع بنون کی اقوام ہین جنوبی
حصہ ملک خٹک مین سخت پہاڑ ہین سب ملک خٹک سرکار انگریزی کا رعیت ہی علاقہ خٹک جسکا اوپر
بیان ہوا اور جو دریاء کابل معروف لنڈہ سی جنوب کو ہی اوسکی سوای علاقہ یوسف زی مین تخمیناً چودہ
ہزار روح قوم خٹک کا متفرق آباد ہی +

حال ترقی مراتب رئیس خٹکان

جیسا کہ سب اس قسم کی قومون مین دستور ہی کہ ہر ایک شاخ مین ایک یا چند شخص ملک کی خطاب سے نامزد
ہوتی ہین ویسی ہی ملک اس قوم کی بہی تہی اپنی شاخ کے مردمانکی سرگروہی مین لوٹ مار اور رہزنی کا شغل
رکہتی تہی ازان جملہ درویش محمد معروف چنجو شاخ حسن خیل بعہد سلطنت اکبر بادشاہ کی اپنی کام مین مشہور
دلاور تہا اوسکا بیٹا ملک اکوڑ بہی اوس سی کم نہین تہا پشاور اور لاہور کا شارع عام دریای سند سے
مغربی جانب نوشہرہ تک مسافرون پر اونکی قوم کے اعمال نے وبال بنا رکہا تہا خود ملک اکوڑ اٹک سے
چہہ میل مغرب ایک پہاڑ پر قرار گزین تہا اور درہ کیدر گلی سی نوشہرہ تک مسافر اونکا شکار سمجہا جاتا تہا -
جب اکبر بادشاہ ہندوستان سی کابل کو آیا اور قلعہ اٹک کی بنیاد رکہی اوس سال اکبر نی واسطی انتظام
شاہراہ عام و انسداد رہزنی اشتہار جاری کیا اور زمینداران معتبر نواح کو طلب کرکے ملک اکوڑ کو خدمت
نگہبانی شاہراہ تفویض فرمای اور اسکی عوض مین خیرآباد سی نوشہرہ تک اور تنبی سے موسودرہ تک دریا
شاہی سی اکوڑ کو جاگیر عطا ہوی زلو زئی اور سپین خاک بہی اوسکو دیا گیا اور نیز کچہہ حق اوسکا بابت میر بحری
گذرا کوڑا پر مقرر ہوا اوس وقت سی ملک اکوڑ معاملہ لینی لگا بولاق کی شاخ کی لوگونسی چوتہا حصہ پیدا وار

زرعی سی اور دو روپیہ فی قلبہ لیتا تہا اور صہ سالانہ چکوتہ فی چاہ وصول کرتا تہا اگر چاہ خود لگا دیوے
تو صہ لیوی خیرآباد سی نوشہرہ تک شاخ تری کی لوگ آباد تہی اون سی دسوان حصہ پیداوار اور
ترنی اور ملے روپیہ فی بخرہ زمین محصول لیتا تہا اور نیل غاشہ سی خورم اور سینے تک دو روپیہ فی گہر بوہا
لیا جاتا تہا اور علاقہ خٹک کے نمک سبز کا یہہ بندوبست کیا کہ جٹا کی کان پر قوم خٹک کے واسطی نو بیل کے
بار پر ایک روپیہ محصول اور آفریدی وغیرہ کے واسطی فی روپیہ ہفت بیل کے بار مقرر تہی اور فی بار شتر ایک روپیہ
محصول یعنی قیمت مقرر تہی اور کان مالگین پر بارہ بیل کے بار ایک روپیہ پر اور تین بار شتر فی روپیہ معین تہے
اوس عہد مین اور کوی کان نمک نہین تہی چوترہ پر صرف فی گہر پانچہ روپیہ بوہا کی طور لیا جاتا تہا اور
پیداوار معاف تہی ملک اکوڑ نے رستہ مین ایک سرای بنام خودآباد کی جسکو اکوڑا کہتی ہین اس شخص مین
تعصب مذہبی بہت تہا اہل ہنود خصوص جوگیون کا جانی دشمن تہا چنانچہ اوسکی جوگی کشی اسقدر مشہور ہی
کہ جب بمقام اٹک اکبر بادشاہ کی دربار مین باریاب ہوا تو بادشاہ نی اوس سی دریافت فرمایا کہ تمنی کسقدر
جوگی مارے ہونگی ملک اکوڑ نی جواب مین عرض کیا کہ مجکو اور کچہہ شمار یاد نہین ایک مندرہ کان ہر ایک
جوگی مقتول کا صبوح گلے مین رکہتا رہا کہ اونسی کئی مٹکے پر ہین خدا جانی ایسی سنگدل محافظ سی راستہ کے
کسقدر حفاظت ہوی ہوگی الغرض ملک اکوڑ نے اکبر شاہی نوکر ہونیکے بعد اکتالیس برس حکومت کری
آخر شاخ بولاق کی لوگون نے بمقام پیر سباک درمیان اکوڑا و نوشہرہ ملک اکوڑ کو مار دیا بعد اکوڑ کے
یحیی خان بڑا بیٹا اوسکا رئیس اپنی قوم کا ہوا جسکی وقت مین قوم یوسف زئی منڈر اور خٹکون کی باہم
خوب دشمنی چمکی اکسٹہہ برس حکومت کرکے یحیی خان معہ اپنی فرزند عالم خان کے مارا گیا تب بیٹا اسکا
شہباز خان جانشین ہوا یہہ رئیس بڑا عقلمند تہا چاہئی کہ دانائی کے ساتہہ انصاف بہی ہو سو وہ کہان
ہوا نفسانی کی تہوڑی امور پر اس نی کتنی ہی بندگان خدا بیگناہ اپنی قوم اور یوسف زیونکی بیفایدہ
لڑایون مین مروا دی آخر کو نتیجہ یہہ ہوا کہ اکتیس برس کے بعد سر پر لگنی سی علاقہ یوسف زی کمال زی
مین جہان غارت گرون کی تعاقب مین گیا تہا مارا گیا بعد شہباز خان کے خوشحال خان بیٹا اوسکا شاہ
جہان بادشاہ کے حکم سی قوم خٹک کا رئیس ہوا بادشاہ کی حکم سے خوشحال خان نی اپنی قوم کی فوج ہمراہ

لیکر علاقہ اجمیر مین بوقت یورش قلعہ تاراکڈہ جسمین ایک باغی راجہ تہا بہت نمایان خدمت کرے
جب بعد فتح قلعہ لاہور مین واپس آکر باریاب ہوا تو شاہجہان نی چار لاکہہ روپیہ نقد عطا کیا اور ڈیڑہ
لاکہہ سالیانہ کی جاگیر اس شرط سی مقرر کی کہ پانسو سوار اور ایکہزار پیدل سپاہ واسطی خدمات شاہی بر
آمدن سی نوکر رکہہ کر حاضر باش رہا کرے پچاس برس تک خوشحال خان کی تخت مین خٹک رہے
اس عرصہ مین یوسف زی اور منڈر کے ساتہہ کئی لڑائی ہوئین چند بار غالب اور مغلوب ہوتا رہا
الا ہوشیاری کی سبب خلاف مرضی شاہجہان کے امورات خطیر مین دخل نہین دیتا تہا گرچہ منڈر اور
یوسف زیونسی بباعث اپنی میراثی عداوت کی لڑتا تہا مگر اس لڑنے کو خدمت بادشاہی ظاہر کرتا تہا کیونکہ منڈر
اور یوسف زی اوس عہد مین مغضوب سلطانی تہی بدین حکمت اوس نے شاہجہان کے عہد مین بڑا
رتبہ پیدا کرکے طریق ریاست کو درست کیا طبع موزون رکہتا تہا اکثر شعر بزبان پشتو خصوص ایک دیوان
پشتو اوسکا یادگار ہی باوجود سب اوصاف کی اوسکی حالات اور واقعات پر خیال کرنی سی معلوم ہوتا ہی
کہ عزم اور حرص مفرط نی گہیرا ہوا تہا اسی سبب سی انجام بخیر نہوا اورنگ زیب بادشاہ نی اپنی عہد مین
ناراض ہوکر خوشحال خان کو قید کر دیا چہہ برس کی قید کی بعد جب پہاڑ نواح پشاور مین سرکشی ہوگئی تب
اورنگ زیب نی بنظر مصلحت ملکداری خوشحال خان کو رہا کرکے بعطای اسپ خاص اور خلعت
عزت کی ساتہہ رخصت کیا گہر مین پہونچکر خوشحال خان نی اپنے فرزند اشرف خان کو اپنی جگہہ دستار
مختار بنایا بہرام خان دوسرا بہائی اشرف خان کا جو باپ سی مخالف تہا اپنی دستار مختاری کے
دعوی سی بہائی اور باپ کا دشمن بن گیا اور کاکا صاحب کی فرزند ضیاء الدین نے بہرام خان کی
اعانت کری اس سبب سی اشرف خان نی ضیاء الدین کو قید کر لیا اسبات سی اورنگ زیب نے
ناراض ہوکر اشرف خان کو قید کر لیا اور اوسنی قید مین خودکشی کرکے سختی اور بیعزتی سی جان چہوڑائے
اوسکی جگہہ محمد افضل خان بیٹا اشرف خان کا رئیس ہوا مگر بہرام اوسکا چچا اپنی خاندان کا دشمن
ٹہنڈا سانس نہین لینی دیتا تہا یہہ سب غم دیکہکر خوشحال نے حسرت کی ساتہہ دار ناپایدار کو چہوڑا
اور جب بہرام بہی مرگیا تو محمد افضل خان نے اکسٹہہ برس تک مستقل حکومت خٹک کی کری لیق اور

نیک آدمی تہا محمد افضل خان کے ہشت فرزند تہی جنمین سی ذکر کی لایق دو ہین محمد علی خان اور
سعد اللہ خان معروف شہید خان محمد علی خان اکوڑا مین رہتا تہا اور سعد اللہ خان تیری مین
بعد وفات محمد خان کی اونکی آپسمین بے اتفاقی ہوکر لڑائی ہوئی محمد علی ٹیری کو واسطی لڑائی کے گئے
مگر شکست کہاکر واپس ہوا سعد اللہ خان نے اوسکا تعاقب کرکے اکوڑہ سی بہی بیدخل کردیا سعد اللہ خان
کے آٹہہ فرزند تہی۔ سعادتمند خان خوشحال خان جعفر خان۔ افضل خان شہباز خان رنج کس
ایک والدہ سی بترآفت ایک مان سی اور لطف اللہ خان اور رن مست خان علیحدہ مادر سی جعفر خان
سب سی بڑا اولد مرگیا اور خوشحال خان کو اوسکی باپ کی نسب سی ہوشیار سمجہکر ٹیری کا حاکم بنایا اسوقت
محمد شاہ دہلی کا بادشاہ تہا اور نادر ایران کا صاحب احمد شاہ ابدالی ہندوستان کو جاتا تہا تو سعادتمند
ابن سعد اللہ خان کو معہ چند سپاہ خٹک نوکر کے ہمراہ لیگیا لشکر خان پسر محمد علی خان کی جو نوشہرہ مین
رہتا تہا بعد چلی جانے سعادتمند خان ہمرکاب شاہ درانی کے اکوڑا پر حملہ کیا اور سعد اللہ خان کو معہ
ایک پسر کے قتل کرکے اکوڑا لوٹ لیا یہہ ناخوش خبر خوشحال خان کو بمقام ٹیری پہونچی فوراً لشکر لیکر
اکوڑہ کو روانہ ہوا اور لشکر خان کو ملک بہنبر کی طرف بہگا دیا لشکر خان اپنی متعلق بہنبر مین چہوڑکر
دکہن مین نواب منو خان کی پاس جاکر نوکر ہوگیا خوشحال خان نے اس حال سے احمد شاہ درانی کو
اطلاع دی شاہ درانی نے لشکر خان کو گرفتار کراکر سپرد سعادت مند خان کی کیا جسنے اپنی باپ و
بہائی کی قصاص مین قتل کردیا احمد شاہ ابدالی نی اپنے فرمان کی ساتہہ خوشحال خان کو ٹیری مین
اور سعادت مند خان کو اکوڑا مین حاکم مقرر کیا جب مرہٹہ کی فوج احمد شاہ سی لڑنے کیواسطی اٹک تک
پہونچی تو خوشحال خان حاکم ٹیری بادشاہ کی جانب سی اونکی ساتہہ لڑنے کو گیا اور بمقام حسن ابدال
مرہٹونسی لڑکر شہید ہوا احمد شاہ نے پشاور سی روانہ ہوکر مرہٹونکو شکست فاحش دی اور سعادتمند
کی سعادت مندی اور دلاوری سی خوش ہوکر سرداری کی خطاب کے ساتہہ جہلم تک اوسکو حاکم بنایا
اور شہباز خان بجای خوشحال خان شہید کے ٹیری کا حاکم ہوا احمد شاہ کی فرزند تیمور شاہ سدوزی نے
اپنی سلطنت کی عہد مین سعادتمند خانکو خطاب سرفراز خان عطا کیا خٹکون کے خانان سی آخری

رئیس جسنے کل علاقہ خٹک پر مستقل حکومت کری یہہ ہی سرفراز خان تہا اوسکے بعد یاست خٹک
کی دو شاخ ہوگئین ایک مغربے علاقے کی خان جو ٹیری مین رہتے تہے دوسری مشرقی شاخ
جو اکوڑا اور جہانگیرہ مین مالک تہی مختصراً ہر ایک شاخ کا علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے ۔

اول مغربی شاخ

بعد وفات سردار سرفراز خان کی شہباز خان حاکم ٹیری جیہوٹا بہائی اوسکا حاکم اکوڑا بہی ہوا الا
اوسنی نیک بختی کے ساتہہ اپنے برادر زادگان یعنی آصف خان - نور اللہ خان - اشرف خان -
وغیرہ پسران سردار سرفراز خان سی آصف خان کو حکومت مشرقی خٹک یعنی اکوڑا کی عطا کرے
اور خود ٹیری کا یعنی مغربی خٹک کا حاکم رہا سردار شہباز خان کی بیس فرزند تہے اونمین سی منصور خان
کو اپنا جانشین کرکے کنارہ کش ہوا منصور خان نی چند عرصہ کے بعد اپنے بہائی ناصر خان یا ناصر علی
خان کو حکومت سپرد کرکے دستار مختار بنایا ناصر علی خان دس برس تک حاکم ٹیری کا رہا ناصر علی کے
دو فرزند ایک بی بی سی تہے ارسلہ خان اور خوشحال خان بعد وفات ناصر علی خان کے شاہ محمود سدوزئی
کی بادشاہت مین ارسلہ خان رئیس ہوا شاہ محمود نی ارسلہ خان کو معزول کرکے اوسکی فرزند فیروز خان
کو باپ کی جگہہ دی ارسلہ خان کو نادر علی خان ولد منصور خان نی ہلاک کردیا اور فیروز خان نی خوشحال خان
کو ٹیری مین مقرر کیا چار برس کے بعد فیروز خان مرگیا تب فیروز کا بیٹا عباس خان جانشین اپنے باپ کے
ہوا یہہ بات ہوتی ہی باہم عباس خان اور خوشحال خان جنگ شروع ہوا خوشحال خان کو عباس خان نے
مار دیا اور کل جایداد اوسکی بیوہ مسمات فرخندہ جسکو مومانی کہتے تہے اور ایک بڑی عقلمند بی بی تہی
اوسکو ملی باوجود ماری جانی خوشحال خان کی ٹیری کی لوگون نی عباس خان کی حکومت نامنظور کری
اور نادر علی خان ولد منصور خان کو درسمند سی واسطی حکومت کے طلب کیا یہہ وہ ہی نادر علی ہی جسنے
ارسلہ خان کو قتل کیا تہا چہہ ماہ کے بعد ہی سیدان ملازم ارسلہ خان نی اپنے آقا کی بدلہ مین نادر علی
کو مار دیا اور بلند خان بانجمل بہائی اوسکا مالک ہوا اور رسول خان ولد حسن خان نبیرہ سردار شہباز خان
ٹیری کا حاکم بطور نائب مقرر کیا اس عرصہ مین عباس خان ولد فیروز خان نی لاہور سی رخصت لیکے

خالصہ فوج لاکر تیری کو فتح کرلیا رسول خان نی آفریدیون مین پناہ لی اور فرخندہ بیوہ خوشحال خان مع
خواجہ محمد خان اپنی متبنیٰ پسر کے چوتھرہ مین پناہ گزین ہوئی عباس خان نی رسول خان کو آفریدیونسی
منگا کر بعد قید رکھنے دو سال کے اپنا نائب تیری مین مقرر کیا اوس سی تھوڑی عرصہ بعد سردار یار محمد خان
اور سردار سلطان محمد خان بارک زئی برادران امیر دوست محمد خان نی عباس خان کو فریب
سی پشاور مین طلب کرکی بدادن زہر ہلاک کردیا نائب رسول خان مستقل حاکم تیری کا ہوا اٹھہ گھوڑی
اور دس شتر بطور نذرانہ کوہاٹ کی گورنر کو جو نواب صمند خان بارک زئی کوہاٹ کا صوبہ تہا دیا کرتا تہا
اور کان نمک مالگین کی آمدن بہی وہی لیتا تہا خواص خان برادر عباس خان نی سکہونکی مدد سی چہہ ماہ تک
پہر تیری کو زیر حکومت کیا مگر جب کنور کہڑک سنگہ نی اوسکو فیدکردیا تو پہر رسول خان تیری کا مالک ہوا
سردار سلطان محمد خان بارک زئی نی اوسکو معزول کرکی بلند خان کو حاکم بنایا اس شرط سی کہ پانچہزار
روپیہ نقد اور آمدن کان مالگین سرکار درانی کو ملا کریگی ایک برس کے بعد رسول خان نی جو فوج سکہہ
لی بنوں کو ائی تہی اوسکی اعانت سی پہر تیری لیلی اور شیردل اپنے بیٹا کو فوج سکہہ مین بطور یرغمال
بہیجا تہا جو لاہور سی بہاگ آیا اس سی دو برس بعد سردار پیر محمد خان بارک زئی نی تیری پر حملہ کیا
بعد اقبال اطاعت بارہ ہزار معاملہ تیری کا سوای آمدن کان مالگین وجہہ مقرر ہوا سلطان سیدن شاہ
نی خورم اور سینی کا ٹہیکہ چہہ ہزار پر اور رسول خان نی بارک وغیرہ علاقہ تیری کا چہہ ہزار پر لیا۔
اور دونون نے اپنی ملازم کان مالگین اور حصہ پر واسطے وصول معاملہ مقرر کئے یہ بندوبست چار سال
تک رہا اوسکے بعد سولہ ہزار روپیہ مقرر ہوا اوس سی چار برس بعد جب سکہون نے پشاور کو فتح کیا۔
اور پہری سنگہ پشاور مین داخل ہوا پیر محمد خان بارک زئی برستہ ہنگو و کرم کابل کی طرف چلا گیا
اوسکے دوسری ماہ مین سکہہ حاکم کوہاٹ مین پہونچ گیا اور جب عطر سنگہ سندہانوالیہ کوہاٹ کا حاکم
ہوا تو اوسنی سیدن شاہ مخالف رسول خان کی ہمراہی مین ایک سکہہ فوج تیری کی فتح کی واسطے
متعین کری اور بعد فتح کی شہباز خان ولد ارسلہ خان اور سیدن شاہ لاچی اور تیری مین مقرر
ہوئی اور ایک سکہا شاہی تہانہ بمقام تیری مقرر ہوا اور رسول خان بہاگ گیا بائیس ہزار ٹہیکہ

مقرر ہوا اور آمدنی محصول نمک بہی ٹہیکہ دار کی تفویض ہوئی جس وقت عطر سنگہ نی ایک یرغال
سیدن شاہ سی طلب کیا تو وہ روپوش ہوگیا اور شہباز خان نی بہی اسطرح کیا تب بلند خان
یا بلبل خان کو ٹیری کی ریاست ملی جب ضلع کوہاٹ سرکار سکہان سی سردار سلطان محمد خان
بارک زی کو دیا گیا تب خٹکون نے رسول خان کی انگیخت سی جو قریب ڈہائی سو سپاہ سکہہ تہا ٹیری
مین تعین تہا اونپر یورش کرکے قتل کردیا اور رام سنگہ اونکا افسر بہی مارا گیا رسول خان ٹیری پر قابض
ہوگیا سلطان محمد خان بارک زئی نی رسول خان سی زرمعینہ سکہانسی زیادہ روپیہ طلب کیا تو اونہ
تین ہزار روپیہ کوہاٹ مین داخل کرکے باقیماندہ روپیہ کے واسطی ٹیری کو آیا مگر وہان پہونچکر اطاعت
ترک کی یہہ خبر سنکر سردار سلطان محمد خان نی فوج کشی کری تب رسول خان ٹیری چہوڑکر ہٹ گیا
اور بلند خان و سیدن شاہ نی ستائیس ہزار روپیہ معاملہ دیناکرکے علاقہ ٹیری پر قابض ہوگئی دوسرے
لڑای کی بعد رسول خان نی لاچار سلطان محمد خان بارک زئی کی پاس پشاور مین جاکر دس اسپ
اور بیس شتر اور چالیس ہزار نقد سالانہ معاملہ دیناکرکے حکومت ٹیری کی حاصل کری اور یہہ مشخص
منظور کیاگیا اور رسول خان اپنی وفات تک جو اس سی بعد ہفت برس کو واقعہ ہوی بمستور
قابض رہا اور سلطان محمد خان بارک زئی نی اپنی پوتا کو رسول خان کی دختر سی منسوب کیا اور
اپنی دختر رسول خان کی پسر فتح جنگ خان کو نکاح کردی یہہ ہی سبب ہے کہ وہ اسقدر عرصہ تک
اپنی جگہہ پر قایم رہا رسول خان نی مسماۃ بی بی فرخندہ بیوہ خوشحال خان سی نکاح کیا تہا جسسے شام سنگہ
فتح جنگ خان بیٹا رسول خان کا پیدا ہوا لوگ کہتی ہین کہ وبا کی بیماری سی رسول خان مرگیا تب
فرخندہ اوسکی بیوہ نی بباعث کم سن ہونی فتح جنگ خان اپنی پسر کے خواجہ محمد خان اپنی متبنی
پسر کو جو حال مین رئیس تہے رسول خان کی جگہہ مقرر کیا خواجہ محمد خان خوشحال خان کا فرزند ہی دوسرے
زوجہ سی ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء مین جب میجر ٹیلر صاحب کوہاٹ کی راستی فوج لیکر بنون کو آیا تو خواجہ محمد
خان نی ہر طرح سی صاحب کو مدد دی جب ٹیلر صاحب بنون مین پہونچگئی تو سردار سلطان محمد خان بارک زئی
نی خواجہ محمد خان خٹک کو پشاور مین طلب کیا اور جب پہونچا تو اوسکو قید کرکی ٹیری اپنی فرزند
محمد سرور خان کو دی اور سید خان اوسکا نائب مقرر کیا خوبی قسمت اوسکی سی کسی طرح خواجہ

کا حال کرنیل لارنس صاحب کے سماعت مین آیا اور اس خوف سی سلطان محمد خان نے خواجہ محمد خان
کو رخصت کر دیا پیچھی سی رسول خان کی بیوہ فرخندہ نی خٹک کا لشکر جمع کرکی محمد سرور خان بارک زئی
کو ٹیری سی ہٹا دیا اوسنی اس بلوہ مین خواجہ محمد خان خٹک کی شراکت سمجھکر فوراً اپنی بہائی خواجہ محمد خان
بارک زئی کو بمقام کوہاٹ پیغام بہیجا کہ خواجہ محمد خٹک کو قید کرلو سخت کی راہبری سی اتفاقاً وہ
قاصد چمبائی کی راستے مین خواجہ محمد خان خٹک کو ملگیا اور بدون شناخت پیغام بتلا دیا یہہ خبر
پاکر خواجہ محمد خان جلد ٹیری کو چلا آیا اور وہان بدستور حکومت کرنے لگا جب سلطان محمد خان کوہاٹ
کو آیا تو اوسنی ٹیری پر لشکر کشی کا ارادہ کیا مگر بباعث ورود چٹھی ممانعت کرنیل لارنس صاحب کے
باز رہا ۱۸۴۷ء مین سرکشی سکھان کی وقت خواجہ محمد خٹک گورنمنٹ انگریزی کا خیر خواہ رہا
اور اپنا رشتہ دار شہباز خان میجر ٹیلر صاحب کی کمپ مین بمقام لکی مروت بہیجدیا جب سردار محمد
اعظم خان بنون سی اور خواجہ محمد خان بارک زئی کوہاٹ سی ہٹائی گئے تو اونہون نی ٹیری کو لوٹ
لیا اور خواجہ محمد خٹک کنارہ کر گیا بعد رفع فساد سکھان سرکار انگریزی نی پہلے سال زر مشخصہ عہ
درانی وصول کیا اور دوسری سال تشخیص واجب ہوکر آمدنی محال نمک سرکاری ہوگئی اور علاقا
مشخصہ رعایتی مقرر ہوکر تاحین حیات خواجہ محمد خان کی سپرد ہوا اور انتظام عدالت سرکار نی اپنی تعلق رکہا
رسول خان کا فرزند فتح جنگ خان قریب عالم شباب کی مرگیا لوگ کہتی ہین کہ اوسکو پوشیدہ زہر دی
گئی تہی اس سی تہوڑا عرصہ بعد فرخندہ نی بہی وفات پائی تب سوای خواجہ محمد خان کی اور کوئی
وارث لایق اس رتبہ کی نہا ۱۸۵۱ء کی بلوہ مین خواجہ محمد خان بہت اچہی نیت کی ساتہہ خدمات سرکار
مین مشغول رہا اس خیر خواہی کی صلہ مین علاقہ خٹک مغربی اوسی مشخصہ پر سنداً بعد بسل خواجہ
محمد خان کے نام عطا رہوا اور اپنی علاقہ جاگیر مین ۱۸۶۱ء کو اختیار مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول سرکار
نی تفویض فرمائی اب خواجہ محمد خان مستقل مالک اس علاقہ کا ہے اور خیر خواہ سرکار

حال مشرقی شاخ کا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا سعادتمند خان جسکا خطاب سرفراز خان تہا اوسنی کل خٹک کی حکومت کری

اور اوس وقت دارالریاست خانان خٹک کی اکوڑا تہا سردار شہباز خان اپنی بہای سرفراز خان
کی تجویز سی تیری کا حاکم تہا جب سرفراز خان نی وفات پائی تو اوسکے بہت سی فرزندون مین
سی آصف خان اور نور اللہ خان دو کس مشہور تہی مشرقی جنگان کا خان آصف خان ہوگیا نور اللہ
خان کی بہی بہت فرزند تہی ایک چہوٹون مین سی فیروز خان فوج درانی کے ہمراہ کشمیر کو گیا اس
ذریعہ سی عزت اور نام پیدا کرکے جب واپس آیا تو اپنی بہجا آصف خان کی ساتہہ مناد کیا اور آصف خان
کو یوسف زئی کی طرف نکال دیا اور خود مالک بن بیٹہا فیروز خان کی بعد اوسکا بیٹا عباس خان
دستار مختار رہوا اور یہہ اوس وقت خان ہوا جب سکہون نی پشاور پر حملہ کیا جس وقت مہاراجہ
رنجیت سنگہ نی دریای سند کو عبور کیا تب عباس خان نی کسی طور رنجیت سنگہ کی جان بچا رکہی اور
وفادار خیرخواہ رہا اسکے بدلہ مین مہاراجہ نی اوسکو عہدہ خانی پر مستقل کیا اور دستار دوستی کے
طور بدلائی بارک زئی حاکم پشاور یہہ خبر سنکر عباس خان سی بدظن ہوئی اور اوسکے مار ڈالنی کا
ارادہ کیا اس مضمون سی عالم خان اورکزئی کو معہ جرگہ سفید ریشان عباس خان کے پاس بہیجکر
دغا سی بطور مہمان اوسکو پشاور مین بولایا جب عالم خان کی ہمراہی مین پشاور مین پہونچا تو
یار محمد خان بارک زئی نی اوسکو قید کر دیا اور چند روز بعد اوسکو زہر کہلاکر ہلاک کیا عباس خان
کا ایک بہائی خواص خان تہا جو لاہور مین سکہون نے قید کیا اور جب رنجیت سنگہ بہت بیمار ہوا
تو سب قیدی رہا کئے گئے اوس وقت خواص خان بہی رہائی پاکر گہر کو آتا تہا بمقام خوڑ علاقہ جنگ
مین محمد افضل خان ولد نجف خان نے اوسکو بیگناہ قتل کر دیا نجف خان ولد آصف خان باجسمد
افضل خان کا اکوڑا کا مالک تہا نجف خان کی ایک خواہر میر احمد خان ولد سردار زرداد خان
سی شادی ہوئی تہی اوسکی شکم سی تین دختر پیدا ہوئی جنمین سی ایک کی ساتہہ سردار سلطان محمد خان دوسری
سی پیر محمد خان تیسری کی ساتہہ سید محمد خان ہر سہ برادران امیر دوست محمد خان بارک زئی نے
نکاح کیا اس رشتہ داری کی سبب سی نجف خان چند سال حاکم رہا اور بارہ ہزار روپیہ سالانہ سردار
سلطان محمد خان کو دیتا تہا جب ہری سنگہ پہ سالار پنجاب نی پشاور کو فتح کیا تو نجف خان نیلاب

کی طرف بہاگ گیا جہانگیرہ مین سکہون نی قلعہ بنایا اور سب میدانی علاقہ خٹکونکا خالصہ سرکار
کرلیا خٹک مشرقی کے خانونکی واسطی صرف پہاڑی علاقہ جاگیر مین اس شرط سی مقرر کیا کہ رستہ اٹک اور
پشاور کو اپنی حد تک کہلا رکہین گے نجف خان کو خواص خان کی فرزند نی جسکی باپ کو محمد افضلخان
ولد نجف خان نی مارا تہا اوس بدلہ مین ہلاک کردیا بعد وفات نجف خان کی اوسکا بیٹا محمد افضل
امیر دوست محمد خان کی حکم سی باپ کی جگہہ مقرر ہوا اور دوسرا رقیب اوسکا جعفر خان تربور خواص خان
کا تہا محمد افضل ولد نجف خان اور جعفر خان کی جاگیر پانچہہ ہزار سالانہ کی کی تہی اوسکی بیچ آمد محصول
میر بحری بہی ہی جب جنرل ایوے ٹیلے یعنی مشہور جرنیل ابو تبیلہ سکہونکی طرف سی پشاور کا حاکم تہا
تو اوس وقت کئی دفعہ جاگیرات مین تغیر تبدل ہوتا رہا سرکشی سکہان ۱۸۴۷ء مین جعفر خان نے
چتر سنگہ مفسد کو مدد دی اور کرنیل لارنس صاحب کی ساتہہ دغا کیا محمد افضل خان کی اعمال پر بہی خواص خان
کا بیگناہ قتل کرنا ایک داغ ہی مفسدہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہ رہی اس سبب سی بدستور
شرقی خٹک کی وہ رئیس ہین اور سرکار سی جاگیر بہی عطا ہے محمد افضل خان بعطائی پنشن حال گہڑی
علاقہ یوسف زئی مین رہتا ہے

حال نفاق واتفاق باہمی قوم

جیسا کہ اکثر افغانی قومون مین عداوت اور حسد اندرونی بہر ہوا ہی اوسی طرح قوم خٹک کی باہم بہی
عداوت ہی علیحدہ علیحدہ جنبہ داری اور حسد بہی بہت ہی اپنی ہم سر یا قوم کی کسی معتبر کی خاص بہبودی
اور ترقی اچہی نظر سی نہین دیکہتی اپنی ہم چشم کی گرانی کی فکر مین رہتی ہین پورانی عداوت کا حال
یہہ ہی کہ اول باہم شاخ میری خیل و ایسوڑی ایک تہوڑی تکرار پر بہت لڑائی اور کشت خون
ہوی فرقہ انوخیل نے بہی اپنی بہائی بند میری خیلونکی مدد کری اس شمولیت نی شاخ ایسوڑی
کو زبون کردیا پہر قوم انوخیل کے فرقہ ساغری کی ساتہہ ایک عورت مسماۃ شکر خانونہ کی تنازعہ پر
سخت دشمنی پیدا ہوکر دونو طرف سی بہت آدمی مارے گئے آخر دونو نی کمزور ہوکر صلح کرلی۔
اسطرح اوریاخیل اور باقی مہمندی کے مابین بدعوے ملک موسوم ششم چند سال بدی رہے

اور پہر میری خیل و مندن و اسمعیل آپسمین لڑتے رہی اور میری خیل اور اسینی کی باہم کرات مرات لڑائی ہوتی رہی جسمین میری خیل بہت ماری گئے بطی خیل اور بولاق کی فرقہ مین بڑے سخت عداوت رہی ملک اکوڑ مشہور اور یوسف خان نی اوسی نفاق مین جان کہوئی ملک اکوڑ کے ماری جانے سی سب تری کی اولاد نے اتفاق کرکے شاخ بولاق کو چند عرصہ کے واسطی ملک سی خارج کردیا کہ وہ لوگ چند عرصہ یوسف زئی کے ملک مین سرگردان رہی اور کچہہ باجوڑ مین جا رآباد ہوی مگر نازو خان ملک فرقہ بولاق شہباز خان سی صلح کرکے پہر اپنی موروثی ملک مین آیا غرض کہ اسی طرح قوم خٹک کی اکثر شاخون مین عداوت اور دشمنی موروثی چلی آتی ہے اب انتظام سلطنت انگریزی اونکو ظاہرہ کشت و خون سی مانع ہی مگر دلون کے صفائی نہین جہانداری بالائی خوب رکہہ جانتے ہین عداوت کو در پردہ چلاتے ہین ٭

حال قوم خٹک کی عداوت کا ساتہہ دیگر اقوام ہمسوانہ کے

خٹکون کی چارون طرف کوئی ایسی قوم نہین ہے جس سی اونکی عداوت یا لڑائی نہ ہوئی ہو پہلی خٹکون مین سی شاخ انوخیل نے قوم بنگش فرقہ درسمند کے ساتہہ بڑی لڑائی کری دونو طرف سی بہت آدمی ماری گئی مگر خٹک حسب خاطر خواہ کامیاب نہوی اور پہر فرقہ میری خیل اور نصرتی نی قوم عیسی خیل و سرہنگ جو نیازی ہین اور خٹکونسی جنوبی ملک پر قابض تہی کئی دفعہ لڑائی کری بعد اونکی قوم مروت شاخ لوحانی سے بتکرار ملک تہل واقع حد شمالی ضلع بنون خٹکونکی ایسی شدید جنگ ہوی کہ جنمین صدہا آدمی ماری گئی پہر قوم وزیر کی ساتہہ فرقہ میری خیل خٹک کا میدان پڑا باوجود اتفاق قوم وزیرون نے خٹکون کی اوس علاقہ پر دخل نکر سکا جسپر قابض ہونا چاہتی تہی ایک دفعہ قوم تری و بولاق ہر دو فرقہا خٹک نی اتفاق کرکے کوہ سکیسر سی جنوبی دامن گٹہہ واقع ضلع شاہ پور تک قوم اوان پر دست درازی کرے اور پہلی حملہ مین اسقدر

کامیاب ہوی کہ علاوہ غارت گری مال بیشمار کی صدہا مرد عورت قوم آوان قید کرلاے اور بہت سے
لیکر اونکو رہا کیا مگر حملہ ثانی مین نقصان اوٹھاکر ہٹ گئی پھر قوم آفریدی کی ساتھہ تین دفعہ لڑائی ہوے
سب سے زیادہ عداوت انکی قوم یوسف زئی و مندر کی ساتھہ تھی پہلی لڑائی مصری باندہ کے
پاس ان ہر دو معاند اقوام کے باہم ایسی شدت سی ہوئی کہ یوسف زیون کی معتبر ملکا وس
لڑائی مین مارے گئے اور دوسری طرف سی یحیی خان خٹک بھی معہ چند دیگر رفقاء کی مارا گیا
بعد اوسکے کئی لڑایون مین یوسف زی غالب اگر بہاڑ تک انکو ہٹا لاتے تھی اور بعض مین
خٹک اونکو مرغوز تک دبا ہی لیجاتے تھی قصہ کوتاہ یوسف زیونکی ساتھہ اسقدر انکا جھگڑا رہا
کہ جسکی تشریح اس مختصر مین نا ممکن ہے فی زمانا کسی قوم سی نہ انکی لڑای ہی نہ جھگڑا ہی چلا ہے
اپنی ملک مقبوضہ پر متصرف ہین اور بہرحال اوس تباہی اور لڑائی کی وقت سی اب اس قوم
کو دولت مندی و آسودگی مین فوق ہے یہہ آرام اور خاموشی اونکو اپنی جبلی طینت سی حاصل
نہین ہوا بلکہ سلطنت انگریزی کا حسن انتظام ہر ایک قوم کے حقوق کی محافظت کی واسطی
ایک سپر بن گیا ہی جسکے سبب سی نہ انکی حقوق مقبوضہ مین کوی خلل ڈال سکتا ہی نہ یہہ کسی پر
دست اندازی کر سکتی ہین اس قوم کی جوان آدمیونکو پیدل فوج کی بھرتی ہونیکے شوق ہے
بعض اچھی سپاہی ہوتی ہین +

ذکر پیشہ و عادات

عموماً قریب کل کے اکثر آدمی پیشہ زراعت کاری و زمینداری رکھتی ہین مگر اس کام مین عمدہ
محنتی نہین ہین پیشہ سوداگری اور نمک فروشی بھی کرتے ہین کاہل مزاج اور آرام طلب زیادہ
ہوتی ہین ہر ایک گانو مین ایک یا چند مکان نشست گاہ عام بنام بیٹھا و حجرہ رہتا ہی اوسمین اکٹھی
بیٹھکر حقہ پینا اور ادہر اودہر کے بیفایدہ باتین مارنی بہت مروج ہی اپنی مطلب براری کی واسطی
جھوٹھہ بولنے کو عیب نہین سمجھتی +

طرز وضع اور خوراک پوشاک

سوای خاندانی آدمیونکی خوش شکلی کم ہے مگر اکثر پورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین پوشاک مین سوتی سفید کپڑا بہت پہنا جاتا ہے اور خوراک مین باستثنای چند دولت مندونکی موسم سرما مین باجرہ کا غلہ اور گرما مین گندم بہت کہای جاتی ہے گوشت کی ساتہہ گندم کی خمیری روٹی اور باجرہ کی ساتہہ دودہ بہت پسند کرتے ہین اور نان خمیر تاؤ کی بہت اچہی اور اتنی بڑی پکاتی ہین کہ ایک روٹی چند آدمی کو کافی ہوتی ہے ٭

رواج شادی وغمی

دستور ہی کہ نکاح اور نسبت کی ہونی پر اور دولت مندون مین فرزند نرینہ کی پیدا ہونے یا ختنہ کرنے کے وقت خوشی کیجاتی ہے اور اپنی قریب تر رشتہ دار اور دوست اوس خوشی کی شمولیت کی واسطی بولای جاتے ہین اور تماشا کی واسطے اکثر لڑکے بی ریش جنکو لختی یا گڈیدونے کہتی ہین ناچتی ہین اور نیز اس قوم کی جوان عمر کی مرد دہل اور سرنای کی آواز پر پچاس پچاس یا اس سے کم و بیش یکجا جمع ہوکر اور تلوارین برہنہ کرکے تال کے ساتہہ ایک تماشہ اثر ناک کرتی ہین اوسکی دیکہنے والونکو شمشیرونکی چمک اور تیزی سی آدمیونکا پہیرنا اور باوجود ایک صف مین قریب قریب کہڑا ہوکر تماشا کرنے اور کسیکو تلوار سی آسیب نہ پہونچنی سی عجیب فرحت پیدا ہوتی ہین بزبان ملک اس کہیل کو بہانگڑہ کہتی ہین شادی مین زیادہ خرچ کرنے کو اپنا فخر سمجہتی ہین شادیون مین روغن زرد اور گوشت گندم کی روٹی کی ساتہہ انمین عمدہ کہانا ہی باوجود سب خوشی کی یہہ رسم بہی ادنی قسم کی لوگونمین ہی کہ ناطہ یا نکاح کی وقت والدین عورت زر نقد حسب مقدور خواہندہ و دہندہ معاوضہ دختر مین لیتی ہین عموماً تعداد اس زر نقد کی عنہ سی لیکر ایکسو تک ہی تعین تعداد زر مین ان باتونپر بہی لحاظ کرتی ہین کہ عورت جوان ہے یا صغر سن خوبصورت ہی یا بدصورت اول کے دونو صورت مین زیادہ اور پچہلی دونو حالت مین کم روپیہ لیا جاتا ہی معزز خاندانون مین برعکس اسکی بوقت شادی اپنی دختر کو بطور رواج یعنی جہیز کچہہ گہر سی بہی تا بمقدور دیتی ہین برات کی ساتہہ عورات بہی جاتی ہین رسوم نکاح خوانی معمولی مین خوانندہ نکاح کو ایک روپیہ ملتا ہی **غمی کا** - یہہ رواج ہی کہ جب کوئی مرجاوی تو بعد

دفن کے اول رات سب گانونکی لوگ اوسی میت کی وارثان کی روٹی کہاتی ہین اور جب دور کے رہنی والے اوسکی رشتہ دار وغیرہ تعزیت کی واسطی آتی ہین وہ علاوہ رہی وہ بیچاری وارث صدمہ ماتم کی سوا صدمہ مال سی بہی زیر بار ہوجاتی ہین + رواج طلاق اس قوم کی کم رتبہ آدمیونمین مروج ہی کہ جب عورت شوہر کی ساتھ آباد نہو یا شوہر کا دل اوس سے بسبب آوارہ گردی اوٹہہ جاوی تو کسی قدر روپیہ لیکر عورت کو طلاق دیدیتی ہین اور وہ عورت روپیہ دینی والہ شخص بشرطیکہ کسی اور سی روپیہ دلاوی ہوا کرلیتا ہی الا اس قسم کی طلاق مین عورت کا بابت حق مہر کچہہ دعوی نہین رہتا +

رواج تقسیم میراث

جائداد غیر منقولہ سی عورات کو حصہ نہین دیتی جائداد منقولہ متوفی سی اوسکی دختران یا خواہران خواہ اونکی شادی دوسرے خاندان مین ہوگئی ہو بطور ہبہ اگر جائداد منقولہ سی کچہہ چیز وارثان نرینہ دیدیوین تو ممکن ہی الا اونکی حق مین داخل نہین اس معاملہ مین احکام شرع سی رواج کا زیادہ برتاؤ ہی اور یہہ رواج پسند عام ہی وارثان نرینہ مین بشرط نہونے اولاد پسری کی تقسیم بموجب احکام شرع کی ہوتے ہے +

تخمیناً شمار قوم

اب اس قوم کی حالات کو ختم کرنیکی واسطی یہہ امر باقی رہا ہی کہ تخمیناً تعداد مردمان قابل اسلحہ بندی تحریر لیجاوی سو اس معاملہ مین شہرہ عام یہہ ہی کہ خٹک شصت ہزار بین الا مؤلف کو یہہ تعداد کچہہ زیادہ معلوم ہوتی ہی غالباً کل قوم خٹک تخمیناً پچاس ہزار مرد ہوگا گرچہ شاخوار تعداد کی تفصیل میرے پاس موجود ہی مگر چونکہ وہ تعداد بموجب شمار عہد اورنگ زیب عالمگیر کے لکہے ہی اسواسطہ فی الحال اوس سے مطابقت نہین ہوسکتی +

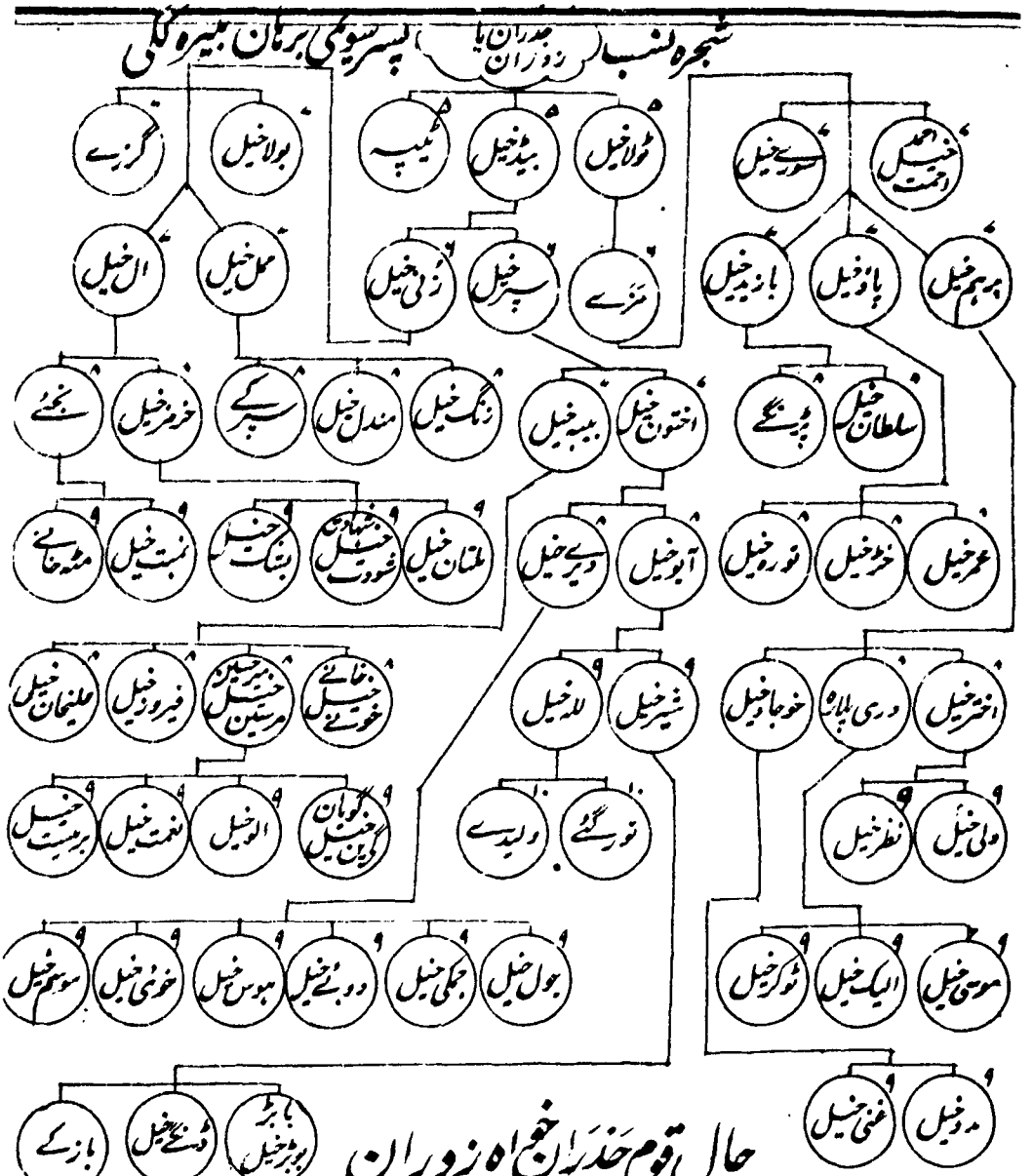

حال قوم جدران خواہ زوران

یہہ فرقہ پہاڑی قومون مین سی ایک بڑی محنتی مخلوق مشہور ہی جائی سکونت اسکی ملک خوست سے مغرب اور علاقہ زرمت سی مشرق کی پہاڑ سرسبز مین ایسا مشہور ہی کہ بوقت ضرورت اس قوم کے پندرہ ہزار سی زیادہ آدمی اسلحہ بند موجود ہوسکتی ہین خصوص ان مین شاخ اختون خیل کی کثرت تعداد مین زیادہ ہی یہہ شاخ علاقہ شمل مین جو ملک خوست کی مغرب حدود سی ملا ہوا ہی زیادہ رہتی ہی انکی پہاڑی ملک مین

آب روان اور سبزہ صحرائی اور درخت چیل وغیرہ کی طولائی ہوا کی خنکائی انسان کو فرحت بخشتی ہی باوجود
ان صفتون کی زمین قابل زراعت بہت کم ہی یہان تک تنگی ہی کہ پتہر جوڑکر اور اوسپر مٹی ڈال کر

کہیتی کرتے ہین اس سبب سی اس قوم کا قوت اپنی ملک کی پیداوار پر نہین چل سکتا سال بسال دیکہا
جاتا ہی کہ دربدر واسطی مزدوری کی پہرتے ہین خصوص چاہ کنی اور مٹی کا کام مثل دیوار پختہ وغیرہ بہت اچہا
کرجانتی ہین خوراک مین مکی وجو وگندم وچاول کہایا جاتا ہی خوست کی علاقہ سی غلہ گندم ومکی خرید کرلیجاتے
ہین اور اسی احتیاج کی سبب سی باوجودیکہ یہہ قوم حقیقتاً رعیت حاکم کابل نہین ہی مگر بوقت فوج کشی کسی جانب
کی حاکم مذکور کو بطور حشری اپنی قوم سی مدد دیتے ہین انکی کوہ سکونتی مین سیب انار اور بادام اکثر پیدا
ہوتے ہین مگر بذات خود اس قوم کو شوق سوداگری نہین ہی باہر کے بیوپاری خرید کرلیجاتے ہین اکثر آدمے
مفلس اور تہیدست ہوتی ہین مگر حرام خوری وچوری انمین کم ہی اونکی چارون طرف اس تفصیل سی غیر قومین
آباد ہین مشرق خوست وال مغرب بملک گردیز وجنوب غلجی شمال مایل مشرق منگل اور کچہہ توری ان قومون
مین سی قوم غلجی اور منگل کی ساتہہ انکی عداوت ہی مگر حال مین کوئی لڑائی جہگڑا نہین آپسمین ٹولا خیل اور
بیڈ خیل کی دشمنی ہی سبب فساد خانگی یہہ ہوا کہ تخمیناً بیس برس ہوئی مسمیان عمبر وگور سوری خیل اور تین کس
دیگر فرقہ مزائی اپنی قوم سی رنجیدہ ہوکر فرقہ سپر خیل مین جا ہمسایہ ہوئی اور اپنی قوم سوری خیل کا اجڑ
مارکر لیگئی غارتگرون کے پیچہے قوم مزائی نی تعاقب کیا اوس تعاقب مین لڑائی ہوکر مسمی دودکے للہ خیل
ومت خی سپر خیلون کی طرف سی ماری گئی اور مسمی آدم مزائی دوسری طرف سی مارا گیا اوسی بات پر
ایسی عداوت ہوئی کہ متفرق لڑائیون مین قریب چہہ سو آدمی فریقین سے مارا گیا اور ابتک بدستور
عداوت چمکی ہوئی ہی ہر ایک شاخ مین ایک ایک کلان ملک ہی جسکے اختیار مین اوس شاخ کی عنان
ہے فی الحال مسمی بیدک وعزت وفقیر وجمک ملکان قوم اختون خیل ومسمیان خڑ وعلی شیر قوم بیبا خیل
اور شہمند ملک قوم زنے خیل مسمیان پیرک ولد استان ونیاز خان ولد مستا خان ملکان مزائی ہین
اس قوم کی پوشش مین زیادہ تر سفید اون کا قمیص اور موٹا پارچہ کا فراخ پاجامہ مستعمل ہی پانو مین گہاس

کے چیلے ہر ایک کو ہوتے ہے باوجودیکہ اس قوم کا اپنا طریقہ جنگجوئی نہین ہی تاہم مخالف قومین ہمسایہ کے خطرسے انکی آئین ہے کہ جو بالغ جوان اپنے گھر مین اسلحہ نہ رکھے اوسپر ایک بیل جرمانہ یعنے ناغہ لگے اہل مجلس کہا جاتی ہین اس لحاظ سے اسلحہ انکے پاس پورہ ہی مرد اس قوم کے جسیم اور مضبوط ہوتے ہین ؛

○

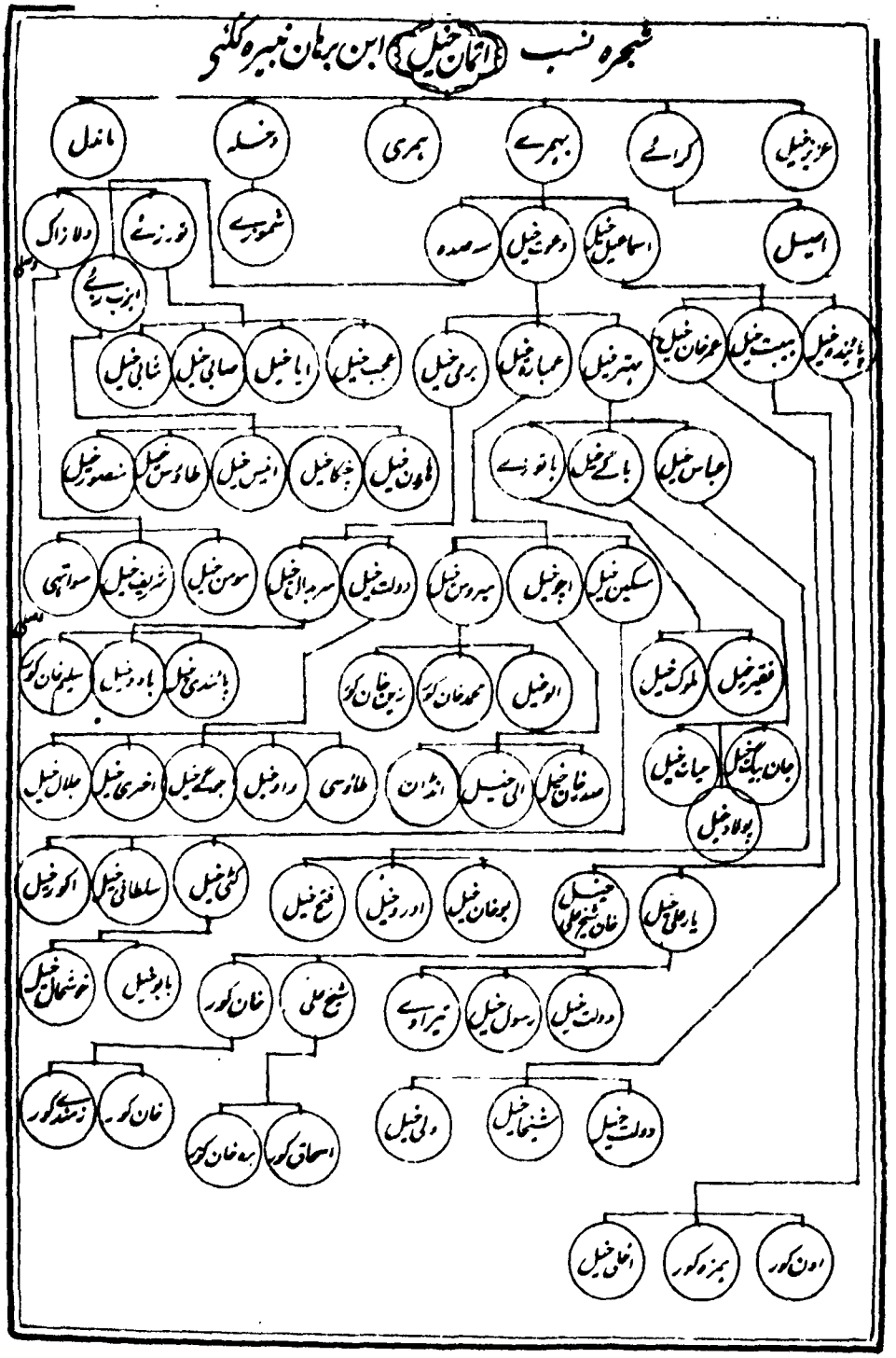
شجرہ نسب اتمان خیل ابن برہان نبیرہ کلئی
عزیز خیل
کرائے
بہمرے
ہمری
دخلہ
ماندل
اصیل
اسماعیل خیل
دعوت خیل
سہ صدہ
شموزے
تورزئے
دلازاک
ایزب زئے
پائندہ خیل
ہیبت خیل
عمر خان خیل
بہتر خیل
عمبارہ خیل
برمی خیل
عجب خیل
ایا خیل
صابی خیل
شابی خیل
عباس خیل
باگے خیل
باتوزے
ہارون خیل
چکا خیل
انیس خیل
طاؤس خیل
منصور خیل
سکین خیل
اچو خیل
میروس خیل
دولت خیل
سربدال خیل
مومن خیل
شریف خیل
سواتہی
فقیر خیل
ملوک خیل
الو خیل
محمد خان کور
زین خان کور
پائندی خیل
بادو خیل
سلیم خان کور
جان بیگ خیل
حیات خیل
پولاد خیل
صدر خان خیل
الی خیل
انڈان
طاؤسی
راو خیل
جوگے خیل
اخری خیل
جلال خیل
یار علی خیل
خان شیخ علی خیل
بوخان خیل
اورو خیل
فتح خیل
کٹی خیل
سلطانی خیل
اکور خیل
دولت خیل
رسول خیل
تیراوے
شیخ علی
خان کور
بابو خیل
خوشحال خیل
دولت خیل
شیخا خیل
ولی خیل
اسحاق کور
برہ خان کور
خان کور
زمندے کور
اون کور
ہمزہ کور
اخلی خیل

حال قوم اتمان خیل

شجرہ نسب اس قوم کی نیچی والی شاخون کا بدون اولاد بیمری بہت تہوڑا ملا ہی کرسی نامہ سی معلوم ہوگا کہ
اتمان خیل بہی کرڑانی کی نسل سی ہین یہہ قوم چودہوین صدی عیسوی کی شروع مین ٹاک اور گومل کے
پہاڑون سی اوٹہہ کر بشمولیت قوم یوسف زئی کابل اور ننگرہار کے راستی پشاور کو آئی اور وہان سی
دوآبہ اور ہشت نگر مین یوسف زئی کی شرم شریک رہی جب دلازاکون کے یوسف زئی وغیرہ اقوام مشتملہ سی
بمقام میرہ لنگر کوٹ یا گہڑی کپورہ لڑائی ہوئی تب اس قوم نے باوجودیکہ دلازاک انکی ہم قوم کرڑانی
تہی یوسف زیون کی طرف ہوکر لڑائی مین بہت کوشش کری کہتی ہین کہ اوس لڑائی مین اتمان خیلون
نی واسطی پناہ زو تیرون کی چرم خام وخشک گاومیش وگاؤ کی آگی رکہہ کر اوسکی سہاری سی جوانان تیرانداز
غنیم پر حملہ کرنے کے واسطی بہت آگے بڑہتے گئی اور ایسی نمایان کوشش سی اقوام متفقہ نی دلازاکون پر
فتح حاصل کی مگر یوسف زیون نی اتمان خیلون کی ساتہہ کچہہ نیکوئی نہ کری چند عرصہ تیراہ کیطرف آئی جب
یہان سی بی پایہ ہوئی تو علاقہ ارنگ برنگ کو چلی گئی جہان ابتک آباد ہین اتمان خیل کا پہاڑ سواتہہ
اور باجوڑ کے بیچ جنوبی حصہ کوہ مین واقعہ ہی اونکے پہاڑ کا مغربی سر باجوڑ کی جنوب تک اور شرقی سر
ملک سواتہہ کے جنوب تک پہونچتا ہی اور کئی بڑی دیہات انکی علاقہ سمہ یوسف مین آباد ہین انکی پہاڑ کا
شمالی حصہ کچہہ آباد ہی اور پہاڑ کی سلامی ڈہال پر پتہرون کی تین سی لیکر دس فیٹ تک بناکر اور مٹی ڈالنی سی
ہموار کرکے قابل زراعت کی زمین بناتی ہین اونکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی سوای ان پہاڑون کے
اتمان خیل کی قبضہ مین ایک میدان ہی باجوڑ کے کنارہ پر اور دو لمبی وادی ہین جو سواتہہ کیطرف جاتی ہین اور
تپہ بائی زئی علاقہ میدان یوسف زئی کی گوشہ شمال شرقی مین شاخ بیمری کی نسل اسماعیل خیل دعوت خیل
سہ صدہ آباد ہی انکی دیہات کی تفصیل ملک یوسف زئی کی بیان مین درج ہوچکی ہی تعداد اولاد بیمری کے
اسلحہ بند مردمان کی دو ہزار تک ہی مشہور لوٹیرے اور جنگجو ہین الاجنوری ۱۸۶۶ء کی فوج کشی سرکار
انگریزی نی اور کرنیل جان بیچر صاحب کمشنر پشاور کے تدابیر نے اونکا زور توڑ دیا اب سیدہی رعیت کے
طرح گذارہ کرتے ہین زیادہ تر پیشہ میدان کی اتمان خیلونکا زمیندارے ہی پہلے سرقہ بالجبر اور لوٹ کہسوٹ

پر زیادہ دل لگاتی ہی اور ہندو یکڑ لیجاتے ہی اور اون سی روپیہ بطور چٹی لیکر چھوڑ دیتے ہی آزاد ملک
ساکن میاخان سرغنہ اس گروہ غارتگران کا گولی کی ضرب سی لنگڑا ہو گیا ہے محمد علے ملک کوہ کا
ایک معتبر آدمی ہی قبائل خیل اپنی ملک سی باہر کم نکلتے ہین اور پہاڑون مین سکونت انکی مثل قوم افریدے
کی متفرق ہی اکثر جگہہ ایک ایک دو دو گھر رہتے ہین اونکی بڑی گانو دس سی لیکر سولہ گھر تک ہوتی ہین اور
اپنی شاخ مین ملک ہوتا ہی ملکان اور خان کا اختیار بہت نہین ہی مگر آپسمین خانگی فساد اور لڑائی
بہت رکھتی ہین اکثر جاہل اور بی علم مخلوق ہی پیشہ زراعت کاری اور مالداری اور روزی رکھتی ہین
بعض باجوڑ کے آہن کا بیوپار بھی کرتے ہین اونکی پوشاک باجوڑی لوگون کی طرح ہے کل اتمان خیل تخمیناً
ہزار گھر ہوگا اس قوم مین سے کچھہ گھر بعلاقہ کوہ دامن کابل سی شمال رہتے ہین اور کوہ دامن والی اتمان خیل
میوہ فروشی کا کام کرتے ہین ایک قبیلہ انکا کوچی ہی جو گرما مین غلنگار اور سرما مین کابل کو جاتے ہین

شجرہ نسب خوگیانے ابن لکی نبیرہ کران

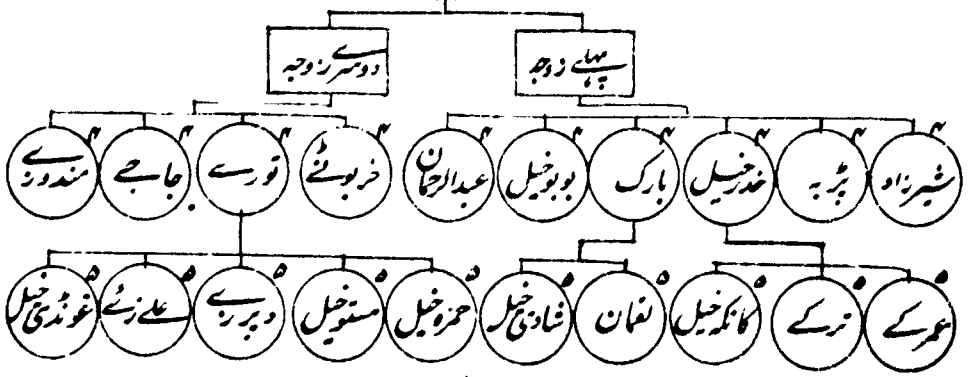

حال قوم خوگیانی

اس قوم مین سی فرقہ شیرزاد حضرخیل بارک بوبو علاقہ غلنگار سی مغرب کوہ سفید کے شمال غربی مین
آباد ہین ان مین سی شیرزاد کی نسل بہت ہی شاہجہان بادشاہ کے اول سنہ جلوس مین باہم فرقہ
شادی خیل ولقمان اولاد بارک کی تہوڑی تکرار پر سخت عداوت پیدا ہوئی شاخ لقمان نی خدرخیلون
کی مدد سی شادی خیلون کو مغلوب کر لیا تب شادی خیلون نی قوم غلجائی کی پاس جاء پناہ لی غلجیون

نے اونکی اعانت پر کمر جیت باندہ کر بہمراہی سعید خان صوبہ کابل اونکے مخالفون سی سخت لڑائیان لڑ
لیتی ہین کہ اون فسادون مین ایک ہزار سی زیادہ آدمی اولاد بارک سی ماری گئی آخر کو شیرزاد و
خدرخیل اطاعت سلطانی مین آئی اور فساد رفع ہوا فی الحال خوگیانی ایک مشہور قوم ہی اونکا پہاڑ سخت
ہے انگور اور توت اور آنار اور انجیر کا میوہ اونکے ملک مین پیدا ہوتا ہی تین ماہ برف بہت
پڑتے ہی اکثر پیشہ زمینداری اور بعض مالداری بہی رکہتی ہین مگر اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہین جنگجو قوم ہی کل تعداد
انکی سوائی توری اور جاجی کی پانچہزار گہر بتلاتی ہین اس قوم کی جو شاخین ملک خوست مین رہتی ہین
اونکا حال آگی آویگا ؛

شاخ توری

ملک خوست سی شمال کوہ سفید سی جنوب رود کرم کی ہر دو کنارہ پر بعلاقہ موسوم کرم آباد ہی یہہ علاقہ پہلی قوم بنگش
کے قبضہ مین تہا بنگشون پر انہون نے غلبہ کرکے لیلیا مگر بنگش تا ہنوز کرم مین مغلوب قوم توری کے بہت
ہین بوالیمین جو پایان کورم مین رہتی ہین وہ بہی بنگش کی نسل سی مشہور ہین شاخ توری ہین پانچہ شگوفی
ہین جنکی تشریح بقید تعداد مردم اسلحہ بند و نام ملکان موجودہ حال اس تفصیل سی کی جاتی ہی حمزہ خیل تین ہزار
مسمی ادمک ملک کلان ہی مستوخیل دو ہزار فقیر علے وشنبک ملک ہی دپر زے تین ہزار مسمی غلام برادر مند
علی خان متوفی اونکا ملک ہی علی زئی دو ہزار دوست محمد و زید علی ملک ہین غونڈی خیل دو ہزار مسمیان
نور علی و اللہ نور اونکی ملک ہین جملہ بارہ ہزار مرد اسلحہ بند قوم توری کا بتلاتی ہین عموماً سب قوم پیشہ
زراعت کاری رکہتی ہے بعض سوداگری میوہ فروشی وغیرہ بہی کرتے ہین اونکے ملک مین چاول اور مکے
اور جو زیادہ پیدا ہوتے ہین اور گندم بہی بہت ہوتے ہی اور ماش بہی بکثرت پیدا ہوتی ہین اونکی ملک کے
پیداوار اپنی ضروریات سی بڑہکر علاقہ جات متصلہ مین بہی جاتی ہی سکنائی علاقہ کرم کے خوراک زیادہ تر جاول
مگر عمدہ نہین ہوتی اور نان گندم وکی وجہ سی ہوتی ہی گوشت گوسفند کہاتی ہین مگر تہوڑا پوشاک مین موٹا
سوتی کپڑا کام آتا ہی ایک پیراہن فراخ اور سر پر اکثر ٹوپے بوضع خاص اور بعض دستار سفید یا لونگے
باندہتے ہین اور شلوار پاچہ تنگ اوپر سی فراخ ہوتی ہی اور بعض پیراہن کی اوپر پشمی شالکی موٹے

اُون کی سینہ واز پہرتے ہین کرپاس ہنون اور خوست سی خرید کرلیجاتی ہین اپنی ملک مین کپاس نہوتی ہے
ہوتی ہی حمزہ خیلون سی دوسو گہر کوچے رہتی ہین بموسم سرما ڈل بلند خیل کے پاس اپنی مویشی لاتے ہین
اور گرما مین کوہ سفید کو چلے جاتی ہین ملہ خیل تخمیناً دوسو گہر مشہور سارق اور مال مسروقہ لینے والے ہین ملک
لرم مین ایک ۔ ایک قلعہ حاکم کابل کا بنا یا ہوا موجود ہی اور اوسمین کچھ سپاہ کابلی رہتی ہے اسر
سبب سے یہہ قوم رعیت اور ماتحت ریاست کابل سمجھی جاتے ہی فے جریب یعنی فے بیگھہ ایکروپیہ آنہ کابلی سالانہ
محصول اراضی دینا پڑتا ہی علاوہ اسکی ایک روپیہ فی خانہ دُودی کی نام پرلیا جاتا ہی اراضی زرعی قریب
کل کے نہری ہی اور پانی رود کرم سی سیراب ہوتی ہی قوم توری کل شیعہ مذہب ہی اور اہل سنت جماعت
مسلمانون کی دشمن ہین الامہان داری اور رنگ افغانی مین بہت اچھی ہین بدرقہ اونکا اپنی ملک مین
بی خطر ہے دلاور اور جنگجو قوم ہی اسلحہ پورہ کہتی ہین باہم قومون کا اتفاق نہین نصف قوم کے جنبہ دار ہے
سید محمود سکنہ تیراہ سی اور نصف ثانی کی بادشاہ میان اور سید گل وغیرہ سیدان رافضی سکنہ
لرم سی ہے اہل غرض پیرونکا تنازعہ آپس مین لڑاتا ہی ؛

شاخ جاجی

یہہ قوم ملک توری سی مغرب ذرہ مابل شمال بفاصلہ کوہ مقام پیواڑ اور اوس سی پری ایوب وغیرہ
مین آبادی خوراک اور پوشاک مین قوم توری کی موافق مگر عقیدہ مذہبی مین برعکس توری کی جاجے
سب سنی مسلمان ہین اسی سبب سے توری اور انکی باہم ہمیشہ لڑائی ہوتی ہی کل تعداد اسلحہ بند مرد مانز
باجی کی تخمیناً پانچ ہزار بیان کرتے ہین مہمان داری اور رنگ افغانی مین بہ نسبت توری کے
جاجے ناقص ہین ؛

تنقیح قومیت توری وجاجے

خوشحال بیگ خٹک جو ہمعصر شاہجہان بادشاہ کا تہا اپنی بیاض مین قوم توری اور جاجی کو نسل کرڑان
سی لکھہ کر داخل اولس کرڑانی یا کرلانی سمجھتا ہی اور اس قوم مین سی بعض آدمی اس قول کی تصدیق
کرکے اپنا کرسی نامہ خوگیانی ابن ککی ولد کرڑان سی اوسیطرح جا ملاتی ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی

مگر بعض کہتے ہین کہ مسمیان تور اور رجاج دونو بھائی قوم اوان کی شاخ مونڈ سی تھے اپنے بھائی بندون سے ناراض ہوکر دریای سندہ کی مغرب کو چلی آئی اونکی اولاد نے ترقی پاکر ملک مقبوضہ حال کو اپنے قبضہ مین کرلیا تور کے نسل توری اور رجاج کی اولاد جاجی مشہور ہوئی گرچہ اسمین شک نہین کہ قوم مونڈ علاقہ تلہ گنگ ضلع جہلم مین آباد ہے مگر اس روایت کا کچھہ ثبوت نہین ملتا کہ یہہ لوگ مونڈ ہین مؤلف کے نزدیک خوشحال بیگ کا قول معتبر معلوم ہوتا ہی اب ایسی مخلوط ہین کہ کچھہ امتیاز افغانون سی نہین ہوسکتا اور سوای پشتو کے اور کوئی زبان نہین جانتی اور جنگجوئی مین مشہور ہین ؛

حال قوم پڑہ یہ

پڑہ یہ دراصل خوگیانی کی ایک شاخ ہی مگر فی الحال ایسی علیحدہ ہین اور باقی شاخہاے مشہور باسم خوگیانی سی اسقدر دور ہین کہ وہ خود بھی نہین سمجھتی کہ ہمارا تعلق کچھہ خوگیانی سی ہی یا نہین قوم پڑہ یہ کی حسب ذیل شاخین ہین مردی خیل میاخیل بسی خیل سردار خیل محمود خیل نری زی ملی زی آشی زی ڈڈہ خیل بوچی خیل کل تعداد اس قوم کے اسلحہ بند مردم کے ایک ہزار کہتی ہین اور یہہ سب لوگ علاقہ خوست مین رہتی ہین اور داخل سپین گوندی کی ہین ایسا سنا جاتا ہی کہ ابتدا مین کل علاقہ خوست قوم کرڑانی کی شاخہاے خوگیانی وغیرہ کے قبضہ مین تہا جہانگیر کے عصر مین قوم غلجی کی بعض شاخون نے علاقہ زرمد سی خروج کرکے زیادہ حصہ ملک خوست کا آنسے لیا اور شاہجہان کی سلطنت مین خانگی فسادنے زیادہ کمزور کئے ایسا مشہور ہے کہ زمانہ ماضیہ مین قوم پڑہ یہ کے اسلحہ بند مردمان کی تعداد تین ہزار نفر تک تہی اب صرف ایکہزار ہین پیشہ اس قوم کا عموماً زمیداری بعض کچھہ قلیل تجارت بہی کرتے ہین حاکم خوست کی ماتحت ریاست کابل کی رعیت ہین

قوم عبدالرحمان خواہ درمان

یہہ قوم بہی ایک شاخ کرڑانی کی ہی اسکی چھہ شاخین لوگ بیان کرتے ہین حاجی خان خیل سودے خیل احمد خیل اصلی اور مڈی خیل کوٹڈے منگس وصلی ان ہر چھہ شاخ کو موڑے بہی کہتی ہین اور متون بہی اونکو بولتی ہین مگر دوزی خیل بہی داخل متون ہی راوی کہتا ہے کہ متون دراصل خوست کے ایک

علاقہ کا نام ہی اوسکی سکونت کی سبب سے سکنای بہی متون خواہ متونیے کہلانی لگے کل تعداد اس قوم کی ایکہزار مرد بیان کرتے ہین پیشہ زمیداری رکہتی ہین ؛

دیگر شاخہای قوم کڑرانی سکنہ خوست

قوم سبرے تین ہزار ملی چہہ سو لنڈر دیدہ سو اکینی ایکسو قدم ایکسو ہارون خیل ایکسو یہہ قومین داخل جنبہ سپین گوند علاقہ کم خوست مین آباد ہین اور قوم لکن جسکی چہار شاخین حسب ذیل ہین رکی خیل نکٹ خیل شادی زئی ایوب خیل ہر چہار شاخ کی تعداد ایکہزار مرد اور قوم صادق دو سو علے شیر ایکسو بکر خیل ایکسو لون خیل داخل تور گوند علاقہ خوست مین آباد ہین اور یہہ سب داخل قوم کڑرانی ہی اسواسطے انکا حال یہان درج کیا گیا خوست کی ملک مین غلجی اور کڑرانے دو مختلف قومین آباد ہین اور زبان اور رسم رواج مین مطابق عموماً شاخہای کڑرانی داخل سپین یعنی سفید گوند کے ہین اور غلجی وغیرہ داخل تور یعنے سیاہ گوند کے سمجہی جاتی ہین اور یہہ تور اور سپین دونون گوندی کی باہم سخت عداوت ہی تور گوندے مین قوم اسمعیل خیل اور سپین مین قوم تنی جسکا مفصل حال آگی آویگا مشہور جنگجو ہین سکنای خوست کی تربیت اور اخلاق خراب بتلاتی ہین لہو لعب اور واہیات پسند لوگ ہین اور نوخیز جوان کتنی عرصہ تک ریش کو بڑہنے نہین دیتی اور صاف رکہتی ہین خوست وال مخلوق کی خوراک مین زیادہ تر گندم اور چاول اور مکی مستعمل ہے اور پوشاک اکثر کرپاس کی ہوتی ہی سر پر نیلہ دستار اور پیراہن نیلہ یا آبے رنگ اور جوان آدمی اکثر سرخ اور زرد ابریشم کا کام اوسکی گریبان اور پشت تک کراتے ہین شلوار اکثر سوسی کی مگر عمر رسیدہ سفید پارچہ کی پہرتے ہین اور عورات کے سر پر چادر اور پیراہن دراز چین دار بمثل پوشاک عورات وزیری اور عورتین کم مستور ہین بدکاری بہت ہی سرمہ بہت لگاتے ہین اور سوارے اور نیزہ بازی کی بہی شوق ہے ناچنا گانا بہت پسند کرتے ہین تیوہار اور خوشی کے ایام مین ایک قسم کا ناچ جسکا نام بزبان خود مندار ہی مرد ناچتے ہین اور غرہ کرتے ہین عورات پر عاشق ہونا بہت مروج ہی میلہ رہتی ہین علم کا شوق نہین رکہتی حکومت کابل سی بباعث سختی حکام موقع ناراض بلکہ نالان ہین متعصب مخلوق ہی ؛

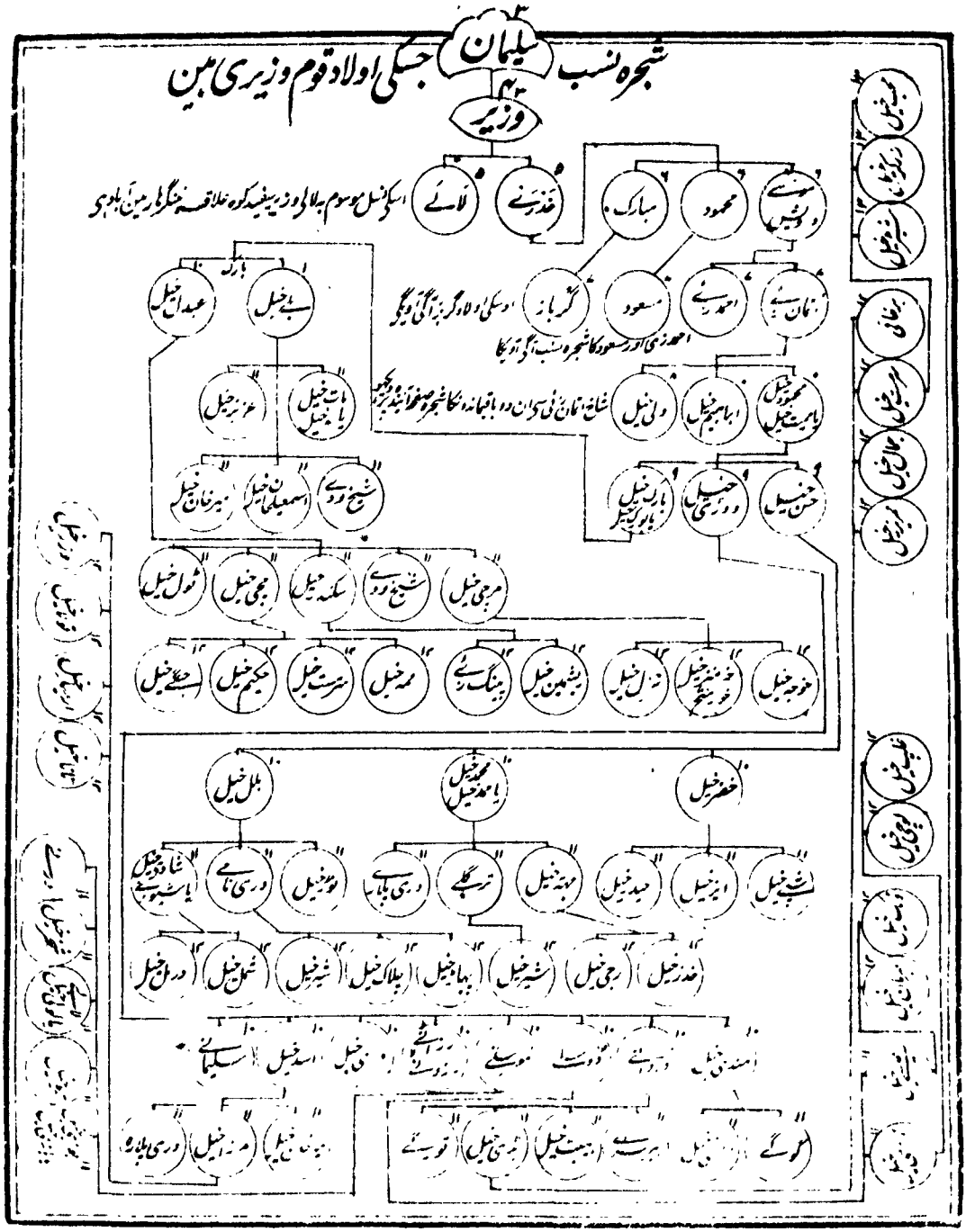
شجرہ نسب سلیمان جسکی اولاد قوم وزیری ہین
وزیر
خدرنے
لالے
اسکی نسل موسوم بہ لالی وزیر سفید کوہ علاقہ ننگرہار مین آباد ہی
محمود
مبارک
مسعود
گرباز
اوسکی اولاد گربز آگی آویگی
احمد زئی اور مسعود کا شجرہ نسب آگی آویگا
بلے خیل
عبدل خیل
عزیز خیل
شیخ ودے
اسمعیل خیل
میرخان خیل
ولی خیل
ابراہیم خیل
حسن خیل
مرچی خیل
شیخ ودے
سکندر خیل
مچی خیل
ٹول خیل
خوجہ خیل
نزل خیل
پینگ زئے
ممہ خیل
حکیم خیل
خضر خیل
بلل خیل
شیر خیل
ایز خیل
حیدر خیل
ترگلے
دری پلارے
شمل خیل
درمل خیل
اسد خیل
سلیمانی
گوگے
بیت خیل
توگے
دری پلارہ

شجرہ نسب ابراہیم خیل پراتمان

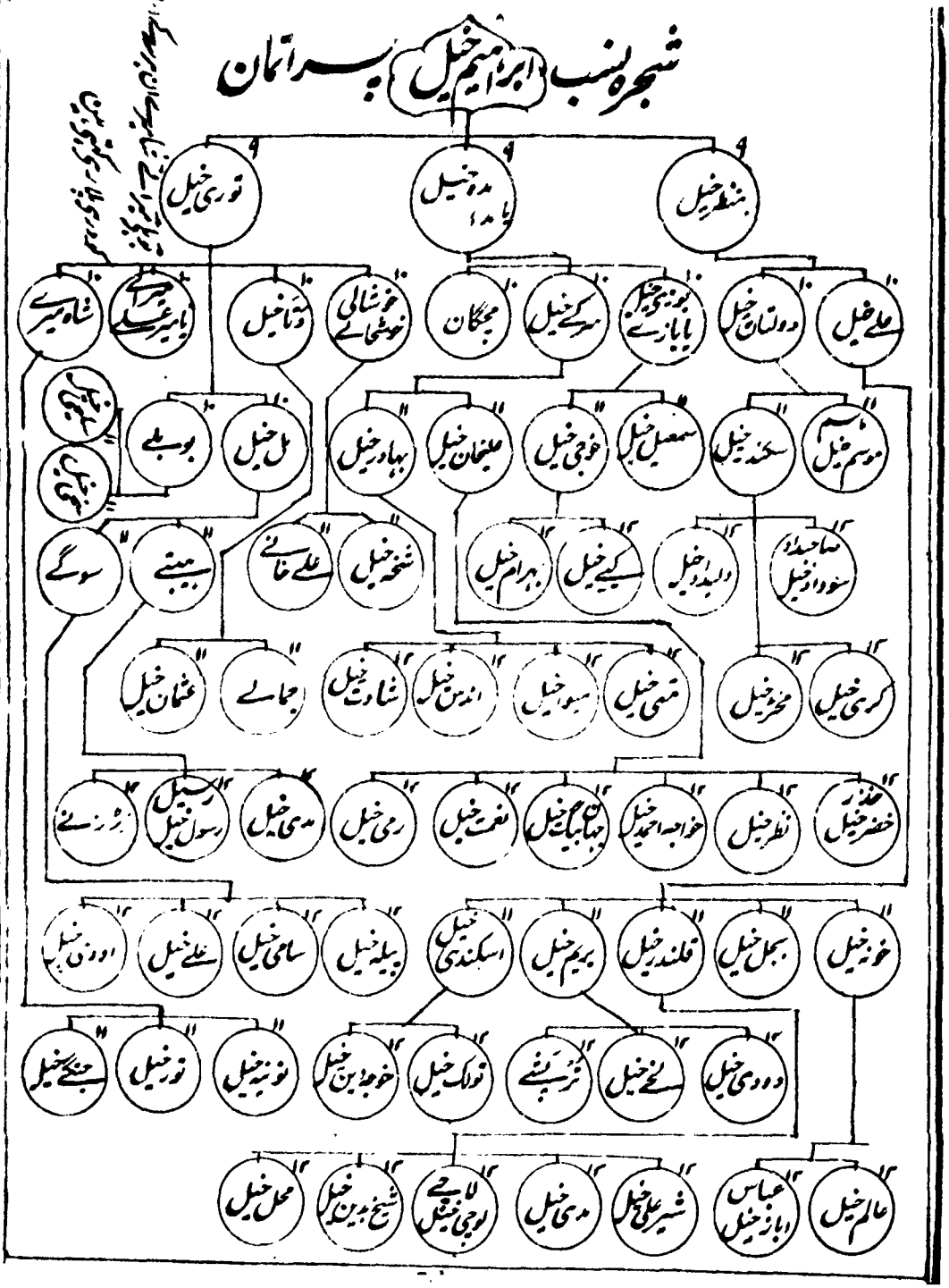

ولی خیل ابن اتمان

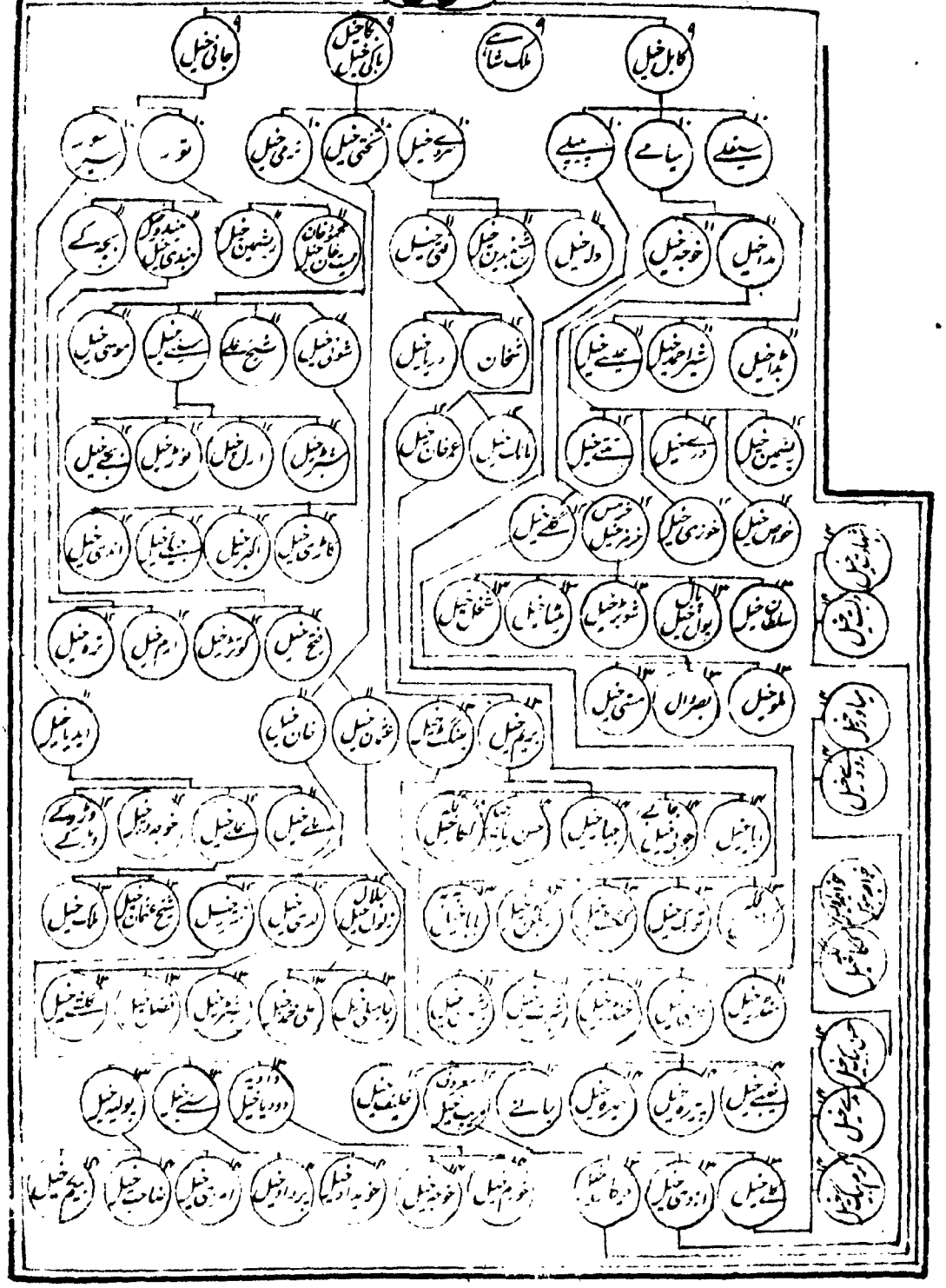

شجرہ احمدزے وزیرے

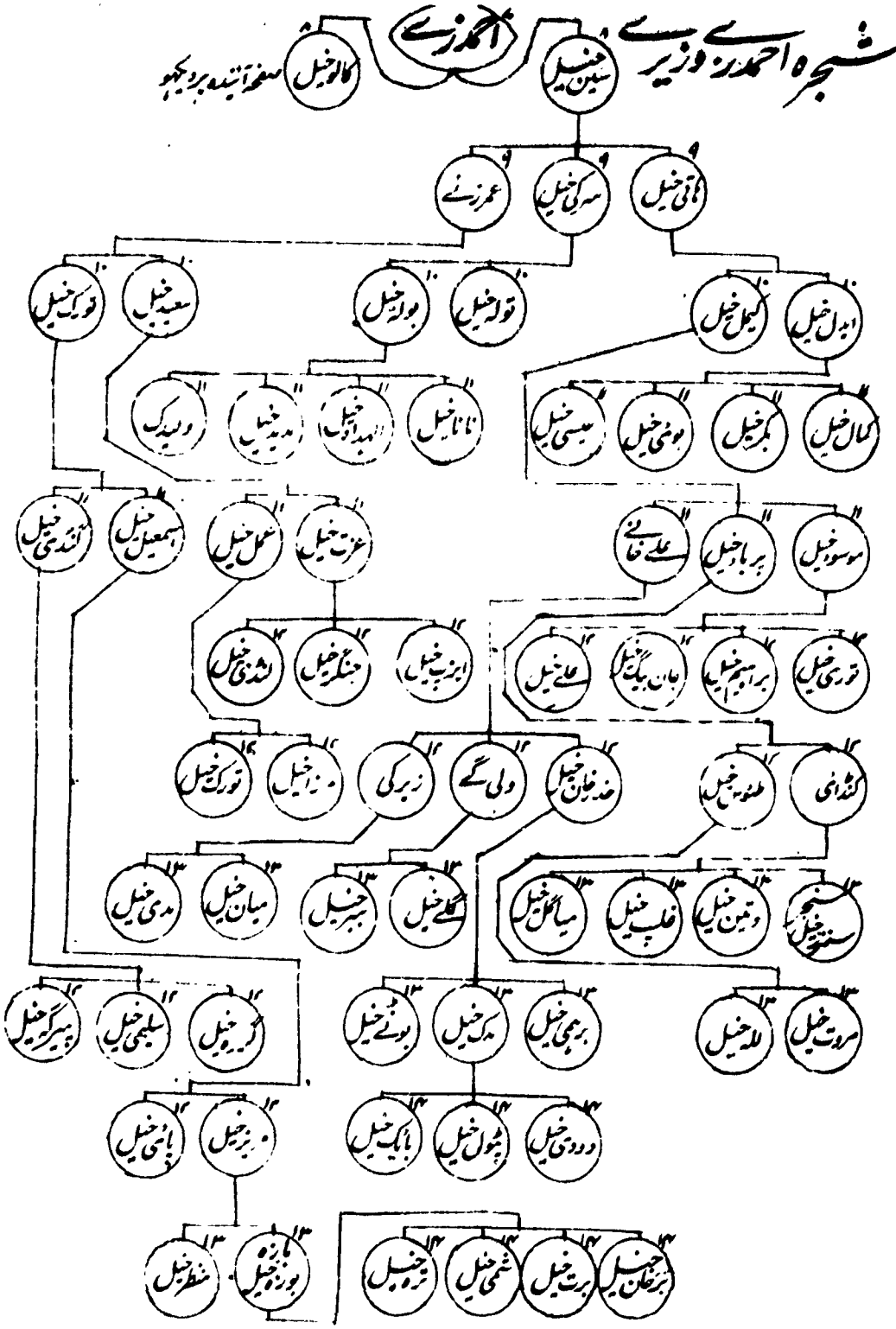

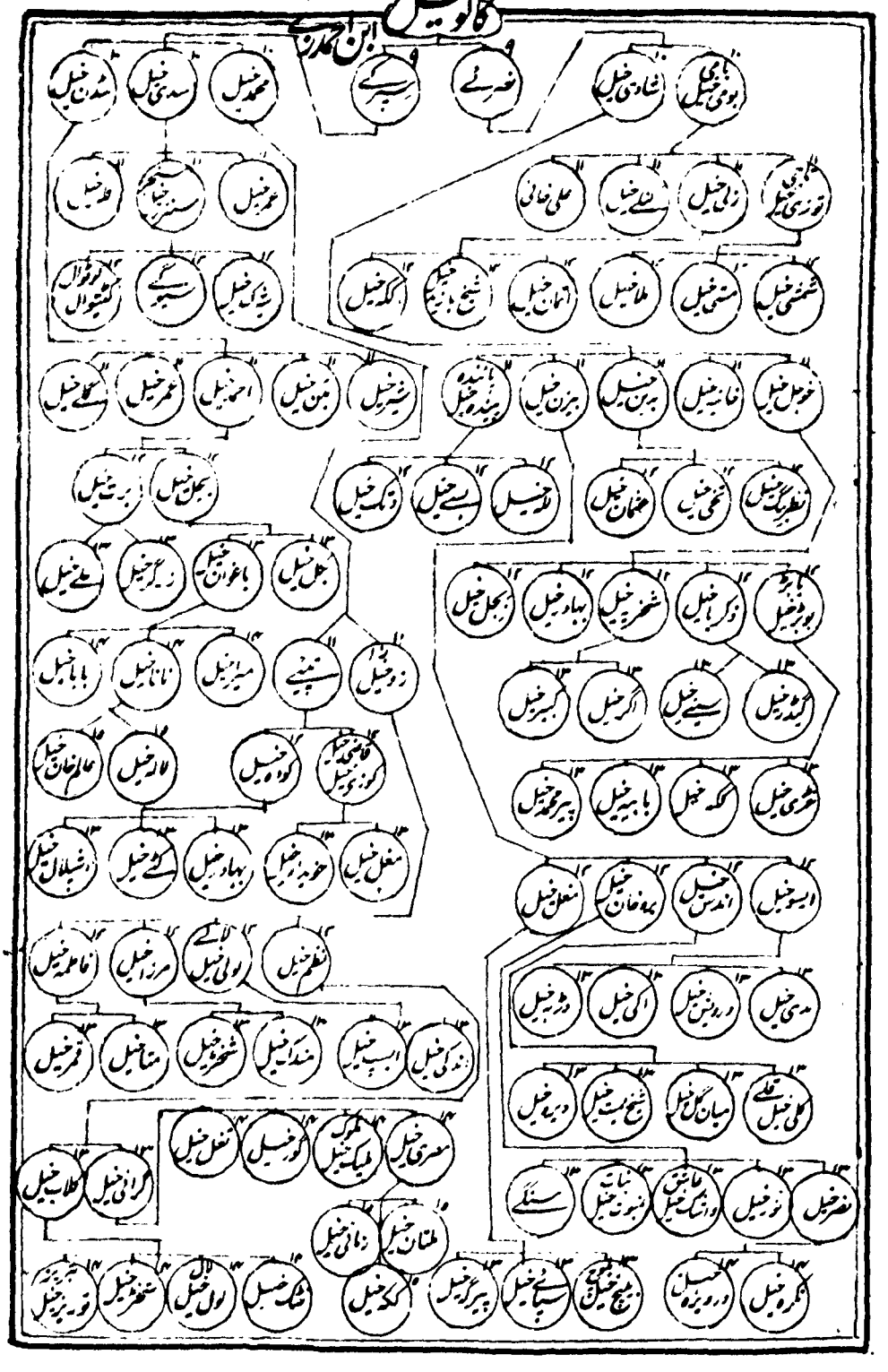
کالو خیل
ابن احمد زئی
بومی خیل
شادی خیل
نصرئی
سپرکی
محمد خیل
سدی خیل
سڈن خیل
توزی خیل
زلی خیل
لنگے خیل
علی خانی
عمر خیل
سنزر خیل
قلہ خیل
شمشی خیل
مستی خیل
ملا خیل
اتمان خیل
شیخ بازید خیل
ککہ خیل
شیرک خیل
سیوگے
کٹیوال
خوجل خیل
خانیہ خیل
بدن خیل
بیزن خیل
پائندہ پیندہ خیل
شیر خیل
بٹن خیل
احمد خیل
عمر خیل
گلے خیل
نظر بیگ خیل
تخی خیل
عثمان خیل
لالہ خیل
بسے خیل
دتک خیل
بجل خیل
برت خیل
بوبڑ خیل
ذکریا خیل
شخرہ خیل
بہادر خیل
بجل خیل
بجل خیل
باغوان خیل
زرگر خیل
ملے خیل
گیدڑ خیل
سینے خیل
اگر خیل
کبیر خیل
زو خیل
تپیے
میرا خیل
نانا خیل
بابا خیل
کوزی خیل
کودہ خیل
لالہ خیل
عالم خان خیل
خڑی خیل
ککہ خیل
بابیہ خیل
پیر محمد خیل
مغل خیل
خوبدار خیل
بہادر خیل
کٹے خیل
اشپلال خیل
ایسو خیل
اندس خیل
بروخان خیل
مغل خیل
نظم خیل
لولی خیل
مرزا خیل
فاطمہ خیل
مدی خیل
درویش خیل
اکی خیل
دڑبہ خیل
زندکی خیل
ابسپ خیل
مندک خیل
شخرہ خیل
متا خیل
قمر خیل
کلی خیل
قلے
میان گل خیل
شیخ بست خیل
دیرہ خیل
مصری خیل
ملیک خیل
گور خیل
تغل خیل
گرانی خیل
کلاب خیل
نصر خیل
نور خیل
عاشق واشک خیل
نبات نبوت خیل
سنگے
ملتان خیل
زمانی خیل
نکرہ خیل
درویزہ خیل
بیچ خیل
سپائے خیل
پیرگر خیل
ککہ خیل
ٹنک خیل
لول خیل
ستخر خیل
توریز خیل

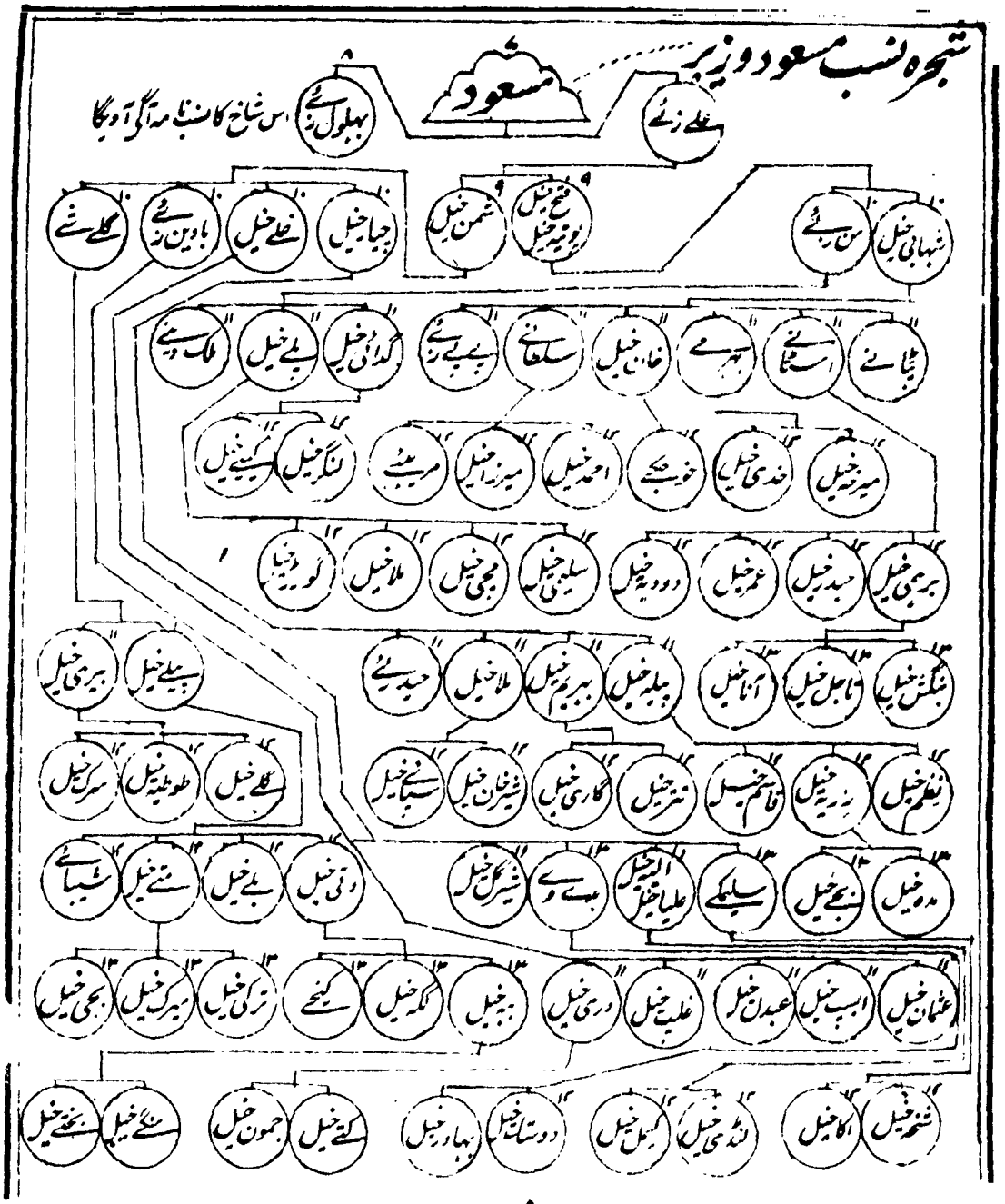

یادداشت

واضح رہے کہ دراصل مسعود کے دو بیٹے تھے ایک مسمی علی جس سے قوم علی زئی چلی ہے دوسرا بہلول جسکی نسل سے قوم بہلول زئی ہے علی کی دو پسر تھے ایک مسمی فتح جسکی اولاد

نامزد بفتح خیل اور عوام مین پوتیہ خیل ہی دوسرا مسمی سمن جسکی ذریت معروف بہ شمن خیل ہی دراصل شمن خیل بہی علی زئی ہی مگر بوقت حصول قبضہ ملک مقبوضہ
بسبب زیادہ دینی خرچ کی توغ مین انکو تیسرا حصہ ملا اس سبب سے شاخ شمن خیل نے اپنا علیحدہ نام پیدا کیا ورنہ حقیقتاً شمن مسعود کا بیٹا نہین بلکہ پوتا ہی ۔

شجرہ نسب پسر دیمی مسعود وزیر

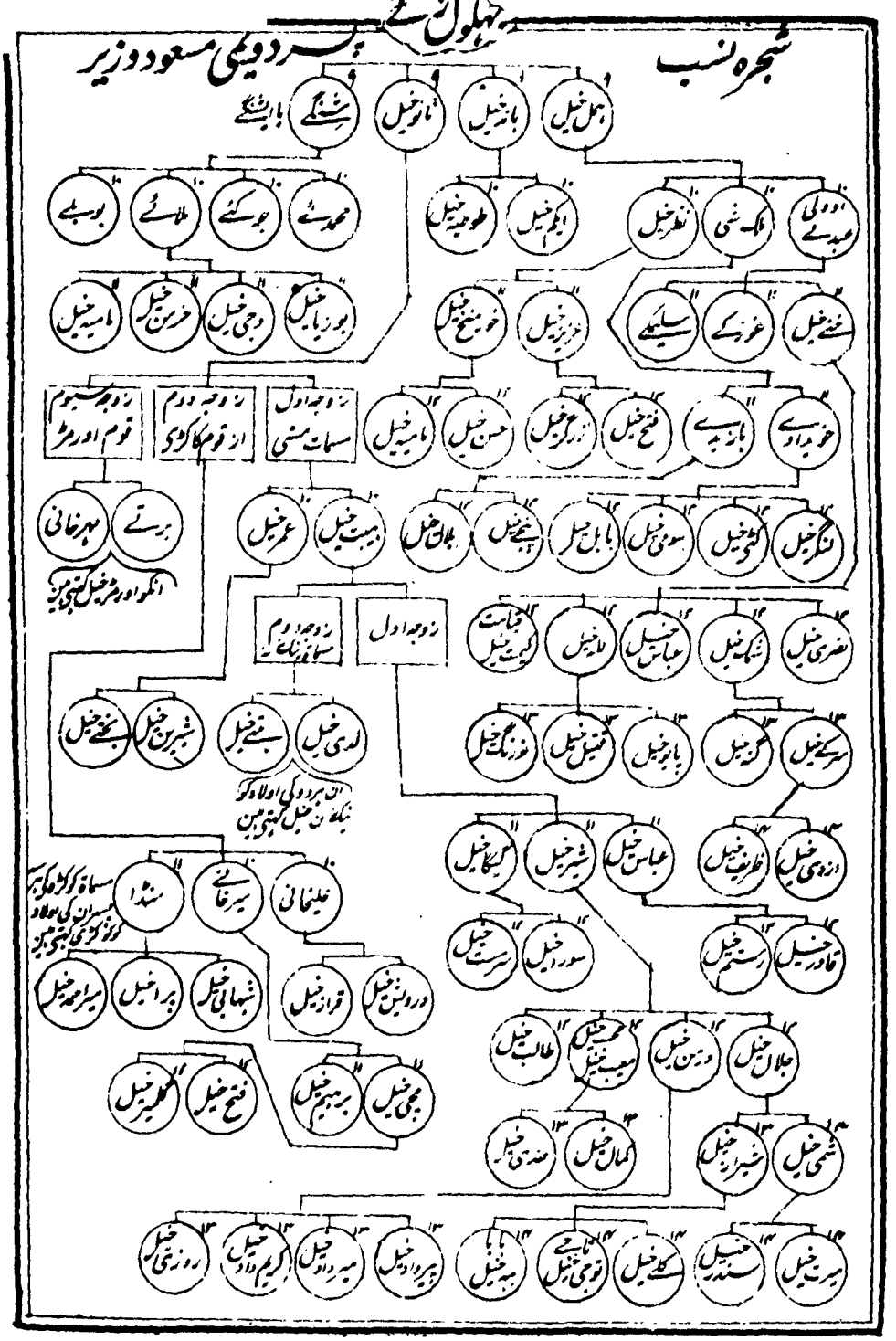

حال قوم وزیری

شجرہ نسب مفصل شاخوار اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہی یہہ شہرہ عام کہ وزیر جسکی نسل سی یہہ جرار قوم ہے کسی بادشاہ کا وزیر تہا مطلق غلط ہی دراصل وزیر اوس شخص کا اسم تہا جسکی اولاد یہہ قوم ہی جیسا کہ اب بہی اکثر اس ملک مین وزیر یا امیر آدمیون کی نام رکہے جاتی ہین سو اسیطرح مسمی سلیمان نہیرہ کرزن نے اپنے فرزند کا نام وزیر رکہا جو مورث اعلی اس قوم کا ہوا وزیر مذکور کے دو فرزند تہے ایک کا نام خضر نے اور دوسرے کا نام لالے کہتی ہین کہ اوسوقت یہہ شخص شامل اولاد شیتک متصل کوہ شوال اور علاقہ برمل مین رہتی تہے اتفاقا مسمی لالی پسر دومنی وزیر سی شیتک کی اولاد مین سی کوی شخص مارا گیا تب لالی بخوف انتقام گیرے بہاگ کر نینگرہار کے ملک مین چلا گیا اور وہان جاکر شادی کرلے لہ اب بہی اوسکی اولاد سی ایک قوم موسوم لیلا یا لالی وزیر اوسطرف کوہ سفید کے نواحات مین آباد ہی باقی رہا مسمی خضری پہلا بیٹا وزیر کا جسکے تین فرزند ہوئے موسی معروف درویش اور محمود اور مبارک آخر الذکر کا بیٹا گربا زتہا موسی کو اسواسطے درویش کہتی تہے کہ وہ شخص پرہیزگار اور زاہد تہا کہ اب بہی اوسکی اولاد اوسکو ولی کامل سمجہکر اوسکی قبر پر جو علاقہ برمل مین ہی چڑہاوہ اور صدقہ گذرانتی ہین مگر افسوس کہ اوسکی اعمال نیک کی پیروی نہین کرتے موسی درویش کی دو پسر تہی ایک اتمان جسکے اولاد کو مجمعا اتمان زئی کہتی ہین دوسرا احمد جسکی نسل کو احمد زئی کہتی ہین اور اوپر سی ان دو کی نسل یعنی موسی کی ذریات کو شاملا درویش خیل یا درویش وزیری بہی کہا جاتا ہی اور وزیرے لوگ اپنی روزمرہ مین اتمان زئی اور احمد زئی کو شاملا درویش کی لفظ سی امتیاز دیتی ہین موسی کی دوسرے بہائی محمود کا بیٹا مسعود تہا جسکی نسب کو مسعود وزیر کہتی ہین اب سرحد پر جو قومین آباد ہین اونکی تفصیل یہہ ہے اتمان زئی احمد زئی مسعودان برسہ مین بہت شاخین اور شکوفی ہین جو شجرہ نسب سی معلوم ہون گی مولد اس قوم کا کوہ برمل تہا جو کوہ سلیمان کی ایک دہار ہی جیسا کہ اس قوم کے تعداد مین افزونی ہوتے گئے ویسی ہی یہہ لوگ تدریجا اپنی ہمسایون پر بزور اتفاق خود غالب آکر پہیلتی گئے سب سے پہلی کوہ سلیمان کے پہاڑے علاقون مین سی علاقہ شوال اور اوسکی نواح اس قوم کے قبضہ مین آیا جہان پہلی قوم شیتک وغیرہ آباد تہے

اوسی عہد مین بباعث قحط سالی قوم اورمڑ جو شہر کانی کورم وغیرہ علاقہ متصلہ مین آباد تہے غیر آباد ہوکر اکثر علاقہ لوہ گروا قعہ ریاست کابل و دیگر ملکون مین چلے گئے قلیل لوگ اوس قوم کے رہگئے تہے قوم مسعود وزیری نے موقع پاکر یورش کری اور پہلی حملہ مین علاقہ بدر اور شہیر پر قابض ہوگئے کانی کورم وغیرہ کی نواح پر قبضہ کرنے کے وقت اوس قلیل گروہ باقیماندہ اورمڑون نے جو مقابلہ کیا اوسسے وزیرے غالب آئی بعدش قوم بیٹنی کو بہی درہ ٹاک اور اوسکی متصلہ پہاڑون سے خارج کرکے اپنی قبضہ کو پہیلالیا اور دوسری طرف شمال کی جانب شاخ اتمان زئی اور احمد زئی بڑہتے گئے اور جن مخالف قومون سے اونکا مقابلہ ہوا اونکی بی اتفاقی اور اپنی اتفاق کی سبب سے اونپر کامیاب ہوئے اور تدریجا اپنی حدود محروسہ کو بڑہاکر اوس ساری وسیع ملک پر متصرف ہوگئے جو فی الحال اونکی قبضہ مین ضلع کوہاٹ کی حد سے لیکر ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی سامہنے والہ درہ تک ہی طولاً پہیودہ فاصلہ اس سرحد کا ایکسو چالیس میل ہوگا مجمل جغرافیہ انکی ملک کا اس کتاب کے پہلے حصہ مین درج ہوچکا ہی مگر مولف کو منظور ہی کہ انکی بعض مشہور پہاڑی علاقون کا ذکر مفصل کیا جاوے ٭

علاقہ شوال

شوال سرسبز پہاڑون کی بیچ بطور وادی مشرق سی مغرب تک تخمیناً بارہ کوس طویل اور جنوباً و شمالاً چہہ کروہ عریض ہی خوب سرسبز اور درختان نشتر اور صنوبر یعنے چلغوزہ اور دیودار وغیرہ سی مملو سایہ اور گنجان جنگل اس وادی کی کنارہ کی پہاڑون پر بہت ہی بارش اکثر ہوتی ہی اور تین ماہ برف بہی پڑتی ہی اور بہت وزیرون کی پہاڑی علاقہ سی سوای کوہ پر غل شوال سرد جگہہ ہی اس وادی کی بیچ ایک نالہ کوہی موسوم بریالی جسمین کچہہ پانی بہی جاری رہتا ہی واقع ہی اس علاقہ کے سمت کی طرف زمین موسومہ ڈبرہ میامی اور ملکشی کابل خیل وزیری کا ملک ہی اور کابل خیل سی نیچے بکاخیل رہتی ہین اور اونسی نیچے جانی خیل یہہ علاقہ قوم اتمان زئی کی شاخہا مندرجہ بالا کی ملکیت ہی اس تفصیل سی کہ نصف اوپر والہ کابل خیل اور ملکشی کا ہی اور دوسرا نصف نیچے کے طرف تین حصہ ذیل پر تقسیم ہے بکاخیل ایک حصہ جانی خیل ایک حصہ اور ملکشی ایک حصہ یہہ قومین ایلاق کی طور پر گرما کی موسم مین وہان لی جاتی ہین اور سرما مین اکثر نیچے چلی

آتی ہین وہان زرعے زمینات بہی رکہتی ہین ؛

علاقہ شکی

یہہ علاقہ پہاڑون کے بیچ ہموار بشکل وادی واقع ہی شمال مایل غرب سے جنوب مایل مشرق تک تخمیناً گیارہ کوس طویل اور تخمیناً تین کوس اوسکا عرض ہوگا کنارون پر بہت درخت عمارتی وغیرہ ہین اسکے سر پر ملک شی اور میامی شاخہائی اتمان زئے وزیری اور اونسی نیچے شادیکے خونیا خیل بدین خیل کا حصہ ہی اور اونسی پائین دور تک ہاتی خیل ہین اور ایک کنارہ پر سدن خیل سپیر کے رہتی ہین اور سب سے نیچے حصہ مین قوم مسعود وزیری کی شاخہائی بہلول زئی وعلی زئی آباد ہین ؛

علاقہ بیرمل

ملک وزیری کی غربے حصہ مین پہاڑون کے بیچ علاقہ برمل بطور وادی کی ہی مشرق سی مغرب کو تخمیناً اٹہارہ کوس اور تخمیناً چار کوس عرض ہوگا اس وادی مین اکثر زمین ہموار ہی اور کئی چہوٹی وادی اسکی متعلق ہین سب سے عمدہ قطعہ اس مین زمین مرغہ ہی جسمین سپیلے اور پیپلی شاخین کابل خیل کی اور سیدگے رہتی ہین زرعی زمینات اس علاقہ مین بہت ہین مگر برمل مین قبضہ وزیران ہر موسم مین نہین رہ سکتا زمستان مین اکثر قوم سلیمان خیل اور خروٹی وغیرہ غلجی واسطی چرای مویشی کی کوہ برمل مین چلی آتے ہین تب سوای کوٹ کی وزیر اونکی خوف سی وہان نہین رہ سکتی اور موسم گرما مین وزیری لوگ اپنی مال مویشی اور رمہ وہان جا چراتی ہین سوای علاقہ مرغہ بلقے برمل مین قبضہ زراعت کاری وزیرونکا نہین ہے شروع موسم خزان مین اپنی مویشی کے گلی لیکر واپس چلی آتی ہین موسی درویش انکی مورث کی قبر بمقام زیندآور علاقہ برمل مین ہی اور وزیری اوسکا بہت ادب کرتے ہین ؛

رزمک

ایک چہوٹی اور عمدہ وادی چہہ کوس طویل اور چار کوس عریض معتدل الہوا قطعہ ہی اور اوسمین ممیت خیل اور توریے خیل شاخ اتمان زئی وزیرے رہتے ہین

علاقہ شَم

بہی اوس کے ملحق ہی جسمین درخت اور سبزی بہت نہین ہی مگر آب وہوا اچہی ہی اور اوسمین ممیت خیل اور برہیم خیل اور شاخہای اتمان زئی آباد ہین ؛

درہ خیسور

شرقاً وغرباً طویل بی رونق علاقہ دوڑ سے جنوب واقعہ ہی اوسکا پانی اچہا ہے خیسور کے سر پر ممیت خیل اور وسط مین توری خیل اور نیچے تنگ سین مین وڑو کے آباد ہین اور پانے خیسور کا معتدل اور خوشگوار ہی ؛

شہرنہ

علاقہ دوڑ سے مغرب چہہ کوس طویل اور ایک کوس عریض ایک چہوٹی وادی ہے شہرنہ مین مداخل اور اوسی نیچے حذر خیل اور دوڑ کے متصل مغربی حد پر منزر خیل شاخہائے اتمان زئی وزیری رہتی ہین ؛

شرکے

درہ شکتو کے سر پر توری خیل اور مسعود وزیر کے مابین علاقہ شرکے قوم عمر زئی وزیری کا وطن ہے

شیرہ تلہ وغیرہ شمالی ملک

وزیرون کی ملک کا شمالی حصہ خراب اور ناقص ہے چہوٹے اور گرم پہاڑ ہین جنمین کوئی بڑا درخت سرد ملک کا نہین ملتا اور برف نہین پڑتی درخت پولاہ اور بعض جگہہ زیتون اور پیلو کا درخت ہوتا ہے اس جنوبی حصہ مین شیرہ تلہ پہارون کے بیچ ایک اچہا وسیع میدان ہے مگر اسمین زراعت کاری نہین کرتے ممیت خیل اور توری خیل اسپر قابض ہین علاوہ اسکے ڈنڈی جسمین ممیت خیل رہتے ہین اور نالہ کیتو حسن خیل مدر خیل توری خیل کا مقبوضہ اور نالہ کرم علاقہ بنگش سے نیچے متفرق کابل خیل اور خرخنے ملک شی قوم کا اور گیسنڈائی اور زنگڑہ گنگی خیل زلی خیل وغیرہ کا ہے شہیدان توجیا خیل کا اور سپیرہ لکڑی سروغا بر غنتو کوژ وسم خڑ سیتہ ہاتہی خیل وزیرونکا ہے اور تہل وغیرہ زمینات مقبوضہ علاقہ بنون کا ذکر آگے آویگا ؛

علاقہ وانہ

یہہ علاقہ ملک وزیری کی جنوبی حصہ مین درہ گومل سے شمال اونچی پہاڑون مین واقعہ ہے کہ جنکی جنوبی سلامی کی ڈہال درہ گومل تک جاتی ہے وانہ ایک وادی ہے شمال سے جنوب کو پندرہ کوس لمبی اور تخمیناً چوڑی اسکے بیچ ایک توی یعنی نالہ ہے جسمین کچھہ پانی بہی جاری رہتا ہے یہہ نالہ جنوب کو جاکر گومل مین شامل ہوتا ہے اس نالہ کے دونو کنارون پر آبی زمین بہت عمدہ قسم کی ہے اور کل وادی قابل زراعت ہی مگر کل سے چہارم حصہ نہری رقبہ اور باقی بارانی ہے نہری زمین مین ہر قسم کی پیداوار ہوسکتی ہے اور علاقہ بنون کے زمین سے قسم مین مطابق ہی موسم اس علاقہ مین تابستان کو نہایت گرم ہے اور مچھر اس کثرت سے ہوتا ہے کہ آرام سے نیند نہین ہوسکتی علاقہ وانہ کے وسط مین قوم وزیری شاخ لودی مستقبل سکونت رکھتی ہے اور اونکا ایک قلعہ بنا ہوا ہے مگر اوسکی دیگر نواحات پر وزیری قابض ہوتی جاتی ہین زلی خیل شاخ احمد زئی وزیری جو درہ گومل کے مشہور راہزن ہین وہان ہمیشہ رہتی ہین اور گنگی خیل خجل خیل توجیا خیل ہاتہی خیل سرکی خیل بیزن خیل پانیدہ خیل خونیا خیل شاخہائے احمد زئی وزیری وہان تابستان کو جاتے ہین زمین موسومہ ڈب اور ہندی ہاتہی خیلون کی اور مشرق کی طرف شیشہ۔ بیزن خیل اور خجل خیلون کی ہے مگر وسط لودی تابستان نہین چہوڑتی +

علاقہ بدر

ایک وادی ہے طولاً شمال سے جنوب مایل مشرق کو شہر کانی گورم تک پانچہ کوس طویل اور قریب ایک میل عریض ہوگی اسکے سر پر قوم تنگی وغیرہ شاخ ہابہلول زئی مسعود اور کچھہ پانیدہ خیل احمد زئی اور باقی کل بیزن خیل احمد زئی رہتے ہین اور اونسے نیچے سڈن خیل شیر کے ہین اور نیچے پہر مسعودی رہتی ہین +

دیگر علاقجات مسعود وزیری

سوائے علاقہ بدر کے جسمین کچھہ مسعود رہتی ہین مسعودون کے ملک مین علاقجات ذیل قابل لکھنے کے ہین

اول درہ جسمین مشہور شہر مکین ہین دوم حسنورہ ثانی سیوم میدان چہارم دُوہ توی جو بعد ملجانے بدر اور درہ کے نیچے دو توی یعنے دونالہ کہلاتی ہے اور درہ ٹاک اندر کوہ اور کوہ باڑ خواہ بوڑاو زنگڑہ اور شہیر اور شکتو اور کڑشتو ہین انمین متفرق دیہات کے اندر جو اکثر چہوٹے چہوٹے ہوتے ہین مسعود وزیری آباد ہین +

مساکن قوم وزیری

یہہ قوم متفرق سکونت رکہتی ہین اور سوائے شہر مکین و چند دیگر دیہات کے اکثر پہاڑی گانون انکے بیس گہر سے کم ہوتے ہین زیادہ تر گذارہ اس قوم کا جو ایلات یعنی کوچے ہین سیاہ خانہ یعنی کشیر دی مین جس کی تعریف آگے آوے گی اور پوزی یعنے بوریا خانہ جو بطور سائبان کے ہے اوسمین ہوتا ہے نہایت تکلیف سے اور میدان علاقہ بنون مین چہپر یعنی خس خانہ اکثر رکہتے ہین اور زیادہ جمع رہتے ہین اور پہاڑی وزیر مستقبل سکونت والی بہی گرچہ اکثر قشلاق اور ایلاق رکہتی ہین مگر قشلاق یعنی قرارگاہ زمستانی کے واسطی اکثر چہوٹے چہوٹے پتہرون کے بنے ہوئے کوٹھے جنکا سقف بڑی موٹی اور مضبوط لکڑیون سے ہوتا ہے رکہتی ہین مگر بہت تنگ اور خراب اکثر مویشی بہی اوسی ایک کوٹہہ مین ہوتی ہے اور پہاڑون کی سلامی مین متفرق سکونت رکہتی ہین اور کوچی وزیر بہی جب ایلاق کے واسطی کشیر دی اور پوزی پہاڑ مین جا لگاتے ہین تو وہ بہی بدون خطرناک وقت کے متفرق ایک ایک دو دو کشیر دی اور پوزی اپنی اپنی زمین کی سر پر یا اچہے چراگاہ مین جا نصب کرتے ہین +

ایجاد آئین وزیری

اب دیگر حالات متعلقہ اس قوم سے پہلی اوس بہگڑا آئین کی تشریح کی جاتی ہے جو اس قوم کا خانگی دستور العمل ہے واضح ہو کہ اس آئین کو یہہ لوگ باصطلاح زبان خود دُوزیرُو نرخ کہتے ہین جسکا معنی وزیری عرف اور رسم ہے اس آئین کے سبب سے آپسمین اتفاق اور کار کیواسطی کافی ضبط رہتا ہے اور اسبات کیواسطی اون کا رواج اور اوسکا نتیجہ ایک دلیل ہے کہ آئین خواہ کیسی ہی ناقص ہو بہرحال بے آئینی سے بہتر ہے کہتی ہین کہ ابتداء مین اس قوم کے بیچ بہی مثل دیگر آزاد پشتون قومون کے کوئی دستور مقرر نہین تہا اور چونکہ یہہ

قوم خصوصاً شاخ احمد زئی واتمان زئی بطور خانہ بدوشان کوچی رہتے تھی جہان اچھی چراگاہ دیکھی وہان چند روز کیلئے ڈیرے لگاکر گذارہ کیا اور پھر اوس جگہہ سی مال مویشی لیکر چلدیا ایسی آوارہ گردی اوسکی حفاظت کے سبب سے اور دیگر قومون کی دشمنی کے باعث سی ضرورت پڑی کہ واسطے اتفاق اور انفصال معاملات باہمی کوئی رواج مقرر کیا جاوی ایسے وقت مین ایک مقدمہ مابین فرقہ شادی خیل و فرقہ سپیر کے وزیران ایسا برپا ہوا کہ جس سے نفاق قوم نمودار تھا یعنی ایک عورت ناکتخدا سمات گرانی قوم شادی خیل کی محمد خیل سپیر کی گھر بدون رضامندی والدین جلی آئی تہی اور اوسکے واپس لیجانے کے واسطے شادی خیل لشکر اپنی قوم کا جمع کرکے محمد خیلون پر چڑہ آئے تہے اور قریب تہا کہ دونون فرقون مین شدید کشت خون ہوا اوس تنازعہ کے فیصلہ کے واسطے اکثر ملکان کلان ہر ایک شاخ وزیران جمع ہوئی اور اوسکو چہگڑہ کو صلح سے طے کرکے جہت انتظام آیندہ اس آئین کو ایجاد کرکے اوسی مجمع مین تقریر کی گئی اور سب نے اسکی اتفاق کیواسطے دعا خیر کری اوس جرگہ مین بڑے ملک اور راہ آئین کی زیادہ موجد و صلاح کار مسمیان اسکندر ولد مدی قوم توری خیل و جبر ممیت خیل و کاجی کابل خیل باعانت دیگر ملکان سپہ بعض ہوشیار آدمی اس قوم کے کہتے ہین کہ دس یا بارہ پشت گذرے ہین جبکا عرصہ تخمیناً تین سو برس سی کچھہ اوپر ہوگا جب یہہ آئین بنا کر جاری کی گئی اور اب تک مروج ہے ناظرین باخبر کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس رواج مین کوئی کوئی اصول شرع اور کچھہ پورانے وقت کے بی سر و پا دستور کو ملاکر ایک عجیب ڈہنگ کی آئین کو اپنی قوم کے حالات و طبائع کے موافق بنا لیا ہے جسکو ذیل مین قلمبند درج کیا جاتا ہے ✣

آئین وزیرنے

اوّل قتل اگر کوئی شخص کسی مرد کو جان سی مار دیوے تو مقتول کے وارثان کو اجازت ہے کہ قصاص مین قاتل کو مار کر اوسکا گھر باہر لوٹ لیوین اگر فوراً ہاتہہ نہ پہونچی تو جب دسترس ہو خواہ راستہ پر یا لہر مین چوری یا زوری جیسا موقع ملے اوسکو قتل کرین جب تک اصل قاتل زندہ رہے تب تک جائز ہے ہر کہ بدلہ مین اوسکے پسر یا کسی دیگر رشتہ دار کو مارا جاوے اگر وہ قاتل اپنی موت سی پہلے دن کرنے

نیکی یعنی صلح جسکا ذکر آگے آوے گا مرجاوے تب وارثان مقتول قصاص مین اوسکے فرزند نرینہ یا
یا اوسکے بہائی اگر وہ نہون تو جو قریب تر وارث نرینہ قاتل کا میراث خوار ہو ایک کس کو مار سکتے ہین الغرض
حق قصاص کا بدون نیکی یعنی صلح کرنے کے پشت ہا تک نہ بنا رہتا ہے مگر عورت کو مرد کے قصاص مین نہین
مارتے ✦

امتیاز آلہ قتل

بندوق سی مارنا یا ایک ضرب چہورا یا خنجر یا پتہرون سے ہلاک کرنا یا گلو سے گہونٹنا یا ذبح کرنا یہہ سب
مرگ برابر ہے الا تلوار کے زخمون سی قتل کرنا سب مرگون سے سخت سمجہکر اسکا یہہ امتیاز کیا ہے کہ اگر
کوئی آدمی بندوق یا اور آلہ سے قتل کیا جاوی اور اوسکے معاوضہ مین قاتل کو تلوار کے متعدد زخمون سے
مارا جاوی تو اوس معاوضہ لینی والہ کو مبلغ ایک سو روپیہ وارثان مقتول از ضربات تلوار کو دینا پڑیگا اگر پہلا
اور پچہلا دونو مقتول تلوار سی ماری گیے تو پہر کچہہ امتیاز نہین ہے عموماً ان مین چہورا سی مارنا زیادہ مروج ہے

پاداش قتل عورت

اگر عورت کو بیگناہ مار دیا جاوے تو بہی قاتل پر قصاص لازم نہین ہے اوسکا معاوضہ یہہ ہے کہ قاتل کا
پاؤن دہنا یا ناک کاٹ دیوے سبب اسکا یہہ ہے کہ عورت کو مرد سی رتبہ مین نصف سمجہتی ہین ✦

طریق صلح قتل

واسطی صلح قتل مبلغ ایک ہزار دو سو دمڑہ نیک یعنی خون بہا مقرر ہے بخوف انتقام جسکے غایت کی کوئی
میعاد نہین اکثر قاتل خواہان صلح ہوتا ہے الا وارثان مقتول صرف ایسی صورتون مین صلح کرنے پر راضی
ہوتے ہین اول سمجہین کہ ہم کم قوت ہین اور قصاص لینے کیواسطی ہاتہہ نہین پہونچیگا دوم اگر قاتل کو مارا جاوے
تو اوسکے وارث زیادہ قوی ہین بدی سی باز نہ آوینگے یا آنکہ قاتل نے کسی اور قوم کے پاس جاء پناہ لی
ہو اور فرقہ پناہ دہندہ زبردست ہے جب وارثان مقتول صلح کرنے پر راضی ہوئے تو طریق صلح یہہ ہے
کہ قاتل کا باپ یا بہائی یا کوئی رشتہ دار معہ چند ملکان اپنی قوم یا فرقہ پناہ دہندہ بطور جرگہ ننہ واتیہ یعنی
روے آور ہمراہ لیکر وارثان مقتول کے پاس جاکر ایک ہزار دو سو خون بہا جسکو بزبان خود دمڑہ نیک
کہتے ہین دینا کرتا ہے واضح رہے کہ یہہ ایک ہزار دو سو صرف برائی نام اور دباؤ کے تعداد مقرر ہے دراصل

اسقدر زر نقد دینے نہین پڑتے بلکہ اس تعداد کی معاوضہ مین جنس کم قیمت بہت زیادہ بیع کے نام پر بلکہ ان فرقین کی تجویز سے دلائی جاتی ہے جیسا کہ ایک عورت خواہ شیر خوار طفلک ہی ہو تو بھی ایک سو کے عوض اور فی اسلحہ بندوق یا تلوار اگرچہ وہ حقیقتاً دو روپیہ کی ہو تو بھی عنک اونی راس مویشی خواہ گوسالہ دو سالہ ہو تو بھی عنک اور بھیڑ بکری فی شاخہ پس اس قسم کی جنس دیکر ایک ہزار دو سو کا نام پورہ کر دیتے ہین جب اسطرح نیکی ہو جاوے تو پھر حق قصاص نہین رہتا مگر بعض اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ بعد نیکی بھی قصاص لیکر بجنس مال نیکی واپس دیدیتے ہین مگر اس دفعہ کا استحقاق اوسوقت ساقط ہو جاتا ہے کہ جب اصل قاتل مرجاوے یا بجنس مال نیکی موجود نرہے اور عورت کا خون بہا مرد کے خون بہا کے نصف یعنی چھ سو ہے باقی شرائط مطابق اوسکے ہین +

طریق تحقیقات قتل

اگر کوئی شخص رات کو مارا جاوے یا کوئی گواہ رویت نہو یا کسی اور وجہ سے از قسم مفروری وغیرہ قتل کا جرم ظاہراً کسی پر ثابت نہو اور وارثان مقتول باحتمال عداوت یا کسی اور وجہ سے کسی پر شبہ کرین اور شخص مشتبہ منکر ہو تو چاہیئے کہ معرکہ ملکان مین اوس مشتبہ کی قوم کا ایک سو مرد علیحدہ علیحدہ قسم قران شریف کی اوٹھاوین کہ یہہ مشتبہ اس جرم کا مرتکب نہین ہوا اور ہمکو اسکی بیگناہی کی تسلی ہے تب وہ مشتبہ بری ہے اگر سو آدمی قسم دلانے کیواسطے پورہ نہو سکین تو جتنے آدمی موجود ہو سکین مکرر مکرر قران اوٹھاوین کہ جملہ سو دفعہ قسم کیجاوے مثلاً بیس آدمی ہین تو اون مین سے ہر ایک پانچ پانچ بار حلف قران مجید صفائی مدعا علیہ کا اوٹھاوین گے کہ جملہ سو قسم پوری ہو جاوے درصورتیکہ ایسا کوئی گواہ صفائی ملحوظ مشتبہ ہو تو خود وہ مدعا علیہ فدوی کے بعد کلام اللہ شریف پر سو دفعہ ہاتھہ لگا کر قسم اوٹھاتا جاوے کہ مین مرتکب اس جرم کا نہین ہوا تو بس وہ بری ہے اگر قبل از اس قسم کے تحقیقات کر وارثان مقتول مشتبہ آدمی کو بدون ثبوت ظاہری قصاص مین ہلاک کر دیوین تو وہ بھی بانی بریت اوسیطرح سو آدمی یا چند آدمیون سے باخود سو دفعہ حلف قران مجید اسبات کی کرینگے کہ فی الواقعہ قاتل تھا جسکو ہمنے مارا اور سوائے اسکے قصاص کے اور کچھہ عداوت اس سے نہین تھی

کرسکتی ہین تحقیقات قتل عورت مین صرف پچاس حلف کافی سمجھتے ہین اگر بعد اوٹہانے سو یا پچاس قسم کے
پہر بہی مار دیوین تو یہہ فعل داخل قتل عمد ہے اور اوسپر آئین قتل عمد جاری ہوگی ✦

پاداش ضرر جسمانی

یہہ لوگ ایسی ضرر کو جس سے کوئی اندام مثلاً ہاتہہ پانو یا ناک کاٹا جاوے یا آنکہہ اندہی ہوجاوے نیم مڑے یعنی نصف
مردہ کہتی ہین اسکا بدلہ اوسیقدر ضرر پہونچانا ہے جسقدر ضرر رسیدہ اول کو پہونچا تہا اور اگر صلح ہوجاوی تو نیم
مڑے کا پور یعنے خون بہا سی نصف حق چہہ سو روپیہ کی جنس ضرر رسیدہ کو دینی پڑے گی اگر بالکل عضو بیکار
نہو مگر کسیقدر کم قوت اور ناکار ہوجاوے تو جسقدر نقصان پہونچے اوسیقدر حسب رسد معاوضہ بہی ملیگا مثلاً نصف
قوت ہاتہہ کی کم ہوگئی تو اصل معاوضہ سے نصف ناغہ کم ہوگا سوائی بیکاری عضو باقی زخمون کیواسطے حسب ذیل ناغہ
بمعنی جرمانہ معین ہے سر پر تلوار یا چہرا سے زخم لگی تو فی انگشت زخم پہنچی للعہ ناغہ اور پتہر سے سر پر زخم ہو تو فی
انگشت عنہ اگر بندوق یا تلوار یا خنجر کا زخم چہرہ یا پیشانی یا گردن پر لگے تو فی زخم خفیف عنہ روپیہ جرمانہ اگر ان
ہی آلہ کے ساتہہ کمر سے اوپر ساعدین اور گردن کے نیچے تک زخم پہونچی تو فی زخم سو روپیہ اور کمر سے نیچے پانو
تک فی انگشت عنہ ناغہ ہے زد و کوب خفیف جس سے کوئی ضرب نہ پہونچی اوسکے مبادلہ مین مدعی کو چاہیئے
کہ کسی اپنے بہائی یا دیگر مدد دہندہ کی ہمراہی مین مدعا علیہ کو پکڑ اور زمین پر گرا کر ذرہ سا دبا دیوے اس
امر کو شرمندہ کرنا کہتی ہین جب اسطرح گانو کے چند آدمیون کے سامنی مدعا علیہ کو شرمندہ کردیا
تو پس مدعی کی حق رسی ہوگئی اگر مدعا علیہ اسطرح شرمندہ ہونا نہ چاہیئے تو اوسکو اختیار ہے کہ تین روپیہ مدعی کو
ناغہ دیکر صلح کرلیوے چنانچہ اس شرمندگی سی سبکی سمجہکر تین روپیہ ناغہ دینے پر راضی ہوجاتے ہین ✦

سزائی زنا بجبر

اگر کوئی شخص جبراً کسی عورت سی زنا کرے تو عورت بری اور زانی کا ناک یا پانو کاٹ دیا جاتا ہے اس جرم کے
ثبوت کیواسطی اگر گواہ رویت ہو تو بہتر ہے ورنہ وہ عورت مظلومہ وقوع جرم سے تین روز کے اندر اپنے موضع کے لوگونکے

مجمع مین کہہ دیوے کہ فلانہ شخص اسیطرح اس جرم کا مرتکب ہوا ہے تو بس یہہ ثبوت کافی ہے الا اگر مدعا علیہ عذر
کرے کہ عورت نے عداوت سے یہہ الزام لیا ہے تو پھر اوس عورت کا وارث مثلاً شوہر یا باپ یا بھائی اور خود وہ
عورت قران شریف کا حلف کرینگی کہ عداوت سے یہہ تہمت نہین لگائی گئی تو پھر کوئی عذر مدعا علیہ کا نہین
سنا جاتا در صورتیکہ عورت سہ روز تک اس دعوی کو ظاہر نکرے تو بعد اس میعاد کے دعوی زنا بجبر نا مسموع ہے ؛

پاداش جرایم متعلق مال

اول چوری اگر کوئی شخص اپنے وزیران سے کسی کا مال چرا دی تو اوسکی یہہ سزا ہے کہ بجنس مال مسروقہ واپس دیوے
بشرطعدم موجودگی مال مسروقہ کے دوگونہ قیمت ادائے کری اور علاوہ اسکے ناغہ یعنی جرمانہ مین ایک گوسفند قیمتی
صدر سارق واسطے خوراک مدعی اور اوسکے ہمراہیان کے حلال کریگا یا صد روپیہ نقد دیوگا اور نیز ایک ٹبہ بہی مدعیکو
دیوگا ٹبہ کا معنی یہہ ہے ایک دختر مجرم کی جو ابہی تک پیدا نہین ہوئی مگر آیندہ کبہی پیدا ہوگی مدعا علیہ
لہتا ہے کہ آیندہ جو پہلی دختر پیدا ہوگی وہ مدعیکو دیون کا پس اگر وہ دختر کبہی زندہ پیدا ہوکر مرجاوے تو مدعی کا حق
اوسکے مرجانے سے ساقط ہوگیا بشرطیکہ وہ پیدا نہو تو مدعا علیہ کے پسر پر بعینہ قرضہ ہوجاتا ہے اور اوسکو
دینی پڑتی ہے یا بیع ادا کرنی پڑتی ہے قیمت ٹبہ کی فی ٹبہ ۱۰۰ روپیہ ہے اگر مدعا علیہ کہے کہ مین ٹبہ دینے کا اقرار
نہین کرتا یا پیدا نہین ہوتا تو اوسکے معاوضہ مین ۱۰۰ دیکر برات حاصل کرسکتا ہے الا اگر مدعی کہے کہ مین ٹبہ نہین
لیتا تو ٹبہ کی قیمت نصف ہوجاتی ہے ۵۰ گویا قیمت ٹبہ کی بلحاظ خواہش مدعی یا مدعا علیہ کم وبیش ہوسکتی
ہے اگر سارق تعداد مین ایک سے زیادہ ہون تو ہر ایک پر ایک ایک ناغہ گوسفند اور ایک ایک ٹبہ لازم آتا ہے
مگر مال مسروقہ ایک ہی دفعہ یا اصل یا دوگونہ لیا جاتا ہے بشرطیکہ مدعا علیہ اس آئین کی تعمیل بطور صلح کرنے پر راضی
نہو تو مدعیان کو اختیار ہے کہ مدعا علیہ یا مدعا علیہم کے مال مویشی کو شوبلہ ژوبل کرین لفظ ژوبلہ سے باصطلاح
زبان وزیران اوس مال مویشی وغیرہ حیوانات خانگی کو جان سے مارونیا مراد ہے جو مدعیان مدعا علیہم کے

مال کو بعلت چوری یا غارت گری راہزنی نقصان رسانی مال مبتغہ وارد ضرر رسانی ہمسایہ یعنی تباہ گیرندہ بصورت عدم تعمیل آئین نیکی ہلاک کرین جب اسطرح ثبوت ہوجاوے تو پھر مدعی کا کچھہ استحقاق تاوان وغیرہ نہین رہتا گو اوس ثبوت مین مدعا علیہ کی ایک ہی بہیڈی ماری جاوے بلکہ اگر ثبوت کی نسبت سی مدعا علیہ کے مال مین جاکر تلوار میان سے نکالی جاوے تو بھی مدعی کا شرم وتاوان پورا ہوگیا +

طریق تحقیقات چوری

اگر بجنس مال مسروقہ موجود نہو اور نہ کچھہ دیگر ثبوت ظاہری ہووے مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تو ایسی حالت مین باتمیاز وقت سرقہ اسطرح تحقیقات کیجاوے گی اوّل مدعی دعویدار ہے کہ میرا مال بوقت شب بذریعہ نقب یا اور طرح چوری گیا ہے تب مدعی کو دو گواہ ثبوت سویت یا قراین پیش کرنے چاہیئے بشرط عدم موجودگی گواہان مدعا علیہ منکر کو قران مجید کا حلف دیا جاوے اگر وہ حلف کرگیا تو بری ورنہ چور ہے اگر شخص ماخوذ مشہور بدمعاش یا سارق ہو تو حسب درخواست مدعی گرم لوہا یا گرم پانی سے اوسکو آزمایا جاویگا دوم اگر مدعی کہتا ہے کہ چوری میری دن کو ہوئی مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تب مدعی قرآن کا حلف کرے کہ مجھکو بصدق دل یقیناً معلوم ہے کہ میرا چور یہی ہے تو بس بدون کسی اور ثبوت کے مدعا علیہ مذکور پر جرم ثابت ہوکر قیمت مال مسروقہ معہ تاوان وثبت ادا کرنی پڑے گی صرف اسقدر رعایت ہوگی کہ قیمت مال مسروقہ دوگونہ نہین لی جاوے گی +

پاداش ڈاکہ زنی وراہ زنی

اگر کوئی وزیر اپنی قوم مین سے کسی کی بہیر یعنے قافلہ کو جو موسم گرما کے شروع مین کوہ شوال و برمل وغیرہ کو جاتے ہین یا واپس آتے ہین لوٹ لیوے یا دست اندازی کرکے نقصان پہونچاوے یا کسی گانو یا کثیر دے سی بطور غارت گری کچھہ مال لے جاوین تو اوس بہیر یا گانون مین سے ہر ایک شخص شاملاً یا منفرداً اختیار رکھتا ہے کہ مرتکبان مین سے ہر ایک کی مال مویشی از قسم شتر گھوڑا گائی بہیڈی بکری جو ملے اوسکو ہلاک کرکے رسم شورہ پورہ کرے جب اسطرح شورہ ہوجاوے تو مدعیان کی شرم یعنی ہتک عزت اور مدعا علیہم کے جرم کا مبادلہ ہوجاتا ہے الا

مال غارت شدہ کا پورا یعنی حق بدستور مرتکبان کے ذمہ رہتا ہے بصورتیکہ قبل از ارتکاب رسم زوبلہ دعا علیہم صلح
کرنی چاہین تو اسطرح ممکن ہے کہ بعوض شرم وجرم اٹھارہ عورتین جنمین سے نو زوولی یعنی زائیدہ شدن اور زنیہ
یعنی جوانتک پیدا نہین ہوئین مدعیکو دیوین اگر عورتین نہ ہون یا کمین تو فی عورت زوولیہ مت[۳۲] روپیہ اور
فی شیہ غیر زائیدہ وبیت جمابطور زاغہ مدعا صل مال مسروقہ دعویدار کو دیکر چھوڑا دین مگر ملحوظ رہے
کہ اس زاغہ کے معاوضہ مین بھی اوسیطرح جنس کا اکثر خرچ ہے جیسا کہ خون بہا مین ✦

پاداش نقصان سانی مال

اگر کوئی شخص قوم وزیر مین سے کسی کے مویشی کو بذریعہ زہر دہی وغیرہ تلف کرے تو مطابق آئین چور کے
اوس پر پیش ہونا چاہیئے اگر درختان میوہ دار کے کاٹنے سے نقصان ہونچا ہو تو فی درخت مین دار سو روپیہ
زاغہ ہے اور کوٹہ یا کشتر دی لوا گنکا دینے کے بدلہ مین بھی ایک سو روپیہ معین ہے علاوہ اسکے قیمت مال سوختہ
کی مرتکب کو دینی پڑی گی اگر اوس آتش زدگی مین کوئی آدمی مرجاوے تو مجرم پر جرم قتل عمد عاید ہوکر آئین قتل
کے مطابق تعمیل ہوگی مگر اسمین اتنی شرط مطلوب ہے کہ مرتکب کو ارتکاب کے وقت اتنا معلوم ہو کہ جس کوٹہ یا کشتر
مین آگ لگاتا ہون اس مین انسان خفتہ یا بیدار موجود ہے ✦

طریق بدرقہ

بدرقہ لفظ مشہور ہے جب کوئی شخص راہگذر خواہ کسی مذہب یا قوم کا ہو اور وہ کسی وزیر کو کچھ معاوضہ دیکر یا دوستانہ
بطور بدرقہ ہمراہ لیکر انکے ملک کے راستہ پر جاوے اور اوسکے مال یا جان کو کوئی وزیر باوجود موجود اور مانع ہوئے
بدرقہ کے نقصان پہونچاوے تو اوس بدرقہ اور اوسکی قوم کا مرتکب پر مثل آئین غارت گری استحقاق بدلہ
لینے کا ہوتا ہے وزیری بدرقہ ہر بہت اعتبار نہین چاہیئے ✦

ہمسایہ داری

سوائے رعیت ہمسایہ کے یہہ لوگ اوسکو بھی ہمسایہ کہتے ہین کہ جو شخص دوسری جگہ کوئی جرم کرکے بھاگ کر کسی
قریہ وزیران مین جا پناہ لیوے طریق ایسی ہمسایہ ہونے کا یہہ ہے کہ شخص مفرور ایک گوسفند ذبح کرکے گانو یا
دہندہ کے ملک یا اور معتبران دیہہ کو کہانا کہلا کر اونسے کہتا ہے کہ مین نے فلانے آدمی کا یہہ گناہ کیا مثلاً قتل یا

چوری یا زناکاری یا عورت بہگا لانا اب مین تمہارا ہمسایہ ہون جس جس شخص نے اوسکی روٹی کہائی تہی وہ ہر ایک
فرداً اور شاملاً اوسکو اپنا ہمسایہ سمجہکر شرم شریک ہوجاتا ہے اگر وہ مفرور اونکا ہم قوم ہے تو جہان تک ممکن ہو
صلح کرانے کے واسطے حسب آئین وزیری کوشش کرتے ہین اگر صلح نہ ہو اور بحالت ہمسائگی اوس مجرم مفرور
کو کوئی اونکا ہمقوم نقصان اور ضرر پہونچاوے تو اوس شخص پر ہمسایہ والون کا شرم جیسا کہ غارتگری کے
جرم کے واسطے ہے ویسا ہی ہوگا سوائے مجرمان مفرور کے دوسرے قسم کا ہمسایہ وہ ہوتا ہے کہ جسکا کچہہ حق بموجب
قواعد آئین وزیری کے یا قرضہ یا زمین کسی دوسری اپنی ہم قوم سے لینا ہو اور وہ شخص تمرد سے ادا نکرے یا کسی
فعل کا مرتکب ہوکر بموجب دعوی مدعی فیصلہ اوسکا حسب رواج وزیری نکرے تب وہ مدعی کسی زبردست آدمی
یا قوم کا اوسی رسم کے ساتہہ جیسا کہ اوپر درج ہے ہمسایہ بنکر انتقام اور بدلہ اونکی مدد سے لیتا ہے کچہہ شک نہین کہ
کہ ہمسایہ گریکا ننگ اس قوم مین بہت ہے اور اسکی باعث سے اونکے اور ناحقون مین یہہ بہی ایک بڑا ناحق ہوتا ہے الا
اونکی اپنے قوم کے ربط وضبط کے واسطے اور آئین مروجہ کی تقویت کیواسطے مفید ہے کیونکہ جب ایک شاخ مین سے کسی شخص
نے گناہ کیا تو دوسرے شاخ والے اوسکو مدد دیکر اخراج ملک اور نقصان سے بچاتے ہین اور اونکے دباؤ سے صلح بہی
ہوجاتی ہے اور آئین کی تعمیل مجبوراً بہی کرنی پڑتی ہے +

جرایم متعلق نکاح وطریق حراست عورات

پاداش زنا

اس قوم مین زنا کے جرم قبیح کو قتل کے برابر سمجہتے ہین اسواسطے مباح ہے کہ جب وارث عورت مثلاً شوہر یا بہائی اوس
عورت کو کسی شخص کی ساتہہ زنا کرتا ہوا یا ایک لحاف مین سوتا ہوا دیکہے تو ہر دو زناکار کو جان سے ہلاک کردیوے الا
اگر خاص مطابق صورت ہائے بالا زناکاری مین نہ دیکہے مگر قوی یقین اونکی بدکاری کا ہو یا کہ عورت منکوحہ یا غیر
منکوحہ کو وارثان کے گہر سے بمراد بدکاری بہگا لیجاوے تو یہہ رواج ہے کہ اوس عورت کو جان سے مار دیا جاوے اور
مرد کا جب موقعہ ملے ناک یا پانو کاٹ دیا جاتا ہے اگر ایسی صورت واقعہ ہو کہ عورت کو شوہر بعلت بدکاری مار دیوے
اور اوسکے آشنا مرد کو حسب شرح بالا ضرر شدید نہ پہونچاوے تو اوس عورت کے بہائی یا باپ اوس شوہر پر یہہ دعوی
کرسکتے ہین کہ یا اوس مرد متہم کا ناک کاٹو یا ہمارا نیم مڑے کا قرضہ تمہارے پر ہے اور اس دعوی پر اونکو اختیار ہے
کہ اگر وہ نیم مڑے کا پور یعنی حق ادا نکرے تو اوس شوہر کا ناک یا پانو کاٹ دیوین اسباب سے اکثر امر وزانی بدون

ناک کٹی نہیں بچ سکتا البتہ ہو سکتا ہے کہ مرد متہم بعد مارے جانے عورت آشنا کے چھ سو روپیہ کی جنس بطور جرم
دیکر صلح کر لیوے اوس جنس مین نصف شوہر کا حصہ ہے اور نصف والدین عورت کا ایسی صلح
کرنے پر اوس زانی کا ناک یا پانو بچ سکتا ہے +

آئین بمقدمات در غلانیدگی عورت

اگر عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کا بھگا لیجانیوالہ صلح کرنی چاہے تو دمڑہ نیک یعنی خون بہا کے برابر ایکہزار
دو سو کی جنس جس مین بعاوضہ عورت مفرورہ و جوان عورتین ضرور ہونی چاہیئے مدعی وارث یا شوہر کے
تئگے ادا کر کے کلی برات حاصل کر سکتا ہے جب اسطرح صلح ہو جاوے تو شوہر اوس عورت کو طلاق دے
دیتا ہے اور اوسکا آشنا، فرار کنندہ اوس سے نکاح کر لیتا ہے اگر بجنس عورت واپس دیجاوے تو بھی شرم
یعنی تبگ غرت دیا داش برم مین چھ سو روپیہ کی جنس کم حیثیت کے زیادہ وبیش پر دیجاوے گی اگر نہ دیوے تو
ناک کٹوائے اور جب ناک کٹا تو عورت بھی ماری جاوے ورنہ ناک کٹا کا مدعلیہ ہو کر اوسکو شرم دیوے +

استحقاق حراست عورت

نا کنخدا دختر کو باوجود بلوغت اور بیوہ عورت کو باوصف آزادی مطلق اختیار نہین ہے کہ بدون رضامندی
اپنے وارثان کے کسی غیر شخص سے بمرضی خود نکاح کرین اگر کوئی ایسا کرے تو اوسپر موجب آئین بھگا لیجانے عورت
کے فتوی دیا جاوے گا نا کنخدا دختر کا ولی باپ یا بھائی یا چچا اور بیوہ کا شوہر متوفی کا بھائی وغیرہ میراث
خور زینہ سرپرست ہوگا اگر ناطہ نسبت کے بعد مرد منسوب مے جاوے تاہم اوس دختر منسوبہ کو بطور میراث وارثان
شخص متوفی اپنا حق سمجھتے ہین اکثر ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ منکوحہ یا منسوبہ بیوہ کے معاوضہ مین وارثان شوہری
سے لیکر تک زر نقد خواہش مند سے لیکر اوسکو دوسری جگہ نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہین الا اگر
شوہر متوفی کا بھائی اوس بیوہ سے نکاح کرنے پر مستعد ہو تو اول اوسی کو مقدم اوسکا سمجھا جاتا ہے اور وہ بیرحم بھائی
اپنے عزیز دوست کا حق برادری بعد وفات اوسکے اسطرح بجا لاتا ہے +

طریق تعمیل قواعد آئین

واضح رہے کہ جتنے قواعد آئین کے ہر ایک امر کے متعلق لکھے گئے ہین اونکی تعمیل کے واسطے کوئی حاکم یا رعب حاکمانہ

نہین ہے انکی رواج کے قواعد حسب حالات اون کے ایسی ہین کہ وہ فریقین کو تعمیل کرنے کے واسطے خود رغبت دلاتے ہین خصوص مدعا علیہم کو خوف انتقام سخت جو پشت ہا تک اوسکے لینے کا استحقاق مدعیان کو ہوتا ہے جلد صلح ہونے کی خواہش دلاتا ہے اور نیز دباؤ اونکا جنکے پاس مدعی واسطے تعمیل کرانے آئین کے ہمسایہ کا جاتا ہے عمدہ تقویت ہے +

جو زر معاوضہ یا تاوان

بموجب آئین صلح مدعا علیہ قبول کرے مگر پیچھے سے بسہل انگاری یا تمرد انکرے تو وہ حق بمنزلہ قرضہ دیوانے کے ہوجاتا ہے اور جیسا کہ قرضہ کے معاملہ مین بعد ثبوت بصورت عدم آدائے مدعی اختیار رکھتا ہے ویسا ہی واسطے وصولی اس زر مقررہ کے بھی مجاز ہے کہ اگر اپنی جرات رکھتا ہو تو زر مطلوبہ کی تعداد تک مدیون کا مال مویشی یا دیگر جایداد منقولہ خواہ چوری یا زوری لے جاوے اگر اپنی قوت نہو تو کسی دوسری شخص زبردست کا ہمسایہ بنکر اونکی اعانت سے تعمیل کرا وے اسطرح کے حقوق مین مدعا علیہ مدیون کا مال جسطرح بن سکے لے جاوے تو اوسکو بزبان خود شوشہ کہتے ہین اگر شوشہ بمعنی مبادلہ مین چوری کرکے مال لیجاوے تو بھی یہ فعل داخل جرم نہین ہے اگر تعداد واجب الطلب سے زیادہ قیمت کا مال شوشہ مین لیجاوے تو وہ بطور سالہنگ بمنزلہ گرو مدعی کے پاس رہتا ہے جب مدعا علیہ زر مقررہ دیدیوے تو بجنس مال واپس لیجانیکا استحقاق رکھتا ہے +

طریق حلف

عموماً اس قوم مین حلف قرآن مجید کا اس تقریر سے کیا جاتا ہے کہ اول مجھی خدا پاک کی اور پھر اس قرآن اور اسکے معنون کی قسم کھاکے کہ مین فلانی بات مقصودہ سچ کہتا ہون اور طریق حلف یہہ ہے کہ مسجد مین یا کسی اور صاف نمازی جگہہ مین چادر بچھاکر اوسپر قرآن شریف رکھا جاتا ہے اور حلف بردار بعد وضو اوس قرآن پر ہاتھہ رکھکر تقریر حلفانہ کرتا ہے علاوہ اسکے جیسا کہ پورانے زمانہ کے بعض سادہ لوح قومون مین آگ اور پانی سے آزمایش کرنے کا رواج تہا اوسکی قریب قریب اس قوم مین بھی گرم لوہا اور گرم پانی سے جسکو اپنی زبان مین کہیاڑ و توڑہ کہتے ہین آزمانے کی رسم ہے الاخصوص مقدمات چوری مین اور اون مدعا علیہم سے

کیواسطے کہ جنکی بدچلنی اور بدمعاشی عام مشہور ہوا اور حلف قران جھوٹہ پر اوٹہانے سے کچھہ باز نہو
جب ایسے مدعیہ کو مدعی اسطرح آزمانا چاہے اور ملک دیہہ اوسکی بدچلنی کی تصدیق کرے تب کنہیا یا
تودہ سو اوسکو آزماتے ہین کہیا ڑیہہ ہے کہ بقدر ایک روپیہ کلدار کے آہن مدور بنا کر اور دوکان لہنگر
مین رکہکر اوسکو اگ دیتے ہین اور جب گرمی سے سرخ مانند آتش کے ہوجاوے تب اوس مرد مشتبہ کے
اول سب پانچات انگلیون کو سمیٹ کر مٹہی بندہوا سطرح ایک پتہ اپہوڑ کر اوسکا بدن کی تلاشی اسواسطے کرلیتے ہین کہ
شاید کوئی تعویذ محافظ سوخت آتش اوسکے پاس نہو جب یہہ سب ہوچکا تب اوس مدعا علیہ کے
دست راست پر سہت قطعہ چھوٹے چھوٹے کاغذ قطر کر رکہدیتے ہین اور اوسکے اوپر کف دست پر فوراً
دوکان سے سرخ شدہ لوہا نکال کر رکہتے ہین اور اوس مرد کو درمیانہ چال سے نہ بہت جلد اور نہ بہت
ہفت قدم چلاتے ہین جب ساتوین قدم پر پہونچا تو لوہا ہاتہہ سے ڈالدیتا ہے دو شخص ملک اس بے انصافی سے
اوسکے ہاتہہ کو دیکہتے ہین اگر اوس آہن کی آگ نے وہ بہت پارچہ کاغذ جلا کر اوسکے ہاتہہ پر بھی داغ سوختگی ڈالدیا ہے
بدون کسی اور ثبوت کے اوسپر چوری ثابت ہوگئی تودہ کا اصلی معنی گرم ہین مگر اس جگہ یہہ مراد ہے کہ ہانڈی مین
اسقدر پانی گرم کرکے کہ جس سے زیادہ گرم ہونا غیر ممکن ہو شخص مشتبہ کو کہا جاتا ہے کہ دست راست کے تین انگشت
سے تین دفعہ اوس گرم شدید پانی کو چولہو مین ڈالکر اوس ہانڈی مین سے باہر پہنکتا جاوے اگر اس استعمال سے
اوسکے ہاتہہ کی انگلیون پر آبلہ پڑگیا تب اوسپر جرم ثابت ہوا ورنہ بے گناہ سمجہکر بری طرفہ کیا یہہ ہے کہ اس
آزمایش کی صدق پر اونکا خوب اعتقاد ہے اور کہتے ہین کہ جو بی گناہ ہو اوسکو آسیب نہین پہونچتا اور جو
گناہ ہو وہ کبہی نہین بچتا +

حال تقسیم ملک

ابتدا مین اتمان زئی احمد زئی مسعود ہر سہ شاخ کلان کی باہم تین حصہ مساوی پر اپنا موروثی پنار تقسیم
نہا الا جب مسعود ان دو قومون سے علیحدہ ہوکر ملک مقبوضہ اور مرد و تینی پر قابض ہوگئی تب سے اوسکا
تعلق تقسیم انسے کچہہ نرہا اتمان زئی اور احمد زئی کا آپسمین نصفا نصف حصہ ہے اگر کوئی جدید علاقہ دونو
قومین متفق لشکر کشی کرکے لیوین تو اوپر سے دو حصہ کرکے آپسکی شاخون مین اسطرح تقسیم کرینگے کہ قوم اتمان زئی
مین شاخ ولی خیل ایک حصہ شاخ میت خیل ایک حصہ شاخ ابراہیم خیل ایک حصہ اور فرقہ احمد زئی مین

نصف پاسنی یعنے پہاڑ کی رہنے والے اور نصف کشینے یعنے نیچی تہل کا رہنے والے اور راوس اپنی اپنی
نصف کو اپنی شاخون مین حسب حصص ذیل تقسیم کرتے ہین
اول پاسنی زئی خیل ایک حصہ گنگی خیل ایک حصہ توجی خیل ایک حصہ خجل خیل خانیا خیل ایک حصہ سر کے خیل ایک حصہ
دوم کشینے - سپیر کے ۲ حصہ - ماتہی خیل ۲ حصہ - بیزن خیل ۱ حصہ عمرزے ۱ حصہ پانیدہ خیل ہین خیل ۳ یا
- یعنی پاسنی اپنے نصف حصہ کو پانچ حصہ پر اور کشینی دوسرے نصف کو پونے نو حصہ پر تقسیم کرتے ہین قوم مسعود
اپنی فرقہ مین تین جگہہ حصہ کرتے ہین بہلول زئی ایک حصہ علی زئی ایک حصہ شمن خیل ایک حصہ واضح
رہے کہ انکی حصص باستحقاق کرسی نامہ مورث اعلی نہین ہوتی بلکہ قوغ کے لحاظ پر ہوتے ہین لفظ قوغ سے
مراد خرچ تورہ یعنی لشکر کشی و مہمان وغیرہ ہر قسم کا نقصان جس جس شاخ نے بوقت ملک گیری اول یا
تہا اوسی مطابق حصہ پاتی ہی اکثر ایسا ہے کہ قوغ مین ایک شاخ کا حصہ دوسرے شاخ کے شامل ہو
گیا ہی اور پہر ایک شاخ نے آپسمین خانگی ویش یعنے تقسیم کے واسطے بموجب کرسی نامہ چھوٹے حصص
جنکو زبان پشتو ڈڈی کہتی ہین بلکہ کہی ہین اور ہر ایک شخص یا ڈڈی یعنی حصہ کہاتا ہے اور راوس حصہ مطابق
نفع نقصان کا شریک ہوتا ہے اور تعداد ڈڈی کی غیر معین ہی اول وقت مین ڈڈی ہر ایک مرد لڑنیوالے
اور لڑائی کے خرچ کرنیوالے کے حساب پر فی کس ایک ڈڈی مقرر ہوتی تہی اور پہر جس خاندان کی
اولاد بہت ہوگئی تو اوسمین وہ ڈڈی یعنی حصہ بہت چھوٹے حصص پر منقسم ہوگئی اور ان چھوٹی حصص کو توبے
ڈڈی یعنے جدید حصہ کہتے ہین اور جس خاندان مین اولاد کم ہوئی اونکے ڈڈے سالم رہی یا تہوڑی جگہہ پر
منقسم ہوئی غرضکہ مقدار ڈڈے اور پر تعداد سرون کی ہے ہر ایک ڈڈے کی تعداد اراضی مساوے
حساب پر نہین ہوتی اور خرچ قوغ حسب رسد ڈڈے کی کرتی ہین ٭

رواج تقسیم میراث

اگر کوئی شخص سوای فرزند نرینہ چھوڑنے کے مرجاوے تو میراث اوسکی باہم وارثان نرینہ حسب حصص
شرع محمدی کے تقسیم ہوگی عورات کو برعکس شرع میراث سے حصہ نہین دیا جاویگا پس جو حصہ بموجب تقسیم
شرعی مونثات کا ہوتا ہے وہ بہی حسب رسد حصص وارثان نرینہ اپنے حصون کے شامل کرلیتے ہین تقسیم میراث

متنازعہ عموماً معرفت ملکان دیہ یا کسی اخوند کے ہوتی ہی بیوہ عورت گرچہ کسی خاص حصہ کی حقدار نہین ہو سکتی الا جبتک اپنی شوہر متوفی کی حق مین بیٹھی رہی تب تک مستحق نان نفقہ اور گذارہ کی ہوگی اور استری دہن جسکو بزبان وزیران بن سی کہتی ہین عورت کا مال ہی وارثان شوہر اوس سی کچھہ دعوے نہین رکھتی بعد وفات عورت کی اگر اوسکی اپنے شکم سے اولاد نہو تو عورت کی والدین استری دہن عورت مذکور کے پیچھے خیرات کر دیتا ہی اگر خود رکھہ لیوی تو بہی جایز ہے وصیت یا ہبہ انمین بہت کم ہی اگر شاذ نادر کوئی وصیت کرکے مرجاوی تو اوسکی تعمیل بہی کم ہوتی ہی ؛

تنازعات اراضی

جہگڑا زمین کا بابت حقیت انمین بہت کم ہی کیونکہ ابتدائی دخلیابی سی اپنی اپنے حصہ پر قابض چلی آتے ہین اور ہر ایک کو اپنی ڈڈے یعنے حصہ بخوبی معلوم ہی البتہ فک الرہن اراضی کی تنازعات ہوتے ہین سو اونکا تصفیہ اس آئین سی کیا جاتا ہی کہ اگر مرتہن ملکیت مدعے راہن سی منکر ہی تو مدعیکو اپنی ملکیت اور رہن کی ثبوت کی گواہ دینے چاہئی بشرطیکہ مدعی ثبوت سی قاصر ہے تو مدعا علیہ اپنی ملکیت کی ثبوت مین گواہ دیوی اگر گواہ نہین رکہتا تو مدعا علیہ منکر کو حلف قرآن شریف کا کرنا پڑیگا جب وہ حلف اسبات کا کرگیا کہ اراضی متنازعہ میری موروثی ہی مدعی کی ملکیت یا رہن سی نہ مین نہ آگاہ ہون نہ میرا باپ مرتے وقت مجکو اطلاع دیگیا تب دعوی مدعی ساقط ہی درحالیکہ تنازعہ نسبت کمی بیشی تعداد زر رہن کی ہی تو اوسکی واسطے مرتہن کو اختیار ہی کہ جسقدر روپیہ حق اپنا سمجھی راہن سی کلام اللہ شریف کے اوپر رکہا کر اوٹہا لیوی ایسی حالت مین راہن کچھہ عذر نہین کرسکتا ؛

تنازعات نسبت قرض

قرضہ کے معاملہ مین بہی مدعا علیہ کے انکار کی صورت مین بشرطیکہ موجود ہونے گواہان مدعی یا مدعی خود حلف کریگا یا مدعا علیہ کو دیگا اگر مدعا علیہ حلف نہ کرے تو زر متدعویہ دیدیوے واضح رہی کہ اس قسم کے جملہ تنازعات مالی اور دیوانی مین زیادہ حصر اوپر حلف فریقین کی ہے اور باوجود ایسی خفیف آئین تحقیقات کے کم ناحقی ہوتی ہی جسکا باعث یہہ معلوم ہوتا ہی کہ معرکہ ملکان یا مجمع مردمان دیہ مین جہوٹہ حلف قرآن

کا زیادہ تر بسبب بدنامی عام متنازعین یا گواہان مین سی بہ مجمع عام کوئی شاذ اوٹہاتا ہی ؛

طریق انفصال مقدمات باہمی

یہہ ہی کہ جب باہم دو اشخاص وزیری یا دو شاخ اس قوم مین کسی امر کا تنازعہ از قسم اراضی یا معاملات دیوانی یا فوجداری یا عورت کا ہو جاوے تو اونکو اپنی دوست یا ملک دیہ یا دیگر سفید ریشان موضع فہمائش کرتے ہین کہ اگر خود رضامندی سی فیصلہ نہین کر سکتی ہو تو معرکہ یعنی جرگہ بطور دریمان بمعنی ثالثان پسند کرکے فیصلہ کرالو اور آپسمین جہگڑا نہ کرو اگر جانبین نے تقرری معرکہ منظور کری تو دو یا چار چند اشخاص وزیری اپنی یا دوسری شاخون کے ملک یا معزز منتخب کرکے دریمان مقرر کرتے ہین اور تب وہ معرکہ یعنے جرگہ جمع ہوتا ہے اور جانبین کی دوست اور گوندیدار بہی اپنی اپنے جنبہ والے فریق کے پاس جمع ہوتی ہین اور ہمیشہ گوسفند ذبح ہوکر اہل جرگہ وغیرہ حاضرین کو فریقین کہانا دیتی ہین معرکہ یعنے جرگہ وزیری کا خرچ خوراک فریقین کی حیثیت سی بہت زیادہ ہوتا ہے کبہی کبہی ایسی خرچ کی تعداد دو تین سو روپیہ تک پہونچ جاتی ہی علاوہ از ثالثان اور گوندیداران طرفین عام لوگ وزیری معرکہ کی خبر سنکر نانخوری کیواسطی گروہ در گروہ چلی آتی ہین اور متخاصمین ایسی فضول لوگون کو بہی بحصہ مساوی بانٹ کر کہانا کہلاتے ہین اور کسیکو آنے یا کہانا کہانے سی منع نہین کر سکتی اگر منع کرین تو بدنامی اور سبکی ہوتی ہے جو فریق کہانا دینی اور خرچ معرکہ سی انکار کرے تو اوسکی نسبت اکثر یہہ فتوی دیا جاتا ہی کہ اسمقدمہ مین یہہ جہوٹہا ہی ورنہ خرچ کرنے سے گریز نہ کرتا اور دریمان یعنی ثالثان جرگہ کو ہمیشہ عمدہ کہانا اپنی قسم کے کہانون مین سی ملتا ہی یعنے لحم گوسفند اور روغن زرد برنج یا اکثر گندم کی روٹی کی ساتہہ دیا جاتا ہی الغرض اسطرح کے نان خوری تب تک رہتی ہی جب تک کہ دریمان فیصلہ اخیر نکرین اور وہ عمداً طول دیتی ہین جب اہل جرگہ کی مرضی واسطی فیصلہ ہوئے تب وہ فریقین کا بیان زبانی معرکہ مین سنتی ہین اور بعد سماعت تقریر کے اونسی پوچہتے ہین کہ تم ہر دو ہمکو واک یعنے اختیار دیتی ہو کہ جسطرح مناسب سمجہین فیصلہ کر دیوین اگر وہ اختیار دیدیوین تو بلالحاظ آئین خود بطور صلح ایک تجویز رضامندی جانبین کر دیتی ہین اگر وہ اختیار صلح نہ دین تو بموجب مسئلہ شرعی جو بمدد ایک اخوند کے

سمجھا جاتا ہے یا بموجب آئین وزیری اپنی فیصلہ کی تجویز اہل معاملہ کو سنا کر جرگہ برخاست ہوتا ہے اگر
دس تجویز سے تخاصمین رضامند ہین تو یہہ فیصلہ قطعی ہے اگر ایک فریق تجویز دریمان سے ناراض اور
اپنی حق مین بی انصافی سمجھتا ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ دوسرے جگہہ کی دریمان یعنی معرکہ سے اس تجویز
کی نظر ثانی کراوے اگر دوسرا معرکہ بھی پہلی دریمان کی رای سے اتفاق کرے تو پھر فیصلہ قطعی ہے
اگر اونکا رائی پہلی تجویز سے مخالف ہو تو زبانی وجوہات ناقصی فیصلہ سابق اور نظیرین شکست چند
فیصلہ جات ماضی ظاہر کرکے اپنی تجویز جدید بیان کرتے ہین اور پھر اوس تجویز سے بھی فریق
ناراض کو اختیار رد و عدم تعمیل کا ہے بصورتیکہ کوئی فریق اول یا ثانی نے دفعہ تقرر جرگہ
دریمان سے انکار کرے اور یا بموجب آئین وزیری یا شرع محمدی انفصال مقدمہ نہ کراوے
تو دوسرے فریق کو اختیار ہے کہ بذریعہ بدی یعنے دشمنی اوس کے مال اور جاداد سے
بدلہ لیوے یا نقصان پہونچاوے اگر وہ مظلوم خود کم زور ہے اور بدلہ نہین لے سکتا تو دوسرے
زبردست قوم یا شاخ مین جاکر گوسفند ذبح کرتا ہے اور خود اور نیز جاداد
وشے متنازع فیہ مثلاً زمین یا مویشی یا روپیہ یا عورت جسپر تنازع ہوا اون
لوگون کا ہمسایہ بنا تا ہے جب ہمسایہ بن چکا تو پھر اوس کا شرم یعنے ننگ
اونکو ہو جاتا ہے جن کا ہمسایہ بنا اور وہ لوگ دوسرے فریق کو کہتے
ہین کہ اس مدعی ہمارے ہمسایہ کی ساتھہ فیصلہ شے بدعا بہ از روئے آئین
وزیری یا
یا شریعت کرو اور نا فیصلہ جاداد متنازعہ سے جو ہمسایہ ہو چکی ہے غرض نہ رکھو اگر تو اونکی دباؤ سے فیصلہ معتدل ہو جاتا
ہی ورنہ آپسمین دشمنی شروع ہو کر ایک دوسری کا مال جو ہاتھہ آوی غنیمت کی طور سمجھا جاتا ہی اور اگر اوس
ہمسایہ کی مال یا جان کو دوسرے فریق کی جانب سے بایام ہمسایہ گری نقصان پہونچے تو جنکا ہمسایہ ہوا تہا
اونکا شرم اور ہرجانہ نقصان پہونچانیوالی پر مثل غارتگری کی ہوتا ہی جسکی تعداد اوپر درج ہو چکی ہے غرض
لہ سب سے آخرے طریق فیصلہ کا دشمنی اور زور ہے جو شخص بردست ہوا وہ غالب آیا مگر اس طریق کی اختیار
کرنیسے پہلے بہت کچھہ تدابیر فیصلہ کیواسطی کیجاتی ہین اور گرما کی موسم مین جب یہہ لوگ پہاڑ مین جمع ہوتے

ہین تو وہان سرد جگہہ اور فرصت کی ایام مین زیادہ تر معرکہ وانفصال تنازعات کا کام ہوتا ہی اور اکثر بسبب خوف ایزادی خرچ ونقصان فیصلہ اول پر اکتفا کرتے ہین ؛

ستر وزیر یعنی کلان وزیر

قوم اتمان زئی وزیری مین سی شاخ ممیت خیل اور مدی خیل فرع توری خیل اور پیپلی کابل خیل کو باصطلاح خود ستر وزیر کہتی ہین اور نیز انہین تین خاندانون کو بزبان پشتو خود دری لغرے خواہ دری لغری جسکا لفظی معنی تین چہولے ہین مگر مراد اسکی تین دودمان بمعنی خاندان سی ہی اگر کوئی سنگین مقدمہ ہو یا جو فیصلہ نہو سکے یا کسی مسئلہ آئین مروجہ مین اتفاق نہو اور دریمان یعنی منصف مختلف فیصلہ کرین تو یہہ تین دودمان ستر وزیر مین سی جو آدمی آوے یا اوسکے پاس واسطی تجویز کے فریقین جاوین اور جو فیصلہ اور تشریح مسئلہ آئینی ان تین دودمان کا ثابت کردیوی وہ پہر قطعی ہی گویا آئین وزیرے کے مجتہد اعلی وہ تین لغری کے خاندان ہین اور سبب اس پیشوائی اور ہونی اختیار قطعی فیصلہ کا ہر سہ دودمان کو یہہ ہی کہ آئین وزیرے کی موجد ان تین خاندان کی مورث تہی جیسا کہ ابتدا مین ذکر ہوا ہی ؛

حال ملکان

قوم وزیری مین انتخاب عہدہ ملکی کیوقت کچہہ موروثیت کی پابندی نہین ہی گرچہ لحاظ موروثی خاندان کا بہی کچہہ ہوتا ہی مگر اصل مین مستعد آدمی کیواسطی کوئی امر مانع نہین ہی کہ وہ ملکی کا نام اپنی واسطی حاصل نہ کرسکے شہ میٹرتیہ یعنے خوب مردی جسکی ذریعہ سی ملکی کا نام حاصل ہوسکتا ہی یہہ ہی اول ماشام تورہ یعنی شام کی تلوار جس سی مراد مہمان کو روٹی دینا ہی دوسرا آدمی زیرک یعنی ہوشیار ہو اور معرکہ یعنی جرگہ مین گفتگو ہوشیاری اور دلایل سی کری اور اپنی قوم کے بہبودی اور نگاہبانے ہر حال مین ملحوظ رکہی اور رشوت خور بہی نہ ہو اور سخن کا پختہ ہو تو ایسی شخص پر قوم کا اعتبار ہوکر باسم ملکی اپنی شاخ کا پیش رو ہوجاتا ہی اور موروثی ملک کا خاندان جو اوسکے لیاقت کی برابر نہو وہ اوسکا مطیع ہوجاتا ہی اور تغیر وتبدل ملکی سی آپسمین دشمنی کم ہوتی ہی کیونکہ اوسمین کچہہ آمدن یا فایدہ نہین ہی اور اسیطرح جب اوس پہلی مستعد آدمی کی اولاد سی کوئی لایق نرہی تو اوسی شاخ کی دوسرے خاندان سی کوئی پیدا ہوجاتا ہی اور یہہ دستور

کا اسبات کا شاہد ہی کہ آپسمین جملہ برابر اور یک رنگ بھائی سمجھتے ہین ملک کا اختیار سوای فراہمی معرکہ بہت تھوڑا ہے اور جرگہ مین بھی بلا اتفاق اکثر اہل جرگہ بخصوصیت ملکی کچھہ اختیار نہین ہی اور اپنے قوم کے فریقین مین بہ لحاظ ناراضگی کسی فریق کے بلا استعمال ثالثان دیگر بارضامندی فریقین فیصلہ نہین کرتے اگر کسی انتظام عام کیواسطے اہل جرگہ کوئی تجویز کرین تو وہ تجویز ملک اپنی قوم کو سناتا ہی لڑائی کی تجویز کے تعمیل اور فراہمی قشون ستر امیر اور حلوشینکان کی معرفت ہوتے ہی ملکان کو سوای روٹی اور کچھہ آمدن نہین ہی جسکا ملک مہمان ہو تو اوسکی واسطے اکثر گوسفند ذبح کیا جاتا ہی فی الحال نجیب خان ولد سوہان خان قوم احمد زی کا اور آدم خان قوم اتمان زی کا بڑا ملک ہی باقی ملکان کے نام شاخوار فہرست تعداد اور شمار اقوام سی معلوم ہونگے ؛

رواج ناطہ یعنی نامزادی

عہد نسبت کا یہ طریق ہی کہ مرد کی والدین کی طرف سی ایک ہم قوم آدمی معتبر عمر رسیدہ والدین دختر کی گہر واسطی درخواست ناطہ جاتا ہی اگر وہ ناطہ دینی پر راضی ہوئی تو اوس شخص درخواست کنندہ کو کہتی ہین کہ ساٹھہ روپیہ نہایت سو تک بقدر مقدور جانبین نقد روپیہ جسکو باصطلاح زبان خود جیڑ کہتی ہین لی آؤ تب ناطہ دیا جاویگا یہہ پیغام پاکر روپیہ مطلوبہ پیدا کرکے بہرا ہی پانچ دس آدمی والدین دختر کے گہر جاتی ہین اور ایک دو گوسفند اپنی خوراک کیواسطی ہمراہ لیجاتی ہین بعد فراغت زان شبینہ اوس دختر کے وارث مثلاً باپ یا بہائی کی دامن یا ٹوکری مین شمار کرکے وہ زر نقد جسکا نام جیڑ ہی حوالہ کرتی ہین اوسمین سی حسب درخواست بعض ہمراہیان والدین مرد دو یا چار یا کسیقدر روپیہ واپس کرکے باقی رکہہ لیتی ہین اور گوسفند ذبح کرتے ہین جب یہہ رسم ہو چکے تو عہد ناطہ کا پختہ ہو گیا پہر اوس سی کوئی نہین پہر سکتا بعد اختتام اس رسم کے مرد کی جانب والے آدمی صبح اپنی گانو کو واپس چلی جاتی ہین بعد شش ایک عجیب رسم ہوتی ہے یعنے جب لڑکا اپنی سسرال مین آتا جاتا ہی تب اوسکو ایک گوسفند لیجا کر معہ اپنی چند رفقا کی سسرال کی گہر مین اوس گوسفند کو پکاتی ہین اور خود اور نزدیکان والون کو بہی کہلاتی ہین اس رسم کا نام خزنڑہ یعنی گدہا باندہنا کہتی ہین اور جب گدہا باندہا گیا تو اوسی صبح جس برتن مین اوس لڑکا منسوب نے روٹی کہائی اوسمین دو تین روپیہ ڈالدیتا ہے اور اوسکے

معاوضہ مین سسرال یا ایک انگشتری نقرہ یا ایک لونگے یا ایک جوڑہ پاپوش یا ایک رومال یا رچہ سفید چسپر سرخ ریشم کا کام ہوتا ہی دیتی ہین اور پہر خوشی کی رسم جو ایکدوسرے کے والدین یکدیگر کے گہر مین جاکر روٹی کہاتی ہین پورہ کرکے ناطہ کی رسوم کو ختم کرتے ہین اس قوم مین عہد شکنی ناطہ کی تنازعات بہت ہی کم ہوتے ہین ؛

طریق بیاہ ونکاح

یہہ دستور اس قوم مین اچہا ہی کہ جبتک مرد وعورت بالغ نہون تب تک شادی نکاح نہین کرتے جب دونون طرف حد بلوغت کو پہونچے تب ایکروز شادی کا معین کرکے مرد والی گانو سی نے نہریافی آدمی جو برات کی ساتہہ جاوی ایک اوڑنے یعنی ایک پیمانہ غلہ مکی یا گندم جسکا وزن عموماً دو سیر ہی لیا جاتا ہی اور جسدن برات جاوی اوس سی پہلی کچہہ غلہ یا آرد یا مکی کا دلیہہ جیسا جسکا مقدور ہوا اور ایک یا چند گوسفند اور کسیقدر تند سیاہ اور اوس دولہن کی یارچات لیکر نین چار عورات اور پانچ چہہ مرد روانہ ہوجاتے ہین اور اوس دختر والون کے گانو مین پہونچکر روٹی اوس جنس سی جو ہمراہ لیجاوین طیار کرتے ہین اول اوس طعام مین سی سکنائی دیہہ مسکونہ دختر کہاوین گی اور اوسکے بعد شام کیوقت برات جسمین تعداد آدمیون کی حسب حیثیت جانبین کم وبیش ہوتے ہی جا پہونچتی ہی اور پہر اور سوٹون کی زدعورات اور طفلان دیہہ سی کہاتی ہوئے گانو مین داخل ہوکر وہ کہانا جو پہلے انکی اپنی طرف کی آدمی جاکر پکاتی ہین کہاکر نندارہ یعنی تماشا دیکہنی اور مردون کی ناچنی کا تمام رات ہوا کرتا ہی چہارپائی یا لحاف یا اور کسیطرح کی خدمت مہمانی کا دستور نہین ہی موسم سرما جاڑے کے تکلیف آگ کی تپنی سی کم ہوتی ہی صبح وقت اگر والدین دختر صاحب مقدور ہوئی تو ہر ایک جاجی لوخشک روٹی یا مکی کا دلیہ ماتہہ مین دیکر رخصت کردیتی ہین اور اوس عورت کو بدون نکاح پڑہانے کے دولہن کی یارچات پہناکر گہوڑی یا بیل پر سوار کرکے لیجاتے ہین مگر اوسکا شوہر دو یا تین روز سسرالون مین اونکے تسلے خاطر کیواسطے رہتا ہی تیسرے روز اپنے گانو مین واپس جاکر اخوند کو بولاکر

دولہن منظر کے ساتھہ نکاح پڑہا جاتا ہی بعد نکاح کی دسوین یا بیسوین روز عورت اپنے والدین کے گہر جاتے ہی دو ہفتہ کے بعد والدین اوسکے شوہر کے کسی بہائی یا اور رشتہ دار کے ساتھہ اپنی دختر کو اسطرح پر روانہ کرتے ہین کہ بہت سی روٹیان پکاکر ایک آدمی کی سر پر اوٹہوا کر اور ایک یا چند گوسفند یا بیل یا گائی بقدر مقدور دیکر رخصت کرتے ہین اور اس آخری رسم کو سترونیز کہتے ہین وہ روٹیان شوہر کے گانو مین ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے بانٹ دیتی ہین اجرت نکاح خوان غیر معین ہی مگر اکثر ایک روپیہ سے کم دیا جاتا ہی ؛

طریق ماتم داری

اگر کوئی شخص مرجاوی تو دستور ہی کہ بعد دفن کرنے میت کی اوس خاندان یا چھوٹی قوم کی جسکا ماتم ہوا ہو دو سے نومون کی گہر روٹی منقسم ہوکر کہاتی ہین اور اس رسم کو بزبان خود شل گری کہتی ہین اور جب کوئی دور سے مہمان فاتحہ اور تعزیت کیواسطے آتی ہین تو ایک گوسفند یا چند روپیہ ہمراہ لیجاتی ہین اور اوسکی گہر جاکر گوسفند ذبح کرکے وہ مہمان بہی کہاتا ہی اور دیگر لوگ بہی جو احوند میت کو غسل دی اوسکو میت کے پارچات جو اوسنے مرنے کے وقت پہنی ہوئی تہی مزد مین دیتی ہین اور جنازہ کی ساتھہ بقدر مقدور اسقاط مین گوسفند یا بکرے وغیرہ مویشی خیرات کرتے ہین ؛

طریق توره یعنی اجتماع لشکر

جب اس قوم کو کسی دوسرے فرقہ پر یورش کرنی کی ضرورت ہوتی ہی تو ہر ایک شاخ کی ملکان کسی ایک یا چند موقعہ معینہ پر جمع ہوکر دعا خیر کرتے ہین کہ دشمن قوم پر فلانی موسم مین توره یعنی لشکر کشی ہوگی اور ہر ایک قوم کی بالغ آدمی کو اوس لشکر مین آنا ہوگا اور بعد دعا خیر کے اوس معرکہ مین کوئی سید یا پیر یا اخوند یا کوئی اور متبرک آدمی ملک وغیرہ جسکی پرہیزگاری کی لوگ قایل ہون تین پتہر جنکو بزبان پشتو دری کانی کہتی ہین اوپر نیچے رکہہ کر خلے یعنی ایک چھوٹی دہیری بناتا ہی اور سب اہل معرکہ کو مخاطب کرکے کہتا ہی کہ جو کوئی شخص اس جرگہ کے مشورہ کی تعمیل سی انکار یا عمداً پہلو تہی کرے تو یہہ خلے اوسکی پیچہی پڑے یا اوسکو یعنے اوسکو بددعا کا اثر پہونچے اور اوسکا خانہ خراب ہوا اور یہہ بددعا سب اہل معرکہ سی ہوتے ہے

ورسب کہتی ہین کہ پنچو یعنے پانچہون بمعنی کل کی جانب سی یہہ خلے اوسکی پیچہے پڑے جو برخلاف اس
مشورہ اور اقرار کے ہوا اور پہر وہ خلے بنانیوالا ہاتہہ سی گرا دیتا ہی پنچو بمعنے پانچہہ کے لفظ سی اسطرف کے
جملہ پشتون اقوام کی اصطلاح عام مین کل قوم سی مراد لیجاتی ہی مثلاً اگر کوی شخص بیان کری کہ پنچو
وزیرون کی یہہ صلاح ہی یا پنچو بنون یا پنیز و مروت تو اوس سی سمجہنا چاہی کہ وہ کل قوم اس لفظ مین
داخل ہی اور ہر خورد و کلان قوم کے واسطی بجای لفظ کل کے پنچو کا لفظ مستعمل ہے غرض کہ جب
اسطرح دری کاٹی کا خلے بن جاوی تو پہر اوس مشورہ کی تعمیل خوف سی ہر کوئی کرتا ہی اور یہہ لوگ
کہتی ہین کہ اگر کبہی شاذ نادر کوی شخص اس عہد کے مخالفت کری تو اوسکو نقصان مال وجان کا
پہونچتا ہے اور یہہ دری کاٹی کا ہر مشورہ اور عہد مضبوط کی واسطی ضرور بنایا جاتا ہی عموماً یہہ لوگ
اپنی معاند فرقہ پر موسمین مین یورش کرتے ہین یا موسم بہار بماہ مارچ و اپریل اور یا شروع موسم خزان
مین بماہ اکتوبر و نومبر جب موسم موعودہ آپہونچا تو ہر شاخ کا ملک اپنی اپنی گروہ کی آدمی جسقدر کہ جمع
ہوسکین ہمراہ لیکر اوس موقع پر جہان لشکر کا جمع ہونا قرار دیا جاوی حاضر ہوتا ہے اس لشکر کا کوچ
قابل دید ہوتا ہی ہر ایک مرد کی پاس گوڈی چرمی چند سیر آرد خشکہ سی جو ایک آدمی کی واسطی ہفتہ
یا عشرہ کافی ہو بہرا ہوا موجود ہوتا ہے اور ڈہال تلوار پورانی پارچونسی بندہی ہوی اور بندوق
توڑہ دار اکثر ونکی کاندہی پر رکہی ہوی گروہ در گروہ دہل بجاتے ہوی مقام معینہ کو جاتی ہین ؛

تقسیم کار حرب

جب جای مقررہ پر پہونچی تو سب ملکان متفق الرای ہوکر دو ملکان کو اختیار کل دیتی ہین جنکو ستر
ملک یعنی ملک کلان کہا جاتا ہی اور اونکا یہہ کام ہوتا ہے کہ ہر ایک شاخ کو موقع مناسب پر
معین اور نظم و نسق صلح بدی اونکی مرضی پر بشرط اتفاق دیگر ملکان منحصر ہی فی زماننا قوم اتمان
زئی مین مسمی آدم خان مداخیل اور احمد زئی مین نجیب خان ولد سوہان خان سپیر کے ملک
کلان ہین سوای ملکان کلان کے ایک شخص بنام ستر امیر یعنی بڑا امیر مقرر ہوتا ہی اور اوسکی ماتحت
چند شخص بنام کم امیر یعنی چہوٹی امیر نامزد ہوتے ہین اور ہر ایک امیر کے ماتحت بقدر ضرورت بیس

سی لیکر سو آدمی ہوتا ہی جنکو بزبان خود خلوشتہ بمعنی محصل کہتی ہین ستر امیر کی ذمہ یہہ خدمت ہی کہ لشکر
گاہ مین حاضر رہکر بوقت لڑائی حسب ایماء ملکان کلان اپنی رای سی ہر ایک شاخ کو علیحدہ علیحدہ
گروہ مین منقسم کرکی مستعد جنگ کری جدا جدا گروہونمین ہر ایک شاخ کو اسواسطی یکجا جمع رکہتی ہین کہ ہر شاخ
کی مرد ایک دوسرے کی رشک سی نبرد آزمائی کی میدان مین تفوق چاہین اور نیز بہیر اور لشکرگاہ کی حفاظت
کا بندوبست رکہی تیسرا کام ستر امیر کا یہہ ہے کہ جس شاخ کی آدمی سہل انگاری یا انکار تمردانہ سی میعاد معینہ
پر حاضر نہ آوین تو اونکی فراہمی کی واسطی ایک ایک چہوٹا امیر معہ محصلان ماتحت کی تعینات کرے
ان خلوشتون یعنی محصلان کو بڑا اختیار ہوتا ہی شخص انکاری یا غیر حاضر پر بموجب رواج وزیری
یہہ تاغہ یعنی جرمانہ معین ہی کہ اوسکا ایک بیل یا دو گوسفند خلوشتی حلال کرکے کہا جاوین اور
باقی رسد بہی اوس سی لیجاوے گی اگر تاغہ ادا کری اور لشکر کی شمولیت سی بہی انکار کری تو خلوشتون
کو اختیار ہے کہ اوسکا گہر لوٹ لیوین یا جلا دیوین اگر اوس غارت گری کی ارتکاب مین صاحب
خانہ مزاحمت کری تو خلوشتی اوسکو جان سی مار سکتی ہین اور ان سب افعال کا بموجب آئین وزیری
اونپر کچہہ الزام عاید نہین ہو سکتا مگر اونکی بے اعتدالیون کا ستر امیر نگران حال رہتا ہی واقعہ سال
۱۸۶۳ء کی موسم خزان مین شاخ احمدزی و اتمان زئی کے اکثر فرقون نے قوم دوڑ کی فرقہ پائی
خیل پر جو بنون سی مغرب تیس میل علاقہ ڈور کے مغربی حصہ مین رود توچی کے کنارہ پر آباد ہے
اس سبب سی یورش کی کہ اوس راستہ وزیرون کی بہیر جو بموسم گرما شوال کو اور شروع سرما مین
واپس تہل کو آتی ہے فرقہ پائی خیل نے مزاحمت کرکے نوبت کشت خون تک پہونچائی تہی اور تین
سال سے اونکا آپسمین عناد چلا آتا تہا جب تورہ جمع ہوا تو موضع ٹنڈی دیہہ مسکونہ فرقہ دشمن کا
وزیرون نی محاصرہ کرلیا اور باوجودیکہ لشکر وزیری پانچہہ ہزار سی بہی زیادہ تہا اور پائی خیل
محصور پانچہہ سو سی بہی کم تاہم قریب چار ماہ محاصرہ رہا اور وزیر اسقدر جان بچا کر لڑتے تہے
کہ اتنی عرصہ مین فریقین سے کل نو آدمی کام آئے آخرکار وزیرون نے سرنگ لگائی جنمین
سی ایک کی اوڑنے پر اور اپنی باقیماندہ قوم کی مدد سی مایوس ہوکر محاصرین گہبرا گئے اور عین حملہ

کے وقت صلح کرکے وہ گانو وزیرونکو دیکر آپ باہر نکل گئے اور علاوہ اسکی اونسی تین ہزار نقد
بہی لیکر اوس موضع کو مسمار کرکے اپنا جدید گانو بناکر چارسو وزیر ہر شاخ کا اوسمین آباد کیا اور بعد
اس کامیابی کی آیندہ کیواسطی رستہ جاری رہنی کا اطمینان لیکر لشکر وزیری متفرق ہوا جب انکا
لشکر پہاڑ مین جمع ہو رہا تہا تب وزیرونکی دو تین ملک میری پاس بہی آئی کہ سرکار انگریزی
ہمکو کچہہ مدد عطا کرے ورنہ یہہ اجازت تو ضرور دیوی کہ بموجب اپنی رواج کے ان وزیری
قومون سی جو اس موسم کو سرکاری حد کی اندر آباد ہین ہماری چلو پشتی پیش آوین مگر چونکہ سرکار
کو ایسی باہر کی فسادونسی کچہہ غرض نہین تہی لہذا ہر دو درخواست اونکی نامنظور ہوی *

وزیری اسپ اور سواری

واضح ہو کہ وزیر وال گہوڑے محنتی اور جورکش تیز ہوتے ہین قد متوسط اکثر مایل بکوتاہی کوچک سر
کنوتی یعنی ہر دو گوش خوبصورت اور نوک دار سم مضبوط اور پوٹہہ صندوقی وضع ہوتا ہی بنیاد نسل
ان گہوڑونکی باوجود بہت تحقیقات صحیح معلوم نہین ہوتے مگر دو تین گلہ کے گہوڑی مشہور ہین
جیساکہ دغلو گلہ یعنی سارقان والہ گلہ دخدز گلہ تیسرا داور مڑ گلہ اس تین گلہ کی گہوڑے زیادہ
مشہور ہین ایسا قیاس ہوتا ہے کہ پہلی کبہی وزیری لوگ کوئی اچہا گہوڑا چوری کرکے لائی
ہین اور اوسکی نسل سی وزیر وال گہوڑے ہونگی وزیری اسپ وزیرون کے پاس بہت کم
خوراک اور زیادہ محنت کہینچتی ہین اس وجہ سے جب وہ کسی متمول کے پاس فروخت ہوئے
تو خوراک اور خدمت سی جلد موٹی اور خوش شکل اور کام کے لایق بن جاتے ہین محنتی ایسے
ہین کہ تمام روز سواری سی سیر نہین ہوتے مگر فی زماننا انمین اچہی گہوڑے کمیاب ہین قوم وزیری
کی سوار قابل دید ہوتی ہین اکثر پاؤن مین مزری کی چپلی رکاب کو پڑکی ہوی اور کہنہ زین اور کہنہ
و میلہ لباس پر تلوار باندہی ہوی کسی کے پاس بدشکل نیزہ اور کسی کے پاس چہوٹی بندوق اور تفنگچہ
و خنجر ہوتا ہی فی الحال قوم کابل خیل اتمان زی - اور ممیت خیل اتمان زی اور زلی خیل احمد زی
کے بیچ زیادہ گہوڑے اور سوار ہین اور قوم مسعود مین دو سو سے زیادہ سوار نہین ہونگے

سوای تاخت اور ڈاکہ زنی میدانی لڑائی مین انکی سوار کسی کام کے نہین ہین *

طریق اجتماع جہت ارتکاب چوری و غارتگری

اس قوم مین غارت گری اور چوری جبلی عادت ہی خصوص شاخ مسعود اس پیشہ مین نمبر اول ہی ان واردا تونکی ارتکاب مین اونکو اپنی دلاوری کا غرور رہتا ہی رہزنی رستہ ورہ گومل کی علاوہ باستثنا اپنی قوم کی دیگر ہم سوانہ اقوام کی مال کو شکار سمجھتی ہین طرفہ جہالت یہہ ہی کہ سچی گورنمنٹ کی رعایا کی مال مسروقہ کو یہان تک متبرک حلال سمجھتی ہین کہ کفن آخرین بہی اکثر بباعث تعصب اوس سی بناتی ہین ہر ایک شاخ مین چند اشخاص مشہور ہمت والی سارق جنکو باصطلاح زبان خود پیاوڑی بمعنی دلاور کہتی ہین موجود ہین اور اکثر وہ آپسمین ہم راز ہوتی ہین جب کسی جاسوس کی معرفت یا بذات خود آمد کسی قافلہ یا مال مویشی و شتران وغیرہ کسی موقع ممکنہ چوری یا چراگاہ متصلہ کوہ سنی یا دیکہی تو اپنی محرم راز اور ہمراہیونکو جمع کرکے جسقدر آدمیونکی واسطی اوس حرام شکار کی ضرورت سمجہی اونکو تیار کیا جب دس آدمیونسی نیچی گروہ بوقت شب بارادہ چوری جاوی تو اونکو غلہ جمع لفظ غل یعنی چور کہتی ہین اور اوس سی زیادہ سو تک کے گروہ کو غدی کہتی ہین اور اسکی اوپر تڑاک بولتی ہین اور جس غدی اور تڑاک مین سوار بہی شامل ہون تو بعد ارتکاب جرم اوسکو تاخت بولتی ہین جب دو سو سی زیادہ آدمی تاخت کی واسطی جمع ہون تو اوسکو لشکر کہا جاتا ہی ان گروہونکی سرکردگی عموماً پیاوڑی یعنی دلاور آدمی کو ہوتی ہے جب گروہ مذکور اپنے پہاڑ سی بارادہ چوری و ڈکیتی میدان علاقہ سرکار کی طرف روانہ ہوی تو جس جگہہ اونکی اپنے پہاڑ کی حد ہے وہان چند ہمراہیان کم دل جنکو بزبان پشتو وزیری خارباٹی یعنی دیدہ بان کہتی ہین چہوڑکر سب فالتو اسباب از قسم پارچات فضول اور پائی پوش وغیرہ اونکی حوالہ کرجاتے ہین اور باقیماندہ تلاش جرم کے واسطی جاتی ہین موقع مقصودہ پر پہونچکر سرگروہ اپنی ہمراہیونکو دو کامونکی کے واسطی منقسم کرتا ہے اول گڈ دوونے یعنی داخل ہونی والے دویم دروونی یعنی کہڑا ہوکر خبر رکہنی والی پہلی طایفہ کو وہ پیاوڑے نقب لگانے یا مال نکالنی مین اپنی ساتہہ شامل

رکہتا ہی اور دوسری کو جہت حفاظت سارقان مشغول سرقہ اور بشرط اطلاع مستحقان مظلوم کے
اونکی مزاحمت کی واسطی مقرر کرتا ہے ان کم بخت محافظونکی ہاتہہ مین گول قسم کا پتہر اور کمر مین
خنجر اور تلوار اور غارت گری مین اکثرونکی پاس ڈہال تلوار اور بعضون کے پاس بندوق و تفنگچہ
بہی ہوتا ہی جب کسی مالک کو خبر ہوی تو سب سی پہلے اُن محافظونکی یہہ عادت ہی کہ اوس حقدار
کو جو اپنی مال بچانے کے واسطی چیغہ یعنی شور یا گرفتاری مجرمان کا مستعد ہوا وہ پتہر مارتے ہین
اگر اونکی ہمراہی بہاگ نکلی تو خیر ورنہ بشرط احتمال گرفتاری کسی رفیق یا اپنی کے خطرناک حربونسی
گیرندر کی جان کے درپے ہوتے ہین گرچہ ابتدای مین قتل عمد غارت گری اور سرقہ مین شرارتاً
ہی کی جاتی تہی مگر اب عموماً ہمچون حالات مین جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے قتل کے درپی ہوتی ہین
بعد ارتکاب واردات جہان تک جلد ہوسکے مال مسروقہ کو اپنی پہاڑون مین لیجاتی ہین جب
اوس موقع شروع پہاڑ محدودہ اپنی پر پہونچی تو گروہ خاربانی جو وہان معہ اسباب فالتو چہوڑ
گئی تہی اونکی واسطی روٹی جنکو کاک کہتی ہین اور پتہر پر پکایا جاتا ہے پہلی سی تیار کر رکہتی ہین وہ روٹی کہاکر
برادرفع ماندگی و کوفت راہ کی گروہ سارقان اوس جگہہ سو رہتی ہین اور خاربانی فوراً مال مسروقہ
لیکر تازہ دم آگے کو روانہ ہوتی ہین ایک شخص آرام گیرون سی ان خوابیدونکی پہرہ پر کہڑا
رہتا ہے تاکہ اگر دور سی کوئی غنیم تعاقب کنندہ نظر آوی تو اونکو بیدار کرکے آگی کو روانہ ہوجاوین

تقسیم مال مسروقہ

مال مسروقہ کی ایک حصہ کو ڈڈی کہتی ہین سارقان کا سرگروہ موقعہ واردات کی قریب پہونچکر
اپنے ہمراہیان کو کہتا ہی کہ جو شخص نقب لگاوی یا اندر داخل ہو یا مویشی نکالی اوسکو فی کس
دو ڈڈی یعنی حصے ملینگے اور جو باہر رہینگے اونکو فی کس ایک ڈڈی پس مرتکبان مین ایسی
انداز اور لحاظ پر تقسیم ہوتا ہی مگر سرغنہ کو بہ نسبت دیگران ایک یا دو حصہ زیادہ ملتا ہی اور گروہ
سرپاٹین کو فی کس ایک کنڈکے یعنی حصہ کا چہارم دیا جاتا ہے اور مال مسروقہ جو بارتکاب غارتگری
حاصل ہوا ہو سوای ایک حصہ فی مرتکب اسلحون پر بہی تقسیم کیا جاتا ہے مگر جسکے پاس صرف

ایک تلوار ہو تو وہ اس ایک حصہ معمولی مین شامل ہے اور فی بندوق یا تفنگچہ ایک ڈڈی اور فی سپر نصف ڈڈی مقرر ہے پس اس حساب سی جس مرد کے پاس بوقت ارتکاب چوری ایک بندوق اور ایک تفنگچہ اور ڈہال تلوار ہوی تو وہ ساڑہی تین حصہ پاوے گا مگر اسمین اتنی شرط ہے کہ وہ شخص یہہ اسلحہ ہمیشہ رکہتا ہو نہ کہ خاص اوسی روز واسطی زیادتی حصہ کے باندہ لئی ہون غالباً یہی سبب ہی کہ اکثر وزیر اپنا نام پیاوڑی یعنی دلاور مشہور کرنیکے واسطی سب اسلحہ رکہتی ہین +

سبیل انتقال مال مسروقہ

مال مسروقہ از قسم بہایم پہاڑ مین لیجا کر اکثر قوم سلیمان خیل وغیرہ غلجئے پر فروخت کرتی ہین یا قوم توری لیکر خوست کیطرف لیجاتے ہین یا علاقہ خٹکان کے بعضی مباگان خرید شتران کرتے ہین اور مال مسروقہ از قسم پارچہ وغیرہ بے جان اکثر وزیران مین فروخت ہو جاتا ہے خریداران مال مسروقہ کی اکثر سارقان کی سرغنون سی آشنای اور رابطہ بنا ہوا ہے جب چوری کا مال اپنی پہاڑ مین لیگئی تو سوای گہوڑونکی اور جلد فروخت ہو جاتا ہے +

حال اتفاق و نفاق باہمے قوم

جو کچہہ افغانستان کی جملہ اقوام کا حال میری تحقیق سی دریافت ہو سکا اوس سی یہہ بات ثابت ہی کہ جسقدر اتفاق اور پرہیز نفاق اس قوم مین ہے کسی دوسرے پشتون قوم مین اوسکی نظیر نہین ملتی اسکا سبب سوای اوس بگہڑا آئین وزیری کے اور کچہہ نہین معلوم ہوتا مگر تاہم بتقاضای بشریت جاہلانہ کسی کسی شاخ مین عداوت ہو کر نوبت کشت و خون تک پہونچ چکی ہے چنانچہ شاخ اتمان زئی مین باہم فرقہ ممیت خیل و برہم خیل مدت تک دشمنی سخت رہی اور فرقہ تورے خیل و عبدلی خیل بہلول زئی مسعود کی باہم بہ تنازعہ زمین موسوم رزنک عرصہ تک عداوت رہی کہتی ہین کہ یہہ عداوت بہت پورانی آئین مذکور کے ایجاد سی پہلی کی شروع ہے فی زماننا گرچہ آپسمین لڑائی جہگڑا نہین مگر دلونکی صفای بہی نہین اور ایک دوسری

عداوتی فرقون کی بہلائی نہین چاہتی سال حال مین قوم بکا خیل و مسبت خیل شاخہائے
اتمان زئی وزیری کی باہم بکرار عورت لڑای اور کشت و خون ہوی اور قوم سپیر کی احمد
اور مسعود وزیری مین بہی بہ تکرار غارت گری مال و بہیر یکدیگر پر خاش شروع کوئی اور
نجو نیز جمع کرنے تورہ وزیران در دیش خیل ہے مگر شاید صلح ہو جاوے گی +

حال عداوت ہمراہ دیگر اقوام ہم سوآ

وزیر جملہ اقوام ہمسایہ ہر چہار طرف کی غنیم ہین الا انکو اتنی عقلمندی حاصل رہی کہ جس قوم کے ساتہ
عداوت کری اوس قوم مین سی ایک جزو کو اپنی گوندی یعنی جنبہ اکثر اً بنا لیتے تہے زمانہ گذشتہ
مین قوم بنوچی کی ساتہہ شاخ احمد زئی اور اتمان زئی کی بدعوی ملک گیری اکثر لڑا ایا ہے مین
اور شاخ مسعود کی قوم بیتنی اور اورمڑ کی ساتہہ بسبب اخراج ملک نہایت دشمنی تہی اور فرقہ
میری خیل قوم خٹک کے ساتہہ چند جہگڑے ہوی قوم مروت شاخ لوحانی کی ساتہہ پورانا عناد تہا
مگر اکیس برس کا عرصہ ہوا کہ شاخ احمد زئی کی سوہان خان ملک کلان نی کہیہ باعث اپنی پوتے
عداوت کی اور کچہہ بسبب درخواست نصف گوندی مروت بجمعیت چہہ ہزار لشکر کی مروت کی شاخ
بیگو خیل اور سکندر خیل پر بمقام لکی حملہ کیا اوس لڑای مین مروتون کے گروہ قلیل نے جنکی
ہمراہی مین حسن خان منیسو رہی تہا داد مردانگی دیکر وزیرونکی لشکر کو شکست عظیم دی اور بیشتر
کی قریب وزیر زخمی ہوا اور مارا گیا اگر اوس وقت مروت منہزم ہونکا تعاقب دور تک کرتی تو انکا
بہت نقصان ہوتا فی الحال ان قوموں کے ساتہہ ظاہرا لڑای جہگڑہ وزیرون کا بسبب محرور
ہونی سلطنت سرکار انگریزی کی نہین ہے فی زمانہا انکی برملا دشمنی قوم غلجائی اور قوم توری سکزی
کرم اور قوم خروٹی و دوڑ و میاخیل کے ساتہہ ایسی ہے کہ ہر سال قلیل خفیف کشت خون سی بیخ و بنیاد
عناد کی مضبوط ہوتی جاتی ہے اور قوم کاکڑ کے بعض فرقہ جو بموسم گرما انکی پہاڑی ملکون کے
قریب چراہی مویشی کو آتے ہین اونسی بہی اونکی خفیف سی پرخاش شروع ہوا اور ایسی علامات
معلوم ہوتی ہین کہ اپنی دلاوری کی نخوت اور مشکل ملجا کوہی کی بہروسی پر اونکو بہی دشمن

بنا دیئے باوجود اسقدر دشمن رہنے کے انکی مقبوضہ حدود مین کوئی دخل نہین کرسکتا یہہ دوسرونکو دباتے ہین

سرگذشت ہمراہ بادشاہان

اس قوم کی لوگونکا قدیم سے پیشہ رہہداری اور مال چرائی ہونیکے باعث اور پہاڑی ملجا ہونیکے سبب سے بادشاہان ماضی سے تعلق کم رہا ہی اور اسی وجہ سے وزیری لوگ اپنی آزادی کو فخریہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے اس سے پہلے کبھی کسی بادشاہ کو قلنگ نہین دیا تھا بہادر شاہ اورنگ زیب عالمگیر کی فوج سے دو دفعہ اس قوم نے مقابلہ کیا جب سکھون کی فوج بنون مین آئی تو سائیسان وغیرہ کی قتل سے اپنی آپ کو گنہگار بنایا غرض کہ گورنمنٹ انگریزی سے پہلے کسی سرکار کی رعایا نہین کہلائی اور انگریزی گورنمنٹ کی حکومت بھی صرف اُن شاخون پر حاوی ہی جو موسم زمستان ضلع بنون کی حدود تہل وغیرہ مین آکر فروکش ہوتے ہین اور میدان کی علاقہ مین اونکو ملکیت زمینات بذریعہ قبضہ سابقہ یا عطای سرکار حاصل ہوئی ہی باقی اکثر قوم فی الحال ہی پہ تو آزاد پہاڑون مین آباد ہین سب سے پہلے جس حاکم نے وزیری قوم کی بعض شاخون کو رعیت بنایا وہ کرنیل ہربرٹ اڈوارڈس صاحب تہا ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء مین جب صاحب ممدوح براہی جنرل وین کورٹ لنڈت واسطے نظم ونسق علاقہ بنون مین آئی اور پرگنہ بنون کی سرحدی پیمایش واسطے تشخیص جمع مالگذاری شروع کرائی جب قوم وزیری نے جنکی زمینات علاقہ بنون مین تہی معرفت سومان خان ملک کلان وزیری اس حرکت سے اعتراض کیا کہ ہمنے کبھی کسی بادشاہ کو قلنگ نہین دیا اب بھی آوای معاملہ اور پیمایش اراضیات مقبوضہ سے باز رہے گیا وہ تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء کو یہہ خبر کرنیل اڈوارڈس صاحب تک پہونچی تو صاحب ممدوح نے بعد غور کامل ایک شتہار بزبان فارسی جاری کیا جسکی خوبی اور اجراکنندہ کا استقلال اوس سے ظاہر ہے چونکہ وہ اشتہار کارکنان بندوبست کے لئے دستور العمل ہے اوسکی بجنسہ نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے +

نقل اشتهار

اشتهار از پیشگاه حضور هربرت اڈوارڈس صاحب بهادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ لاهور واقعه هفتدهم ماه
دسمبر ۱۸۴۷ء مقام ممش خیل بر ملکان وزیران هاتی خیل و بیزن خیلان عمرزئی سرکی خیل و محمد خیل
سودن خیل و بکی خیل جانی خیل وغیره که برای جرگه فراهم شده اند واضح باد که باینجانب چنین معلوم
می شود که از وقت بدر آمدن ملک بنون از سلطنت بادشاهان خراسان که تخمیناً عرصه بست و پنج
سال یا سی سال شده باشد قوم وزیران که درمیان خود اتفاق میداشت و بنوچیان درمیان خود
نااتفاقی و بدسلوکی میداشتند لهذا وزیران از کوهستان فرود آمده در زمین بنون که زرخیز است
بود باش اختیار کرد و درجه بدرجه یعنی سال بسال زمین از تپه جات بنون در قبضه خود آوردند و اینچنین
ملک گیری که ایشانان در ملک بنون نمودند باید دانست که دران هنگام اینچنین ملک گیری کردند که
نه کدامی آئین و نه حاکم بر سر بنون مقرر بود اگرچه آئین بنون همین بود که درمیان خود حق کدام کس
نشناخته اند و حق زمین بطرف اوست که طاقت میداشت هرگاه که دیگران از غیر وطن آمده
همین نمونه نقل کردند چه جای فریاد که غیر وطن را هم فرض شد رسم ملک قبول کردن حالا آن وقت رفت
و گذشت و سرکار لاهور تجویز فرموده اند که ملک بنون در ریاست پنجاب شامل باشد چنانچه آینده یک
قلعه و فوج کلان و حاکم و آئین درینملک موافق پنجاب خواهد شد مدعا تجویز این است که معامله سرکار بدون تکلیف
و کشش گرفته شود لهذا جریب کشی در هر یک تپه شروع گردیده است که چه قدر زمین است و قبضه کدام
کس است و معلوم باد که نزد هر کسی که زمین علاقه بنون ثابت خواهد بود خواه وزیر خواه خٹک خواه دیگر مردمان
او را معامله ادای سرکار برابر و یک آئین کردن خواهد بود طرفداری و رویت در حق کسی قوم خورد و یا
کلان زور آور کم زور نخواهد شد و هر شخصیکه زمین در بنون میدارد و در طایفه بنوچیان آمده است و آنچه
ملک سوان خان میگوید که وزیران تا حال گاهی کسی بادشاه را معامله نداده اند حالا چگونه بدهند هنگامیکه ایشان
در وطن خود باشند این دلیل معقول است که تا حال وطن شما خلاص وزیر کمان حاکم نیست و مهاراجه صاحب مهاراجه لسنگه
بهادر بکوه وزیران هیچ غرض نمیدارند ولیکن وقتیکه ایشان در ملک دیگر بیایند آئین و رسوم آن ملک

قبول کردن ضرور بست و اگر ایشانرا ادای معامله سرکار قائمین پسند خاطر منیت تا زمین نزد آن کس نگذارند
ایشانرا از دگر قسمه در تحت خود آورده بودند و ایشان در ان کوه مبارک جای دل نشین بر دند که
معامله دادن نمی افتد و زراعت گندم نمی شود و این سخن را یقین ندانند که از ایشان با معامله سرکار انجام
خواهد گرفت و باید و همیشه ایشانرا از ملک بنون بدر خواهد نمود و باید دانست که این قدر افواج همراه
انجانب موجود است که تمامی قوم وزیران را تباه کردن می توانم و لیکن یقین انجانب این نیست که
ایشان اینچنین موقوف و بی عقل خواهد بود که آن زمین که در عرصه سی سال در قبضه خود آورده اند در یک
روز خواهند گذاشت یا از فکر دادن حصه جزوی تمامی فصل در گذاشته خواهند رفت چنانچه اینهمه شرط
ایشانرا امید هم - اول اینکه آنچه زمین از تپه جات بنون زرخیز باشد بلا شک در تحت ایشان خواهد ماند
و زمین که نه در از عرصه پنجسال در قبضه کسی وزیر آمده است در قبضه او خواهد ماند اگر کم از پنجسال باین
شرط باشد که زمین وزیر گرفت و بنوچیان برای آن جنگ و قبضه نکردند تا در قبضه وزیر خواهد ماند
دویم اینکه هر قدر زمین که در قبضه وزیران است موافق رسم و آئین بنون که آدمیکند از فصل خریف
و آئنده فصل بفصل دادن خواهد شد سیوم این که تمامی آن چراگاه فراخ که تهل میگویند که حد او بطرف
مشرق سرحد زراعت خشکان یعنی زراعت لتمرکر و نصرتی و سواد بطرف جنوب بدره تنگ و بطرف
مغرب مچن خیل و دره های کرم و تپه جات سورانی و بطرف شمال از جائیکه دریای کرم از کوه و ملک بنون
می آید اینهمه تهل برای چراندن مال شتران و گاوان و گوسفندان و غیره جانوران عنایت کرده
بشرط تعیاری و دادن نذرانه دو نیم صد روپیه فربه سالیانه بدهند و تقسیم این نذرانه در میان قوم
خود موافق اندازه خرد و کلان نمایند و هر گاه یکه قوم وزیران از کوه فرود بیاید باید که هر یک ملک
از قوم خود پیش کاردار حاضر شده شمار قوم خود در کتاب کاردار بنویسانند که به قدر در تهل بدانند
چهارم آنکه هر قدر زمین در تهل زراعت و کشتکاری خواه خود خواه از مضارعه خواهند کرد
حصه ششم آن دادن خواهد افتاد پنجم اینکه چونکه مردمان اقوام وزیران در تهل و تپه جات بنون
پراکنده هستند در میان ایشان و سرکار سوان خان وزیر ملک مقرر خواهد شد سومان خان وزیر

ششم اینکہ آیندہ درمیان وزیران و بنوجیان دشمنی و عداوت مسدود خواہد شد و خون باشد نہ غارت و نہ خشک کردن آب زراعت و اگر کسی وزیر خود را مظلوم دانند تا بحدت اینجانب حاضر گردیدہ استغاثہ و نالش نماید فقط + بیکہ بر مضمون اشتہار ہذا مطلع شدہ درمیان خود صلاح و مشورت کردہ بزودی جواب صاف یعنی اقرار یا انکار عرض دارند +

جب یہہ اشتہار پہونچا تو اوسکے مضمون سے ان وزیری لوگون کو جنکی زمینات علاقہ بنون اور زیرکوہ تہی خواب غفلت سی بیدار کیا سب معرکہ ملکان نے حکم اور شرایط مندرجہ اشتہار کو قبول کیا اور بلحاظ شرایط اوس حکم کے جو زمینات نہری تہہ جات بنون مین وزیرونکی مضبوط تہی اونپر کل پیداوار کی چہارم حصہ حق سرکار تجویز ہوکر مشخصہ تشخیص کیا گیا جیسا کہ عام بنوچیونکی شرع تہی مگر حکام وقت تشخیص جمع بندوبست کی وقت رعایت خاص اور نرمی مشخصہ بحق قوم وزیری کرتی رہی الا قوم بگاخیل اس نرمی سی محروم ہین اور تہل وغیرہ زمینات کا مشخصہ کل پیداوار مین سی ششم حصہ پر مشخص ہوا اور الحاصل سوای قوم بگاخیل سب وزیری زر مشخصہ کو کچہہ بار گران نہین سمجہتے اور بلا دقت وصول ہوتا ہے اب ہم اوس بدعتانہ طریق کا ذکر کرتے ہین کہ جو ابتداء عملداری سی آجتک گورنمنٹ انگریزی کی تہی اس قوم کا سا ہی - یہہ بات مشہور ہے کہ قریب کل قوم کے آدمی چور ہین اور چوری مین اونکو اپنی دلیری اور اتفاق کا غرور ہی تا وقتیکہ اونکو روپیہ بطور رشوت نہ ملے تو اونکا قاعدہ ہی کہ اپنی ہمسایون پر حملہ کرتے ہین جب وہ گورنمنٹ کی مغربی حد پر اکیس جا لیس میل طول فاصلہ تک ہمسایہ ہوگئی تو اہالیان گورنمنٹ کی جانب سی ہر طرح یہہ کوشش کی گئی کہ اونکو راضی رکہا جاوی لیکن ابتدای سی احمدزی اور اسمان زئی کی بعض فرقون نی اور مسعودون کی کل قوم نے نہایت مخالف نیت ظاہر کی اور ہمیشہ حملہ کرتی رہی سرحد سی کئی میل کے اندر بہی کوی مسافر یا کاروان محفوظ نہین تہا تا وقتیکہ قوی جمعیت اوسکی ساتہہ نہو وزیرونکو اسبانکی سمجہنی کا ظرف نہین تہا کہ یہہ دو امر متفق رہ سکتے ہین کہ راضی کہنی کی خواہش بہی ہو اور بزور نقصان کی عوض لینی کی قابلیت بہی ہو اور یہہ بات تو بہت دور ہے کہ اونکو یہہ اعتبار ہو کہ گورنمنٹ اونکی پہاڑون کے اندر اونکو منزا دینی کی قدرت رکہتی ہے بلکہ حقیقت

مین اونکو یہہ یقین تہا اور امید تہی کہ ہمیشہ سرحد پر تکلیف اور ایذا رسانی سی اور اشتہاری مجرم
اور بیزار آدمیونکو اپنی پہاڑون مین پناہ دینی سی سرکار انگریزی آخر کار خوشی سی اونکو روپیہ کی طمع
دیکر اپنی طرف کرلیگی ایسے ایسے خام خیالات اور نا انگریزی کے طمع سی انہون نے سرحد پر ہمیشہ فساد اور جنگ
جنگی ہوتے رہے اور ایک مرتبہ خود ہندوستان پر بہی اُنہون نے جماعت کثیر سی حملہ کرنے کا اندیشہ کیا جو مواضعات
رعایا سرکار سرحد پر واقعہ ہین اونکو ہمیشہ تاراج کرتے رہے اور بعض اوقات جب موقعہ مناسب پہ مدد نہ پہونچ
سکی تو رعایا کی لوٹ لیا اور مسافرون اور رعایا سرکار کی لوٹ اور مار سی جہانتک قابو چلا دریغ نکیا
آخر کار ۱۸۵۳ء کے اخیر مین بعد اسکے کہ مصالحت آشتی اور حفاظت کی تین سال سی زیادہ تک آزمائش
کی گئی اور اکثر تکلیفون اور سُبکی کی برداشت ہوتی رہی کرنیل جان نکلسن صاحب چیف کمشنر پنجاب
گورنمنٹ کی منظوری اسواسطے حاصل کی کہ شاخ احمدزئی کی فرقہ عمرزئی پر جو بنون کی شمالی پہاڑون
مین رہتے تہے اور جو ایک واردات سنگین کرکے علاقہ تہل سی پہاڑ کو چلے گئے تہے اور وہان اپنے آپ کو نسبت
سابق اور بہی زیادہ مستوجب تدارک بنا دیا تہا حملہ کیا جاوی رات کو کوچ کرکے ناگاہ اونپر حملہ کیا
کچھہ آدمی اونکی ماری گئے بعض کثیر دی اونکی جلادی گئی اور اکثر مویشی اونکی سرکاری علاقہ مین پکڑ لائے گئے
غرضیکہ یہہ یورش کامیاب ہوئی اور اوس وقت سی عمرزئی سیدہی ہوگئے اور حملہ کرنے سی احتراز کیا
سرکاری علاقہ مین آنیکی اونکو اجازت ہوئی اور اوس زمانہ سی حال تک اونکا چلن صاف رہا ہے
ایک حملہ بامراد اسواسطے کافی تہا کہ جو تعلق کل احمدزئی کی قوم سی سرکار کا تہا وہ خاطر خواہ ہو بعد
سرزنش عمرزیونکی بنظر ضرورت فرقہ کابل خیل قوم اتمان زئی پر سرحد کوہاٹ پر تین مرتبہ حملہ کیا گیا
پہلی مرتبہ ۱۸۵۵ء مین سپاہ کی یورش اسواسطے کافی ہوئی کہ جو دعوی سرکار کا تہا اوسکا فیصلہ مصالحت
ہوگیا دوسری مرتبہ ۱۸۵۶ء مین گروہ ایذا رسان پر ناگاہ رات کو کوچ کرکے حملہ کیا گیا اور جب
انہون نے دیکہا کہ سرکاری فوج نے چارون طرف سی اونکو گہیر لیا ہے اور مقابلہ سی کچھہ امید بہتری نظر نہ آئی
تو اُنہون نے سرکاری رعایا کی قاتل جو اونسی مانگے گئے حوالہ کردئی اور محفوظ رہے تیسری مرتبہ اس شاخ
کابل خیل پر ماہ دسمبر ۱۸۵۹ء مین اس سبب سی یورش ہوئی کہ کپتان بجہ صاحب کو قاتلونکا حوالہ کرنے

جنکو اونہونے پناہ دی تہی انکار کیا اور اپنی موقعہ ملک کی مضبوطی کی بہروسا کرکے اونہونے سرکاری
سپاہ سی لڑائی کی اور شکست کہائی اور اونکی خیمہ گاہ یعنی کثیر دی اور مال علاوہ بہت سی بہیڑون اور
مویشی کی سرکار کی ہاتہہ آئی آخر اونہونے مجبور ہوکر جو شرایط سرکار چاہتی تہی منظور کری اب شاخ مسعود
وزیری کا ذکر کیا جاتا ہے یہہ قوم تینون شاخون مین سی اسبات مین سب سی زیادہ مشہور اور فایق
ہی کہ اونکی گذر زیادہ تر لوٹ اور جبر اور تشدد پر ہی اور اس بات پر کامل بہروسا کرکی کہ پہاڑون تک
رسائی اور دخل نہین ہوسکتا ہی اونکا طریق ابتدای سی آخر تک بدعتی رہا ہی اور کوی مہینا اونکی واردات
سنگین سی خالی نہین رہا ماہ مارچ ۱۸۵۵ء مین ایک دیسی افسر اور بارہ سوار رسالہ پولیس جنہون نے غارت
گرون کا تعاقب پہاڑون کے اندر زیادہ دور تک گیا تہا گہیر کر ماری گئی اور اوسی سال کے ماہ نومبر مین
اس قوم کی قریب تین ہزار آدمی جمع ہوکر ٹانک کی سامہنی دری کے اندر اس نیت سی آئی کہ اوس شہر کو
لوٹین سپاہ سرکاری پچاس میل کا کڑا کوچ کرکے پہونچ گیا اسواسطی اونکا ارادہ پورا نہوسکا ۱۸۵۵ء اور
پہر ۱۸۵۷ء مین اس قوم پر سپاہ کی یورش کیجانے کی تجویز منظور ہوی مگر چند دیگر ضروریات کی
سبب سے تعمیل مین توقف ہوئی کئی سال تک تدارک سی بچی رہنی کی سبب سے دلیر ہوکر اور اسبات پر توقع
کرکے کہ اگر اونکی پہاڑون کی اندر دخل کرنے کا عزم کیا جاویگا تو اوسکا مقابلہ حسب مراد کرینگے
مسعود لوگ ۱۳ مارچ ۱۸۶۰ء بلا کسی حیلہ اور تکلیف رسی کی چار ہزار آدمیونکی جمعیت لیکر کلان ملکانکی
سرکردگی مین شہر ٹانک کی لوٹنی کی ارادہ سی میدان مین چلی آئی اتفاق حسنہ سی قریب وجوار کی چوکیون
مین سوار تہی اونکو ایسی وقت پر خبر پہونچ گئی کہ اس حملہ کی واسطی ایکسو پچانوین ۱۹۵ شمشیر جمع ہوجانی کی مہلت
مل گئی سپاہیان سرکار کی بہادری اور قواعد آموزی کی سبب سی پہاڑی لوٹیریونکو شکست
فاحش ہوئی اور سو آدمیونسی زیادہ ان غارت گرونکی مردہ چہوٹ گئی سرکار کی جانب سی تہوڑی آدمی
مگر بہت گہوڑی ضایع ہوے یہہ بدعت اس قوم کی جرایم کی کاسہ کو بہر دینی کے واسطی کافی متصور ہوئی نواب
گورنر جنرل صاحب نی حکم دیا کہ اس قوم کی پہاڑون کی اندر سپاہ جانی چاہی اور پچہلے جرایم کا عوض اور
اور آیندہ کی واسطی اطمینان بزور لینا چاہی جب یورش کرنیکے واسطی حکم پہونچا تو سپاہ ضروری جمع

کرکے اوس مقام پر جہان غارت گرون کو ذلت حاصل ہوئی تہی برگڈیر جنرل چمبرلین صاحب جو سردار
لشکر سرکاری تہی خیمہ زن ہوئی لیکن سپاہ کی متفرق ہونے سے پہلے ملکان مسعود کی پاس ایک اشتہار بہیجا گیا
اوس اشتہار مین جو غرض سرکار کی اونکی پہاڑون کی اندر دخل کرنے سی ہی درج کی گئی اور اونکو
اطلاع دی گئی کہ ایک وقت معین تک اونکو اجازت ہی کہ سرکاری لشکر مین آکر جو دعوی سرکار
انگریزی کی ہین اونکو سمجہہ لین اور اگر وہ لشکر مین نہ آوینگی یا جو دعوی سرکار کی طرف سی مین
اونکو قبول نکرینگے تو خود ملکان اور اونکی قوم سی مثل دشمنونکی سلوک کیا جاویگا اور سزا دیجاویگی

اور اونکا خون اونکی ہی اپنی گردنون پر ہوگا برگڈیر جنرل صاحب کی اس معقول اشتہار کا کچہہ جواب حاصل نہوا
اور لشکر مین خبر پہونچی کہ مسعود لوگ پہاڑ کی اندر جنگ کے واسطی آمادہ ہین زیادہ توقف کو بچانا ضرور ہوا چنانچہ
سولہ اپریل ۱۸۶۰ء کی صبحکو برگڈیر جنرل چمبرلین صاحب نی خیمے اوکہاڑ دئی اور پانچہہ ہزار ایکسو چہاونی لڑنے
والی آدمیونکی جمعیت سی ٹانک کی سامہنے جو درہ ٹانک زام نامی ہی سرحد سی عبور کرکے پہاڑ مین داخل
ہوئے پہلی اس سپاہ کا مقابلہ بہت خفیف ہوا اندر پہونچکر بہ نظر مصلحت سپاہ سرکار کو دو حصہ مین تقسیم کیا گیا
زیادہ جمعیت اور پہاڑی توپین لیکر خود برگڈیر جنرل چمبرلین صاحب شاہون کیطرف روانہ ہوی اور ایک
دستہ سپاہ کا جسکی تعداد قریب دو ہزار کے تہی بمقام پلوسین جو چنڈولہ سی آگے بڑہکر چار میل کے فاصلہ پر
ہے زیر حکم لفٹننٹ کرنیل لسڈن صاحب کی چہوڑا گیا جنرل چمبرلین صاحب کی فوج نے بدون مقابلہ بہت سا
ملک غنیم کا دیکہہ لیا اور دیہات جلادئی اور زراعت نقصان کری مگر پلوسین والی دستہ پر ۲۳ اپریل سنہ الیہ کی
صبحکو تین ہزار وزیرون نے شبخون کیطرح حملہ کیا اور بیکٹ یعنی ہراول کو بالکل کاٹ ڈالا اور اونمین سی قریب
پانچہہ سو دلیر آدمی لشکر مین گہس آئی اور جہانتک اونکا ہاتہہ پہونچا انسان حیوان جو سامہنی آیا تہہ تیغ کیا گرچہ
ابتدای مین بسبب ناگہان اور دفعتاً حملہ ہونی کے سپاہ سرکاری مین کچہہ گہبراہٹ اور بی ترتیبی ہوگئی تہی مگر
تہوڑی دیر کے بعد سپاہ نی جان سنبہالکر گورکہہ اور گاید پلٹن نے رفل اور تلوار کی زور سی وزیرونکو پیچہی ہٹا دیا اور تین
کوس تک مفرورونکا تعقب کرکے بہت وزیری ماری اور اسیطرح یہہ نازک فتح ہوی جب دونو دستہ فوجکی ملگئی تو پہر
یہ فوج روانہ ہوی چار تاریخ مئی تک کوئی مقابلہ نہ ہوا اس روز درہ بریڑہ کی بیچ اور دونو کنارہ کی پہاڑون پر قریب

ہفت ہزار مسعود لوگ فوج سرکاری کے سد راہ اور جنگ آوری کیواسطے جمع تہے یہہ درہ بہت دشوار گذار اور
تنگ تہا غنیم نے درہ کی راستہ آمد رفت کو خوب مضبوط کر لیا تہا مگر جنرل صاحب سرکاری نے ایسی حکمت سی لڑائی
کری کہ جلد وزیرونکو بہاگنا پڑا مسعود وزیری کی ملک جو اس لڑائی مین حاضر تہے کہتی ہین کہ ہمنی اس درہ کی روکنی اور
سخت مقابلہ کیواسطے تین گروہ بنائی تہے اسطرح پر کہ خاص درہ مین شمن خیل شاخ کے لوگ تہی اور شمالی پہاڑ
کے اوپر بہلول زی اور جنوبی جانب پوتیہ خیل علی زی تہے شمن خیل اپنا فخر کرتی ہین کہ سب سی پہلی بہلول زی اور
اوپر والی لوگ پہاگی الغرض بعد اس لڑائی کے پہر مسعودون کی کہین سامہنی مقابلہ نہین کیا اوسی مہینا کی پانچہہ تاریخکو
سپاہ آگی بڑہی اور ۱۰ میل کوچ کرکے کالی گورم کی پاس جو ایک مشہور شہر اوسملک کا تہا اور جسمین قوم اورمڑ اور کچہہ
سید رہتی تہے قیام کیا یہانکی بیگناہ لوگونکی استدعا سی کچہہ روپیہ لیکر یہہ شہر غارت گری اور جلانی سے محفوظ رکہا گیا
چند روز کے قیام کی بعد فوج سرکاری نے اپنا رخ شمال کیطرف پہیر دیا اور گیارہ تاریخ کو قصبہ مکین کی پاس ٹہرے
یہہ قصبہ قوم مسعود کا بڑا شہر ہے اوسمین سامان آہنی بنتا ہے اور بیوپاریان آہن قوم عبدلی وغیرہ مسعود آسودہ
حال رہتے ہین باوجود فہمایش مکرر کے جب مسعود راستہ پر نہ آئی تو مکین غارت کر دیا گیا اب سرکاری سپاہ کا کام
موقوف ہوا اور فوج بنون کیطرف پہیری اور غنیم کی زراعت اور مال تلف کرتے ہوی مسعودونکی حد عبور
کرکے اتمان زئی وزیری کی ملک مین داخل ہوئے درہ خیسور کی اوپر پہونچنی تک مسعود وزیری کی سوار
کچہہ کچہہ پیچہی اور پہاڑون پر دق کرنے کیواسطے آتی تہے مگر مقابلہ کیواسطی پانو کہی نہین لگایا ۱۸ تاریخ کو سپاہ
واپس دوسری راستہ ضلع بنون کی سرکاری حد مین پہونچ گئی اور یہہ بڑا معاملہ آسانی سے طی ہوا یہہ یورش
انتظام سرحد کیواسطی خوب کامیاب ہوئی اور ان پہاڑی ہمسایون کی دلپر یہہ بات نقش ہو گئی ہی کہ ہم سخت
پہاڑون کی بہروسی پر سرکار انگریزی کی دشمن بنکر محفوظ نہین رہ سکتی ہین اور نیز اونکو اپنے اعمال کی بدلہ مین کامل
سزا ملی اور اونکا ملک دیکہہ لیا گیا اونقشہ بن گیا جس سی آئندہ کیواسطی اونکو خوف اور عبرت ہی جو مسعود ملک
مولف سی ملی اونکا اپنا بیان ہے کہ ان لڑایون مین ہمارے دو سو اسی ۲۸۰ آدمی ماری گئے اور زخمی اس سے زیادہ
ہوئے اونمین سے ایکسو پانچہہ آدمی ٹانک کی حملہ مین ماری گئے تہے اور چہتیس ۳۶ آدمی بریڑہ کی لڑائی مین اور باقی
پلوسین والی حملہ مین وہ خود قبول کرتے ہین کہ ہمارا بہت نقصان ہوا اور اونکی بڑی ملکان سے جنگی خان
سلمی خیل اور لوٹ خان شہابی خیل اور جلک ملک شاہی میرات ہیبت خیل وغیرہ ماری گئے وہ لوگ

کہتے ہین کہ توپ کی اواز سی ہماری قوم کو بہت خوف تہا مگر اوسنی ہمارا بہت نقصان نہین کیا فل بندوق نے زیادہ نقصان کیا ہے بعد اس یورش کے باوجود تنگی غلہ اور نقصان افلاس و بندش بہیر مسعود دن نے نادر ہٹ کی ساتہہ سرکار سے آشتے کی درخواست نہین کری لیکن ایک سال کی آزمایش سے اس دلیری کا نتیجہ خراب دیکہہ کر اونہون نے ارادہ صلح کا ظاہر کیا تب گورنمنٹ پنجاب نی بذریعہ تاریخی حکام سرحد کہ واسطے قبول درخواست صلح اسطرح ہدایت فرمائی کہ بندوبست صلح ہر سہ شاخ کلان مسعود کی ساتہہ بطور علیدہ کیا جاوے اور ہر ایک شاخ سے اقرارات مفصلہ ذیل لیجاوین اول یہہ کہ اینده کبہی واسطے صلح کا نہ اوسرکار عہد کرین دویم اگر اینده کو سرکار کی ساتہہ قوم مسعود وزیری کی لوک بدی کرین تو سرکار اون مین بڑی شاخون مین سے اوسی شاخ سی کہ جسمین سے گناہگار ہوی مواخذہ کرینگی سوم یہہ کہ اگر منجملہ کسی ایک شاخ مین سے کوئی وزیری بدی کرے تو ہر شاخ باقیماندہ سی اوس مجرم کو کوئی پناہ اور مدد نہ دیوے چہارم یہہ کہ اگر کسی ایک قوم کا وزیری چوری کری تو بانی ہر قوم اول مال مسروقہ کو اپنی حد مین نہ آنے دیوین پانچوین یہہ کہ ہر سہ شاخ سے ضامن اگر سرکاری علاقہ مین بطور یرغمال کے زیر نظر سرکار کی سکونت کرین اور اونکو واسطے گذارہ کی خرچ مناسب ملیگا اور سرکار اون کے ساتہہ سلوک کریگی اور معتبران مسعود کو بہیجا جاوی کہ مراد شرایط مواخذہ مندرجہ بالا سی یہہ ہے کہ علاقہ سرکار مین اگر کسی قوم مسعود سی نقصان ہوگا تو حق رسی صاحب نقصان کی یہہ صرف اوس قوم کی نسبت کی جاوی گی جسکی زمہ نقصان ثابت ہوگا اور حق رسی مظلوم عوض ہر قسم جرم کی یہہ جب تمام کرانے حق رسی مجرم دیگر اقوام ہمراہ اس سرحد کی کرانی جاوے یہہ سب شرایط مسعودون نے منظور کری اور ہر قوم کے لئکان کا ایک بڑا جرگہ سوائی شاخ شلمانی کہ جمع ہوکر واسطے انعقاد شرائط صلح ہنون مین آئی اور روبرو صاحب ڈپٹی کمشنر جو عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا اوسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے نقل اوس صلحنامہ کی جو ماہ جون ۱۸۶۱ء مین بمقام ہنون بحضور کپتان منرو صاحب ڈپٹی کمشنر از جانب ملکان ہر سہ شاخ قوم مسعود وزیری تحریر اور تصدیق ہوا +

صلحنامہ مذکور

مایان کہ مسمیان عمر خان ولد جنگی خان قوم سلمی خیل و بارک خان ولد سید شاہ خان و بہرے گل ولد آدم خان مزدور و زرا متعہ ولد تاجم خان و ملنگان ولد دریا خان قوم فرقہ لنگ خیل و شملی خیل و ملہ یہ احمد و ولایت و اندخان

وطوطی ولد غفار قوم کوری خیل و ۵ داؤد ولد محمدی و سوہان خان ولد شیر ک و زری ولد مہمان خان و لیخان ولد تاجر خان و گلان ولد قتال خان و جیسے کل ولد باری و علی ہیبت خان ولد مراد خان و بیدل ولد محمد قوم شہابی خیل و میرخاک ولد مالت قوم گریرہ و کل شاہ ولد شیر محمد قوم سید امین جملہ ملکان حاضرین مجا اقل قوم کلان علی زئی مسعودان آمدہ ایم و خواہش صلح سرکار والا از دل و جان بموجب اقرار مفصلہ ذیل مینمائیم

دفعہ اول

کہ مایان برضا رغبت خود ہا آمدہ برای آئندہ ہمراہ سرکار صلح میکنیم و کردہ ایم کہ بران قایم و مستحکم خواہیم ماند

دفعہ ثانی

کہ اگر آئندہ از قوم مایان کسے مرتکب بدی و بدکاری بملک سرکار گردد تا سرکار دولت مدار مواخذہ آن ہمراہ ما قوم علی زیان خواہد فرمود مثلاً اگر کسے شخص منجملہ اقوام علیزیان مرتکب بدی کدام قسم ہرچہ باشد در ملک سرکار گردد تا سرکار والا مواخذہ آن ہمراہ مایان تمام قوم علیزیان خواہد فرمود خواہ بہ بلغ

داری بہیر خواہ بایفائی شرایط مندرجہ اقرار نامہ ہذا +

دفعہ سوم

اگر کسے منجملہ اقوام بہلول زی و شامن خیل بعلاقہ سرکار کدامی جرم نمودہ بہ حد مایان آید تا مایان اورا بہیچ وجہ پناہ و مدد نخواہیم داد و نہ مال مسروقہ آوردہ او را نزد خود ہا خواہیم داشت +

دفعہ چہارم

کہ اگر کسے از رعایا سرکاری کدامی جرم بعلاقہ سرکار نمودہ برای پناہ گیری بحد مایان آید تا مایان ہرگز او را بحد خود ماندن نخواہیم داد و نہ مال آوردہ او را نزد خود ہا خواہیم داشت و خصوصاً خواجہ ہوس و تمیر زودین و یار کل قاتلان مچھم صاحب بہادر را بحدود خود ہرگز نخواہیم گذاشت +

دفعہ پنجم

بابت بدی سخت یعنی جنگ و تاخت مردم مسلح وغیرہ ضامن ہستیم ہرگز نخواہد شد و در باب دزدی اینقدر ذمہ دار نخواہیم کہ ہرگز نخواہد شد الا تا مقدور خود ہا در مسدود کردن آن کوشش خواہیم کرد لیکن ہرگاہ کہ نقصان

در سرحد سرکار از قوم علیزیان شود دزدی یا قتل یا آتش زنی وغیره عوض آن بموجب تفصیل ذیل از بهیران مایان سرکار را گرفتن اختیار است +

بابت خون	بابت زخم یا ضرب شدید که از آن عضو کسی ناکاره شود	بابت زخم خفیف موافق قدر زخم	بابت آتش زنی یا دیگر نقصان بموجب قدر
سما	مال		

دفعه ششم

برای صداقت اقرار خود ها دو نفر یرغمالان معتبر حسب پسند سرکار چنانچه یکی معه قبایل و یکی جریده بمقام ٹانک یا بنون سال خواهیم نشانید اگر تا یکسال چیزی بدی بدکاری ملک سرکار از قوم علیزیان بوقوع نیاید تا رهائی یرغمالان خواهد شد و اگر در این عرصه نقصان علاقه سرکاری گردید و حق رسی مالک مال علاقه سرکار حسب شرایط مندرجه بالا از مایان نشد پس در باب رهای و عدم رهای یرغمالان اختیار سرکار است چونکه در باب وفا نمودن شرایط بالا این جانبان ذمه داری کامل برای آینده در سرکار والا کرده ایم لهذا درخواست هذا بطور اقرارنامه به سرکار والا گذرانیده امیدواریم که سرکار والا اقرارنامه هذا را منظور فرماید المرقوم ۱۹ جون ۱۸۶۱ء

العبد عمر خان — العبد یارک خان — العبد ببر گل — العبد تسین خان

العبد زار محمد خان — العبد علی خان — العبد شجاع خان — العبد ولایت خان — العبد طوطی خان — العبد ڈاڈک خان

العبد سوهان خان — العبد رزی خان — العبد ولیخان — العبد کلان خان — العبد غنی کلیخان — العبد علی هیبت خان — العبد بیدل خان

امروز اقرارنامه از مسمیان مذکوره بالا بعین رضامندی خود ها روبروی کپتان منرو صاحب بهادر ڈپٹی کمشنر ضلع بنون و نواب محمد شاه نواز خان بهادر ٹانک والا و سلطان محمود خان تحصیلدار لکهی مورت بگرفتن قلم بدست صاحب ڈپٹی کمشنر بهادر موصوف بعد خواندن کلمه و فاتحه خیر تصدیق و صحیح کردند المرقوم ۱۹ جون ۱۸۶۱ء

صلح نامہ کسان مندرجہ ذیل ملکان قوم شمن خیل
بموجب شرح مندرجہ بالا

پیرزال خان صاحب خان الہداد خان قمردین خان معین الدین خان شادیخان عادل شاہ عباس خان وبرین الدین سورکہ خان منصب خان خواجہ میر خان الہ یار خان سید میر سید امین این جملہ حاضرین اصالتاً از طرف خود ہا و وکالتاً و مختارتاً از طرف کسان ذیل قوم مذکورہ شیر علیخان پردل خداداد حسین

صلح نامہ ملکان مندرجہ ذیل قوم بہلول زئی بموجب شرح ایضاً

تاج محمد ولد احمد - لاٹہی ولد روری و میسر ولد الہ یار - یار محمد و مسک ولد ہرمان - کدی ولد عزنا - وہووی ولد مشل قایم خان ولد علی - برخوردار ولد نامدار - درانی و شکر ہر دو برادران - پہوجڑ ولد محمد اقوام نانا خیل - میرات ولد صورت قوم شنگی - خواجہ احمد و بدا قوم ایضاً - قلندر شاہ ولد سمند قوم بندخیل - تانا ولد درسمند قوم مرصع - ولائی ولد شتربان - این جملہ ملکان حاضرین داخل در قوم بہلول زئی اصالتاً از طرف خود مختارتاً از طرف جملہ ملکان دیگر اقوام بہلول زیان خصوصاً از طرف کسان ذیل زبردست و سید - و نبی قوم شنگی و اخلاص و سوار قوم نظرخیل و فتح خان قوم ملک شاہی - بموجب شرایط اس صلح کے چہہ کس یرغمال ہر سہ قوم سے فی قوم دو کس بہای بیٹے ملکان کے سرکار کی تفویض کے لئے جنمین سے تین کو بنون مین اور تین کو ٹانک مین سکونت کی جگہہ ملی اور عہ۱۲ روپیہ ماہواری جریدونکو اور ۱۰۰ روپیہ ماہیانہ عیال دار کیواسطے تنخواہ مقرر ہوی ابہی ایک سال صلح کو نہین گذرنے پایا تہا کہ فرقہ شنگی جو قوم بہلول زئی مین سے ہے اور اوسکا ملک مسمی نبی شنگی جو صلح کیوقت حاضر نہین تہا اوس نے کابل سے واپس آکر شرارت کری اور چند واردات چوری کی علاوہ پانچہہ گراسکٹ تیسرے پنجاب رسالہ کی اور ایک گلہ بان ٹانک کی سرحد پر قتل کئے گئے ان جرایم کے سبب سی جنمین قوم بہلول زئی کا فرقہ شنگی ملوث تہا اور ایسا معلوم ہوا کہ پوتیہ خیل علی زئی کے آدمی بہی کوی شامل تہے اسواسطے ان ہر دو شاخونکی آدمی گورنمنٹ کی علاقہ مین گرفتار کئے گئے اور شمن خیل بباعث عدم شمولیت بری رہے آخر ساہڈی چار ہزار روپیہ اونکی بہیر وغیرہ سے جریمانہ

وصول ہوکر قصور معاف ہوا مگر اس جرمانہ کی ایصال سے بعض شاخین جو اپنی آپ کو بیگناہ سمجھتی تہی
نہایت ناراض ہین ۰۰ سال کے بعد یرغمال رخصت کئی گئے اور اگرچہ حال مین سخت بدی یا خباثت
کے ساتہہ وارداتین اس قوم کی جانب سی کم ہوتی ہین مگر سرقہ مویشی وغیرہ واردات چوری سے
باز نہین آتی اس سبب سی بموجب شرایط عہدنامہ کے اکثر اونکی بہیر گرفتار ہوکر معاوضہ مال مسروقہ
لیا جاتا ہے اور اون کا یہہ حال ہے کہ قہر درویش بر جان درویش +

حال حصول قبضہ اندر حدود ضلع بنون

فرقہ آہنی خیل تسپیر کے بیزن خیل پائندہ خیل عمرزی ترکے خیل بدین خیل شاخہا احمدزئی وفرقہ
بکاخیل [illegible] ملک شی شاخہا اتمان زی نے جسطرح اور جب سی ضلع بنون کی حدود مین دامن کوہ
زمینات موسومہ تہل اور ورغڑ وغیرہ زیر قبضہ کے ہین اوس کا مفصل حال ذیل مین درج کیا جاتا ہے
واضح ہو کہ ابتدا مین قوم وزیری کا عموماً پیشہ رمہ چرائی اور نمک فروشی تہا زراعت کاری سوائے
قلیل زمینات واقعہ اندرون کوہ نہین رکہتے تہے قریب دو سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ شاخ احمدزئی
اور اتمان زی کے بعض شعبون نے واسطی رمہ چرائی تہل اور ورغڑ دامن کوہ مین بموسم زمستان
آنا شروع کیا اوسوقت تہل شمالی و مشرقی پر اکثر قوم مروت کا قبضہ تہا اور زمین سدراون اور تہل
ڈبک وغیرہ مغربی حصہ تہل کا قوم سورائی بنوچی کے قبضہ مین تہی اور قوم مروت قوم سورائی اور
خٹک کے ساتہہ اکثر اس تہل کے تکرار پر لڑا کرتے تہے وزیری لوگ صرف بطور گلہ بانی زمستان
مین متفرق ہوکر چراگاہ تہل وغیرہ مین رمہ چرائی کرکے شروع موسم گرما کو کثیر دی اوکہاڑ بال
بچہ اور مویشی لیکر پہاڑ کو چلی جاتے تہے سوائی چرائی مویشی اونکا ملکیت زمین یا قبضہ سے
کچہہ اور تعلق یا سروکار نہین تہا اور زراعت کاری اور قلبہ رانی کی بالکل شوق نہین تہی
[illegible] جو نالہ توچی سے جنوب کو واقعہ ہے اکثر غیر آباد مگر چراگاہ قوم میری کی تہی پانچہہ پشت
[illegible] کی مدت تخمیناً ڈہڈ سو برس ہوگی کہ بکاخیل اور جانی خیل شاخہا اتمان زئی وزیری
نے ورغڑ پر اپنی مستقل قبضہ کو قایم کیا اور سب سی پہلی مستقل قبضہ بنیاد انہون نے رکہی +

حال قبضہ وزغڑ وغیرہ

اس طرح پر ہے کہ اس موقعہ پر چند عرصہ وزیران بکاخیل وجانی خیل بذریعہ چرائی مویشی موسم سرما مین آیا کرتے تہے اور چونکہ یہہ جگہہ اون کے پچہلی کوہی علاقہ کے ملحق الحدود تہی اسواسطے مسلمے والا قوم بارک زئی شاخ میری سے پانی توچی مانگ کر ایک ذیال موسوم برآشتی جاری کرکے زمین کو مزروعہ کرنا شروع کیا اور پہرا اور دیالین جاری کرکے اپنے قبضہ کو مضبوط کیا تب بکاخیل وزیری اور بارک زئی بنوچی کی باہم دشمنی بہ تکرار پانی توچی وچراگاہ پیدا ہوکر نوبت کشت خون تک پہونچی جانی خیل وزیری اس فساد مین بسبب مشرقی جانب چراگاہ ہونیکی علیحدہ رہے الاقوم میری نے اپنی نخوت سی اونکو اسطرح دشمن بنایا کہ ایک شخص قوم جانی خیل گرفتار کرکے وسکو تکلیف دینی شروع کری اور جب اوسنی کہا کہ مین جانی خیل ہون تو اونہون نے جواب دیا کہ تم جانی خیل قوم کے لوگ اپنی ریش منڈوا ڈالا کرو تاکہ اس علامت سی قوم بکاخیل اور تمہاری امتیاز ہو یہہ خبر پاکر جانی خیل بکاخیلون کے شامل ہوگئے اور دونو فرقون نے مجمعاً تورہ کرکے قوم میری بارک زی کے قریب شصت کس آدمی لڑائی مین مار دئی اور یہہ فساد اونکا تب تک رہا جب احمد شاہ ابدالی نے قوم بکاخیل وزیری اور میری بنوچی کی باہم پانی توچی کی تقسیم واسطے سیرابی زمینات زرعی اسطرح کری کہ فصل ربیع کی زراعت کیواسطے کل پانی وزیری لیا کرین اور فصل خریف کی موسم مین کل پانی بنوچی لگایا کرین کیونکہ فصل خریف کی موسم کاشت برداشت مین وزیری لوگ پہاڑ کو چلی جایا کرتے تہے یہہ تقسیم وزیری لوگون کی واسطے مفید تہی نہ بنوچیون لیواسطے فصل ربیع کا نہایت نقصان تہا شروع عملداری گورنمنٹ انگریزی مین کرنیل اڈوارڈس صاحب کی تجویز اور جنرل نکلسن صاحب کی حکم سے وہ دستور مسدود ہوکر ہر دو فصل مین نصف نصف پانی باہم وزیری بکاخیل اور بنوچی مقرر کیا گیا بنون کی جنوبی وزغڑ وزیران اتمان زئی جب اسطرح قبضہ پاچکی تو قوم محمدخیل وزیری سپیر کی شاخ احمدزئی کے ہمراہ قوم داؤدشاہ بنوچی جو علاقہ بنون کے مغربی شمال حصہ مین آباد ہین دشمنی شروع ہوئی اس فساد کی بنیاد یہہ تہی کہ ایک شخص قوم بنوچی

سکنہ علاقہ بنگش داؤد شاہ کی بازار مین سے کچہہ بضاعت خرید کرکے براستہ کرم بنگش کو واپس
جاتا تہا کہ وزیران محمد خیل نے اندر کوہ متصل علاقہ داؤد شاہ رہزنی کرکے اوسکا مال غارت کرلیا
وہ سوداگر متاع چہینوا کر واپس آیا اور داؤد شاہ کی قوم سے دادخواہ ہوا ملکان داؤد شاہ نے چیغہ
یعنی تعاقب کرکے چند نفر قوم وزیری محمد خیل پہاڑ سے پکڑ لائے اور اونکو بطور شوخہ یعنی مبادلہ قید کیا
وزیرون نے اکثر مال مسروقہ واپس دیکر اپنی قوم کے آدمی رہا کرائی اوس سی چند عرصہ بعد بارہ
خان محمد خیل مشہور اختیار دار ملک قوم احمد زئی وزیری کا برادر زادہ کو جو بطور بدرقہ آیا تہا
داؤد شاہون نے مار دیا تب وزیری لوگ تورہ جمع کرکے داؤد شاہ پر چڑہ آئے دوسری طرف سی
اکثر بنوچی سوراٹی منڈان عیسکی پتے جمع ہوکر داؤد شاہ کی شرم شریک ہوئے باہم قوم وزیری
اور بنوچی کرائے کرم کے متصل لڑائی ہوئی بنوچیون نے شکست کہائی الا وزیرونکی جانب بہی بہت
نقصان ہوا اس سبب سی باوجود ہاتہہ آنے میدان کے وزیری دور تک تعاقب نکرسکی دوسرے
سال شروع موسم خزان مین وزیری لوگ پہر حملہ آوری کے ارادہ پر جمع ہوئے یہہ خبر سنکر تمام قوم
داؤد شاہ نے مرنے مارنے پر اتفاق کرکے یہہ مشورہ کیا کہ ہر کوئی مرد اپنے فرزند کو جو رکہتا ہو۔
سوار کرکے میدان جنگ مین ہمراہ لیچلی تاکہ ارادہ گریز باقی نرہے اس دفعہ یا ہم سب میدان مین
لڑکر مرجاوینگی یا قوم وزیری مقابلہ کن کی بیخ نہ چہوڑینگی ہرچند کہ ایسی مستقل دلاوری کا انجام بنوچیونکے
عادات سی بعید تہا الا یہہ خبر سنکر غنیم کو خطرہ پیدا ہوا اور مسمی ممکی ملک وزیران نے آدمی بہیجکر
صلح کرلی اور تورہ وزیران طرف عیسکی کی چلا آیا داؤد شاہ لوگ اپنی دیال پر ماٹی بطور چوکی
بناکر پانی لایا کرتے تہی کیونکہ جن وزیریون کی خویش اقارب لڑائی وغیرہ مین داؤد شاہون
کے ہاتہہ سی مارے گئی تہے وہ بذریعہ توڑ ڈالنی بند اور کاٹنی دیال کے کمی پانی کا نقصان۔
پہونچاتے تہی ایک روز شخص وزیری دیال مین مارا گیا جسپر پہر بدی ہوگئی مگر قوم
داؤد شاہ کی شاخ کشر جو تورگوندے مین تہی اور شاخ مشر کی باہم برملا دشمنی خانگی
ہوگئے تہی اس سبب سی وزیری قوم کے مقابلہ کے لایق نرہی شاخ بہدن خیل سپیر کے

وزیری جو کوندیدار قوم کشمرو اودشاہ کی تھی اونکو کشمر کے لوگون نے اپنی حصہ کی زمین دسوم
پانے پر وزیری اور مشرون نے اپنا حصہ اوس زمین سے قوم محمد خیل وزیری کو دیا جب سے
عرصہ تخمیناً سو برس کا گذرا اسنے مغربی حصہ تپہ داود شاہ والون کو دیا اور وزیرون کے قبضہ
کے وقت سے جو جھگڑا ہی ان خاندانون مین قوم وزیری کا بڑا ملک ہا راخان محمد خیل وزیری
تہا اوسکے بعد تخمیناً شصت سال گذری ہونگے کہ سرمست خان حسینی و سکندر خان
موسکی و دیگر ملکان سپین کوندی بنوچیون نے قوم محمد خیل وزیری کو ایک گہڑی متصل زیارت
خواجہ عبداللہ صاحب و بانہ نالہ کورم کے سامنہی واسطے تنگی قوم کشمر بنوچی جو تور کوندیون سے
بنوادی اوسکی ذریعہ سے کرم کا کنارہ محمد خیلو کے قبضہ مین آیا اور تخمیناً چالیس برس ہوئے
کہ موضع خنتی کرم کی برآمد زمین مین وزیرون نے بنایا اور تپہ داود شاہ مین بعض زمینات بذریعہ
ہبہ وغیرہ اپنی قبضہ مین کری تب سے برابر قابض چلی آتے ہین اور مشرقی و شمالی تہل پر رمہ
چرائی کرتے رہے اور تدریجاً اپنی غلبہ سے قوم مروت اور خٹک کو ہٹاتے گئے اور قوم سورانی
اور جندوخیل بنوچی سے سندر اوان اور تہل و بک و مینک کچھ قصاص دوکس وزیران
کے بدلہ مین کچھ دباؤ سے لی لئے اور چشمے اور آبادی سے خٹکون کو ہٹایا باوجود خالی کرانیکے
اس وسیع تہل کے اونکا قبضہ کاشت کاری بہت قلیل تہا صرف رمہ چرائی کے شوق تہی
تخمیناً چالیس پچاس برس سے تہل پر بعضی بعضی جگہہ کاشت کاری شروع کری سبب
اس عدم کاشت کی دو معلوم ہوتے ہین اول شوق کم تہی دوسری دعوی داران تہل
یعنی قوم مروت اور خٹک بہی اون کو بے غم نہین چہوڑتے تہی شروع عملداری سرکار انگریزی
مین جب کرنیل اڈوارڈس صاحب نے کل تہل شمالی پر رمہ چرائی وزیران کی
اجازت فرمائی اور پیچھے سے صاحبان اضلاع نے ملکان قوم وزیری کو تہل غیر آباد سی
جو ملکیت سرکاری سمجہا جاتا تہا زمینات واسطے آبادی کے عطا کری اور مخالفان نے خطرہ
اور حملہ سے انتظام سرکار نے محفوظ کر دیا اور تہل پر پیداوار غلہ گندم اور شخود بہت ہونے لگے

تب شوق قلبہ رانی اور زمینداری عام ہوگئی ہر شخص وزیری خواہشمند ہی کہ تہل غیر آباد بقیمت
سے ۔ کار واسطی آباد یکے زمین دیوی اور یہہ شوق اون کی اچہی ہے اکثر تہل آباد ہونا جاتا ہی

نہری زمینات

بارانی رقبہ کے قبضہ کا حال اوپر لکہا گیا اور آبی زمینات علاقہ بنون خصوص تپہ مندہ خیل
سورانی مین جو وزیران عمرزئی وغیرہ کے پاس آئی ہین وہ عموماً بذریعہ رہن بنوچیون سے
حاصل کیے ہین نہ کہ جبر سے اور سبب اس رہن کا عہد افغانی مین اکثر یہہ ہوا کہ وزیری لوگ
مرتہن بنوچیون سے زمینات رہن لیکر خود قبضہ کاشت نہین کرتے تہے بلکہ اکثر راہن خود کاشت
کیا کرتے تہی اور وزیری لوگ جب موسم زمستان مین پہاڑ سے نیچے آتے تہی تو قابضان
سے کچہہ قدر غلہ مکی وغیرہ بابت حق رہن واسطے آوگرہ کی لیکر اوسکو غنیمت سمجہتی تہے
اور اسطرح غلہ معینہ پر زمین کے دیدینی کو اجارہ کہتی ہین جب بنوچیون نے ایسی سادہ لوح
مرتہن دیکہی تو خفیف زر رہن پر زمینات رہن کردی لوگ کہتی ہین کہ جب اول وزیری لوگ
علاقہ بنون مین داخل ہوئے تو ایسی ناواقف تہی کہ زراعت سبز ہلدی کو تمباکو جانتے تہی اور
نیشکر کے بوٹہ کو پنجی سے کہودیتی تہے کہ اسکی جڑ مین روڑی قند سیاہ ہوگی ایسی مرتہنان
پر رہن کرنے سی بنوچیون کو زمین کے چلی جانیکا خطرہ نہین تہا دوسرا تپہ مندی خیل مین عمرزئی
وزیری کے ہاتہہ اکثر زمینات کا رہن ہوجانے کا یہہ سبب تہا کہ عملداری درانی مین قلنک
یعنی مالگذاری ہمیشہ مالک زمین سے وصول ہوا کرتی تہی مرتہن معاملہ سے باوجود قبضہ زمین
بری تہا مسمی چیاڑ ملک قوم چاوزی سورانی نے ایکدفعہ حاکم درانی کو نذرانہ مان کر یہہ
تجویز کری کہ مرہونہ زمینات کا قلنک مالکان سے نہ لیا جاوی اس مشورہ کی امید پر
چیاڑ نے اپنی اکثر زمینات قوم وزیری پر رہن کردی تاکہ قلنک سی سبکدوش ہون
اور وزیری لوگ خود پہاڑی ہین اون پر قلنک نہین ہوگا مگر دیگر ملکان کی نارضامندی
کے سبب سی یہہ منصوبہ نہ چل سکا سب زمینات مرہونہ و مقبوضہ کا قلنک چیاڑ سے لیا گیا

جس سے وہ برباد ہوا اور زمینات بہی منتقل ہوگئین تب سے وزیری لوگ قابض چلے آتے
ہین اکثر اب اپنے قبضہ مین کر لئے ہین اور حصہ پر مشقتیان کو دی رکہے ہین اور قلیل اجارہ
اور بعض رہن در رہن ہوگئے ہین اب جو بنوچی فک الرہن کا دعوی کرتا ہے تو وزیری لوگ
اپنی میراث پدری یا جدی بتلا کر دعوی رہن سے اکثر انکار یا لاعلمی لکہاتے ہین اور چونکہ
ایسی پورانی رہن کا کچہہ مضبوط ثبوت بنوچی پیش نہین کر سکتے اور نیز بموجب شرط اول
اشتہار کرنیل اڈوارڈس صاحب مجریہ ہفتدہم ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء کے وزیری مقدمہ جیت لیتے ہین
ذیل مین ایک نقشہ درج کیا جاتا ہے جس سے تخمیناً رقبہ مقبوضہ وزیران اندر حدود ضلع بنون
معہ تعداد جمع و انعام ملکان وغیرہ معلوم ہوگا مگر نسبت تعداد رقبہ اس سبب سے صحت کا اطمینان
نہین ہے کہ پیمایش معتبر کل رقبہ کی نہین ہوی +

فہرست اراضی مقبوضہ قوم وزیری اندر حدود سلطنت گورنمنٹ انگریزی

نمبر شمار	نام قوم	نام مالک	تعداد اراضی تخمیناً: آباد	غیر آباد	میزان	تعداد جمع: مالگذاری	بابت گوسفندان	میزان	تعداد انعام: نقد	[illegible]
۱	بزن خیل	میر اکبر جعفر وغیرہ	[illegible]	[illegible]	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ۸	[illegible] ۸	[illegible] ۸	۰
۲	سرکی	نجیب خان	[illegible]	یک لاکھ [illegible] ہزار	دو لکھ کنال	[illegible] ۶ پائی	[illegible]	[illegible] ۶ پائی	[illegible] ۱۱	۰
۳	بدین خیل	رضا خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible] ۹ پائی	[illegible]	[illegible] ۹ پائی	[illegible] ۶	۰
۴	پائندہ خیل	بریم خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible] ۹ پائے	[illegible] ۸	[illegible] ۹ پائے	[illegible] ۱۵	۰
۵	سرکی خیل	لال میر شاہ داد	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ۶۰	[illegible]	[illegible] ۱۴	۰
۶	ہاتی خیل	عظیم بندر وغیرہ	دو لاکھ [illegible] ہزار	[illegible] ہزار	دو لاکھ کنال [illegible] ہزار	[illegible]	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible]	۰
۷	محمد خیل	فضل شاہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰
۸	عمرزئی	لنڈک و بیگی	[illegible] ہزار ۱۱	[illegible] ہزار ۵	کنال [illegible] ہزار ۱۶ مرلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۹	تپہ جات	نجیب سرآنبر وغیرہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible] ہزار	۰	[illegible] ہزار	[illegible]	۰
۱۰	تختی خیل	جان بہادر حسین شاہ وغیرہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	نرمی خیل	حسن خان وغیرہ	کنال [illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	سردی خیل	عاصم وزیر سردار و رضا خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	جانی خیل	کلاب	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

طریق کوچ

شلخ احمد زئی واتمان زئی کے اکثر فرقے ماہ اپریل وئی شروع موسم گرما کوہ سلیمان کے علاقہ شوال دوا ٹہ وتیرل وغیرہ سرد پہاڑی ملکون مین جاتے ہین اور شروع موسم خزان مین ماہ اکتوبر نومبر وامن پہاڑ پائینہ ملک کو واپس آتے ہین اوپنیچے دونون ملکونمین کم زیادہ ہرایک فرقہ کی جو نواح میان مین زمستان کو رہتی ہین ملکیت اراضی واقعہ ہے کیونکہ علاقہ پہاڑی مذکورہ بالا انکی قدیمی ملجا رہے اور تہل وغیرہ پیچھے سے لیا جب یہ لوگ اوپر نیچے جاتے آتے ہین تو ان کی محنت قابل رحم ہوتی ہے مین نے بارہا چشمہ خود انکا کوچ دیکھا عورات پر بڑی مشقت ہوتی ہے ایک قافلہ کے ساتھ ایک عورت فرقہ پائینہ خیل کی تھی جسکی پشت پر ایک مشک پانی کی اور سر پر ایک پسہ خورد سال لڑکا ہنڈے سے پر ایک تیہ یعنی بلد خورد چوبی رکھا ہوا تھا اور باوجود اسکی اجڑ کو بھی ہانکتی تھی اور جب اسکا بچہ روتا تھا تو اسکو دودھ بھی پلاتی تھی اور اسیطرح پانچ چھہ برس کا ایک اڑکا تھا جو کالہ شتران کو ہانکے جاتا تھا پاؤن سے برہنہ جب تتہ انکی چبھتی ہے اور پاؤن مین کانٹا لگتا تو بے کسی تردد کے برات سوا دسکو نکال کر اپنے کام مین مصروف ہوتا تھا اور باوجودیکہ دھوپ سخت تھی مکرر سے برہنہ تھا اس حال سی اور مضبوطی اس قوم کی ظاہر ہوتی ہے بالغ مردون کے پاس اسلحہ اور کوڈے چرمی جسمین آردز اور اوہوتا ہے اور اجڑ کو ہانکتے جاتے تھے ایسی سخت دھوپ مین کوچ تھا کہ معاذ اللہ راستے کی منزل طے کرنے کی وقت ایک دو [illegible] آفتاب کی [illegible] کرتے ہین اور نہایت چھہ کوس [illegible] اور اپنے مویشی اور اجڑ کو چراتے ہین اور [illegible] پکاتے ہین اور ایام سفر مین ہمیشہ خشک روٹی گندم یا مکی یا جو کی کھاتے ہین اور اگر پکا سکیں تو خام آردہی پہانک لیتے ہین اور

دستور کیژدیے یا کیژدے

ان کوچی قوموں مین واسطے رہایش کے ایک چھوٹا خیمہ مثل بدوضع چھولداری کی بکریون کی جت کا بنا ہوا ہوتا ہے اکثر سیاہ جت سی بطریق گونی مانند دیہی کی چوڑی لمبی بقدر مطلوب بنائی جاتی ہے اور اوسکو بزبان پشتو کیژدی کہتے ہین اور یہہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک موسم سرما کی جو ذرہ کلان اور دوچولی ہوتی ہے اور دوسری گرما کی جو سفر مین بہی کام آتی ہے چھوٹی ہوتی ہے قیمت اونکی آٹھہ روپیہ سی لیکر بیس روپیہ تک فی کیژدی ہوتی ہے بموسم سردی سب کہر کے آدمی مرد عورت شامل ہوکر اوسکی اندر یکجا زمین پر سوتے ہین الا جسنے تازہ شادی کی ہوتا ہو تی اولاد کے یا جبتک کہ شوق تازہ شادی کی رہے باقی کنبہ سے ذرہ علیحدہ اوسی کیژدی مین اسقدر پردہ سی ہوتا ہے کہ بیچ مین بطور آڑ کے کپڑہ اسباب کا رکہا جاتا ہے باوصفیکہ طول اوس کیژدی کا چار گز سے اوپر عرض تین گز سے زیادہ نہین ہوتا تاہم جاڑے کی شدت مین بقدر گنجایش مویشی بہی اپنے شامل اوسکی اندر رکہتے ہین +

تقسیم کار خانگی درمیان مرد و عورت

جسکی پینے و پانی لانے اور دیگر معمولی خانگی کامون کے سوا جب مرد فصل کاٹتی ہین تو اوسکو خرمن پر جمع کرنا اور بچہا کو سفندان کو چرانا اور لکڑی سوختنی اور کہاس لانا اور مردونکی قمیص کا اوبی کپڑا بنانا عورات کی ذمہ ہے اور سفر مین جب پہاڑ کو جاتے آتے ہین تو پانی کی مشکین اوٹہانا انکی گویا معمولی خدمت ہے اور سفر مین بار لدانا اور اسباب لیجانا بہی عورات کی ذمہ ہے باوجود اسقدر محنت دینے کے پہر بہی اونکی بیقدری بہت ہے یہانتک کہ عورات کی قاتل پر قصاص لازم نہین

پیشہ و عادات

ابتدا مین اس قوم کے اکثر آدمی پیشہ کاہانی اور رمہ چرائی اور نمک سبز کی فروخت کا کرتے تھے حال مین اکثر پیشہ کاشت کاری و مالداری و رمہ چرائی گو سفند و راون فروشی وغیرہ سی اپنا گذارہ معاش کرتے ہین اونکی بہیڑیونکی اون گرچہ عمدہ قسم کی نہین ہوتی کیونکہ میلہ اور آلودہ کاٹی

جاتی ہے مگر انکی گوسفند خوراک اور کلانی مین اسقدر عمدہ ہوتی ہین کہ اول درجہ کا گوسفند آٹھہ
غایت دس روپیہ تک بکتا ہے وقلیل سوداگری نمک و مویشی و پارچہ سوسی و سفید و روغن زرد
کی رکہتی ہین و نیز ہندو وغیرہ بیوپاریان جو ملک خوست اور دور سے آتی جاتے ہین انسے باخذ اجرت
بدرقہ کرنا اور باقی پیشہ چوری و رہزنی رکہتی ہین نسبت زمانہ ماضیہ حال مین نیک معاشونکی تعداد دوسرے
فرقہ سے زیادہ ہوگئی ہے حصول علم کا شوق مطلق نہین حال مین چند ملکان نے میرے ساتہہ
وعدہ کیا ہی کہ ہم اپنے فرزندونکو علم مروجہ کی تعلیم مین مشغول کرینگی دیکہا چاہی اس نیک عہد کی اپنا لینا
فوجمین بہرتی ہونیکی کچہہ خواہش نہین اپنی ملک سی باہر سفر کرنا مطلق معدوم ہے کوئی قابل وزیر ایسا ہوگا
کہ جسنی اپنے ملک کی حدود سے چالیس کوس تک باہر سفر کیا ہو قریب کل کے ایسی ہین کہ جنہون نے
اپنے وطن کی حدود سے باہر پانو بہی نہین رکہا سوداگری کیواسطے دور کی ملکونمین کوئی بہی نہین جاتا
اس قوم مین مثل دیگر پشتون قومونکی حجرہ یعنی مکان نشست مردانہ نہین ہوتا اپنے کیژدی یا گہر کی سامنے
اپنی کنبے کی مرد عورت زمین یا چٹائیونپر بیٹہے رہتی ہین اور جب کوئی مہمان اوے تو اوسکو علیحدہ میدان
بموسم زمستان آگ جلا دیتے ہین اور میزبان مرد بہی اوسکی پاس جا بیٹہتے ہین جب خاص ضرورت
مردمان کی جمع کرنے کی ہو تو ایک میدانمین جمع ہوتی ہین اوس مجمع مین حقہ پینا اور اپنی مویشی اور
زراعت کی باتین کرتے ہین اور بہلول زئی مسعود واردات رہزنی اور چوری کے قصے جو گذرے
ہین یا آئندہ جنکی تدبیر ہے اکثر کرتے ہین مسعود وزیری نسوار بہت چڑاتے ہین اور لوہا کی سوداگری
کا ذکر عبدلی مسعود اپنے مجمع مین کرتے ہین بہنگ اور چرس پینے والی تہوڑے آدمی تانزئی کی شاخ
مین اور شعبہ محمد خیل احمدزئی مین ہین شراب کوئی نہین پیتا لولی بازیسے نفرت کلی ہے چہوٹہہ
بولنی سے کچہہ پرہیز نہین ہے مگر ایسی سادہ تقریر سے بولا جاتا ہے کہ تہوڑیسی ردّ و کد کے بعد تمیز راست
و دروغ کی ہوسکتی ہے جو ہماری عدالتونمین اس قوم کے مجرم بعلت سرقہ وغیرہ ماخوذ ہوکر آتے
ہین تو وہ اپنی بریت کی سہل وجہ انکا سمجہتی ہین اور اور بعض دفعہ اپنی صفائی کے گواہ مال مسروقہ
کے حصہ خور اور اپنی رشتہ دار بلکہ جو سرقہ مین شریک تہی وہ بہی لکہا دیتی ہین اور ایسی گواہ ہمیشہ مفید مطلب عالیہ

شہادت دیتی ہین +

خوراک

کھانے مین عموماً گندم یا مکی اور جو کی روٹی اور گوسفند کا گوشت زیادہ کام آتا ہے مکی کا دلیہ اکثر کھایا جاتا ہے سفر مین اور نیز شکار کے وہ اور نیز خانہ بدوشی مین یہ کاک پکا کر کھاتے ہین کاک اوسکو کہتے ہین کہ گول پتھر آتشین گرم کرکے اور پر آرد لپیٹ کر نیم آگ کی خاکستری کو نیچے مین دبا دیتے ہین جب وہ عجینہ پختہ ہو جاوے تو نکالکر اور پتھر سے اوتار کر کھاتے ہین قندہار کی شربت اور دوغ مین کوٹکر روٹی کھاتے ہین مزہ دار طعام ہے اور آدمی بھی کھاتے نہین جاتا سب سے عمدہ کھانا نہین یہ ہے کہ دنبہ کے گوشت کے ساتھ ملا کر کھاتے ہین اور گوشت اور چربی کو سفند کہتے ہین مکی کی روٹی یا چاول کے ساتھ نہایت لذیذ الا اس قسم کا طعام سوائی عزیز اور قریب ترین مہمان اور دولتمند آدمیونکے باقی لوگونکو سالہا مہینہ مین میسر نہین ہوتا اور طرز کھانیکی یہ ہے کہ سب کہ جسکے مہمان آدمی یا جتنے آدمی مہمان ہون ایک بڑی شلک یعنی چوبی طشت اور یا کونڈول یعنی کلی تنار مین طعام ڈالکر اور اگر شوربا یا شربت یا لسی یعنی دوغ میسر ہو تو اوسمین مشترکا کونڈکر شاملا کھاتے ہین اور جو فصلہ انکا بچ رہے وہ عورات علیحدہ بیٹھکر کھاتے ہین اس قوم مین مرد عورت بلکہ شوہر زوجہ بھی کبھی شامل ہوکر کھانا نہین کھاتے ان لوگونکی سخاوت بھی مشہور ہے مگر صرف عبادت معبود حقیقی کیواسطے ہی نہین ہے بلکہ آئہ معمولی عادت ہے کہ بیچ صادق کے پہلے سب مرد و زن اوٹھکر عورات روٹی پکانا شروع کرتی ہین اور مرد کریوشی چرانیکا طلوع آفتاب سے پہلے نان بیچ وغیرہ جانکر کے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوتے ہین کہانا پکانا عورات کی معمولی خدمت مین داخل ہے یکروز بموجب خود اونکے فرودگاہ مین جب وہ پہاڑ کیطرف کوچ کیجاتے ہین واسطے دیکھنے دستورات کوچ و مقام کے گیا اور دیکھا کہ اوس کمپ مین شام کیوقت ہر طرف آگ جلتی ہے اور زیری عورات جو مستور نہین ہوتی روٹی پکا رہی ہین اور زیری مرد بیٹھے ہین پتھر کے بڑے موٹے تابہ پر کوئی گندم کی پتلی آب آمیز اور کوئی ارزن کی چوڑی پکاتی ہے اور اکثر نان جو مکی پکا رہی ہین ونکی جو اور مکی کی روٹی موٹائی مین دو انچہ سے کم نہین

ہونگی اور جب ذرہ سی دونون طرف روتی کے تابہ پر خشک ہو چکی تو تابہ سی اوتار کر چولے کی گرم
خاکستر اور خفیف آگ مین دبا دیتے ہین جسمین وہ خوب سرخ ہو کر پکتی ہین تب نکالکر کہاتی ہین
علاوہ معمولی غلونکی اون کے پہاڑ مین درخت خرنجہ کا پہل جسکا نام تیرکے یعنی شاہ بلوت
اوسکو کوٹ اور خشک کر کے چکی مین پیسکر مفلس لوگ اور قحط اور تنگی کے ایام مین اکثر
وزیری آرد جو کے ساتہہ ملا کر روٹی پکانے سے اپنی شکم پری کرتے ہین اور ایک اور بوٹہ
موسوم تبر کے چوڑے پتی خشک کر کے آرد بنا کر خاص لسی مین کہاتے ہین اس قوم کے
اپنی مقبوضہ پہاڑ مین چند اقسام میوے تر اور خشک پیدا ہوتی ہین جسکو یہہ لوگ بہت
عزیز اور غنیمت سمجہتی ہین اون کو دو تفریق سے بیان کرنا مناسب ہی پہلی وہ میوہ جات
کہ جو سوائے مالکان اور اون کے عزیز اقربا اور دوستون کے باقی عام قوم کو قیمت
سے میسر ہوتے ہین مندتہ یعنی زرد آلو بعض جگہہ پہاڑ مین بہت ہی اکثر غلہ جو و مکی کے ہموزن
یا چار انہ فی بار بیل فروخت ہوتے ہین انگور جو غلہ گندم کے مساوی بیچتی ہین مگر بہت نہین ہے الوچہ
اور آنار مگر ناقص اور ترش بادرنگ جو مکی کی زراعت مین اکثر کاشت کرتے ہین۔ کدو کو وزیری
لوگ پختہ اور خام دونون طرح کہاتی ہین۔ ہندوانہ مگر بہت نہین ہوتا خنغوزی یا زنغوزی جسکو ہندی
مین نیزے کہتی ہین درخت چیل کا پہل یہہ درخت پہاڑ مین خودرو ہی الا ہر ایک اپنی مقبوضہ حد تک
اختیار فروخت کا رکہتا ہی مگر ایسا ارزان کہ دو تین روپیہ پر بہت سا جنگل ان درختون کا پہل لینی کی
واسطی فروخت کیا جاتا ہے اور علاوہ اپنی شکم پوری کی بازار بنون مین فروخت کیواسطی لاتی
ہین کشلنی بہی اسی قسم کا ایک ثمر ہی ترہ کی ایک شیرین ترش آمیز میوہ ہی دوسرے
قسم کے وہ میوہ جو مفت پہاڑون مین خودرو ملتی ہین اور یہہ لوگ خوب سیر ہو کر کہاتی ہین ثمر توت
جو بہار کے موسم مین بہت کثرت سی کہایا جاتا ہی اور مسعود وزیری تو خام بہی کہاتی ہین گورگوری
ایک چہوٹی سے بوٹہ کا سیاہ رنگ ثمر تازہ بتازہ خوب مزہ دار ہوتا ہی اور یہہ لوگ معہ گٹک کہا
جاتی ہین شولنی یا شلونے جو درخت زیتون کا میوہ ہی اور شیروہ اور مومانیہ اور پشتورگے

اِنخرنے یعنی گونگیر یہہ پہاڑی میوی انکی عمدہ خوراک ہی اور میوہ گور گورہ کو تو صحت افزا بہی کہتی ہین ؛

پوشاک

اول لباس مردانہ دستار موٹا کپڑہ کی اکثر تین گز سی ہفت گز تک طول مین عموماً سیاہ نیلہ رنگ اور قوم توری خیل سرخ عنابی رنگ اور باقی سفید مگر اسقدر بوسیدہ اور کہنہ ہوتی ہین کہ سوائی آسودہ حال ملکان کی باقی لوگ شاید تمام عمر مین ایکدو دستار کو پورہ کرتے ہین اور چادر یا رداء جسکو بزبان خود پٹکی بولتی ہین سفید موٹا کپڑے کی اور اکثر پہاڑ مین کمل سفید رنگ کی اوڑتی ہین اور بعض ملک لونگے بہی رکہتی ہین قمیص اگر پارچہ کا ہو فراخ بلا چین اور چین دار اندر کہہ کو خلقہ یا اِیتکوئے کہتی ہین عموماً موٹے اُون کا فراخ انگرکہہ اکثر خود رنگ جسکی گریبان اور پردہ پیشبند پر ریشم اور سوت سرخ اور زرد کا کام اونکی عورات کرتے ہین اور اس اُونی انگرکہہ کو بزبان خود شڑے کہتے ہین بہت پہنا جاتا ہی قیمت اوسکی ایکروپیہ سی لیکر دو روپیہ تک ہوتی ہی اور پائجامہ مردانہ سفید موٹے پارچہ کا ذرہ فراخ اور مسعود کی محنتی لوگ اُون کا بہی پہنتی ہین اور بعض ملکان معتبر بڑے گہیرہ دار پائجامہ فراخ بوقت آنی حضور حکام پہر لیتی ہین لباس زنانہ عموماً عورات کے سر پر نیل کا سیاہ رنگ دیا ہوا موٹا پارچہ کی رداء جسکو بزبان خود ٹکرے کہتی ہین اور عمر رسیدہ عورتون کی سر پر موٹا پارچہ کا چہوٹا دوپٹہ اپنی مٹی کا رنگ دیکر خاکی کیا ہوا ہوتا ہی اور نازنین عورات جنکو یہہ لوگ نیازی شیخی کہتی ہین اور تازہ کتخدا بجائی رداء جمی نام پارچہ جسکو سلاری کی طور سرخ سیاہ زرد رنگ سے خط ہوتی ہین اور یا لونگی جسکا کنارہ ریشمی ہوتا ہی اوڑہتی ہین اور کورٹہ زنانہ جسکو بزبان پشتو خت کہتی ہین دو قسم کا ہوتا ہی ایک نجلانہ خت اور دوسرا گریوانہ خت پہلی قسم کا ناکتخدا دخترین پہرتے ہین اور وہ اکثر موٹے کپڑے کی سرخ چہینٹ کا ہوتا ہی اور اوسکے گریبان پر کچہہ کام نہین ہوتا اور نہ چین ہوتی ہی دوسرا قسم شادی کی ہوئی عورتین پہنتی ہین اکثر موٹا پارچہ سرخ کیا ہوا یا سیاہ ہوتا ہی اور اوسکی گریبان کی گرد تمام سینہ پوش پر اکثر سرخ اور زرد ریشم یا سوت کا

کام اپنی ہاتہہ سی مونثات کرتے ہین اور سینہ سی ذرہ نیچے تمام کورتی کی گرد چین اسقدر ہوتے ہین کہ
ایک گون معلوم ہوتا ہی سینہ سی اوپر چست اور تنگ اور اوس سی نیچے فراخ گہیرہ دار پیشواز کے
طرح ہوتا ہی طول مین گردن سی لیکر عورت کی پانو تک لمبا ہوتا ہی اور شلوار یا آزار کتخدا عورتین
اکثر نیلے اور پیلی سو سے چند اقسام ہی جسکو بزبان خود بیگمی اور زبیر خیش اور سور خیش کہتی ہین اور سے
بناتی ہین طرز ساخت اوسکی یہہ ہی کہ تا بہ زانو چین دار مثل پائجامہ کے وضع ہوتی ہی اور نیچی تنگ
پائجامہ کیطرح معلوم ہوتی ہی اور زانو سی اوپر فراخ اور مفلس وزیران کوہستانی کی عورات قلیل
بنظر کفایت ایسا بہی کرتے ہین کہ زانو تک بقدر ایک ایک گز سوسی کی چین دار پٹی بناکر زانو کے پاس
خوب مضبوط باندہ دیتے ہین اور اوسکو بزبان خود ور بلے کہتی ہین زانو سی اوپر شلوار نہین ہوتے
اوسکا کام بہی مثل کشمیر کے لوگون کی خت یعنی پیراہن سی لیتی ہین فی الواقعہ ایسی چہولداری کے
ہوتی جو تا بشتالنگ طول ہوتی ہی شلوار کی چندان ضرورت بہی نہین ہی اور ناکتخدا دخترین سفید
موٹا پارچہ کی پرتوگ یعنی شلوار اوسیطرح زانو تک چوڑی دار اور اوپر گہیرہ دار پہرتے ہین ناکتخدا
دختران جنکو بزبان خود نجلے یا پیغلے کہتی ہین اور کتخدا عورات مین شناخت کی واسطی وزیرون
مین یہہ مشہور علامت ہی کہ ناکتخدا سفید پائجامہ اور چہیٹ سرخ کا سادہ کورتہ بلا چین رکہتی ہین
اور مطلب رسیدہ عورات برعکس اونکی لمبا اور چین دار اور گریبان دار کورتہ اور سوسی کی شلوار
پہرتے ہین اور پانو مین چپلے چرمی اور اکثر تو مزرئے جو ایک قسم کا پہاڑی پٹہہ ہی

اوس سی خود گہاس کی چپلی کی طرح بناکر مرد اور زن پہنتی ہین کورتہ سرخ پارچہ کا یا نیلہ جسکی گریبان
اور سینہ پر کام کیا ہوا ہو عورات وزیری بہت پسند کرتی ہین موٹا پارچہ جسکو خمتا کہتی ہین
اور رنگ دار بہی اکثر احمد زئی اور اتمان زی وزیری بنون کی بازار سے اور مسعود ٹانک
اور بنون سی خرید کرکے لیجاتی ہین اپنی ملک مین پیداوار کپاس نہین ہوتی اس جنس کی خرید
ہمیشہ باہر سے ہوتی ہی ❊

شوق سرود

یہہ لوگ اصل موسیقی سے مطلق واقف نہین مگر اپنے دل بہلانے کیواسطے انمین بھی حسب حال قوم سرود اور ناچنا گانا مروج ہے چنانچہ راجسکو بزبان خود سرینده بولتے ہین اور بہت بدوضع لکڑی کا بناکر اوسکے اوپر تین تانت رود آکی لگاتے ہین اور پھر ایک کمانی خورد جیساکہ سارنگی بجانے کے ہوتی ہے گھوڑا کی بال سے بناکر اوس سے بجاتے ہین گرچہ اس سرینداکا آواز صرف مغز خراشی ہے مگر وزیری لوگ اسپر ایسے عاشق ہین کہ جہان سرینده کا آواز سنا سب کام چھوڑکر وہان جمع ہوتے ہین اور سرینده کی آواز پر بڑے شوق سے کھڑے ہوکر ناچتے ہین اور چکر مارتے ہین اور سرینده بجانے والی کی سر پر نال لیتے ہین در اسطرحکا ناچنا اور رسندری گانی بلاشادی ابھی رسم عام ہے اور ناچنے گانی کیوقت چھوٹا بڑا کوئی شرم نہین کرتا جہان مجمع ہوا اور سرینده بجا وہان ناچنا شروع کیا علاوہ سرینده کی آجڑے اور گلہ بانون کی پاس ایک نی کی بانسے ہوتی ہے جسکو درودے کہتے ہین اور اوس مین پانچ سوراخ ہوتی ہین وہان کی ایک کنارہ پر رکھکر پھونکتی ہین اور اون سوراخ پر ماتھہ مارنے سے ایک اثرناک آواز نکلتا ہے اور اوس آواز پر بھی گلہ بان اور آجڑی لوگ جمع ہوکر ناچا کرتے ہین اور شادیون مین دہل کی آواز پر سندری اور ناچنے سے شور مچاتی ہین غرض کہ ناچنا گانا انمین ایک بڑی خوشی اور شوق ہے مگر ان کے شوق کی برابر سرود اونکا مزہ دار نہین ہے عورات گرچہ سندری گاتی ہین مگر چتے نہین دہل اور سرنا میراسی یا ڈوم بجاتی ہین وزیرونکا اپنا باجہ صرف سرینده اور درودے یعنے بانسری ہے

طرز وضع اور طینت

اس قوم کی اکثر آدمی تنومند اور محنتی اور پورہ قد ہوتے ہین خوش شکل کم بیضاوی چہرہ گول چشم مزاج پشتانی کینہ توز زود رنج ننگ پرور اور طامع ناعاقبت اندیش اور شاخ مسعود کی شناخت کا ایک اور نشان عجیب ہے کہ اس قوم کی دانت ۲۹ یا ۳۰ ہوتی ہین اور بہت چھوٹے چھوٹے گھسی ہوئی اور دوسرا اکثرون کی پیٹھہ پر دوشانہ سے آگے کو جھکی ہوئی خم دار معلوم ہوتے

ہے اکثر اس قوم کے آدمی ساری سر پر لمبی بال تا بہ شانہ رکھتے ہین گرچہ اونکو صاف رکھنے کا ارادہ نہین ہوتا الا تامخ تیل یا روغن زردسی جب رکھتے ہین اکثر پوشاکین اسقدر چرگین اور میلی ہوتے ہین کہ رنگ اونکا مایل سیاہی ہوجاتا ہی صابون کا حتی قریب عدم حرج کے ہے کئی آدمی ایسے ہین کہ جنہون نے سال تک کپڑا صاف نہین کیا جسجگہہ بے نماز ہونے کا شبہ ہو تو اوس موقعہ کو پانی سے ذرا پاک کر لیا ہے

مہمانداری

یہہ لوگ اپنی ہم قوم اور آشنا مہمانون کی ضیافت بڑی تپاک سے کرتے ہین آٹھہ سے زیادہ مہمان ہون تو ضرور اونکے واسطے گوسفند حلال کیا جاتا ہی بشرطیکہ معتبر مہمان ہونے کے کم کیواسطے بھی اور جملہ گوشت سوای کلیجی یعنے آنتین معہ سر و پا مہمانون کو سامنے پکا یا جاتا ہے تاکہ شبہ خودخوری کا نہو جب پک کر تیار ہوگیا تو آٹھہ آٹھہ آدمیون کی واسطے علیحدہ علیحدہ تہال برمین حصہ لحم کا کرکے آگے رکھدیا اور صاحب خانہ اکثر اپنی ہاتھہ سے ہر ایک مہمان کی ہاتھہ مین موٹا ٹکرا گوشت کا معہ استخوان اور چربی کا پکڑا دیتا ہی شوربا کی ساتھہ کہانیکو چاول پختہ معہ روغن باگندم کی روٹی حسب مقدور میزبان اور اکثر توشکے کا دلیہ دیا جاتا ہی یہہ تشریح میرے چشم دید ہی کیونکہ ایکدن پہاڑ غیر علاقہ کے اندر مین بھی اتفاقاً مہمان ہوا تہا سبب اوسکا یہہ تہا کہ ایک سنگین مجرم مفرور سابقہ بارادہ ارتکاب جرایم اپنی گروہ کو لیکر بنون سے تخمیناً ۴۰ میل دور خیسور پہاڑ کے اندر جاگزین ہوا تہا اوسکی تدارک کیواسطے ۹ فروری ۱۸۶۳ء کو قریب سو سوار جن مین اکثر ملکان رعایا وغیرہ تہے ہمراہ لیکر شبانہ پہاڑ کے اندر براہبری و زیران خیرخواہ سرکار چلا گیا بعد گرفتاری چند مجرمان جب واپس آتے تہے تو جو قوم پہاڑ کے اندر ہماری خیرخواہ تہی اوسکی ملک نے سامان مہمانی تیار کر رکہا تہا بموجب درخواست اوسکی جب جاکر دیکہا تو گوسفندون کی چربی برگہاس لپٹا ہوا اور اسطرح ہر ایک اندام پختہ کیا ہوا تیار تہا مین نے اپنے ہمراہان کو اجازت کہانی کی دی اور چونکہ اکثر میرے

بہی وزیر تہی اونہون نے اس خوشی سی چربی کو کہایا اور تعریف کری کہ جس سی معلوم ہوتا تہا کہ یہہ کہانا
ان لوگون مین غایت درجہ کا عمدہ ہی ہرچند کہ ایسے نازک موقع پر توقف کا بچانا ضرور تہا مگر بلحاظ
دل شکنی اوس خیرخواہ کی جسنی اپنے پیدلون کی جمعیت سی ہمارے واپسی کی راستہ کے حفاظت
بہی کری تہی اپنے ہمراہیون کو اجازت دی گئی جس سی اوسکو نہایت خوشی ہوئی اور جو
مہمان اور خرچ توڑہ یعنی لشکرکشی کیوقت ہو وہ بموجب حساب توغ اپنی اپنی حصہ کا ہر کوئی ادا
کرتا ہے اور باقی مہمان خانگی بعض شاخون مین توغ کے حصہ پر اور بعض مین اپنی شوق اور
مقدور پر مہمان نوازی ہوتی ہی اور طعام مہمانی تین قسم کا ہوتا ہی اول سب سے عمدہ قدر کا کہانا
مہمان کی واسطے یہہ ہی کہ گوسفند فربہ ذبح کرکے معہ دُم یعنے چکی چرب پکاکر حسب مقدور چاول
یا نان گندم یا مکی یا دلیہ مکی یعنی اوگرہ کہلاتی ہین اوسکو دمژہ مڑہی اور یا شکرہ وَرَہ کہتی ہین
کونڈے مڑے یعنے روٹی جو روغن زرد کے ساتہہ گندم وغیرہ کا نان کہلایا جاوی تیسرا
وچہ مڑے یعنے خشک روٹی جسکو وچہ ٹکلہ بہی کہتی ہین اور دوسرے قسم مین مرغ خانگی پکاکر طعام
دینا بہی شامل ہی مگر مہمان کی واسطی کبہی چرگ یعنے مرغ ذبح نہین کیا جاتا مگر کشینی وزیرون
مین اب مرغ حلال کرنے کی رسم ہوگئی ہی غرضکہ مہمان داری مہمان کے حیثیت پر کرتے ہین قدرمند
اور معزز مہمان کی واسطے اچہی اور دوسرے کے واسطی ناقص مہمان داری ہوتی ہی جو اجنبی مسافر
ہو اوسکو وظیفہ مانگ کر گذارہ کرنا پڑتا ہے مگر اخوند اور ملا کی نام پر اجنبی جاہل بہی مہمانی کہا سکتا
ہے مہمان کیواسطی لحاف اور چارپائی تو کم میسر ہوتی ہے مگر ایک چہوٹے دری اون کی قدرمند
مہمانون کو دیتی ہین جو زمین یا چٹائی پر اوہڑ یا بچہا کر گذارہ کر لیتے ہین اور ہندو مہمان کی بہی
مہمانداری کرتے ہین اور مہمانی کو بزبان خود ملمستیہ کہتی ہین ؛

حال آسودگی و افلاس

یہہ لوگ ابتدائی سی نہایت افلاس کی حالت مین تہی عملداری سرکار انگریزی مین جن شاخون کو
تہل کی زمین پر بامن تمام تردد کاشتکاری حاصل ہوا وہ آسودہ ہوگئے ہین اور سوائی اونکے

جو شعبی پہاڑ مین آباد ہین اون مین بہی پیشہ سوداگری والی مرفہ حال ہین اور باقیماندہ لوگ خصوص مسعود سواہی سوداگران آہن بدستور تہیدست ہین اور بچشم خود دیکہتی ہین کہ نیک معاشر روز بروز دولتمند ہوتی جاتی ہین شاذ عادات چوری کو ذلیل سمجہکر اوس پیشہ کی طرف رجوع ہون جسمین دین دنیا کا بہلا ہو ؛

حال پیداوار غلہ

انکی مسکونہ ملک کوہی مین گندم جو مکی برنج پیدا ہوتے ہین پہاڑ مین زمینات انکی بہت کم ہے اونکی پیداوار سالانہ خوراک کیواسطے کافی نہین اور بسبب قلت زمین اور نہری ہونیکے قدر اوسکا یہان تک ہی کہ ایک ویاستہ زمین جسکی بنوی بحساب اوسط ۵ روپیہ فروخت ہوتی ہی و یاستہ بزبان خود، اگز طویل رسہ کو کہتے ہین اور وہ گز دو فٹ تین انچہ کا ہوتا ہے ایک رسہ مذکور طول اور نیم رسہ عرض سی جو زمین حاصل ہوتی ہی اوسکو ایک ویاستہ زمین کہتی ہین ویاستہ سی مراد کتاب ہی زمین تہل مقبوضہ بعض فرقہ شاخ احمد زئی مین اکثر آگندم و شخود اور حریف مین باجرہ اس کثرت سی پیدا ہوتی ہین کہ اونکی اپنی خوراک سی وہ چند زیادہ بچتا ہے جو فروخت کرکے نفع اوٹہاتے ہین ؛

ذکر مذہب واعتقاد

کل قوم وزیری اہلسنت جماعت حنفی مذہب مسلمان ہین مگر علم مذہبی بلکہ قرآن شریف کا پڑہنا بہی انمین کم مروج ہی اور عقاید اسلامیہ اکثر اسمًا و رسمًا جانتی ہین نہ علمًا باوجود اسکی تعصب مذہب کا انمین مفرط ہے مذہب کی پاس بہت رکہتی ہین غیر مذہب کے لوگونکا مال لوٹ کر کہانا صفا سمجہتی ہین بلکہ گورنمنٹ انگریزی کی حدود کے اندر رہنے والے مسلمانون کا مال بہی حلال جانتی ہین گرچہ مسجدین اور واخوندان مین کم ہین مگر نماز اکثر پڑہتی ہین خصوص قوم اتمان زئی و زیری اور شاخ احمد زئی سی شعبہ سپیر کے اور قوم مسعود سی عبدلے اور علی زئی زیادہ نماز گذار مشہور ہین قوم اتمان زئی مستقل سکونت والون کو اکثر مسجدین بہی ہین گو کہ یہہ لوگ نماز کے جملہ فرائض

اور واجبات اور قواعد رکوع وسجود سی بخوبی واقف نہین ہین مگر تاہم بہ فہمید خود فرض کو ادا
کرتے ہین آخوند اور ملا کا قدر انمین بہت ہی اونکی زبان سی جو کچہہ نکلے اوسکو سند سمجہتی ہین وزیری
اخوند بھی علم تہوڑا رکہتی ہین اور وعظ یا خطبہ مجمع عام مین اچہی طرح نہین پڑہ سکتی تعویذ نویس اور
سادہ لوح قوم کو اپنی فریب کے دام مین جلد پہنسا کر نذر اور شیرنی لیتی ہین اخوند کا کام یہہ ہے
کہ امامت کرکے نماز پڑہاوی اور چہوٹے لڑکون کو نماز سکہاوین نکاح پڑہانا اور جنازہ کرنا بہی اخوند
کا کام ہی اور میت کو غسل بہی اکثر وہ دیتا ہی اور میت کی کہنہ پارچات اوسکو ملتی ہین اور نیز پیداوار
غلہ کا عشر یا اسقاط میت وغیرہ خیرات سی اخوندونکا گذارہ ہوتا ہے مگر اکثر اخوند لوگ مفلس
ہوتی ہین اور بعض آسودہ حال ماہ رمضان کا روزہ فرض سمجہتی ہین مگر جو پہاڑی اور جاہل
وزیر ہین اونکو ماہ رمضان کی بہی خبر نہین ہوتی کہ کب آیا ہی مین نے سنا ہی کہ میدان کے
رہنی والی وزیرون سی کوئی شخص آخر رمضان مین پہاڑ کو گیا اور وہان جاکر کہا کہ آج عید
ہوگی پہاڑی وزیرون مین سی ایک شخص نی کہا کہ شکر الحمد للہ روزہ بہی گذر گئے اور ہمکو
خبر بہی نہوئی کہ ہمارا غاڑہ یعنے گردن اس گناہ مین نہین پکڑی جاوے گی کیونکہ ہمکو رمضان
کے آنے کی خبر نہین تہی اسواسطی بری ہوگئی جب یہہ لوگ کوچی پہاڑ سی آنے جانے کا سفر کرتے
ہین تو جس منزل پر جاکر ڈیرہ کیا وہان کسی اچہی موقعہ پر ایک ایک پتہر رکہہ کر مسجد کی علامت بنالیتی
ہین اور آخوند جو گانو کوچی کی ہمراہ ہو اوسجگہہ اذان دیتا ہی اور جماعت کے ساتہہ نماز ادا
کیجاتی ہی بعض شبان اور پہاڑی گلہ بان وزیری ایسی بہی ہین کہ جنہون نے نماز کا سبق بہی نہین
پڑہا بہ حیثیت مجموعی یہہ بات لکہی جا سکتی ہے کہ انمین واقفیت دین کی بہت کم ہے ؛

ذکر مویشی و مالداری

وزیری گہوڑونکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اس قوم مین سب سے زیادہ بہیڈی گوسفند کے گلے ہین
خصوصاً شاخ احمد زئی بہیڈی کی رمہ بہت رکہتی ہین جو زمستان مین تہل پر اور گرما مین پہاڑ کوہ
سلیمان کی دہارون مین لیجاتے ہین نر بہیڈی اکثر بنون کی بازار وغیرہ اطراف مین فروخت

کی جاتی ہین اور مادی واسطی ترقی نسل رکہتی ہین انکی ملک مین بیشمار گلے بہیڈی سفید اور خود رنگ کی چرتے نظر آتے ہین اُون بہیڈی کی فروخت سی نفع اوٹہاتی ہین بکری کی رمہ پہاڑی وزیری رکہتی ہین تہل پر آنی والون کی پاس بکری کم ہوتی ہے شتر بہی اکثر رکہتی ہین خصوصاً کوچی لوگ جو اپنا گہر کا اسباب اور کیثر دے سفر کے وقت اونپر لاد کر لیجاتے ہین اور نمک کی سوداگری بہی انپر ہوتی ہی نر بچہ اپنی قوم کے سوداگر وغیرہ لوگون کے پاس فروخت کیجاتی ہین وزیر وال شتر اکثر چہوٹے چہوٹے بی مہار اور محنت کش ہوتے ہین اور چہوٹی عمر مین اونپر پالان ڈالا جاتا ہے گاومیش یہہ لوگ مطلق نہین رکہتی اور نر گاؤ و مادہ گاؤ بہت ہین مگر پستہ قد اور لاغر اکثر سیاہ رنگ ہوتی ہین یہہ لوگ کہتی ہین کہ پہاڑ مین سیاہ رنگ والہ مضبوط اور محنت کش رہتا ہے اس باعث سی اکثر سیاہ فام سانہڈ کی نسل بہڑاتی ہین ابہی بچہ یکسالہ ہوتا ہی کہ اوسکو لادنا شروع کر دیتے ہین اور طرفہ بیرحمی یہہ کہ شیردار مادہ گاؤ بہی لادنی اور قلبہ رانی سی کبہی نہین چہوڑتے خر مرکب ہر گہر مین ہوتے ہین خصوصاً کوچی لوگ تہل پر آنی والی پانی کی مشکین لادنی کیواسطے لابدار کہتی ہین اور جسکی پاس شتر نہین ہین وہ سفر کے وقت بیل اور خر مرکب پر اپنا اسباب وغلہ بار کر لیجاتے ہین ؛

سگ وزیری

اس قوم مین واسطی حفاظت رمہ اور گہر کے سگ رکہنی کا بہت دستور ہے اور اونکی کُتّنے ایسی خبردار اور اچہے ہوتے ہین کہ اونکی ہوتے سارق کامیاب نہین ہوسکتی اور اچہی لڑنے والے مضبوط اور قد اور ہوتے ہین مگر شکار کا شوق اس قوم مین نہین ہے ؛

بیماری

وزیری قوم مین باوجود عدم احتیاط غذا اور میلہ اور چرگین رہنی کے بسبب تازہ ہوا بیماری بہت تہوڑی قسم کی ہوتی ہی چیچک کی بیماری سے سوا اسنے قوم مسعود کے باقی وزیری چہوٹے یا بڑے بہت تہوڑے مرتے ہین اس قوم کے کوچی شاخون مین تپ کی بیماری ہوتی ہی جب وہ

گرم ملک سی سرد پہاڑ کو جاتی ہین یا سرد جگہہ سی گرم ملک کو آتی ہین تو اونکو چند روز تپ آتا ہی اور اوسکو گرم سرد کہتی ہین تپ دق اور تپ محرق بہی ہوتا ہی ہر قسم کے تپ کا علاج عموماً ژون اچول یعنی چمڑہ ڈالنا ہے اور اوسکی ترکیب یہہ ہے کہ تازہ تازہ کو سفند ذبح کرکے گرم چمڑہ اوسکا برہنہ بدن پر پہر لیتی ہین پشم والی طرف اوپر رہتی ہی اگر دو تین چمڑہ ڈالنے سے اچہا ہو گیا تو بہتر ورنہ زیادہ بہی ڈالی جاتے ہین یہان تک کہ آخر کو مریض مرجاوی یا بیماری چہوڑ دیوے اور اکثر چمڑہ ڈالنے سے اچہا ہو جاتے ہین اوسکا ظاہر افادہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پسینہ یعنی عرق آنے سے بدن کہلجاتا ہی اور تپ بہاگتا ہی چار پہر تک ایک چمڑہ رکہتی ہین اگرچہ ہوا اور پانی کی پرہیز ہے مگر وزیری کچہہ بہت پرہیز نہین کرتے علاوہ اسکی تپ کیواسطی جمالگوٹہ کا مسہل یعنی جلاب بہی لیتی ہین اور موسمی تپ کیواسطی گندم کے آرد کو پانی مین ملاکر اور پتلا کرکے آگ پر گرم کرتے ہین اور اوسمین ہلدی اور سیاہ مرچ اور اجوائن ڈالکر گرم گرم نوش کر جاتی ہین اور اوس سی عرق آکر تپ اکثر رفع ہو جاتا ہی مسعود وزیری تپ دق اور محرقہ اور چیچک کی بیماری سی بہت ڈرتے ہین جس گانو یا کنبہ مین ایسا بیمار رہو وہان کبہی نہین جاتی بسبب سادہ لوحی وزیری لوگ جن اور پری کی سایہ سی بہت ڈرتے ہین اور اکثر بیماریون کو سایہ پری اور جن سمجہکر حیلہ ساز اور تعویذ نویس اخوندون کی طرف رجوع کرتے ہین اور اس آسیب کی صدمہ سی محفوظ رہنی کیواسطی تعویذ لکہاکر اور اوسکو چمڑہ مین لپیٹ کر گلہ مین ڈالتی ہین کوئی کم وزیری تعویذ سی خالی ہوون گی اور ہر ایک کی گلے مین چند چند تعویذ ہوتے ہین اور اوسکی معتقد ہین اخوند تعویذ نویس اکثر فی تعویذ ایک روپیہ چار آنہ نذرانہ یا شکرانہ لیتی ہین اور اس سادہ لوح قوم کو اپنی فعل کا معتقد کر رکہا ہی ؛

معدنیات

سوائی اوس سنگ کی جس سی آہن بنتا ہی اور کسی چیز کی کان انکی علاقہ مین تاہنوز نہین معلوم ہوئی ترکیب لوہا بنانی کی جو کوہ مسعود وزیری مین بنتا ہی اسطرح وہ لوگ بیان کرتے ہین کہ پہاڑ نواح مقام مکین بابڑ وغیرہ مین بطور کان نمک کہود کر سیاہ رنگ کا پتہر جس سی کچہہ چمک بہی نکلتے

ہے اور وزن مین بہ نسبت اور پتھرون کے زیادہ سنگین ہوتا ہی نکالتی ہین اوس پتھر کو
توڑکر ریزہ ریزہ کرتے ہین اور واسطے بچاؤ ہوا اور بارش کی مثل ٹپ خیمہ گول چھپر کے نیچے
دوکان جسکو بزبان خود منڈوا کہتی ہین مانند چھوٹے پٹھے چونہ کی بناتی ہین اور اوس دوکان
مین دو حصہ کوئلہ اور تیسرا حصہ سنگریزہ مذکور ڈالکر دکان کے چرمے گہالون سے اوسکو بہت تاؤ
دیتی ہین جب خوب تاؤ آیا تو لوہا گل کر سرخ رنگ ہوجاتا ہی اور دکان سے نیچے بہی نکلتا ہے
جسکی اوپر سے باوزار آہنی تیل دور کرتے جاتی ہین اور لوہا الگ رکہا جاتا ہے اس پہلی تاؤ کی
آہن کو کچا یعنی خام مشرہ کہتی ہین اور اوسکا نرخ دوکان پر بیس سیر فی روپیہ ہوتا ہی اور
پہر اوسکو دوسری دوکان پر تاؤ دیکر پختہ کرتے ہین اور کشی جسکو یہہ لوگ کرکے یا پاکے
کہتی ہین بناتی جاتے ہین اور اوسکا نرخ پہاڑ ہین دس سیر فی روپیہ ہی ان کانون پر کسی کا
حاکمانہ اختیار نہین ہی جو مسعود وزیر چاہی بنالے مگر آپسمین کانین اور اونکا موقع تقسیم کیا
ہوا ہی اور جو لوہا مکین مین بنتا ہی وہ اکثر علاقہ ورگون مین جاکر فروخت کرتے ہین قوم من رتے
ٹاک اور دیرہ اسمعیلخان کی طرف اور قوم لوکرے بہلول زئی واسماٹی شہابی خیل علاقہ مروت
ضلع بنون کی جانب لاکر فروخت کرتے ہین اور مسعود قوم کے بیوپاری کہتی ہین کہ تقریبًا پچاس
ہزار کا آہن سال بسال نکلتا ہی اور خام وپختہ بنکر فروخت ہوتا ہے بمقام مکین شاخ عبدنے
کے لوگ کڑچھی آفتابہ تاوہ اور پیالہ وہیم وغیرہ بناکر چارون طرف کے نواح کے ملکون مین فروخت
کرتے ہین عمومًا اسطرح کا سامان اور لوہا ورگون کے علاقہ مین قوم پرملی خریدکر غزنین اور
کابل وقندہار وغلجیون کے ملک مین فروخت کرتے ہین اور قوم مسعود وزیری کا زیادہ تر گذارہ
اسی آہن فروشی پر ہے اور بیوپاریان آہن بہ نسبت دوسرے فرقہ کے آسودہ حال ہین

تخمیناً شمار قوم

ذیل مین ایک فہرست جس سی ہر ایک شاخ کلان کی تعداد اور پیشہ وجائے سکونت نام ملکان معلوم ہوورج کر کے اس قوم کے حالات کو ترقی دیجائے

فہرست مذکور

اول تفصیل قوم اتمان زئی

نمبر شمار	نام شاخ مشہور عام		قریب تعداد خانہ شماری	نام ملکان	جائے سکونت	پیشہ
۱	حسن خیل		۳۵۰۰		حسن خیل بمقام کیتو دوزی خیل درہ نکیشو کی پہ نور رک خیل کرابہ کشی وغیرہ متفرق	کاشتکاری و نمک فروشی
۲	منظور خیل	منخ خ	۶۰۰	بلال قمر دین	متفرق	کاشتکاری و رمہ داری
۳	مد خیل	مداخ خ	۲۵۰۰	آدم خان میاخیل	کوہ موسوم کوٹر بالائی سہ دوڑ	〃
۴	نوری خیل		۳۰۰۰	ایغر کے جرجیان معروف منخ علدار اخوند وغیرہ	تشیرہ تلہ درہ خیسو	کاشتکاری و بلہ فروشی یعنی شہتیر و بازو کی فروخت زر رڈنے در رسول خیل سارق
۵	کابل خیل		۳۲۰۰	ملک دین رحمت شاہ عالم شاہ وغیرہ	رود کرم کے کنارہ پر اندر کوہ	کاشتکاری و چوری
۶	ملک شاہی ملک شے		۴۰۰	صالح	اکثر علاقہ تہانہ میریان دامن کوہ گبر	〃
۷	جانی خیل		۱۰۰۰	الہداد تجے رضا داد میرم شاہ کریم خان	〃	〃 و بیمہ فروشی
۸	سرخیل	بلا فرخ کنخ	۴۰۰	قاسم سردار	درغڑ علاقہ مذبور	〃
۹	تختی خیل	〃	۶۰۰	حسن شاہ سردار جنگ بہادر	〃	〃
۱۰	زمی خیل	〃	۵۰۰	حسن خان کریم خان کٹہ میر	〃	〃 و چوری
میزان کل			۱۵۷۰۰			

دوم تفصیل قوم احمدزئی

نمبر شمار	نام شاخ مشہور عام			نام ملکان	جائی سکونت	پیشہ
۱	سین خیل	ہاتی خیل	۱۲۰۰	عظیم بندر شجاع	تہل متصل حدود خٹکان	زراعت کاری
۲	"	سرکی خیل	۸۰۰	لعل میر	متفرق	" وچوری
۳	"	عمر زے	۸۰۰	لنڈک بیگے وخدر خان	تہل وگومتی	زراعتکاری وہیمہ فروشی
۴	کالو خیل	بومی خیل بامی خ	۲۵۰۰	کریم خان دیوان ایسپ	متفرق	بیوپار نمک وہیمہ فروشی فرقہ زنے خیل اکثر چورے
۵	شادی خیل	خانیہ خیل	۴۰۰	فوجدار	ترپ متصل کرم	ہیمہ فروشی
۶	"	خوجل خیل	۱۲۰۰	ممت آخان ایشم گوڑ امزان	ٹل بلند خیل سی ہنگو علاقہ کوہاٹ تک	نمک فروشی ورمہ داری
۷	"	بدین خیل	۵۰	رضا خان	تہل علاقہ سرکار	کاشتکاری
۸	"	بزن خیل	۸۰۰	میر اکبر جعفر	اکثر بمقام سدراون علاقہ بنون اور کچھ پہاڑ مین	کاشتکاری وسوداگری مویشی
۹	"	پیندہ خیل پایندہ خ	۲۰۰	برہم خان	تہل	کاشتکاری ورمہ داری
۱۰	سپرکے	شدن خیل	۶۰۰	نجیب ولد سوہان	ایضاً سدراون	کاشتکاری
۱۱	"	محمد خیل	۶۰۰	فضل شاہ وشاہجہان مدامان	کنارہ کرم دامن کوہ حد سرکار	کاشتکاری ہیمہ فروشی
۱۲	"	سدے خیل	۶۰۰	.	اندر کوہ	کاشتکاری وچوری
میزان کل			۹۷۵۰			

سیوم تفصیل قوم مسعود وزیری

نمبر شمار	نام شاخ و ہور جام			نام ملک	تعداد در سنگ	جائی سکونت	پیشہ
	شاخ	ہور جام					
۱	ہرے	ہرے	شہباز خیل	گلات مہرجان وزیرستان بلند میر پایاؤ	۱۴۰۰	کوہ باڑہ وغیرہ متفرق	آہن فروشی وچوری وکاشتکاری
۲	ہرے	ہرے	من زئے	عورخان ولد جنگی خان میر وزیرستان مارک	۴۳۰۰	متفرق اندر کوہ	ہور بیابانی و بلہ فروشی
۳	ہرے	ہرے	جہانڈل	پیر زال پیر دل بنادین یامعین الدین	۶۰۰	شہر و میدان	ہ
۴	ہرے	ہرے	مانے خیل		۵۰۰	ہ متفرق	ہ
۵	ہرے	ہرے	بدرین زئے		۸۰۰	ہ	ہ
۶	ہرے		گلے شاہ گلے شے	قمرالدین شیر حسین تودے	۱۰۰۰	مقام غور ہامہ کانے گورم سے جانب مشرق	آہن فروشی اکثر
۷	ہرے	ہرے	عبدلے	زہیر ست سعید	۲۵۰۰	اکثر کمین وبعض متفرق	آہن فروشی وکاشتکاری
۸	ہرے	ہرے	ملک شے	اخلاص طوارے	۸۰۰	کانے گورم سے اوپر بہاڑ مین	ہ وچوری
۹	ہرے	ہرے	نظر خیل	فتح خان	۹۰۰	ہ	اکثر کاشتکاری
۱۰	ہرے	ہرے	بلند خیل	میر پایا ولد مشعل	۳۰۰	کمین	کاشتکاری
۱۱			ہبت خیل	تاج محمد میر غضب جہانگے	۱۴۰۰	متفرق	ہ مع چوری
۱۲	ہرے	ہرے	عدو خیل	شاہ دیدار	۳۰۰	کمین	کاشتکاری
۱۳	ہرے	ہرے	کوکرے	شاہ مراد درانی شیرانی	۶۰۰	متفرق	آہن فروشی وکاشتکاری وچوری
۱۴	ہرے	ہرے	وزیر خیل	گل میر	۳۰۰	ہ	ہ
۱۵	ہ	ہ	شنگے ایشنگے	نبی ولد مانگی وغیرہ	۱۲۰۰	اکثر ڈیرہ ٹاک	ہ چوری زیادہ
میزان کل					۱۴۵۰۰		

شجرہ نسب گربز ابن مبارک

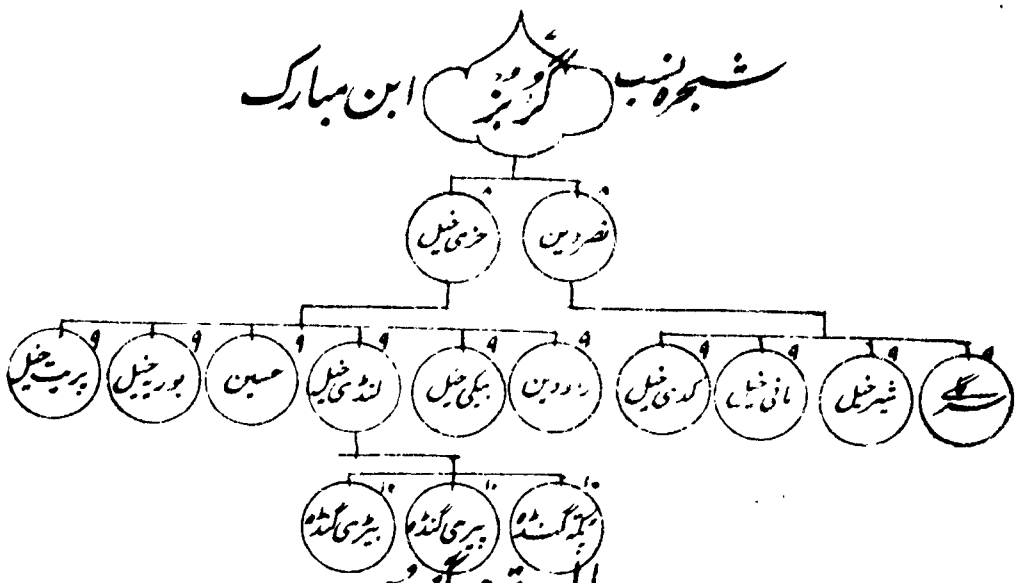

حال قوم گربز

قوم وزیری کا شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مسمی وزیر ابن سلیمان مورث اعلی قوم وزیری کے دو پسر تھے اونمین سے مسمی خدری بڑے بیٹے کے تین فرزند تھے سب سے چھوٹا مسمی مبارک تھا جسکا بیٹا مسمی گربز ہوا اور اوسکی اولاد گربز کہلاتی ہی گرچہ حقیقت مین گربز بھی قوم وزیری کی ایک شاخ ہین مگر فی الحال ملک اور دستور اور رواج مین ایسی علیحدہ ہوگئے ہین کہ اونکا ذکر باقی قوم وزیر سے علیحدہ کرنا پڑا کہتے ہین کہ ابتدا مین گربز لوگ مسعود وزیری کے شامل اونکی پہاڑ کے شمالی حصہ مین رہتے تھے چنانچہ درہ شکتو اور کوہ باڑ مین تا حال بعضی کہن سال وزیری قوم گربز کے وقت کے پانی چڑھانے اور گہرون کی علامت بتلاتی ہین دو سو برس سے کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ یہہ لوگ اسجگہ سے خارج ہوئے اور سبب اخراج یہہ بیان کرتے ہین کہ کوہ گبر مین پہلی شاخ وگاڑ قوم بیٹنی آباد تھے گربز لوگون نے اونپر یورش کرکے قتل عام کری اور کوہ گبر اپنے قبضہ مین کرلیا بعد چند مدت کے جیسا کہ قوم بیٹنی کے حال مین لکھا گیا ہے شاخ کبین بیٹنی نے اس قوم پر لشکر کیا اور سخت لڑایون کے بعد قوم گربز نے شکست کہائی اور کوہ گبر پھر بیٹنیون کی قبضہ مین آیا اور چونکہ گربز ان فسادون مین کم زور ہوگئی تھی اسواسطے ایسی بی پا نہ ہوسکی کہ کل وزیری ملک کے مغربی اور شمالی گوشہ

مین ملک خوست سی شرق مایل جنوب اور دوڑ کے علاقہ سی شمال غربی کی پہاڑون مین جا آباد ہوئے
انکی پہاڑی ملک مین دو ماہ زمستان مین برف پڑتی ہی اور چونکہ پہاڑ کے رہنی والی گربز اکثر بوریا
کی چہولداری بنا کر رہتی ہین اونکی سلامی چٹایون کی چہولداری سی برف کنارون پر گر کر تین چار فیٹ تک
باہر سی بوریا کی بنیاد کو دبا لیتی ہی یہہ قوم مفلس مگر جنگجو ہی خوست کی مشرقی مایل جنوبی گوشہ پر انہون نی حملہ
کرکے کچہہ میدان علاقہ قلیل خوست کا اپنی قبضہ مین کر لیا تہا اسواسطی ریاست کابل کی حکومت فی الحال انپر
مؤثر ہے اور علاوہ محصول زمین کی جو بحساب فی جریب دو روپیہ کابلی ایک فصل مین لئی جاتی ہین دو روپیہ
دودی یعنی فی گہر کے حساب سی حاکم خوست انسی وصول کرتا ہی پوشاک اور دستور اکثر خوست کی رہنی والے
قومون سی مطابق ہی مگر طرز وضع اور قد قامت رنگ اور شکل قوم وزیری کے موافق ہی گربز لوگ سود زیان
مین باقی قوم وزیری کے شامل نہین ہین مگر اونکو اپنا بہائی سمجہتی ہین آئین وزیری پر پہلی وہ بہی عمل
کرتے تہے مگر اب نہین رہا کل تعداد اسلحہ بند مردمان اس قوم کے ایکہزار رکہتی ہین عموماً کاشتکاری
اور مالداری کا پیشہ رکہتی ہین مگر بعض سوداگری اور بدرقہ کا کام بہی کرتے ہین جاہل اور بی علم لوگ
ہین خوست کی سپین اور تور گوندے کے شمار کیوقت یہہ قوم سپین گوندے کے ذیل مین منسلک ہوتے ہین

قوم لالی خواہ لیلی وزیر

اس قوم کی تعداد پنجہزار مرد اسلحہ بند لوگ بیان کرتے ہین اور کوہ سفید کے شمالی و مغربی نواح مین
رہتی ہین یہہ لوگ بہی ایک شاخ قوم وزیری کی ہین اپنی باقی قوم سی علیحدہ ہوکر اوسطرف جانے کا سبب
یہہ بیان کرتے ہین کہ لالی ابن وزیر اپنی باپ کے ساتہہ کوہ شوال مین رہتا تہا اتفاقاً اوسکی ہاتہہ سی شیتک
کی اولاد سی کوئی شخص مارا گیا تب بخوف انتقام بہاگ کر قوم خوگیانی مین چلا گیا اور وہان اوس قوم
سی شادی کر لی جسکی اولاد اب اس تعداد تک پہونچی دوسری روایت یہہ کہ وہ شخص کوئی عورت
مسمات لیلی ورغلان کر بہاگ گیا اور اوسنی راستی پر بڑے دلاوری کرکے قوم شینواری کی چند
سارقان کو جنہون نی اوسکی معشوقہ سے پانی مانگ کر شرارت کری تہی قتل کیا اور مسمات لیلی سی اوسکی
چند فرزند ہوئے جنکی نسل اب مشہور ہی باوجود بہت کوشش کی اس قوم کے کسی آدمی سی مؤلف کے
ملاقات نہین ہوسکی اور یہی وجہ ہی کہ شجرہ نسب نیچی کی شاخون کا حاصل نہین ہوسکتا ؛

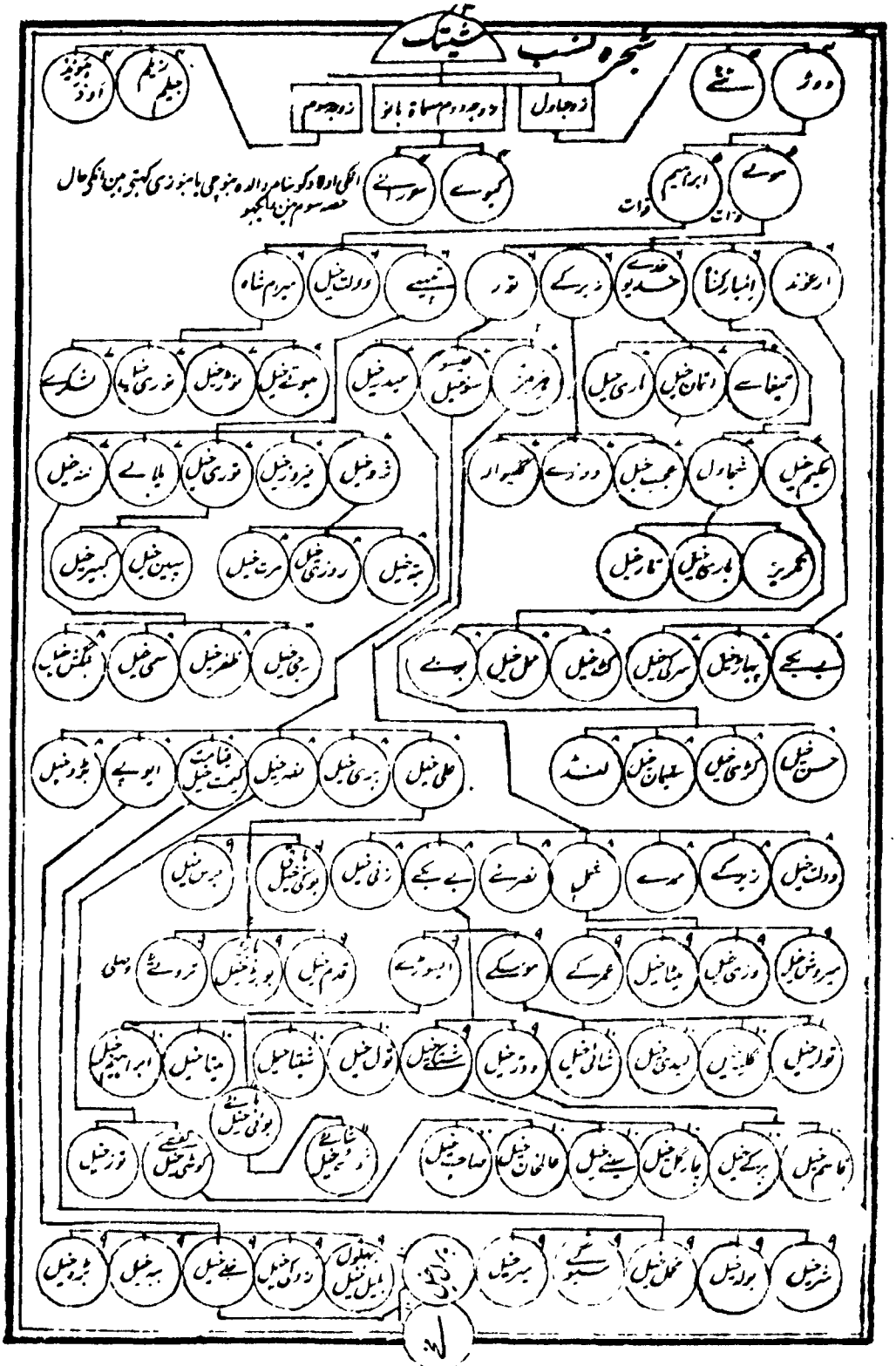
شجرہ نسب شینک
زوجاول
دوجہ دوم مسماۃ بانو
زوجسوم
دوڑ
تنے
جیلم
زلم
ہوزید
اوذ
موسے
ابراہیم
وفات
کمبوسے
سورسنے
انکی اولاد کو سنا مرد الدہ منوچی یا ہنوزی کہتے ہیں انکی حال
حصہ سوم میں لکھیں گے
ارغوند
انبار کنا
خدیو
زبرکے
تور
ہشمیے
ولی خیل
میرم شاہ
تشکے
نوری خیل
سوزہ خیل
ہوتے خیل
سعید خیل
سفید خیل
ہرمز
اسمٰعیل
اسماعیل
عثمان خیل
اری خیل
حکیم خیل
شجاول
عجب خیل
دوزے
کھیوار
شہ و خیل
میرو زخیل
توری خیل
بالے
نسہ خیل
عمر یزے
بابری خیل
تارخیل
بہ خیل
روزی خیل
مرت خیل
سپین خیل
کبیر خیل
بے بچے
پیار خیل
سرکار خیل
کالے خیل
مل خیل
بہ بے
حسن خیل
کڑی خیل
سلیمان خیل
لعل
علی خیل
بہری خیل
نسہ خیل
قیامت خیل
کیمت خیل
ایوبے
بڑو خیل
ولی خیل
زیرکے
مرے
غل
نصرے
بے بچے
زنی خیل
بوری خیل
برس خیل
میرو خیل
وزی خیل
مینا خیل
عمر کے
موسکے
ایسوڑے
قدم خیل
بوڑ خیل
تروڑے
ہلی
توار خیل
گلابیں
لیدی خیل
شالی خیل
دوز خیل
شکے خیل
تول خیل
شنبا خیل
مینا خیل
ابراہیم خیل
بوتی خیل
شاہے
زوڑ خیل
کوشی خیل
کھے
نوز خیل
عاشم خیل
برکے خیل
چارگول خیل
سینے خیل
عالخان خیل
صاحب خیل
شرخیل
بورہ خیل
خمل خیل
سبوکے
میر خیل
بابل خیل
ہلول
زوری خیل
نسے خیل
بہ خیل
بڑو خیل

واضح ہو کہ اصل نسل دوڑ کی وہی ہی جو پیچھی لکھی گئی مگر چند قومین متفرق اسمین اور بہی مدت سی شامل چلی آتی ہین گو وہ دوڑ کی اولاد نہین مگر دوڑ کہلاتی ہین اور حصہ و نفع نقصان دوڑ کی ساتہہ شامل انکی تفصیل یہہ ہی ملخ ایکہزار عبدک ایکہزار درپہ خیل ایکہزار دوسو امخانی یا امزونی ایکہزار ترونی شامل عبدک وحید رخیل انکا شاخوار شجرہ ذیل مین درج ہے

اول ملخ

- پانی خیل
- ابدال خیل
- محمد خیل
- نصرت خیل
- لنڈ
- عمر زے
- درتی پاڑے
- سینے خیل
- جانخان خیل
- گٹہ خیل
- میامی خیل
- عبدالرحمان خیل
- ککہ خیل
- سپگے
- طاؤس خیل
- شادی خیل
- نانی خیل
- گدائے
- چر خیل
- ممی خیل
- سینی خیل
- بالی خیل
- ترکہ خیل
- ملک خیل
- عمر خان خیل
- ولی خیل

دوم عبدک

- ممہ خیل
- ملے خیل
- مندوڑے
- ترونے
- وصلی
- کتہ خیل
- فیروز خیل
- مسعود خیل
- کرے خیل
- صدر خیل
- ابراہیم خیل
- احمد خیل
- اسڈی خیل
- ریبہ خیل
- تنکوشے

سیوم درپہ خیل

- گوبی زئے
- علے زئے
- مریم خیل
- ہوزی خیل
- تمر خیل
- نانی خیل
- تورگے
- چر خیل
- سمل زئی

چہارم امخانی امزونی

- علی خیل
- بلال خیل
- عبدل خیل
- احمد خیل
- زبرہ خیل
- تایب خیل
- نواز خیل
- غلام خیل
- اسین خیل
- نصر کے

حال قوم دوڑ

واضح رہی کہ جیسا نسب نامہ شیتک مین درج ہی یہہ قوم بہی شیتک کی اولاد سی ہی جسوقت کی اولاد کیوے
وسورانی معروف بنوچی کی شوال سی علاقہ بنون کی طرف آئی اوسی عہد مین جسکو تخمیناً پانچسو برس سے
کچہہ اوپر عرصہ گذرا ہی یہہ فرقہ بہی اندر کوہ رود توچے کے ہر دو کنارہ پر آکر آباد ہوا باوجود دریافت
مزید یہہ حال نہین کہلتا کہ انسی پہلے اس موقع پر جسکو فی الحال ملک دوڑ کہتی ہین کوئی آباد تہا
یا کہ غیر آباد موقعہ دیکہہ کر یہہ لوگ آباد ہوئی سماعی روایات اور دلایل موجودہ سی آخر الذکر حال
قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اس قوم کی پورانی تاریخ نہین ملتی کہ بادشاہان وقت سی انکا کسطرح
تعلق رہا الا ۱۱۱۲ ہجری مطابق ۱۶۹۶ء مین جسکو ایکسو اٹہہ ۱۶۸ برس ہوا بعہد سلطنت اورنگ زیب
جس سال مین کہ شاہزادہ بہادر شاہ نی ملک بنون فتح کیا اوسی سال علاقہ دوڑ پر بہی بارہ ہزار معاملہ مقرر
کرکے ایک شخص مسمی سید حسین نام کو حاکم دوڑ مقرر کیا چند عرصہ تک اوسنی بمشکل اوقات گذارے
کری آخر جب علاقہ بنون کا انتظام سست ہوا تو دوڑ بہی چہوٹ گئی تا وقتیکہ نادر شاہ ایرانی نی دوبارہ
ایسی سختی سی مطیع کرے کہ تا عہد زمان شاہ درانی بارہ ہزار معاملہ ادا کرتے رہی الا کوئی حاکم مقرر نہین
تہا سال دو سال کے بعد ایک افسر درانی معہ کچہہ فوج کے آکر بنام نہاد بارہ ہزار جو کچہہ ہاتہہ لگا وصول
کرکے لیگیا فتح خان بارک زئی کی حادثات مین شاہ زمان نی بموجب درخواست ایک پیر سید کی دوڑون
پر بارہ ہزار معاملہ معاف کردیا جسکی عوض مین قوم دوڑ اوس اپنی محسن سید کی اولاد کو فی قلبہ کچہہ قلیل
غلہ پیداوار سالیانہ سی دیتے رہی تب سی آزاد چلے آتی ہین حال مین بسبب دباؤ قوم وزیر اس فرقہ
کی خواہش ہی کہ گورنمنٹ انگریزی ہمکو بہی اپنی سایہ عاطفت مین جا دیکر ممالک محروسہ کے شامل کری مگر
چونکہ ہماری گورنمنٹ کو اسطرف کچہہ حدود بہڑانے اور ملک لینی کا منشا نہین ہی اسواسطی باوجود درخواست
وہ محروم رہی پارسال اس قوم مین ایک افواہ مشہور ہوگئی تہی کہ سرکار انگریزی ہمارا علاقہ امیر کابل
کو تفویض کرنا چاہتی ہے اس فضول خبر کو سنکر اونکی بعض شاخون نی پہر استدعا کری تہی کہ ہمکو اطاعت
گورنمنٹ انگریزی بلا عذر منظور ہی کسی اور بیرحم حاکم کے ہاتہہ مین ہمکو سرکار نہ ڈالے ہرچند کہ یہہ خبر

بالکل چہوٹہ تہی اور ہرگز ہماری سرکار کو بلا سبب باہر کے علاقون مین دخل دینا منظور نہین تہا
تاہم اس امر سے یہہ بات صریح معلوم ہوتی ہے کہ سرکار انگریزی کے انتظام عادلانہ نے ہمارے
ہمسایہ آزاد قوم پر کسقدر اثر کثیر کیا ہی اور اونکو بہی اس امر کے سمجہنے کا موقعہ ملا ہی کہ منصفانہ سلطنت
سی رعایا کو امن چین ہوتی ہی اس قوم کے آدمی بہت جنگجو نہین ہین میانہ قد متوسط اندام گندم گون
مایل بہ زردی آرام طلب کاہل مزاج عیش و لہو پسند سفلہ طینت ہوتے ہین بدعہدی اور بیمروتی
مین مشہور ہین عورات اور طفلان بی ریش پر عاشق ہونا بہت مروج ہی اور اس معاملہ مین کل
افغانستان کی قومون مین سی پہلی درجہ کی بدکار ہین اور ایک طفل بی ریش پر جب چند آدمی عاشق
ہوتے ہین تو رقیب ایک دوسرے سی سبقت لیجانی کی خواہش سی اور معشوق کو اپنی طرف مایل کرنے
کیواسطی چند گوسفند وغیرہ ذبح کرتے ہین اور رات کو رقیب کے رشک کیواسطی گوسفند ذبح شدہ کو
بعض وقت اونچی دار پر لٹکا کر رقیب کی گہر کے پاس کہڑا کرتے ہین جب صبح وہ یہہ حال دیکہتا
ہے تو وہ بہی اوسیطرح کرتا ہی اور اسطرحکا نقصان مال تب تک ہوتا رہتا ہی کہ جب تک ایک فریق
مغلوب نہ ہوجاوی یا وہ معشوق اون مین سی کسی ایک کو اپنی دوستی کیواسطی منتخب نہ کرلے
بعض وقت اس بدعت کی تکرار پر باہم کشت خون ہوجاتی ہے اور اسی بات پر گانو مین بہی
گوندیداری رہتی ہے اور جس لڑکے پر اوسکی عاشق ایکدوسرے کے رشکانہ ترغیب سے زیادہ
گوسفند ذبح کرین وہ فخر کرتا ہے اور سرمہ اسقدر بے ڈہب حد تک لگاتی ہین کہ گرد نواح آنکہونکا
گوش تک سیاہ ہوتا ہی اور اکثر جوان آنکہون کو سندور سی سرخ کرتے ہین بعض ایک آنکہ سرمہ سیاہ
سی اور دوسری سندور سی سرخ کرتے ہین کبہی اونکی آنکہین اس خراب سرمہ سی خالی نہین ہوتے
ایک اور سفلگی شوق اونکی یہہ ہی کہ اپنی سر کی دستار مین اپنی ملک کی ہر قسم کا پہول بہت رکہتی ہین
اکثر معہ شاخون کے غرضکہ اونکی عادات نہایت قبیح ہین اور اس سفلیہ شوق مین اونکو نیم دیوانہ
سمجہنا چاہئی پوشاک اونکی اکثر کرپاس سیاہ رنگ کی مگر نہایت چرگین اور میلی اسقدر کہ جسقدر
چرگین ہونا ممکن ہی اور اونکا تعفن دور تک پہونچتا ہی اور اپنی پوشاک کو خوشی سی چرگین کرتے

ہین کیونکہ جو زیادہ چرب ہو اوسکو روغن خور جانکر فخر سمجھتی ہین اور روغن زرد بہت کہایا
جاتا ہے اور چرب ہاتہہ اپنی چہرہ و پوشاک پر ملتی ہین اور روغن سی تر روٹی جیب مین
رکہتے ہین اور لنگوٹی مین باندہتی ہین تمام جوان آدمی اپنی ریش کو اول عمر مین بالکل
مونڈ ڈالتی ہین اور بعض منقاش سی نکالتی ہین اور تیس برس کی عمر سی چالیس برس تک مقراض

سی مورچہ پٹے کاٹتی ہین اور عید کی ایام مین بعض آدمی ایکطرف کی ریش اور بروت مونڈوا ڈالتی ہین
عادات چوری قلیل اپنی علاقہ مین رکہتی ہین مگر باہر چوری کیواسطی نہین جاتی خصوص سرکار انگریزی کے
ملک مین باوجود قریب ہونے کے شاذ نادر مرتکب ایسی واردات کی ہوتے ہین اکثر پیشہ زراعت
کاری رکہتی ہین اور پغنہ یعنی گورست مارنی مین محنتی ہین اور بعض بیوپار بہی کرتے ہین مگر اپنی ملک
سے باہر نکلنا ناگوار ہے سب سے لمبا سفر اونکا بنون اور خوست تک ہوتا ہی یہہ تیس میل کا سفر بہی کوئی
چیدہ آدمی بیوپاری گوارا کرتا ہے انکی ملک مین تمباکو اکثر پیدا ہوتا ہے جسکو بنون مین لاکر
فروخت کرتے ہین کپاس اور غلہ اپنی ملک کی پیداوار ضروریات قوم سی زیادہ ہوتی ہے زمین
زرعی اعلی قسم کی ہے مگر سوای دوڑ پائینہ نیشکر اور ہلدی کاشت کرنیکا رواج نہین ہی باہر سے
خصوص بنون کی طرف سی کرباس اور تریاق یعنے افیون بہت جاتی ہے اور دوڑ لوگ
تمام افیونی ہین بلکہ بعض عورات بہی افیون کہاتی ہین اور قلیل مرد ایسے ہونگی جو افیون
یا چرس اور بنگ کا نشہ نہ رکہتی ہون بنگ سبز کوہی کو خشک کرکے حقہ مین پیتی ہین شراب کا نام بہی
نہین جانتی مگر باقی خبیث نشون سی وقت زوال سی لیکر تمام شب سیاہ مست رہتی ہین باوجود اس بدعت کے
نماز کو کم چہوڑتے ہین مگر اسکو رسما ادا کرتے ہین نہ کہ نماز بانیاز بخشوع اور خضوع پڑہتی ہین اس قوم
کا وزیرے اولس پختہ غنیم ہے وصف ایسی قوی غنیم بیرونی کے آپسمین انکا اتفاق نہین کل شمار
تخمیناً مردمان اسلحہ بند اس قوم کا بارہ ہزار مشہور ہی اس تعداد مین دیگر چار فرقہ متفرق جنکا علیحدہ
کرسی نامہ اوپر درج ہی شامل ہین انکی ملک مین جو بہت پورانی عمارات منہدمہ کے کہنڈرون کے

نشان دہانہ دروسی اوپر کہ چلے جاتے ہین اونسی ایسا قیاس ہوسکتا ہی کہ ہندو یا اہل گرک یعنے یونانیون کی حکومت مین اس راستی ہے افغانستان مغربی کی طرف کوئی شارع عام تہا اس قوم کے مردمان کو بالکل نوکری فوج کی شوق اور نہ سپاہ گری کے لائق ہین ؛

○

شجرہ نسب تنئے ابن شیتک

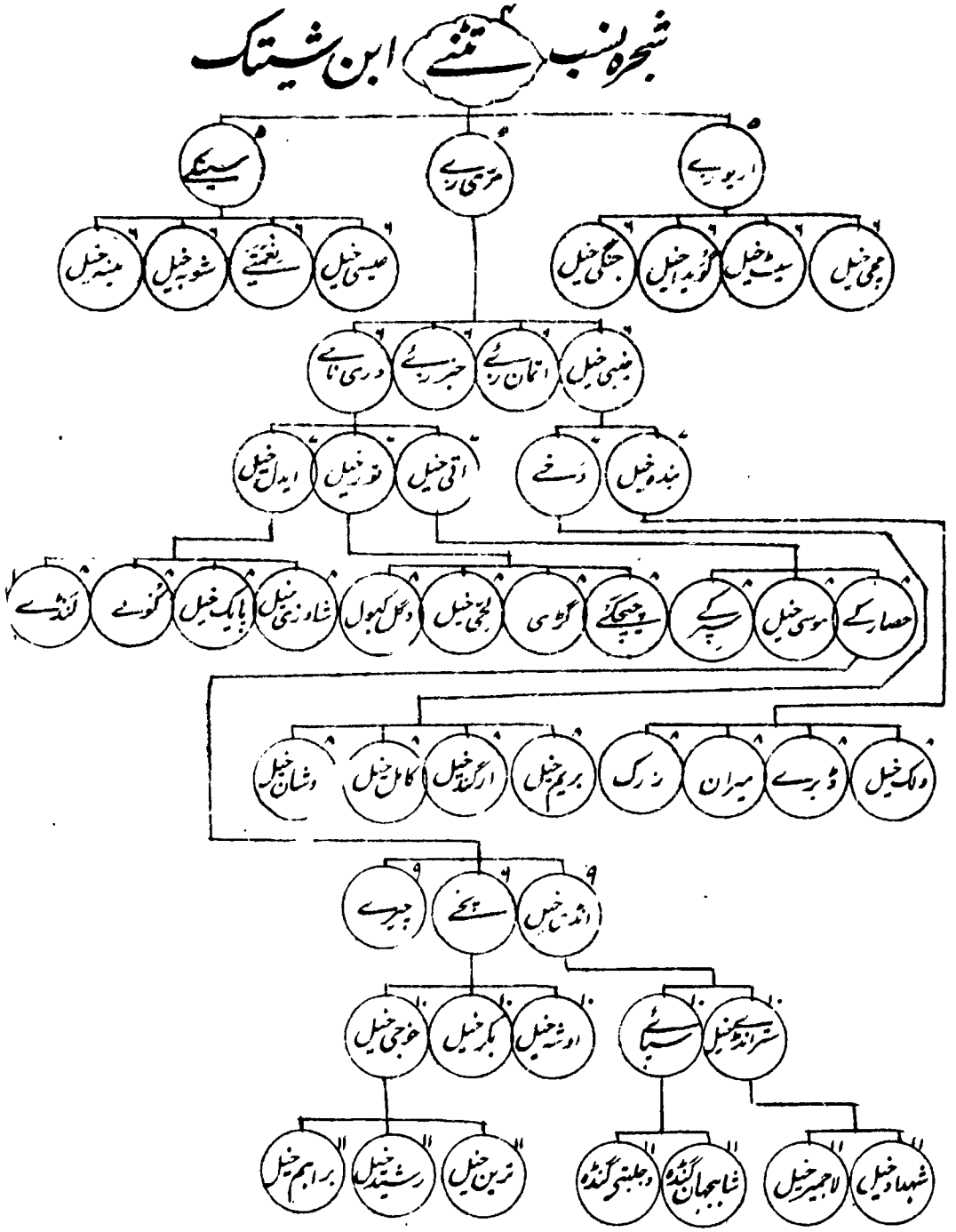

حال قوم تنے

شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہے یہہ لوگ اپنی تئین دوڑکا بھائی سمجھتی ہین اور جدّ ران کہتی ہین کہتی ہین کہ تنے کے کاغ ڈم کی نسل سی ہین دریافت سی ثابت ہوا کہ یہہ قوم بھی ایک شاخ گڑرانے خواہ گرلانی کی ہی کہتی ہین کہ تنے کے صلبی پسر دو کس تھے ایک ارتی جسکی نسل اریونزی ہی دوسرا مرمی جسکی اولاد مرمی جیل کہلاتی ہے اور سمی سینکی ایک طفل شیر خوار کو سمی مری اپنے تئے پرورش کری اوسی کی اولاد سینکے مشہور ہی یہہ قوم علاقہ خوست کی گوشہ غربی وجنوبی مین آباد ہی اکثر پہاڑ مین رہتی ہین اور بعض دامن کوہ مین مگر اونکا بڑا کا موضع ورگے میدان مین ہی جسمین پانسو گھر ہونگے لوگ کہتے ہین کہ ایکہزار اسلحہ بند آدمی اس موضع سے نکلتے ہین سوائے موضع ورگی کے جو اونکی سب دیہات سی بڑا ہی دیہات ذیل بھی اونکے بڑے گانو ہین حصار کوٹھہ ترخے آتمان اس قوم کی سکونت مستقل ہی اور مستقف کوٹھہ رکھتی ہین انکا مغربی پہاڑ خوب سرسبز اور سایہ دار ہی اوسمین با فراغت شکاری بھی پکڑے جاتی ہین کل ذی روح اس قوم کے تخمیناً دس ہزار آدمی ہونگے اونمین سی تین ہزار اسلحہ بند مرد مشہور ہین اسلحہ بندوق بہ نسبت تعداد اسلحہ بندون کے ایک ربع کم ہے تلواران جملہ تین ہزار کے اس ہی جو شخص بندوق نہین رکھتا وہ تلوار کے ساتھہ سپر یعنے ڈہال ضرور رکھتا ہی یہہ قوم بڑی جنگجو اور دلاور سپاہی ہے ملک خوست کے گوندے شناسی کیوقت تنی وسپین گوندے مین شمار کرنا چاہئے قوم اسمعیل خیل وغیرہ نور گوندی کے ساتھہ انکی سخت دشمنی ہی اور اپنی ہمت سی اکثر غالب رہتی ہین پیشہ کل قوم کا زراعت کاری ہے رقبہ اونکا اکثر بارانی اور کچھہ نہری بھی ہی بعض تمباکو وغیرہ اجناس کی سوداگری بھی من تک کرتے ہین مگر عموماً اپنی گھرون سی باہر نکلنا انکو پسند نہین ہی گرچہ بباعث قائم سکوت میدانی برای نام حاکم خوست کی ماتحت سمجھکر تعدادی ایکہزار روپیہ سالانہ بطور نعلبندی انپر مقرر ہے مگر ان مین سی دو سو روپیہ انعام ملکان مجرا دیکر باقی آٹھہ سو روپیہ

مالیہ مین اجناس از قسم نعل اسپان و بیل و کڑچہہ وغیرہ سامان آہنی جو اکثر انکے علاقہ
خصوص موضع گوخہ مین بنتا ہی وصول ہوتا ہی اور پہر وہ آپسمین خانگی تقسیم اپنی شرح مقررہ
پر کر لیتی ہین باوجود اسقدر نرمی محصول کی اکثر یہہ قوم اپنی دلاوری کی غرور و سخت ملجا کے
بہروسی پر حاکم خوست سی باغی ہو جایا کرتی ہے گرچہ آپسمین خانگی دشمنی بہت نہین ہی مگر تاہم عداوت
سی خالی نہین کل قوم کے آپسمین دو گوندی ہین ایک گوندی مین اریوزی اور سینکی اور دوسرے
مین مری خیل تعداد مین آخر الذکر گوندے کے لوگ زیادہ ہین اور اونمین سی اتی خیل کے لوگ
بہت ہین مری خیل مین بہی درے نامی ایکطرف اور چنبی خیل اتمان زئی خبر زے دوسرے
طرف کچہہ پرخاش رکہتی نہین فی الحال گل خان اور گل ہیبت درے نامی کی شاخ مین اور
اسمعیل اور آدگل شاخ چنبی خیل مین اور خان فقیر اور شیر احمد و دلواز وغیرہ اس قوم کے
ملک اور مدار المہام ہین تٹی پورہ قد گندم گون خوش رنگ آدمی ہوتے ہین پوشاک انکی
اکثر قوم دوڑ کی طرح ہی مگر بعض پشمی اندرکہہ بہی پہرتے ہین اونکی شلوار بڑی گہیرہ دار سوسی
کی ہوتی ہے نہایت چرکین اور میلہ رہتی ہین اخلاق مین جب دوڑ کے بہائی ہین تو
اونسی کچہہ تہوڑا ہے اچہی ہون گے عورات کی عشقبازی بہت کرتے ہین مگر ننگ افغانی
مین بہ نسبت دوڑون کے بہت اچہی ہین پہاڑ کے رہنی والے تٹی رمہ بکری اور میدان والے
رمہ گوسفندان بہت رکہتی ہین اور گلہ گاؤ بہی بہت ہین خوراک اونکی غلہ گندم اور جو
اور ارزن سی ہوتی ہے مگر اکثر آرد جو اور گندم مین ایک پہلی پہل یعنی ثمر موسوم شاہ بلوط
جسکو پشتو مین پرگے کہتی ہین کوٹکر اور بعد پیسنی کے ملا کر کہاتے ہین خوراک اور پوشاک
انکی نہایت کثیف ہی +

پانچوان باب

بیچ بیان متفرق اقوام سکنای افغانستان جنکا ذکر افغانون کے متعلق نہین لکہا گیا

اس باب مین سب سی پہلی ان اقوام کا حال لکہا جاتا ہی کہ جو افغانون کی شمار مین داخل ہین اور اپنی
آپ کو سید سمجہتی ہین واضح ہو کہ بختیار اور استرانی متعلق قوم شیرانی اور مشوانی قوم کاکڑ مین اور
ہنی اور قوم وردک اقوام کڑرانی اور خوندے قوم داوے اور سپندزئے قوم ترین اور
غرشین قوم میانہ مین اور کوٹی قوم بیٹنی مین یہہ جملہ نو قومین حسب تفصیل مندرجہ بالا اقوام افغانیہ کے
متعلق ہین اور اگرچہ اپنے آپ کو برملا سید نہین کہلاتی مگر چونکہ جن اقوام افغانیہ سی ملحق ہین اونسی
کرسی نامہ پدری ان کا نہین ملتا اسواسطی در پردہ آپ کو سید تصور کرانا چاہتے ہین الا چونکہ عوام
اونکے سادات کی معترف نہین ہین اسواسطی وہ یہہ کہتی ہین کہ جب ہم قبیلہ سادات سی نکلکر افغانون
پیوست ہوئے اور نسبت اور خویشی از راہ و رسم اس قوم کا اختیار کیا تو پہر سید کہا [illegible]
ادب اور احسان سی دور ہے اور ہمارے بزرگ بہی یہہ بات کہہ گئی ہین کہ جو کوئی ہمارے اور
سی آپ کو سید سمجہیگا وہ ہماری اولاد سی نہین ہی سو اگر یہہ وصیت فی الصدق کی گئی تہی تو
مخالف یہہ عمل ہوتا ہے مؤلف کو جو کچہہ حال ان شاخون کا تحقیقات سی حاصل ہوا ذیل مین قوم
درج کیا جاتا ہے

حال قوم بختیار

صاحب مخزن افغانی نسبت اصلیت قوم بختیار لکہتا ہی کہ ایک جوان سید زادہ اسحاق [illegible]
اوش توابع بغداد سی بنا بر تفرقہ روزگار غربت سفر اختیار کرکے کوہ سلیمان مین [illegible]
آیا اور قوم شیرانی سی ایک عورت مسمات شجنی نام اپنی نکاح مین لایا اوس [illegible]

اوسکا نام ابوسعید رکہا گیا کہ جو بسبب خوبی طالع بختاور کے لقب سی مشہور ہوکر رفتہ رفتہ بختیار مشہور ہوگیا اوسکی نسل سی بختیار لوگ ہین الا مؤلف کی نزدیک یہہ روایت کامل ثبوت نہین رکہتی پیچہے بحوالہ تحقیقات آنریبل الفنسٹن صاحب لکہا گیا ہے کہ بختیار لوگ ایران کی ملک سی افغانستان مین آئے ہین فی الحال تخمیناً پانسو گہر علاقہ مرغہ مین آباد ہین اور یہہ قوم نیک چلن اور نیک معاش سی کرسی نامہ بختیار کا مخزن ا[illegible]انی مین صرف اسقدر درج ہے

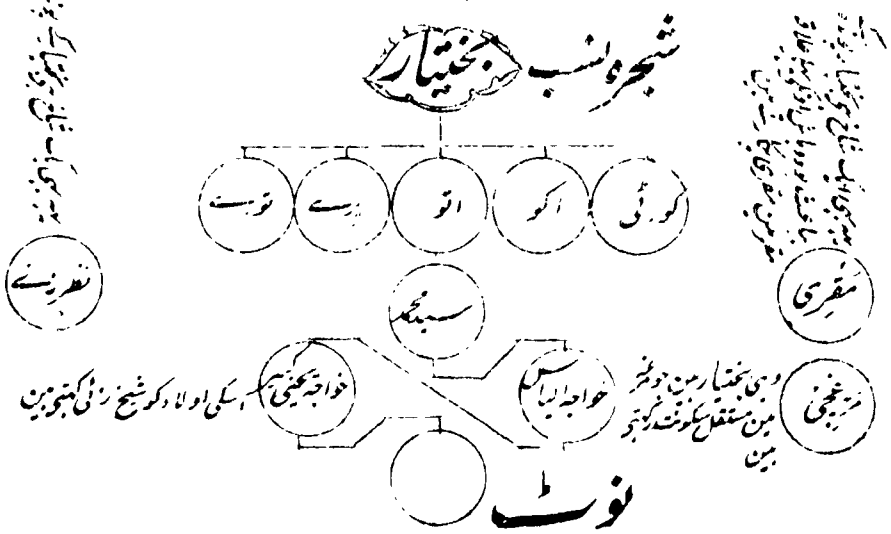

مؤلف کی نزدیک یہہ شجرہ نسب کامل نہین ہے مگر افسوس کہ بباعث عدم میسر ملاقات اس قوم کے کسی ہوشیار آدمی کے ضروری حد تک قوم کاکڑ سی نامہ حاصل نہو سکا +

ذکر اُن چہار قومون کا جو اپنا مورث اعلی سید محمد گیسو دراز سمجہتی ہین

واضح ہو کہ اوستریانی خواہ اوسترانی جن مین سی گنڈہ پور بہی ہین اور مشوانی اور وردگ اور ہنی یہہ چار قومین اپنا کرسی نامہ پدری سید محمد گیسو دراز کے ساتہہ اس تقریب سے جا ملاتی ہین کہ بیچ زمان حیات شیرانے وہ سید صاحب کوہ سلیمان مین آکر افغانان کے شامل رہنی لگا بظہور کرامات اونکی کررانی اور شیرانی اور کاکڑ اوس سید کے معتقد ہوئے اور امیر تیمور گورگان

کی خطرناک یورش سی حالانکہ امیر تیمور اس راستہ بہی نہین گذرا بذریعہ دعاء خیر سید
موصوف کی محفوظ و منصور ہوکر سرداران ہر سہ قوم یعنے کاکڑ اور شیرانی اور کڑرانی نی اپنی
اپنی دختران ناکتخدا اوس سید کی پیش کش کین اور سید محمد گیسو دراز ان ہر سہ کے ساتہ نکاح
شرعی کرکے رہنی لگا جنسی چار فرزند پیدا ہوئی شیرانی کے دختر سی اوستریانی اور کاکڑ کی دختر سی مشوانی
اور کڑرانی کی دختر سے دو فرزند پیدا ہوئی وردگ اور ہنی اور جب سید محمد گیسو دراز ہندوستان
کی طرف تشریف لیگئی تو اپنی ہر سہ منکوحہ افغانیہ کو معہ فرزندان جو اونکی شکم سے پیدا ہوئی تہے والدین
مستورات کی گہر چہوڑ گئی اور اپنے جد مادری کے گہر مین ان لڑکون نی تربیت پاکر بعد سن بلوغت
شادی بہی افغانون کی گہر سے کری اسواسطی افغانون سی خلط ملط ہوگئے اس روایت کی تصدیق
مین گرچہ مؤلف کو تامل ہے مگر مطلق تنسیخ کا ثبوت بہی کافی حاصل نہین ہوا الا جس قدر ضعف
اور سقم اس روایت مین ہین اونکو بتا دینا گویا بار ذمہ داری تصنیف سی سبکدوش ہونا ہے
اول مخزن افغانی مین جو یہہ لکہا ہے کہ بیچ زمان حیات شیرانی کی سید محمد گیسو دراز کوہ سلیمان مین
آیا یہہ قول ضعیف ہی کیونکہ پیچہے خود مصنف مخزن افغانی لکہتا ہی کہ سر بن ابن قیس عبد الرشید
کا نبیرہ شیرانی تہا اور قیس عبد الرشید کو ہم عصر جناب ختم المرسلین کے بتلاتا ہی اور سید محمد گیسو دراز
سنہ ۸۰۰ ہجری کے بعد ہندوستان مین گئی تو کیا یہہ ممکن ہے کہ سر بن کا نبیرہ شیرانی جو قیس عبد الرشید
کی چوتہی پشت مین تہا آٹہوین صدی ہجری تک جیتا رہا تاریخ فرشتہ مین دیکہو کہ سنہ ۸۱۰ ہجری
مین جسکو زمانہ حال تک چار سو بہتر برس گذرے ہین سلطان فیروز شاہ بہمنی کی عہد سلطنت
سید محمد گیسو دراز دہلی کی طرف سی تک دکہن مین گئے اور حسن آباد گلبرگہ کے متصل خانقاہ
بناکر فروکش ہوئے جہان مرقد اور اونکا تا حال زیارت گاہ خاص و عام ہے احمد شاہ
بہمنی جو سنہ ۸۲۵ ہجری مین تخت نشین سلطنت دکہن ہوا تہا وہ سید محمد گیسو دراز کا مرید اور
معتقد خاص تہا جسنی بہت سی جاریات اور قصبات اونکی خانقاہ کے واسطی وقف کردئے اور
تا حال اولاد سید محمد گیسو دراز کی دکہن مین موجود ہے مگر نہ اس کثرت سی جتنا کہ افغانستان

کے لوگ اونکی اولاد ہونے کا ادعا کرتے ہین دوسرا کرسی نامہ سید محمد گیسو دراز کا جو صاحب
مخزن افغانی نے سید موصوف سی لیکر گیارہوین پشت مین حضرت امام حسین رض کے ساتہہ جا ملاتا ہی
مؤلف کی نزدیک آٹہہ سو برس کی واسطی گیارہ پشت تہوڑی ہین کیونکہ بعد زمانہ جناب حضرت محمد مصطفی صلعم کے
بموجب حساب اوسط کم سی کم تین پشت ایک صدی مین منقضی ہونی چاہئی تہی سیوم سوائی مخزن افغانی
اور کسی ثبوت واسطی تسلیم اس روایت کی حاصل نہین ہوتا اور قیاس مین نہین آتا کہ اگر یہہ قومین
سید محمد گیسو دراز کے اولاد سی ہوتے تو جب سنہ ۹۱۰ ہجری مین محمد بابر بادشاہ افغانستان مین آیا
تو اوسوقت وردگ اور گنڈہ پور کے لوگ اسقدر تعداد مین کیون ہوتے جتنی کہ تہے کیونکہ سید محمد گیسو دراز
اور محمد بابر بادشاہ کی بیچ صرف ایکسو برس کا عرصہ گذرا تہا تو کیونکر قبول کیا جاوے کہ ایک صدی
مین ایک شخص کی اسقدر اولاد ہوگئی تہی جتنا اوسوقت وردگ اور گنڈہ پور اور مشوانی اور
ہنی کا اولس تہا علاوہ اسکی تاریخ بنون کی دیکہنی سے جو اس کتاب کے تیسرے حصہ مین ہے
معلوم ہوگا کہ بوقت حیات شیخ شاہ محمد روحانی قوم بنوچی نے قریب سنہ ۷۵۰ ہجری کی ملک بنون قوم
اور منگل سی لیا اور یہہ وہی قوم ہنی ہی کہ جو اپنے آپکو سید محمد گیسو دراز کی نسل سی سمجہتی ہین حالانکہ
سید محمد گیسو دراز اوس قوم کی آبادی ملک بنون کیوقت سی قریب سو برس کی پیچہے پیدا ہوئی سو یہہ
کبہی ممکن نہین ہی کہ اولاد اپنی مورث کی پیدائش سی بہی پہلی ملک گیری کری ایک اور طرفہ روایت یہہ ہے
کہ وردگ اپنی نسبت کہتی ہین کہ ہمکو ملک مقبوضہ حال سلطان محمود غزنوی نی واسطی آبادی کی عطا کیا تہا سو سلطان
محمود غزنوی کا زمانہ سید محمد گیسو دراز کی پیدائش سی قریب چار سو برس کے پیشتر تہا اگر یہہ قول اونکا صحیح ہو تو خیال کرنا
چاہئی کہ سید محمد گیسو دراز کی اپنی پیدائش سی چار سو برس پہلی اونکی اولاد کیونکر ملک آباد کر سکتی تہی ان وجوہات کے نتیجہ پر
غور کرنے سے بعض ثقہ افغانون کا یہہ مقولہ بی وجود نہین معلوم ہوتا جو وہ کہتی ہین کہ افغانستان
مین جو لوگ اپنی حسب و نسب سی واقف نہین ہین وہ سید گیسو دراز کو اپنا مورث بتلاتے
ہین اور جو مخزن افغانی مین یہہ فقرہ لکہا ہی کہ عہد سلطنت سلطان بہلول لودی وغیرہ
مین ان اقوام کی نسب کا مذکور ہوا تہا یہہ بات کچہہ اصل نہین رکہتی کیونکہ سلطان بہلول

لودی اور سید محمد گیسو دراز ہم عصر یا قریب ایکدوسرے کے تہے سنہ ۸۷۰ ہجری مین سلطان بہلول تخت نشین دہلی ہوا اور سنہ ۸۲۵ تک سید محمد گیسو دراز دکہن مین زندہ موجود تہے سو اس تیس برس کے عرصہ مین سید موصوف کی اس قدر اولاد نہین ہوسکتی تہی جس قدر اس چار قوم کے لوگ اوسوقت تہی اور نہ اس قلیل عرصہ مین گنجایش اخلاط یا سنہ یہ تعداد اولاد سید محمد گیسو دراز مین ہوسکتا تہا پس ایسی صورت مین مؤلف بدون حالات موجودہ حال اطمینان کے ساتہہ بابت نسب ابتدائی ان اقوام کی کچہہ رائی نہین لکہہ سکتا تہا مگر حالات موجودہ قوم وار لکہی جاتے ہین البتہ اونکی طرز وضع اور شکل وشمایل سے شرافت پائی جاتی ہے ؛

قوم ستریانی خواہ اوسترانی

شجرہ نسب اوسترانے معروف اوسترانی

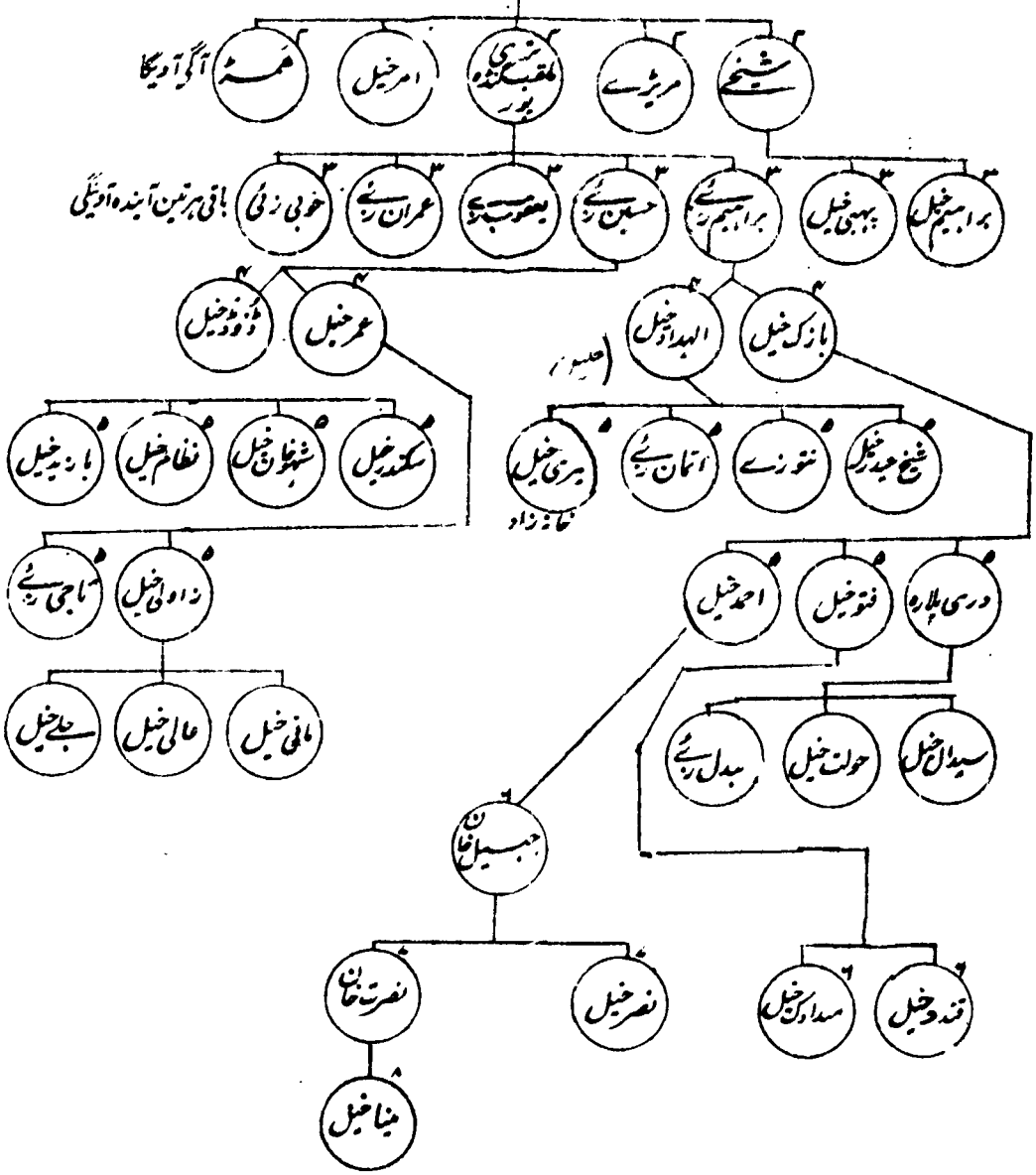

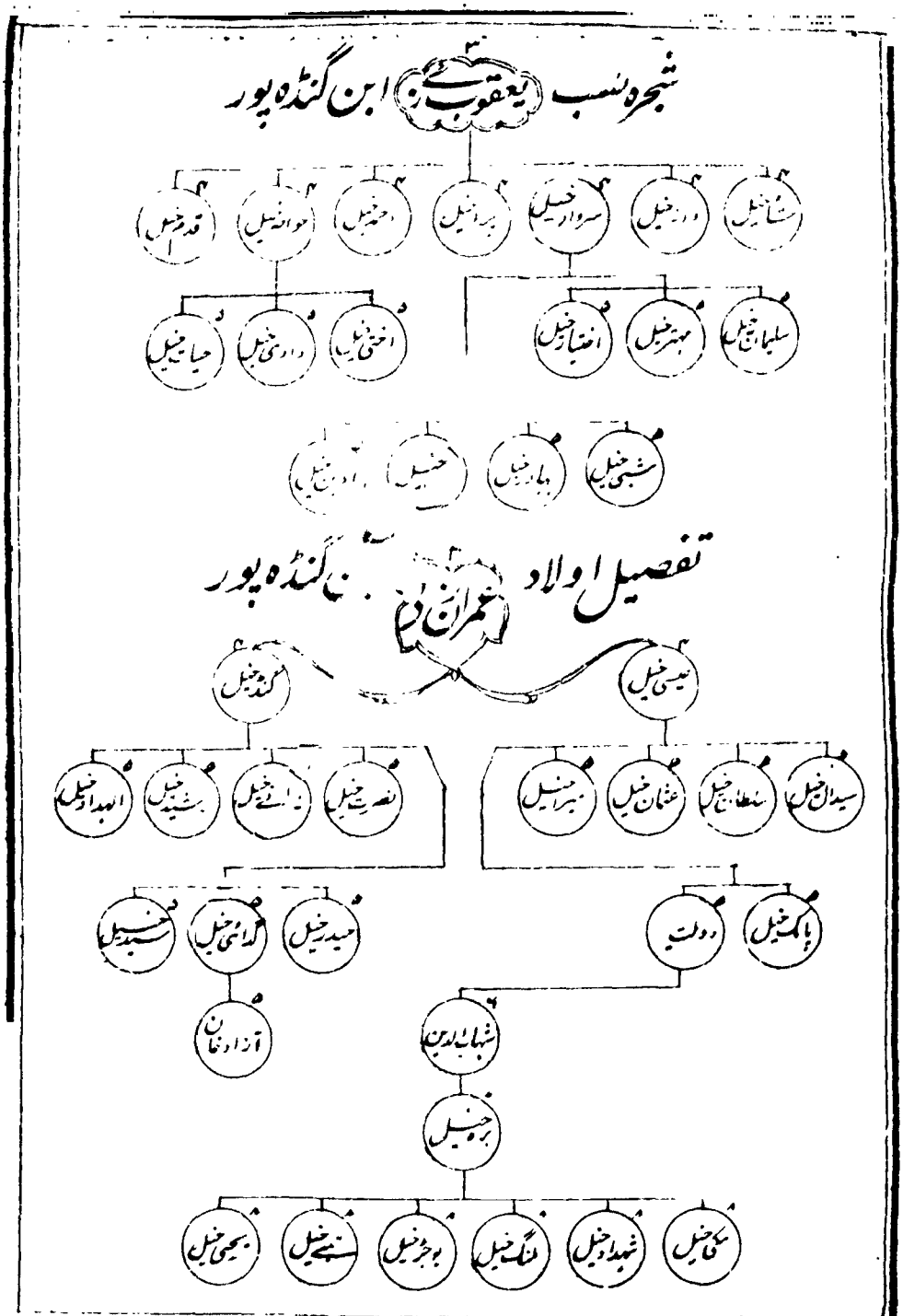
شجرہ نسب یعقوب ابن گنڈہ پور
تفصیل اولاد عمران ابن گنڈہ پور

اولاد خوبی زئی بنت گنڈہ پور

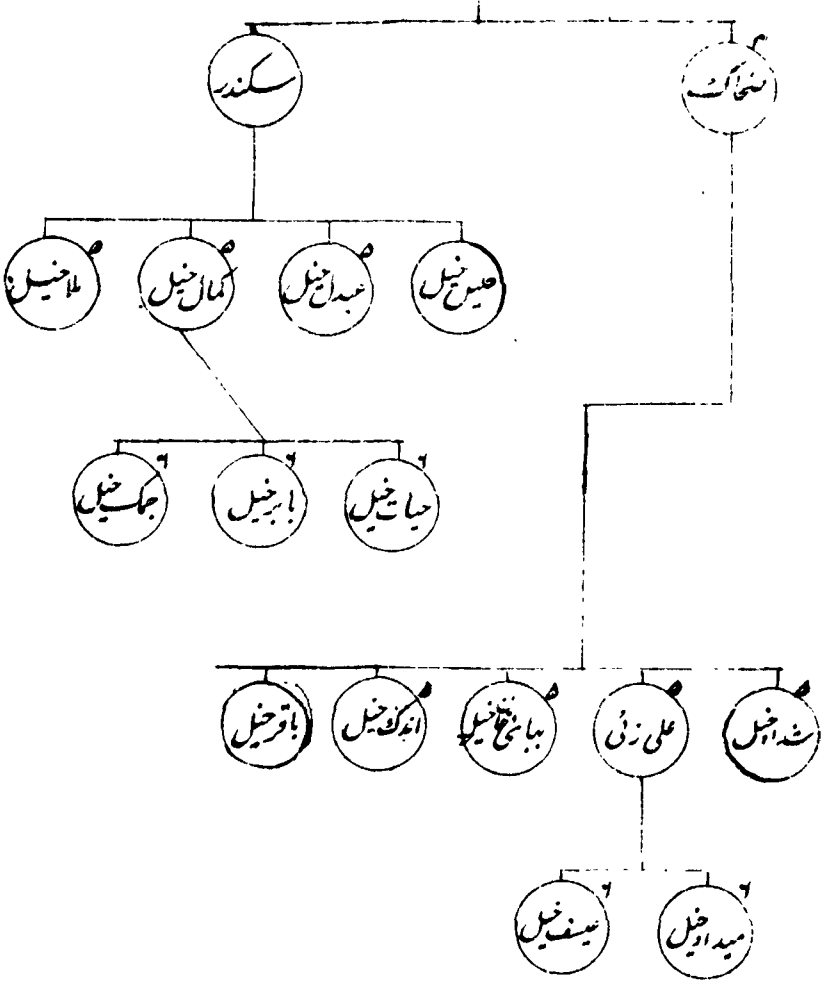

تفصیل شاخہاے دری پلارہ مشہور بہ گنڈہ پور

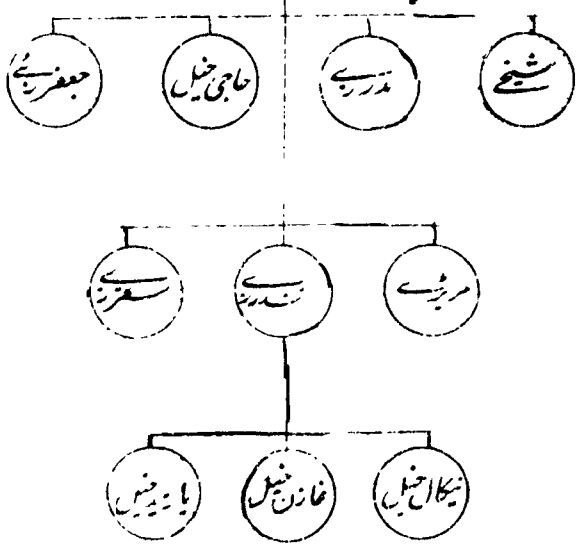

اطلاع

واضح ہو کہ شیخی اور مرتڑے بہائی گنڈہ پور کے تہے جنکا نامہ اوپر درج ہو چکا ہی اور نفع نقصان مین داخل نلہ دری پلارہ کی ہوئی اور سفر زی اور قدر زی ارم شیرانی سی ہین وہ بہی بطور وصلی داخل نلہ درے پلارہ کے ہوئے ؛

علاوہ انکی

شاخ انزی قوم شیرانی جسی نکلکر ابراہیم زی شاخ گنڈہ پور کے ساتہہ شامل ہوئی اور شاخ موشی زی جسمین چار شگوفے حسب ذیل ہین تختی خیل سین خیل خوادزی نظر خیل قوم غرغشت سی نکلکر حسین زئی گنڈہ پور کے ساتہہ شامل ہوئی اور قوم رانہ زئی جسکی چار شاخین بدین تفصیل ہین علیخان خیر مالی خیل ملی خیل کتی خیل قوم یوسف زئی سی علیحدہ ہو کر یعقوب زئی گنڈہ پور کے ساتہہ وصل ہوئی پس یہہ شاخین گنڈہ پور مین وصلی ہین مگر حصہ اور رسم مین ایسی مخلوط کہ سوائی علیحدگی نسب اور کچہہ تمیز نہین ہو سکتی ؛

تاریخ قوم گنڈہ پور

اصلیت نسب کا حال پیچہی درج ہو چکا ہی شجرہ نسب دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ ستوری معروف اوستر ٹانے
کے پانچ پسر تہے اس تفصیل سی تری ملقب گنڈہ پور اور شیخی اور مریڑی و امرا ان ہر چہار کی
اولاد مجمعاً گنڈہ پور کہلاتی ہے اور ان مین سب سے زیادہ تعداد مین تری ملقب گنڈہ پور کی نسل ہے
پانچوان بیٹا ستوری کا ہمڑ تہا فی الحال صرف ہمڑ کی اولاد اپنی مورث اعلی کی نام سی اوستریانی یا
اوسترانی مشہور ہین جنکا ذکر اخیر مین آویگا کہتی ہین کہ ابتداء مین تمام قبائل ستوری معروف اوسترانے
مغربی افغانستان مین بمقام موسومہ ستریانی (چاہ) کہ جو ہفتہ منزل قندہار سی بگوشہ شرقی و شمالی
واقعہ تہا سکونت رکہتی تہے اور جملہ پسران ستورے سی مسمی تری گنڈہ پور خوب صورت تہا بیچ زمان
زندگی ستورے کے ایک دختر دوشیزہ رئیس قوم شیرانی مفتون حسن گنڈہ پور ہو کر بلا رضامندی
والدین گنڈہ پور کے گہر چلی گئی اور گنڈہ پور نے اوسکو حسین دیکہہ کر ارادہ عقد نکاح کا کیا ستورے
باپ گنڈہ پور اور دیگر بہائی اوسکی مانع ہوئے مگر گنڈہ پور باز نہ آیا اس سبب سے ستورے
اور اوسکی دیگر پسران نے گنڈہ پور سے رنجیدہ ہو کر ترک مکالمت اور قرابت کی کری بدینوجہ
گنڈہ پور بمقام ستوریانی (چاہ) سی معہ متعلقان اور وابستگان اپنی کے بہائی اور باپ سے
ناراض ہو کر بمقام زمین موسومہ تروی کہ بفاصلہ دو منزل خفیف ستوریانی (چاہ) سی ہی سکونت
پذیر ہوا اور باپ نے اوسکو گنڈہ پور سے ناقص بیٹا کہا یہہ ہی وجہ تسمیہ گنڈہ پور ہو کر مبادلہ اسم
تری ہوا اور باپ نے یہہ بہی کہا کہ تمسی بدون رضا میرے اس عورت سی نکاح کیا ہی تمہاری اولاد
ہمیشہ بدی سی خلاص نہین ہوگی اگر دشمنی بیرونی نہو تو خانگی فساد مین مبتلا ہوگے مگر اولاد تمہارے
بہت ہوگی الغرض گنڈہ پور بمقام تروی سکونت پذیر ہو کر کار زمینداری کرنے لگا اور کاریز
کہودی اوس عاشق ملوحہ کے شکم سی تین پسر مسمیان ابراہیم اور حسین اور عمران اور چوتہی
دختر مسمات خوبی پیدا ہوئی اور یعقوب چوتہا بیٹا دوسرے زوجہ سی ہوا گنڈہ پور نے اوسی جگہہ

وفات پائی اور اوسکا بیٹا ابراہیم خان دستار مختار ہوا کہتی ہین کہ اولاد شیخی و امرا اور مریڑی
نے جب ترقی دولت نسل گنڈہ پور کی دیکہی تو سکونت ستوریانی (چاہ) کی ترک کرکے گنڈہ پورون
کے شامل زمین تروی مین آباد ہوئی اور تب سی حصہ اور نفع نقصان مین انکی شامل رہی اور
اونکی نسل بہی مشہور بہ گنڈہ پور ہے اور تب سی گنڈہ پورون مین سی بعض پیوندہ اور بعض زمیندارے
کا پیشہ کرنے لگے بموسم زمستان دامان کو اور تابستان مغربی افغانستان کو جاتے تہے اتفاقاً
ایک سال مین بہ عہد ریاست جبیل خان گنڈہ پور جب گنڈہ پور لوگ خانہ کوچ دامان کی طرف
آتی تہی تو بسبب غیرت مستورات سمی خڈل قوم لہون غرغشت گنڈہ پورون کی ہاتہہ سی قتل ہوا
اس واردات کی سبب سے قوم لہون اور لوگون نے اس قوم پر یورش کری اور چونکہ خڈل شاخ
براہیم زئی کی آدمی سے مارا گیا تہا باخ عمران زئی نی ایسی نازک وقت مین اپنی باقی قوم سی
علیحدہ ہوکر دامان کی طرف چلے آئی اور دامان سے بہی گذر کر دریاء سندہ کو عبور کیا اور
چولستان تہل مین بمقام (چاہ) گدائی قرار گیرین ہوئی دوسری طرف قوم لہون نی چند اشخاص
گنڈہ پور قتل کئے گرچہ پہلی دفعہ اپنی جرات سی گنڈہ پورون نے ہجوم کرکے لشکر لہون کو
شکست دی مگر دوسری دفعہ لہون اپنی بہائی بے قوم کاکڑ کی مدد لیکر پہر انتقام لینی کے واسطی
روانہ ہوئی اور چونکہ کثرت تعداد کاکڑ مشہور ہے ہزارہا مردمان مسلح گنڈہ پور کے ملک کے
طرف روانہ ہوئے گنڈہ پور بہ نسبت تعداد غنیم کے عشیر بہی نہین تہے مقابلہ ایسی سخت دشمن
سی دشوار سمجہکر لاچار اپنی موروثی ملک زمین تروی سی بدخل ہوئی اور شمال کی طرف اپنی سپاہ
خیمہ جا لگائی تب سی بیوطن ہوکر مثل دیگر پیوندگان چہہ ماہ مغربی افغانستان مین اور چہہ ماہ مشرقی
دامان مین رہتی تہے نالہ ٹکواڑہ سی جنوب کوہ سلیمان کی شرقی دامن تک گنڈہ پورون کی کیڑے
نظر آتی تہے اور بمقام روڑی کہنہ خاص جبیل خان رئیس کا قیام ہوا تہا اور اوسوقت پیشہ انکا
صرف مالداری اور گلہ بانی کا تہا تا وقتیکہ خان زمان رئیس کئی خیل ٹانک والے نے بسبب دشمنی
قوم مروت گنڈہ پورون کو اپنی اعانت کیواسطی دامان پر رہنی کی استدعا دی سب معرکہ گنڈہ پور

نے بعد مشورت یہہ صلاح کری کہ ایک شخص ہر گہہ سی مثل پیوندہ مغربی افغانستان ہاوی اور ایک آدمی ہر گہہ کا دامان پر رہی اور جو دامان پر رہین اخراجات اونکی خانزمان نی اپنے ذمہ لی کئی اس قرارداد کے بموجب نصف گنڈہ پور بمقام روڑی قرار گزین ہوئی اور دوسرا نصف بدستور سابق مغربی افغانستان کو گیا پس ماندگان کیہو اسطے خان زمان خان نی ٹاک سی بہت غلہ اور خرچ بجا اور قلبہ ران معہ سامان قلبہ واسطے آموخت اور شوق کاشتکاری گنڈہ پوران روانہ کئی اونہون نے پانی باندہکر کاشتکاری کری اور بہت زراعت پیدا ہوئی غرض کہ خان زمان کئی خیل کے بندوبست اور ذریعہ سی گنڈہ پور دوبارہ مالک ملک کے ہوئی اور رفتہ رفتہ اکثر مردمان گنڈہ پور نے سکونت اور زمینداری روڑی کی اختیار کی اوس سی تہوڑے عرصہ بعد براہیم خان وغیرہ پسران نورخان رئیس میان خیل گنڈہ پورون کی ہاتہہ سی ماری گئی اوسدن سی میان خیل اور گنڈہ پورون کے باہم ایسی دشمنی ہوئی کہ جسکا اثر تاحال باقی ہی نورخان میان خیل نی اپنی فرزندون کے انتقام لینی کے واسطے تمام قوم لوحانی کو سوای شاخ دولت خیل اپنی ساتہہ متفق کرکے اور بلوچ بہی اپنی ہمراہ لیکر روڑی پلجا گنڈہ پوران کو محاصرہ کیا چند لڑائیون مین فریقین کی خصوص باہر والون کی آدمی بہت مارے گئے آخر بوساطت وکیلان خانزمان رئیس دولت خیل اس شرط پر مابین گنڈہ پور اور میان خیل صلح قرار پائی کہ گنڈہ پور روڑی سی اوٹہہ کر ٹاک اور مروت کی طرف چلی جاوین اور لشکر لوحانی میان خیل وغیرہ ہمراہی اوسکی بعوض خون پسران نورخان شہر روڑی کو جسمین اوس وقت اکثر چھپر تہے آگ لگا دیوین اور ایک برس کی اندر گنڈہ پور واپس آکر پہر آباد ہون بہ تعمیل اس اقرار کے گنڈہ پور لوگ معہ عیال خود ٹاک کی طرف آئی اور وہان سی مروت ہوکر بنون کی طرف گذرانی ایک سالہ کے واسطے چلے آئی اور میاخسون نی روڑی کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا اور وزیر کیطرف چلے گئی بعد ایکسال معینہ گنڈہ پور بنون سی واپس آکر پہر روڑی مین آباد ہوئی ؛

تقسیم اراضی وآب سیاہ

جب گنڈہ پورون نی مستقل سکونت روڑی پر حاصل کری تو آب سیاہ اور اراضی زرعی کو اوپر

چہہ نلہ کے حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا شاخ یعنی نالہ براہم زئی ایک حصہ خاص جبیل خان رئیس
کہ جو قوم براہم زئی سنہا ایک حصہ شاخ حسین زئی باشتمال موسی زئی ایک حصہ نالہ یعقوب
معہ رانہ زئی ایک حصہ اور شاخ خوبی زئی ایکحصہ دری پلارہ ایک حصہ مگر پیچی سی جب آزاد خان
ولد گدائی خان عمران زئی معہ قوم خود واپس آکر روڑی مین بشمولیت جملہ گنڈہ پوران آباد
ہوا اور اپنی تدابیر سی رئیس کلان گنڈہ پوران کا بنا اور ٹکواڑہ کو آباد کرایا تب شاخ براہم
زئی کو ملک ٹکواڑہ سی اس شرط کی ساتہہ حصہ دینا کیا کہ براہم زئی جو رقبہ روڑی اور لونی
سے دو حصہ کہاتی ہین اون مین سی ایک حصہ عمران زئی کو دیوین اور ٹکواڑہ سی ششم حصہ
لیوین چنانچہ براہم زیون نی یہہ بات منظور کری اور کل علاقہ مقبوضہ گنڈہ پوران جسطرح کہ
حال تک ہی اوپر چہہ نالہ کے منقسم ہی یعنے ابتدائی تقسیم مین بوقت غیر حاضری قوم عمران زئی
کہ جو براہم زیون نے دو حصہ لئے تہے اونمین سی ایک حصہ عمران زئی کو دیا گیا اور باقی
تقسیم بحال رہی اور کل اراضی اور پانی روڑی کو بطور قسمت شصت کسہ اور فی کسہ دو سو ڈڈی
اور سر ہر قوم دہ کسہ مقرر کیا اور کل آمدن مشترکہ کو بحساب ڈڈی یعنی حصہ مقررہ ہر قوم آپسمین
تقسیم کرلیتی ہین اور نیچی خانگی تقسیم بلحاظ کمی بیشی تعداد حصہ داران قوم یا خاندان غیر معین ہی
اور کم زیادہ ہوجاتی ہے ؛

راج ماضی

گنڈہ پور لوگ مجمعًا اپنی قوم کے گروہ کو تو ن کہتی تہے پہلی آزادی کیوقت مین تومن کا یہہ کام
تہا کہ باتفاق اور صلاح سب قوم کے ایک شخص لائق عمومًا موروثی خاندان سی انتخاب کرکے بنام
خان مقرر کرتے تہے اور چند کسان دیگر ہر ایک زور سی ایک یا دو شخص قابل کار اور معتبر منتخب
کرکے بنام معرکہ یعنے جرگہ مقرر کئے جاتی تہے کہ ہر ایک کام ملکی اور مالی اور فوجداری اور فیصلہ
تنازعات باتفاق رای خان اور معرکہ کے انجام پاتا علاوہ خان اور معرکہ کے ایک شخص
لائق اپنی قوم سی بنام خلوشتی کلان معین ہوتا تہا اور دوسرا خلوشتہ بطور نائب خان اور

معرکہ کے ہوتا تہا اور اوسکی اور اوسکے ماتحت ہر پنج خانہ یا نہ مرد کی پیچھے ایک مرد بنام جلوبشی خورد معین ہوتا تہا اور چھوٹے جلوبشتون کی تعداد صدہا اوہ تک پہونچتی تہی اور اونکا کام یہہ تہا کہ جو تجویز خان اور معرکہ باتفاق رائی مقرر کرے اسکی تعمیل قوم سے کرانی جلوبشتون کی ذمہ تہی خصوص مخالف قوم سی لڑنے کے وقت فراہمی لشکر قوم جلوبشتی بڑی چستی سے کرتے تہے مثلاً اگر کبھی قوم ہمسایہ سی تعرض یا مزاحمت یا نقصان گنڈا پور کی آدمی یا مال ملک کو پہونچے اور گنڈہ پور لوگون مین سی بعضون کی مرضی لڑائی ہمراہ اوس مخالف قوم کے ہوا اور بعضون کی نہو تو حصر اس مشورہ کا اور برائی خان اور معرکہ کے ہوتا تہا جب خان اور معرکہ متفق رائی ہوکر تجویز لڑائی منظور کرتے تہے تو پہر کسی کو استحقاقاً اختیار انکار کا نہین تہا اور جلوبشتی کلان کو خان اور معرکہ سی واسطے تعمیل اوس مشورہ کی حکم ہوتا تہا اور وہ اپنے ماتحت کے جلوبشتی بمعنی محصلان کو جمع کرکے بعد حصول اجازت خان اور معرکہ سی ہر شش نالہ مین تعین کرکے حکم دیتا تہا کہ اتنی عرصہ مین فی نالہ سی اسقدر سوار اور پیدل فراہم کرکے موجود کرو کہ فلانی مخالف قوم سی لڑنا ہی اس حکم کی تعمیل احسن طرح ہوتی تہی اور لڑائی کی دنون مین جلوبشتی کلان بطور سپہ سالار کے ماتحت خان لشکر کا سرگروہ ہوتا تہا اور واسطے جرح اور مقتول اسپان جو بالاشتراک امر مقصودہ کی لڑائی مین ماری جاوین یہہ تجویز کرتے تہے کہ ایک زمین مشترکہ ہر شش نالہ سی بنام نہاد زمین اسپان جسکو پشتو کی زبان مین (داسو زمکہ) کہتی تہے مقرر تہے جسکا محاصل سوار کہاتے تہے اور ایکدوسرے زمین بنام نہاد ڈوبلہ مشترکہ ہر چہہ نالہ مقرر کرتے تہے جو گہوڑا کسی سوار کا مارا جاوی تو اوس زمین کے محاصل سی بطور چندہ حصہ لیتا تہا صدور سزا کا اعتبار اہل معرکہ اور خان کو تہا اور تعمیل اوس سزا کی ذمہ جلوبشتی کلان معرفت جلوبشتگان خورد کے تہی مثلاً قتل کے عوض مین بجائے قصاص ایکہزار روپیہ ناغہ یعنی جرمانہ معین تہا جب کہ خان اور اہل جرگہ فتوی دیا تو جلوبشتی کلان بصلاح خان اور تومن کی خونی کو پکڑکر زر معینہ نقد اور جنس سی پورہ کرکے خان اور معرکہ کے حضور لاتا تہا اور وہ حسب دستور اوس سزا کی جتناد واسطے کام عام تومن کی ضرورت ہووی اوسمین صرف کرتے تہے ورنہ خان اور حاسبنہ کلان اور جلوبشتگان خورد مین تقسیم ہوکر ہر کوئے

اپنا حصہ لیلیتا تہا اور اگر کوئی شخص اپنی قوم مین مرتکب چوری قلیل یا کثیر کا ہووے اور اوسپر وہ جرم ثابت قرار پاوے تو سزا چوری کی یہہ تہی کہ مال مسروقہ بجنس مالک مال کو واپس دیا جاوے اور گہر چور کا آتش سی جلا دیا جاتا ہی اور اسی طرح انتظام جمہوری ابتدا مین معقول تہا مگر پیچہی خانگی عداوت نی خراب کردیا اور فی الحال گورنمنٹ انگریزی کا انتظام سب انتظامون سی بہتر ہے

حال خوانین گنڈہ پور

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ابتدا مین خانی گنڈہ پور خاندان براہم زئی مین تہی مگر نصرت خان براہم زئی کیوقت شاخ عمران زئی مین عہدہ خانی منتقل ہوا اور بہت مدت سی قوم عمران زئی کی شاخ عیسی خیل شگوفہ برہ خیل مین موروثی خان چلی آتے ہین مگر انکا اختیار بہت نہین تہا لوگ آپسمین ہمیشہ لڑتے تہے اور واردات غارتگری وغیرہ کی روک موثر نہین ہوسکتی تہی فی الحال گلدار خان ابن ظفر خان اور قالو خان ابن علی خان اوسی شاخ مین سی معتبر خان ہین مگر باوجود ایک جدی بہائی ہونے کے ان ہردو مین سخت عداوت ہی اور اس سبب سی خرابی ہوتی ہی گورنمنٹ انگریزی سی انکو گذارہ اور جاگیر معقول عطا ہوئی ہی اور قوم براہم زئی مین نورنگ خان معزز آدمی ہی جسنی ۱۸۵۷ء وغیرہ مین سرکار انگریزی کی خدمات حسن عقیدت سی بجا لائین اور گورنمنٹ نی از راہ مہربانی وقدردانی خطاب خان بہادری عطا کیا نورنگ خان کا فرزند زمان خان سرکار کی خدمت مین کام آیا

حال شمن بیرونی

گنڈہ پور قبل از عملداری انگریزی جنگجو اور دلاور قوم تہی انکی ملک کی چارونطرف ایسی کوئی قوم نہین تہی جس سی انکی لڑائی اور کشت خون نہوا ہو بوقت سکونت موقعہ ابتدا سب سے پہلی ان کی دشمنی قوم لہون اور کاکڑ شاخہائی غرغشت سی ہوئی تہی جسکا ذکر لکہا گیا ہے مگر جب سی ملک مقبوضہ حال پر قابض ہوئی تو بسبب دوری موقعہ کاکڑ اور لہون کی دشمنی کا اثر نہ رہا میان خیل اور بابڑ قوم سی بارہا انکی جنگ رہی اور باوجودیکہ دولت کل ہمیشہ انسی سلوک برادرانہ رکہتی تہے مگر اونسی

بہی لڑائی ہوئی قوم مروت سی بمقام ٹکواڑہ سخت جواب ہوا نواب صاحب دیرہ والہ سی لڑکر مغلوب ہوئی فی الحال گرچہ بنظر حسن انتظام سرکاری کسی سی ہری عداوت نہین ہی مگر میان خیلون کی موروثی دشمنی ان کو جلد یاد آسکتی ہی

خانگی عداوت

ایسی سنگین نہین معلوم ہوتی جس سی کل قوم دو گوندی مین منقسم سمجہی جاتی الا عہد آزادی مین پرخاش سی خالی نہین تہی فی الحال گرچہ کشت خونی دشمنی کا نام بہی نہین رہا لیکن گلداد خان اور قالو خان کی باہمی عداوت کی سبب سے اکثر گنڈہ پور دو جنبہ ہوگئے ہین بعض گلداد خان کی گوندی اور بعض قالو خان کی اور پہر حسب موقعہ اوس جنبہ داری مین نرم گرم طرف دیکہہ کر تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہی چاہئی کہ یہہ خفیف عداوت بہی نہو

تعداد قوم

گنڈہ پور لوگ عوام مین بموجب شمار احمد شاہ ابدالی بارہ ہزار اسلحہ بند مرد مشہور ہی فی الحال تخمیناً تیس ہزار ذی روح آدمی اس قوم کا ہوگا

موقع آبادی حال

گنڈہ پورون کا ملک ضلع دیرہ اسمعیلخان مین اندر حدود ذیل کی واقع ہی اونکی جنوب ملک میانخیل اور شمال دولت خیل مغرب دامن کوہ تخت سلیمان اور مشرق علاقہ دیرہ اسمعیل خان بڑی گانو اس قوم کی حسب ذیل ہین اول کلاچی جو بارا خان رئیس گنڈہ پوران کی عہد مین آباد ہوا اور وجہ تسمیہ کلاچی یہہ ہی کہ اس شہر کے موقع پر پہلے چند گہر قوم کلاچی بلوچ کے آباد تہی جسکے سبب سے یہہ قصبہ موسوم کلاچی ہوا دوسرا ٹکواڑہ جسکو عمران زئی گنڈہ پورون کی رفقت خانی آزاد خان عمران زئی آباد کیا تیسرا لونی جو دامن شرقی کوہ سلیمان مین بکنارہ نالہ لونی آباد ہی اور یہہ نالہ کوہی ملک گنڈہ پور کی سیرابی عارضی کیواسطی بڑا مفید ہے چوتہا مڈے جو اوپر راستہ دیرہ اسمعیلخان کی واقع ہے پانچوان روہڑی چہٹا کوٹ ظفر اور واسطی سکونت کے مکان سکنی مٹی کے کوٹہہ بناتے ہین جنمین اکثر ایک کمرہ ہوتا ہے

طرز وضع اور عادات

گنڈہ پور لوگ اکثر گندم گون رنگ مائل سرخی بیضاوی چہرہ پورہ قد مضبوط اور قوی ہیکل جوان ہوتے ہین جیسا کہ اکثر کل دامان کے لوگ ہوتے استخوان کے آدمی ہوتے ہین اوسیطرح گنڈہ پور بھی ہین سنی مذہب لوگ ہین کوئی گاؤں مسجد اور ملا سے خالی نہین ہوگا چال چلن گرچہ بہت خراب نہین ہی مگر حسد اور بخل بہت ہی اور بچشم کی برتری خارچشم سمجھتے ہین حقہ پینا اور رسوا رچڑھانا بہت مروج ہی چوک پر بیٹھہ کر زیادہ حقہ اور رسوا کا شغل رہتا ہے کل حقہ نوش آدمی اپنے لمبے رومال کے ساتھہ تمباکو رکھتے ہین شکار کا شوق بہت کم ہے چوتارہ رباب نوازی ہر چوک مین ہوتی ہی مسخرہ بازی اور رہنگ چرس کی پینے کا بھی بہت رواج ہی بے علم اور خود پرست لوگ ہین

پیشہ قوم

عموماً گنڈہ پور لوگ پیشہ زمینداری اور سوداگری کا رکھتے ہین سوائے خان اور ملا اور بعض معزز خاندانوں کے کل قوم اپنے ہاتھہ سے زراعت کاری کا کام کرتے ہین اور بعضون نے دہقان مزارع اور شکمی کاشتکار رکھے ہوئے ہین اپنے پیشہ مین محنتی اور مستعد ہین اور گروہ سوداگران سرما مین ہندوستان اور گرما مین شامل دیگر پیوندگان مغربی افغانستان اور خراسان بلکہ بعض تک جاتی ہین گنڈہ پور اکثر متمول اور آسودہ آدمی ہین اور بعض دولتمند جو خود تجارت کو نہین جاتی اپنے گماشتہ بھیجا کرتے ہین قلیل لوگ نوکری پیشہ بھی ہین مگر سوائے کشادہ سواران کی نوکری کی پیدل نوکری کا شوق کم ہی اور مالداری خصوص گلہ شتران ان مین مرکب پانی لانے کے واسطے ہر گھر مین ہی گھوڑون کی سوداگری بھی کرتے ہین خچر انکے ملک مین نہین

خوراک

چونکہ اسقوم کی ملک مین زراعت باجر کی پیداوار بہت ہوتی ہی اسواسطے اکثر لوگ بموسم سرما باجرہ روٹی دودھ کے ساتھہ کھاتی ہین اور گرما مین تنک یعنی چھوٹے ہندوانی کی ترکاری بھاکر کھاتی ہین اور دولتمند لوگ گندم کی روٹی کھاتی ہین اور زمستان مین گوشت گوسفند پر داری

گوشتون کی زیادہ کہایا جاتا ہی اور جاڑے کے موسم مین چند دوست اور رفیق باہم ملکر اور ہر گہر سی بقدر مناسب روغن زرد و مرغ وغیرہ سلمان چوک پر جمع کرکے کہاتی ہین اس رسم کو صحبت کہتی ہین شیرینی کی بہت شوق ہی نفیس خوراک اس کم ہی اور نالہ لونی کی پانی سیلاب کی عمدہ تاثیر یہہ ہی کہ اکثر جگہہ مونڈہی باجرہ ایک سال کا کاشت کیا ہوا دوسرے سال مین وہی غلہ دیتا ہے اور اسیطرح کپاس بہی دو فصل دیتی ہے

پوشاک

اکثر سفید سوت کے پارچہ کی ہوتی ہی اپنی ملک کی پیداوار کپاس قوم خرچ سی بہر کر دریا کی راستہ بمبی وغیرہ اطراف کو جاتی ہی دیسی پارچہ کی سوا خان اور دولتمند لوگ خانہ اور لٹہہ بہی پہنتی ہین ایک لمبا اور فراخ حلقہ اور فراخ شلوار اور سر پر بہی سفید دستار بعضون کی چہوٹی اور بعضون کی موٹی ہوتی ہی سر کے لمبی بال شانہ سی نیچے تک اور اکثر تیل سی چرب ہوتی ہیں اور اوپر کاندہی کی چادر سفید یا لونگی اوڑ لیتی ہین پانو مین اپنی دیسی چرمی پاپوش ہوتی ہی اور صوفیانہ پوس لوگ ہین مگر پوشش کی وضع خوبصورت نہین زمستان مین چوغہ شتری حسب مقدور اور پوستین بہت بہتر ہین مستورات کی پوشاک اکثر سیاہ اور کورتہ پانو تک لمبا ہوتا ہی مگر متمول لوگ کی مستورات کمخواب اور دوائی اور دیگر بہت اچہی قسم کی پوشاک بہی رکہتی ہین اکثر مستورات پانی بہرنے کو جایا کرتی ہین اور پردہ داری کا رواج سوائے معزز خاندانون کے کم ہے

حال قوم ہمڑ مشہور باسم استراٹی

ہم اوپر بیان کر چکی ہین کہ اوسترانی یا ستراٹی کے پانچ پسران مین سی چار کی اولاد باسم گنڈہ پور مشہور ہے صرف ایک فرزند مسمی ہمڑ کی نسل اپنی مورث کی اسم سی اوسٹرانی کہلاتی ہین ایک شخص کا قول ہی کہ ہمڑ کی تین فرزند تہی ایک فرزند مسمی مشاء دوسرا چرمش تیسرا ہدو مؤلف نے اس قوم کی صرف ایک آدمی دین محمد سی ملاقات کری اور وہ شجرہ نسب ہمڑ معروف اوسترانی کا اسطرح لکہاتا ہے اور کہتا ہی کہ ان نامون پر شاخین اس قوم کی مشہور

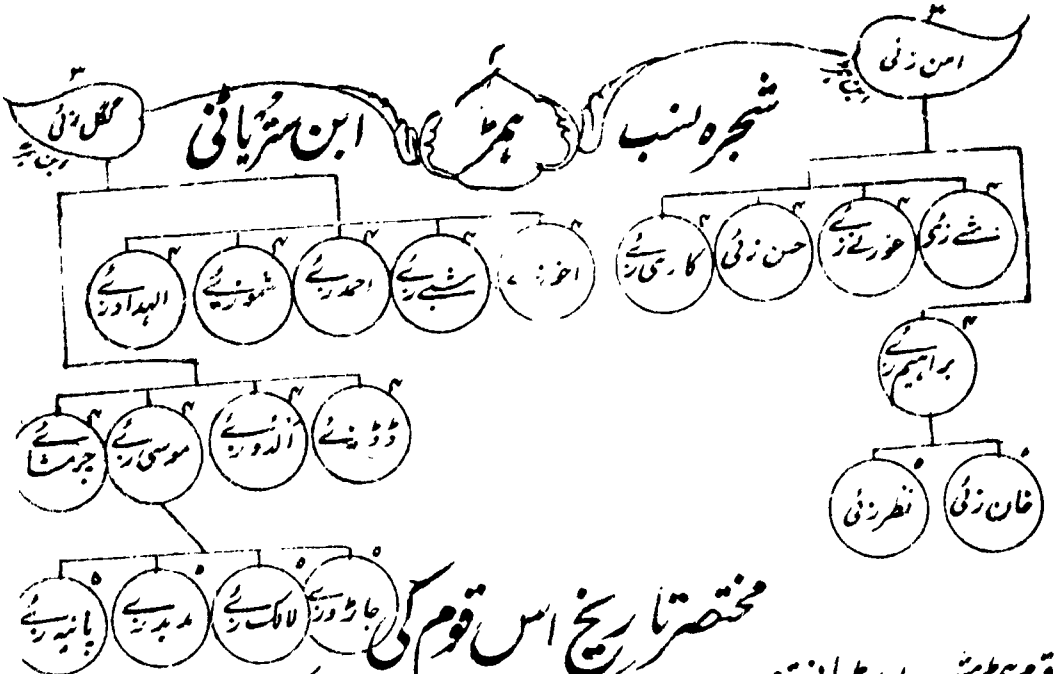

مختصر تاریخ اس قوم کی

قوم ہمڑ مشہور اوستریانی قوم ہے جنوب کچھہ میدان علاقہ سرکار مین اور کچھہ پہاڑ مین آباد ہی انکی جنوب کسرانی بلوچ اور مغرب پہاڑ مین قوم امرزائی رہتی ہی انکے بڑی گانو اُمک پیور کوئی وچہ کوی منگل اور گنڈی ہین اوستریانی لوگ پہلی مال چرائی کا پیشہ رکہتی تہے اور پیوندہ کی طرح جہان اچہی چراگاہ دیکہی وہان مستعار گذارہ کرتے تہی بہت عرصہ نہین ہوا کہ اونہون نی بلوچون سی یہہ ملک مقبوضہ حال دبالیا اور باقی حسب اقوام دامان والون مین سی یہہ قوم میدان پر پیچہی آئی اور پہر بہ نوک شمشیر کچھہ شمالی طرف بابڑ کی حدود کو بہی شامل کرلیا زمستان مین اس میدان پر رہتی تہے اور تابستان کو موسی خیل ہمڑ کا کڑکی پہاڑ مین جاتی تہے الا تخمیناً ستر برس کا عرصہ ہوا کہ اوس قوم سی انکی کچھہ بی اتفاقی ہوگئی اسواسطی نصف لوگ قوم اوستریانی کی اپنی اجڑ بیچکر کاشتکاری کرنے لگی دوسرا نصف چاہتا تہا کہ ہم اپنی قدیمہ پیشہ کو نہ چہوڑین لیکن آخر کو وہ بہی زمینداری کرنے لگے مگر دو شاخ جنمین سی مشہور مشی زئے ہی بدستور حال تک پیوندہ چلی آتی ہین اس قوم کا پیشہ زمینداری اور تجاری بحصہ مساوی ہوگا سوداگرون کے فرقہ مین کرایہ کش بہی ہین بار برداری اکثر بذریعہ شتران اور بیل اور مرکب کے ہوتی ہی سوداگر لوگ عموماً

دولتمند اور آسودہ ہین اور ایک وہ انکا شامل دیگر پیوندہ گان آتا جاتا ہی زراعت کاری کی زمین جملہ
سرکاری حد مین ہی جو اوستراٹی پہاڑ مین رہتی ہین اونکی اراضی زرعی بہی نیچی میدان مین واقع ہی اور اس
سبب سی گورنمنٹ انگریزی کی حکومت اس قوم پر مؤثر ہے انکی زمینات زرعی مین فصل خریف کو باجرہ کثرت سے
اور فصل ربیع مین گندم پیدا ہوتی ہین اس پیداوار کی سبب سے زمستان مین باجرہ اور تابستان مین گندم
زیادہ کہائی جاتی ہی رمہ گوسفندان بہی رکہتی ہین لحم گوسفند اور گاؤ جاڑی مین کہاتی ہین اوستراٹی روئی کا
سفید کپڑا پہنتی ہین بڑا عمامہ سر پر ہوتا ہی اور معتبر لوگ لونگی اوپر اوڑہتی ہین عورات کی پوشش رنگین ہی یہہ
قوم نیک چلن اور دلاور ہی انکی سخت دشمنی کسرانی چون سی ہے قوم کی سردار کو خان کہتی ہین فی الحال
رمضان خان ناخ امن زئی اور فتح خان گگل زئی کا خان ہی کل قوم معہ اپنی ہمسایون کے تخمیناً تین ہزار گہر مشہور ہے
مگر اس سی کچہہ کم ہونگی مکان سکنی کوٹہہ اور چہپر مین مسجد ہر گاہ مین ہوتی ہی اور باہر چہوٹی گانو ہین اونکو جہوک
کہتی ہین یہہ قوم سب سنی مسلمان اور پختہ دیندار ہین فرائض شرعی کی تعمیل اچہی طرح کرتے ہین جب
کسی غنیم سی لڑنی کے انکا لشکر جمع ہو تو اوسکی افسری خان کرتا اور شیرانیون کی طرح خان کی دستار مین قرآن
شریف رکہہ کر اوسکی نیچے سی اپنی لشکر کو گذارتے ہین اور اونکا اعتقاد ہی شاخ خان زئی اور نظر زئی اور اخوزئی
کلام کی زور سی دشمن کی بندوق اور تلوار کو کاٹنی سی بند کر دیتی ہین داماں کی لوگ اوستراٹی کی خاندان کو
خصوص نظر زئی خان زئی اخوزئی کو بطور استانہ کی سمجہتی ہین خان کا اختیار بہت نہین ہی اکثر تنازعات
جو اندر پہاڑ کی ہون وہ گانو کی قاضی یا خان یا مشر فیصلہ کرتے ہین اونمین سند گہر بلوچ اور جٹ اور ہندو
بہی بطور ہمسایہ یعنی رعیت کی رہتے ہین اسلحہ ان مین اچہا ہی اور بندوق کا شق رکہتی ہین

حال قوم ہنی

شجرہ نسب

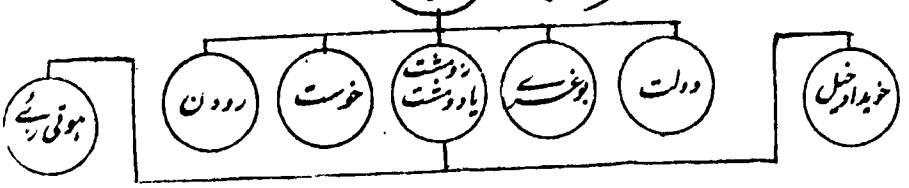

واضح ہو کہ یہہ قوم اپنا تعلق اوپر سی کرزانی خواہ کرلانی سی بتلاتی ہین جیسا کہ بنون کی تاریخ مین ہوا
ابتدا مین یہہ ہندی کی قوم شامل قوم منگل جنکا نام ابتک اس ملک مین شاملاً ہندی منگلی مشہور ہے
مین آباد تہی اور لاوشتک بنون زئی قابضان حال بنون نی تخمیناً پانچسو برس سی کچھہ اوپر عرصہ ہوا
اور منگل کو اس ملک سی بیدخل کیا کچھہ ہندی لوگ ہندوستان کو چلے گئے اور کچھہ شامل قوم منگل کے مغربی پہاڑ
جاکر آباد ہوئے فی الحال اس قوم مین سی شاخ دوشت جسکو درستی اور دوختی بھی کہتے ہین مشہور
قابل ذکر کے ہی قوم دوشت بنگش اور اورکزئی اور کرمی مابین کوہ سفید سی مشرق مایل جنوب
پہاڑی ملک مین آباد ہی اور یہہ قوم دو شاخون مین منقسم ہی کل تعداد اس قوم کی اسلحہ بند مردمان کی
نو ہزار بیان کرتے ہین پورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین اکثر پیشہ کاشتکاری اور اجناس فروشی
اور بعض نمک بھی بہادر خیل کی کان سی لیجاکر نفع اوٹھاتی ہین خانگی دشمنی سی خالی نہین مگر باہر کا
سخت ضنیم نہین رکھتی جب اوس سرحد کی اقوام کی منبہ داری کا سلسلہ بندی دریافت کیجاوی تو اس
قوم کو سگل گوندی مین داخل سمجھنا چاہیے

حال قوم وردگ

شجرہ نسب

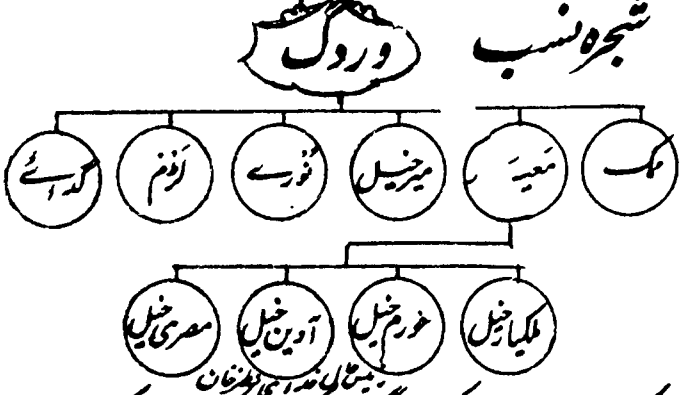

بیان حال مدد علی خان

یہہ قوم کو دی این کرزانی سی الحاق رکھتی ہی مگر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اپنے آپکو سید سمجھتی ہین مولد اسقوم کا کوہ برمل
شاخ کوہ سلیمان ہی جہان سی کل قوم کرزانی پہلے ہی فی الحال جو اصلی مالک وردگ کا ہی اوسکا مختصر بیان اسقدر کافی ہی کہ
مغربی حدود اونکی ملک کی کوہ ہزارستان سی ملتی ہی اور باقی ہر سہ طرف قوم غلزئے کا ملک ہی اونکا ملک بطور وادی کے ہی جو

سیراب کرتی جاتی ہی اور شمالی حصہ مین رود لوہ گرسی سیرابی ہوتی ہی علاقہ تنگی اور شیخ آباد اور شنیز اور رخوات اور ستاوا اور
جتہ متوا انکی ملک کی مشہور حصہ مین ہین اونکا ملک اکثر سرسبز اور زرخیز ہے مگر فصل خریف بہت تہوڑا ہوتا ہی موٹے جاون بہت
ہی جنوبًا و شمالًا اور شرق و مغرب دونو طرف انکی ملک کے پہاڑ ہین شرقی پہاڑ شرقی جانب لوہ گراور رحزوار ہی اور غربی
پہاڑ سرزمین کے متعلق ہی ایک وجہ کا نام غلطی سی رود غزنین مشہور ہی اونکی ملک کے جنوبی حصہ سے شروع ہوکر اور بہت سے رقبہ
پیدا ہوتی ہین اور فصل ربیع مین گندم و کثرت سی حاصل ہوتی ہین کل قوم وروگ زمینداری کا پیشہ رکہتی ہین اور
خوب محنتی قوم ہی بعض مالداری کا شغل بہی رکہتی ہین انکی سکونت مستقل ہے اور چہوٹی چہوٹی دیہات مین رہتی ہین اکثر
دیہہ پچاس گہر سی کم ہین اور ہر گانو کی گرد دیہہ پر معہ بروج بطور چہوٹا قلعہ کے ہوتی ہی اور ایک دروازہ ہوتا ہی خانجات سکنی
مٹی سی بناتی ہین اور اچہی ہوتی ہین انکی ملک سی را ہ تمام کابل اور غزنین کا گذرتا ہی وروگ قوم نیک چلن اور کم آزار
جاتی ہی سب سنی مذہب ہین زمستان مین جب برف پڑتی ہی اور دنیوی کاموں سی جب بند ہوتی ہین تو اکثر اوقات
مسجد مین بیٹہہ کر نماز اور پڑہنے کا شغل کرتی ہین پورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین خوراک اکثر گندم اور گوشت ہے خمیری
روٹی تنور کی پکی ہوئی بہت پسند کرتے ہین پوشاک بدو مع ہی اکثر لوگ سر پر کابلی وضع کی ٹوپی کہتی ہین اپنی ہمسایہ
قومون سی لڑائی نہین رکہتی اور خانگی فساد بہی کم ہی امیر کابل کو محصول مقررہ دیتی ہین اور جو تنازعات یا مقدمات
اپنی قوم مین واقع ہون اکثر سنگین معاملات حاکم غزنین کے رو برو طی ہوتی ہین اور باقی خفیف مقدمات ملک اور
قاضی فیصلہ کر دیتی ہین کل تعداد اسقوم کی تخمینًا دس ہزار گہر بید کرتے ہین سب سے زیادہ تعداد مین میر خیل اور
اونسی بعد مہیار اور پہر نوری کی شاخ جسمین سی خان اس قوم کی ہین تہی فی الحال خدای نظر خان اور عتو خان
اور اکرم خان ملک ہین وروگ کی قوم سی علاقہ چہچہہ ضلع راولپنڈی مین ہی بہت گہر آباد ہین خصوص نتوبہ
اونسی پر ہے اور رومان بہی مالک زمینات ہین ؛

حال قوم مشوانی

شجرہ نسب

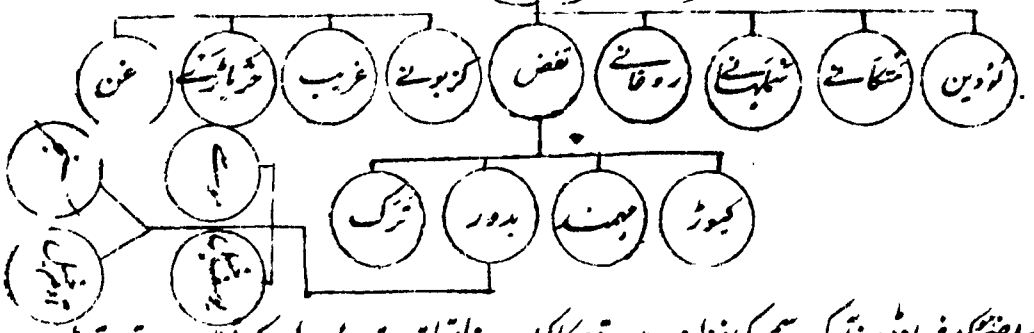

واضح ہو کہ مشوانی اپنی آپکو سید سمجھکر افغانون مین قوم کاکڑ سی اپنا تعلق ابتدائی بیان کرتے ہین یہہ قوم تہوڑی و متفرق تپہ دار رہتی ہی قریب چارسو گہر انکا کوہ دامن مین کابل سی پچیس میل شمال آباد ہی کوہ دامن کی مشوانی پیشہ زمیندارے اور بعض سوداگری کا رکہتی ہین اور شتران پر مال تجارت بار کرکے بخارا تک جاتی ہین اور آسودہ حال ہین قندہار کے ملک مین بہی چند گہر اسقوم کی ہین اور کوہ گندگر کے شمالی حصہ مین بمقام سری کوٹ ضلع ہزارہ مین بہی مشوانی رہتی ہین اور خرباڑہ نام ایک موضع بہی گندگر مین ہی نہین معلوم ہوتا کہ وہان کس تقریب سی گئی مشوانی کی قوم آستانہ سمجہی جاتی ہی اور نیک چلن اور کم آزار لوگ ہین خصوص اس قوم مین سی شاخ لودین جو توخی غلزئی کے ملک مین متفرق ہین اور چند گہر قندہار مین بہی ہین اس سب سے زیادہ ذکر کے لایق ہی کہ اس شاخ مین سی محمد رفیق ولد ملا بیدو فی الحال امیر شیر علیخان والی کابل کا مشیر خاص ہی اوسکا چچا ملا نسو نیکبخت تجار اور صاحب کا تہا

ذکر قوم خوندی

شجرہ نسب اس قوم کا جہانتک معلوم تہا قوم غرغشت کی ذکر مین شامل شاخ داوی اس سبب سے درج کیا گیا کہ یہہ قوم اوسی کی متعلق تہی مگر چونکہ خوندی لوگ بہی سید کہلاتی ہین اسواسطی اس جگہہ مختصر ذکر اونکا مناسب سمجہا گیا کہتی ہین کہ داوی ابن دانی بیرہ غرغشت نی ایک بیوہ سید زادی سی جو ولایت خجند سی ملتان مین اپنی خواہر کے پاس آتی تہی نکاح کیا اوس بی بی کی شکم سی پہلے شوہر سید کا بیٹا مسمی سید حسین تہا اوسکی چار فرزند تہی بلیل سکندر موسی علی سید حسین کی اولاد کو اس سبب سے کہ وہ ملک خجند سی تہا بجائے

خجندی کی افغان اپنی روزمرہ میں ، ندی کہنی لگے مدت تک خوندی لوگ قوم غرغشت کی نفع نقصان مین شامل رہی مگر فی الحال بالکل اونسے علیحدہ ہین اور قندہار اور اوسکی نواح مین رہتی ہین اور بہت قلیل قوم ہے ؛

قوم سپندزے

سید کہلاتی ہین اور قوم تمدین کی شامل ملک پیشین مین زراعت کاری اور سوداگری کا کام کرتی ہین زیادہ حال انکا معلوم نہین ہو سکا ؛

قوم غرشین

کا ذکر قوم مبا فغان کی شامل لکہا گیا ہی سوائی قندہار اور اوسکی نواح والے غرشین کے تخمیناً پنجاہ گہر اس قوم کے ورسی مغرب شمالی مین رہتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ ہم حضرت بلال رض کی اولاد سی ہین مگر اس روایت کا کچہہ ثبوت نہین ملتا اور انکو بجای غرشین کی غلط مشہور خرشین کہتی ہین ؛

قوم کوٹی

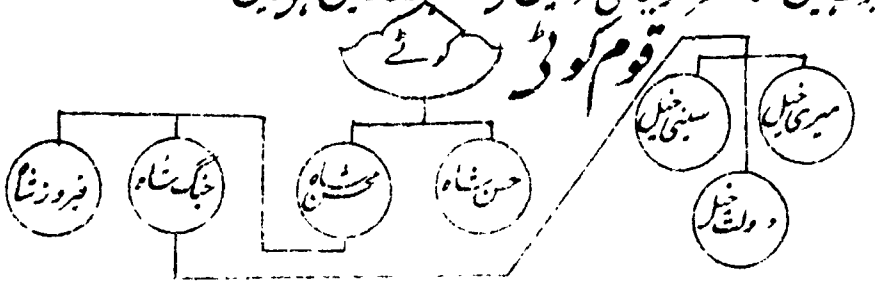

کہتی ہین کہ کوٹی نام ایک سیدزادہ معصوم کو مسمی ابراہیم نبیرہ بیٹی نے پرورش کیا اور جب بڑا ہوا تو بیٹی کے خاندان سے شادی کری اوس سی دو فرزند پیدا ہوی محسن شاہ بنون کی ملک مین آیا اور حسن شاہ پہاڑ مین رہا فیروز شاہ خون کی واردات کرکے بخوف انتقام ٹاک کی طرف چلا گیا جہان اب بہی اوسکی اولاد ہے اور جنگ شاہ بنون مین مارا گیا جسکی خانقاہ کس دہاوہ کی کنارہ پر موجود ہے اور جنگ شاہ کی اولاد ہنڈو خیل اور سورانی کے مابین موضع کوٹی سادات مین آباد ہے علاقہ بنون مین صرف پچاس آدمی اس قوم کے ہونگے جن کا ملک نجم شاہ ہی +

قوم سید

بنی ہاشمی قریشیون مین سی حضرت امام حسن رض اور حضرت امام حسین رض کے اولاد سید ہین افغانستان مین کوئی بڑا گانو سادات کی ایک دو گھر سے خالی نہین ہوگا اور افغانستان مین سیدون

لوخواجہ اور سید و میان و آغا اور شاہ صاحب اسمبر اعلاوہ اپنی معمولی اسم کے خطابات بھی
اور لوگ سادات کی بہت تعظیم کرتے ہین سوای ہزارہ ت اور ڈیرہ اسمعیلخان کے باقی
افغانستان مین کوی سید شیعہ نہین ہے سادات افغانستان ۔ ہی سید ان ملک پیشین تجارت
اور سوداگری مین مشہور اور صاحب عزم اور دولتمند ہین گو بہادر اور بیباک اور خانگی دشمنی
بھی رکھتے ہین اور علاقہ پیشین مین بہت لوگ سید رہتے ہین علاقہ اڑکون اور بنون اور
رمت مین شیخ شاہ محمد روحانی کی اولاد بہت ہے علاقہ کوہستر مین ایک معزز خاندان سید
کا ہے جسمین سے جو بیس کوہستر کا ہوا وسکو بادشاہ کہتے ہین یہہ شریعہ قوم گرچہ ہر ملک میز
ہے مگر نیک چلن اور بی آزار ہے کابل اور کوہستان مین معزز خاندان سیدون کے ہین
جو اکثر افغانون کے پیر ہین +

قریش

علاوہ سادات کے جو قوم قریش کی ایک شاخ ہین باقی قریش بھی مثل سادات کے متفرق چندچند یا بجات
ہر علاقہ مین ہین اکثر جگہ امام مسجد اور مدرس افغانستان مین اس قوم کے لوگ ہوتے ہین اور
زمینداری اور خیرات خوری کا ہمیشہ رکھتے ہین افغانستان کے لوگ قریشیون کی بھی عزت
اور ادب کرتے ہین اور بہ نسبت سادات کے قریش بہت کم ہین +

عرب

سوای قریشیون کی دیگر عرب بھی کچھ افغانستان مین رہتے ہین شاید تیران اور خراسان مغربی
سے افغانستان مین آئے ہین جب خاندان تیموری ہندوستان کی سلطنت کرتا تھا تو عرب ایران کے
مشرقی حصہ مین آباد تھے اور اوسکے بعد اسلاف سے آئے افغانستان مین عربون کی تخمینا دو ہزار گھر ہونگے
اور سوائے عرب کے اور کوئی نام قومیت کا اونکے واسطے مشہور نہین زیادہ تر بالاحصار کابل مین
ہین جو سب شیعہ مذہب ہین اور بجز علاقہ بی سود جلال آباد مین آباد ہین اور سنی مذہب
ہین جلال آباد کے عربون کا علیحدہ سردار ہے احمد شاہ ابدالی جلال آبادی عربون

لی سردار کی دختر سے شادی کری جس سے **تیمور شاہ** پیدا ہوا اپنی اصلی زبان عربی اب نہین بولتے پارسی اور پشتو ان سے متکلم ہوتے ہین زمیندارے **لال آباد** کی عرب کرتے ہین اور بالاحصار والی نوکری اور سوداگری اور دست کاری اور دوکانداری کا شغل رکھتے ہین اور باقی قومون سے تاہنوز علحدہ رہتے ہین +

شجرہ نسب مسمی اسمٰعیل زئی بنگش

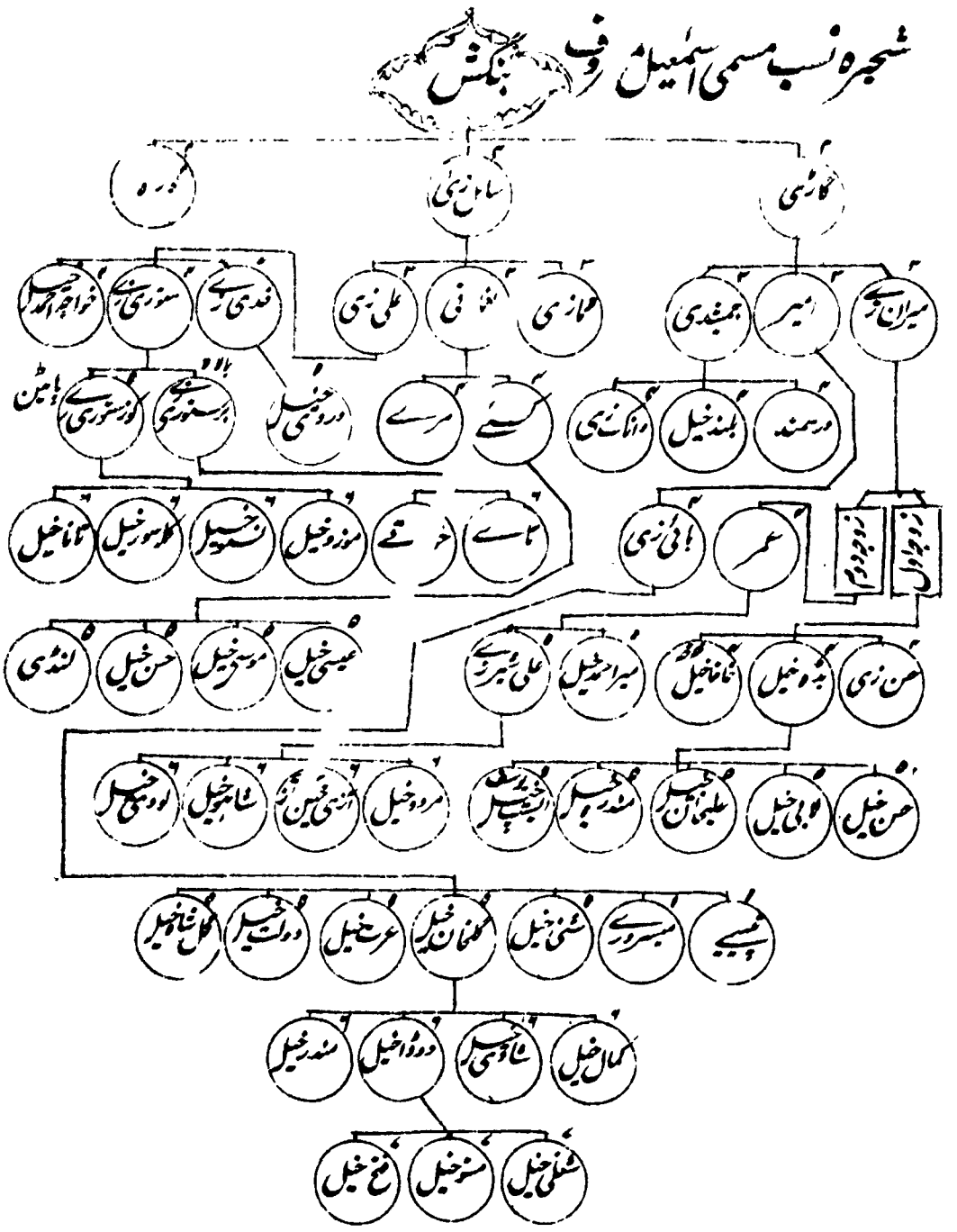

حال قوم بنگش

یہہ قوم اپنے آپ کو قریش کی نسل سے سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ خالد ابن ولید کی فرزند مسمی عبد اللہ سے بیبی دختر شیخ مین مسمی اسمعیل پیدا ہوا اوس کے دو پسران مسمی گارہ اور سامل کے باہم جنکی والدہ قزلباش قوم سے تہی بہت سخت لڑائی اور کشت خون ہوی اس سبب سے بنگش کے اسم سے موسوم ہوکر اصطلاح عام مین بنگش مشہور ہوئی سمیل مورث اعلی اس قوم کا مقام کرد نیز علاقہ تزرمت مین آباد تہا جو مولد اس قوم کا ہے انکی فرنگ فادی ایسا اثر گیا کہ گارہ اور سمل کے نام سے دو گوندی کل اقوام ملحقہ قوم بنگش مین ملگئی ہے اور دونون گوندی آپس مین دشمن ہین جب اس قوم کی تعداد علاقہ تزرمت جن زیادہ ہوئی اور دوسری طرف سے قوم غلزئی نے زور دیکہایا تو تخمینا پانچ سو برس ہوے کہ اس ملک کو چہوڑ کر علاقہ کورم اور ہنوا ثر - شلوزان کوہ سفید سے جنوبی ملک اپنے قبضہ مین کرلیا - اور اوس سے تخمینا ایک سو برس بعد قوم اورک زئی سے لڑنا شروع ہوئی اوس وقت خٹک کی قوم سے بنگشون کے معاون ہوئی اور اورک زئی کو بعد سخت لڑائی کے کوہاٹ سے بیدخل کرکے اس قوم نے اپنا قبضہ کیا اسکے پیچہے بہی بہت لڑائین باہم بنگش اور اورک زئی ہوتی رہین مگر آخر کو بموجب اوس فیصلہ کے جسکا ذکر قوم اورک زئی کے حال مین لکہا گیا ہے بنگش اور اورک زئی کی حد مقرر ہوگئی یہہ میدان اور درہ مقبوضہ بنگشون کے قبضہ مین رہا اور شمالی پہاڑ اورک زئی نے لیا نسبت قومیت بنگش دوسری روایت یہہ ہے کہ یہہ قوم ملک سیستان کی جٹ قوم کی شاخ ہے مگر یہہ روایت ضعیف معلوم ہوتی ہے فی الحال قوم بنگش اکثر ضلع کوہاٹ مین آباد ہے اور باقی مغرب علاقہ کورم اور شلوزان مین رہتے ہین بنگش کی وادی غربا و شرقا طویل میدان پہاڑ سے محصور ہے اس قوم کی مشرق اور جنوب مشرقی مین قوم خٹک یعنی کوہ خٹکان واقع ہے اور شمال قوم اورک زئی جنوب غربی مین قوم وزیری کی حد ملتی ہے اور مغرب

علاقہ کورم ہے جو بنگش علاقہ کورم اور پیواڑ مین رہتے ہین وہ مغلوب قوم توری
کی ہین اور شلوزان والی خود مختار اور ضلع کوہاٹ کے رہنی والے رعایا سرکار
ہین اکثر پیشہ زمینداری رکہتی ہین بعض سوداگری اور نمک فروشی کا کام بہی کرتے ہین بدرقہ بنگشون
کا اون کی ملک مین ہمیشہ بی خطرہ ہے زیادہ پیداوار ان کی ملک کی گندم اور چاول ہین اب
ہوا اچہی ہے اس قوم کے بعض لوگ شیعہ مذہب اور بعض سنی ہین کل تعداد اس قوم کی
تخمیناً اٹہارہ ہزار گہر بیان کرتے ہین رنگ جو اور دلاور قوم ہے اسلحہ بندوق اور چہورا
کلان اور تفنگچہ ساخت ملک خود ہر ایک بالغ مرد رکہتا ہے گرچہ راہزنی کم کرتے ہین مگر اپنی ملک
مین مشہور سارق ہین مہمان نوازی بہت اسطرح کی جاتی ہے بشرطیکہ مسافر بچکر میزبان کے
گہر پہونچ جاوے پستہ قد اور گندم رنگ رنگ ہین خوراک اچہی ہے اکثر گندم کی خمیری تنور
کی پکی ہوئی روٹی گوشت سی کہائی جاتی ہے سنگو کی چاول عمدہ ہوتے ہین پوشاک سر پر سفید
یا سیاہ یا بینگنی رنگ کی دستار اور زانو تک لمبا کرتہ اکثر سیاہ رنگ کا اور سفید پارچہ کا
ہوتا ہے اور پائجامہ فراخ سفید رنگ کی سوسی کا ہین نیلا خط بہی ہوتا ہے اور پاون مین
چپلی رکہتے ہین کبہی کبہی دستار بطور کمربند کمر پر باندہ چادر کا عمامہ سر پر لپیٹتی ہین بنگش
کی مرد لوگ سر کی دونو طرف تہورے سی بال بطور گیسو کوتا مثل پوربیہ اور یہود لوگون کی چہوڑ
کر باقی سر کے بال منڈوا ڈالتی ہین شرقی بنگش بڑی داڑہی رکہتی ہین اور مغربی ڈاڑہی
کو کتراتی ہین اور عورات اکثر سیاہ رنگ کا کورتہ اور شلوار گہرہ دار سوسی کی اور سر پر
سفید چادر یا لونگی جسکا ریشمی کنارہ ہوتا ہے اوڑہتی ہین انکی بڑی گانو یہہ ہین نری اوبہ
ٹل ٹورسمنڈ ہنگو اوستر زئی کسائی توغہ تورہ وڑی کئی مدخوزہ
سوائے ملک افغانستان کی صوبہ ماژندران ممالک ایران مین بہی چند گہر بنگشون کے سنی جاتی
ہین جو اس طرف سے گئی ہین اور ہندوستان کے بعض اضلاع مین خصوص فرخ آباد مین
بہت بنگش ہین نواب فرخ آباد بہی اسی قوم سی اوپر کے بنگشون مین سی ایک زمیندار

کی اولاد سے تہا ابتداء مین **نواب فرخ آباد** ساڑہی چار لاکہہ **لکہنو والی وزیر** کو
کو دیتا تہا ۱۸۰۱ء مین وہ ساڑہی چار لاکہہ ریاست لکہنو کی جانب سی سرکار انگریزی کی ہاتہہ مین آیا
اور ۱۸۰۲ء کو وہ ملک باقرار دینی ایک لاکہہ آٹہہ ہزار سالانہ کی **نواب امداد حسین خان ناصر
جنگ** کو گورنمنٹ انگریزی نی اپنی قبضہ مین کرلیا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بباعث بی اعتدالی **نواب تفضل
حسین خان** خارج کیا گیا جو مکہ معظمہ مین ہے الغرض افغانستان کی سرحدی قومون مین سی قوم بنگش
بہی قابل قدر اور قوی قوم ہے مگر خانگی فساد اور حسد بہت رکہتی ہین مالداری کا شوق کم ہے شتر بالکل
نہین رکہتے مگر گلہ قاطران بہت ہین باربرداری کے واسطی نر گاو اور خر مرکب اور قاطر کام آتی ہے

حال قوم تاجک مخفف تاجیک

کوئی نادر جگہ افغانستان مین ایسی ہوگی جس مین صرف **افغان** آباد ہون **تاجک** حصہ مغربی مین اور
ہند کی مشرقی مین افغانون کی شامل رہتی ہین **تاجک** آپسمین ایک قوم کی طرح نہین ملتی مگر ملک
ایشیا کی ایک بڑی حصہ مین منتشر ہوگئی ہین جیسا کہ مغربی افغانستان مین ہین **اوزبک** کی ملک
مین بہی رہتی ہین **ایران** کی سکناء ان کو تاجک کہتی ہین اور تاجک لوگ **ایران** خصوص **اصفہان**
اور ترکستان مین بہی کثرت سے ہین اور **نیوا گرگ ٹکین دروازہ بدخشان** مین
یہہ لوگ حکومت کرتے ہین بعضی وقت ان کو **فارسی بان** کہتے ہین افغانستان کی بیچ جو اصل فارسی بان
ہین وہ تاجک ہین +

وجہ تسمیہ لفظ تاجک

کی بابت بہت مختلف روایات ہین مگر اون سب سی قابل تسلیم یہہ روایت ہے کہ اصل اس لفظ کی
تازی خواہ **تازیک** جو پہلوی کی زبان اور کتابون مین عربون کو **تازی** کہتی تہے اور بالحاق
کاف تصغیر **تازیک** بہی بولتی تہے اور حرف زا بنظر تسہیل تلفظ بہ جیم **تازی** مبدل ہوکر
تاجیک مشہور ہوئی تا حال فارسی مین عربون کو تازی کہتی ہین اور اکثر کتاب لغات
فارسی مین لفظ **تاجک** کا یہہ معنی لکہا ہے کہ **تاجک** اولاد اون عربون کی ہے جو فارس

یا دیگر غیر ملکون مین پیدا ہوی اور حال موجودہ **تاجک** اور ملک مقبوضہ سابق اور اون کے گذشتہ واقعات پر غور کرنے سے یہہ لغوی معنی صحیح معلوم ہوتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ لفظ **تاجک** کا مطلب اور مراد اون عربون کی اولاد سے ہے جسکا ذکر اوپر لکھا گیا سنہ ہجری کے پہلی صدی مین تمام ممالک **فارس** اور **اوزبک** کو عربون نے فتح کیا تہا اور جب اونہون نے مفتوح کئی تو اون ملک کے لوگونکو جہانتک ممکن تہا رضاً اور جبراً مسلمان بنایا اور اپنی زبان سکہانے مین کوشش کری اوس وقت **افغانستان** کی اوپر بہی جیسا کہ پہلے حصہ مین درج ہوچکا ہے حملہ جات کئے گئے تہے مگر جیسا کہ ایران اور **اوزبک** کے ملک فتح کئے تہے ویسا جلد **افغانستان** صاف نہ ہوسکا تہا کہ جو میدانی ملک **افغانستان** کے فتح کر لئے تہے مگر پہاڑون کے لوگ بڑے جنگجو تہے اور اور نیسری صدی ہجری تک مسلمانون کے ساتہہ لڑتے رہے ابتدا مین **فارس** اور **مغربی افغانستان** اور **اوزبک** کے ملک مین اکثر ان ہر سہ ممالک مین ایک ہی قسم کے لوگ تہے اور اونکی زبان یقین ہے کہ سب قدیم فارسی کی بنیاد سے ہوگی جس وقت ان لوگون پر عربون نے فتح حاصل کی تو فارسی جدید مروجہ حال پیدا ہوگئی یعنی اونکی پہلے زبان اور زبان فتح کرنیوالون کی یعنی عربی بلکہ یہہ فارسی مروجہ حال مروج ہوگئی اور یقین ہے کہ چند عرصہ کے بعد عرب لوگ پہلے سکنائی سے غلط اور شامل ہوگئی اور وہ لوگ **تاجک** لوگون کے مورث اور بزرگ ہوگی تو اریخ افغانستان کی بہی اس روایت سے مطابقت ہوتی ہے کیونکہ جتنی روایات اوس ملک کی تاریخ کی موجود ہین اونسے واضح ہے کہ بعد فتح کرنے عربون کے **افغانستان** مغربی کا میدانی ملک قوم **تاجک** کے قبضہ مین تہا اور افغان وغیرہ قدیم باشندے پہاڑون مین تہے اوس سے بہت پیچھے قوم **افغان** نے پہاڑون سے اوتر کر میدان کو فتح کر لیا اور سوا ایک دو سخت ملک کے جسمین یہہ تاجک لوگ علحدہ اور خود سر رہے سکتے ہے باقی تاجکون کو افغانون نے دبا لیا اور اوسی آمیزش **فارسی بان** اور عربون کے **تاجک** - **ترکستان** کے بہی ہین **چغتائی** ترکستان تک اور اون تاجکون نے تب تک اپنے قبضہ مین ترکستان کو رکھہ لیا جب تک کہ **تاتاریون**

نے اون پر فتح حاصل کری چنگیز خان کے وقت سے میدان کے رہنے والے تاجک
مغلوب ہوکر دبالئے گئے اور اب کی رعیت کی حالت مین آگئے مگر جو تاجک پہاڑون مین تہے
وہ بدستور خود مختار ہے اور بدخشان اور دروازہ وغیرہ کے حاکم بن گئے سب جگہ
تاجک لوگ اس سبب سے مشہور ہین کہ آبادی اون کی مستقل ہے اور کاشتکاری اور
ترقی زمینداری کا شوق رکہتے ہین اور سب لوازمہ جو مستقل سکونت والون کو بکار ہین اونکی
بہمرسی کا شوق کامل ہے ابتک بعضی جگہ مغربی افغانستان مین زمینات تاجک کے قبضہ مین
ہین مگر اکثر اونکی املاک اور جایداد اونسے غصب کئے گئے ہے اور افغان لوگون کی رعیت
اور ملازم ہوگئے ہین تاجک لوگ جو قوم افغان کے مقبوضہ ملک مین آباد ہین خواہ افغانون
کے ہمسایہ یعنی رعیت کے طور شامل اونکے رہتے ہین خواہ اپنی علیحدہ دیہات مین آباد ہین جب علیحدہ گانون مین رہتے ہین تو سرگروہی کا
کام کتخدا موضع کا کرتا ہے اور یہہ کتخدا اپنی قوم سے سب لوگون کی مرضی کے ساتہہ مقرر ہوتا ہے گرچہ اکثر موروثی خاندان
سے کتخدا مقرر ہوتا ہے مگر امیر کابل کی اجازت تقرری کتخدا کے واسطے لازم ہوتی ہے کتخدا کچہہ
اختیار نہین رکہتا بجز اوس قدر کے جو والی کابل سے کام تفویض ہو اور اوس کا اختیار
اور کام خصوصاً زر مالگذاری جمع کرکے حاکم کے پاس لیجاتا ہے اور اس خدمت کے عوض مین
منجملہ زر مشخصہ کے انعام ملکانہ حسب قدر مجرا لیتا ہے بعضی خفیف مقدمات بہی فیصل کرسکتا ہے
مگر جو مقدمہ ذرہ بہارا ہے وہ یا تو حاکم کے حضور جاتا ہے یا قاضی کے پاس فیصلہ ہوتا ہے تاجک
لوگ جنگ جو نہین ہین اور اپنی سرکار اور حاکم کی تابعداری کرتے ہین گرچہ عموماً پیشہ اونکا زمیندارے
اور کاشتکاری ہے مگر سوا اوس کے بیوپار اور دستکاری اور خرکاری کا کام بہی کرتے ہین
اب اکثر افغانون کے موافق ہوگئے ہین اونکی شوق لڑائی کی نہین ہے گرچہ اب کچہہ سپاہ
گری کا کام کرنے لگے ہین سوائے بامیان کے رہنے والون کے جو شیعہ مذہب ہین باقی سب
تاجک اہل سنت جماعت کا طریقہ رکہتے ہین اور دیندار اور نمازگذار ہین جب افغانستان
مین فساد ہوتا ہے تو تاجک لوگون پر سب سے پہلے ظلم ہوتا ہے مگر جسوقت امن آرام ہے تو اونکو

پرورش اور مدد ملتی ہے الا تاہم کار بیگار اور محصول بہ نسبت **افغانان - تاجک** پر زیادہ ہے
اگر یہہ زیادتی نہو تو درانی کی حکومت سی راضی ہین گرچہ افغان اپنی قومیت سی اونکو کم سمجھتی ہین مگر
مغروری اور خود پسندی اون کی ساتھہ کم کرتے ہین چنانچہ آپسمین ناطہ دیتی لیتی ہین شہرون کی
نزدیک **تاجک** لوگ زیادہ ہوتی ہین اکثر **کابل غزنین ہرات** اور **بلخ** مین تاجک
لوگ ہین مگر ملک کی اون حصون مین جو غیر آباد اور سخت ہین جیسا کہ **ہزارہ** یا جنوبی حصہ ملک
غلزی کا اور **کاکڑستان** مین مشکل سی کوئی تاجک ملتا ہی اوپر اون تاجکون کا حال لکھا گیا ہی کہ
جو **افغانون** کی بیچ رہتی ہین اور وہ تاجک جو **افغانون** سی علیحدہ رہتی ہین وہ دشوار گذار مقامون مین آباد
ہین اور دیگر تاجکون سی چند باتون کا فرق رکھتی ہین پہلے ہم اون **تاجک** لوگون کا حال لکھینگی کہ جو
کوہستانی کہلاتی ہین یعنی جو **کابل** کے کوہستان مین رہتے ہین اس ملک کی شمال کی
طرف برف دار پہاڑ ہندوکش کا ہی اور مغرب کوہ ہزارستان جنوب علاقہ کوہ دامن اور مشرق کوہ ہندوکش کی ایک شاخ جنوبی ہی کوہستان کا ملک
تین طویل وادیونسی بنا ہے وادی **نجراو پنج شیر غوربند** اور وادی کے دونو نطرف کی پہاڑون سے
پانی نکل کر بیچ مین ہر ایک وادی کے اوس پانی سے **ندی** بن جاتی ہے جسکی اسم سے نام وادی کا
مشہور ہے اور یہہ سب ندی **کابل** کے دریا مین گرتی ہین ان ندیونکی کنارہ پر زیادہ آبادی
ہی اور خوب سرسبز اور پر از درخت ملک ہی گندم اور تمباکو اور کپاس کی پیداوار بہت ہوتی ہی چاول
بہی بہت مگر عمدہ قسم کی نہین ہوتے درخت توت بیحد ہین اور اونکا میوہ بہت کہایا جاتا ہی اونکو
دہوپ پر سکا کر اور پیسکر قدری آرد گندم ملا کر روٹی پکاتے ہین اگر کوہستانیون کی تندرست
صورت سی رای دیا جاوے تو یہہ خوراک اچہی ہوگی درخت چار مغز یعنی اخروٹ بہی کثرت سی
ہین اور درہ غوربند مین بادام بہی اچہی قسم کے پیدا ہوتی ہین آپسمین دشمنی اور لڑائی کیوقت
مخالف کی درختان توت کاٹ ڈالنی سے چند سالہ نقصان خوراک پہونچاتے ہین گرچہ ملک کوہستان
مین لوگ بہت پہیلی ہوئی مگر تعداد مین بہت نہین ہین لوگ کہتی ہین کہ تخمیناً پینتالیس ہزار کہر موکا
ایک چہوٹا ٹکڑا کوہستان مین مشہور ریگ روان ہے مویشی بہت نہین رکہتے مگر شیر دار مادہ گاو

رکھنے کی شوق ہے وہ **بنجرا** اور **غور بند** کا پنیر عمدہ مشہور ہے جانگلی جانور بہت ہین اور
ہر قسم کا درندہ جانور بھی سنے جاتے ہین اور رکھتے ہین **پلنگ** یعنی **چیتا** اور ذیس سیاہ بیشمار
ہین بلکہ بیہ بھی ہین اور شکاری طیور باز اور جرہ وغیرہ وہان بہت ہوتے ہین خوشرنگ و خوشر
آواز **بلبل** کوہستانکی مشہور ہے ملک کی مضبوطی کے سبب سے کوہستانی تاجکون کی طبیعت اور طرح
سے سوائی علاقہ **درنامہ** اور پروانی اور **کابل** کو کچھ محصول دیتے ہین اور اپنے سرداروں کی
تابع ہین دلاور اور جنگجو لوگ ہین اور سمجھتے ہین کہ سوائی لڑائی کے جو مرد بیمار یسے مرجاوے تو شرم
اور افسوس کی بات ہے گرچہ سب کوہستانی بیرحم اور جاہل ہین مگر **دُرنامی** سرتہ اور شرارت مین یاد
مشہور ہین کوہستانی اکثر پہاڑون مین پیادہ لڑتے ہین اور انکی لڑائی آپسمین باہم قوم اور دیہات مین
بہت نہین ہوئی مگر خانہ بخانہ دشمنی ہے اور دشمن کے درختان توت کاٹ ڈالنی سے زیادہ
نقصان پہونچاتے ہین ہتھیار اونکا قرابین اور چقماق بندوق اور پشتول اور چھرا کمان ہے بعضونکے
پاس چھوٹی برچھی اور تفنگ آدمیون کے پاس تیر کمان اور سپر بھی ہوتی ہے قریب کل کے ہر
بالغ مرد اسلحہ سے خالی نہین ہوتا اونکی پوشاک ایک فراخ کورتہ کرپاسکا اور پائجامہ فراخ
اکثر سیاہ رنگ اونکا پاپوش بطور بوٹ کی شانگ تک ہوتی ہین سر پر ریشمی ٹوپی اور بعضے لونگی بھی باندھتے ہین
سب کوہستانی **سنی مذہب** ہین ایرانی وغیرہ اہل تشیعہ کیساتھہ قلبی دشمنی رکھتے ہین علیحدہ علیحدہ خان ہوتا ہے
فی الحال **ملک جی** تاجک مین سے بڑا خان ہے اور صاحب زادہ **غلام جان** بھی وانکا رئیس ہے گرچہ یہہ
خان لوگ اپنی خانگی فساد کا بندوبست نہین کرسکتے مگر باہر کے غنیم کیواسطے روک کا کافی انتظام کرسکتے ہین
کیواسطے کہ بیرونی دشمن کے خوف کے صدمہ سے اونکی فہمایش سے کل قوم اکثر ایکدل ہوجاتی ہے خان لوگ کچھہ
حسب قدر گھر کے نوکر بھی رکھتے ہین **شاہ محمود سدوزئی** کیساتھہ اونکی بہت دشمنی تھی جب وہ تخت
نشین ہوا تو کوہستانیون نے اوسکی مخالف بہت لڑائی کری پہلے شاہزادہ **عباس** کو مدد دی تھی مگر آخر کو **فتح خان**
بارکزئی کی بندوبست سے وہ دب گئے ایک اور قوم موسوم **پشئی پشاوی** کوہستان مین رہتی ہے جسکی
نسبت **محمد بابر بادشاہ** لکھتا ہے کہ وہ اور زبان بولتے ہین فی الحال بھی وہ لوگ کوہستانی زبان آپسمین

بولتی ہین اور اوس زبانکی اصل ہندی معلوم ہوتی ہی اس قوم کا زیادہ حال دریافت نہین ہوسکا +

خنجانی

خنجان نام ایک طویل درہ ہی نہایت سرسبز اور خوش ہوا تمام زمین اوس درہ کی ایک باغ معلوم ہوتی ہی درخت قوت بہت کثرت سی ہے اس درہ مین بھی تاجک رہتی ہین جنکو **خنجانی** کہا جاتا ہی تخمیناً دس ہزار گھر تاجکونکا اس درہ مین ہے بہار اور خزان مین یہہ درہ رونق دار ہے +

بَبَرکی

تاجک کی قوم سی ہین جو لوگ بگرام اور تپہ خاک مین رہتی ہین گرچہ وہ غلزی کے ساتھہ ملی ہوئے ہین مگر دیکھنے مین تاجکون سی علیحدہ ہین اونکی سردار جدا ہوتے ہین اونکی دلاوری مشہور ہی اپنے دیہات اور زمینات مقبوضہ مورونی ملک ہونکا ہے **امیر کابل** کو مالگذاری دیتی ہین اور ضرورت کیوقت فوج بھی حاضر کرتی ہین رواج اور دستورات مین اکثر افغانونکے مطابق ہوگئی ہین دیگر تاجکونسی ہر کام مین اچھی سمجھی جاتے ہین اکثر روایات سی یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ **سلطان محمود غزنوی** نے کیا ہوین صدی عیسوی کی شروع مین اونکی مورثان کو یہان آباد کیا تہا، ونکا ملک پہلے بہت تہا مگر پیچھے سے **افغانون** نے دبالیا اونکی اصلیت نسب صحیح نہین معلوم ہوسکتی وہ خود کہتے ہین کہ ہم **عرب** ہین اور بعضے دیگر لوگ کہتے ہین کہ وہ کردیا کردہین جو کردستان سی **محمود غزنوی** لایا تہا **چرخی** اور **کلنگاری** اور **زرغون** شاہی وغیرہ مقامات متعلق لوگر مین بھی تاجک رہتی ہین اوجائی آبادی کے نام سی مشہور ہین

فرملی یا پرملی

تاجک کی ایک شاخ سمجھی جاتی ہے اور ببرکی کے برابر ہوگی اکثر علاقہ **ارگون** مین ہے ملک **خروٹی** رہتی ہین اور خروٹیونکی ساتھہ سخت دشمنی رکھتی ہین باقی **کابل** سی مغرب رہتی ہین اکثر سوداگری اور زمیندار رتی ہین اور **ارگون** مین سامان آہنی تیار کرکر مغربی افغانستان مین فروخت کیواسطے لیجاتی ہین **والی کابل** کو مشخصہ دیتی ہین انکی قومیت اور نسب کی بنیاد نہین معلوم ہوتی وہ کہتے ہین کہ ہم خلجی ہین جس سی ہندوستانکے بادشاہ بھی ہوگذری ہین **تاریخ فرشتہ** دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ خلجی قوم ترک کی ایک

شاخ ہی جسمین سے سلطان جلال الدین فیروز شاہ اور سلطان علاء الدین خلجی مشہور بادشاہ ہندہوگذرے ہین دیگر لوگ کہتے ہین کہ یہ ملی ساکنان ایک شہر موسوم خلج کی تھے بعض کہتے ہین کہ وہ شہر جسکے کنارہ پر ترکستان مین تھا اور بعضونکا قول ہے کہ خلج قندہار سے مغرب دریا ہے ہلمند اور قلعہ بست سے بھی مغرب واقع تھا یہ اخیر الذکر قول صحیح معلوم ہوتا ہے اسمین شک نہین کہ خلجی یا خلج ایک تاتار کی قوم ترک کی نسل سے تھی جسکا ایک حصہ دسوین صدی عیسوی مین دریا سیر کے سر پر جو ملک قندز کے بیچ سے جاری ہے آباد تھی تا ہم ایک شاخ اونکی بہت مدت سے افغانستان کے بیچ سیستان اور ہندوستان کے مابین آباد ہے دسوین صدی عیسوی مین وہ لوگ ترکی بولتی تھی ممکن ہے کہ غلزی اوسقوم سے ہون مگر سوائے قیاس اور کچھ ثبوت نہین ہے

سر دیہی

سر دیہی ایک چھوٹی سی قوم تاجک کی ہے جو بمقام سر دیہ مشرقی اور جنوبی گوشہ غزنین مین آباد ہین علاوہ اونکی غزنین خاص اور دیگر علاقہ غزنین مین بھی بہت تاجک ہین ۔

دیگر تاجک

علاوہ اونکی جو اوپر لکھے گئے ہین ننگرہار مین اور گرد و نواح کلا لگو اور لغمان وغیرہ جملہ علاقہ جات افغانستان شرقی مین تاجک آباد ہین اور سیستان مین قریب کل کے تاجک ہین مگر یہ ہم تاجک صرف سنی مذہب مشہور ہین اور قدیم بلوچستان کی شمال افغانستان کی حدود مین بہت ہین اور ہرات اور اوسکی نواح مین اکثر تاجک ہین ان سبکا مفصل حال لکھنے کیواسطے علیحدہ کتاب چاہیے یہان صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ افغانستان کی ملک مین بندرہ لاکھ تاجک شمار کرتے ہین +

حال قوم ایماق و قوم ہزارہ

ایماق اور ہزارہ کوہ پایہ و پہین مین رہتے ہین ہامین کابل اور ہرات کے اونکی شمال کیطرف اوزبک کا ملک ہی اور جنوب کی جانب درانی اور غلزئی افغان رہتے ہین ان ہر دو قوم کا ملک تین سو میل طویل اور تخمیناً دو سو میل عریض ہوگا نتیجہ ہی کہ افغانستان کی حدین اور خصوص اوس حصہ مین جسکو لوگ کہتی ہین کہ ابتدائی افغانونکی یہانسے پھیلی غور سے اوٹھی ہے اوس جگہ اور اوسکی نواح مین اب ایک ایسی قوم آباد ہی جو افغانونسے مطلق رواج اور زبان اور صورتمین نہین ملتے اگرچہ اونکے

ترکی ہمسایگان شمالی سی کچہہ مطابق ہین مگر تاہم کچہہ فرق پایا جاتا ہی اونکو نہین معلوم کہ اصل مین ہم کون ہین اور
اونکی زبان سی جو ایک طرح کی فارسی ہے نہین معلوم ہوتا کہ وہ کس قوم سی جدا ہوی ہین اکثر طرز اوس زبان کی زابلی سی ملتی ہے
اونکی صورت سی معلوم ہوتا ہی کہ تاتار ترک ہین اور بعضی کہتی ہین کہ مغل کی نسل سے ہین اب بہی بہت لوگ اونکو مغل
سمجہتی ہین اور جو مغل چغتا متصل ہرات کے رہتی ہین اونکی ساتہہ اونکو ملاتے ہین اور وہ خود کہتی ہین کہ ہم انکی اور نیز قوم
قلماق کی بہی جو کچہہ کابل مین رہتی ہین ہمقوم ہین اور دونونکی ساتہہ وہ شادی کرتے کراتے ہین لیکن ہرات کی مغلونکی
زبان وہ نہین سمجہتی ابو الفضل لکہتا ہی کہ یہہ لوگ ایک فوج مانکو خان کی اولاد سی ہین اور مانکو خان نبیرہ چنگیز خان
کی فوج ان پہاڑونمین رہ گئی تہی دو اور ثقہ اور واقف حال معتبر شخص جنکی ملاقات مولف سی ہوئی وہ کہتی ہین
کہ قوم ہزارہ قوم چرکس کی ایک شاخ ہے چرکس ایک ترکون کی مشہور قوم ہے جو داغستان کی نواح مین
ملحق الحدود ملک روس کی آباد ہین اگر یہہ روایت صحیح ہو تو بہی معلوم نہین ہوتا کہ یہان کس تقریب سی آکر یہہ قوم
آباد ہوئی محمد بابر بادشاہ اپنی تصنیف مین لکہتی ہین کہ ہزارہ لوگ مغل کی زبان بولتی ہین مگر اوسکی صاف
مراد نہین پائی جاتی کسواسطے کہ وہ ترکمان ہزارہ کا قصبہ لکہتا ہی اور توک دری کو پہاڑی ہزارہ کی شامل کرتا ہے
اور لکہتا ہی کہ ترک اور ایماق میدانمین سکونت رکہتی ہین قیاس مین نہین آتا کہ اونکی زبانمین اتنی ترکی لفظ کیون ہین
اگر مغل نہین تو ترکی کیون بولتی تہے اور اگر مغل اور چرکس ہین اور ترکی اونکی اصلی زبان تہی تو باوجود آباد ہونی اوپر حد
ترکستان کی ترکی کیون نہین بولتی اور فارسی زبان کیون بولنی لگی ہین جبکہ اونکی شمالی ہمسایگان ترکی بولتی ہین اور جنوبی
پشتو اس وجہ سی غالباً پایا جاتا ہے کہ یہہ لوگ پشتو کی پہیلنے سی پہلی کے آباد ہین اور غزنین یا زابل کی سلطنت کے متعلق
ہونی سی فارسی زابلی شکستہ اونکی زبان ہوگئی اور ترکی اپنی پورانی زبان جاتی ہی مگر بعض بعض الفاظ اوسکی تاہنوز
باقی ہین اس دلیل کا ثبوت پرانی حالات کی مطابقت سی حاصل ہوتا ہی کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ افغانون کے
خروج سی پہلی غزنین اور بعضی دیگر اقطاع میدانی جنوبی پر ہزارہ لوگ بہی سوای تاجک کی قابض تہی جنکو افغانون نے
تدریجاً پہاڑ ہزارستان کیطرف ہٹا دیا بنظر کل ثبوت ماحصلہ مولف کا نسبت قومیت ایماق و ہزارہ یہہ رای ہے کہ تاتار
ترکونکی نسل سے ہین اور کچہہ شک نہین کہ ایماق اور ہزارہ اصل مین ایک ہی قوم ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مسلمان
ہوی تب سے علیحدہ ہوگئی کیونکہ ایماق پختہ سنی اور ہزارہ کٹہ شیعہ ہین گرچہ یہہ مذہبی اختلاف باعث فراق اونکا ہوا

تاہم بہت لوگ اونکو ایک ہی سمجھتی ہین اور اونکی صورت اور رواج بہی ملتا ہے لیکن بعضی باتونمین فرق ہے۔
اسواسطے مناسب ہی کہ ہر دو کا حال علیحدہ لکہا جاوی پہلے ایماق کا ذکر ہوگا +

قوم ایماق

قوم ہزارہ سی غرب مائل جنوب کے پہارونمین آباد ہی انکی ملک کے مغربی اور شمالی حصہ مین جہان جمشیدی رہتی ہین میانہ
پہاڑ ہین جنپر بہت درخت ہین اور ملک آباد اور سرسبز ہے وادی اور نشیب کے میدان اچہی آباد ہین اور اوسمین
ندی مرکس اور مرغاب جاری ہے جمشیدی کی ملک مین علاقہ بالا مرغاب اور موروچاق اور
کوشک اور قرو ماچ اور تنور سنگی خوب آباد ہین تیمنی کوہ سیاہ بند یعنی ملک غور مین رہتی ہین اور اونکی
زمینات کا جنوبی حصہ بہی اچہا ہی زوری کی قبضہ مین سبزوار یا اسفزوار ایک وسیع میدان پہاڑونکی بیچ فرہ اور
ہرات کی راستہ سے مشرق کیطرف واقع ہی مگر فی الحال نورزئی اور علیزئی اور اسحاق زئی شاخہائے
درانی کا تسلط اس علاقہ پر زیادہ ہوگیا ہی لفظ ایماق کا معنی تاتارونمین ایک قوم کی حصہ یا خیل یا شاخ سے
مراد ہی سر جان مالکم صاحب کہتی ہین کہ ملک شام مین ایک بڑی قوم ایماق کی رہتی تہی ایک شاخ اوسکی
لورستان متعلق ایرانمین آباد ہوئی تہی جسمین سی اتابک پیدا ہوئی جو ایرانکی تاریخ مین مشہور ہین اور شیراز
کی بادشاہ ہوگذری ہین عوام مین ایماق کو چار ایماغ بہی کہتی ہین پہلی انکو چار ایماغ بمعنی چار قوم کہتی تہے اور اصل مین
اونکی اتنے ہی حصہ تہی مگر اب اونمین بہت شاخین ہوگئی ہین پورانی چار قومین چار ایماق کی یہہ ہین تیمنی —
ہزاری تیموری زوری تیمنی کی دو شاخ ہین قبچاق اور درزئی ہم اوپر کاکڑ قوم کی حال مین
لکہہ ای ہین کہ تیمنی اپنی آپکو کاکڑ کی ایک شاخ سمجھتی ہین ایسا قیاس ہوتا ہی کہ شاید تیمنی مین جو شاخ درزئی ہے وہ
کاکڑ قوم سے جاکر وہان شامل ہوئی ہو اور قبچاق دوسری شاخ اصل تیمنی چار ایماق کے متعلق ہو کیونکہ قبچاق
کے اسم پر افغانونمین قوم نامزد نہین ہوتی یہہ لفظ ترکی ہی اور علی ہذا القیاس درزئی ترکی زبانمین کوئی لفظ
نہین ہے زئی بمعنی اولاد پشتو کا لفظ ہی ہزارہ دوسری شاخ ایماق کی بہی دو شاخ ہین جمشیدی اور فیروزکوہی
جمشیدی مشہور قوم ہے اوسمین نیچی بہت شاخین ہین خوگرو گالکندی قاقچی زین گر
زلفی امفلیدی جوالی خیر قرک داہ زبری وغیرہ سب جمشیدی کی متعلق ہین او

فیروزکوہی بسبب سکونت فیروزکوہ اس نام سی مشہور ہوئی ہونگی قوم کرائی جو مشہد سی جنوب کیطرف رہتی ہین اونکو
بہی بعضی لوگ ایماق کہتی ہین مگر غلط معلوم ہوتا ہی ہر ایک قوم ایماق کا سردار ہے بڑے سردار کو خان یا بیگ
کہتی ہین اور شاخہاء کی سرگروہ یعنی ملک کو ارباب کہا جاتا ہے خان کچہہ سپاہ بہی رکہتا ہی اور قلعہ بہی ہوتا ہے
محصول وصول کرتا ہے عدالت کرنی اونکی اختیار مین ہی اور بہت اختیار رکہتی ہین بلکہ اپنی قوم مین اونکو بادشاہ
اختیار ہے جو مرضی ہو سو کرین فی الحال **مہدی قلیخان** مخاطب بہ خان آغا جو بمقام قلعہ مورو چاق جمشیدیکا
رئیس کلان ہی اور اوسکا بہائی **اللہ قلیخان** بالا مرغاب مین حاکم ہے اور **فتح اللہ بیگ** رئیس فیروزکوہ
اور **عبدالغفور خان** تیمنی ایماق کی مشہور سردار ہین مگر عبدالغفور تیمنی کو **محمد شریف خان** فرزند امیر دوست محمد
خان مرحوم والی کابل نے بی پایہ کر دیا ہی ایماق اکثر کیژدیو نمین رہتی ہین جنکو وہ اورد اور معسکر یعنی خیمہ گاہ کو
یورت کہتی ہین اور یہہ ترکی لفظ ہی جسکی مراد اوردو ہی اور اوردو کا مطلب ہے لشکرگاہ جسکو انگریزی مین **ہورڈ** کہتی ہین
ہر ایک کیمپ یعنی دیرہ کا کتخدا خان کا ماتحت ہوتا ہی اونکی خیمہ سب اوسی موافق ہین جسکو تاتار لوگ خرگاہ کہتی ہین تاتاری
وضع ہوتی ہین اور اکثر نمد خود رنگ یا سفید وغیرہ سی یہہ خرگاہ بنائی جاتی ہین اور مدور ہوتی ہین مگر تیموری
سیاہ خانہ یعنی کیژدی افغانی پسند کرتے ہین سب **ایماق** رمہ گوسفندان رکہتی ہین اپنی متعلقہ پہاڑونمین قشلاق
اور ایلاق اونکی ہوتی ہے زمستان مین قشلاق کیواسطی نیچے دامن کوہ ہاء کی آتے ہین اور پائین دامن کوہ نشیب کو لگا
ہین اور گرما مین واسطے ایلاق کی پہاڑونپر چڑہ جاتے ہین اور اس ذریعہ سی وہ اکثر کوچی رہتی ہین اور چراگاہ
گلہ شتران اور گلہ گاؤ بہی بہت ہین اور گلہ اسپان نر اور اسپ مادیان علیحدہ علیحدہ چرتے ہین اور گلہ چرانی
چار پانچ گہوڑونپر سوار ہوتی ہین ایک سو سی لیکر تین سو اسپ تک ایک گلی مین اکٹہی چرتے ہین انکی ملک مین بہت کہ
اور گرچہ اکثر میانہ قد مگر مضبوط اور خوش شکل اور محنتی ہوتی ہین اور غیر ملک مین سوداگری کی طور پر فروخت کیواسطے
انکی علاقہ کے دیہات مین تاجک بہی رہتی ہین اور ایماق کی پہاڑونمین پستہ بہی ہوتا ہے اور جائی پستہ زار کو
کہتی ہین اور شیر خشت اور ترنجبین بہی اعتدال ہوا کی سبب سے وہان پیدا ہوتی ہے اونکی پوشش اکثر
ہے شلوار فراخ اور کورتہ کوتاہ اور متمول لوگ چوغہ اور قبا پشمی اوپر اوڑہتی ہین اور سر پر **پیاخ** اکثر سیاہ
بچہ برہ کی چمڑہ کی مثل اونچی ٹوپی کی رکہتی ہین دستار کم باندہتی ہین انکی خوراک افغانونکی مطابق ہے

گوسفند بہت کہایا جاتا ہے مگر گوشت اسپان بہی کہاتے ہین گندم کی آرد مین مغز خنجک ملا کر پکاتی ہین یہہ قوم جاہل
اور خود پسند ہے مگر خان کے خوف سی بے اعتدالی کم کرتے ہین لیکن لڑائی مین وہ وحوش خوئی کی ساتہہ لڑتے ہین انکا
اسلحہ اکثر بتی دار بندوق اور بعضی چقماق بہی رکہتی ہین اور تلوار ایرانی اور پیش قبض اور تفنگچہ ہی بیرحم مخلوق ہے اپنی قیدیانکو
پہاڑ سی گرا دیتے ہین اور سنگسار کرتے ہین خانکی دشمنی کم ہی مگر قوم ترکمان کی شاخہا، سالور سارو غ تکہ۔
یموت سی سخت دشمنی ہی اور ایک دوسریکے ملک مین تاخت کرتی ہین مگر ترکمان زیادہ دلیر ہین اور اکثر پیشدستی اونکی
طرفسے ہوتی ہی قوم ہزارہ سی اب ایماق کی کچہہ آشتی ہے چار ایماق ہمیشہ ہرات کی تابع ہین پہلی حاکم ہرات کو
قشون یعنی فوج دیتی تہے فی الحال حاکم ہراتکو نقد محصول دیتی ہین جمشیدی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ گورنر ہرات کے آگی
ادا کرتے ہین اور اسیطرح باقی ایماق بہی نقد دیتی ہین مگر تعداد معلوم نہین ہو سکی اور یہہ محصول خان وصول کرکے
ہراتمین بہیجتا ہی دو روپیہ سالانہ فی خانہ نقد خان وصول کرکے اونمین سے اپنی سپاہ کو تنخواہ اور گہوڑی بہی دیتا ہے
اور اوسی مین سی زر مشخصہ بہی ادا کرتا ہی علاوہ اسکی ہر زمستانمین تین گہر پیچہی ایک گوسفند بہی خان اپنی قوم سے
لیتا ہی اور غارت اور تاخت کی مال سی پنجم حصہ خانکو ملتا ہی اور چہٹا حصہ پشم گوسفندان سی بہی لیتا ہی اور لوگ اس
محصول سی کچہہ ناراض نہین ہین اور نہ گران معلوم ہوتا ہے فی الحال دو ایماق یعنی تیموری اور ہزاری ایرانکے
تابعدار ہین متعلق بصوبہ مشہد کیونکہ وہ ہرات سے مغربی جانب آباد ہین اور اونکی زمینات کوہ کلان سی علیحدہ ہین
جہان متوسط پہاڑ ہین اور ریگ آمیز زمین ہی تیموری مدت سی وہان آباد تہی اور ہزارہ کو شاہ محمود سدوزئی نے
بباعث ایک بلوہ اور فساد کی جو مابین اونکی اور تیمنی کی ہوا تہا لاکر موقع مقبوضہ حال پر آباد کیا اونکی سردار کو کابل
کی بادشاہونسی خطاب بیگلر بیگی کا ملا تہا اب بہی ایرانکی طرفسی وہی خطاب بحال ہے اور تیموریکا باقی ایماق سے
اتنا فرق ہی کہ اونکی صورت اور پوشاک اوزبک کے موافق ہے کل چار ایماق کی لوگ تخمیناً ساڑی چار لاکہہ ذی روح
ہونگے +

قوم ہزارہ

اس قوم کی نسب کا ذکر اوپر تمہید مین کیا گیا ہی جس ملک مین قوم ہزارہ آباد ہی اوسکو ہزارستان اور ہزارہ جات بہی کہتے ہین
ملک ہزارہ ایماق کی ملک سی سخت ہے اور بسبب ناہمواری زمین اور سختی موسم کاشتکاری مشکل سے ہوتی ہی تہوڑا
غلہ چہوٹی وادیونمین پیدا ہوتا ہی اور موسم کا یہہ حال ہے کہ اکثر جگہہ فصل گندم قریب درو فصل خریف اوٹہاتے ہین

زیادہ گذران اونکی اوپر گوشت بہیڑی اور بیل وغیرہ پر ہوتی ہے اور قروت اور پنیر اور دیگر دودہ کی چیزین بہت کہائی جاتی ہین وجہہ تسمیہ قوم باسم ہزارہ یہہ بیان کرتے ہین کہ بیچ عہد سلاطین ماضیہ زابلستان اس قوم سے سال بسال ہزار سوار بعوض باج وخراج بطور قشون جیسا کہ اس ملک مین رسم تہی بسبیل استمرار واسطے خدمات شاہی کے لیئے جاتے تہے اس سبب سی یہہ قوم موسوم بہ ہزارہ اور منسوب بہ ہزار کے ہوئی اہل ایران ہزارہ کو بربری اور ملک ہزارہ کو بربر کہتی ہین شاید کہ یہہ اسم بسبب بند بربر جسکو بند امیر بہی کہتی ہین اور جو ہزارستان کی شمال مین ترکستان کی حد پر ہے ان لوگونکی ایرانیون نے منسوب کیا

مکان سکنی

ہزارہ لوگ اکثر متفرق رہتے ہین عموماً بیس گہر سے لیکر سو گہر تک اونکی دیہات مین سکنی مکان ہوتے ہین گہرونکی عمارت بہت اونچی نہین ہوتی اور کوٹہہ مین صرف ایک کمرہ اور ایک دروازہ ہوتا ہی بعض دولتمند آدمی اچہی گہر بہی رکہتی ہین مگر اکثر ہزارہ ایسی کوٹہہ اور چہپر مین رہتی ہین کہ جو کہود کر بنایا جاوی اور اوسکو مسقف کرکے رہایش کرتے ہین خصوص مویشی کیواسطے ایسی ہی زمین مین کہودی ہوئے اور مسقف مکان رکہتی ہین بعضی لوگ مالدار سیاہ خانہ مین بہی رہتی ہین ہر ایک گانو مین برج ہوتا ہے جسمین دس بارہ آدمی رہ سکتی ہین اوسکو بزبان خود تپور خواہ توپور کہتی ہین اور اکثر جگہہ برج مین دہل رکہتی ہین کہ بوقت ضرورت اوسکی بجائی سے لوگ جلد جمع ہوسکین فقط

شکل وشباہت

ہزارہ لوگ اپنی صورت سی بہت شرم کرتے ہین اور بدشکل تاتاری وضع ہوتے ہین اونکا حلیہ عموماً یہہ ہے کلان سر سترده ابرو تنگ چشم آماسیده پشت پہن بینی مدور چہرہ آماسیده رخسار کوتہ گردن فیل گوش فربہ اور بزرگ جسہ میانہ قد مایل بہ پستی اور دوش سی تا سرین تمام سطح اکثر گندم گون بعض سیاہ چردہ بعضی کو زرنگ بدن پر بال نہین رکہتی اکثر ریش اور بروت نہین ہوتی اگر ہو تو بہت پتلی کوسج محاسن ہوتی ہین ان کی نسبت یہہ مثل مشہور ہے کہ ہزارہ موئی ندارہ یعنی ندارد عورات اس قوم کی جملہ سفید اور فربہ اندام صفت صورت مگر چشم اور ابرو اور بینی بقیاس مردان اور تمام بدن اونکا سوائی سر کے بالونسی خالی ہے بعضی عورات خوب صورت ہوتی ہین رئیس اسقوم کی اور سادات جو ملک ہزارہ مین رہتی ہین وہ خوب صورت اور

شکیل جوان ہوتے ہین +

پیشہ و عادات

ہزارہ لوگ پیشہ زمینداری رکہتی ہین مگر چونکہ اس کثیر قوم کیواسطے بسبب کمی رقبہ زرعی گنجایش کار زمینداری نہین ہے اسواسطے مالداری اور دستکاری ہر قسم کرتے ہین اور مزدوری اور قاطرچی اور ساربانی اور برف اندازی فراشی اور مہتری یعنی سائیسی کی ملازمی اس کثرت سی کرتے ہین کہ افغانستان مغربی مین ہر امیر اور دولتمند آدمی کے پاس سوای ہزارہ دیگر قوم کا مہتر یعنی سائیس کم نظر آتا ہے اور ہر قسم کا ادنی پیشہ سی عار نہین کرتے بلکہ خاک روبی تک کام کرتے ہین اور ہیزم کشی اور کار نیر کنی اور باربرداری اور پرپشت کی اکثر یہہ لوگ کرتے ہین مگر سپاہ گری کی نوکری کی شوق نہین رکہتی اور نہ زمرہ سپاہیانمین انکو کوئی بہرتی کرتا ہی غرضکہ مغربی افغانستانمین یعنی کابل اور غزنین وغیرہ بڑے شہرونمین ادنی کامون کیواسطے ہزارہ لوگ دست و پا ہین اور بڑی محنتی قوم ہے اور عورات ہزارہ برک بافی اور قالین بافی اور گلیم بافی اور جوراب اور دستانہ بافی و نمد سازی اور رنگ رزی اور دوختن اور پختن اور ہاتہہ سے پشمی سوت کاتنا اور جل اور باسلیق اسپان کے بنانی کا کام اور پیشہ رکہتی ہین اور طریق مایہ جغرات و انواع پنیر اور تیماغ اور قرونت بخوبی جانتی ہین غرضکہ زنان ہزارہ بڑی مستعد اور چالاک ہوشیار ہوتی ہین عادات و اخلاق ہزارہ لوگون کے مذموم ہین بے مہر اور بے وفا لوگ ہین مشکل وقت پر اپنی آقا کے ساتہہ بہی وفاداری کم کرتے ہین گرم اور تند مزاج ہین ناموافق بات کا تحمل اور صبر نہین کرتے ایک گہنٹہ کی دلاسہ اور سازشانہ گفتگو کے بعد ایک لفظ بہی اونکو خفا کر دیتا ہے سوائی اسکی وہ خوشمزاج ہین گفتگو اچہی طرح کرتے ہین اور مہمانداری بہی بہت ہوتی ہے یہہ لوگ بہت واہیات قصون کو سچ سمجہتی ہین اور شگون اور فال اور نجوم کی معتقد ہین عورات بہی فال ڈالتی ہین شانہ بینی اور کف دست دیکہنی سے پیش گوئی کرتی ہین اور بعض عورات کو جادوگر سمجہتی ہین سب سی عجب واہیات اون کے افغانون مین یہہ مشہور ہے کہ اکثر عورات اور بعض مرد جگر خوار ہوتے ہین اور وہ اپنی فسون اور ساحری سے آدمی کا دل نکالکر کہا جاتے ہین اور علامت جگر خوارہ کی معاملی مین بہت قصی کرتے ہین

مگر چونکہ واہیات ہین لکہنا اونکا فضول سمجہا گیا یہہ جگہ خوری کا قصہ ہندوستان اور ایران کی بعضی قومون کی نسبت کہا جاتا ہی اور اوسکا مفصل حال طبقات اکبری مین درج ہے +

خوراک

خمیرہ آرد گندم کی روٹی تنور کی پکی ہوی اور جو و دال ہر قسم کہاتے ہین مگر زیادہ گذارہ انکا قروت اور پنیر اور تماغ و دیگر خورش ہاے پر ہے جو دودہ اور جغرات اور روغن سے بن سکتی ہین اور مسکہ بہی بہت کہاتے ہین تنگی کیوقت سبزی ہای کوہی اور دشتی کو جو اکثر خاصیت دار ہوتی ہین خشک اور جمع کرکے آرد کی ساتہہ بالمناصفہ پیسکر روٹی پکاتے ہین اور اوسکو بدراوک کہتی ہین گوشت گوسفندی اور گاو تر اور قدید پکا کر اور قور داغ کرکے کہاتے ہین +

پوشاک

مردان ہزارہ پاپوش جسکو کاپی کہتی ہین بطرز برش چاروق مثل بوٹ پلہ دار و تسمہ دار رکہتے ہین اور بجای تنبان مشاؤ نام پاجامہ جو چوغ یعنی رشتہ پشم سفید سے بطور برک بنتی ہین اوسکو دوخت کرکے پہنتی ہین اور گلوپوش کیواسطے قلیل کورتہ اکثر قبای سینہ دار تنگ آستین طویل مستعمل ہے اوپر اوڑہنے کیواسطے سفید زنگ کی کمل جسکے کنارہ پر خط سیاہ اور سرخ ہوتا ہے کام آتی ہے اور سر پر دستار نہین رکہتی اکثر کلاہ پوست برہ یا گوسفند یا کلاہ نمدی یا چہیٹ ایک خاص وضع کا رکہتی ہین بعضی رئیس اور معتبر اور سادات دستار کی جگہہ لنگی باندہتے ہین اور بباعث خنگی ملک پاپیچ - شٹالنگ سی زانو تک کرتے ہین اور یہہ پاؤن لپیٹنی والہ کپڑا پشمی ہوتا ہے سر کی بال بہی بہت تہوری رکہتی ہین مگر اکثر فرق سر پر ایک کاکل علامت شیعہ مذہبی کی ہوتی ہے اور عورات بجای دوپٹہ اور عرق چین کے سر پر سراغوچ رکہتی ہین اور سراغوچ ایک تنگ ٹوپی ہے دنبالہ دار اور وہ دنبالہ کمر تک پشت پر لٹکتا ہے اور اوسمین سر کے بال جمعکر کے بطور غلاف رکہتی ہین اور اوس کلاہ یعنی سرغوچ پر مثل عورات کشمیری مندیل سفید اور سرخ رنگ لپیٹ کر سنجاق یعنی سوزن نیفن بیسی قایم کرتے ہین اور پیراہن دراز تا بشٹالنگ فراخ آستین گریبان وسط سینہ پر اکثر پشم کے برک سی اور بعضی کرپاس اور

چہیٹ سی دولا بناتی ہین اور شلوار بہی دوہری بعضی غرارہ وضع اور بعضی شلوار پونچہ تنک لاچہ سوسی قسم سے جسکی زمین آبی اور خط سفید ہوتا ہے بناتی ہین اور چہینٹ اور کرپاس سے بہی بنتا ہے اور پانونمین ملایم جرم آہو تکہ کی بوٹ زانو کی نیچے تک لمبی پہنتی ہین عورات ہزارہ اپنے شوہرون پر غالب ہین اور تعجب ہی کہ ایسی وحشی قوم مین بہ نسبت دیگر اقوام کے عورتون کا اختیار بہت ہی گہر کا سب اختیار عورت کو ہی شوہر اوس سے صلاح لیتا ہے وہ کبہی ماری نہین جاتی اور آزاد بہرتی ہین مستور نہین ہوتین اون کی بدچلنی مشہور ہے شمالی اور مشرقی ہزارہ کی جب شوہر اون کا گہر نہو اور روپیہ کی طمع پر بدکاری کرتی ہین الا اگر اس صریح بدکاری کی خبر شوہر کو ثبوت کامل سے ہو جاوی تو عورت کو مار ڈالیگا مگر دیگر اطراف مین ایک دستور ہے جسکا نام کروبستان ہے یعنی شوہر اپنی عورت مہمان کو دیتا ہے اور یہہ دستور پرانے وقت کی مغلون کا تہا اگر خاوند اپنے دروازہ مین غیر مرد کی پائپوش دیکہی تو وہ باہر سے اولٹا چلا جاتا ہے مگر اب یہہ بے غیرتی افغانون کے ملحق الحدود ہزارون مین کم ہوتی جاتی ہے +

سرخیل ہزارہ

سب سی بڑے سردار کو سلطان کہتے ہین سلطان کا اختیار بہت ہوتا ہی اوسکے ماتحت ارباب اور خان اور بیگ کی نام سے شاخون کے سرگروہ ہوتے ہین اور ہر ایک گانو مین خوکی یعنی سردار اور ایک یا دو آق سقال یعنی سفید ریش ہوتی ہین اور یہہ سب سلطان کی تابع ہین +

اقوام ہزارہ

بہت ہین اونمین سے بڑے اور زیادہ مشہور یہہ ہین دی زنگی دی کوندی دی مرداد دی میرگیشہ دی میرک یہہ پانچ شاخ مجمعاً سادہ سویکہ کہلاتی ہین اور سادہ قبر کے متعلق شاخہائے ذیل ہین دی چوپان دی خطائی دی نوری دی میری دایہ علاوہ اسکے جاغوری ایک بڑی قوم ہے جسکی بارہ شاخین زیادہ مشہور ہین اور قوم پولادہ بہی کثیر ہے ہر بڑی قوم مین علحدہ علحدہ سلطان ہین وہ فیصلہ تنازعات کرتا ہے قید اور جرمانہ کی سوای مار ڈالنے کا بہی

اختیار رکھتا ہے بعضی ان سلطانونمین سے مضبوط قلعہ رکھتی ہین اور اچھی پوشاک اور خوراک ہوتی ہے اور نوکر بھی رکھتی ہین آپسمین سلطانون کی بے اتفاقی اور عداوت اکثر ہوتی ہے فی الحال ہزارہ لوک ریاست کابل کے ماتحت اکثر حاکم بامیان کے متعلق اونکی حکومت ہی پہلے غورات اور بامیان مین حکومت ہزارہ کی منقسم تھی شاہ زمان کے عہدمین زرنیل خان حاکم بامیان نے ایک توپ لیجاکر ہزارہ لوگ کو بہت دبا دیا امیر دوست محمد خان نے بھی کئی دفعہ یورش کرائی محصول مین ہزارستان سے نقد روپیہ وصول نہین ہوتا بلکہ توپ[1] پاشم قالین اور گلیم اور چرم تکاہو روغن زرد اور مویشی وغیرہ اجناس حاکم بامیان کو دیتی ہین اور فی خانہ ایک کو سفند بھی سال مین لیا جاتا ہے انتظام تشخیص اور وصول مالگذاری نہایت ناقص اور خراب ہی بعض وقت کنیز اور غلام بھی دینی جاتے ہین اور بعضی لوگ ہزارہ کے دخترفروشی سے کچھ پرہیز نہین کرتے افغان نان مغربی مین اکثر دولتمند لوگون کے گھر قوم ہزارہ کی ہوتی ہین مگر اونکی گریزپائی اور بیوفائی مشہور ہے اور بعضی وقت وہ اپنی بی بی کا بچہ اور مال بھی لیجاتی ہین +

دشمن بیرونی

گرچہ فی الحال کسی قوم ہمسایہ سے ہزارہ کی دشمنی اور لڑائی نہین ہے مگر قوم اوزبک اپنی شمالی سوانہ والون سے اور قوم ایماق سے پرانی دشمنی ہے اور کبھی اونسے چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے ہر ایک بالغ مرد کی پاس بندوق ہوتی ہے اور بعضی تیر کمان بھی رکھتی ہین ایرانی شمشیر اور ایک لمبا پتلا چھوڑا اور بعضون کے پاس برچھا بھی ہوتا ہے تیر اور بندوق اچھا مارتے ہین لڑائی مین دلیر ہین مگر سپاہ گری کی نوکری نہین کرتے +

خانگی عداوت

بھی بہت ہے اور بعضی وقت سلطان بے اتفاق ہوکر آپسمین لڑتے ہین اور اپنی تیزمزاجی سے آپس کی خفیف باتون پر شدید دشمنی کرتے ہین +

مذہب

ہزارہ لوگ اہل تشیعہ اور کٹر رافضی ہین سنت جماعت مسلمانون سے قلبی عداوت رکھتے ہین اور طرفہ تماشا یہہ کہ اپنے مذہب کی اصول سے بسبب جہالت ناواقف اور عاری ہین حضرت امیرالمومنین علی المرتضےٰ کو کمال بے معرفتی سے

قایم مقام نبی اور بعض عین نبی اور نایب خدا جانتے ہین اور سادہ لوحی سے جس جگہہ کوئی بڑا درخت یا
لوئی کلان پتہر یا کہین نمونہ قدم آدم یا اسپ دیکہین تو اوسکو لبنت مزار کی دیکر تعظیم او پرستش کرتے
اور کہتی ہین کہ اسجگہہ حضرت علیؑ کی نشست گاہ یا اثر قدم مبارک یا قدم دلدل کا ہی اور نذر اور نیاز چہراتی ہین نماز
کم پڑہتی ہین اور فرایض شرعی مین سست اور بے دین ہین سادات شیعہ کی بڑی تعظیم کرتی ہین اور عجب جہالت یہہ ہے
کہ ماہ رمضان مبارک مین حسب توفیق گوسفند یا بز یا اسپ گاو اپنی پیر سید کے پاس اکثر ہزارہ لوگ لیجاتی ہین تاکہ
یہہ نذرانہ لیکر کل یا چند روزہ اوسکی بدلہ معاف کئی جاوین چنانچہ ایسا ہوتا ہی اور وہ لوگ جاہل سید کو بہی وکیل اور
کفیل امور شرعیہ کا جانتے ہین

شوق عامہ

زن و مرد ہزارہ صندلی اور انگیٹہی کی آگ بہت تپتی ہین اور وہان بیٹہہ کر گاتی بجاتی ہین گرچہ اصول موسیقی سے
بیخبر ہین اور اپنی اصطلاح مین سرود مروجہ کو بولبی کہتے ہین بولبی اکثر ایک صوت بلا حرف ہی جو اونچی آواز سے
حسب قانون مقررہ اوس سی تغنی اور ترنم کرتے ہین سوای اس خالی صوت کے چنگ کی آواز کے ساتہہ غزلین
اور شعر عاشقانہ بہی گاتی ہین عاشق اور معشوق اپنی حال کی غزلین بنا کر گاتی ہین اور شعر گوئی کا شوق ہی مرد کہنٹون تک
مشاعرہ اور نقلین اور قصی کرتے ہین عورتون کو بہی شعر گوئی مین دخل ہے بطور نمونہ ایک دختر دوشیزہ عمر تخمیناً بائیس سالہ کی غزل کا
مطلع اسجگہہ لکہا جاتا ہی فرد قافلو کہنہ عجوزک بتو سلجی مکنہ + رفتہ رفتہ ترزی دلگہ کو چلجی مکنہ + اونکا باہر کا شوق شکار ہی سگ
کی شکار کو زیادہ پسند کرتے ہین اور بندوق سی تکہ و مارخور وغیرہ آہو کوہی کا شکار بہی بہت کرتے ہین گہوڑی دوڑ بہی ہوتی
ہے جو جیت لیوے اوسکو انعام مین گوسفند اور بیل اور اسپ اور برک وغیرہ کپڑا خ قیمتی دیا جاتا ہی
بازی لگا کر بندوق سے بہی نشانہ بازی کرتے ہین سوای عشق عورات کی اور سب شوق اونکی اچہی ہین

تجارت

ہزارہ لوگ باہر کے سوداگری بذات خود کم کرتے ہین اون کے ملک مین قابل تجارت توپہائی یعنے
تہان برگ پشمی ہر رنگ اور قالین رنگ دار عمدہ اور گلیم قسم اعلی اور جرم تکہ جس سے نازک موزہ
اور بونٹ بنتی ہین طیار ہو کر باہر کے ملکون مین بہیجی جاتے ہین خصوص ایران مین اعلی قسم کی توپ
برک بہت جاتے ہین چنانچہ ایک گماشتہ شاہ ایران کا واسطی خرید ان توپون کی دمی زنگی

مین رہتا ہے روغن زرد اور مویشی بھی فروخت کرتے ہین بُردہ اور دختر فروشی بھی ہوتی ہے مگر بسبب مخالفت مذہب سُنی مسلمانون سے باب تجارت کم کھولتے ہین بلکہ اگر کوئی آدمی ہزارہ افغانستان سے واپس آجاوے تو اوس پر شبہ کرتے ہین کہ اہل سنت جماعت کا اثر اوسکو نہ ہوگیا ہو اگر کوئی شخص سعادتمندی سے سنی مسلمان اونمین سے ہوجاوے تو اوسکو سوای خوک اور سگ کے دوسری نام پر کم بولتے ہین جو مسافر اونکی ملک مین جانا چاہی تو انگشتری اور سوزن اور مہرہ ہای سلیمانی اور جھوٹہی زیور مونثات اور سرمہ دانی وغیرہ سامان تجارت جو عورات کی لایق کا ہو لیجاوے تو آرام سے جاویگا

معدنیات

ملک ہزارستان کی پہاڑ اکثر درون مین جو چھوٹی ہین کم پہتر رکھتی ہین بلکہ اکثر چھوٹی پہاڑ جو وادیون کی بیچ ہین سرخ زردی مایل مٹی سنگ آہنی سے بنی ہوئی ہین اون پہاڑون مین اکثر اقسام کی معدن ہین **گوگرد تراک موممیای سنگی سنگ سرمہ نیلا طوطیا سرب** یعنی سیسا ہزارستان مین بی شمار خروار ہا معدن سے نکلتا ہے کان **کوپلہ** اور **مس** کی بھی اور دیگر ہر قسم کی معدنیات اوس ملک مین ہین مگر بسبب ناواقفی اور کم فہمی قوم ہزارہ بی تشخیص اور بی قدر ہین +

تعداد قوم ہزارہ

جیساکہ اوپر ذکر ہوا کہ قوم ہزارہ سلطان اور سردار کی ماتحت ہین ویسی ہی کل قوم کا حال نہین بعضون کا کوئی سردار نہین ہے اور وہ افغانون کی طرح خود سر ہین خصوصًا ایک بڑی قوم موسوم **گوشی** جو ہندوکش کی طرف آباد ہے وہ لوگ سلطان نہین رکھتے اور جو ہزارہ لوگ میدان متصل علاقہ مقر اور قرہ باغ وغیرہ **غزنین** سے غرب کی طرف اور نیز چاردیہہ کابل مین جو شاخ علاؤدینی ہزارہ آباد ہین اونکا رواج کچھہ تاجک کی موافق ہے - الفنسٹن صاحب تعداد قوم ہزارہ کی تخمینًا ساڈہے تین لاکھہ آدمی لکھتا ہے الا میری تحقیقات سے یہہ بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے مختلف روایات جو بہ نسبت تعداد قوم ہزارہ مجھکو حاصل ہوئین اونکا نتیجہ اور مطابقت پر غور کرنیسے یہہ بات لکھی جاسکتی ہے کہ اس قوم کی ذی روح تخمینًا دس لاکھہ سے کم نہین ہونگے ایک وسیع ملک پر پھیلے ہوئے ہین اور اونکی ملک کی ہوا کی تاثیر یہہ ہے کہ مرض چیچک مطلق نہین ہوتی +

ذکر کیانی

قوم کیانی کے تخمیناً پانسو گہر افغانستان مین متفرق اور مغلوب قندہار اور نواح ہرات مین آباد ہین جو سیستان سی اوٹہکر اسملک مین آئی کیانیونکا مورث اعلی کی تباد تہا مگر یہہ لوگ اپنا مورث رستم دستان بتلاتی ہین انمین سے ایک چہوٹا فرقہ معروف شیروانی اپنی تئین نوشیروان کی نسل سی سمجہتا ہے آزاد خان خارانی بہی شیروانی ایک مشہور آدمی ہے کیانی قوم کی کل آدمی مسلمان اکثر اہل تشیع اور کچہہ سنی بہی ہین اشراف اور نیک آدمی ہین اکثر زمینداری اور نوکری کا پیشہ رکہتی ہین اور اپنی جٹ ہمسایہ پر اونکا بہت اختیار ہے کوہاٹ مین ایک غلام حیدر خان کیانی نیکبخت اور معزز مہمان دوست آدمی ہی نہایت خوش طبع اور راست باز +

مغل چغتہ

افغانستان کی ملک مین اس قوم کی تہوڑی گہر ہین اور متفرق مغلوبانہ گذران رکہتے ہین علاقہ ہرات مین مختلف دیہات کی بمعہ کوہ متعلقہ جمشیدی تخمیناً ایک ہزار گہر ہوگا اور باقی کل افغانستان مین اس سے کم ہین مغلان ہرات آپسمین ترکی بولتی ہین مگر دیگر لوگون سے فارسی مین باتین کرتی ہین اور دیگر مغل فارسی کہتی ہین ایک خاندان چغتہ مغل کا جو نسل تیمور سی ہے بمقام علاقہ واغذ ملک غزنین مین رہتے ہین بوقت حکومت اپنی قوم کے یہہ لوگ اس ملک مین بعض مغل رہ گئی ہین صاحبان تاریخ دان کو معلوم ہوگا کہ قوم **چغتہ** مغل کی ایک شاخ ہے اور اپنی مورث چغتائی خان ابن چنگیز خان کی نام سی چغتہ مشہور ہوے اور اسیطرح مغل بہی قوم ترک کی ایک شاخ ہین اور مغول خان ابن الغنجہ خان اپنی مورث کی اسم سے تسمیہ مغل کا پایا ترک کی قوم **یافث** ابن نوح علیہ السلام کی اولاد سی ہے مغلان افغانستان اکثر رواج قوم تاجک کی برابر رکہتی ہین مگر خوراک اور پوشاک مین بہ نسبت اونکی زیادہ مکلف ہین +

قزلباش

اون ترکون مین سے ہین جو ایران مین معزز خاندان تہی وجہ تسمیہ قزلباش صرف سرخ کلاہ ہے بزبان ترکی قزل سرخ کو کہتی ہین اور باش سر کو اور چونکہ یہہ لوگ سر پر سرخ کلاہ رکہتی تہے اس واسطی مشہور باسم قزلباش ہوئی سوائی ترکون کے بعض دیگر قوم کے آدمی بہی قزلباشون مین داخل ہین اکثر شہرون مین رہتے ہین اور ہرات کی علاقہ مین دیہات مین بہی ہین کل افغانستان مین قزلباشون کا تخمیناً بیس ہزار گہر ہوگا جسمین سے بارہ ہزار گہر شہر کابل مین رہتی ہین اور قندہار مین محلہ توپ خانہ اور محلہ علی زئی مین بہی کچہہ رہتے

ہین اور باقی متفرق ہین خصوص شہر ہرات اور اوسکے نواح کی دیہات مین آباد ہین کابل مین **نادرشاہ** ایرانی اور **احمدشاہ** ابدالی کے وقت آباد ہوئے باقی لوگون سے علیحدہ ہین عام فارسی بولتے ہین گو آپسمین اپنی قدیمی زبان ترکی کہتے ہین شیعہ مذہب ہین ریاست کابل مین محاسب اور مستوفی اور مرزا یعنی منشی اکثر یہہ لوگ ہوتے ہین پیشخدمت اور سوار ان ملازم اور بعض افسر اور صندوقدار ہوتے ہین سوائے ان ہفت **ثیری** کے جنمین سب قزلباش داخل ہین کابل کے قزلباشون کے جنکو غلام خانہ زاد کہتے تھے خاص شاخین ہین جیسا کہ **چندول** معنی قلب کا فوج اور سیاہ منصور نام شاخ ہے اور **جوان شیر** ایک دلاورانہ القاب ہے اور **مرادخانی** کا اسم ایک درانی سردار کی تلبیح ہونیسی پایا اور **افشار** نام ایک شاخ کا ہے جس قوم مین سے **نادرشاہ** بھی تھا۔ فی الحال کابل مین قزلباشیون کا زور ہے اور افغان اور قزلباشیون کی باہم بسبب اختلاف مذہب دلی عناد ہے کبھی کبھی شیعہ اور سنی کا آپسمین تکرار بھی ہوجاتا ہے +

اوزبک

قوم اوزبک سے ترکستان پرہے افغانستان مین تخمیناً ایک سو کہر اس قوم کا ہوگا اوزبک شاخ ترک کی ہے ایک چھوٹا موضع علاقہ مقرر مین ہے جہان اوزبک رہتے ہین اور بعض دیگر جگہ مین بھی ہین پیشہ زمینداری اور تجارت وملازمی رکھتے ہین اور فارسی بولتے ہین +

حال قوم دیگان

یہہ قوم جو پہلے بہت شمالی اور مشرقی افغانستان مین آباد تھی اب صرف علاقہ **کونڑ** اور **باجور** بالا اور کچھ نغان مین ملتی ہین کونڑ مین وہ علیحدہ قوم ہے اونکے اوپر ایک سردار ہی قوم سید جسکو بادشاہ بھی کہتے ہین فی الحال سید ہابوجان بادشاہ رئیس کونڑ ہے اور ایک عامل امیر کابل کیطرف سے بھی واسطے وصول معاملہ مقرر ہے **دیگان** کی زبان وہ ہی جو بابر کی تاریخ اور طبقات اکبری مین لغانی زبان لکھی ہے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دیگانی زبان مین اکثر سنسکرت اور فارسی اور بعضی پشتو کے الفاظ بھی ہین بہت الفاظ سنسکرت سے ملتے ہین اس سے پایا جاتا ہے

دیگان ہندی نژاد تہے مگر ہندکیون سے کچہہ تعلق نہین رکہتے افغانستان کے لوگ غلطی سی دہقان کا دیگان سمجہکر تاجک اور دیگان ایک سمجہتے ہین مگر یہہ قول محض غلط ہی ہم اوپر لکہہ آئی ہین کہ تاجک بعد ظہور اسلام اس ملک مین آئی ہین اور دیگان اونسے پہلے کے ہندو دہرم اس ملک مین آباد تہے +

ہندکی

لوگ مشرقی افغانستان کے جملہ اضلاع مین پہیلی ہوئی ہین اور سب ہندی ہین دریا سند کے مشرقی جانب سے آکر آباد ہوئی انمین سے ایک قوم موسوم جٹ پنجاب کی اکثر اضلاع مین زمینداری پیشہ مین اور بہت جٹ سند مین بہی آباد ہین بلوچون مین اور دامان اور بنون اور پشاور کے ضلع مین بہی ہین بلوچستان مین اونکو جکدال بہی کہتی ہین ایک بڑی قوم موسوم جٹ سیستان مین رہتی ہی ایک اور قوم موسوم اوڈان جو کالا باغ اور اوس سے مشرقی ملک مین رہتی ہی اسکی لوگ بہی متفرق مشرقی افغانستان مین ملتی ہین اوڈان لوگ اپنی آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے سمجہتی ہین بہت مدت ہوئی کہ یہہ لوگ غزنین سی اوٹہکر دریا سند کی مشرقی ملک مین چلی آئی اور جو بعض آدمی اس قوم کے اوسطرف سی واپس افغانستان مین آئی وہ دریائی سند کی مشرقی طرف کے آنیسی ہندکی کہلائی پراچی ایک اور قوم ہندکی کی بہت بیوپاری ہین۔ کابل مین شاہجہان کی وقت کے ہندوستانی اور میراسی اور قوال ہندوستان کی جو اوس وقت آباد ہوئی تہے اونکی اولاد بہت ہی گوجر یوسف زئی کے علاقہ مین کثرت سی ہین یہہ لوگ اپنی آپ کو شاخ قوم راجپوت کی سمجہتی ہین باجوڑ اور نینگرہار تک ہندکی ملتی ہین اور اکثر جگہ مغلوب اور افغانون کے ہمسایہ کیطرح گذران کرتے ہین انکی اصلی زبان ہندی کچہہ پنجابی کے موافق ہے مگر اکثر پشتو بولتی ہین +

ہندو

جملہ سلطنت کابل مین ملتی ہین اور مغرب عرب تک بعض بعض جگہ ہندو ملتی ہین اور مشرق پیکن ملک چین تک نظر آتی ہین افغانستان کی بڑی شہرون مین بہت ہین مشرقی افغانستان مین ان کی ایک دو گہر سی کوئی گاؤ خالی نہین ہوگا شہر کابل مین بہت ہین اور مغربی افغانستان کی دیہات مین اکثر ایک دو گہر ہونگے + دوکانداری دلالی صرافی زرگری کا پیشہ رکہتے ہین بعض زمینداری بہی کرتی ہین اکثر کہتری اور اروڑے ہین اور کچہہ سکہہ بہی ہین افغانستان کی ہندوؤن نی بہت رواج ہندوستان کا چہوڑ دیا ہے ریش رکہتی

ہین اور پوشاک کی طرز بھی اکثر اس ملک کی طرح ہوگئی ہے تنور کی پکی ہوئی روٹی کھاتی ہین اور سموسی غسل کا بھی بہت فکر نہین رکھتی مغربی افغانستان کی ہندو سپاہی وضع اسلحہ بند ہوتی ہین قدیم ہندوون سے جو اس ملک کے ساکن قدیمہ ہے یہہ لوگ نہین ہین بلکہ یہہ پیچھے سے شاہان دہلے کے عہد مین اکثر ہندوستان اور پنجاب اور سندھ سے آکر آباد ہوئی پہلے وقت کے بت پرست ہندوون کا افغانستان مین پتہ موجود ہے غازی کے شمال کی طرف آفاسرای کے متصل ایک غار ہے جسمین ایک برہمن موسوم گرگ تسپوی نے جو کرشن کے گھر کا تھا تپسیا یعنی زہد کیا اوس غار کو ہندو متبرک سمجھتے ہین لوہ گزہ مین مقام خوشی ایک چشمہ ہے جسکو ہندو تیرتھہ تصور کرتے ہین بسبب متفرق ہونیکے شمار کل ہندو سکنا افغانستان کا نہین ہوسکا اور نہ تخمیناً اطمینان کے ساتھہ لکھا جا سکتا ہے مگر ایسا قیاس ہوتا ہے کہ کل افغانستان مین تخمیناً ایک لاکھہ گھر سے ہندو زیادہ ہون گے مگر مغلوب اور متفرق اور لوگ ذلیل سمجھتے ہین +

سواتہی

اصل سواتہی بہی کبہی دیگان کہلاتی تہی دراصل بنیادا اونکی ہندی الاصل ہے ابتدا مین جہلم سے جلال آباد تک آباد تہی افغانون نے تدریجاً اونکو شمالی پہاڑون کی طرف ہٹا دیا سب سے پہلا ملک اونکا — **سواتہہ** اور **بنیر** تہا جو پندرہوین اور سولہوین صدی عیسوی مین قوم یوسف زئی نے اونسے لیا فی الحال سواتہی لوگ کچہہ علاقہ **پنکلی** ضلع ہزارہ کے اوپر کے پہاڑون مین آباد ہین اور کچہہ سواتہہ اور اُدیانہ کے نواح مین قوم یوسف زئی کے شامل مغلوب اور رعیتانہ رہتے ہین اور سواتہہ کے ملک مین اونکو فقیران کہتے ہین جسکا حال یوسف زئی کے ذکر مین لکہا گیا ہے فی الحال سواتہی لوگ پشتو بولتے ہین اور اپنی پہلی زبان یاد نہین رکہتے +

شلمانی

ابتدا مین کنارہ گرم پر رہتے تہے علاقہ **شلمان** جسکے سبب سے یا سم شلمانی مشہور ہوئی شلمان سے اوٹہہ کر **تیراہ** مین گئے اور وہان سے پشاور ہوکر پوشت کڑ مین آباد تہے جہان سے پندرہوین صدی عیسوی مین یوسف زیون نے اونکو نکال دیا تب سلطان اُوڈیس سواتہی نے اونکو بمقام **البہ ڈنڈ** علاقہ سواتہہ

مین جگہ دی جب سواتہہ یوسف زیون نے لیا تو شلمانی مغلوب قوم یوسف زئی کے ہوگئی اب بہی کوئی کوئی یوسف زئی مین ملتا ہی اور بطور ہمسایہ یعنی رعیت افغانان یوسف زئی سمجہی جاتی ہین مگر ایسی قلیل ہین کہ نابود سمجہنے چاہئے شلمانی پورانی افغانون کی تاریخ مین دیگان کہلائے گئے ہین مگر یہہ رائیت غلط معلوم ہوتی ہے +

تیراہی

چہیوین صدی ہجری مین تیراہی قوم مشہور تہی اور ملک تیراہ مین اونکا کامل غلبہ تہا بت پرست لوگ تہی اور مسلمانون کی جانی دشمن تہے سنہ چہہ سو ۶۰۰ ہجری مین سلطان شہاب الدین غوری نی اس قوم پر یورش کری اور جو قتل سے بچی اونکو جبراً مسلمان کیا خدا پاک کا شان ہے اوس کثیر قوم زنار پوش سے اب چہوٹی سی قوم مسلمان تیراہی قوم شنواری کی ملک مین رہتی ہے اور صرف اس سبب سی قابل ذکر ہے کہ اونکی زبان علیحدہ ہی اور اوس زبان سی پایا جاتا ہی کہ سنسکرت سی نکلی ہے مگر بہت الفاظ پشتو کے بہی اوسمین شامل ہین +

کشمیری

لوگ بہی شمالی افغانستان سے لیکر کابل اور قندہار تک متفرق ملتی ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سختی اور تنگی کی ایام مین اپنا اصلی ملک کشمیر چہوڑ کر بطور مزدور و بیوپاری اس ملک مین چلی آئی غیر مشہور اور مغلوب غریب لوگ ہین اکثر پیشہ شالی کوفی اور طباخی شال شوئی خیاطی چکن دوزی شالبافی اور دلالی دولی برداری اور جوالی وغیرہ کرتے ہین بعضون کو اپنی زبان یاد ہی اور جو سواتہہ اور باجور اور لغمان مین آباد ہین وہ پشتو بولتے ہین غریبی کی حالت مین فتنہ انگیز مخلوق ہے +

قوم کرد

موکری اور ریکادو قوم کردون کی جو کردستان سی آئی ہین شہر کابل اور اوسکی نواح مین آباد ہین کردستان مابین ایران و روم کی واقع ہے گرچہ ٹہیک تعداد ان کی معلوم نہین ہے مگر کہتی ہین کہ افغانستان مین تخمیناً تین ہزار گہران قومون کے ہونگے۔ سر جان مالکم صاحب کردستان مین تہا تو اوس نے قوم موکری کا قصہ لکہا ہی اوسمین درج ہی کہ انمین سے کوئی کابل کو گئی تہی مگر نہین معلوم کب اور کیون گئی فی الحال بہی بعضی آدمی قوم ریکا سی کردون کی زبان بولتی ہین اور بڑی دلاور قوم ہی شہر کابل

مین متصل دروازہ لاہوری ان کا محلہ ریکا خانہ مشہور ہی پیشہ سپاہ گری کا شوق رکہتی ہین بعضی زمینداری اور بعضی دوکانداری کرتی ہین

قوم لیزگی

تہوڑی سی گہر لیزگی بہی ہین جو کوہ قاف سی آئی ہین نادر شاہ ایرانی اونکو لایا اور فرہ مین آباد کیا +

ارمنی

ہر ایک ملک مین جہان نفع کی امید ہے ارمنی جاتی ہین مشرقی ملکون مین بہی ہین افغانستان مین بہی چند گہر ہین دو گہر پشاور مین اور تین گہر کابل کے شہر مین اور آٹہہ گہر ہرات مین سنی جاتی ہین عیسائی مذہب ہین اور انجیل اور کتاب عہد عتیق بزبان یونانی رکہتے ہین انگریزی نہین جانتی اور افغانستان مین یہہ لوگ خان کہلانی لگی ہین اور تیمور خان ارمنی کی دختر محمد اعظم خان فرزند امیر دوست محمد خان کے گہر ہے +

قلماق

جنکو افغانستان مین قلماق بہی کہتی ہین قلماق کی بڑی قوم تاتار مین رہتی ہے اور اکثر تاتاری قلماق بت پرست ہین افغانستان مین تیمور شاہ سدوزئی بلخ سے لایا تہا اور اوسکی گارد اردلی تہی اب تہوری سے گہر اون کے باقی ہین +

حبشی

افریقہ سی لائی گئے ہین اور مسقط کی بندر سی خرید ہو کر بطور غلام فروخت کئی گئی ہین اور سدوزئی بادشاہون کی گارد بہی تہی حبشی غلامون کے وفاداری مشہور ہے اور اسیطرح اونکے بدشکلی بہی افغانستان کی بڑی شہرون مین خصوص ہرات مین انکی بہت گہر ہین کل افغانستان مین قریب دو سو گہر کے حبشی ہونگے سب مسلمان مگر زیادہ شیعہ ہوگئی ہین اکثر آزاد ہین بعضے غلام بہی ہین +

یہود

قوم بنی اسرائیل کی شاخ ہی افغانستان مین تخمیناً چالیس گہر یہود کی ہین پانچ گہر شہر کابل مین اور باقی ہرات مین رہتے ہین اور اوسے اپنی پرانی مذہب پر قائم ہین عبرانی زبان مین توریت اور زبور رکہتی ہین اور پیشہ اونکا شراب کشی اور بعضی سوداگری بہی کرتی ہین سرخ رنگ اور خوب چہرہ آدمی ہوتی ہین پوشاک اور خوراک افغانون سی مطابق ہی روشنہ کو متبرک سمجہتے ہین مسلمانون کو بموجب قاعدہ اہل اسلام سلام علیک کہتی ہین +

بلوچ

بلوچستان بلوچون سے پر ہی اونکے واسطے علیحدہ کتاب چاہیے افغانستان جنوبی مین بلکہ کابل مین بہی بعضے بلوچ رہتے ہین جو سوداگری اور ملازمی کا پیشہ رکہتے ہین ضلع ڈیرہ غازیخان مین بلوچ آباد ہین ارادہ ہی کہ بلوچستان کی ایک علیحدہ کتاب بنای جاوے +

رینزہ اقوام جو اپنی اصلی ملک کے نام پر مشہور ہین

سوای اقوام مندرجہ بالا کے سیستانی - کرمانی - برجندی - قائینی مشہدی اور دیگر لوگ ایران کے جو مجملاً فارسی بان بہی کہلاتے ہین اور کاشغری اور اندرابی و بدخشانی بہی افغانستان مین ہین مگر چونکہ یہہ متفرق لوگ ہت تہوڑی ہین اسواسطے ان کا زیادہ ذکر کرنا ضروری نہین ہی اور یہہ لوگ مسلمان ہین ایرانی اکثر شیعہ اور باقی سنی ہین ایک اور قوم موسوم سلغری کی بہی چند گہر متفرق ہین جو کبہی ایران مین مشہور ہوگذری ہی اور طبقہ سیوم سلاطین اتابکان ایسی شاخ سلغری مین سی تہا ۵۴۳ ہجری مین مظفرالدین ابن مودود سلغری مسند آرای شیراز کا ہوا اور بعد اوسکے اتابک سعد آخری رئیس قوم سلغری کی تہی جسکی ساتہہ منگوتیمور ابن ہلاکو خان نے نکاح کیا اور حکومت سلغریہ کی ختم ہوئی اتابک خاتون مظفرالدین کی نہم پشت مین تہی +

دولت شاہی

ایک اور قوم موسوم دولت شاہی افغانستان مین متفرق ہی اکثر قضاۃ اور مفتین اس سے ہوتے ہین اور معتبر سمجہے جاتے ہین تخمینا دو سو گہر کل افغانستان مین ہون گے بعضے تجارت کرتے ہین اور کچہہ زمینداری بہی مین مشہور ہی کہ غلام ہی اور احمد شاہ نے اونکو دولت شاہی کا خطاب دیا اور وہ خود اپنی قومیت قریش کہتے ہین الا قاضی خیل پشاور اس فرقہ مین داخل نہین ہین یہہ دولتمند اور ہوشیار گروہ قاضی خیلان پشاور قوم افغان شاخ منڈر تنرعہ اتازی سے ہین قوم اتازی ملک یوسف زی مین علاقہ سیہوم اربود مقام - اور کچہہ کوہ مہابن کے شمالی کناہ مین آباد ہی پشاور کے قاضی خیلون سے بعض خاندان معزز اور دولتمند چلے آتے ہین - فی الحال قاضی نصراللہ جان خلف قاضی غلام قادر خان اور قاضی فضل قادر خان اور قاضی سعداللہ جان مشہور آدمی ہین قاضی سعداللہ جان آخری جنگ پنجاب مین جنرل نکلسن صاحب کے پاس کتاب خود مستند از سرکار انگریزی رہا +

حال کافر سیاہ پوش

اگرچہ یہہ عجیب قوم افغانون کے ملک ہی علیحدہ ہے مگر چونکہ کوہ ہندوکش مین ایسی موقع پر آباد ہی کہ اونکی جنوبی حدود

افغانون کی ملک سی ملتی ہین اور بعضی اونمین سے مسلمان ہوکر افغانستان کی شامل ہوگئی ہین اس واسطی ان کا حال مناسب سمجھکر جسقدر
حاصل ہوسکا درج کیا جاتا ہے کافرون کا ملک کوہ ہندوکش کے شکم مین واقع ہے کافرستان کی شمال بدخشان اور مشرق
فاشقار اور مغرب اندراب اور خوست جو بلخ کے متعلق ہین اور کوہستان کابل جنوب علاقہ باجوڑ اور کونڑ و لغمان وغیرہ حدود
افغانستان ہین ان حدود کے اندر کافرستان ہی اور اوسکی سب پہاڑ برف گیر ہین اور دیودار وغیرہ عمارتی چوب کی درختون کے
جنگل سے لدی ہوئی ہین گرچہ چہوٹی مگر زرخیز زمین کی وادی ہین جنمین بہت انگور باغی جنگلی پیدا ہوتی ہین اور کچہہ غلہ بہی کاشت
ہوتا ہی اور مویشی اور رمہ کی چرائی کے کام بہی آتی ہین غلہ گندم اور جو پیدا ہوتا ہے اونکی پہاڑ بکریون کی رمہ سی پر معلوم
ہوتی ہین اور سخت ہین راستی صرف پیدل آدمی کے گذر کی لائق ہین اور راستی پر ندی اور دریا گذرنی پڑہتی ہین جنکی
اوپر شہتیر طویل رکہکر گذرگاہ بنائی ہوئی ہے اونکی اکثر گانون پہاڑ کی سلامی پر بنی ہوئی ہین ایک مکان کا چہت دوسری
گہر کا صحن یا کوچہ ہے کافرون کا نام اس قوم کو مسلمانون نی دیا مگر ایسا مشہور ہوا کہ اب وہ لوگ جب اپنی قوم کا قصہ کرتی
ہین تو خود اپنی تئین کافری کہتی ہین اور شاید معنی لفظ کافر سے ناواقف ہین وہ اپنا مورث اعلی **گوراشی** بتلاتی
ہین اور مسلمان اونکو عرب قریش سمجہتے ہین کافر کہتے ہین کہ جو قوم لمبی کاکل رکہتے ہین اور شراب پیتی ہین اونکو ہم بہائی
سمجہتے ہین اونکی پاس کوئی کتاب نہین اور نہ نوشت خواند جانتے ہین اس سبب سی اون کی پورانی تاریخ صحیح نہین ملسکتی اور
نہ اونکی اصلیت اور قومیت کی ٹہیک صحت حاصل ہوسکتی ہے وہ کہتے ہین کہ مسلمانون نی شروع اجرای اسلام مین ملک
قندہار سی اونکو خارج کیا اور تدریجاً شمال اور شرق کی طرف ہٹتی گئی اور **کابل** کی وادی سی سند تک آکر آباد ہوئی
جب اسملک مین بہی غلبہ اسلام کا ہوا تو شمال کی پہارون مین رفتہ رفتہ وہان جا آباد ہوئی جہان اب آباد ہین وہ
کہتے ہین کہ پہلی چار قوم تہے **کاموز بلار سلار کاموج** تین اول الذکر مسلمان ہوگئین چوتہا
اپنی وطن سی جلا وطن ہوکر ان پہارون مین چلے آئی الغرض انکی اپنی قول سے بہی صحت اصلیت نہین ہوسکتی اور
دیگر لوگ بعضی ان کو ذریات ضحاک تازی کی نسل سے سمجہتی ہین اور بعضی قریش اور بعضی گریک بکٹرینی یعنی یونانی جو
سکندر اعظم کے بعد اسملک مین آباد اور حاکم ہوئی تہے اونکی نسل سے بتلاتی ہین گرچہ مولف اطمینان کی ساتہہ
اس معاملہ مین کچہہ رای نہین دیسکتا مگر حالات موجودہ اور شکل شباہت اور بعضی دستورات اس قوم اور اونکی زبان
سی جسکا مفصل حال آئندہ آویگا ایسا قیاس ہوتا ہی کہ یہہ کافر لوگ گریک بکٹرین یعنی یونانی جو باختر حال مشہور

بافغانستان وغیرہ کی ملک مین آئی تھے اونکی نسل سی ہونگی اور اوس وقت کے اہل ہنود کی شمولیت سی غلط ملط ہوکر
متفرق موروثون کی اولاد سی ایک قوم پیدا ہوگئی ہی اس کافرستان کی کافر کسی ایک مورث کی اولاد سی نہین
ہین اور نہ ایک قوم کی شاخین ہین بلکہ علیحدہ علیحدہ اپنی نام سی ہر ایک شاخ مشہور ہے مسلمانون نی مخالف مذہب
رکھنے کے سبب سی سب کو مجمعاً کافر کا نام دیا اور اونکو تور یعنے سیاہ کافر اور سور بمعنی سرخ کافر کے
خطاب سی صرف بباعث رنگ جسمی اور پوشاک مشہور کیا یعنی سیاہ کافر جنکو کافر سیاہ پوش بہی کہتے ہین بسبب
سیاہ پوشش کی جو بکری کی کہال سے بناتی ہین اس نام پر مشہور ہوئی اور چونکہ اونکی رنگ جسمی سرخ اور سفید ہی
اس سبب سی سرخ کافر اونکو مسلمان کہتی ہین اس قوم کا حسن اور خوب صورتی مشہور ہی سفید اور سرخ
رنگ پورا قد فراخ چشم سیدہا ناک یونانی چہرہ خوش اندام شکری چشم مایل بسیاہی اکثر بیضاوی اور خوش نقش
چہرہ ہوتا ہے اونکا ملک خوب سرد ہی زمستان مین برف اور سردی بہت ہوتے ہے گرما مین انگور پک جاتے
ہین اونکی مختلف اقوام کی نام جسقدر دریافت ہوسکی ذیل مین درج کئے جاتی ہین **سوکوئی تری**
کوما گمبیر کٹار بیرہ گلی چنیش ڈمڈو ویلی وائی کامہ کوشتہ
دینگ وائی کاموجی خواہ **کاموزی کمتوز** جو نصف بدخشان کی طرف شمالی
حصہ کافرستان مین رہتی ہین ور نصف لغمان کی طرف جنوبی حصہ مین آباد ہین اور **امشی**
سنو نشی جمکہ اشکامک پرونی ٹیونی پونوز ڈیمش خلم
ایرت ہرن سیہ واما چونیا خواہ **چومیا اینشور پشاگری کستوز پیم**
اورنگ سیہ میچیاشی منڈی گل وغیرہ اور اونکی بڑی دیہات جو مولف کو معلوم ہوسکی اون کے نام
یہہ ہین **کامدیش** علاقہ کا نام ہی اور اوس علاقہ کا بڑا گانو مشہور باسم کامدیش ہے جسمین پانسو گھر ہونگے **وائیگل گمبیہ**
چیمی امیش دیش جامج گیگل نسی گرام کٹار گلای گل رچگل سونندیش
دویگل پندیش دیری گاواچی جمامیش منچ گل ولی گل وغیرہ ان اسماء
سی معلوم ہوگا کہ اکثر قوم کی نام پر ملک اور دیہات کا نام رکہا گیا ہی اور طرز نامون کی پرانی ہندی یعنی سنسکرت زبان سی ملتی ہی جیسا
کہ اکثر انکی دیہات اور علاقہ کی نام کے اخیر مین لفظ دیش آتا ہے جو بلا تغیر سنسکرت کا لفظ ہی علی ہذا القیاس لفظ گل شاید گہر کا ہم جنس ہوگا

اور گرام کا لفظ بہی ہندی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ابتدا مین جملہ ساکنان درہ نور اور دیگر درہ جات کے جو ہندوکش سی جنوب کابل
اور جلال آباد بلکہ ننگرہار جنوبی تک کافر قوم سی تہے چنانچہ **کامہ** اور **کوشتہ** اور **راجگل** وغیرہ نام پورانی وقت کے
تا ہنوز ننگرہار اور جنیر کی نواح مین مشہور ہین جب مسلمانون کا زور ہوا تو بعضی لوگ مسلمان ہوگئی اور بعضی شمالی طرف ہٹ گئی اور اس ملک
کو مسلمان افغانون نی بزور شمشیر اپنی قبضہ مین کرلیا اور پایا جاتا ہے کہ لغمانی اور دیگان اور پشائی جو اب مسلمان ہین اور ہندو
کش کی جنوبی درون مین رہتے ہین اور تیراہی بہی پہلی کافر تہے پیچہی سی مسلمان ہوئی +

کافرون کی زبان

نہ ہندو سمجہتے ہین نہ افغان نہ اوزبک مختلف جگہ کی کافر لوگ کئی زبان بولتی ہین مگر سب مین اونکی الفاظ ملتی ہین بیخ اس زبان کی ہندی
معلوم ہوتی ہی اور سنسکرت کی بہت الفاظ اوسمین آتی ہین اور ایسا پایا جاتا ہی کہ یونانی اور اسکہتین اور سنسکرت اور بہاشہ وغیرہ مل ملا کر
ایک عجیب بولی بن گئی ہی کہ جو اور ملک کی لوگ نہین سمجہہ سکتی اور یہہ لوگ بیس تک شمار کرتی ہین بجای سیکرون کی اور اونکا ہزار جسکو وہ بہی ہزار
یاد رکھتی ہین بیس کوڑی یعنی بست نو من کا ہوتا ہی جو دراصل چار سو ہی لغمانی یا دیگانی زبان بہی کچہہ اسی ملتی ہی اور پشائی زبان اکثر کافرون کی
زبان سی مطابق ہی عرب کی زبان کی الفاظ بالکل انکی زبان مین نہین پائی جاتی ہندی الفاظ کی زیادہ ہونیکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بعد زوال
سلطنت گریک اور استکین بسبب ہم مشرب ہونیکی جو یونانی اور تاتاری اور ہندو بت پرست تہی سب خلط ملط ہوگئی اور بسبب تابع
رہنی راجہ ہای پنجاب اور ہند کے سنسکرت اور بہاشہ کے الفاظ اونکی زبان مین زیادہ ملگئی جو اوس وقت قندہار تک بولی جاتی تہے
اخیر مین ایک فہرست ان کی زبان کی بعضی لفظون کی درج کیجاوی گی +

مذہب

انکا مذہب کسی اور مذہب سی مطابق نہین معلوم ہوتا اور کوئی تحریری کتاب یا دستور العمل مذہبی نہین رکہتے گرچہ **خدا** پاک کو ایک
سمجہتے ہین جسکو کامدیش کے رہنی والی **امرا** اور سوکوی کے لوگ **داگن** خواہ **دوگم** کہتی ہین مگر مشرک اس حد تک کہ اونکی
بی شمار بت ہین جنکی وہ پرستش کرتی ہین اور اونکو بہی خدا کہتے ہین اعیاذاً باللہ اور یہہ بت اون کی آبا اجداد کی نام اور یادگار
کی واسطی بنائی جاتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ سابق مین یہہ ہماری بزرگ تہی اور خدا سی ہماری شفاعت مانگینگی یہہ لوگ قیامت سے
منکر ہین اور مرنیکی بعد وہ قیامت سمجہتے ہین اور یہی مرنا بہشت یا دوزخ کی حصول کا ذریعہ ہے دوبارہ زندگی کے معتقد نہین اونکی
معمولی کوئی عبادت نہین ہے بجز قربان کرنے بتون کے جسکی واسطی کوئی وقت معین نہین ہے یہہ لوگ سب سے اچہا کام مہمانداری

اور سخاوت سمجھتے ہین اور یہہ ہی ذریعہ دخول جنت کا سمجھتے ہین بہشت کو وہ اپنی زبان مین بری لا بلا کہتے ہین اور دوزخ
کا بڑی ڈگر بولا نام لیتے ہین اونکی بت اکثر لکڑی کے اور بعضی پتھر کے ہوتی ہین بعضی مرد کی صورت اور بعضی عورت کی کوئی
بت سوار کوئی پیدل ہوتا ہی بسبب ہونے ایسی آسان طریق تیاری بتون کی تعداد اونکی بتون کی بہت ہی مگر ہر ایک قوم کی بت اپنی قوم سے
باہر دوسری قوم مین متبرک نہین سمجھی جاتی کامدیش کے بڑی بتون کا نام یہہ ہی پہلا بگیش جو پانی کا اختیار دار بت
سمجھتے ہین دوسرا مانی جسنے پوش یعنی بنیاد خرابی کو جہانسے نکال دیا ہے تیسرا مرز چوتھا ارم پانچوان پرسو
چھٹا گیس ساتوان پرادک جو ساتھہ بہائی سونے کے بدن کی درخت زرین کے سامنے بموجب اعتقاد کفار
لیتے آٹھوین پرن نوین کوٹی جو پہلے آدم کی زوجہ یعنی امان حوا کا بت سمجھتے ہین دسوین دسانی کیش کی
عورت گیارہوین دوہی بارہوین سوریجو اور تیرہوین نشی اور سو کوئی کے بڑی بتون کے نام ماندی
مریسٹ مراسوری اندرجی جو شاید اندر یا اندرا ہندو بت ہوگا مع ہندوستانی لفظ جی کے اونکی
بعضی بتون کا نام سداشیو کی طرح ہوتی ہین اور ترسول یعنی سہ دانداز بہی اونکی بعضی بتون کی ہاتھہ مین ہوتا ہی
جو ہندون کی سداشیو کی بتون سے مطابق ہی غرض کہ انکی مذہب اور زبان مین بہت الفاظ سنسکرت کی موجود ہین مگر قیاس نہین کرتا
کہ یہہ قوم کبہی ہندو دہرم ہوئی ہو کیونکہ یہہ لوگ گائی کا گوشت بہت کہاتے ہین اور اپنی بتون پر خون چہڑکتی ہین خصوص قربان
اور پرستش کے وقت گائی کا خون بت پر ڈالتی ہین یہہ فعل ہندون کے مذہب مین کبہی جائز نہین تہا اور بالکل مخالف ہی
لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی پرستش کے وقت آگ کا موجود ہونا لازم ہی اور جب بت کی سامنے قربان کرتی ہین تو آگ کو جلا کر اوس آگ کے
اوپر سے بت پر مکہن اور گوشت گائی وغیرہ کا اور میدا اور شہد ڈالتی ہین بت کا پوجا کبہی باہر میدان پر ہوتا ہی اور بعضی وقت گہرون مین جنکا نام
امیراوما ہے گرچہ آگ کا موجود ہونا پوجا کے وقت ضرور ہی مگر خاص آگ کی واسطی کچہہ ادب نہین کرتے اور ہمیشہ بمثل گبر آتش پرستون کے
آتش احتیاط سے نہین رکہتے اونکا مذہبی پیشوا بطور راہب کے ہوتا ہی اور قربان کی وقت وہ حاضر رہتا ہی اور موروثی عہدہ ہی مگر اونکا اختیار کچہہ
بہت نہین ہوتا اور سوای نام کی سایر الناس سے کچہہ فضیلت طبعی نہین رکہتا ماہی یعنی مچہلی کو خراب سمجھتے ہین مگر اور کسی جانور کا گوشت
ناپاک نہین سمجھتی مگر سگ اور گربہ کو نہین کہاتی باقی ہر جانور کا گوشت کہاتی ہین جو ملسکی گائی کا گوشت اور خرس یعنی ریچہہ کا لحم بہت
پسند کرتی ہین جانور جب کہانی کے واسطی مارتی ہین تو کوئی رسم ذبح کی نہین ہی صرف اوسکا ہلاک کرنا مطلوب ہی اپنی بتون کو
دوغان یا دوگان بمعنی خدا بہی کہتی ہین اور جب بت کے سامنی گائی یا بہیڑی کو قربان کرنا چاہتے ہین تو صرف تبر سے

اوسکی گردن الگ کردیتی ہین اگرچہ یہہ قربان اونکی مرضی پر جب چاہین ہوسکتا ہی مگر علاوہ اسکی ایام مقررہ بہی ہین خصوصاً شروع اپریل مین دس روز تک اونکا تیوہار ہوتا ہے اوس تیوہار مین گائی اور ہر قسم کا خانگی جانور بتون کے سامنی قربان کرتے ہین یہہ لوگ مہادیو کا نام جانتی ہین جو ہندوؤ کا مشہور دیوتا ہے اس تیوہار پر آپسمین بڑی ضیافتین کرتی ہین ایک دن کافر لوگ خاکستر ایک دوسری پر پہینکتے ہین جیسا کہ ہندو ہولی پر گلال وغیرہ آپسمین ڈالتے ہین اور ایک تیوہار پر اون کی لڑکے چیل کے چراغ چوب کو آگ لگا کر پہیراتی ہین اور آخر ایک بت کے سامنی لیجا کر پہینک دیتی ہین اور وہان اونکو جلنی دیتی ہین دوسری روز اور یہہ عجیب رسم ہے کہ عورات گانو سی باہر متفرق جنگل وغیرہ مین پوشیدہ ہوتی ہین اور مرد اونکی تلاش کرتے ہین جب دیکہہ لیا تو وہ عورت لکڑی سی اوس مرد کو مارتی ہی مگر جب مرد نی اوسکو پکڑ لیا تو پہر وہ اوس مرد کے ساتہہ جاتی ہے بعضی کہتی ہین کہ اس رسم مین جس مرد کی ہاتہہ جو عورت آجاوی وہ اوسی کی ہوجاتی ہے +

دستورات

مذہبی طریق اوپر لکہی گئے ہین مگر علاوہ اوسکی دیگر رسمیات عجیب بہی قابل تحریر ہین +

ولادت

جب فرزند پیدا ہوتا ہے تو اوسکو مع والدہ اوسکی ایک مکان مین جو اس کام کے واسطی گانو سی باہر بنا ہی لیجاتی ہین اور وہان چوبیس روز تک رکہتی ہین اس چوبیس روز تک عورت نفاسہ کو ناپاک سمجہتی ہین اور اسی سبب سی اوسکو گانون سی باہر نکالتی ہین جب چوبیس روز گذر گئی تو والدہ اور بچہ کو غسل دیتی ہین اور پہر گانی بجانی ناچنی کی ساتہہ گانون مین واپس لاتے ہین اور جب فرزند کا نام رکہنا چاہتی ہین تو اوس بچہ کو والدہ کی سینہ کی ساتہہ لیجا کر اوسکی آبا اجداد کی نام چند پشت تک لیتی ہین جس نام پر اوس نی والدہ کا پستان پکڑ کر دودہ پینا شروع کیا وہی اوس کا نام رکہتی ہین اگر فرزند مونث ہو تو اوسکی والدہ اور دادی پردادی کا نام لیتی ہین اونکی عام نام مردمان کے یہہ ہین چندلو دیمو ہزار بستی تیوزر میرک بدیل گرمباش آزر دروناس پنجولہ لیمرک کوہنکی چودر ڈبڈینگ تریمو پلک کمر زوری اودور عورات کی نام اسطرح کے ہوتی ہین میان کی جونیلی مالی دلیری جنوکی سپائی زوری بیاس پاگلی پکوکی مالکی اورازی ان نامون سی معلوم ہوگا کہ مثل اہل ہند کی انکی محاورات مین علامت تانیث اخیر اسم مونث یائی معروف ساکن ماقبل مکسور ہوتی ہے +

شادی

عموماً بیس برس سے تیئس برس کی عمر تک مرد اور پندرہ سولہ برس کی عمر مین عورت شادی کرتی ہین عروسی شروع ہوتی ہے اس طرح پر کہ
مرد خواستگار اول ایک بز یعنی بکری لیکر اوس گھر جاتا ہی کہ جس سی شادی کرنیکی درخواست ہو جب اوس دختر کے باپ یا دیگر ولی نی وہ بکری
لیکر کہانیکی واسطی مار ڈالی اور کہالی تو گویا اوس بکری کے قبول کرنیسی یہہ مفہوم ہوا کہ اوسنی ناطہ اپنی دختر کا اوس شخص کو دینا قبول کیا
اور اگر وہ بکری واپس کردی تو اوس سی مراد انکار ہی اور وہ دختر بہی قبل از مارنی بز کے رضامندی یا نارضامندی ظاہر کرنیکی مختار ہی جب
اس عجیب دستور سی قبولیت دینی ناطہ کی ہوگئی تب وہ مرد اپنی گہر مین واپس جاکر اچہی پارچہ جات جو افغانون کے ملک سی آتی ہین اور کچہہ
زیور حسب مقدور معہ سامان خوردنی والدین عورت کی گہر بہیجتا ہے اوس سامان سی وہ رات جشن مین گذرتی ہی دوسری روز مرد یعنی داماد
عورت کی گہر مین آتا ہی اور عروس کو وہ پوشاک پہناتی ہین جو اوس مرد نی بہیجی تہی عورت کا باپ ایک ریشمی رومال اور کچہہ زیور
دیکر اپنی دختر کو دیتا ہی اور ایک گاو اور بشرط مقدور ہونی کے غلام بہی داماد کو دیتا ہے پہر عروس پاپیادہ اپنی گہر سی باہر نکلتی ہی اور اوسکے
پشت پر ایک ٹوکری ہوتی ہی جسمین کچہہ میوی اور چار مغز شہد کے ساتہہ تیار کیا ہوا - اور اگر گہر دولتمند ہی تو ایک چاندی کا پیالہ
شراب کی پینی کے واسطی بہی اوسمین رکہتی ہین وہ نازنین عروس ایسی حالت مین خرامان شوہر کے گہر تک جاتی ہے تمام گانو کی لوگ اوسکی
ساتہہ گاتی بجاتی ہوی جاتی ہین چند روز بعد اوس عورت کی باپ کو داماد کیطرف سی اپنی دختر کا شیر بہا ملتا ہے جسکی تعداد بعضی اوقات
مین تیئس گاو تک ہوتی ہی سوای اسکی اور کچہہ رسم نکاح یا کاج کی نہین ہے اور راہب یعنی اونکا مذہبی پیشوا بہی اس معاملہ مین
کوئی رسم نہین کرتا عورات تمام گہر کا کام کرتی ہین اور زمین کو بہی قلبہ رانی کرنا اونکا ذمہ ہے بلکہ لوگ کہتی ہین کہ ایک بیل کے
ساتہہ دوسری عورت قلبہ کشی کا کام بہی دیتی ہے ایک مرد چند عورتین رکہہ سکتا ہی پردہ داری کی رسم مطلق نہین ہی گرچہ زنا کے
واسطی کچہہ سزا بطور ناغہ چند گاو مقرر ہی مگر زنا کو کچہہ سخت جرم نہین سمجہتی شوہر دار عورات زنا سی کم پرہیز کرتی ہین الا دوشیزہ عورت اگر
اپنی شوہر کے پاس باکرہ نہ پہونچی اور شب زفاف مین شوہر کو علامت بکر کی نہ معلوم ہو تو بڑی بدنامی والدین دختر اور اوس تازہ نما
عروس کی ہوتی ہے بلکہ ایسا سنا گیا کہ شوہر اوسکا اوسکو والدین کی گہر واپس پہونچا کر خواہان واپسی اپنی مال کا ہوتا ہی سوای
عورتون کی دولتمند کافر لوگ مونث اور مذکر غلام بہی رکہتی ہین یہہ غلام بہی سب کافر ہین مسلمان غلام اس سبب سی اونمین
نہین ہین کہ جو مسلمان لڑائی مین کافرون کی ہاتہہ مین پکڑا جاوی تو اوسکو مار ڈالتی ہین یہہ غلام بعضی اپنی ہمقوم مخالف کی

لڑائی مین پکڑی گئے اور بعضی چوری کرکے لاتی ہین مگر اکثر اپنی رعیت کی لوگون سی ہوتی ہین جنکو **باری** کہتی ہین لفظ باری
جمع پیشہ ور اور اجلاف قومین اور غلام داخل ہین بزعم اونکی کچھہ عیب اور عجب نہین ہے کہ اختیار دار آدمی کمزور
لوگ از قسم باری کے اولاد خود پکڑ لیوی یا مسلمانون کی ہاتھہ بطور غلام بیچ ڈالین جو غلام اور دیگر باری اپنی قوم مین رہتے
ہین اونکا گذارہ اچھیطرح ہوتا ہے مگر وہ بمثل **سیال** یعنی اشراف مساوی کفو والون کے نہین سمجھے جاتی
اور رذیل جانتی ہین +

غمی

کافر لوگون کے کفن و دفن کے دستور مین بہ نسبت اور لوگون کے بہت فرق ہی اور وہ اپنی مردہ کو نہ آگ مین جلاتے
ہین نہ زمین مین دفن کرتے ہین جس وقت آدمی مرجاتا ہی تو اوسکی نعش کو اوسکا سب سی اچھا کپڑا پہنا کر چہار پائی
پر لٹاتی ہین اور اوسکی پاس اوسکی ہتہیار رکہی جاتی ہین اور میت کے خویش اقارب اوسکی چارپائی جسپر نعش ہی اوٹہا کر
پہراتے ہین اور باقی گانون کے لوگ اونکی ساتہہ ناچتی ہین اور غمی کا گانا گاتی ہین سب مرد مسلح ہوکر جنگلی شکل بناتی
ہین اور عورات نوحہ اور گریہ کرتی ہین تہوڑی تہوڑی دیر کے بعد میت والے چارپائی زمین پر رکہی جاتی ہے اور
مونثات اوس پر روتی ہین آخر ایک چوبی تابوت مین نعش کو بند کرکے اوس تابوت کو کسی پہاڑ کے سر پر زیر سایہ
کسی درخت کے یا کسی اور اچھی جگہ جنگل مین رکہدیتی ہین اوسکی بعد ہمیشہ بطور خیرات کہانا دیا جاتا ہے اور ایک دفعہ
سال مین میت کی وراثت اوسکی یادداشت کی واسطی دعوت کرتے ہین اور کچھہ کہانا باہر رکہا جاتا ہی واسطی روح مردہ کے اور
اوسکا نام لیکر پکارا جاتا ہے واسطی آنی اور کہانی کے ہمنی اوپر لکہا تہا کہ یہہ لوگ اپنی بزرگون کی نام کے بت بناکر سمجھتے
ہین کہ بعد مرنے کے بعضے دیوتا ہوجاتی ہین ان مین ایک اور سبیل بہی دیوتا بن جانیکی بزعم خود ہے وہ یہہ ہی کہ جو شخص
بعد مرنیکی دیوتا ہونا چاہی وہ اپنی زندگی مین ایک دروازہ رستہ عام کے قریب بناوی یہہ دروازہ سادہ ہوتا ہے اور
اوس پر چار شہتیر اور چند گز چنائی ہوتی ہے اور کسی فایدہ عام یا خاص کے کام کا نہین ہی مگر اوسکی بنانی والے
کا بڑا نام ہوتا ہی اور یہہ عزت اور اعتقاد اوسکو حاصل نہین ہوتا جب تک وہ ایک بڑی دعوت گانو والون کو نہ
دیوی اور یہہ ہی سبب ہی کہ اسطرح دیوتا کا اعتقاد بعد مرنے اپنے کے حاصل کرنیکی واسطی کم آدمی جرات کرسکتی ہین
اونکی تعزیت کا ایک اور عجیب بیان سماعت مین آیا ہے وہ یہہ کہ جب کوئی شخص کسی آدمی کے پاس جسکا کوئی خویش

مرگیا ماتم پرسی کے واسطے جاتا ہے تو ماتم خانہ مین اہل تعزیت کے پاس پہونچکر اپنی ٹوپی سر سے اوتار زمین پر پہینک دیتا ہے
اور پہر اپنی پیش قبض نکالکر اور اوس ماتم زدہ شخص کا ہاتہہ پکڑکر اوٹہاتا ہے اور اوس گہر کے کمرہ مین تہوڑی دیر تک
پائی کوبی کرکے چلا جاتا ہے اگر یہہ رسم تعزیت کے صحیح ہے اور سب ماتم پرسی والے اسیطرح کرتے ہین تو اوس ماتمدار
شخص کو علاوہ غم مرگ خویشاوند اپنی جان کا غم مقدم ہوگا گویا اپنی اقربا کے مرگ سی بیزار ہوتا ہے وای
بجان ماتمداران پیر ضعیف البنیہ کہ جنکی کمر پہلے ہی سے دُہیلی ہے +

حال حکومت

کافرون کی قوم مین کوئی حاکم نہین ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونمین کوئی عدالتی مثل مجسٹریٹ وغیرہ نہین ہے
سب معاملات دولتمند اور معتبر لوگ صلح کی طور پر فیصلہ کرتی ہین جو اونسی نہو سکے وہ فریقین دشمنی اور زور کے
مقدور موجب بدلہ لینی سے فیصلہ کرتے ہین اور مثل افغانون کی بدل یعنی معاوضہ لینی کا دستور اونمین بہی ہی اور بدلہ
اور انتقام لینی مین سخت ننگ دار ہین اپنی قوم کے معتبران اور کلان تران کو بزبان خود سابوتناش کہتے
ہین مگر اونکا اختیار بہت تہوڑا ہے اور وہ جو جنوبی جزو کے کافر مسلمان ہوگئی ہین اونکی معتبران نے خان کا لقب
افغانونسی لیا ہے +

پیشہ

کافر لوگ سوای زمینداری جو قلیل ہے اور عورتین کرتی ہین اور مالداری اور کوئی پیشہ نہین رکہتے اونکا مال اکثر مویشی اور غلام
ہین خصوص رمہ بکری بہت رکہتی ہین اور اکثر پہاڑ اونکی بکریون کے رمہ سی پر نظر آتی ہین بعضی دولتمند کافرون کے آٹہہ سو سی زیادہ بکری
اور تین سو سی زیادہ گائی ہوتی ہین اونکی مادہ گاو پست قد اور بہت شیردار ہوتی ہی اکثر زرد اور ابلق سرخ و سفید ہوتی ہین اور افغان
اوس قسم کے مادہ گاوان کو اچی کہتی ہین اور اونکی ملک سی فروخت کی واسطی افغانستان شمالی مین آتی ہین گہوڑا بالکل اون کے
ملک مین نہین ملتا اور خچر اور گاومیش بہی نہین ہے +

پوشاک

سیاہ پوش کافرون کی پوشاک بکری کی چار سیاہ چرم سی بنتی ہے دو چرم سی گلوپوش سینہ وار مثل کفنگ بدبرش کوتاہ آستین طویل
تا بزانو بناتی ہین اور اکثر اوسکو مودار طرف اوپر کرکے پہنتی ہین اور اس گلوپوش کا نام بزبان خود گیتاک لیتی ہین اور باقی دو

چرم سے تاہ بند بمثل کہا گرہ کو تاہ انار کی مگر پہرتی ہین اور یہہ سب ایک چمڑہ کی پٹی سے بند کرتے ہین سر برہنہ رہتی ہین جب تک ایک مسلمان کو نہ دیکھین سر کے بال اکثر کاٹتی ہین سوائے ایک کاکل طویل کے جو سر کی چوٹی مین ہوتی ہے اور بعضی رعنا جوان سوائے کاکل کے کلغی یا کیسنوی رکھتی ہین اور بعضی محاسن نخدان کو چھوڑکر باقی ریش غدا سے اُدرت کو نتاش سے نکال ڈالتی ہین اور محاسن نخدانی اکثر پانچ چھہ انچ تک لمبی رکھتی ہین دولتمند اور وہ لوگ جو مسلمانون سے غیرت رکھتی ہین اوس **گیتاک** یعنی عمری تماکو پیتی ہین ایک تمیص کرباس کا پہنتے ہین اور گرم موسم مین اگر پوشاک کرباسی میسر ہو تو اوسکو استعمال مین لاتی ہین عورات ہمیشہ طویل قمیص پہنتی ہین اور جب کام پر یا جنگل مین جاتی ہین تو وہی چرمی لباس پہر لیتی ہین دولتمند لوگ بکری کا چرم پہنتی ہین کرباس اور سیاہ بت اور اون کا بنا ہوا کپڑا کام مین لاتی ہین اور بعضی سفید کمل اوڑھتے ہین جو تا شعار مین مثل ہی پہکبل کا نہ ہی سر لگا کر کہا گرہ پلین کیطرح زانو تک پہونچتی ہی اور پہر پیٹی یا رسن سے باندہ دیتی ہین اور پائجامہ کرباس کا ہوتا ہی مگر اکثر سیاہ بت اور اون کا کوہستانی لوگون کی طرح باز و پہنتے ہین اور پاپوچی بہی ہوتی ہے شوقین لوگ جیسا کہ تمیص پر اسیطرح بعضی دیگر پارچہ جات پر بہی سیاہ اور سرخ اون کا کام کرتے ہین اور برف کے وقت **چامُوش** نام ایک خاص وضع کی پاپوش ہمطرز مُسّی کی پاون مین رکھتی ہین ورنہ اکثر پا برہنہ رہتی ہین البتہ لڑائیکے وقت لڑنیوالا آدمی ایک قسم کے چھوٹے اور چست بونٹ سفید چرم کے پہنتی ہین عورات کی پوشاک مین مردان کی پوشاک سے تہوڑا فرق ہے مونثات سر کے بال گوندہ کر سر کے اوپر باندہ دیتی ہین اور بعضی دونون طرفون کی زلفین کو طرفین مین گوندہ کر اوپر کیطرف لپیٹ دیتی ہین گرچہ برہنہ سری کچھہ عیب نہین سمجھتی مگر گوندہی ہوئی بالون کے اوپر چھوٹی سے ٹوپی پہنتے ہین اور اوس ٹوپی کے گرد چھوٹی دستار بہی بعضے رکھتے ہین تاکنخدا عورتین بطور علامت دوشیزگی کی ایک سرخ ڈوری سر کے گرد لپیٹتی ہین بعضی چاندی کا اور اکثر پیتل اور قلعی کا زیور پہرتی ہین اور کوڑی اور مہرہ بہت پسند کرتی ہین جس عورت کی باپ نے مسلمان مارا ہوگا وہ دختر اپنی سر مین کوڑی یعنی خرمہرہ وغیرہ سیپ یعنی صدفی کی چیزین آراستہ کرتی ہے اور مسلمان کش کا فرکے سوا اگر کسی اور کی دختر ایسا کرے تو اوسکو منع ہے اور سزا دیجاتی ہے مرد اور عورت دونون کان اور گلو اور ہاتہہ کا زیور رکھتی ہے مگر سوگ یعنی ماتم داری کے وقت اوتار دیتی ہین مرد جس وقت بالغ ہوجاتا ہے تو بہت خرچ اور ضیافت سے زیور پہرتا ہی +

خوراک

اس قوم کی خوراک اکثر ہنیز اور مکہن اور شیر مع روٹی اکثر گندم اور جو کی ہے گوشت ہر قسم کا بہت کہاتی ہین مگر نیم پختہ صحرائے

جانوران سی گوشت خرس یعنی ریچھہ اور اہلی حیوانات سی گوشت گاو بہت پسند کرتی ہین بکری کا گوشت بہت کہایا جاتا ہے
بلکہ بچہ دان بز بہی کہاتی ہین مرغ خانگی یعنی خروس اون کے ملک مین مطلق نہین ہے اونکی میوی چار مغز انگور سیب
بادام اور زرد آلو اور یخمن باغی اور جنگلی بہت ہین عناب بہی ہوتی ہین کہانا کہانی سی پیشتر ہاتہہ دہوتی ہین اور
اکثر وقت شروع کرنیسی پہلے شکر کرتے ہین سب مرد اور عورت بہت شراب پیتی ہین بلکہ انگور کی رس شیرخوار طفل کو
بہی پلائی جاتی ہے اونکا شراب عموما دو قسم کا ہی سرخ رنگ اور پہیکا رنگ اور یہہ ہر دو قسم بادہ خام انگوری
ہوتا ہی اور بہت سالون تک اچہا رہتا ہے اور تیز ہوتا ہے اور اسکی بنانیکی ترکیب یہہ ہی کہ ایک اچہی فراخ
مٹی کے برتن مین انگور کو پاون سے ملکر اوسکی رس یعنی شیرہ نکالتی ہین اور اوس رس کو خم ہائی گلی مین ڈالکر اور سرپوش کر
مضبوط بند کرکے انبار سرگین یا زمین مین کوٹہہ کے اندر ڈالدیتی ہین اکتالیسوین روز وہ قابل نوشیدن ہوجاتی ہے
مگر بعضی خم سالہا تک رہتی ہین جتنا یہہ شراب کہنہ ہو اوتنا ہی تیز اور سرخ رنگ ہوتا ہے اور اچہا سمجہتے ہین اور بعضی
لوگ خام شیرہ انگور سے بطور مربہ دوشاب کیطرح ایک قسم کا بناتی ہین کہ وہ بہی بہت تیز ہوتا ہے یہہ لوگ شراب
چاندی کے پیالہ سے نوش کرتے ہین اور یہہ پیالہ اپنی سب اثاث البیت سی قیمتی سمجہتی ہین جب کہانا کہاتی ہین تو اوس
وقت شراب پیتی ہین اور گہرون سے باہر درختون کے نیچی نائی نوش مین مشغول ہوتی ہین اور زمستان مین اکثر
نوبت بنوبت ایک دوسری کی ضیافت اور جشن اور بزم کرتے ہین اس طرحکی بزم اور ضیافت کو بزبان خود
زینگ کہتی ہین گرچہ اس شراب خوری مین اونکو سرور اور نشہ بہت ہوتا ہے مگر آپسمین تکرار نہین کرتے کہانیکی
وقت مذکر اور مونث علیحدہ علیحدہ بیٹہتی ہین شہد اور شراب اور سرکہ بہت پسند کرتے ہین +

مہمانداری

کافر لوگ بہت مہماندار مخلوق ہے جب کوئی مسافر آوی تو بعض ساکنان گانو اوسکو لینی کے واسطی گانون سے
باہر آتی ہین اور مہمان کو معہ اوسکی اسباب کے ہمراہ لیجاتی ہین جب مہمان گانو مین پہونچی تو اوسکو لازم ہے
کہ سب بڑی لوگون کے پاس ملاقات کو جاوی اور ہر گہر مین جہان وہ جاوی اوسکو کہانا اور پلانا چاہتی ہین +

وضع مساکن و طریق نشست و برخاست

اس قوم کے گہر لکری سے بنائی جاتی ہین اور اکثر اون گہرون مین تہ خانی یا زیرخانی بہی ہوتی ہین جنمین وہ

لوگ پنیر اور روغن زرد اور شراب اور سرکہ رکہتی ہین سوای اصلی دیہات سکونت کے وہ لوگ باہنڈے
بہی پہارون کے بیچ رکہتی ہین اور ایلاق کی طور پر اکثر وہان جاتی ہین اپنی زبان مین باہنڈی کو **اشال**
کہتے ہین جب موسم برف باری قریب آتا ہی تو **قشلاق** کے طور پر اپنی اصلی دیہات کو واپس آتی ہین
گرچہ اون کے دیہات مین کوئی عام مہمان خانہ نہین ہے اور نہ مسقف حجرے کے طور مکان نشستگاہ
عام ہے الا بلا سقف مجمع و نشستگاہ عام کی جگہ کو جہان بہت سے پتہر بطور مونڈہون کے نصب ہوتی
ہوتی ہین اور چرمی مونڈہی بہی ہوتے ہین اور بزبان خود ایسی جگہ کو **وستل** یا **اساکام**
کہتی ہین گرچہ چوکی میز نہین ہے مگر مونڈہے چرمی اور کانیون کے ہر گہر مین ہوتی ہین ایک بڑی
اونچی ترپائی آہنی بجائی میز کے آگی رکہہ اور اوس پر کہانا چن کر اور سب مونڈہون پر گرد بیٹہہ کر
کہانا کہاتے ہین کافر لوگ کچہہ بباعث طرز اپنی پوشاک کے اور کچہہ بلحاظ ہونے دستور کے مثل دیگر **ایشیائی**
لوگون کی زمین یا فرش پر نہین بیٹہہ سکتی اور اگر زمین پر بیٹہین تو **یورپین** کی طرح پانو پہیلا دیتی ہین
اونکی پلہنگ لکڑی سے بنتی ہین اور مونڈہی کانیون سے بنا کر خام چرم بکری کا اوس پر چڑہاتی ہین *

لہو و لعب

کافر لوگون کو کام سی بہت فرصت ہے شکار کرتے ہین مگر بہ نسبت افغانون کی بہت تہوڑا سب طرح کی کہیل
اور لہویات سی ناچنا اور گانا بجانا بہت پسند کرتے ہین ناچ کو اپنی زبان مین **ناٹ** کہتے ہین اور ناچنی کی
جگہ کو ڈرنگو بولتی ہین جو اکثر تختہ چوبی زمین پر لگا کر ایک مدور جگہ ناچنی کی واسطی بناتی ہین گرچہ بعضی وقت
مرد اور عورت ایک جا **اتن** یعنی گہومر کی طرح ایک ناچ ناچتی ہین جو بہت جلد حلقہ وار باجا بجانیوالے
کی گرد پہر کر باجہ کی تال پر پانون اور ہاتہہ آگے آکر مارتی ہین ایسی ناچ کے وقت مرد و زن کی دست اندازی
بدعتون کی کچہہ بازخواست نہین ہوتی مگر اکثر مرد اور عورت علیحدہ علیحدہ ناچتی ہین اور مونث اور مذکر
کی ناچ مختلف قسم کے ہین مردون کا ناچ یہہ ہی کہ باجہ والے کے گرد حلقہ باندہ کر گہومتی ہین اور ایک پانو
اوٹہا کر تین دفعہ ایک پانو سے کودتی ہین اور چوتہی جگہ تال کی جگہ اوٹہایا ہوا پانو زمین پر مارتی ہین اور
عورت ہاتہہ شانون پر رکہہ کر تال کے ساتہہ پانو مارتی ہین اور گرد پہرتی ہین ناچنی کے ساتہہ گاتی بہی

ہین — اونکا باجہہ ایک وضع کا دہل جو کم آواز ہوتا ہے اور دو تارہ بہی ہوتا ہے جسکو بہت شوق سے بجاتی ہین اور مرد لوگ ناچنے کے وقت اپنا تبر جنگی ہاتہہ مین لئی ہوئی سر پر پہیرتی ہین +

خانگی عداوت

آپسمین کبہی کبہی دشمنی ہوجاتی ہے خصوص معاوضہ اور انتقام گیری کے سبب سی ایسی دشمنی پشت ہا تک رہتی ہے اور ظاہر اور پوشیدہ جہانتک ہاتہہ پہونچی دشمن کو نقصان پہونچاتی ہین اور دشمن قوم خاندان کی نقصان جان اور مال اور انسان چورا لانی سے کچہہ پرہیز اور کوتاہی نہین کرتے لیکن اگر خاص لڑائی کے وقت ایک دشمن دوسری مخالف کے سینہ پر بائین طرف بوسہ دی تو سب کدورت اور دشمنی رفع ہوجاتی ہے اگر بوسہ دینی سی یہہ مطلب ہی کہ دوست کا دودہ پیا ہے اور دشمنی کو دل سی نکالدیا ہے وہ دوسرا شخص سینہ پر بوسہ دینی والی آدمی کے سر پر بوسہ دیتا ہے اور پہر وہ آپسمین دوست رہتی ہین مرنے تک اور یہہ آسان طریق صلح کا گرچہ باہم اونکی دوستی پیدا کرنیکی واسطی کافی ذریعہ ہی الا بسبب غیرت جبلی اس طریق کو سوای نہایت ضرورت اور لاچاری مغلوبانہ کی کم اختیار کرتی ہین +

باہر کی دشمنی

کافرون کی سخت دشمن مسلمان ہین خصوص اونکی جنوبی حد والے افغان مسلمان اور مشرقی والی قاشقاری اور کافر بہی مسلمان کشی کی تدابیر مین کوئی امر فروگذاشت نہین کرتے اور مسلمانون کی ساتہہ شدید دشمنی رکہتی ہین اگر مسلمان کو پکڑلیوین تو زندہ نہین چہوڑتے اپنی سرحدی قومون سی باہر لڑنی کے واسطی نہین جاتے جب اونکی ملک پر مسلمان لوگ غلام پکڑلانے کے واسطی حملہ کرتے ہین تو وہ بہی مقابلہ اور بدلہ لینی کے واسطے لڑتے ہین چند دفعہ مسلمانون کی بہت فوج نے جمع ہوکر اونکی ملک پر حملہ کیا ستر یا اسی برس تخمیناً گذری ہین کہ مسلمانون نی بڑی تیاری سے کافرستان پر جہاد کا ارادہ کیا بدخشان کا خان اور قاشقار کی بادشاہ اور کونٹر کا رئیس اور باجور کا باز اور چند خان یوسف زئیون نے صلاح کرکے بمعہ اپنی اپنی جمعیت کے کافرون کے ملک پر یکجا ہوکر حملہ آور ہوئی گرچہ وہان تک انتظام اچہا رہا مگر کافرون کی ہجوم سے وہان نہ ٹہر سکے اور بہت نقصان اوٹہا کر ہٹائے گئے گرچہ بعد اوسکی اس قدر کثیر لشکر مسلمانون کا نے جمع

ہوکر اونکی ملک مین نہین گیا مگر اکثر اطراف سے مسلمان جہاد اور غلام پکڑلانے کی نیت سے جمع ہوکر اونکی ملک مین جاتے ہین
اسطرح کی یورش اگر ناگہان اور بی خبر کیجاوے تو فایدہ ہی ورنہ اگر اون کی پہلے سے خبردار اور مستعد ہو
سے مسلمانون کو اون کے پہاڑون مین شکست ہوجاوے تو کچھ ٹھکانہ نہین لگتا کیونکہ راستے درآمد برآمد
کے نہایت تنگ اور دشوار گذار ہین خطرہ کے وقت کافر لوگ کسی اونچی کوٹل پر دیدہ بان بطور قراول
مقرر رکھتے ہین جب دور سے وہ دشمن کا لشکر آتا دیکھتا ہی تو واسطے اطلاع اور تیاری اپنی اپنی قوم کو وہ قراول اوس اونچی جگہ ایک
بلند ہوان پھونک کرتا ہی جس سے کافر لوگ غنیم کے آنیسے خبردار ہوکر لڑائی کے واسطے موقع مناسب پر جمع ہوکر حملہ روکتے ہین یا جو
افغانون کی خصوصیت قومیت وغیرہ ذہبیت سے کافر کہلاتے اور گنبیر وغیرہ کے مسلمان کردی ہین اور فی الحال غزن خان یوسف
زئی سردار ابھی اونکے درپی ہی اور قاشقار اور چترار کی طرف سے بھی متواتر اوپر حملہ ہوتے ہین مگر مغلوب عام نہین ہوئے اسقدر کہ
بڑی ہوشیاری پیدا کی اونکے مستعد سپاہی ہوتے ہین اونکا اسلحہ ایک کمان ہے ساڈھے چار فیٹ لمبی اور اوسکی زہ چرمی ہوتی اور سبک تر
چوب خدنگ اور اسکا پیکان جسپر لوہے کا سوسمبہ ہوتا ہی اور اس آہنی سوسمبہ پیکان کو بعضے وقت زہر کی پان دیتے ہین اپنی ترکش مین اپنی رہا
تیر کمان کو شائٹ مونڈھی کہتے ہین ہمیشہ ترکش مین رکھتے ہین اور تیر چلانے مین ایسی مہارت ہوتی ہے کہ ایک گھنٹہ مین
تین چار تیر علیحدہ علیحدہ انگلیون مین پکڑکر چھوڑتے ہین اور اونکا نشانہ مارنا اور کام کرنا بہت اکثر کامیاب ہوتا ہے
اور ایک کٹار بھی ہوتی ہے اور ایک طرح کا چھوٹا دوسری طرف کمر کی باندھتے ہین اکثر اوقات پنہری آگ نکالنی کی معہ ایک پلیتہ
جو کسی درخت کے پرست سے بناتے ہین پاس ہوتا ہی بندوق کا کام بھی اب افغانون نے سیکھ لیا ہے ورنہ اسلحہ آتش بار اس
قوم مین بمثل پرانے وقت کی قومون کے نہین ہے بعضے وقت اپنے مخالفون پر حملہ کرنیکو واسطے دور تک جاتے ہین اور اس کام کو وہ
لائق ہین کیونکہ چالاک اور سبک ہوتے ہین جب بھاگتے ہین تو کمان کی زہ ڈھیلی کرکے کمان سمیت کو دونی کی مدد لیتے ہین اور اوسکے
ذریعہ سے دور تک کود جاتے ہین دولتمند لوگ لڑائی کے وقت اپنا سب سے اچھا کپڑا پہرتے ہین اور بعضے سیاہ ڈوری جسمین
خرمہرہ منسلک ہوتے ہین سر پر باندھتے ہین اور ہر ایک خرمہرہ جو اوس ڈوری مین ہوتا ہی ایک مسلمان
لشی کی علامت ہے یعنی جتنے خرمہرہ ہونگے اتنے مسلمان اوس کافر نے مارے ہونگے وہ خرمہرہ فی مسلمان مارنیکی
علامت ہی اور اسیطرح ایک پٹی بطور کمربند کے باندھی جاتی ہے اور اوس مین ٹلی یا زنگولہ لگاتے ہین اور وہ بھی علامت
ہے فی ٹلی ایک مسلمان مارنیکی لڑائی پیدا ہوتے ہوئے گاتے ہین اور اس جنگی کیت مین چرخی ہی چرخی ہی

مہارچ کے لفظ بہت آتی ہین اور جب دشمن سامنی ہوا تو سب اشپلک یعنی سینٹی مارتی ہین اور ایک گانا گاتی
ہین جسمین یہہ کلمہ بہت آتی ہین اوشرو اوا اوشرو ایسی وقت مین سب مخالفون کو قتل کرتی ہین الا کوئی
مسلمان بہی بچ کر کسی کافر کے سینہ پر بوسہ دینی کی موقع تک پہونچ جاوی تو محفوظ رہسکتا ہی الا اگر کوئی کافر
حسب رسم ملک خود لڑائی مین مغلوب ہوکر مسلمان کے سینہ پر بوسہ دیوی تو بہی قتل سے نہین بچتا انکی لڑائی دلاورانہ
ہی مگر استقلال کامل نہین رکہتے مسلمان کشی کی ترغیب کی واسطی بہت کچہہ رسمیات فخریہ کیجاتی ہین جبتک مسلمان کو
کوئی جوان کافر نہ مار لیوی تو وہ کیئی باتین نہین کرسکتا سر سی برہنہ رہتا ہے اور تیوہار اور شادی اور ضیافت مین اوسکو
پشت پیچہی ہاتہہ کرکے کہانا دیتی ہین اور اپنا تبرزین ناچ کے وقت سر پر نہین پہیر سکتا جن کافرون نی مسلمانون کو قتل کیا ہی اپنی
دوست اونکو اس فخر کے حصول کی مبارک دیتی ہین اور اوس وقت سی بعد اونکا حق ہے کہ ایک چہوٹی ٹوپی سرخ اونکی سر پر
رکہین اور نومی ناتہہ کی ناچ پر ہر ایک مسلمان کش کافر ایک پگڑی باندہتا ہی جسکی بیچ ایک خوش شکل طایر کے پر رکہتی ہین اور
جتنی مسلمان جسنی ماری ہون اتنی پر رکہتا ہی اور اپنی کمربند مین اوتنی ہی ٹلی لگاتا ہی اور اوسکی دختر اپنی سر مین خرمہرہ وغیرہ گوندواتی ہے
اور جنہون نی بہت مسلمان ماری ہون اونکی دروازی کی سامنی ایک بڑی بلی چوبی نصب کرتی ہین اور اوسمین چہید کرکے جتنی اوسنی مسلمان
شہید کئی ہون اوتنی میخ اوسمین لگاتی ہین اور اگر مسلمان کو زخمی کیا ہو تو ایک حلقہ بطور انگوٹہی اوسمین رکہتی ہین جب لڑائی مین
کسیطرح کوئی مسلمان پکڑا جاوی تو اول اوسکو قید رکہتی ہین اور پہر ایک بڑی ضیافت کی تیاری کرکے اوس مسلمان قیدی کو
انتظام اور شادیانہ کی ساتہہ قتل کرتے ہین یا اپنی بڑی بت کی پاس لیجاکر بطور قربان شہید کردیتی ہین بعضی وقت مسلمانون سے صلح کرلیتی
ہین جتنا عجیب دستور اون کی لڑائی کا ہے وتنا ہی عجب دستور اونکی صلح کا ہی ایک بکری کو مارکر اوس کا دل
بہونتی ہین اور اوسکو آدہا خود دانت سی کاٹتی ہین اور دوسرا نصف مسلمان کو دیتی ہین اور دونو فریق پہر
دل کی جگہ کو دانت لگاتی ہین اور بعد اس رسم کے پہر صلح پختہ ہوجاتی ہے اگرچہ بباعث ہمیشہ لڑائی کی مسلمانون
کی ساتہہ اونکی سخت دشمنی ہے اور کافر لوگ سنگدل قوم ہے مگر اکثر اوقات مہربان اور بلا نقصان ہین اور خوش
مزاج آزاد مخلوق ہی مسلمانون پر بہی مہربانی کرتے ہین جب مہمانون کی طور پر رکہین +

تجارت

کافر لوگ سوداگری کی شوق نہین رکہتی بلکہ ایسی مخلوق ہے کہ باہر کے ملکون سی اونکو کچہہ واقفیت نہین ہے اپنی ہمسوانہ

ممالک سے باجوڑ اور کونڑ اور قاشقار اور بدخشان کا نام جانتے ہین مگر اونکی ماہیت سے واقف نہین اپنی ملک سے روغن زرد و پنیر مادہ گاو اچھی بکری بربری اور کرک یعنی پشمک برعکس سے کابل مین عمدہ پشوبنتے ہین اپنی ملحقہ علاقہ جات افغانستان مین بیچتے ہین اور غلام اور کنیز کافری بھی فروخت کو واسطے آتے ہین اور افغانستان شمالی مین کافرون کی ملک کا تحفہ بھی ہے گرچہ اپنی اولاد کو کافر مسلمان کو ہاتھ نہین فروخت کرتے مگر احتیاج کے حالت مین ہاری یعنی ادنی فرقہ سے آدمی بطور غلام بھیجدیتے ہین دوسری جگہ کافرستان سے چوری کرکے یا اپنی مخالف کے قوم سے زوری پکڑ کر بھی بھیجدالتے ہین کافری کنیز کا قدر بسبب حسن خداداد کے بہت ہے اوسکی سن کا حسن اور جوانی پر ہے اس لحاظ کو خیال مین رکھکر ایک سو سے دو سو روپیہ تک فروخت ہوتی ہین مذکر غلام اس سے بہت ارزان ہین مادہ طبعی انکا تربیت پذیر ہوتا ہے گرچہ اپنی ملک سے وحوش کی طرح آتے ہین مگر نوخیز آدمی تربیت کی زور سے جلد عقلمند اور خوش اخلاق سلیقہ دار ہوجاتے ہین خصوص نوخیز کافری عورتین افغانستان مین جسکا ہاتھ بطور غلام آتی ہین اپنی کدبانو سے زیادہ جوہر دکھاتی ہین باہر کے ملک سے کرباس جاوی تو کافرستان مین زیادہ فایدہ ہے خصوص سرخ رنگ کا کرباس گویا اونکے آگے کمخواب ہے اور نمک کی خرید مین دوچند روغن زرد دیتے ہین اور خرمہرہ وغیرہ اشیا بنجارہ کی وہان بہت خواہش ہے مگر باہر کا تجارہ بدون ذمہ واری کسی کافر معتبر کے بیخطر اونکی ملک مین نہین جاسکتا ۔

○

فہرست بعض الفاظ زبان کافری مع ترجمہ اردو

لفظ کافری	ترجمہ اردو	لفظ کافری	ترجمہ اردو	لفظ کافری	ترجمہ اردو
ایمر	خدا	داء	پہار کوہ	گاء	بیل نرگاو
آو	پانی آب	ڈرنکو	جای رقص ولہو وطرب	گدا	گدہا خر
آئے	آگ آتش	ڈلو	آسمان	گل ملہ	دریا
اچیمہ	یخ	دنیا	دنیا	گلولہ	میدان دشت
ازہ	تالاب حوض	ڈوگم	اللہ خدا	گوا	کہوڑا اسپ
استری گا	مادہ گاو	دیپراز	میوہ	ماس	چاند ماہ
اشٹن	درخت	ڈامو	ہوا باد	مہیار	بادل ابر
اشتنے	تر	ڈپلا	پسر بیٹا	ناٹ	ناچ رقص
بورہ	بہای برادر	ڈپلی	دختر بیٹی	واش	برسنا بارش
پتال	زمین	زم	برف	والی	گوسفند
پشکا	چوپان	زوان	زمستان	وستمک	بہار ربیع
پولک	بجلی برق	سوسی	بہن خواہر	وسرو	بکری بز
تارہ	ستارہ	سوی	سورج آفتاب	وسونٹ	تابستان
تپے	گرم	سہی	شیر	یز	سبز
ترکمیاس	گرجنا رعد	شانٹ مونڈی	تیر وکمان	یوز	سردی
تن	سگ	شوری	خزان تیرماہ		
چندا	صحرا	شول آ	نہر		

تیسرا حصہ

تاریخ و حالات خاص ضلع بنون کے بیان مین

تمہید

واضح ہو کہ بنون شروع عملداری سرکار سی ایک تحصیل متعلق ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی چلا آتا تہا ماہ جنوری ۱۸۶۱ء کو ضلع لیہ ٹونک بجای اوسکی بنون علیحدہ ضلع مقرر ہوا اور چار تحصیل اس ضلع کی متعلق کی گئین اول تحصیل بنون دوسری لکہی مروت تیسری عیسی خیل چوتہی میانوالی اور چونکہ زمانہ ماضیہ مین بعہد عملداری افغانی و سکہان یہہ ہر چہار پرگنہ بجای خود علیحدہ علیحدہ ضلع سمجہی جاتی تہے اور انکا آپسمین قبل از سلطنت انگریزی کچہہ اشتمال یا تعلق نہین رہا بلکہ ہر پرگنہ مین جدا جدا قوم بہ اوقات مختلف آکر قابض ملکیت ہوئی اور راہ رسم و رواج سکنہ ہا ہر ایک پرگنہ مغایرت تام رکہتا ہے اسواسطی تاریخ خاص کن ضلع کی ایک سلسلہ مین لکہنی سی مطلب فوت ہوتا تہا بدین نظر اس حصہ کے پانچ باب پر تکمیل کی گئی۔ پہلے چار باب مین ہر چہار پرگنہ کی تاریخ خاص اور پرگنہ دار اقوام سکنہ کا شجرہ نسب و تاریخ اور کیفیت پرگنہ درج ہوئی پانچوین باب مین تاریخ عام اور اذکار جو بطور کلیات کل ضلع کے متعلق تہی لکہی گئی اللہ

جغرافیہ

یعنی سطح زمین کا بیان اس موقع پر ابتدا مین کیا جاتا ہے۔ اس ضلع کے مغرب مین کوہ وزیری جو حدود سلطنت سی باہر ہے مشرق مین سرحد ضلع شاہ پور علاقہ مٹہہ ٹوانہ اور کچہہ ضلع جہلم تحصیل تلہ گنگ شمال مین مغربی حد سے لیکر کنارہ راست دریای سندتک علاقہ کوہ خٹکان متعلق ضلع کوہاٹ اور کنارہ چپ دریای مذکور سی کچہہ حد علاقہ مکہڈ ضلع راولپنڈی کے ملتی ہے جنوب مین ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کے حد واقع ہی طول مین مغرب اوس موقع سی لیکر جہان رود کرم پہاڑ سی میدان پر نکلتا ہے مشرق مین حد ضلع شاہ پور تک ۹۰ میل اور اوسط عرض شمالا و جنوبا کچہہ اوپر ۴ میل کل سطح اسکی تین ہزار چہہ سو گیارہ میل مربع ہی بموجب انسان شماری ۱۸۵۴ء جملہ دو لاکہہ چہتیس ہزار دو سو اٹہاون آدمی بستی ہین جسکی حساب سی فی میل ۶۵ آدمی کی آبادی پڑتی ہی اس ضلع کا بڑا حصہ جسمین تین پرگنہ بنون خاص لکہی مروت عیسی خیل واقع ہین دریای سندسی مغرب کو پہاڑون سی گہرا ہوا ہی خصوص درہ تنگ جو عیسی خیل اور

لکہی مروت کی حد پر رود کورم شارع عام کے نزدیک ہی اوس جگہ سلسلہ کوہ خٹکان و کوہ شیخ بدین کی ملحق ہوتا ہی
بنون اور مروت کا پرگنہ پہاڑون کے حلقہ مین بطور دون اونچی جگہ سی مدور میدان معلوم ہوتا ہی دوسرا
چہوٹا حصہ دریای سند سی جانب مشرق واقع ہی قبل از ماہ جنوری ۱۸۶۱ء متعلق ضلع لیہ تہا جب وہ ضلع شکست ہوا تو تحصیل
میانوالی شامل ضلع بنون کی گئے اس پرگنہ کے حصہ جنوب و مشرق مین تہل اور شمال مین سلسلہ کوہ سکیسر سی اوتر
ناہموار زمین مغرب مین دریای سند ہی گرچہ بنون کی ضلع کا بڑا عظم پہاڑون سے روکا ہوا ہی مگر کل آبادی اور مزروعہ رقبہ
اوسکا سوای علاقہ بہنگی خیلان میدان پر واقع ہی سب سی اول قسم کی زرعی اراضی پرگنہ بنون مین ہے جسمین سیرابی رود
کورم کے سبب سی اعلی قسم کے پیداوار حاصل ہوسکتی ہی لکہی مروت کی شرقی اور جنوبی حصہ مین اور بنون کی پرگنہ مین
تہل وزیران احمد زئی کی ریگستانی زمین ناہموار ہی جسمین زراعت گندم و نخود اول قسم کے افراط سی پیدا ہوتی ہی
اس ریگ کی تاثیر بموسم گرما تابش آفتاب مین گرم اور شب کو ہوا خنک ایسی سردی چلتی ہے جو سخت زمین والونکو کم
نصیب ہوگی پرگنہ عیسی خیل دریای سند کے کنارہ راست پر واقع ہی شرق مین دریای مذکور مغرب و شمال مین سلسلہ کوہ
خٹکان و کوہ میدان جنوب مین علاقہ پنیالہ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان شکل اس پرگنہ کی بسبب کم عریض اور زیادہ طویل اور
خم دار ہونیکی جنوباً و شمالاً طول مین بطور کمان کے معلوم ہوتی ہے اوس کمان کی گوشہ شمالی سے ساتہہ کالا باغ کی اوتر
کو علاقہ بہنگی خیلان ترکش کے بطور فالتو لٹکایا گیا ہے زمین قابل زراعت اس ضلع کی سوای تہل پرگنہ بنون و مروت
اور تہل علاقہ میانوالی جو بدون بارش کے ہمیشہ زراعت نہین دیتی قریب کل کی آباد ہے *

صدر مقام

اس ضلع کا گوشہ مغربی مین کوہستان وزیری غیر حد سی بفاصلہ پانچ میل واقع ہی اور بسبب سرحد غیر ملحق ہونیکی
بنظر انتظام ملک داری کی یہہ موقع صدر کے واسطی اچہا ہی رود کورم چہاونی سی تہوری فاصلہ پر شمال مین بہتا ہے
اور نالہ کجکوٹ بطرف مغرب تخمیناً ایک میل جنوب رو جاری ہی صدر بنون سی تخمیناً ۱۳ میل کے فاصلہ پر حد سلطنت سی
باہر جانب جنوب مغرب کو جہوکتا ہوا پوست جانی خیل سے اوپر کوہ گبر سمندر سی ۶۳۷۸ فٹ اونچا پہاڑ جسپر بموسم زمستان کچہہ
برف بہی پرتی ہی دکہلای دیتا ہے گبر بزبان پشتو قبر کو کہتی ہین اس کا نام گبر اسواسطی ہی کہ بصورت قبر ماہی پشت ہوکر بیچ
سی اونچا اور مشرقی مائل جنوب و مغربی و شمالی جانب سی بطور سلامی قبر کے نیچا ہوتا گیا ہی اس پہاڑ کی حصہ شرقی پر قوم بیٹنی

اور غربی پر شیرانی خیل مسعود وزیری قابض ہین بنون کی شمال مایل مشرق کوہ کافر کوٹ سطح سمندر سے ۷۷۰۰ فٹ اونچا دور سے بصورت قلعہ دکھلای دیتا ہے

آب وہوا

صدر مقام ضلع کی قابل تعریف نہین ہے بسبب نشیب اور زمین جانب بطور حلقہ پہاڑ کے روک ہونیسے ہوا کی آمد خاطر خواہ نہین ہوتی باوجود سرسبز و سایہ دار علاقہ ہونیکی قلت ہوا کی باعث سے گرمی شدت سے پڑتی ہے یہانتک کہ مقیاس الموسم یعنی تھرمامیٹر مین پارہ ۱۰۰ درجہ تک پہونچ جاتا ہے مگر صبح و شام کی ہوا خوری ہا کردہ سرسبز اور شاداب علاقہ کی سبب سے فرحت افزا ہی خصوصہ موسم بہار مین سبزہ شکوفہ و نکالہ طرف بیشمار باغ نظر آتا ہے زمستان مین سردی کرسی نابستان سے کہیں سبقت لیجاتی ہے پانی گرم زمستان مین صاف اور برسات کے موسم مین اکثر سیلابون کی آنیسے میلا رہتا ہے تاثیر اس پانی کی ہاضمہ کی مخالف بتلاتے ہین اور جو یالون کی رستی کہنونسے ہوکر شہر کو آتا ہے اسکی ناقصی مین تو شک نہین ہے اس پانی کی تاثیر سے آدمی اس علاقہ کی اکثر زرد رنگ اور کم خون معلوم ہوتے ہین موضع ممہ خیل سے نیچے جاکر بسبب ناجاری نالہ نمکین موسوم کاشو اس کو رم کا پانی ایسا خراب اور شور ہوگیا ہے کہ استعمال اسکا مضر انسان ہے رود توچی کا پانی جسکو علاقہ مرورتمین رود گمیلہ کہتے ہین واسطے تندرستی صحت انسان بہت مفید ہی اوس نالہ کی پانی ذرہ سرخ رنگ مضبوط قوی ہیکل ہوتے ہین اس ضلع کے حد جنوبی مین صدر مقام سے ۴۵ میل گوشہ جنوب و مشرق کوہ شیخ بدین خواہ غوندہ جو سطح سمندر سے ۴۰۴۰ فٹ اونچا ہے بموسم گرما انگریزون کے ملجا ہوتی ہی یہہ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان اور بنون کی وسط مین ذرہ پنیر وسی مشرق واقع ہی گرچہ بسبب قلت پانی اور کمی درختان نہایت درروق خشک ہی مگر بباعث اونچا ہونیکی سرسبز رہتا ہی اور اکثر ہوا جنوبی اس ورشور کی چلتی ہے کہ اوسکی ناگوار سندت سے اونچی جگہ ہوا خوری کی برداشت بہتیت نہین کرسکتی مگر تاہم گرمی کی سختی سے محفوظ رہتی کرد واسطے اکثر صاحبان انگریز خصوصہ میم والی ہر سہ اضلاع قسمت ڈیرہ جات سے دران ماہ جون سے ماہ ستمبر تک جمع رہتی ہین سوا اسکی باقی پہار متعلقہ ضلع ہذا بی رونق اور گرم ہین مگر ملحق الحدود اس ضلع کے کوہ خشکان کی وہ شاخ جو پرگنہ عیسی خیل سے مغرب کو واقع ہی اوسکے سر پر میدان نام جگہ سمندر سے ۵۶۴۴ فٹ بلند خوش ہوا اور صحت افزا ہی اور نیز پرگنہ میانوالی ہی بگوشہ مشرق و شمال کوہ سکیسر ایک عمدہ اونچا پہاڑ سرد اس لایق ہی کہ وہان کچھہ آبادی کیجاوی +

معدنیات مین سے

مقام کالاباغ کان نمک لاہوری دریای سندکی ہاز و راست والے پہاڑ مین واقع ہی جسکی منڈی فروخت بمقام ماڑی کنارہ چپ یا مرکز

پہاڑی اور بہت فراط سے نمک حاصل ہوتا ہی کالاباغ کے متصل ایک سیاہ رنگ کی مٹی ہی پہاڑی بنتی ہے اور تحصیل عیسیٰ خیل علاقہ مین شورہ بھی ہوتا ہی کالاباغ سے جانب جنوب و مغرب سلسلہ کوہ کے اندر کان کوئلہ جگہ جگہ ملی ہی جو اکثر بوٹ اور ریلوی کی کارآمد چیز ہے علاوہ اسکے تاہنوز کسی مفید عام چیز کی معدن نہین معلوم ہوئی مگر کوئلہ معدنی بھی کم ہین +

ندی اور نالہ

اس ضلع کی حصہ شرقی مین بین مد تحصیل میانوالی اور عیسیٰ خیل کے دریاے سند یا آباسین شمال سے جنوب کو بہتا ہی اس دریا کے قہاری منبع ملک قلماق کی کوہستان ہین اور یہہ ہی دریاے ہند ہستان اور افغانستان کی حد فاصل ہی جب اس ضلع کی سرحد شمالی علاقہ کوہ ہی قصبہ کالاباغ کے نیچی جنوب کو مین میل کلمتا ہی تو دریاے مذکور بیچ میدان اور فراخ موضع مانی کے پہنچ ہوتا ہا بین پہاڑ کے بین جو عیسیٰ خیل جو کنارہ مغربی پر اور قصبہ میانوالی جو شرقی ساحل پر ہی بفاصلہ ۱۲ میل کچے یعنی خام زمین کھلاتی ہی بعد کو اس پر بیوسم گرما پانی دریا کا اثر ہو نچتا ہی اور اس فراخ موضع پر دریا چندنالہ ہو کر بہتا ہے گو اوسکی بڑی دار کسی نہ کسی طرف تمام رہتی ہی اوان نالون کی بابین بطور جزیرہ خورد کی قطعات زمین مرروعہ وغیرہ مرروعہ اکثر واقع ہین موسم طغیانی دریا کی بعد کسی جگہ سے یہ دکسی جگہ سے آنا معلوم ہوتی ہے یہہ متفرق نالی قصبہ عیسیٰ خیل سے ۶ میل نیچی جاکر بسبب مغربی جانب پہاڑ جانیکو راہ نہ شمال ہو جاتی ہین جہان طے کرنے تہوڑی سی مغرب کو ہی مڑ کر پھر پہیل جاتی ہو اور طغیانی کے وقت اکثر اراضیات میل دال جانیسے فایدہ اور بعضی جگہ پر اکثر نقصان پہونچاتا ہی +

رود کورم

ایک پہاڑی نالہ کورم سفید کی جنوبی جبہہ سے نکلکر نواح ازیوب اور مقام پیوار کے متصل سے گذر کر قوم خوری کی مسکونہ علاقہ کورم کو جبکی وجہ تسمیہ یہہ ہی نالہ ہی سیراب کر کے علاقہ بنگش اور وزیران درویش خیل کی پہاڑی ملک سے جنوب مایل شرقی رہتا ہوا علاقہ بنوان سے مغربی سرحد سے نکلکر میدان سید امشرق ذرہ مایل جنوب جاری ہی اور اکثر پرگنہ بنوان اور جزو علاقہ مروت و عیسیٰ خیل کو سیراب کرتا ہوا دریاے سند مین قصبہ عیسیٰ خیل سے بفاصلہ ۵ میل کونہ مشرق جنوب جاکر داخل ہوتا ہی یہہ نالہ اس ضلع خصوص پرگنہ بنوان کو زرخیزی کیواسطے جگہ اکسیر کہتا ہی رود کورم مین اندر کوہ مقام زرلوم کے نزدیک ایک دوسرا نالہ موسوم کینیتی شامل ہو کر پانی کو افزود کرتا ہے اس نالہ کا سرچشمہ جدران مین واقع ہے جہان اسکو تشمل لہتی مین اور ملک خوست سے ہو کر آتا ہے +

دوسرا توچی

نالہ توچی جو کوہ خروٹی علاقہ اورگون اور کوہ برمل سے نکلکر نواح مرغہ اور علاقہ ڈور سے اگر ملک بنون کی مغربی سرے سے سیدھا مشرق رو پہاڑ موسوم تنگہ توچی سے باہر نکلکر داخل حدود پرگنہ و ضلع بنون ہوتا ہے اس نالہ سے صرف پتہ مارکزئی و نوڑ اور قوم بکا خیل وزیران کی اراضیات سیراب ہوتی ہین اور بند ہیمل سے زمین لنڈیڈاک کو بھی پانی لگتا ہے اوس سے نیچے سیرابی زمین کے کام نہین آتا مگر علاقہ مروت مین جہان نالہ کا نام گمیلہ مشہور ہے مخلوق کے پینے مین اکثر مستعمل ہے اور قصبہ لکھی مروت سے ۳ میل مشرق رود کورم سے شامل ہوجاتا ہے سوائے انکے گرچہ علاقہ مروت کے مغربی حصہ مین کس تنکر اور علاقہ بنون مین مابین رود کورم و توچی کس باران جو کوہ شیر آتلہ سے آتا ہے و دیگر چند خشک کس واقع ہین مگر بسبب نہ پہونچانے فائدہ سیرابی اونکا ذکر لاحاصل ہے ۔

باب اول

حال قوم بنوچی و پرگنہ بنون

ذکر اسمیت و ولدیت شیتک و جا سکونت اولین

جد اعلی قوم بنوچی کا مسمی شاہ فرید معروف شیتک بیٹا ککئی پوتا کرران کا ہی ذکر اصلیت و قومیت کرران کا اس کتاب کی دوسری حصہ کے چوتھی باب مین کیا گیا ہی مولد اصلی اس قوم کا کوہ شوال شاخ کوہ سلیمان ہی جہان اب بہی ککئی میلہ ایک موقع کا نام مشہور ہی اوس جگہ ککئی کے گہر تیسری زوجہ سی یہہ شخص پیدا ہوا والدہ اسکی بوقت تولد مرگئی باپ نی نام اوس کا شاہ فرید رکہا چہوٹی عمر مین بسبب ناموافقت شیر دیگر عورات بہت بیمار ہوا تب اوسکو بفہمائش حکما شیر خرما پلایا گیا جس سبب سی شیر تک کی نام پر معروف ہو کر کثرت استعمال و اختصار زبان پشتو شیتک مشہور ہی بعد سن بلوغت شیتک و پہلی زوجہ سی جسکا نام مسمات بانو بیان کرتی ہین دو فرزند مسمیان گیوی و سورانی پیدا ہوئی جنکی نسل کو بسبب اسمیت والدہ مجمعاً بانوزی اور عوام پشتون بنوچی کہتی ہین جو بسبب اختلاف زبان ہندی بنوچی مشہور ہین

وجہ تسمیہ بنون

غالباً اس ملک کا باسم بنون وہی عورت ہی اور اوسکی اولاد معروف بنون زی کی آباد ہونیسی اس علاقہ نے بلفظ بنون تسمیہ پایا کیونکہ قبل از آبادی قوم بنوزئی یہہ ملک نامزد بہ بنون نہین تہا بلکہ جب یہہ قوم اس ملک مین آئی تو اس علاقہ کو ڈہنڈ بمعنی نشیب بولتی تہی گو بعض سن رسیدہ آدمیونکی یہہ روایت ہی کہ کسی ہندو راجہ مسمی سترام قبل از ظہور اسلام سکنہ ملک ہذا کی دختر مسماۃ بانو تہی جسکو باپ نی مسمی دہنی نام اپنی ملازم پہلوان کی ساتہہ بیاہ دیا اور اوس عورت نی اس حقارت کی سبب سی بددعا کی جسکی پذیرائی سی بظہور قہر الہی ببارش سنگی و ژالہ یہہ ملک اور اوسکی سکنا تباہ ہوگئی اوس واردات کی سبب سی اوس راجہ کی دختر کے نام سی یہہ ملک نامزد بہ بنون ہوا الا چند دلایل سی آخر الذکر روایت ضعیف معلوم ہوتی ہی شیتک مذکور کی دو منکوحہ اور بہی تہین جنمین سی ایک کی شکم مسمی دور پیدا ہوا جسکی نسل کا ذکر دوسری حصہ کی چہارم باب مین کیا گیا اور تیسری زوجہ سی مسمیان حیلم و ہویدہ ہوئی جنکی اولاد بہت کم ہی +

مختصر حال قابضان سابق

واضح ہو کہ زمان ماضیہ کی اہالی سکونت اہل ہنود اور کریک یعنی یونانیون کے صداقت کہنہ دسکہ ہا مروجہ اوس وقت سے جو فی الحال کہنہ رات سے ملتے ہین بخوبی ثابت ہی ہین فی پختیم خوچند جگہہ پورانی کہنہ رات ہین جنمین سے بعضون کی بنیاد بطور قلعہ اور جو کی اور شہر و دیہات کی طرح معلوم ہوتی ہے دکھائی ہین خصوص ایک پورانی عمارت کے نشان تودہ خاک موسوم اکرا متصل موضع گگی و بہر ہیچ پایا روں طرف دستک عمارات کہنہ کی علامت دیکھی جاتی ہین موجود ہین اور اس اکرا سے جو سکہ جات کہنہ نکلتے ہی اوس سے سلطنت اہل کریک و حکومت ہنود جنکی مضروبہ وہ سکے ہین ثابت ہی ایسی تو ہوتی ہی کہ تا سلطنت سبکتگین و شروع عملداری سلطان محمود غزنوی تک اس علاقہ مین ایک قوم موسوم بڈہنی جنکا عقیدہ مذہبی مثل ہنود تہا آباد تہی اور چونکہ سلطان محمود کا بوقت حملہ جات ہند بعضی دفعہ اس راستہ گذر ہوتا تہا بسبب مخالفت مذہب اوس قوم اور اوسکے ہمسایون سے جنکی دارالریاست شہر ستراہ موسوم حال اکرا تہا لڑائی کرکے غالب آیا چنانچہ اکرا کے پاس قبر شہیدان اسلامیہ موجود ہین جنکی نسبت لوگ بیان کرتے ہین کہ اوس لڑائی مین کام آئی تہی سلطان محمود کی متعصب سپاہ تہی اوس قوم پر بہت زیادہ تیغ بیدریغ کرتی تہی جو تباہی سے قلیل بچی وہ ملک چہوڑ گئی مشہور ہی کہ اوس کے بعد بہت عرصہ تک یہہ ملک ویران رہا اور جنگل بن گیا تا وقتیکہ سلطان شہاب الدین غوری کی عہد مین قوم جٹہنی و منگل پہاڑ سے اوتر کر اس علاقہ مین آباد ہوئی گرچہ بسبب قلت تعداد قوم اوسنے سارا علاقہ آباد نہو سکا تاہم وہ کوہ سے دریا تک بیچ مین کاٹ کر کچہہ حصہ آبادی کی کری اور باقی غیر آباد ملک کو اپنی بہیڑ بکری کی چراگاہ رکہی +

حال تسلط اولاد بنوچی

قوم جٹہنی و منگل کی سکونت کو اہلاک مین ایک سو پچاس برس کا عرصہ بہی نہین گذرا تہا کہ اونکی آپس مین بے اتفاقی ہوئی اور اوس عہد مین اونکا پیر شیخ شاہ محمد روحانی اسمع سب سے ناراض ہوا کہ پیدا وار غلہ سے عشر یعنی دہم حصہ جو اونکو دیتے تہے موقوف کر دیا تب اوس پیر ذی اولاد نے شتابک سے نسل کنوی اور سورانی بنوری کو کہ شمال سے معہ اپنے فرزند شاہ نیکمین صاحب کے اوس ملک مین بہیجکر اجازت دی کہ قوم جٹہنی و منگل کو خارج کرکے اس علاقہ کو جو اوسوقت موسوم بڈہنڈ تہا اپنے قبضہ مین کرلو اور چونکہ اولاد شتابک قوم وزیر غلبہ سے تنگ تہی اس بات کو غنیمت سمجھکر خانہ کوچ ابدہ کو روانہ ہوئی اور اول آکر رود توچی سے جانب جنوب دامن کوہ آبر سے شمال و غرب مین قیام پذیر ہوئی کہ اب بہی ورغزین کنیوی میلہ ایک موضع کا نام ہی اوس جگہہ سے بصلاح اپنی بہیڑ زادہ کے نوزایان زرتین کہوتر منگا کر اونمین سے ہر ایک کے پر ثابت رکہکر اور ایک کی نصف پر اوکہار دی اور تیسرے کے بالکل سب بال اور پر نوچ کر ہر

سنہ کبوتران کو اپنا وکیل کے ماتہہ قوم ہنی و منگل کی گروہ مین پہیجا پہہ پیغام دیا کہ تم مین سے جو لوگ اب اس علاقہ کو خالی کرکے جلے جاوین تو وہ مثل اس کبوتر پروار کے جیسا یہہ تمہارے ساتہہ ہی اور جاوے گا اپنا مال جائیداد لیکر جاہاں جاوے کوئی مزاحم نہوگا اور جو لوگ توقف جاوین گے وہ بطور اس کبوتر نیم پر کے نقصان جان و مال اوٹہا کر پشیمان ہونگے اور جو نہین جاوین گے تو انکو ہم بہ برکت اپنے پیر کے مثل کبوتر نیم پر کے ذبح ہوکر ڈیرہ ہی زیر کر دینگے یہہ حال کبوتران دیکہکر اوپہ پیغام سنکر آپس مین اونہون نے مشورت کری کہ اگر انسے لڑین تو ہمیں کامیابی نہین ہی اونکو اپنی ہی اتفاقی اور پیر کے دعا سے زیادہ دل بردار کر دیا اور جون کی تون ہی اونکی زیست کو پنجہ مال و نیستی تر پائمال کرنے اور ہر طرح کی تکلیف دہی مین سرگرم ہوئی اور جو اپنی خفیف تعداد مین تہے مغلوب ہوکر زمین جانب آخر فرقہ ہنی و منگل کو مجبوراً ملک چہوڑ دینا پڑا قوم ہنی کچہہ ہندوستان کی طرف جانب سے اور کچہہ معہ قوم منگل کے کوہ منصفیہ سے جنوبی جانب جا آباد ہوئے اوس عرصہ سے اولاشتیاک بنون زمی اس علاقہ مین قابض چلے آتے ہین گرچہ وسطی حصوں قبضہ بلاک ہذا کوئی تاریخ معین معلوم نہین ہے مگر چونکہ قبضہ اس قوم کا بوقت حیات شاہ محمد روحانی جو معصر اور مرید شاہ رکن عالم تہے ہوا ہی اور شاہ رکن عالم اٹہاسی برس عمر پاکر سنہ ہفتصد پنج ہجری مین فوت ہوئے جسکو پانسو چہیتر برس ہوئے تو تقریباً پانچسو برس سے قبضہ اس قوم کا خیال کیا جاتا ہے اور اس امر کی تائید اور دلایل سے بہی ہوتی ہے +

تقسیم ملاک باہم قوم بنوچی

بعد اخراج نسل ہنی و منگل کے اس قوم ذی فہم نے اپنی پیر کے ملاک بنون کو اسطرح آپسمین تقسیم کیا مسمی میری پسر کلان کیوی لہ اولاد کو جنوبی حصہ موسوم حال علاقہ میری موضع لکی کے مشرقی حد تک جو اوسوقت زیادہ تر آباد اور عمدہ تہا دیا کیا اور مسمی نرند دوسرے کیوی کو وسطہ مین زمین نارتک اور اولاد سورانی کو رود کورم سے شمال تہل دبک تک حصہ ملا سورانی کا علاقہ اوسوقت ناقص اور اکثر زرکہنہ معنی بیابہ و جنگل تہا مگر اب سے کامل اور اول قسم کی زمین ہے سورانی کی نہر و خونرک نے ہنجل یا سوکڑ کی دختر سے شادی کری تہی کورم سے جانب جنوب جہان اب تپہ داود شاہ و امندی و ممش خیل ہی اوس دختر کی والد کے ملوکہ ملاک کا حصہ تہا خونرک نے اپنے خسر سے درخواست کری کہ گاؤ کے چمڑے کے برابر ہمکو سر زمین جیسی زمین دوجب اوسنے دینے کا عہد کر لیا تب چرم گاؤ کا باریک نسمہ نکالکر اوس ساری زمین کو گہیر لیا جو اب خونرک کی نسل کے قبضہ مین ہے فی زمانہ اوس پورانی تقسیم کے حلقہ مین جس جس نام کے پتہ ہی کلان مین اونکو ذیل مین لکہا جاتا ہے

جنوب

حصہ اولاد میری

ہر دو پتہ بارکزئی تپہ لورر تپہ ممہ خیل ہر دو تپہ لگی و بہرمہہ

وسط

حصہ اولاد سمی

ہر دو تپہ تپی تپہ منڈان پتہ عیسکی و فاطمہ خیل

شمال و مغرب

اصلی حصہ اولاد سورانی

تپہ منداخیل المعروف تپہ بازید تپہ ولادین المعروف تپہ دہرمہ خیل

تپہ کہوٹی المعروف تپہ حسنی تپہ دلاخیل المعروف تپہ خلعت

جو جہیز مین ملا

تپہ داود شاہ تپہ ممش خیل و آمندی

اسماء تپہ کی قوم مشہور کے نام پر رکہی گئی ہین شجرہ نسب دیکہنی سی پتہ ملیگا ۔

نسب نامہ شاہ فرید مسمّٰی و مشہور شتیک

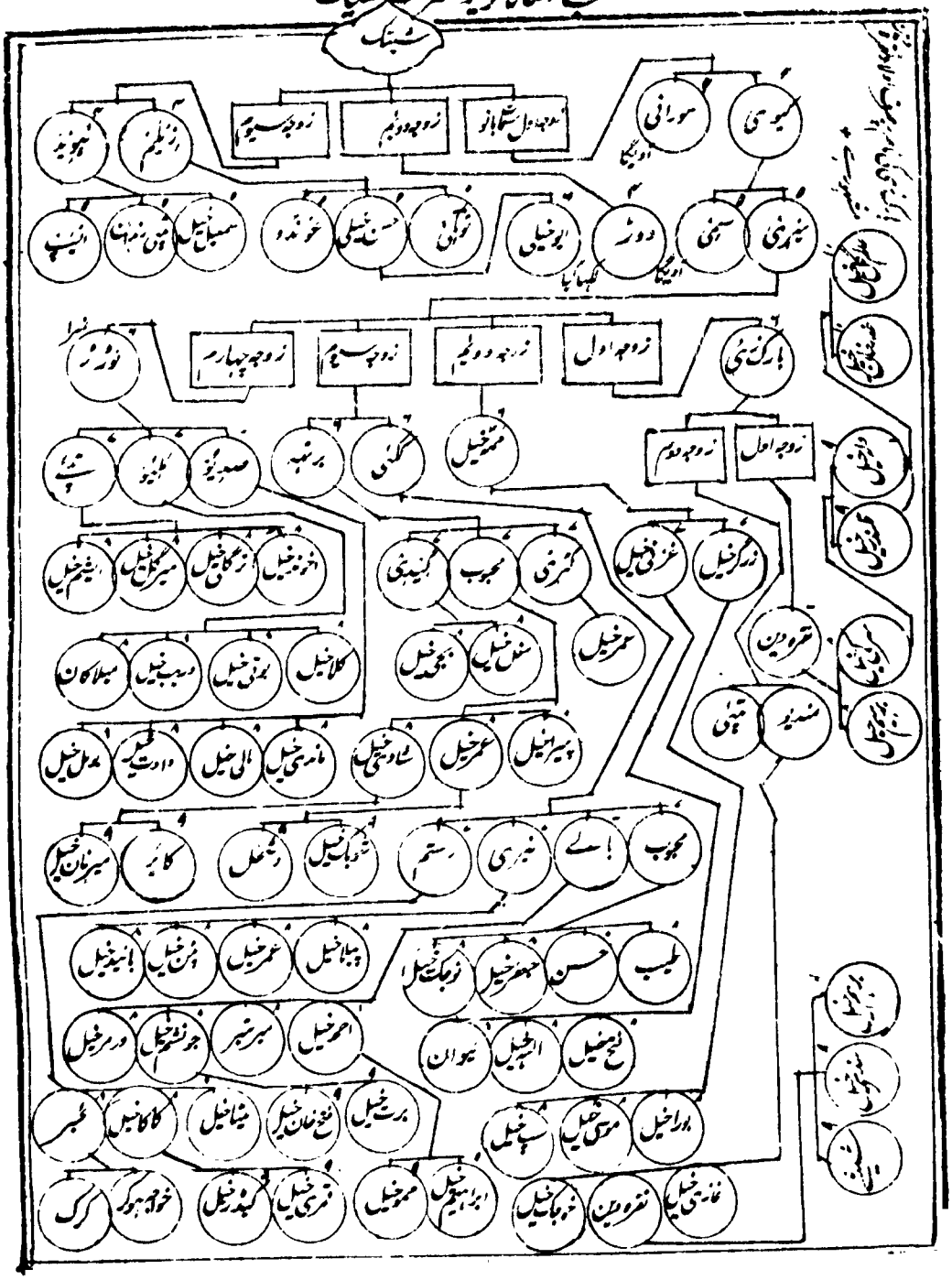

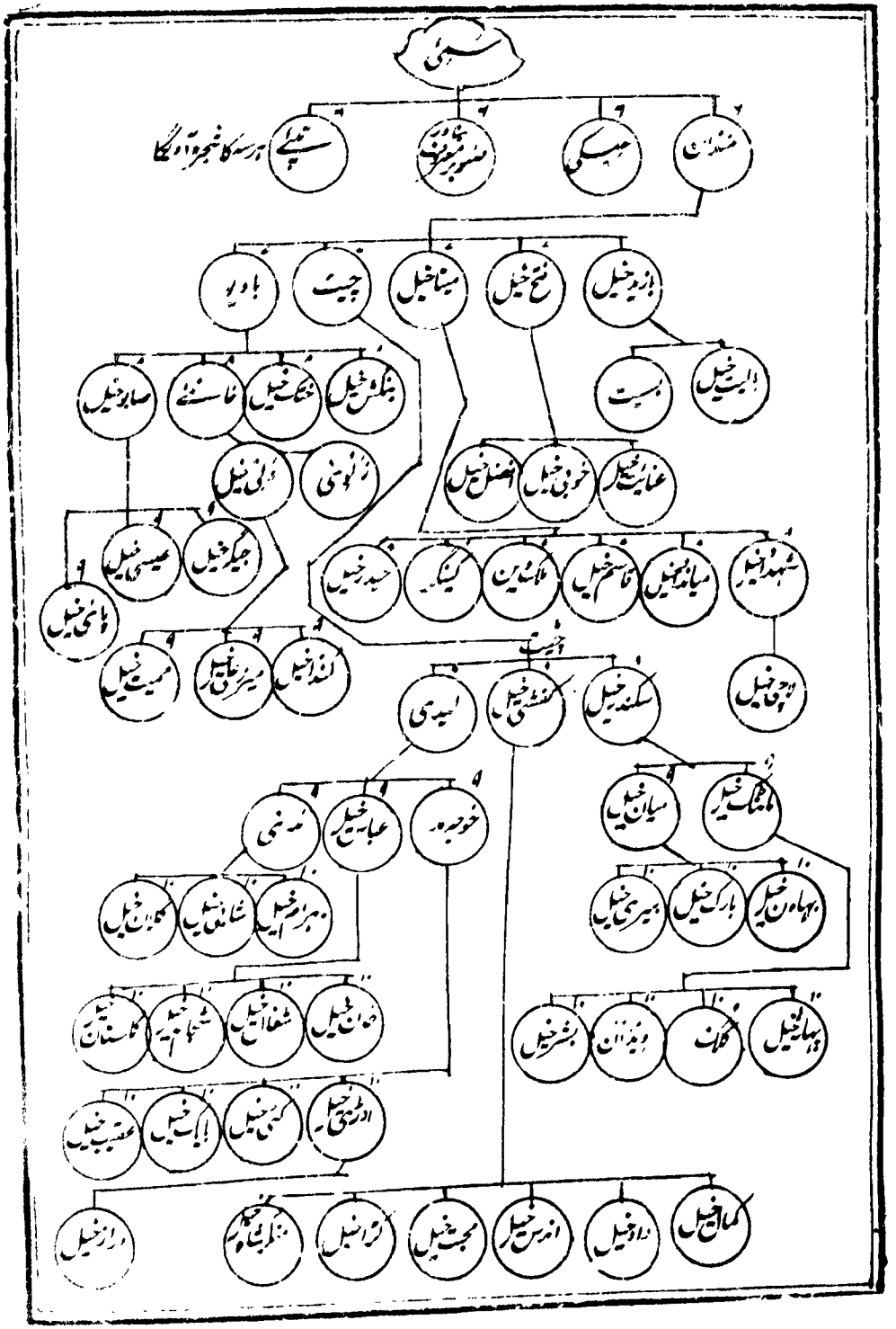
سمی
منڈان
جیسکی
صنوبر معروف
تپے
ہر سہ کا شجرہ آویگا
بازید خیل
فتح خیل
میتا خیل
چیت
بادیو
بسیت
عنایت خیل
خوبی خیل
افضل خیل
بنگش خیل
خٹک خیل
صابو خیل
جیگر خیل
عیسی خیل
پائی خیل
شہدا خیل
میاندا خیل
قاسم خیل
ملک دین
حیدر خیل
چیت
سکندر خیل
کفشی خیل
لیدی
خوجہ مد
عباس خیل
میان خیل
بہاون خیل
بارک خیل
بیری خیل
پہلا خیل
گلک
بشر خیل
کمال خیل
داد خیل
اندس خیل
محبت خیل
دراز خیل

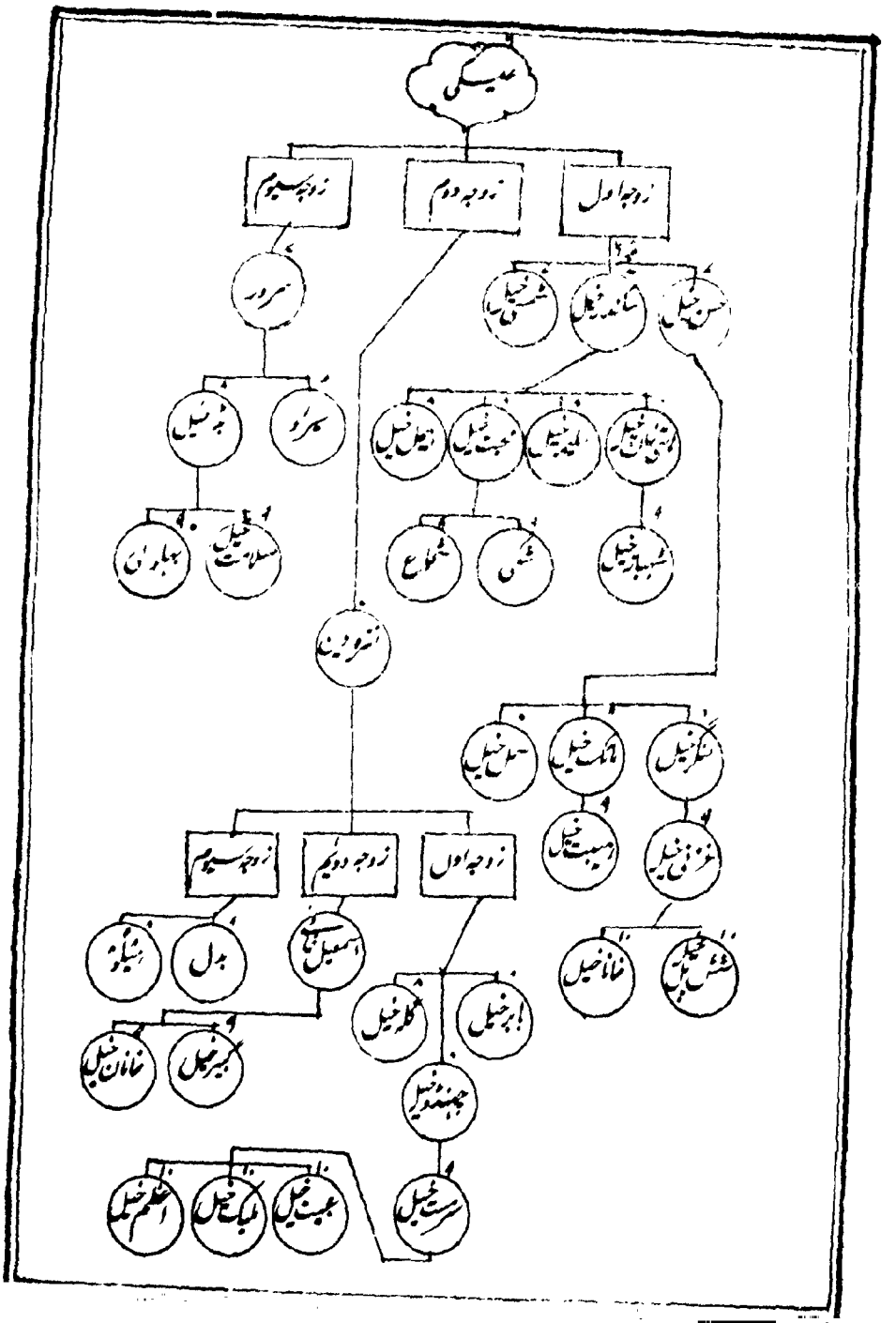
عیسیٰ
زوجہ اول
زوجہ دوم
زوجہ سیوم
سرور
حسن خیل
سکندر خیل
شمسی خیل
سرو
بڈ خیل
سلامت خیل
بہلول
شہباز خیل
شمس
شجاع
نتروین
لنگر خیل
مالک خیل
سہل خیل
غزنی خیل
زوجہ اول
زوجہ دوئم
زوجہ سیوم
بدل
اسمعیل خیل
خانا خیل
بابر خیل
گلہ خیل
کبیر خیل
خانان خیل
سرمست خیل
عجب خیل
ملک خیل
اعظم خیل

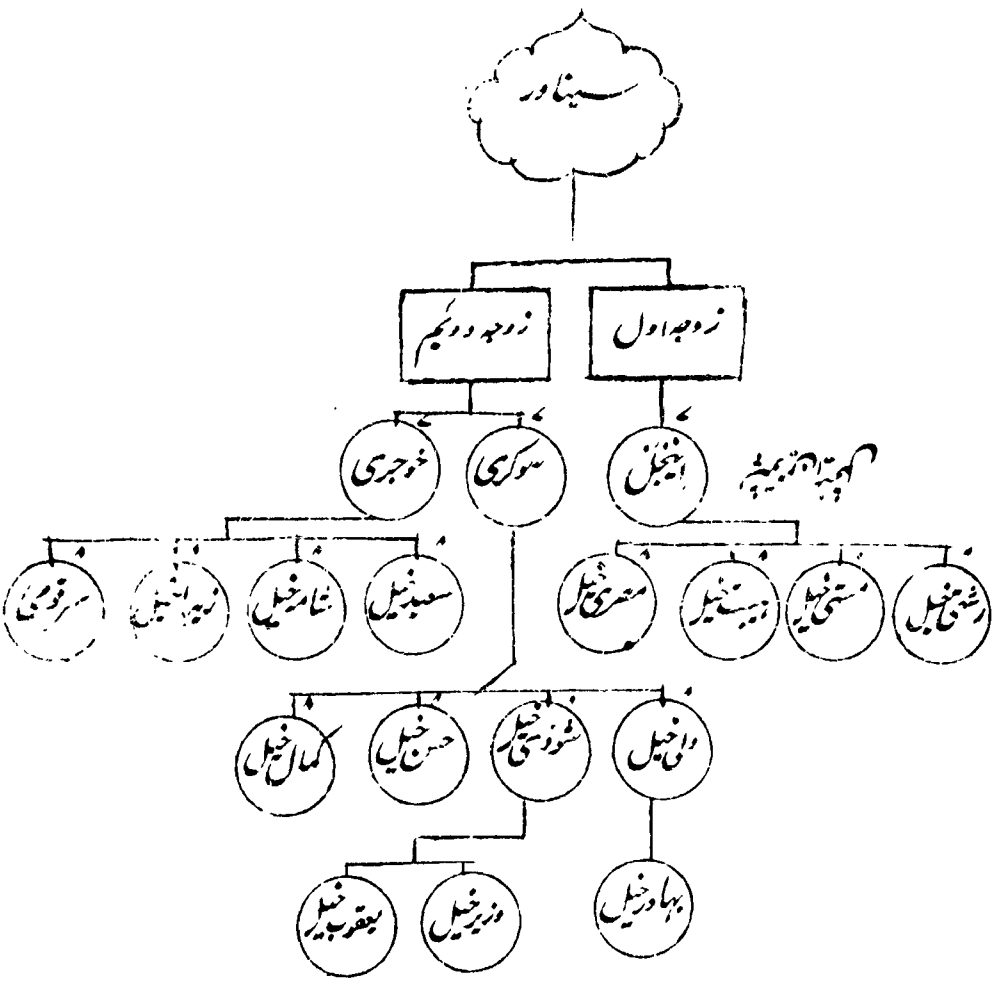
سیناور
زوجه اول
زوجه دویم
اینجل
سوکری
خوجری
رشتی خیل
مستی خیل
هیبت خیل
مصری خیل
سعید خیل
شامه خیل
زیبا خیل
سرقومی
ولی خیل
شوذی خیل
حسن خیل
کمال خیل
بهادر خیل
وزیر خیل
یعقوب خیل

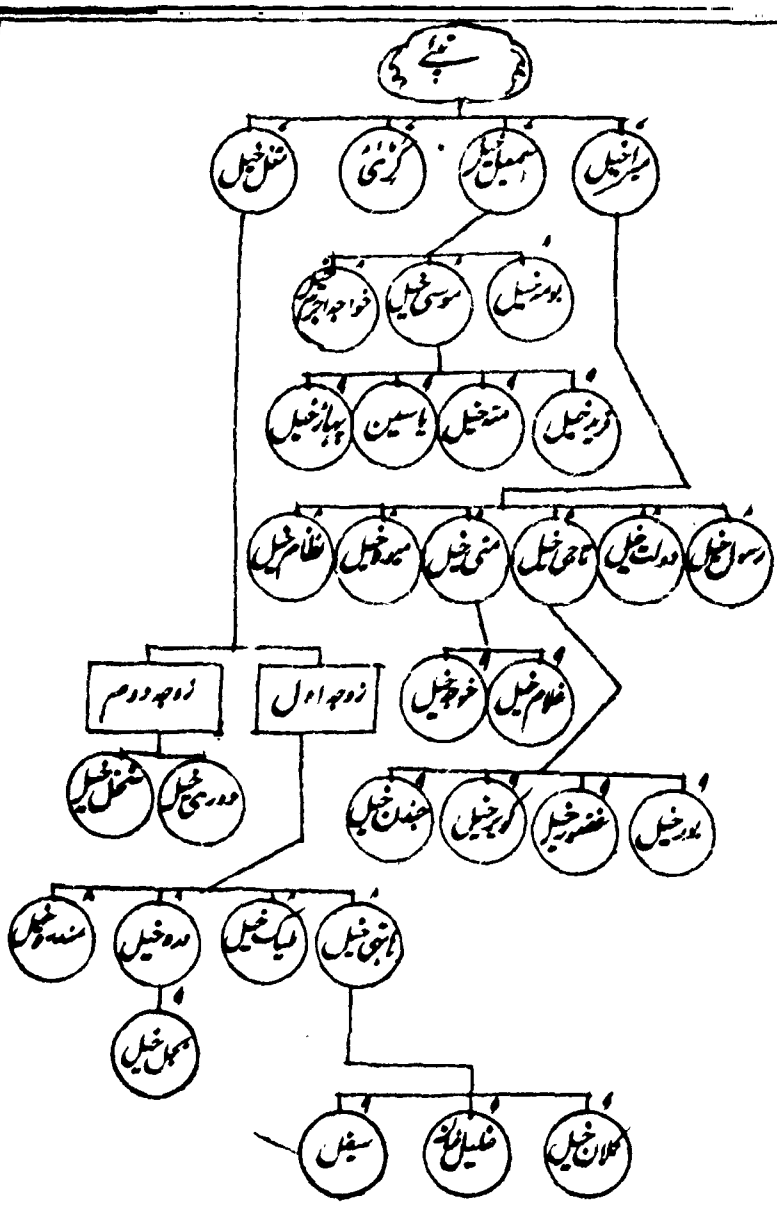

تنبیہ

واضح ہو کہ باصطلاح زبان پشتو تپے اوس حالت مین کہتے ہین کہ جب دیا چند قومین نفع نقصان مین ایک جگہ شامل ہو کر تپہ کہلاتے ہین

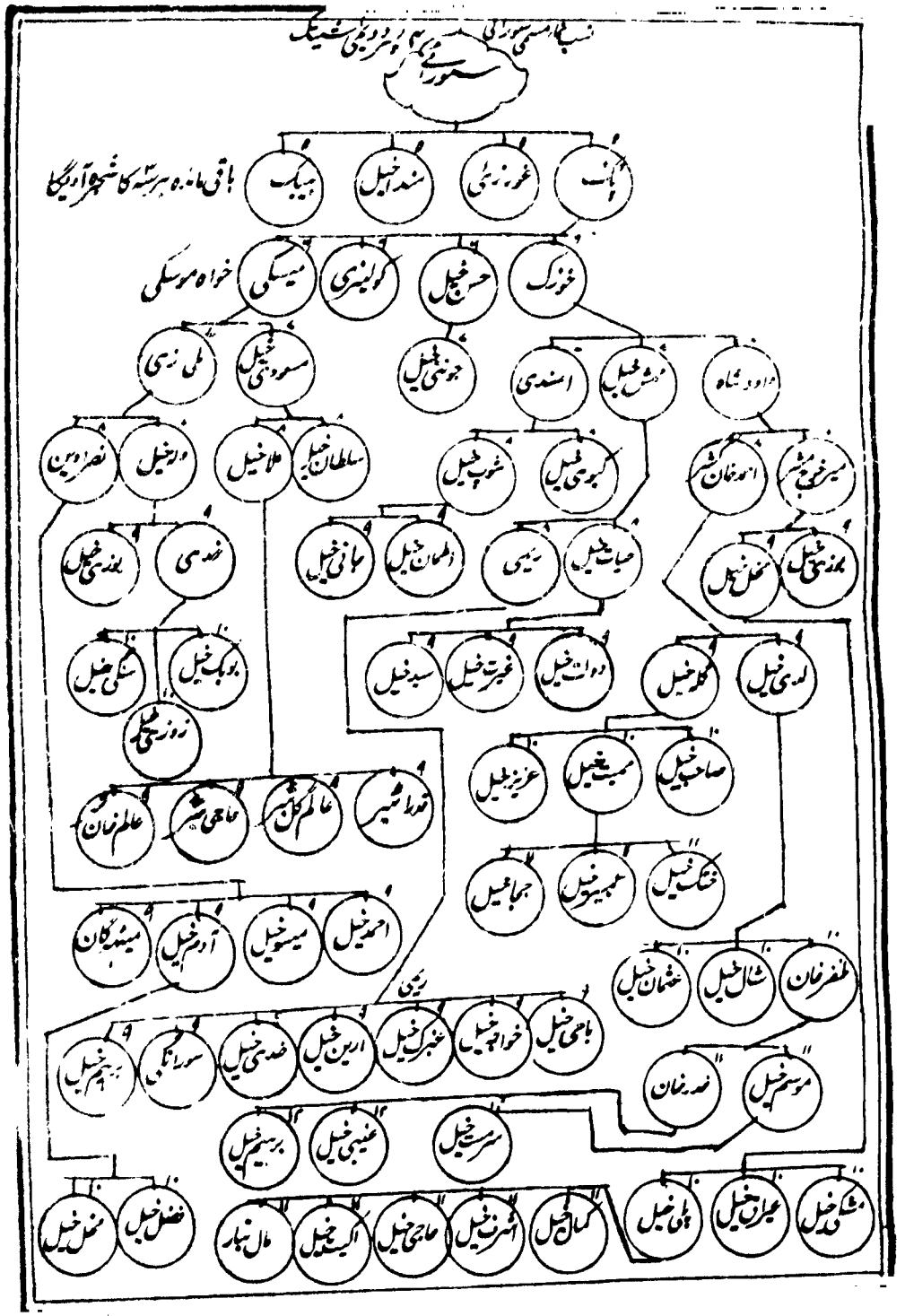

نسب نامہ مسمی سورائی
سورائی
پاک
غورزئی
مندا خیل
ہیبک
باقی ماندہ ہر سہ کا شجرہ آویگا
خوزک
حسن خیل
کولینزی
میسکی
خواہ موسکی
داود شاہ
ممش خیل
اسندی
جونئی خیل
مسعودی خیل
ملی زی
میر خوج مشر
احمد خان کشر
کبوی خیل
شوپ خیل
سلطان خیل
ملا خیل
ولہ خیل
نصراوین
بوزی خیل
مخل خیل
حیات خیل
ریمی
اطمان خیل
جانی خیل
خدی
بوزی خیل
لدی خیل
کلہ خیل
دولت خیل
غیرت خیل
سید خیل
بوبک خیل
سنگی خیل
زوزی خیل
صاحب خیل
ممیت خیل
عزیز خیل
قدرا شیر
عالم گل شیر
حاجی شیر
عالم خان
ختک خیل
عمیر خیل
جما خیل
احمد خیل
میسو خیل
آدم خیل
میشہ گان
ظفر خان
شال خیل
عثمان خیل
ریمی
باجی خیل
خواجہ خیل
غبرک خیل
ارین خیل
خدی خیل
سورانگی
برہم خیل
موسم خیل
خدر خان
سرمست خیل
غیبی خیل
برہیم خیل
مشکی خیل
عیراق خیل
پلی خیل
کمال خیل
اشرف خیل
حاجی خیل
اکیت خیل
مال تبار
فضل خیل
مخل خیل

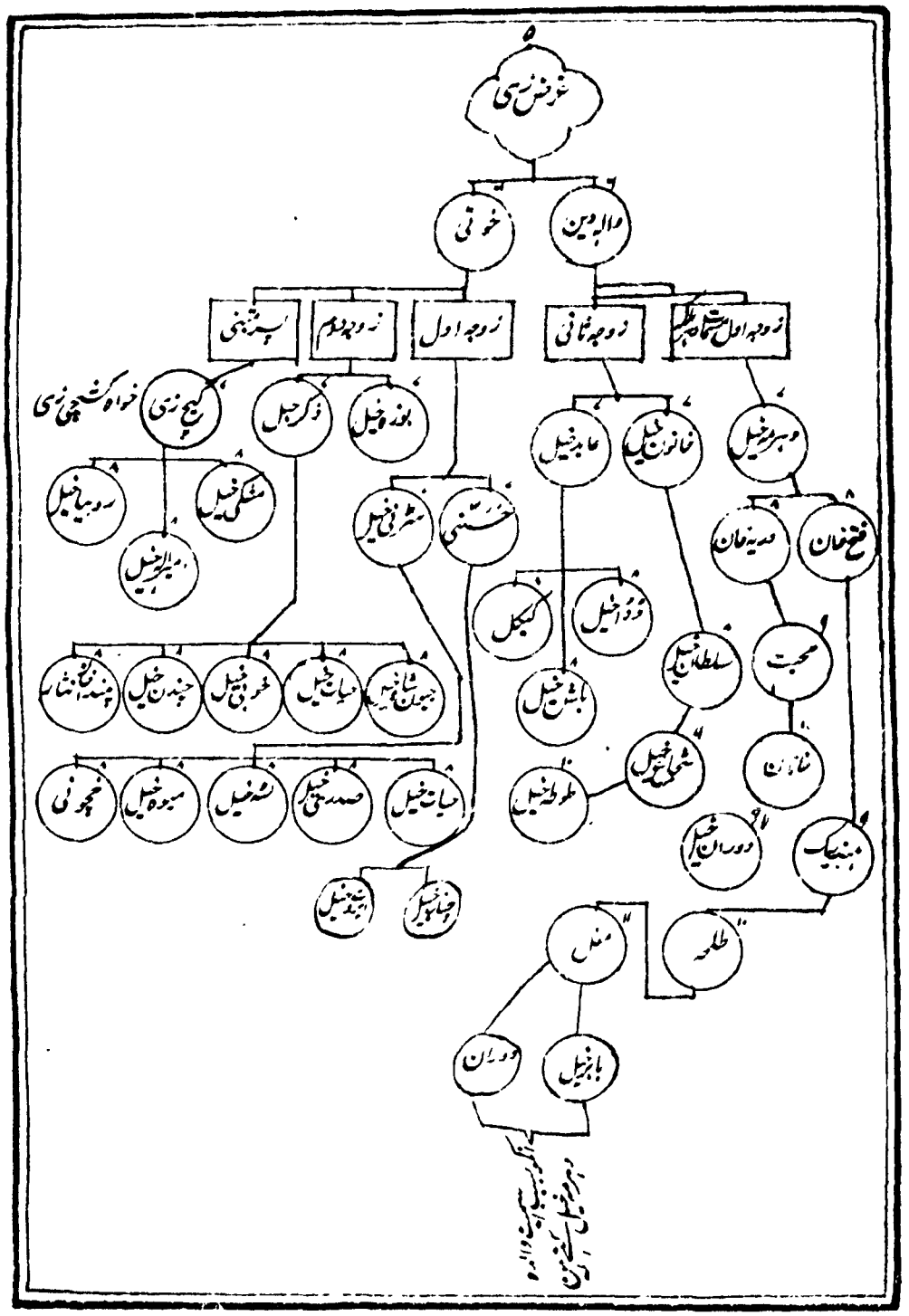
غرض زی
والہ دین
خوتی
زوجہ اول
زوجہ ثانی
زوجہ دوم
پسر متبنی
خواہ کشچی زی
کیچ زی
ذکر جبل
بوزہ خیل
خانون خیل
عابد خیل
دہرمہ خیل
فتح خان
دریہ خان
محبت
خانان
ہندبیک
دوران خیل
طلحہ
مغل
دوران
بابر خیل
سلطان خیل
شجاع خیل
طوطہ خیل
کیکل
باش خیل
حسنی
سڑنی خیل
مشکی خیل
روہیا خیل
امیر الہ خیل
حیات خیل
خوبی خیل
چندن خیل
حیات خیل
صدری خیل
لشہ خیل
میوہ خیل
خچونی
چنار خیل

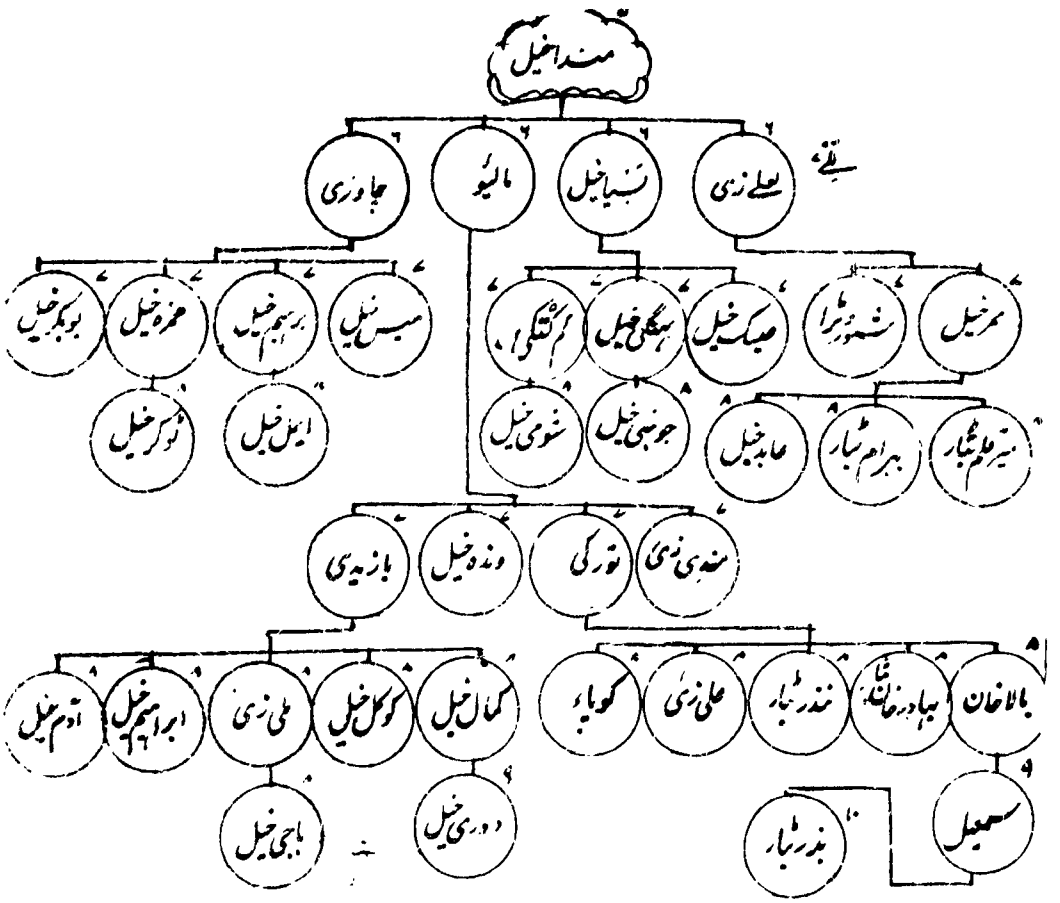
مندا خیل
لعلے زی
بسیا خیل
مالیو
چاوزی
ممر خیل
شمور ٹرا
عیسک خیل
ہنگی خیل
کم کتکی
میس خیل
برہیم خیل
حمزہ خیل
بوبکر خیل
میر قلم ٹبار
بہرام ٹبار
عابد خیل
جوہنی خیل
شومی خیل
ایمل خیل
ٹوکر خیل
مندی زی
تورکی
وندہ خیل
بازیدی
بالا خان
بہادر خان ٹبار
نندر ٹبار
علی زی
کوپاء
کمال خیل
کوکل خیل
ملی زی
ابراہیم خیل
آدم خیل
سمعیل
بذر ٹبار
دوری خیل
باجی خیل

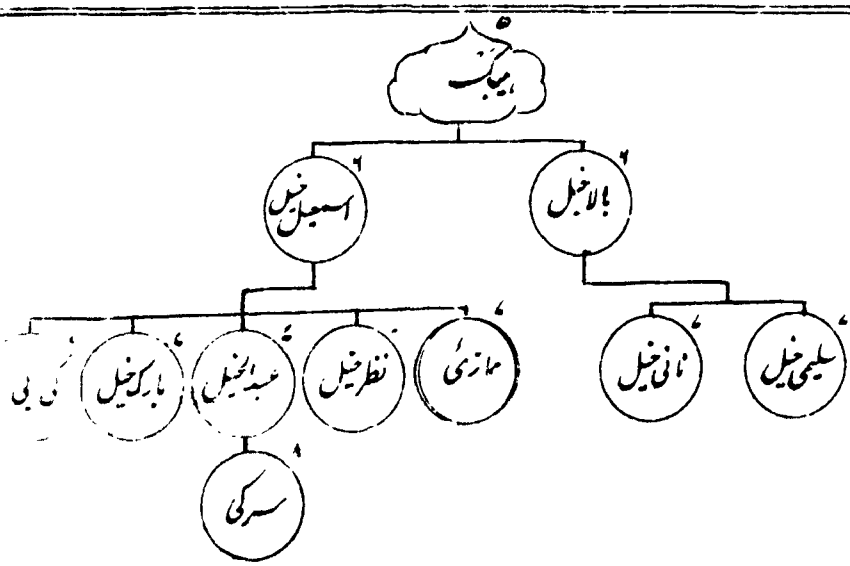
ہیبک
بالا خیل
اسمعیل خیل
سلیمی خیل
نانی خیل
ممازی
نظر خیل
عبدالخیل
بارک خیل
سرکی

ذکر ان شاخونکا جنکی نسبت اختلاف قومیت واقع ہی اور داخل شجرہ نسب بنوچی ہین

اول قوم میری اس قوم مین شاخ نوڑڑ کے نسبت باقی لوگ کہتی ہین کہ نسل میری سی نہین ہی کوئی غیر شخص ان کا
[illegible] تہا مگر اس روایت کا کچہہ ثبوت نہین ملتا تحقیقات سی گرچہ کامل اطمینان سبب کہنگی معاملہ اور جاہلیت
قوم نہین ہوا مگر غالب رای یہہ ہی کہ نوڑڑ نسل میری سی ہی شکل اور شباہت و قد و قامت دیگر اولاد میری سی ان کا
ملتا ہی بدین سبب کہ اول نوڑڑ لوگ [illegible] توچی سے جنوب باقی اولاد میری سی علیحدہ آباد تہی [illegible] پیچہی [illegible] آکر
اس موقع حال پر آباد ہوئی جس سبب سی بعضی لوگ انکو علیحدہ سمجہتی ہین البتہ اسقدر پایا جاتا ہی کہ انکی [illegible] مسمی میری
کے چہارم زوجہ قوم رزیل تہی اور اسی باعث سی باقی بہائی اون کو اپنی برابر نہین سمجہتی فی الحال شاخ نوڑڑ کسی
طرح باقی قوم میری سی زبون نہین بلکہ جمعیت اور صلاحیت مین فوق رکہتی ہی ککی پسر سوئمی میری کے اولاد سی
شاخ جعفر خیل وغیرہ کی نسبت یہہ روایت ہی کہ انکی مورث اعلی پرکٹائی تہی پرکٹائی لفظ کا بزبان پشتو
ملک ہذا یہہ معنی ہی کہ بیگانہ بیٹا پچہلگ یعنی بیوہ عورت دوسرے شوہر کے اولاد شوہر جدید کے گہر خورد سال لائی
ہو اور اس طفل نے اپنی پتندر کے گہر پرورش پاکر داخل ہوا ہو یہہ امر قرین قیاس ہی اب بہی اکثر ہوتا ہی مگر یہہ
شاخ حصہ اور تقسیم برادری مین ایسی مخلوط ہین کہ امتیاز نہین ہی اسیطرح قوم برتہہ اولاد میری سی شاخ گیدی نمبر ۲ پرکٹائی
مشہور ہی ٭

دوم تفریق نسل سمی

سمی کے اولاد سی نسبت شاخ منڈان نمبر ۵ بعضی ناواقف لوگ کہتی ہین کہ یہہ فرقہ منڈان علاقہ بنگش سی یہان
آکر آباد ہوا ہی اصل بنوزئی مگر یہہ قول دریافت سی غلط معلوم ہوا اس روایت کا سبب یہہ ہی کہ ایک فرقہ منڈان کا
ملک بنگش مین اب موجود ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ منڈان بہی انسی علیحدہ ہوکر قوم ہنجل کے استدعا سی یہان آکر
آباد ہوئی الا اصل حال جسکی صحت کی کثرت دلایل و روایات گواہ ہین یہہ ہی کہ منڈان نسل بنوزئی سی ہین اور جو گروہ
منڈان کا علاقہ بنگش مین جا آباد ہوا وہ اس منڈان کے شاخ ہی اور اسملک سی وہان گیا سبب جانی انکا یہہ ہوا کہ جب ملا
نادری یعنی نادر ایرانی اسملک مین آیا تو اسنی ایک خفیف بات پر حکم قتل عام شاخ ولی خیل منجملہ منڈان کا دیا جب موضع کہنہ
ولی خیل فوج نادری نے غارت کیا تب ولی خیلون مین سی نسل زنوئی کی آدمی یہانسی بہاگ کر قوم بنگش مین جا آباد ہوئی [illegible] تخمیناً پانسو

آدمی انکی زبان کے ملک بنگش مین رہتے ہین البتہ یہ بات سچ ہی کہ منڈانو نکو قوم منجل نے جو ابتدا مین سب سی زیادہ زبردست اور بڑا ملک کہتی تھی جبر
سے قوت کر زمینات کیوانپا مدد کا رہنا یا مگر آخر کو انہی محسن قوم منجل کے ساتھ قوم منڈان نے مقابلہ آرا ہو کر انکا بہت سا علاقہ جبراً دبا لیا

ششم شاخ بیسکی

اولاد سمیع مین سے فرع سکندر خیل ہے کو بعضے لوگ کہتے ہین کہ بنوزئی نہین ہی خراسان سی آکر یہان انکا مورث اعلی
آباد ہوا۔ کوئی انکو چندول کہتے ہین کوئی سدوزئی اور اس فرع کے بعضے آدمی سدوزئی منے سے اپنا فخر سمجھتے ہین از
ہر دو روایات کی تحقیقات سی کچھ اصلیت نہین معلوم ہوتے انکی تقسیم اور حصص قدیمہ اور اکثر وجوہات سی سکندر خیل
بھی مثل بعضے قوم بنوزئی سی پائی جاتے ہین سبب چندول اور خراسان کے مشہور ہونے کا یہہ کہتے ہین کہ انکی مورث
اعلی مین ہی کسی شخص کا عقیدہ شیعہ مذہبی کا تھا مگر شیعہ مذہب ہونا کف سی خارج نہین کر سکتا اب یہہ لوگ سب ظاہر
سنی مذہب ہین ہفتم سرور۔ پسر عیسکی کے شجرہ مین جو فرقہ بڈاخیل وصل ہوتا ہی وہ در اصل عیسکی بنوزئی نہین
ہی بڈاخیل شاخ بنگش مین سی کوئی شخص ملک مین آیا اور سرور کے دختر سی شادی کری اور حصہ مین شامل ہو کر
بنوزئی مشہور ہوا در اصل بنگش ہی ہشتم سینا ور کے اولاد مین سی شاخ خوجڑی کے قومیت مین بہت
خفیف اختلاف اسمیات کا کرتے ہین کہ نہین معلوم خوجڑی کون ہین کیونکہ وہ علیحدہ دور جا سی سو دور جانے سے
قومیت مین فرق نہین پڑ سکتا ہی کثرت روایات سی یہہ بات حاصل ہی کہ مسمیان کسوکڑو خوجڑ ایک والدہ
سی بسران سینا ور تھے اول جای سکونت انکی تپہ تپی مین تھی جہان اب بھی ایک بڑی ٹکڑہ زراعتی کا نام سیناؤ
مشہور ہی بسران سینا ور سی مسمی خوجڑ کو بکی قوم خوجڑی ہی مالداری اور مویشی چرائی کا شوق تھا اسی سبب بڑا
چراگاہ اور جنگل ہونے کے وجہ لیا جہان اب خوجڑی ہی اور اسی باعث پر دوسرے بھائیون سی علحدہ ہو کر
اپنی چراگاہ مین جا آباد ہوا۔ اور کسوکڑو وہانسی اٹھہ کر منجل اپنے دوسرے بھائی کے قریب آبسا نہم قوم تپی
مین سے اسمعیل خیل کو قوم بنگش بناتے ہین اس باعث سی کہ بنگشو نکا مورث اعلی مسمی اسمعیل تھا اور بعضے لوگ
اسمعیل خیلونسی بنگشو نکی ساتھہ کرسنی نامہ ملانے سی فخر سمجھتے ہین کیونکہ بنگش قوم عرب قریش مشہور ہین مگر یہہ بات سچ نہین
ہی کیونکہ بنگشو نکا مورث اسمعیل کے وفات کو نو سو برس سی بھی کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہی اور اس اسمعیل نے جو ان اسمعیل خا
کا موث تھا تخمیناً دو سو برس سی جہان ناپایدار کو چھوڑا مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اور شاید اختلاف

ڈالینوالونکو یہہ بات بہول گئی ہی کہ پشتون قومون مین ایک قوم کے نام پر مختلف خاندانونمین چند نام ہوتے ہین پس کچھہ یہہ فرض نہین ہے کہ جہان کہین اسمعیل خیل ہونگے وہ تنگش ہی سمجھی جاوین جس بات کی صحت مین وجوہات تائیدی موجود ہین وہ یہہ ہی کہ اسمعیل خیل قوم بنوزئی ہین میر اخیل اسمعیل خیل کڑہی تینون بہائی تہی قوم کڑہی کو نادرشاہ ایرانی نے قتل کرادیا باقی آدمی کڑہی کے نسل سے بملک بنون موجود ہین اپنے قدیم تقسیم اور کڑہی کے ملک کی تقسیم باہم میر اخیل و اسمعیل خیل نصفا نصف ہی اگر اسمعیل خیل تنگش ہوتے تو میر اخیلو نسبی میراث جدی اور کڑہی کے ملکیت بوجہ بہصص شرعی نصفا نصف کیون پاتے +

ذکر نسب اولاد سورانی

ذہم خواجک بیرہ سورانی کے اولاد سی شاخ آمندی کے نسبت بعضی لوگ کہتی ہین کہ **صلبی پسر خوزک** نہین تہا فی الحال اس روایت کا کچھہ ثبوت نہین مگا اسبات پر خیال کرنے سی کہ خوزک کی ملک سی آمندی نے اپنا حصہ کامل پایا یہہ رای غالب ہی کہ صلبی بیٹا خوزک کا تہا گو والدہ علیحدہ اور کم درجہ سمجہکر **داؤد شاہ** کی نسل کچھہ اعتراض کرتے ہین اور اسیطرح **ممش خیل** کو بہی بنبی پسر بتلاتے ہین مگر صحیح نہین سبب اسکا غالبا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خوزک کی پسران سی داؤد شاہ سب سے کلان اور اول نمبر وجہ سی تہا اسواسطے اسکی اولاد انچہ برابر باقی اولادونکو نہین سمجہتے و واز دہم پشت سی **زرکی** کے نسبت یہہ روایت ہی کہ [illegible] کنارہ رود سی ملا تہا اور رود کے کنارہ کو اسملک کے پشتو مین کچھہ کہتی ہین جس باعث سی کچھہ زرکی مشہور ہوا اور **خوتی بیرہ سورانی** پرورش کرکے کچھہ حصہ زمین کا بعد رگذارہ دیدیا یہہ امر بعید از قیاس نہین **سینز دہم ہیبک پسر سورانی** کے اولاد کے نسبت بعضی لوگ یہہ کہتی ہین کہ یہہ قوم شاہم زادہ ہی مگر فی الواقع یہہ بات صحیح معلوم نہین ہوتے سبب شہرت خطاب غلامی یہہ ہوا کہ علماء ی **احمد شاہ** ابدالی مین سی ملک دوانہ قوم ہیبکی نے بوقت وصولی قلنگ یعنی معاملہ قوم ہیبک پر یہہ دعوی کیا کہ یہہ میرے غلام ہین انسے جتنا چاہتا ہون قلنگ وصول کرلون حاکم نے کیا خوب جواب دیا کہ غلامان پر معاملہ سرکاری نہین ہی انکو مطلق معاف کردو جب یہہ حکم دوانہ نے سنا تو دیوانہ ہوگیا اور پہر دوبارہ عرض کیا کہ ہیبک میری عزیز ہین غلام نہین اور اپنی بہلی دروغ گوئی پر بہت عذرخواہی کرے تب بدستور قلنگ انپر ہوگیا +

ذکر اُن قومونکا جو علاوہ اولاد شیتک اس علاقہ مین آباد ہین اور ملکیت اراضی حاصل ہی

غوریوالہ مین قوم **عمرخیل** کا شہور شاخ مغل خیل بنوزئی نہین ہی **حسن خان** انکا مورث اعلی ملک یوسفزئی سے سبب ارتکاب واردات خون معہ **عمر خان** و **سہل خان** پسران خود نکلکر اسملک مین آباد ہوا اور **غیرت خان** شیخ سہ قومی قوم خوجیکی پرورش اور بے تدبیری سے **عمر خان** غوریوالہ کا مالک بن گیا اس خاندان کا کرسی نامہ حالات مشرح اس کتاب کے دوسرے حصہ مین درج کیا گیا ہی ٭

پتہ عیسکی مین

قرہ کنڈ علی شاخ زکوخیل خانخیل نسل عیسی خیل قوم نیازی سے شما ہوتہ ہی اس پتی مین تین شاخ خورد ہین **ممیرخیل** **کوٹیرخیل** **چاڑی خیل** اور کل ۳۰ نفر ہین انکا مورث مسمی **شہاوت** اپنی قوم عیسی خیل سے کسی باعث سے جو معلوم نہین ہی علحدہ ہوکر عرصہ تخمیناً ایکسو ستر برس سے علاقہ بنو مین آکر آباد ہوا اور تیوخ یعنی خرچ مین شامل ہونے سے پتہ **موسی خان** واقع عیسکی مین ایک پاو یعنی چہارم کے مالک ہوئی اور فرقہ سیر و شاخ عیسکی کے اراضیات اکثر علدار سی درانے مین بعوض آوائی تلنک انکی قبضہ مین آئی سوا لگون کے جگہہ قلنک مین ملی ٭

فرقہ دیگان

اس پرگنہ کی پتہ غوریوالہ اور سورانے مین دو گہڑی قوم دیگا نسی آباد ہی یہہ قوم افغانستان کے قدیمی باشندی قبل از تسلط افغانونسی شمار ہوتے ہی انکا بڑا ہجوم افغانستان مغربی مین ہی عہد نادرشاہ ایرانے مین چند اشخاص قوم دیگان جو اسکی لشکر کے شامل تہی اس علاقہ مین سکونت پذیر ہوئی اور انکی نسل نے ایزادی پاکر کچہہ بذریعہ بیع اور اکثر حادثات افغانے مین زمین پاکر مالک اراضیات متبوضہ حال ہوگئی انکی ساتہہ دس گہر قوم بابکرزئی کے بہی ہین ٭

قوم فاطمہ خیل

اصل مین اولاد شیتک بنوزئی نہین ہی بلکہ یہہ فرقہ قوم منگل قابضان سابق علاقہ ہذا سے رہگیا ہی اصل سکونت انکی پتہ پتو مین میراخیل اسمعیل خیل کے درمیان تہی جہان اب بہی کریم خان فاطمہ خیل کا کوٹکہ یعنی موضع خورد موجود ہی وہان سے سبب تسلط اور دشمنی بنوزیان بیدخل ہوکر اپنی قوم کے ساتہہ شامل ہونے کیواسطے مغربی پہاڑ کو جاتے تہی کہ مسمی سرور اخوند نے انکو قوم منبل سے یہہ زمین لیدی کہ بونے الحال قبہ فاطمہ خیل کا ہی تب سے اسجگہہ آباد ہوئی اس قوم مین نامور خان ملک شہوا آدمی تہا اب اسکا بیٹا بلند خان میرول ملک ہین ٭

قوم وزیری

فرقہ احمدزئی اور اتمانزئی وزیری نے جسطرح علاقہ بنوں مین ملکیت زمینات اور قبضہ حاصل کیا اُسکا مفصل ذکر قوم وزیری کے حال مین چوتھی باب حصہ دوم اس کتاب مین کیا گیا ہی +

قوم داؤد شاہ کی

شاخ مشرمین قوم خیل چند گھر جو شامل ہین وہ بھی بنوزئی نہین ہین یہہ لوگ قوم خیل سکنہ پشاور سے بنی افغان ہین اسملک مین عرصہ تخمیناً ڈیڑھ سو برس کا ہوا کہ انکا جد اعلی واسطے طلب علم آیا اور یہانہی شادی کرکے سکونت پذیر ہوا کچھہ سرال سے اور کچھہ بیع خرید زمین لیکر مالک چند زمینات کا بنگیا +

اور شاخ کرمین

نصرت بھی علیحدہ قوم ہی اُس نصرت قوم سے انکا کرسی نامہ ملتا ہی جو ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے حدود پر آباد ہی +

شیخان

تپہ میسکنی مین ایک عمدہ ٹکڑہ زمین پر قوم شیخان قابض ہین اور بہت گانوانکی آباد ہین جنکو پتہ سادات کہا جاتا ہی یہہ لوگ شیخ شاہ محمد روحانی کے اولاد مشہور ہین جب قوم بنوزئی نے باخراج قوم بنی ومنگل اس علاقہ کو اپنے قبضہ مین کیا تب فرزندان شیخ شاہ محمد روحانی سے جیساکہ اوپر ذکر ہوا شاہ بنیکین بنوزیونکی ہمراہ تہا اور اُس وقت سے اولاد شاہ مذکور کو بنوزئی عشر یعنی دہم حصہ پیداوار سے دیتے تہی اور اسی باعث سے بنون کے علاقہ کو پیرکٹہ یعنی پیر کے معافی کہتی تہی یہہ دستور عشر کا بہادر شاہ ابن اورنگ زیب عالمگیر تک چلا آیا جب بہادر شاہ نے ۱۱۲۱ھ مین اسملک کو زیر فرمان لیا تب بجای شیخان کے عشر اُسنے بادشاہی حق بنایا اور شیخان کے دیہات عشر وغیرہ مالگذاری سے معاف رکہی یہہ معافی انکی عہد حکومت دورانی اور سکہان مین بدستور واگذار چلی آئی یعنی قلنگ سے بری ہی تا وقتیکہ کرنیل سر ہربرٹ ایڈورڈ صاحب نے ششم حصہ پیداوار پر مالگذاری سرکار مقرر فرمائی اور اب تک ششم حصہ پر تشخیص جمع دیہات مقبوضہ انکی چلی آتی ہی علاوہ انکی دیگر سیندکی خاندان بہی بنونکی اکثر دیہات مین موجود ہین اور وہ بہی ششم حصہ پیداوار کی تشخیص پر زر مالگذاری ادا کرتے ہین

قریش

بنونکی علاقہ مین کوئی قبیلہ گانوا ایسا نہوگا جسمین ایک یا دو گہر قوم قریش نہونگے یہہ لوگ اصل مین عرب ہین اور اس علاقہ مین متفرق اطراف سے آکر آباد ہوئی اور چونکہ بنوزئی لوگ قوم سید قریش و دیگر قریش کے معتقد ہوتے ہین اس سبب سے اول انکو موروثانکو بطور کتہ

یعنی معافی کچھ زمین دیجاتے تھے اور بعدش بذریعہ بیع وغیرہ اراضیات حاصل کرکے علاقہ بنو نمین مالک اکثر اراضیات ہوئی اور اکثر دیہات مین امام مسجد یہہ فرقہ ہی مگر افسوس کہ اب انمین ترقی علم دینی و دنیوی کم ہی +

تیر خیل

اصل مین لفظ **تور خیل** ہے مگر چونکہ بنو نکی پشتو مین زیر کا زیادہ خرچ ہی اسواسطی بجای تور کے تیر بولا جاتا ہی معنی تور کا سیاہ ہی اور انکو تور خیل اسواسطی کہتی ہین کہ ابتدا مین انکی مورث اعلی غلام تھی اور پہر انکی مالکان نے آزاد کرکے اصیل کیا تو اسکی نسل کو تور خیل کہا جاتا ہی پس یہہ بات نہین ہے کہ انکا مورث ایک ہی ہو بلکہ ہر ایک غلام آزاد شدہ کے نسل کو اس علاقہ مین تور خیل کہا جاتا ہی اور یہہ لوگ اکثر دیہات مین دو دو تین تین گہر متفرق پائے جاتے ہین جیسا ان کا مورث قریبی ایک نہین ہے ویسی ہے انکی سکونت بہی مختلف ہی اور اکثر زمینات زر خرید ہین یا عہد افغانے مین جب پشتونکی شامل دوسرے موضع مین بجبر دخل پایا تو اس مغصوبہ ملک سی حصہ لیا مگر یہہ لوگ بہت نہین ہین اور تیر خیل کے معنی سنی سی اپنی سبکی سمجھتی ہین +

جٹ واوان وغیرہ لوگ معروف ہندکے

اس علاقہ مین یہہ فرقی بہت ہین اور متفرق اطراف سی آکر آباد ہوئی لفظ ہندکیسی وہ لوگ مراد ہین کہ جو اصل قوم پشتو نہون اور یہہ سب لوگ ہمسایہ کہلاتے ہین ہمسایہ کے مشرح تعریف آگے آویگی اکثر آوان علاقہ میانوالے واوان کاری سی بسبب قحط اور خشک سالی اس سرسبز اور زرخیز علاقہ مین آکر آباد ہوتے رہی اور اہل حرفہ نے مثل زرگر و نیلگر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان سی مختلف اوقات مین آکر بود و باش اختیار کری مزارعان اراضی عموماً یہی لوگ ہین اور کوئی گانو اس علاقہ مین انسی خالی نہین خصوص غوریوالہ اور شمشی خیل مین انکی زیادہ گہر ہین اور انکو ملکیت زمینات دو طرح سی حاصل ہوئی اول عہد افغانے مین بسبب عداوت خانگی ہر ملک و یہہ پشتونونکو لڑنیوالے مردونکی زیادہ ضرورت تہی انہون نے ہندکی ہمسائونکو بنظر تقویت اپنی کے کٹا بمعنی معافی اس نظر سے زمینات دی گئی تہین کہ بوقت لڑائی کام آوین یا جب کسی فرقہ پشتون نے اپنی مخالف پر چیرہ دستی حاصل کری تو ان زمینات سی بحصہ رسد یا بقدر مناسب ان ہمسائونکو زمینات تقسیم کردی کہ جو اس لڑائی مین معاون تہی دوم بذریعہ بیع یا ربن اصل مالکان پشتونسی حاصل کری خصوص اکثر دوسری قسم کے اراضیات انکی پاس بہت ہین اور بطور ماچہہ مالکان نقد مالگذاری ادا کرتے ہین اور خوب آسودہ حال اور کفایت

شعار محنتی ہین ٭

ذکر اہل ہنود

اس علاقہ مین کل دو ہزار دو سو باون گہر ہنود ہین اور یہہ سب تہوڑی عرصہ کی اسملک مین آئی ہوئی ہین قدیم باشندگان ہنود سی کوئی باقی نہین ہی ہر ایک قسم کا ذکر علحدہ کیا جاتا ہی اول برہمن اس قوم کے ۱۰ - شاخین اور ایکسو تیرہ گہر حسب ذیل اس علاقہ مین ہی شامہ پوتری تین گہر یہہ لوگ بنگ لاج کیطرف سی آئی اور اپنی آپ کو دیگر نو شاخونسی اعلی سمجہتی ہین اور ۳۶ - قوم اروڑا - انکی ججمان ہین دوسرے رامدیو تیس گہر علاقہ پوٹہوار و دہنی سی عرصہ تخمیناً ۴۵ برس سی آکر آباد ہوئی ججمان انکا اصل مین کوئی نہین مگر تہانہ پتی یعنی قبضہ کی ذریعہ سی دو روپیہ فی شادی انکو والد دولہہ سی ملتی ہین - تیسرے چونی آٹہہ گہر قریب ساٹہہ برس ہوا علاقہ کچہی میانوالی سی آئی چوتہی اوہدر چالیس گہر ۵۶ برس سی از جانب ساہیوال گردٹ آکر آباد ہوئی - پانچوین گنگاہر چار گہر ضلع جہنگ کی جانب سی تخمیناً ۸۰ برس ہوا آکر آباد ہوئی اس علاقہ مین انکا ججمان نہین ہی مگر جس موضع مین رہتی ہین اسکی ہندی یعنی وظیفہ لیتی ہین ششم وہرے چہہ گہر خوشاب سی تخمیناً ۵۰ - برس ہوا یہان آکر آباد ہوئی منوچہ شاخ آروڑا انکی ججمان ہین - ہفتم کالیہ چار گہر جب سمت ۱۸۸۰ بکرما مین مہاراجہ رنجیت سنگہ اس ضلع مین آیا نو دو کس انکی مورث اسکی ساتہہ نوکر تہی نوکری چہوڑکر یہان آباد ہوئی ججمان انکا بہی کوئی نہین ہشتم چوہڑی چہہ گہر تخمیناً ۶۰ - برس ہوا گردٹ علاقہ ساہیوال کیجانب سی آئی اپنا ججمان کوئی نہین - نہم لاٹھی ہفت گہر تخمیناً ڈیڑہ سو برس ہوا بہیرہ اور پنڈ دادنخان کیطرف سی آئی ججمان کوئی نہین دو روپیہ فی شادی بدہان لیتی ہین - دہم پوکرنا پندرہ گہر سنہد کیطرف سی آئی کل ۸۴ - قوم بہاٹیہ انکی ججمان ہین اور آپسمین گوت وار تفریق ہی ٭

دوم کہتری کے

چودہ قومین اس تفصیل سی منوتری تین گہر کہنہ دس گہر چوہڑا چار گہر ٹنٹن دس گہر باہل چالیس گہر کہوکہراین سولہ گہر جنمین آٹہہ شعبی ہین انڈ پہیٹ - کوہلی - چڈا - سوری - سیٹہی - چہنڈہوک - ساہنی یہہ

اٹھ قومین آپسمین ناطہ لیتی دیتی ہین سمی چہہ گہر اونے قوم کل لعہ گہر قوم کہتری اس علاقہ مین آباد ہین اور اکثر پشاور کیجانب سی بذریعہ بیوپار آکر تخمیناً ۸۰ برس سی آباد ہوئی +

سوم زرگر ہندو

چالیس گہر اس پرگنہ مین رہتی ہین اور آپسمین ناطہ لیتی دیتی ہین اور قریب نوہ برس کا عرصہ ہوا کہ پوٹہوار ضلع راولپنڈی کیجانب سی بڑی قحط مین آکر آباد ہوئی طریق ناطہ نسبت کا بہت خراب ہی پن نہین ہوتا یا معاوضہ یا ٹکی یعنی زر نقد ہفت صد تک بہی لیتی ہین

چہارم بہاٹیہ

بارہ قومین حسب ذیل ببلا - ۱۰ - گہر انڈا - ڈہکا - ببلائی - جاوی - یہہ پانچ قومین اول قسم کے ہین دوسری قسم کے کنل ۶۰ - گہر گاندہی ۸۰ - گہر چباک ۸ - گہر مہتی - ۹ - گہر وڈہوجی ۸ - گہر رلا - ۷ - گہر میندی ۸ - گہر کل دو سو چودہ گہر بہاٹیونکا ہی یہہ لوگ شکارپور سندہ کیطرف سی عرصہ تخمیناً سو برس ہوا آکر آباد ہوئی +

پنجم اروڑا

اروڑی اس علاقہ مین دو قسم کے ہین اول اوتراہدی دوسرا دکہنی اوتراہدی چودہ قومین اس ذیل سی نروکہ ۲۰ - گہر رٹڑی ۲۶۰ - گہر کہمار ۲۰ - گہر چاولہ ۳۰۰ - گہر گہلاٹی ۳۰۰ گہر گروٹی ۶۰ - گہر سجدیو ۳۰ - گہر ہوجہ ۱۵۰ - گہر سیٹہی ۳۰ - گہر چٹکارا ۱۵ - گہر گرہوتری ۸ - گہر گرواڑی ۵۰ - گہر کہوراٹی ۴۰ - گہر نکڑی ۳۰ - گہر کل ۱۵۹۳ - گہر اوتراہدیونکا ہی یہہ لوگ قریب سو برس کا عرصہ ہوا کہ متفرق ہوکر علاقہ ضلع شاہپور سی بذریعہ قحط اور تفرقہ اور بعضی بذریعہ بیوپاریان آکر آباد ہوئی دوسری دکہنی جنمین آٹہہ شعبی ہین اس تفصیل سی گگلانی ۲۶ - گہر جنمین سندر شاہ مشہور دولتمند ساہوکار ہی گند ۲۰ - گہر کتہوریہ ۲۲ - گہر ہوجہ ۱۰ - گہر چاولہ ثانی ۲۰ - گہر نرولہ ۳۰ - گہر چٹکارا ۱۵ - گہر کہمار ۳۰ - گہر کل ۱۷۳ - گہر دکہنیونکی ہین ضلع ڈیرہ اسمعیل خان وغیرہ کیجانب سی آکر آباد ہوئی - اور قوم ہنود کو قبضہ زمین بذریعہ بیع و رہن اصل مالکان پشتون سی حاصل ہوا ہی عموماً رہن انکی پاس بہت ہین اہل ہنود مین جو بڑی خراب رسم فضول خرچی شادی اور ٹکی یعنی روپیہ معاوضہ مین دیکر ناطہ کرنے کے تہی یا مبادلہ پر اس رسم قبیح کا انسداد حسب رضامندی کل پنچایت اول قوم بہاٹیہ سی مولچند انگریزی نویس قوم بہاٹیہ متوطن شہر ٹہٹہہ ضلع کراچی بندر ملک سندہ کی سعی سی ہوا - اور پہر مینی بحصول اجازت صاحب ضلع ہر قوم اہل ہنود کی پنچایت کو بولا کر بہت دلایل سی اس رسم کا خراب ہونا انپر ثابت کیا اور انہون نے یکقلم خراب رسم مخالف مذہب اپنی کو موقوف کرنا منظور کیا ماہ دسمبر ۱۸۶۴ء بنونمین اس خراب رسم کے انسداد کے سبب سی یاد رہیگا +

لفظ ملک کے

تعریف در بنیاد اس کتاب کے دوسری حصہ مین لکہی گئی ہی ملک در اصل خطاب ہی اور جو شخص پشتون اپنی قوم کا سرگروہ اور گانو کا مالک ہوا اُسکو ملک کہا جاتا ہی اس پرگنہ مین نمبردار کیواسطی یہی لفظ مستعمل ہی نام کے ساتہہ خطاب ملک کا جوڑنے سی انکو خوشی حاصل ہوتے ہی اپنی قوم اور گانو مین ملک کا بڑا قدر اور عزت کرتے ہین عہد افغانے مین اُسکو اپنی ہمسایگان پر ہر طرحکا اختیار تہا اور باقی بہیا چارہ بہی بشرطیکہ واقع ہونے دشمنی کے اُسکی اطاعت کرتا تہا گرچہ ایک گانو مین متعدد ملک بہی ہوتے ہین مگر ایک خاندان مین ایک ہی ملک اور دستار مختار ہوتا تہا بعد وفات اُسکی حقدار اُسکا بیٹا یا بہائی سمجہا جاتا ہی علاقہ بنو مین یہہ عجیب دستور ہی کہ گانونکا نام ملک کے نام پر ہوتا ہی مثلاً بایزید خان کلی یا عالم خان کلی وغیرہ اور طرفہ تماشا یہہ ہی کہ جب ملک فوت ہو جاوی تو گانونکا نام بہی مرجاتا ہی اور پہر جو جدید ملک اُسگانونکا مقرر ہو اُسکی نام سی اُسگانونکا نام مشہور ہوتا ہی اس سبب سی سرکاری دفتر کے ترتیب مین کمال ہرج ہوتے ہی میرا ارادہ ہی کہ بوقت بندوبست جدید بصلاح جملہ ملکان ہر ایک گانونکا مستقل نام رکہکر کاغذات بندوبست مین درج لیا جاویگا اور آیندہ یہہ عارضی دستور موقوف ہوگا ❊

حال آمدنی و خرچ ملکان

عہد افغانی مین ملکان کو سوای پیداوار اراضی خود کاشت چار طرحکی آمدن تہی اول دڑ بمعنی دہڑتہہ دوم لسمہ یا عشر بمعنی دہم حصہ سوم گنگ چہارم بچت قلنک کہ اب ہر ایک کے مفصل تشریح کیجاتے ہی پہلی دڑ یعنی دہڑتہہ ہر ایک گانو مین ملک دیہ بحساب فی روپیہ ایک پیسہ بنون دا اجیکا قریب ایک آنہ ہوتا ہی فروخت اجناس پر بایع سی لیتی تہی طریق وصول اسکا یہہ تہا کہ بماہ اسوج ہر سال مین ٹہیکہ اسکا بقدر حیثیت آمدن کسی ہندو معتبر کو جو زیادہ دینا قبول کری دیدیا کرتے تہی دوسرا لسمہ یعنی دہم حصہ پیداوار اراضی زرعی سی لیا جاتا تہا مگر کل بنو مین یہہ رسم نہین تہی جو ملک زور آور یا لیق ہوا اور خرچ مہمانان و دار و گولے اپنی پاس سی دیا تو وہ مستحق دہم حصہ لینی کا تہا بشرطیکہ اُسکی گانو مین رسم ہو اور ٹہیکہ اس عشر کا بہی دہڑتہہ کے بہ جانچ و حیثیت فصل ہندو کو ملا کرتا تہا نفع نقصان ٹہیکہ دار کا ملک نقد و جنس واسطی خرچ مہمانان و زمینیان و باروت و گولے اُس ٹہیکہ دار سی بطور اُچاپت لیتا رہتا تہا آخر سال پر حساب کرکے زر ٹہیکہ دہڑتہہ و لسمہ اُس خرچ برداشت مین محسوب کر دیتا تہا تیسرے گنگ یعنی رسوم شادی ہندو و مسلمان ہمسایگان مین سی

جس ملک کی بیسایہ کی دختر بیاہی جاوے تو وہ داماد سو روپیہ لیکر اپنے ملک کو دیتا تہا بڑی نام تعداد اس قسم گنگنے شادی ہندو ع اور مسلمان سی چہہ روپیہ تہے مگر اکثر قائم ملک اہل ہنود سی چالیس اور پچاس روپیہ نے شادی بہی لیتے تہے غرضکہ اصلی تعداد اسکی مقدور دینے والے پر اور اختیار لینے والے پر منحصر تہی کچہہ ٹہکانا نہین تہا۔ جہاں رسم بچت قلمک یہہ وہ رقم ہو کہ عملداری دورانی یا سکہان مین جو زر مالگذاری مقرر ہو کر تبدیل ہو جاوے اصل باہمہ کچہہ روپیہ یا دیہات کے طور پر پہلا دیا یا زر مقررہ مین سی کسیقدر باقی غیر ممکن الوصول بہانہ مفروری اثامیان بتلا کر رکہہ لئے یہہ بچت ملک تہ ثبوت دینے مکان معتبر ہضم کر لیتا تہا نہ دیہ ع زمینداری سرکار مین غیر واجب آمدنی ختم ہوئی اور ع زمینداری مالگذاری پر وصول ہو کر ازان جملہ رہبردا۔ دیہ یعنی چہوٹا ملک اور ع بڑا ملک تبہ والا لیتا ہی جو ع زمیندار ملکان تبہ کو ملتے ہین ع مثل تعلقہ داری ہمجنی جانیے +

خرچ ملکان

عہد بنوالا مین یہہ تہا کہ اس آمدنی جسکی تفصیل اوپر دیگئی ہی مہمان اور جو لوگ غنیم کے حملہ کیوقت کمک کیواسطے آوین کہانا کہاوین دارو سری بارود اور گولے خریدی جاتے تہے یا اپنے گوندی الکو بطور چندہ مدد خرچ کیجاوی تیسرے جو لڑائی مین اپنے گانو کے آدمی زخمی ہون انکی علاج اور خوراک پر جو کچہہ خرچ ہو وہ ملک دیتا تہا نے الحال سوای ایک جایزہ خرچ مہمان نوازی کے اور کوئی صرف مقبول باقی نہین ہی اور بہرحال پہلے وقت سی اب ملک لوگ آسودہ حال ہین +

تعریف ہمسایہ

ہمسایہ اسکو کہتے ہین کہ باستحقاق ارث گہڑی لیتے گانو مین جسمین زمیندار کہیواہ افغان ہو خواہ ہندو کے عموماً وہ قبیلہ جیل وجٹ بمعنی ہندو کی ہر قسم اور ہندو یہہ سب ہمسایہ کہلاتے ہین اور پشتون قلیل ایسے ہونگے جو ہمسایہ کی حیثیت رکہین ہر ایک گانو مین بموجب مقدار مالکان ہمسایہ لوگ تقسیم ہوتے ہین اور جس ملک کے حصہ مین سکونت ہے اسکی مطیع اور فرمانبردار رہتے ہین +

طریق آبادی ہمسایہ

ملک لوگ اپنی زمینات مملوکہ مین ہمسایہ کو آبادی اور گہر بنانے کی بخواہش تمام اجازت دیتے ہین اور اکثر ہمسایہ ان سقف کوٹہ بہی اپنے باسطے دیتے ہین اور یہہ طرح مدد دینے سے مقدور بھر کوشش کرتا ہے کہ علاوہ اور زمینات کے ہمسایہ کی گہر کا کلیہ لیتے ہی بلکہ ان زمینات مین وہ ملک اپنی زمینات بافرفت کیوجہ سی لیا کرتے ہین اور جو ہمین یہہ رواجی بہت منافع

کے چیز ہی اسی سبب سی ہر آدمی خواہش رکہتا ہی کہ مین اپنی زمین مین ہمسایونکو آباد کرون اور بسبب اس قدر مندی کی اور مثل سابق نہ زور چلنی کے اب ہمسایونکی عزت بہی کرتے ہین +

حقوق ملک ہمسایہ پر

قبل از سلطنت سرکار انگریزی عہد افغانی مین ہمسایہ لوگ اپنی ملک کا لشکر ہوتے تہی اور اسکی مخالف اور گانونکی دشمن سی لڑکر اپنی جان دینا بہی لازم سمجہتی تہی سوای اسکی ہر قسم کے بیگار اور مختلف خدمات لینی کا ملک دیہ کو استحقاق تہا پہرہ بروج و گہڑی و مانٹین ہمسایونکی ذمہ تہا اور سترہ یعنی روڑی خانجات ہمسایہ اور عہد افغانی مین دہم حصہ پیداوار اور گنگ یعنی رسوم شادی حسب حیثیت ہمسایہ لیتی تہی فی الحال چارپائی لحاف واسطی مہمانان نمبردار اور شادی غمی مین لکڑی سوختنی اور چوک یعنی مجرہ اور مسجد کی لپائی سال بسال ہمسایونکی ذمہ ہی اور بجای آہنی شمشیر مارنے کے جسکی اب انتظام سرکار انگریزی کی سبب سے کچہہ ضرورت نہین ہی زبانکی شمشیر سی اپنی ملک کی دشمنونکو مارنا چاہتی ہین یعنی عدالت مین اکثر ہمسایہ بامید فایدہ اپنی ملک کے خلاف شہادت دینی کیواسطی آتی ہین گرچہ ہر ایک مقدمہ اپنی صورت سی طی پاتا ہی مگر بنون کے حکام کو گواہان ہمسایہ اور غیر ہمسایہ کی دریافت بہی کر لینی چاہئی اسی یہہ مراد نہین ہی کہ ہر ہمسایہ کے شہادت خلاف سمجہی جاوی مگر تاہم اس احتیاط کا نتیجہ انصاف کیواسطی مفید ہی مینی اپنی تجربہ سی بخوبی اسکا امتحان کیا اور آزمایا ضروری پایا +

حق ہمسایہ ملک پر

صرف یہہ تہا کہ گہر ہمسایہ کو آبادی کیواسطی دیوی اور تا بمقدور ظلم ظالم سی اسکو بچاوی اور جو شخص ہمسایہ کا مال بزور لیوی یا اسکو نقصان پہونچاوی تو ملک اسکا دشمن ہوکر اپنی ہمسایہ کا بدلہ لیویگا اور اس بدلہ کی لینی مین اگر ملک کو نقصان پہونچی تو بہی گوارا کرتا ہی مگر ہمسایہ کی نقصان کو اپنا شرم سمجہتا ہی +

تقسیم سترہ باہم ملک و ہمسایہ

لفظ سترہ کی تعریف پہلی ہو چکی ہی کہ روڑی کو کہتی ہین اسکی تقسیم باہم ملک و ہمسایہ علاقہ بنون مین مختلف طور پر ہوتے ہی عموماً اصول یہہ ہی کہ جسکی مملوکہ زمین مین ہمسایہ کا گہر مسکونہ واقع ہی روڑی اسکا حق ہوتا ہی مگر اس اصول مین بعضی جگہہ امتیاز بہی ہین جیسا کہ تپہ منڈانمین اکثر ایسا ہی کہ گو زمین ملک کے ہو مگر ہمسایہ سقف کوٹہہ کا خود ڈالی تو بعوض اس سقف کی نصف روڑی اسکا حق ہوگا اور دوسرا نصف مالک زمین کا اگر سامان سقف ملک دیوی تو ہمسایہ کا روڑی سی کچہہ غرض نہین اور تپہ عیسکی اور اسمعیل خیل اور غوریوالہ اکثر دیگر تپونمین بہی یہہ دستور ہی کہ گو سقف ہمسایہ کا ہوتا ہم کلر یعنی روڑی مالک اراضی لیتا ہی اور تپہ سورانی بعضی دیہات اور دیگر دیہات مین بہی

ایسا مقرر ہوکر مالک زمین کو ہر روپیہ یا ایک روپیہ چند آنے روزانہ نقد سلامانہ بطور لوہ ہمسایہ لیا کرے مگر اسکو ہر تیسرے مہینے مزارعہ مختلف ہوتا ہے کا اور ہر ضرورت آبادی ہمسایہ کی ہم جنس ملک کو اپنے اراضیات کی ترددو دیگر ضروریات کیواسطے زیادہ خواہشمند آبادی ہمسایہ کی ہوتی تو اسنے مگر مین سے رعایتاً کچھ حصہ دینا کرکے آباد کی اور جسکو کم ہوتی اسنے حسب معمول مقرر کیا مگر ہندوستان ہمسایہ کو مگر مسکونہ اسکی کا ملک معاف کردیتا ہی اور اس معافی کو کہتے ہین عہد افغانے مین ایسی معافی سپاہی اور دلاور لڑنیوالونکو ملا کرتے تہی اور امامہ مسجد اور اخوند سادات و قریش کو بھی مگر خانجات مسکونہ خود اکثر معاف ہوتا ہی مگر کے تنازعات عدالت مین اکثر آتے ہین حکام اس ضلع کو ان ستورات سے واقفیت کامل مطلوب ہی کہ ذکر کرار اس مین ایک ایسی ضروری چیز ہی کہ قدر اراضی زرعی سوای اسکی جہاں حصہ بھی نہین ہی +

حق ہمسایہ بابت سقف کوٹھہ

اس پرگنہ مین یہہ دستور ہی کہ جو سقف ہمسایہ نے اپنے خرچ سے بنایا ہو تو وہ استحقاق کہتا ہی کہ جب اس گھر کو چھوڑکر دوسرے گانون یا اسی گانو مگر دوسری جگہہ کو جاوے تو سامان سقف اوکہاڑکر لیجاوے الا اگر ملک موضع کو سقف اوکہاڑ دینے مین عذر ہو تو قیمت سامان اسکی بموجب تشخیص معتمدان بجا ریا معتبر ہمسایہ کو دیکر سقف محفوظ رکھے مگر یہہ اختیار ہمسایہ کو اس سقف کی نسبت نہین ہوتا کہ جو ملک نے بنوایا ہو یا سامان سقف ملک کا ہو اسی حالتمین جب ہمسایہ نکل جاوے تو وہ کوٹھہ ملک کی اختیار مین ہوتا ہی +

خواہش آبادی گہڑی ہا جدید

اس علاقہ مین بہت چھوٹی چھوٹی اور گنجان بستیان ہین اور بہت سے قصبہ چھوٹی اور متصل ہونیکی وجہ سے مین - اول تو واسطے بہم پہونچانے زر وڈی اخراجات زمینات زرعی کے بیچ جسکو ہاتھہ پہونچا گانو بنایا - دوسرا - ان لوگون کی طبیعت آزادی اور حاسدانہ برتری بہت چاہتی ہی ہر ایک ملکی خواہش اور دوسری کے تابعداری نکلنے کی ارادہ پر ہر ایک پشتون غیرہ ارادہ علیحدہ گہڑی بنانے کی کہتے ہین اور اس مطلب کیواسطے اکثر درخواست جہت اجازت عدالتمین گذرتی ہین اور اس سایل کے درخواست کی نسبت دوسری فریق کی جانب سے بہت عذر داریان ہوتے ہین اکثر عذر داری سے ہاج ہوتے ہین اور دوسرے کا فایدہ انکو گوارا نہین ہوتا الا بعضی جگہہ عذر درست بھی نکلتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ سایل اپنے مین سے دو بہوں کیواسطے خواہش آبادی موضع جدید کہتا ہی میری نزدیک انتظام پولیس مین آبادی دیہات جدید سے سوا اور امن سرحد کچھہ حرج نہین ہی + طرز تعمیر دیہات

اسعلاقہ مین بسبب تعصب مذہبی کے بنظر محافظت عہدہ زنانہ کے زنانیکا یہہ طریق تہا کہ جسقدر طول عرض موضع بنانا ہوا اتنا احاطہ مقرر کرکے

اُسکی گرد بطور حلقہ کے ایک شہر پناہ کیطرح آٹھہ نو فٹ کی اونچی دیوار گلی بنائی جاتے تہی اور چار دن کونہ مین مسقف برج معہ سینہ پناہ اور اکثر ایک دروازہ بطور ڈیوڑہی کے رکہا جاتا تہا گویا ایک چہوٹا قلعہ ہوتا تہا اور جب کوئی مخالف اُس گانو پر حملہ آور ہو تو اُسکا مقابلہ اور اپنی گانو کی محافظت بخوبی ہو سکتی تہی اور بیچ اُس سینہ پناہ کی گہر متفرق طور پر بسائی جاتی تہی یہہ مکان سکنی پست اور بدوضع اور تنگ ہوتی ہین اور اکثر غلجی اور جدران قوم کے آدمی ان مکانونکی دیوارین بہبکہ سی بموسم زمستان تیار کرتے ہین اور مکان اور صحن میلہ اور خراب رہتی ہین شروع عملداری سرکار انگریزی مین **کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب** نے بروج اور مانٹین کے سینہ پناہ منہدم کرا دین اب کسی گانو مین کوئی برج نہین ہی اور امن سلطنت کی باعث سی نہ بروج اور نہ موضع پناہونکی ضرورت ہی اب لوگونمین عادت کشادہ آبادی کے ہوتے جاتے ہی فی الحال اس پرگنہ مین ۳۶۷ مواضعات ہین جنپر علیحدہ علیحدہ جمع سرکاری مقرر ہی مگر واضح ہو کہ سوای چند موضع کے باقی اکثر دیہات بہت چہوٹی چہوٹی اور قلیل جمع والہ ہین ایک دوسری قریب تر اور گنجان رقبہ ہر ایک کا بہت تہوڑا جس شخص کی تہوڑی زمین تہی اُسنی بہی بخواہش آزادی علیحدہ موضع بنایا اور ملکی یعنی نمبرداری کے خواہش سی جمع بہی اُسکا علیحدہ مقرر کرا لیا +

مانٹین

ایک قسم اونچی عمارت ہی چورس تخمیناً بارہ فٹ پہبکہ کے یعنی خام دیوار اُٹہا کر قریب نو دس فٹ ارتفاع کو جب پہونچی تو اُسکو مٹی سی پُر کر کے بطور دمدمہ بنا دیا اور پہر اُسکی اوپر بوضع چورس برج کے ایک کوٹہہ بنایا اور نیچی سی سیڑہی لگا کر اُس کوٹہہ کی اندر جاتے ہین اور اُس کوٹہہ کے اوپر سینہ پناہ بنائی جاتے تہی خطرناک اوقات اور حملہ مخالفان اور لڑائی کیوقت مین اُس اونچی مکان پر چند توپچی نشانہ باز بندوقین لیکر بیٹہی ہین اور دور دور بندوق کی زد سی مخالف کو نہین چہوڑتے یہہ مانٹین ہر ایک دیہ مین بڑی ملجا ہوتی ہی اور جب تک یہ قایم رہی تو گانو مین غنیم کا دخل مشکل ہوتا ہی اُن ملکان دیہ کو جو اپنی بہت دشمن رکہتی ہین اور کرام ویل انگلستانی کیطرح اندیشہ سی خالی نہین ہوتے وہ اپنی خوابگاہ اُس بلند مکان مین رکہا کرتے ہین اور بعد چڑہ جانیکی سیڑہی اوپر کہینچ لیتی ہین ۱۸۴۸ء مین مانٹونکی بہی فصیل گرا دی گئی تہی مگر مکان اب تک بعضی جگہہ باقی ہین +

چوک کا

اصلی معنی موقع نشست گاہ عام موضع کا ہی اور عمارت چوک کی گرچہ خراب اور تنگ دروازہ مگر بہ نسبت اور مکانات کی ذرا اونچی ہوتے ہی اور موسم زمستان کے آگ جلنی سی اندر سیاہ ہو جاتا ہی اور عمارت چوک کی باہر کشادہ صحن ہوتا ہی عہد افغانی مین اکثر لوگ بسبب بدی گہرونمین نہین سوتے تہی اور چوک پر جمع کثیر رہتا تہا فی الحال گرچہ چوک خوابگاہ نوخیز جوان اور ناکتخدا مردونکا ہی مگر نشستگاہ

پیر و جوان ہی چوک کی متصل ایک چہوٹا تنگ مکان اور ہوتا ہی جسکو اسملک مین حجرہ کہتی ہین اور وہ شیطان خانہ بدفعل امرد لڑکونکی مجلس زمستانے مین مستعمل ہوتا ہی +

حال متعلق اراضیات زرعی

اول اقسام زمینات اس پرگنہ مین مشہور صرف دو ہی قسم زرعی زمین کے ہین اول نہری جسکو بزبان پشتو تندوبہ کہتی ہین بارانی جسکو اچوبہ کہا جاتا ہی قسم نہری کے ناقصی اور کاملی افراط یا کمی پانی و کلر یعنی روڑی پر منحصر ہی جہان نہر کا سرو بہ ہوا اور پانی وافر ملا اور روڑی موقع پر پہونچی تو اسمین سب سی کامل پیداوار ہوتے ہی اور برعکس اسکی ناقص قسم نہری مین سی پتہ سورانی اور دیہات ہنجل سوکڑی و داؤد شاہ میتا خیل اور پتہ سادات و گگی بہرت کی زمینات سب سی زرخیز ہین اور پتہ میری اور زمینات واقع نار کم حیثیت رکہتی ہین ایک قسم کلر دار زمین کو ترخہ کہتی ہین جسمین پیداوار کم ہوتے ہی غوریوالہ کی جبہ اور شمشی خیل کے متصل اس قسم کے ترخہ اراضی واقع ہی اور بارانی یعنی اچوبہ زمین قریب کل کے وزیرونکی قبضہ مین ہی گرچہ بسبب نہونے پیمایش معتبر کے صحیح تعداد نہین معلوم ہونے مگر سمت ۱۹۱۵ کی اندازی اور سرسری پیمایش کے موجب [illegible] ایکڑ یعنی گہمانو زمین نہری معہ نار و پتہ میری اور [illegible] ایکڑ بارانی مقبوضہ وزیران وغیرہ رقبہ حاصل ہوا ہی مجکو تجربہ سی معلوم ہی کہ پیمایش آیندہ کو اس تعداد مین افزونے ہوگی +

اسماء و ہیئت اراضیات

ہر ایک موقع پر نام زمینات مختلف ہوتے ہین مگر ہیئت اراضی کے رو سی جو مشہور نام ہین انکو یہان جتلایا جاتا ہی جو زمین سب سی لمبی چوڑی ہو اسکو **دارہ** کہتی ہین باستثناء علاقہ نار و پتہ میری زمینات بارانی علاقہ بنو مین ۳ ایکڑ سی زیادہ کوئی شاذ نادر کہیت ہوگا اکثر چہوٹی چہوٹی قطعات دو کنال سی لیکر ۱۰ کنال تک ہوتی ہین اور جو زمین ذرا مدور اور نشیب مین ہو اسکو **ڈہنڈ** کہتی ہین اور چہوٹی قطعہ کو **سرکا** بولتی ہین اگر وہ ذرا لنبا اور عرض مین کم ہو تو اسکو **سیرہ یا چیرہ** کہا جاتا ہی اور جو زمینات کسی رود کی کنارہ پر واقع ہون انکو **کس یا کچہہ** یعنی کنارہ بولا جاتا ہی اور جس زمین اونچی کو پانی بمشکل جہڑایا جاوی اسکو **مٹھہ** کہتی ہین اور جس کہیت کی ڈہال نکلی ہوئی ہو اور سلامی اور اونچا ہونے کے سبب سی پانی نہ ٹہری اسکو **لوڑہ** بولتی ہین +

تفصیل پیداوار اراضی

زمین نہری کل دو فصلے ہی اور بارانی ایک فصلی فصلین مین بزمین نہری اجناس ذیل پیدا ہوتے ہین ربیع - گندم جو تماکو خربوزہ تربوز پیاز - تہوم یعنی لسن شفتالو مٹر ہلدی کچالو اور خریف مین نیشکر چاول کپاس مکی جوار دال ہر قسم ترکاری ہر قسم سوای آلو باجرہ

کنجد کنگنی چینہ اور بارانی اراضی مین ربیع کو گندم نخود اور خریف باجرہ اور بعضی جگہہ کپاس ان اقسام سی جو زیادہ منافع والی جنس ہی اسکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہی ۔

اول نیشکر

یہہ جنس سب سی زیادہ پیدا ہوتے ہی اور قدر بہی اسکا بہت ہی چوپنی کی لایق نہین ہوتی کاہو کماد ہی اور اسکی دو قسم ہین ایک سرا بمعنی سرخ دوسرا اسپین یعنی جسکا لون مایل سفیدی ہو ہر دو سی قند سیاہ اور شکر سرخ نکلتی ہی بہ نسبت اسپین کے سرخ اچہا ہوتا ہی مگر سردی کا اسکو زیادہ خطرہ ہوتا ہی اگر سردی مار جاوی تو رس خشک ہو جاتے ہی اور قند کم نکلتا ہی یہہ جنس بماہ پوہ اور مانگہہ مین بوئی جاتے ہی اور بونے کا طریق یہہ ہی کہ بقدر ایک فٹ نیشکر کو ٹکڑی ٹکڑی کرکے زراعت جو اور گندم کی طیار زمین کے اوپر پہیلا دیتی ہین اور پہر اوپر سی پانی لگا کر جب زمین پانے سی نرم ہوئی تو ہاتہہ پاؤن لگا کر اس کیچڑ کی نیچی پوشیدہ کیا جاتا ہی بعد ہفتہ کی جب زمین ذرہ خشک ہوئی تو روڑی انکی اوپر ڈالکر پانے دیا جاتا ہی اور پہر موقع پر پانی ملتا رہتا ہی ماہ ہاڑ مین ایکدفعہ دوبارہ روڑی ہر ایک بوٹہ نیشکر کے جڑہ مین تہوڑی تہوڑی ڈالے جاتے ہی بعدش سوای اور کسی محنت کی خالے پانے لگانے سی انکی زراعت مثل ایک بیلہ کے بڑہتی رہتی ہی یکم ماہ کاتک کو پانے دینا موقوف کر دیتی ہین تاکہ انکی رس پکجاوی آخر ماہ مگہر اور عموماً ماہ پوہ مین انکو کاٹکر چہیلا جاتا ہی اور پہر بقدر ایک ایک فٹ کی ٹکڑی کرکے کہانی مین ڈالدیتی ہین اور شکل کہانے کے بمثل کہانے تیل کے ہوتے ہی مگر اسی بڑی اور دو بیل آگے باندہی جاتے ہین کہانے کے نیچی مٹکے گلی رکہی ہوئی ہوتے ہی جسمین رس پڑتے ہی اور جب مٹکی بہری گئی تو کڑاہ آہنی مین ڈالتی جاتے ہین اور اسکی نیچی آگ جلاتی ہین جب مثل قوام کے وہ رس مخلوط اور منجمد ہونے لگی تو تب اسمین چمچہ پہیر کر کڑاہ سی شانک گلی مین ڈالکر اسمین دو انچہ چوڑی سیخ آہنی جسکو بزبان پشتو رمبائی کہا جاتا ہی پہیرتے ہین اسوقت معلوم ہو جاتا ہی کہ شکر ہی یا قند اگر شکر ہوئی تو اسمین ملتی نہین ہی دانہ دانہ رہتی ہی اگر قند ہی تو باہم منجمد ہوتا جاتا ہی شکر بہ نسبت قند کے زیادہ قدرمند ہی گرچہ نرخ باوقات مختلف بدلتا رہتا ہی مگر عموماً بطور اوسط لاہ رفی من قند سیاہ اور سے رفی من شکر کہانے پر فروخت ہوتے ہی الا افسوس کہ قند سیاہ بہت خراب بنایا جاتا ہی اور رس اسکی اچہی طرح چہانے نہین جاتے جسقدر کڑاہ مین ڈالنی کیوقت اچہی چہانے جاوی اسیقدر عمدہ اور سفید بنتا ہی شکر اور قند کی ایسا اتفاقیہ بننی سی لوگ متعجب ہین اور کہتی ہین کہ جس زمین سی شکر نکلتی ہی اسکو کسی پیر یا فقیر کے دعا ہی مگر در اصل یہہ بات ہی کہ جو زمین ذرہ اونچی ہی اور اسمین پانے کم ٹہرتا ہی اسی شکر نکلتی ہی اور قند بہی اول قسم کا اور برعکس اسکی جو زمین نشیب اور قرارگاہ پانے کے ہو اسمین سے قند نکلتا ہی اور شکر نہین جو زراعت نیشکر کاٹے جاتے ہی دوسری سال

پانے ویغیرہ ہیں وہی بلور موٹھ ہی کیا ہے سرسبز ہوتے ہیں اور اس زراعت کو موٹھ کہتے ہیں ماہ ہاڑ کے شروع میں اسکو میہ سے کوڑی
ہیں جسکو زبان ملک چکا ولہ کہا جاتا ہے جب ایکدفعہ زمین نرم کے گئی تو اسمیں کلتر یعنی روڑی ڈالکر بانے شروع ماہ تک
تک دیا جاتا ہے اور ماہ پوہ میں نیشکر کاٹکر بستور مندرجہ بالا قند سیاہ بناتے ہیں اور خصوصیت زمین کے یہانتک ہے کہ تین سال
برابر ایکدفعہ کی کاشت کردہ نیشکر ہوتے بتی میں بلکہ اگر روڑی حسب مراد ڈالی جاوے تو چوتھے سال بھی تخم کام آتا ہے اور طرفہ
تاثیر یہ ہے کہ سال اولی دوسرے اور تیسرے سال میں زراعت کامل اور قند بہت نکلتا ہے اور رطب یعنی پرانے زراعت نیشکر سے
نیشکر اچھی بنتی ہے اور قند بھی اول سال سے بہتر ہوتا ہے سب سے اعلی قسم کے نیشکر نصراوین پتہ سوائی میں ہوتے ہیں اور وہ لوگ
کوشش بھی کرتے ہیں اسی سبب سے نرخ اسکا بہ نسبت دیگر علاقہ کے گران ہوتا ہے تخم نیشکر فے کنال ۴ سیر کا پڑتا ہے
اور فے کنال سے بحساب اوسط تین من قند سیاہ و نیشکر نکلتی ہے جسکی سے فے کنال پیداوار ہوئی اور سے فے ایکڑ آمدن
پڑتے ہے ۔

دوم ہلدی

یہ جنس ساونی یا بسیاگ میں بوئی جاتے ہے اول اس زمین کو روڑی سے پر کیا جاتا ہے اور بعد کاشت پانی سے سیراب کرتے ہے
آیندہ سال اسی موسم میں بیج سے نکالکر ہلدی نکالتے ہیں فے کنال ۲ من ۳ سیر تر ہلدی کا تخم پڑتا ہے اور تعداد پیداوار فے کنال مختلف ہے بہت
اعلی ۲ من ۳ سیر فے کنال اور ادنی ۲ من بھی نکلتی ہے اور بعضی جگہ ایک مدت تک بجائی سے بالکل نابود ہو جاتے ہے بحساب اوسط فے کنال ۲ من
تر ہلدی کے پیداوار شمار کرنے واجب ہے جو بعد خشک کرنے کے چہارم حصہ یعنی ۳۰ من ۳۰ سیر رہتی ہے خشک ہلدی کا نرخ صرف سے
سے لیکر سے تک مختلف اوقات میں ہوتا ہے الا بحساب اوسط فے کنال آمدن سالانہ جنس ہلدی شمار ہو کر فے کنال بابت
قیمت تخم نہا کر کے باقی دو سو روپیہ فی ایکڑ آمدن ہر دو سر ہوتے ہے اس ہلدی کا رنگ بہت تیز زرد نہیں ہوتا بلکہ پھیکا رنگ اور
ناقص قسم سمجھی جاتے ہے ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف بیوپاری لوگ بہت خرید کر لیجاتے ہیں اور زمیندار ان کو اسی نفع ملتا ہے اور اکثر ہلدی
براستہ بنگش و گورم پیواڑ بکوہ کابل وغیرہ نواح مغربی میں باہر کے بیوپاری جا فروخت کرتے ہیں ۔

پیداوار میوہ جات

بنولنکا شہتوا اور قدیمی میوہ شفتالو سی انار گمنجتہ عمدہ نہیں ہوتے خربوزہ چوٹا انگور انجیر عمدہ نارنگی سنگترہ چکوتہ توت کثرت سے
بیر لیمو کیلا انناس ہوکہ چکوتہ نارنگی سنگترہ وکیلا اور اب سرکار انگریزی کے عملداری میں کاشت ہوئی پہلے اس زمین میں ہی شفتالو
اور چوٹا اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ انکی موسم کو جدہر دیکھو بازار میں ٹوکرہ شفتالو کی نظر آوینگی باغ و بہات کی پاس بہت چھوٹی چھوٹی

باغیچہ ملک وغیرہ لوگ کہتے ہین اور جب وقت پختگی میوہ آیا تو مینڈہ لوگ بطور ٹھیکہ وہ باغیچہ ایکسال کیواسطے مول لیکر میوہ فروشی خود کرتے ہین شوقہ باغ لگانے کے لوگونکو کم ہی ہے۔ نینوہ مین مین اسکام کیواسطے بہت عمدہ ہی ٭

تفصیل گلہار

بہت طول بیغایہ ہی شہو پہول اس علاقہ کی یہہ ہین گلاب بنفشہ بیل گل داؤدی سوسن بکی چنبیلی گل عباسی گلیخر گل جعفری اور تہل مین گل پنیر بنی رونگ نہایت خوشبوا اور خودرو موسم بہار پیدا ہوتا ہی انگریزی پہول گل ہزارہ صرف سرکاری باغ یا انگریزونکے خانگی باغیچونمین ہوتی ہین اصل پیداوار پہولونکی یہان کم ہی ٭

پیداوار گہاس

سوای خودرو گہاس معمولے کے اس علاقہ مین گہاس شغتل اور رشقہ اراضیات زرعی مین مثل زراعت کاشت کیا جاتا ہی اسمین بہت زیادہ اور کا آمد شغتل ہی جو ہمراہ فصل ربیع کے کاشت کرتے ہین گھوڑی و دیگر مویشی کی خوراک کیواسطے حکم اکسیر کہتا ہی گھوڑا اُنہی بہت جلد طیار اور فربہ ہوسکتا ہی خاصیت اس گہاس کے یہہ ہی کہ ایکدفعہ کاشت کرکے ماہا تک چہ دفعہ کاٹا جاتا ہی اور ہر بار بعد کاٹنے کی پانی دینے سے ہرسبزہ اور قابل خوراک بہایم ہوجاتا ہی اسکی کاشت سے زمین کو بہت فایدہ ہوتا ہی ٭

ذکر کاشتکاران

اس پرگنہ مین سوای ملکان معتبر اور اہل ہنود اور کابل لوگونکی باقی مالکان زمین خود کاشتکاری کیا کرتے ہین مگر چونکہ آبی زمین اس علاقہ کی کاشتکاری سب سے تہہ سی گریٹ یعنی باہی بیل یا کریدہ دینے کی مشکل ہی اسواسطے غیر مالک گروہ زراعان جنکو بزبان ملک مشقتی کہتے ہین بہت ہی اور اکثر مالکان بشراکت خود یا علیحدہ اجر گل یا جز و زمینات کی کاشتکاری کرا تے ہین ٭

استحقاق مزارعانہ

بشرطیکہ کوئی خاص قرار نہو لیا ہو تو بدون اسکے ایک فصل کے جسکا تردد مزارعہ کرچکا ہی آیندہ کچہہ حق باقی نہین رہیگا مزارعہ کی حیثیت اور نام سوای مشقتی اور کچہہ نہین ہی بعد رد فصل موجودہ مالک کو اختیار ہی جب چاہی مشقت اسکی چہوڑا دیوی الا اگر دو سے سال کے موعدہ کی زراعت نیشکر ہو تو قبل از چکاول یعنی گوڈنے کے مالک نصف تخمہ زمینکو بیدخل کرسکتا ہی بعد چکاول اور کلر ڈالنی کی یہہ استحقاق نہین رہتا تاوقتیکہ وہ زراعت تیار ہوکر مشترک لیجاوے جب رواج ملک و عوی قبضہ یا موروثیت کا یہہ استحقاق مزارعان کو نہین ہوسکتا اگر مشقتی ہندی یعنی جیٹ وغیرہ لوگ ہین ٭

طریق کاشتکاری

رقبہ بارانی اور علاقہ میرہان پتہ ناروللنڈ یا اک دوگر یعنی جگہہ کل قلبہ رانی سے کاشتکاری کیجاتی ہی اوزار یعنی آلہ زمینگاران تلبہ کم زور اور چہوٹے

چھوٹی ہوتی ہین باقی اکثر علاقہ بنجر کی بھری اراضی آگرنٹ یا ہیم آبنی سی کہ مثل بلچہ ہوتا ہی ہزار مان اونچا ہوتا ہی اور باون کا زور لگا کر قابل کاشت بناتی ہین اور زمین مذکور کی ہیئت اسطرح ہوتی ہی کہ نیچے پہلے درہ چوڑا اور گاؤدم اور قریب ۲ فٹ لنبا چوڑے دستہ اور پہل آہنی کی ذرہ اوپر ایک چھوٹے سی کلہاڑی یا پاون کا زور دینے کو ہتھی لگائی جاتے ہی اس نکل کا اور ایک یا چند آدمی زمین کے ایک سری سی کہ ہری ہوکر اس گرسٹ سی جا پہل زمین پر مار کر اور پاؤن سی بنجر دبا کر کلوخ زمین الٹی جاتے ہین ایک مضبوط آدمی شبقی قریب ایک کنال زمین فرش زرعی بنا سکتا ہی ان نوعون کا قول ہی کہ بسبب مٹ اور سخت زمین ہونے کے قابل ہی طرح نہین چل سکتا اور بیتک گرسٹ سی عمیق مزروعہ نہ بنائی جاوی تو فصل اچھا نہین کرتے +

حصہ کاشتکاری

مختلف طور پر ہی عموماً پیداوار غلہ ہر قسم دکپاس سی ایک ثلث مزارعہ اور دو ثلث مالک بٹائی کرلیتا ہی تخم و مالگذاری ذمہ مالک اور بعضی جگہہ اول پیداوار ہر دو سہ بخم یا دہم حصہ عوض اوہی معاملہ اور علاوہ اسکی تخم باندازہ بیشہ زمیندار لیکر باقی کو تین حصہ مندرجہ بالا پر تقسیم کرتے ہین الا اس آخر الذکر صورت مین مزارعہ علاوہ ایک ثلث کے تخم چار سیر غلہ بابت صفائی اور کل [illegible] بابت اجرت درو زراعت ایک آنہ یا دو آنہ فی [illegible] یا پیداوار مین پانزدہم حصہ مزارعہ کو اتا ہی ہندہلی کے بٹائی اسطرح اکثر ہوتے ہی کہ کل پیداوار سی اول دہم یا ہفتم حصہ بعوض معاملہ مالک لیکر باقی ماندہ سی چہارم حصہ مزارعہ اور تین حصہ مالک لیتا ہی تخم [illegible] مالک اور بیشکہ [illegible] دستور ہی کہ مالک اور مزارعہ تخم [illegible] ڈالتی ہین جب قدرتی پیداوار اول [illegible] حصہ مالک کی اور گڑاہ کے مالک کل پیداوار سی علحدہ کرلیتا ہی اور باقی پیداوار سی دہم یا ہفتم حصہ اور بابت معاملہ مالک لیکر اسکی جیمہ نصف نصف بانٹ لیتی ہین الا بصورتیکہ زمین کلر یعنی رڑہی مالک دیتا ہی اور زمان مرکب واسطے ڈھولائی اسکی ذمہ شبقی ہوتے ہین اور بعضی جگہہ دسوان یا ہفتم چھوڑکر کل پیداوار سی تین حصہ مالک اور دو حصہ مزارعہ لیتی بحساب پنجدہ الیسمین تقسیم کرلیتے ہین الا اس دوسری صورت مین بھی گیارہوان حصہ بابت گہانی و گڑاہ مالک کو لینی کا استحقاق رہتا ہی تیسری صورت جگہہ ایسی بھی ہی کہ تخم وغیرہ اخراجات سی مزارعہ بری ہوتا ہی کل پیداوار سی سوم حصہ مزارعہ اور دو حصہ مالک لیا کرتے ہین ملحوظ رہی کہ رواج بٹائی باہم مالکان و کاشتکاران ہر قریہ بلکہ ہر گاؤ مین یکسان نہین ہی حصر اسکا اوپر کثرت و کمی کاشتکاران ہی جہان شبقی بہت ملی اور زمین قحط مند ہوئی وہان حصہ کاشتکاری کم اور برعکس اسکی زیادہ ہوتا ہی و فرکہ ضرورت [illegible]

پر دستور بٹائی مین تبدلات ہوتے رہتے ہین جب بٹائی کا تنازعہ ہو تو خاص شرط مقررہ یا رواج دیہہ کی دریافت سے انصاف ہوسکتا ہے

ذکر سیرابی علاقہ

رود کرم کے پانے نے اس علاقہ کو زرخیز بنا دیا یہ پہاڑی ندی مقام پیواڑ کے متصل کوہ سفید کے جنوبی حصہ سے نکلکر علاقہ کرم سکونہ قوم طوری کو سیراب کرتے ہوئے ٹل بلند خیل شاخ بنگش کے پاس سے آتے ہی اور ضلع بنوں کی مغربی حد سے متصل پوست کرم اس پرگنہ مین مشرق رود داخل ہوتے ہی اور ہمیشہ ہر موسم مین جریان اسکا بند نہین ہوتا الا بشرط کمی بارش موسمین میز سماہ مارچ و اپریل اور ستمبر و اکتوبر قلت پانی کا اندیشہ رہتا ہی جب پہاڑ سے نکلکر اس علاقہ کے حدود مین پہونچتی ہی تو ہر ایک قوم سکنائی پرگنہ اپنی اپنی نہر جسکو بزبان مُلک یال کہتے ہین موقع مناسب سے کہودکر اپنی زمینات کو سیراب کیوسطے لیجاتی ہین اس مُلک مین سو فٹ کی فاصلہ پر ایک فٹ پانی اونچا چڑھتا ہی مثلاً اگر کوئی زمین جاہی ماندہ رود کرم سے دو فٹ اونچی ہی تو جب نہر ایک ہزار فٹ دور سے کہودکر لائی جاویگی تو اُس زمین پر پانی پہر سکیگا اُس رود کیجانب جنوب سے بہلے دیال موسوم پیوکنہ مملوکہ زیمان محمد خیل کے ہی اتا بسبب کم منتی اس قوم کے وہ اچھی طرح نہین چلتی اسی نہر دیال اولت شاہ و مش خیل کے خوب جاری و عمدہ ہی ازان بعد دیال لنڈیڈاک جو میجر جان نکلس صاحب ڈپٹی کمشنر سابق نے شروع مین معرفت ٹہلرام تحصیلدار سابق کہودا کر زمین ویرانہ موسومہ لنڈیڈاک تعداد ی چھ ہزار کنال کو آباد کرایا نالہ کچکوٹ کو رم سے جنوب یال شرق کیطرف ملحق ہوکر اکثر زمینات اس پرگنہ کو سیراب کرتا ہی یہ پرگنہ مین بڑی دیال اور زیادہ فایدہ بخش یہہ ہی کچکوٹ بہت پرانا عہد قوم ہنی و منگل قابضان سابق اس علاقہ سے ہی اسمین ترقی پانے کا انتظام معقول ہوکر زمین جنگل ویرانہ موسوم تار تعداد ی قریب کنال بعہد میجر ٹیلر صاحب اور کچھ بعہد میجر جان نکلس صاحب سیراب و آباد کرائی گئی اب وہ زمین بہت عمدہ زرخیز ہوگئی ہی اسی جنوبی سلسلہ مین یعنی کچکوٹ کی دیال امندی دیال ہنجل اور میندان و فاطمہ خیل اور دیال خوشیہا معروف خوبہ و چشمہ پتہ عیسکی وغیرہ کی جارے

مین کہ خاص قابل ذکر انکی نسبت کوئی امر نہین کنارہ تمامی رود کرم مین سب سے بڑی دیال اشاری معروف شاہ زوہ ہی جسکی ہر چہار پتہ سورانی سیراب ہوتے ہین ایسا مشہور ہی کہ یہ دیال قوم سورانی دیال موسوم خوشی ہی جو اس کو دو سو روپیہ نقد دیا کرتے تھے مگر بہت مشکل سے اسمین پانی چڑھتا تھا بس نہ ہوا شکوہ ابن شاہجہان بادشاہ دہلی غزنین سے جاتے ہوئے کرم کے راستہ ہندکو کیا تو اسنے واسطے آرام رعایا اس دیال کو کہودوایا یہی وہ بتمیہ شاہ جو رکھا ہی یعنی بادشاہی نہر۔

ٹینڈ اُس مجمع کو کہا جاتا ہی

کہ جب دیال کا بند سیلاب سے ٹوٹ جاوی یا مرمت طلب ہو یا صفائی دیال یا زیادہ پانی کی ضرورت ہو تب جملہ حصہ دار حسب تعداد مقررہ دستور اسکام کے آدمی بھیجتے ہین جو شخص اپنی نوبت پر نہ بھیجیگا یعنی جسکو جاوی تو اُسکو بلدیہ اُسد فعہ حصہ پانی کا نہین دیتے بلکہ بموجب سہ چند یا دوچند یا ایک منجملہ جرمانہ بھیجنا چاہی دیال لیا جاتا ہی اور پتہ نا رہین دستور انتظام پانے ایک ایک دو خدا وجہ چند چلوشتگان بمعنی محصل مقرر ہین جو شخص ٹینگہ پر نہ جاوی یا پانے کے زیادہ ستانی کرے اُسی بنام تنبیہ نا خفیف جرمانہ لیا جاتا ہی اور بعد ایفا رتنخواہ چلوشتگان بمع سرکار ہوتا ہی ٭

تقسیم آب

مختلف طور پر ہر دیہات اور قومونکی بیچ اپنے اپنے دیال شتہ کا پانی دو طرح پر اکثر تقسیم ہوتا ہی اول نوبت پر یعنی آپسمین حسب ضرورت چند پہر یا روز و شب کا بارہ مقرر کیا ہوا ہی اپنی اپنی نوبت کی اوقات مین اپنے احاطات کو سیراب کر لیتے ہین دوسرا دیال شتہ کہ مین ایک لکڑی جسکو زبان مالک سٹہ یا گرگا کہتے ہین اسطرح برابر بہی جان دیال الگ اس سے اوپر نیچے چوبے بفاصلہ بشت یا چہار انگشت حسب مقدار حصہ اپنی اپنی حصص کے موجب دیہہ وار یا فرقہ وار گاڑ دیتے ہین اور اس اپنے حصہ کی دہان کو زبان شتہ و خلہ کہا جاتا ہی اپنی خلہ سے ایک گانو نکو ہمیشہ جاری پانی پہونچتا رہتا ہی اگر کوئی شخص اپنی نوبت مقررہ سے زیادہ پانی لیوے یا اپنی خلہ کو تعداد مقررہ سے فراخ کرنے کے ذریعہ سے زیادہ پانی آب کا مرتکب ہو تو اُسپر دوسرا فریق مخبری ما امین نالش کر کے بر جانہ و نقصان لینے کا مستحق ہوتا ہی اور اسکی تقسیم باہم سکنار و یا پرتعاد نفر ہی اہل ٹینگہ کے ہر تہ جو زمینداگانو نکا ٹینگہ پر نہ جاوی تو اُسکو بانٹہ کا یا ان دیہہ نہین دیتے ٭

گنڈے

اس بند کو کہتے ہین جو دیال کے بیچ ڈالکر بقدر پانے دوسری طرف اُسکی ذریعہ لیجاوین اس گنڈے کو اہل دیال عموماً ناپسند کرتے ہین اور بدون ضرورت اشد کے روا نہین رکھتے بعضے جگہہ اس بند سے اوپر کی جانب دیال پانی سے پُر ہو کر مدمہ گیر ہوتا ہی دوسری گنڈے کے ڈالنے سے خڑہی و بو یعنی میلدار پانی جو سیلاب و کورم کیوقت آتا ہی پائین والونکو کم پہونچتا ہی بعضے سیلاب کا میلدار پانی اراضیات زرعی کیواسطے بہت مفید ہی اسواسطے بتوچی سرو بہونا غنیمت سمجھتے ہین اور ہر طرح کوشش اسطے پہونچنے خڑہی او بو کے کرتے ہین ٭

تمیز اسماء نہر

بڑی نہر کو یال کہا جاتا ہی اور چہوٹے کو جو کہیت بکہیت لگتی ہی اسکو درخہ یا لشتی کہتی ہین اسطرح لشتی بنونکی آب علاقہ مین دو بدہ بلکہ خانہ بخانہ پہرتے ہین اور اس کرم کے پانی نے تمام علاقہ کو زمردین بنا رکہا ہی اسکی سبب سی درختان سایہ دار خصوص درخت توت اور شیشم کے اسقدر کثرت ہی کہ اونچی جگہہ سی جب بنونکی علاقہ کو دیکہا جاوی تو کوسون تک باغ نظر آتا ہی سوای رود کورم کی نالہ توچی جو علاقہ دوڑ کوہی سی آکر قوم میری و وزیر بکا خیل کے اراضیات کو سیراب کرتے ہی مگر پانی اسکا کم ہی اور بموسم گرما کبہی خشک یا قریب خشکی ہو جاتی ہی بدین سبب اسنی بہ نسبت کورم کم فایدہ پہونچتا ہی اسکا پانی باہم قوم میری و وزیر بکا خیل بحصہ نصفا نصف منقسم ہی چار روز اور چار شب وزیر لگاتے ہین اور اسیقدر عرصہ میری لیتی ہین درہ خیور کا پانی پوست جانی خیل اور زمینات بکا خیل و جانی خیل کو لگتا ہی اسمین درہ شکتو کا پانی بہی شامل ہوتا ہی ۔

حال جمع مالگذاری قبل از سلطنت انگریزی

احمد شاہ ابدالی سی پہلی کا صحیح حال جمع علاقہ ہذا نہین معلوم ہوتا شاہ موصوف نی بارہ ہزار روپیہ بابت مالگذاری جسکا نام قلنک مشہور چلا آتا ہی مقرر کیا اور علاوہ اسکی چہہ ہزار بنام نہاد سورسات یعنی خرچ و رسد لشکر جملہ اٹہارہ ہزار علاقہ سی وصول کرتا رہا عہد **تیمور** مین بہی کچہہ ترمیم نہین ہوئی **شاہ زمان** نے بموجب سفارش ککہ پیر علاقہ دوڑ واقع اندرون کوہ سی بارہ ہزار قلنک معاف کرکے وہ بارہ ہزار بہی علاقہ بنون پر ڈالا جسکی شمولیت سی ایکسال تیس ہزار قلنک وصول ہوا علاوہ اس قلنک کے حاکمان درانی ایک رقم موسوم جزیہ اہل ہنود سی بحساب فی جنجو دو روپیہ یا زیادہ جتنا شخص جنجو پوش کا مقدور تہا وصول کر لیا کرتے تہی ہنود بیچارونکو اس متعصبانہ رسم سی جنجو یعنی زنار چہپا کر بہاگنا پڑتا تہا جب **فتح خان** بارکزئی وزیر اعظم **شاہ محمود** کا بنون مین آیا تو اسنی اس دعوی سی کہ چند سال سی ایصالی قلنک کیواسطی کوئی حاکم نہین آیا بنظر بقایا ایک لاکہہ روپیہ پہلایا بعد ازان **پیر دل خان** وغیرہ حاکمان افغانی اسی تعداد کے نام پر جو ہاتہہ لگا وصول کرتے رہی جب سلطنت افغانستان کی ضعف کی سبب سے سنہ ۱۸۰۸ بکرمی مین **رنجیت سنگہ** نے اس علاقہ پر دخل پایا تو اسنی بہی ایک لاکہہ قلنک کے نام پر جو جنس ملی وصول مین داخل کے سکہا شاہی حاکم جیسا کہ **کنور نونہال سنگہ** **تاراچند** - **راجہ سوچیت سنگہ** وغیرہ ایک لاکہہ کی حساب پر تفریق پتہ وار کرتی رہی **فتح خان** ٹوانہ جب

سکھوں کی طرف سے حاکم ہو کر آیا تو اس نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کا ٹھیکہ لیا تھا اور اس سے زیادہ وصول کرتا تھا جو کچھ بچتا تھا وہ اپنے پاس رکھتا تھا رفتہ رفتہ رنجیت سنگھ نے اس سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول کرنا شروع کیا اور اس سے زیادہ بھی لینے لگا اکثر لوگ اس علاقہ کے مفلس ہو گئے اور بعض کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں کہان تک ایک لاکھ جن ملتک اس علاقہ کا کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ کے لوگ بہت مالدار تھے اور ملتک کے سوا کوئی نہیں ہوا الٹر زمیندار لوگ غریب ہوتے ہیں اور باقیماندہ رعایا جنس کم قیمت یا دو دن کے نام پر بعض معاملہ داخل کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب پہلی دفعہ رنجیت سنگھ نے اس پرگنہ سے ایک لاکھ کے نام پر مالگذاری وصول کی تو گھوڑا قیمتی اکیسو پانسو کے حوض میں اور بالائی زمیندار لوگ قلب زیور پر چاندی اور سونے کا پتر چڑھا کر کام میں لاتے تھے تو حالمان دربار نے دسکھان جو بعد چند سال لشکر لیکر آئے تھے پھر واپس لوٹ گئے تھے لگا اسکی وصولی کو غنیمت سمجھ کر چلیا اگلو مستقل جلوہ دیکر رعایا پر ورمی سی سرکار رہنے لگا اس ملتک سے سکھوں کا نکالنا بڑا سبب نامعقول و ستور بار چھ کے اکثر مقدار مالگذاری تباہ و خفیف ہو گئی ۔

باچھہ ملتک

احمد شاہ کے عہد سے بیس چودھری مقرر ہو کر حسب ذیل بیس حصہ پر باچھہ ملتک ہوا کرتے تھے ۔

قوم میری چھہ پتہ بدین تفصیل

مندیو بارکزی توڑ ماخیل برہنہ شاہ و حسن خیل کلی ان چھہ پتوں کا نام باچھہ ملتک ہے ہر حصہ قوم واری کا نام لگایا جاتا تھا اور ہر ایک ہفت جگہ آپس میں بانٹ لیتے تھے ہفتم حصہ انکی ساتھ ہی موضع ہوید کے زمرہ تھا ۔

تیمی دو پتہ

جنمیں سے ایک حصہ غوریوال - خوجڑی اور دوسرا حصہ سمعل خیل بہ اخیل تعلی خیل ۔

عیسکے چار پتہ و چار حصہ

بازار احمد خان حسن خیل - سلیم خیل و شہباز خیل شکر - کنڈاں جھنڈو خیل - کلو خیل شمشی خیل سمعیانی نے

یک حصہ

دری ڈیری دو پتہ و دو حصہ

یک حصہ یک حصہ

عاطمہ خیل منبل سوکڑی منڈان میتا خیل فتح خیل

یک حصہ یک حصہ

سورانی چہہ تپہ وچہہ حصہ

داود شاہ	ممش خیل	امندی	مندا خیل	والہ دین معروف دہرمہ خیل	خوتی یا حسنی	ہیبک	موسکی تپہ خلعت
یک حصہ	یک حصہ	یک حصہ	یک حصہ	یک حصہ	یک حصہ	یک حصہ	یک حصہ

یہہ کل پرگنہ کی موٹی تفریق بہی اسقدر بے ٹہکانہ اور غیر واجب تہی کہ بعضی تپہ پر بیحد سختی اور بعضی جگہہ بیفایدہ نرمی گو حقیقت مین ظلم کے سبب وہ نرمی بہی گرمی سمجہی جاتی تہی الا واقفیت حیثیت وحدود تپہ جات مندرجہ بالا سی اس تفریق کا غیر واجب ہونا صاف ظاہر ہی اپنی اپنی حصہ کو ہر ایک تپہ مین پار وغیرہ کے حساب سی گانو بگانو پہیلایا جاتا تہا ۔

اور دیہات مین

بہیا چارہ کی باہم یہہ قلنک اوپر تعداد اراضی بحساب غلہ یا غنیدا بمعنی گون کے باچہہ ہوتا تہا چار کنال زمین یعنی بیگہ کو غلہ کہتی ہین اور ۲۴ کنال یعنی چہہ غلہ اراضی جسمین ایک گون غلہ کی تخم ریزی ہو اسکو ایک غنیدا تصور کرتی تہی اس غلہ اور غنیدا کی حساب پر ابتدا مین پہلی دفعہ ہر ایک مالک کی نام جسقدر حصہ قلنک کا مقرر ہوا اسی حصہ موجب اخیر عملداری سکہان تک بموجب سد جسقدر کم وبیش قلنک لگایا جاوی ہر مالک کو زر باچہہ دینی پڑتی تہی گو اس مابین مین مالک مذکور نے بذریعہ رہن اپنی کل یا جزو اراضی منتقل کر دی ہو تاہم اس بیچارہ سی بسبب نام ملکیت قلنک اپنی حصہ کا لیا جاتا تہا سوا اصل مالکان اراضی جنکو بزبان علاقہ و قطعہ چشتن کہتی ہین مرتہن یا موہوب قابض اراضی کی نام قلنک مقرر نہین ہوتا تہا کہتے مالکان یہہ تہی کہ جب انہون نے بنظر ضروریات زمینات خود بطور رہن غیر مشروط گرو کر دی اور منافع وآمدن پیداوار مرتہن کہانے لگا تو بہی معاملہ یعنی قلنک اصل مالک رہن سی وصول ہو کر باعث تباہی مالکان ہوا ۔

حصول ملکیت بذریعہ ادای قلنک

اس ظلم اور نیز بے اعتدالی قلنک نے یہانتک اثر کیا کہ جو مالک مفلس ہو گئی انکی جگہہ دوسری شخصون سی قلنک لیا گیا اور ادای کنندہ قلنک اس مظلوم کے مقبوضہ اور مرہونہ ہر دو زمینات کا مالک سمجہا گیا طریق حصول اسطرح کی ملکیت کا یہہ تہا کہ جب اصل مالک بباعث سنگینی قلنک اور انتقال اراضی بذریعہ رہن جسکی ساتہہ قلنک متصل نہین ہوتا تہا زیر بار ہو کر مجبور ہوا تب وہ گانو چہوڑ کر دوسری تپہ مین یا کوہ کیطرف مفرور ہو جاتا تہا اسلئی معاملہ کا مواخذہ اول مفرور کی رشتہ دارانسی کیا جاتا تہا جب انکی توفیق نہو یا وہ دست بردار ہو جاوین تو سکنا اور بدون ترک کی دوسری متمول شخص جو عموماً ملک گانو کا ہوتا تہا اسی اگر وہ بہی نہ دیسکی تو ملک تپہ سی زر قلنک دینگی مفرور وصول ہو کر کل اراضیات کا مالک وہ بنجاتا تہا مرہونہ زمینات کی ملکیت اس سبب سی منتقل ہو جاتی تہی کہ انکا زر قلنک بہی مثل مقبوضہ کی یکجا اس ادا کنندہ سی لیا جاتا تہا اگر وہ مفرور دو تین سال کی اندر واپس

آدمی اور بقدر تعلنک ادا رشدہ روپیہ ادا کرنیوالا کو دیوے تو اکثر لوگ زمندکور لیکر زمین پہ دیتے تھے اسطرحکا انتقال ملکیت بنونکی علاقہ
مین بعلداری زمانی وسکھہان خصوص **جرنیل گورودت سنگہ** کے سال حکومت مین بہت ہوا ہی علاوہ اسکے وہ شخص جسکو
جب خود ادا ہی تعلنک سے قاصر ہوا تو بقدر زر تعلنک ذگی خود وکل یا جزو زمینات مملوکہ ومقبوضہ دوسرے شخصکو بطور گرو دیکر اُسسے اپنا تعلنک
ادا کرایا تو ایسے صورتمین انتقال ایسی ملکیت لازم نہین ہوتا جب روپیہ مذکور اصل مالک ادا کرے تو استحقاق واپس پانے اپنی
زمین کا رکھتا ہے نے الحال اسطرحکی تنازعات عدالت لبری مال مین پیش ہوتے ہین اور بموجب رواج ملک تنفیم ان امور کی ہونے
ضرور ہی اوّل مالک مقرر ہوگیا تھا دوم بدون کسی شرط کے حکام کیطرف سے تعلنک اسکا مدعا علیہ قابض سے لیا گیا سوم مالک سبب
افلاس ادا ہی تعلنک سے قاصر ہوکر اپنی ملکیت ہمیشہ کیواسطے بعوض تعلنک منتقل کر دئی - ان ہر سہ صورتمین مدعی اصل مالک کا حق بسبب
عدم قابلیت وقت دعوی فوت ہوجاتا ہے چوتھی صورت یہہ ہے کہ اصل مالک بدون دخل حکام کے بطور خود تعلنک اپنا مدعا علیہ قابض سے ادا
کرکے اپنی زمین بن بلا میعاد یا مشروط کیطرح گرو کر دی یا ملک یہ فی بتراضی جانبین ادا تعلنک کا بندوبست بہہ خاص کر دیا ہے
صاحبین اصل مالک بطور بن انتہا تعلنک ادا کردہ مدعا علیہ کے رکھتا ہے بہہ بے سروپا دستور تعلنک کا
اُسوقت سے موقوف ہوا جب **سر ہربرٹ اڈورڈس صاحب** نے سمت ۱۹۰۲ بکرمی مین قابضان اراضی سے خواہ مالک ہون یا
مرتہن مالگذاری سرکار وصول کرنے شروع کے ۔

ذکر مالگذاری ابتدا عملداری سرکار انگریزی

سمت ۱۹۰۲ بکرمی مین بابت ایک فصل چوتیس ہزار دو سو بیاسے روپیہ معاملہ سرکار وصول ہوا - اور پھر بندوبست اول
مین نہایت ربیع سمت ۱۹۰۶ تک بحساب اوسط قریب پچاسی ہزار سالانہ زر مالگذاری داخل ہوتے رہے بندوبست دوم مین
میجر جان نکلسن صاحب نے چورانوے ہزار چار سو چھیالیس جمع اس پرگنہ کے مقرر کی اور بندوبست سوم مین
ابتدا سمت ۱۹۱۰ سے **کپتان کاکس صاحب** نے ایک لاکھہ سات ہزار اکیسو پانچہ روپیہ یک لاکھہ تخصیص کیا تا ہنوز وہی
بندوبست رواں ہے الا سال حالین ایک لاکھہ [illegible] روپیہ مع تسطیند ہی ہوکر وصول ہوا سبب اس بے دریے
ایزادی جمع کا سوای گنجایش و آسودگی علاقہ و ترقی قدر ملکیت یہہ ہے کہ علاقہ نارولنڈیڈاک کے آبادی سے اور اکثر زمینات خام
تحصیل مہتل نو آباد کے مشخصہ ہونے سے جمع مین برابر بیشی ہوتے چلی آئی اس پرگنہ مین سوای تپہ باکنتی و نورڈ ہونے
اور کسی جگہہ جمع سنگین نہین بلکہ گنجایشی ہے البتہ بعضی دیہات تین تشخیص جمع سمت ۱۹۱۰ کیوقت جو پیداوار پنجسالہ کے اوسط پر تھی
کچھہ فرق قابل ترمیم بندوبست آیندہ نظر آتا ہے - بارہا بنوجہ زبان خود اس ذکر کو تعجب سے بیان کرتے ہین کہ عہد عملداری سابق

سابق مین باوجودیکہ چند سال کے بعد حاکم واسطے وصولے قلنک آیا کرتے تہے تاہم ایک لاکہہ روپیہ بدون خرابی دیتا ہی رعایا دشوار تہا اور اب اس عملداری مین برابر سال بسال اُسسے زیادہ مالگذاری اس آسانی اور خوبی سے وصول ہونا اور رعایا کا روز بروز دولتمند ہوتا جانا داخل کرامت ہی مگر حقیقت مین یہہ کرامت نہین حسن انتظام ہی جسکی ظاہر اور غالب دو سبب ہین پہلی بموجب حیثیت اراضی تشخیص جمع ہوکر پرتہ قسم دار پر اُسکا باچہہ ہونا اور قابضان اراضی کو خواہ وہ مالک ہون یا مرتہن مالگذاری کا ذمہ دار سمجہنا دوسرے مستقل حکومت انگریزی کے سبب سے جو امن اور آرام حاصل ہوا اُسنے قدر ملکیت اراضی بہڑا دیا اور پیداوار زمین کے فروخت نرخ گران اور سبیل آسان میسر ہوئی اور رعایا کو بجائے لڑائی جہگڑہ و کشت خون جو عہد افغانے مین ہر وقت موجود تہا شغل حصول معاش نیک و تردد زمینداری نے بہ نسبت سابق زیادہ دولتمند بنا دیا فی الحال بجای ۲۰ پتہ قدیمہ بنونکی ۳۰ پتہ اس پرگنہ مین ہین باعث ازدیاد پتہ شمولیت قوم وزیری و آبادی نارولنڈ یداک و نیز علیحدگی ہویدو کوٹے سادات وغیرہ کا ہی باقی مفصل حال پتہ دار تعداد دیہات و جمع و نام قوم مسکونہ ہر ایک پتہ و دیگر ضروری امور فہرست نمبر ۱ مندرجہ ذیل حال پرگنہ ہذا سے معلوم ہوگا +

ذکر تنازعات رہن

گرچہ مقدمات ہر قسم کا ذکر کلیات مین مختصراً درج ہوا مگر اس علاقہ مین دستور و تنازعات رہن بسبب کثرت اس لائق ہین کہ انکا ذکر خاص اس موقع پر کیا جاوے رہن زمینات کا دستور پرانا معلوم ہوتا ہی اور سبب اسکا صرف مفلسی نہین بلکہ دیگر عادتی رواج ہی جس زمیندار کی چند قطعات زمین نہری ہوئی اور اپنے معمولے تردد اور ضرورتسے فاضل سمجہے تو بوقت انجام ضروریات خانہ داری انمین سے ایک یا چند قطعہ رہن کر دیئے عموماً اس علاقہ مین رواج رہن غیر مشروط کا ہی حالمین میعادی رہن بہی مروج ہوتا جاتا ہی اور چونکہ رہن غیر مشروط مین قانوناً میعاد حد سماعت مقرر نہین ہی اسواسطے بہت پرانے وقت کے مقدمات رہن دایر کئے جاتے ہین میرے پاس چند مقدمات ایسے گذرے ہین کہ جنمین اسّی اور سو برس سے بنیاد رہن بیان کی گئی ہی بموجب رواج ملک مرتہن کو بہی اختیار انتقال بذریعہ رہن رہن مرہونہ کا حاصل ہی بدین سبب اکثر زمینات مرہونہ مکرر رہن در رہن ہوکر چند جگہہ قبضہ انکا منتقل ہوتا رہتا ہی ایسے رہن کے مقدمات مین حاکم تحقیقات کنندہ کو اصلیت مقدمہ کے دریافت مین کئی دقتین پیش آتے ہین کیونکہ زمانہ ماضیہ مین رہن نامہ اکثر لکہے نہین جاتے تہے اور جہان کہین لکہا گیا وہ مرتہن کے حوالہ ہوتا تہا راہن کے پاس اُسکا مثنی نہ کچہہ اور تحریری ثبوت ہوتا ہی گواہ اکثر رشتہ دار یا گوندیدار غیر معتبر ہوتے

ہین بلکہ پرانے مقدمات مین تو کوئی زندہ گواہ تبلایا نہین جاتا ایسی کہنہ معاملات مین مدعا علیہ کو اکثر یہہ مدات ہوتی ہین
اول میری ہی موروثی زمین ہے دوم مدعی کے بزرگون سے بذریعہ اوامی قلنک میری ملکیت ہوگئی تیسری یہ کہ قطعہ مدعو فروخت
کرچکا چوتھا رہن زیادہ ہے پہلا امر مین مدعی کو رہن غیر مشروط کا ثبوت کامل دینا چاہیے اور مدعا علیہ کو ورثی ملکیت کا دوسرے
مین مدعی حسب شرح بالا اور مدعا علیہ اوامی قلنک کا تیسرا اور چوتھا آسان ہے دو سال گذشتہ مین قریب نصف کے پرانے
مقدمات بسبب عدم ثبوت ڈسمس ہوئے بعضے مقدمات بیدخلی کہنہ عملدار یہا سابق اور انتقال ملکیت بذریعہ قلنک کے یہا
رہن بلا شرط دایہ کئے جاتے ہین اس مراد سے کہ رہن غیر مشروط کے نام پر اندر میعاد سماعت بھی جاوین اس سبب سے **کپتان**
ہنری آرسکن صاحب ڈپٹی کمشنر کا یہہ تجویز ہے کہ رہن قبل از عملداری سرکار کیوا سطے میعاد مقرر کیجاوے کہ اس میعاد مین تمامہ مقدمات
مقدمات رہن ہو کر فیصل کئے جاوین تاکہ ہمیشہ کے خرابے کا واسطے آیندہ عام حکم مشہور کیا گیا کہ رہن نامہ تحریر ہو کر صلع
راہن کے پاس اور نقل رہن کو دیجاوے اور نیز پٹواری کی کاغذ پر حال رہن اہل معاملہ درج کرادیا کرین رہن اب بھی اکثر ہوتے ہین
قدیم زمین کا یہا تک ہے کہ ابھی نہری زمین کے کنال سے پہنچی کہانوا مے رہن ملتی ہے مقدمات جدید رہن مین مرتہن
عموماً تین مدت پیش کرتا ہے پہلی میعاد رہن باقی ہے دوسری یہہ زمین مبیع قطعہ فروخت ہوچکا یا رہن یا وہی تیسری مین تر
کرچکا موجب رواج ملک وقت فک الرہن نہین ہے پہلا اور دوسرا امور کی تنقیح ثبوت گذرانیدہ فریقین سے ممکن ہے تیسرے امر کی ثبوت
وقت الفکاک حسب رواج ملک یہہ ہے کہ ماہ ساون مین قبل از تخم ریزی خریف اور ماہ کتک مین قبل از کاشت ربیع زمین
تخم مالکی سے پہلے راہن رہن کو فک الرہن کرا سکتا ہے الا اگر راہن پہلے تر دو سے اطلاع ارادہ انفکاک اور قبلہ ادائی دگرشتی ہی مرتہن کو
کردے تو مرتہن کے کنال بابت مزدوری گوڈائی کنال ایک آنے قبلہ دینا پڑتا ہے جب جا پر دفعہ قبلہ سے قبلہ ان کیجاوے تو گرشت کی
اجرت ہوتے ہوئے بصورتیکہ تہنا بجود درخواست فک الرہن اور منع کرنے کے تخم ریزی کردیوے تو تخم لیکر بعد ادائی زر رہن
بلا اجرت حسب رواج اسکو زمین چھوڑنے پڑیگی بابت موہڑی زراعت نیشکر جسکو زبان ملک سٹہ کہتی ہین یہہ رواج ہے کہ ۱۵ ماہ
تک قبل از چکاوٹ یعنی گوڈائی اور روڑی ڈالنے کے اتفاق فک ہتا ہے مگر مناسب سمجھے ہے کہ ماہ پھاگن مین زمین موہڑی نیشکر والے فک
کرائی جاوے کیونکہ اس وقت سے ترقی زراعت و زحمت سیراب و حفاظت نیشکر شروع ہوتے ہی واضح ہو کہ بموجب رواج قدیمہ مرتہن کو
بدون خواہش راہن نتیار نہین ہے کہ جایداد رہن ہونہ واپس کرے نہ راہن کو دعوی کرسکے بلکہ رہن بلا میعاد کا فک کرانا بمرضی راہن
منحصر ہے جسوقت وہ چاہے فک کرادے فی الحال یہہ دستور خلاف انصاف و قانون معلوم ہوتا ہے

فروخت بہ بیع قطعی

اراضیات کے فروخت قبل از عملداری انگریزی بہت کم ہوتے تہے جسکا سبب یہ ہے کہ بخوف قلنک جو اصل مالک اراضی سے لیا جاتا تہا کوئی مشتری خرید قطعی ملکیت کیطرف راغب نہین تہا اور رہن فوراً لیتے تہے کیونکہ خطرہ قلنک مرتہن کو نہین تہا اس پرگنہ مین شناخت ملکیت عہد سابقہ کیواسطے بڑی علامت ادای قلنک کے ہے جسنے عملداری سابقہ مین سوای سید اور علماء کے قلنک ادا نہین کیا تو اسکے پاس حصول ملکیت جدید کا بذریعہ بیع وغیرہ ثبوت ہونا چاہیے حال مین خرید فروخت اراضی بہ بیع قطعی بلا خطر ہوتے ہے اور قدر زمین نہری کا یہانتک ہوگیا ہے کہ فی کنال ۵ یعنی فی ایکڑ دو سو چالیس اول قسم کے زمین فروخت ہوتے ہے عہد افغانے مین اسسے بہت کم قیمت تہے +

اقسام ملکیت

چند طرح کے ہین اول اصلی ملکیت جو مالکان مقبوضہ کے مورثان کو ابتدا مین بموجب حصص ملی تہی دوم غنیم کو مار کر بطور غصب اسکی املاک پر قابض ہونا جیسا کہ قبل از عملداری سرکار اسطرح اکثر ہوتا تہا تیسرے خرید بذریعہ بیع اصل مالکان سے چوتھی بعوض نیکی یعنی صلح خون بہا مین یا شرم عورت کے بدلہ مین مدعیان کو ملتی اور اسطرح کی اراضی کو نیک امزکہ یعنی صلح والے زمین کہتے ہین پانچوان بعوض ادای قلنک قابض ہوجانا اور صورت دیہات اکثر بہیا چارہ ہے کہ فہرست نمبر ۱ سے تفصیل معلوم ہوگے +

فہرست نمبر ایک متعلق دیہات

پرگنہ نبون

نمبر شمار	نام موضع	نام مالک	تعداد دیہات سالانہ	تعداد دیہات				تعداد خانجات			تعداد اوزار زمینداری بحساب ایکڑ			نام موضع سکونت مزدور	تعداد مزدور	کیفیت موضع موقع و فاصلہ بتا از مقام صدر
				بیسہ یا جاگیر	ہوشی داری	زمینداری	مجموعہ	کاشتکار	مجموعہ	مزدوران	مزدوران	زمینداری	ہوشی داری			
۱	اسمٰعیل خان	صاحبزادہ خان و فیض محمد خان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	اسمٰعیل خانے	۰	مقام صدر سے بفاصلہ تین میل جانب غرب واقع ہے
۲	اسمٰعیل خیل	سردار خان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	اسمٰعیل خیل و میرانزئی	۰	جدہ میل جانب جنوب مابین شرق
۳	اسنزئی	ملا قاسم و حسن	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	اسنزئی	۰	ایک میل بجانب مغرب مابین شمال
۴	بازکزئی	فیروز خان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	بازکزئی	۰	چھ میل جانب جنوب مابین شرق
۵	بلندہ خان	فیض محمد خان و ولد علی خان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	خنڈہ خیل و خان خیل	۰	ایک میل بسمت شرق
۶	بازید خان	خاصورہ	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	خنڈہ خیل	۰	تین میل بسمت شمال
۷	برت	ملک شاہجہان و رضا خان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	برت	۰	ہفت میل جانب جنوب
۸	جندر خیل	ظفر خان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	جندر خیل	۰	سات میل جانب شرق
۹	حسنی	زرسبز و جان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	حسنی	۰	دو نیم میل بسمت شمال مابین شرق
۱۰	خلفت خان	بلا خان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ہیبک سنگی	۰	تین میل بسمت شمال قدری مابین شرق
۱۱	دھرم خیل	ضابطہ خان	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	دھرم خیل	۰	دو میل جانب شمال مابین شرق

نمبر شمار	نام موضع	نام ملک و سکنہ	تعداد دکانات و مکانات	تعداد اوربہات				تعداد دخانجات			نام فوجدار سکونت	تعداد ارضی مزروعہ بحساب ایکڑ				کیفیت معہ موضع وفاصلہ تپہ از مقام صدر
				کاشتکاران	بیشہ وری	بیشہ وری	بیشہ وری	کاشتکاران	بیشہ وری	بیشہ وری		کاشتکاران	بیشہ وری	بیشہ وری	تعداد ضلع	
۱۲	داد شاہ	نواب خان ولد فتح خان	مائت ۹۰	لعت	۰	۰	لعت	اماب	مت	اماب		الف اماب ایکڑ	۰	الف اماب ایکڑ	مت اماب	جانب غرب ۱۰ میل فاصلہ
۱۳	ساداب	فتح شاہ ولد شاہ	مو	۰	یک	مت	اماب	مت	مت	اماب	سید شیخ	اماب ایکڑ		الف اماب ایکڑ	اماب	دو میل جانب شرق
۱۴	شہباز خان	شہباز خان	مت ۹۰	مت	۰	۰	مت	مت	مت	مت	ہیبک	مائت ایکڑ	۰	مائت ایکڑ	مائت	جانب شمال ۱۰ میل
۱۵	شہید پور	اکبر خان	مت	لعت	۰	۰	لعت	الف	لعت	مائت	شہید پور	الف اماب ایکڑ	۰	الف اماب ایکڑ	اماب	جانب غرب ۱۰ میل
۱۶	غوریوالہ	شیر خان	مت	اماب	یک	۰	مت	الف اماب	ساب	الف اماب	مغل سل وخوجہ	مت اماب ایکڑ	۰	مت اماب ایکڑ	ساب	آٹھ میل جانب شرق
۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مت	[illegible]	[illegible]	مت	مت	مت	مت	فاطر خیل	الف اماب ایکڑ	۰	الف اماب ایکڑ	اماب	نصف میل شرق
	کنوں ساداب			یک	۰	یک	مت	ماب	ص	اماب	سید وجیہ	ماب ایکڑ	۰	ماب ایکڑ	الف	تین میل جانب شرق ماہل شمال
۱۹	اکبی	زبردست خان	مت ۱۲	مت	۰	۰	مت	ماب	ملہ	اماب	[illegible]	ماب ایکڑ	۰	ماب ایکڑ	مت اماب	آٹھ میل جانب غرب
۲۰	اللہ بخش	مخلص	۱۰	ملہ	مت	مت	لعت	ماب	۰	ماب	مخلص	اماب ایکڑ	۰	مت اماب ایکڑ	اماب	نصف میل جانب غرب
۲۱	سکندر خان سلیم خیل	شاہ ولی خان	۹ ہای	لعت	۰	۰	لعت	حامد	لت	ساب	حسن خیل وسکندر خیل	الف اماب ایکڑ	۰	الف اماب ایکڑ	مت اماب	جانب شرق
۲۲	متی خان اوچی خیل	متی خان	مائت	لعت	۰	۰	لعت	الف اماب	مت	اماب	شیر خیل وداد خیل وغیرہ	الف اماب ایکڑ	۰	الف اماب ایکڑ	اماب	تین میل جانب شرق ماہل جنوب ۱۰ میل جانب شمال غرب

نمبر شمار	نام پرگنه	نام ملک پرگنه و تعداد انعام سالانه		تعداد دیهات				تعداد خانجات			تعداد اماکن متفرقه موجود بحساب				نام موضع مسکونی	فاصله از مقام صدر	کیفیت موقع و فاصله از مقام صدر
		نام ملک	تعداد و انعام سالانه	همیشه جاگیر	پیشکاری	بسنداری	مستانی	کهتری	خانه شکار	مستانی	مسجد	خانقاه	مدرسه	سرائی			
۴۳	مندان	شکرالله خان	مالیه ۹ هاتی	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۰		۱ کروه	پانزده میل جانب جنوب و اندک شرقی واقع ۱
۴۴	سیناهیل	خالصه	مالیه	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۰		۱ کروه	دو میل جانب جنوب مائل غرب
۴۵	مهتر خیل	احمد خان و اولاد خان	مالیه ۳۰۰	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۰		۱ کروه	سه میل جانب غرب
۴۶	مهمند خیل	شیر یزدان کرمخان	مالیه	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		۰	پانچ میل جانب جنوب
۴۷	تودره	احمد خان و بهرام خان	مالیه	۰	۰	۰	۱	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۰		۱ کروه	آٹھ میل جانب غرب مائل جنوب
۴۸	نار	مختلف	مالیه	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		۰	
۴۹	ذیریان	ایضاً	مالیه	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		۰	
۵۰	موبه	خدا خان	مالیه	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۰		۱ کروه	نو میل جنوب
	تیس تشه	میر الکل	مالیه														

حال عداوت باہمی قوم بنوچی

کہتی ہین کہ اول قوم بنوچی مین سوای تہوڑی تکرار کی جسسی پشتون قوم بسبب افراط حسد کوئی خالی نہین ہی کچہہ بہاری عداوت نہین تہی اور
اُس خفیف دشمنی کا اثر صرف اہل معاملہ پر ہوتا تہا کیونکہ اسوقت سلسلہ گوندیداری ایسا منسلک نہین تہا جیسا پیچہی ہوا لفظ گوندیداری کا
معنی جنبہ داری ہی مگر اصطلاح عام مین اس لفظ سی عداوت داری کے مراد بہی نکلتی ہی ابتدا تقرر گوندی بنو زبان مین اسطرح ہوئی
کہ فرقہ نورڑ کے آبادی رود توچی سی جانب جنوب پہاڑ کیطرف تہی کہ اب بہی علامت اُس موضع کے موجود ہی نورڑ لوگون نے بامید قبضہ ہموار
زمین پرانے آبادی کو چہوڑ کر رود توچی سی جانب شمال کہ جہان اب موضع نورڑ ہی گانو آباد کیا نسل بارکزئی میر سی مسمیان سرکے
وابراہیم ہر دو برادران اولاد نقرہ دین جو اسوقت اپنی قوم کے سرگروہ تہی اور موضع مندبو و موضع محبتی کے مابین اُنکی جای سکونت تہی
اُنہون نے شاخ نورڑ کو اسجگہہ کے آبادی سی منع کیا جب وہ مانع نہوئی تو باقی قوم میری نے زور کرکے اُنکا پانی بند کر دیا اور ہر طرح کی دشمنی سی
ایسا تنگ کیا کہ نورڑ لوگ مجبوراً ہٹ کر اپنی قدیمی جگہہ کو چلی گئی اسطرح چہہ دفعہ نورڑ اسجگہہ آئی اور سرکے وابراہیم نے اُنکو ہر دفعہ اُٹہا دیا
آخر فرقہ نورڑ نے مسمی سرکے سی جو بڑا بہائی تہا صلاح ملائی اور سرکے نے اُنکو اجازت دی کہ بطور ہمسایہ کے اسجگہہ آکر آباد ہو ابراہیم
چہوٹے بہائی نے کہا کہ نہ آؤ نورڑ لوگ ہمسایہ سرکے کے ہوگئی اسی تکرار پر فیما بین سرکے وابراہیم خصومت پڑ گئی اور ہر دو محتاج کمک
ہوکر بطور ننا واتے یعنی خواستگار دیہات بنون مین مدد مانگنی گئی جس موضع مین سرکے پہونچ گیا وہ سرکے کے گوندیدار اور جسمین ابراہیم پہونچا وہ
اُسکی جنبہ دار بنگئی اس عرصہ سی گوندیداری کے آگ ایسی بہڑکے کہ تمام بنوزئی خاندانون مین موثر ہوئی ابتدا مین گوندی سرکے کو زڑہ
یعنی کنہ گندی اور گوندی ابراہیم کو نویہ یعنی جدید گوندی کہتی تہی اس سبب سے کہ سرکے کلان تہا اور ابراہیم اُسی چہوٹا تہا آخر
رفتہ رفتہ سرکے کے گندی کو تور بمعنی سیاہ گندی اور ابراہیم کیطرف کو سپین گندی یعنی سفید کہنی لگی سبب تور اور سپین کا قابل
اطمینان کوئی معلوم نہین ہوا مگر مشہور روایت یہہ ہی کہ سیاہ اور سفید دو طیور ہوا مین لڑ رہی تہی گوندیدارون مین سی ایک نے
کہا کہ سیاہ طایر میرا ہی اور دوسرے نے کہا کہ سپین یعنی سفید میرا ہی اور اُنسی مثل سکندر غالب مغلوبے کا فال پکڑا وہ دونون
طایر لڑتے لڑتے آنکہون سی غایب ہوگئی غالب مغلوب کے تمیز نہو سکی اُسروز سی تور اور سپین گوندی کا نام ہوگیا اور اُس فال جاہلانہ
سی یہہ نتیجہ سمجہا کہ تور اور سپین گوندی کے مابین مثل دو طایرونکی غایب ہونے یعنی مرنے تک لڑائی جہگڑا رہیگا اس
خام خیال کو دلسی دور کرنا چاہئی واسطی زیادہ علم کے تور اور سپین گندی کے فہرست ذیل مین معہ نام ملکان ہر ایک
قوم پتہ وار درج کیجاتی ہی کیونکہ بنون کے علاقہ مین واسطی درستی انتظام و صفائی انصاف حکام کو گوندیداری
کے واقفیت لابداً مطلوب ہی ۔

اول فہرست تورگوندی جیسا کہ حالمین ہے

نمبر شمار	نام پتہ	نام افسر کلان تورگندی	تفصیل قوم وار	نام ملک اقوام تورگندی	کیفیت
۱	بازار احمد خان	عہد افغانے مین دکس خان حال درب خان	شاہ بزرگ خیل	فیض اللہ خان	
۲	"	"	حسن خیل	وزیر و میانداو	
۳	"	"	سکندر خیل سکنہ بڈا خیل	اسد خان ولد کریم خان	یہہ شاخ پہلی اسپین گندی مین تہی بسبب رشتہ داری دکس خان تورگندی مین انتقال کیا ۔
۴	"	"	اسمعیل خانے	فریق و خانزمہ	سپین گوندی سے انتقال کیا +
۵	موسی خان	"	سلمہ خیل	شاہولی خان	تورگندے سے سپین گندے کو منتقل ہوئی +
۶	"	"	شگی	سرور و میرک	
۷	مستی خان	"	کلہ خیل	مستی خان	اسکی اور درب خان کے باہم سخت عداوت ہے
۸	جہنڈو خیل	ایضاً و خود شیر مست خان	جہنڈو خیل	ظفر خان	
۹	دہرمہ خیل	ایضاً و شہین خان	دہرمہ خیل	نظیم خان و ضابطہ خان	بشرح نمبر ۷
۱۰	خسنی	"	سرڈی خیل	جنگ خان	
۱۱	"	"	ذکر خیل	شیر دست اصل دیز	
۱۲	"	"	میوا خیل	دُرانے	
۱۳	تپہ خلعت	"	ملا خیل	شریف	
۱۴	"	"	نصرادین	شیر دل	
۱۵	"	"	اسمعیل خیل	نوربازخان	

۱۷	تپہ بازید	خود بازید خان متوفی	مالیو	خانصوبہ پسر بازید خان	
"	"	"	لعلی زئی	صحبت خان ولد میر قلم	انکو بازید کے ساتھ دشمنی تھی اس سبب سے سپین گندمی کی طرف راغب ہوئے

نمبر شمار	نام تپہ	نام افسر کلان قوم کندی	تفصیل قوم وار	نام مالک اقوام تور	کیفیت
۱۸	تپہ بازید	خود بازید خان متوفی	بسیا خیل	[illegible]	
۱۹	تپہ اودشاہ	[illegible]	کشر	خواجہ مظفر خان	
۲۰	ممش خیل	"	ممش خیل	[illegible]	
۲۱	تپہ شکر اللہ مندان	"	سکندر خیل	[illegible]	
۲۲	"	شیر مست خان	سابو خیل	[illegible]	
۲۳	"	"	فتح خیل	[illegible]	
۲۴	تپہ اسمعیل خیل	"	میرا خیل	[illegible]	
۲۵	"	"	تغل خیل	بازید وغیرہ	
۲۶	غوریوال	"	خوجڑے	شکر اللہ اسد میر وغیرہ	
۲۷	نورڑ	"	نورڑ	احمد خان	
۲۸	بارکزئی	"	بارکزئے	[illegible]	
۲۹	"	"	نذر خان خیل	[illegible]	[illegible]
۳۰	ممہ خیل	"	ممہ خیل	[illegible]	
۳۱	"	"	[illegible]	[illegible]	
۳۲	گگئی	"	گگئی	[illegible]	

دوم فہرست سپین گوندے

نمبر شمار	نام تپہ	نام افسر کلان	نام قوم	نام ملک	کیفیت [illegible]
۱	بازار احمد خان	جنگی خان و جعفر خان مغل خیل میر سوس [illegible] میر عالم خان [illegible] عہد افغانی [illegible] سردار خان	[illegible]	صحبت و ایتم	بسبب [illegible] سپین گوندے [illegible]

نمبر شمار	نام تپہ	نام افسر کلان	نام قوم	نام ملک	کیفیت
۲	تپہ موسی خان	ایضاً	شہباز خیل	پیر دوست	
۳	〃	〃	گنڈلی	مومیہ خان	بشرح نمبر ۱
۴	〃	〃	شمشی خیل	کلائی و نصیر	کبھی تور کبھی سپین
۵	دہرمہ خیل	〃	خاتون خیل	جعفر خان	بسبب غلبہ دہرمہ خیلان تور گندیکے شامل ہوئے
۶	〃	〃	عابد خیل	فیروز خان	بشرح صدر
۷	حسنے	〃	حسنی	زبردست خان	
۸	〃	〃	بوزہ خیل	میان شہاب الدین	
۹	〃	〃	کچوزئی	زبردست	
۱۰	خلعت	〃	سلطان خیل	بالا خان	
۱۱	〃	〃	ہیبک	شہباز و دلباز	
۱۲	〃	〃	ولہ خیل	خوشحال	
۱۳	بازید	〃	بازیدی	ہاشم خان	بباعث عدم گذران سپین گندیسے تور گندیمیں گئے
۱۴	〃	〃	چاوزئی	عیسی خان	ایضاً
۱۵	〃	〃	مندی زئی	خدری	بشرح صدر اکثر بازید خان نے انکو تباہ کر دیا

۱۶	داؤد شاہ	〃	نشتر	نعمت اللہ	
۱۷	امندی	〃	امندی	گلحسن ارداد	امندیو خیل ہی شاہ کیو خیل کا خاندان تور گندیکو منتقل ہوا +
۱۸	مندان	〃	دلی خیل	شکر اللہ خان	
۱۹	〃	〃	بیتا خیل	خالصو بہ	کینگرو خانہ بدوش بہ جہت غلبہ تور گندیکو شامل ہوئے
۲۰	فاطمہ خیل	〃	فاطمہ خیل		سابق ملا مومن شاہ اکو ملا ہیواں بلند خان
۲۱	〃	〃	سکا کزئی	شاہ بلند خان	
۲۲	شکر اللہ مندان	〃	بنجمل	غور باز وغیرہ	
نمبر شمار	نام آبہ	سکونت کا مقام	نام قوم	نام ملک	کیفیت
۲۳	۲۶ جیل خیل	ایضاً	سمیل خیل	فضل خان شہ بور	
۲۴		〃	خواجہ خیل		بباعث غلبہ تور گندیکو شامل ہوئی +
۲۵	غور لوالہ	〃	شماخیل وغیرہ خویدو ملہ	سردار خان	
۲۶	بارکزئی	〃	برہیم خیل		
۲۷	〃	〃	مندیو	نیاز ای خیرہ	
۲۸	〃	〃	شہ مندیو	محمد اکرم	
۲۹	بنت	〃	بنت	ملیک	مجبوراً تور گندیکو شامل ہوئی +

یادداشت

واضح ہو کہ تور گندیکو نام ہے دو فریق بڑا ہونے میں ایک بنبنہ دوسرے کو اور دوسرا بیاکو تور گندی کہتے ہیں اور ہر ایک خیل و پسین گو مذہب ہونے اور عاکر تا ہی اس سبب سے کہ تور بنبنہ سید و نام سے نفرت کرتے ہیں مگر بعد دریافت کامل بہ تفصیل مذکور ہے +

حال ملکان کلان افسران تور گوندی

یہ بات نہیں ہے کہ ایک ہی خاندان میں ہمیشہ سے موروثی چلی آئی ہو بلکہ جب خاندان کے کسی متبنہ ملک نے زور پکڑا اور ہمت کرکے اسکے طرف

سے کرنے گی اور گندہ کی مستقل ہوئی جیسا کہ شاہ بان سدوزئی کے عہد میں ہوا تو زمان کا افسر پائندہ خان اللہ خان ملک داد و شاہ پور شاہ پور
والد عظیم خان بہ مانیت دوکس خان مشہور ملک زادہ احمد خان نے زور حاصل کر کے مل تو گندی کا افسر ہوا اولاد اولاد عقلمند ملک تھا اسی
افسر میں بہت فتنہ و فساد نام پیدا کیا اگر دلاور تھا لیکن عقلمند بھی ساتھ انصاف بھی رکھتا تو نیک نام جاتا مگر وہ کہان تھا سلوم ہوتا ہے
اپنے شتہ دار ان فیصلہ کے اسنے اپنے استقبال کیلئے بہت کچھ کیا ہوتا مند انصاف تھا اور دلاسہ خان ملک داد و شاہ اسکا خواہ
رقیب تھا ۔ برس کا مال نیتا رہے تو گندی کے فسہ ہی کر کے دکس خان کہان کے عہد حکومت میں فوت ہوا اور دکس خان
موجود تھا کہ دو کو یم کے شمال کنارہ پر تپہ سو دانی میں بازید خان ایک لوالعزم جوان نروتیجہ نامہ پیدا کرنے لگا اسکا باپ
عبدالخالق قوم منداخیل پشتون تھا مگر ایسے جانتیں کہ بازید خان سے پہلے جنون نے کہ لوگ شاذ ہی ہیں جانتے تھے
یہ شخص بذات خود بڑا دلاور اور ظالم تھا اسنے دوڑ بہ عرصہ کے شمشیر زنی میں بیرقلہ بعلی زئی کی خاندان کو جو بہلا ملک تھا زبون کر کے
تو گندی کی دو اور افسر یہ ہوا اسکی افسر ہونے کیوسطے یہ ایک بڑی وجہ تھی کہ یالین یا ہزین جو پائندہ خان کو سیراب کرتے
ہیں دو کو یم میں اسکے زور کے نیچے تھیں اپنے اسنے اپنا قبضہ کہنی سے گویا کل جنون کو پنجہ میں کر لیا دکس خان نے بہلا اس کو
رقیب سمجھا یہ کیا آخر کو جب انگریز نیال پڑا تو خان سے باہر ہو گیا تھا بعد وفات دکس خان اس کو بھی کافر
بازید خان ۔ انگریز کے علمدار ہی تھے سال شیر بست خان جو بہلا خیل نے پسران ملا خیل
کے مدد سے جو مخالف گندیں تھے ان پالوگر پر چڑھائی کی اور بازید خان نے بھی حملہ کر کے تو گندی میں فسہ ہوا
یہ شخص بہت مہمان نواز اور سخی تھا اسنے جملہ لوگوں کو ملین نے غریبت پیدا کیا اور سلطنت انگریزی تک تو گندی کا فسہ
رہا بازید خان ۱۸۵۷ء میں فوت ہوئے الحاق کہ افسری کا سبب تھا مگر اب تو ظالم سے کام ہی چلتا ہے اور نہیں ہو سکتا
درب خان ملک زادہ احمد خان تو گندی کا سرپرست ہے

حال افسران سپین گوندے

رانی کے علمدار یمین سینی خان مغل خیل اس گندی کا افسر تھا جسکو میاندادہ نے مقام پیر کی قتل کرا دیا العباب
جنگی خان و جعفر خان مغل خیل اور میر ہوس خان و پسر شیر میر عالم خان منڈان سلیمان خیل
میں افسر ہوئے گرچہ نام افسری کا انکو تھا مگر جنگ و جدال میں نامور خان و طمہ خیل و خضر خان آمیل خیل
سپین گندی کا سرپرست ہوتے تھے حال میں سرداد خان پسر جعفر خان زیلا پولیس غور لوالہ اسپین گندی کا سرپرست

نام ہرگروہ ہی اور خضر خان اسمعیل خیل ہی زندہ موجود مگر سردار خان سی کمال عداوت ہی +

حال اختیار افسران گوندی

ہر دو گوندی کے افسران کو یہ اختیار تہا کہ بوقت ضرورت اپنی گوندی کے حشر ہی جمع کرکے جہان چاہین لڑاوین اور جب اپنی گوندی کے کسی گانو کو اور دوسری گوندی کے لوگ محاصرہ دین یا تنگ کرین تو بغیر پہونچنے اطلاع کے افسر لشکری کا انکی مدد کو جانا تہا اور اپنی گوندین میں اگر کسے جگہ خصومت پڑی تو حتی المقدور اسکو صلح سی طے کرنا تہا اور جرایم کے بدلہ نامنہ جنی جرمانہ ہی اپنی گوندی کے لوگون پر کر سکتا تہا +

حال دشمنی باہم ہر دو گوندی

جسقدر دشمنی باہم تو رسپین گوندی بنو زیان ہی ہر اسکی نظیر اور قومون مین کم ملتی ہی اسمکے لوگ کہتے ہین کہ عہد افغانے مین باہم کے لڑائی مین سو ہا آدمی مارے گئے اور بیشمار کنبہ برباد ہوگئے یہ خبر سنی جاتی تہی کہ ایک گوندی کے لوگون نے دوسرے گوندی کے فلان گانو پر حملہ کیا اور یہ نقصان ہوا مخالف گوندی کے لوگون کو تنگ کرنے لیواسطی ایسا بہی کرتے تہے جس گوندی کا ہاتہہ ہونچا دشمن کو نقصان عظیم پہونچایا مانیٹن بنا کر بند باندہ دیتے یا زمین کی روسی انکو ہلاک کر ڈالتے جب انکو کمک ہونچی تو دونون جہین کو مار کر یا نوکر بنا کر چہوڑتے اور اگر دشمن قوی ہوتا تو یہ اپنے مقتولون کی لاش کو بہی نہین اٹہاتے تہے کہ زراعت ہای نیشکر اور مکی کے ہونے سی دغابازونکو پوشیدہ جانے کیواسطی موقع ملتا تہا متفرق ہوکر دشمن گانو نکی آدمیون پر یکبارگی زراعت سی نکلکر حملہ آور ہوتے تہے اور ان بیخبرونکو جہانتک ہاتہہ ہونچا قتل کیا اور جسجگہ ہاتہہ نہ لگا نوکر چرتے ہوئے دیکہے تو سوار ان کے تاخت کرکے لے آتے تہے اگر بسبب پہونچنے چیف مالکان کے بچانا ممکن نہ جانا تو تلوار اور بندوق سی مویشی کو ذبح بہی قتل کر جاتے تہے اور ہر طرح کے نقصان پہونچانے سے دریغ نہین تہا بلکہ یہانتک بیرحمی تہی کہ جب اپنی کسی دشمن پر غالب ہوئے تو اس خاندان کے طفل شیرخوار اور مستورات بیگناہ کے قتل سے بہی پرہیز نہین کرتے تہے جسسے تا ہنوز قوم مروت بنو چیونکو طعن طفل کشی دیتی ہین واضح ہو کہ اس کشت خونسی سوا بدلینے اور پورا کرنے دشمن کے لوٹ کی علاوہ یہہ طمع بہی ہوتا تہا کہ مقتول کے جایداد اراضی زرعی اور دیہہ ملوکہ قبضہ مین آویگا چنانچہ اکثر ایسا ہوا ہی اور جبکا اس غضب سی ابتک قبضہ چلا آتا ہی وہ بطور ملکیت اس جایداد کو سمجہتا ہی +

حال مدد ہی اپنی گندیدارونکو

عہد افغانے مین اپنی گندی مین ایسی شرم شرکی تہی کہ جس جنبہ کے گانونکو دوسرے جنبہ کے لوگونسی خطرناک وقت پیش ہوتو آدہ

فوراً چلوشتہ بمعنی محصل یا خبر رسان افسر کلان اپنی گوندی اور دیگر ملکان گوندیدار کے پاس واسطی اطلاع و طلب کمک بہیجا تو بفور اطلاع رسی اپنی لوگونکو لیکر دہل بجاتے ہوئی انکی مدد کیواسطی پہونچتی ہین اور اپنی گوندی کے اعانت کیواسطی لڑنا اور جان دینا لازم سمجہتی ہین اور خرچ باروت و گولے جسقدر مخالف گندی کے لڑنے مین ہو سب گوندیدار تقسیم کرکے دیتی تہی اور اکثر مثلاً تور گندے کے کسی دیہ کی لوگونکو سپین گندی کیجانب سی نقصان زراعت وغیرہ صدمہ مال پہونچی تو واسطی خوراک اُس نقصان رسیدہ گانونکی افسر کلان بقدر ضرورت غلہ اپنی پاس سی یا بطور چندہ اپنی سب گوندیداران سی وصول کرکے دیتا ہی غرض ہر طرحکی اعانت سی تا بامکان ایک دوسریکی دستگیری کرتے تہی فی الحال گرچہ اسطرحکی مدد کسیکو ضرورت نہین ہی کیونکہ سرکار انگریزی کا انتظام تور سپین پر غالب ہی مگر شہادت اور منصفی مقدمات مین رعایت گوندی اکثر ہوتے ہی جسکی واسطی حکام کو واقف حال و بیدار رہنا چاہئی ۔

حال نفاق اپنی اپنی گوندیمین

باوجودیکہ بطور عام اپنی اپنی گندی کا کسقدر لحاظ تہا اور افسران و ملکان گندی ہمیشہ اپنی گندیمین جو تنازعات پیش ہون اُنکو صلح سی طے کرنے کیواسطی کوشش کرتے تھی مگر اُس آزادی کے حالت مین بدون تربیت علم یہہ کب ہو سکتا تہا کہ آپسمین مطلق بے اتفاقے نہو چنانچہ حسد کا نتیجہ یہہ تھا کہ آپسمین ایک خاندان کے تربور لڑمرتے تھے اور دوسرے کے جاہ اور ترقی رتبہ کو خار چشم سمجہہ کر حسد اور طمع کے اندہیرے مین اپنے خاندان کا چراغ بہی ٹکڑے کر دیتی تہی اسی سبب سے بعض قومون نے گندیونمین بہی تغیر و تبدل کیا ۔ مثلاً ایک خاندان جو سپین گندی مین تہا اُسنی اپنی گندیسی نقصان اُٹہاکر بطور پناہ تور گندیمین منتقل ہوا اور اسیطرح تور سی سپین مین گئی گرچہ **وکس خان** سرافسر تور گندی کے جاہ و اقبال کیوقت تور گندی سپین گوندی کے نسبت غالب ہو جانے سی بعضی قومین سپین گندیسی تور گندیمین منتقل ہوئین جنکا ذکر مفصل فہرست کی خانہ کیفیت مین ہی مگر اُس انتقال کا سبب بہی زیادہ تر آپسکی بے اتفاقی تہی اور فی الحال ایسی لوگ بھی بہت ہین کہ باوجود قایم رہنی اپنی گندیمین اُسے گوندیکی دوسرے ملکونسی عداوت رکہتی ہین بطور نظیر چند اشخاص معتبرین کا مختصر حوالہ دیا جاتا ہی اول تور گندیمین نظیم خان دہرمہ خیل کے درب خان سی سخت عداوت ہی اسطرح پسران بازید خان سی اور نیز ظفر خان داؤد شاہ کے درب خان سے رنجش ہی دوم سپین گندیمین سرداد خان کے خضر خان اسمعیل خیل اور سرمست و ظلیم مغل خیل کے ساتہہ رنجیدگی ہی اور شکر الہ خان منڈان کے میر اکرم وغیرہ پسران میر ہوس سی سخت عداوت ہی الغرض بخل کا اسقدر

زور ہی کہ اپنے غریب بھائی کے بھی بہتری اچھی نظر سے نہیں دیکھتے ۔

حال دشمنی ہمراہ دیگر اقوام ہمسوانہ

قوم بنی اور منگل کے اخراج کے بعد چند عرصہ قوم خٹک کے ساتھ جو اسوقت سلدروان میں آباد تھی بنوزیانکی دشمنی رہی شاخ سوانے نے دیگر بنوزیان کے مدد سے زمین سلدروان کے ہال کے بک خٹکو سے لیلیا بعدش چند عرصہ شہ قوم بنوزکو قوم مروت کیطرف دھکیلنا پڑا امر دونکی دشمنی کے سبب سے زمین موسوم نارجو کچھ پہلے آباد تھی وہ بھی غیر آباد ہو کر جنگل بنگیا سب سے زیادہ دشمن بنوزیانکا قوم وزیر ہی قوم ہے کی ساتھ سب سے پہلے شاخ ابکا خیل دوبا نے خیل قوم اتمانزی وزیر وکی چھیڑ چھاڑ ہوئی اسکی بعد شاخ احمدزئی سے فرقہ محمد خیل سے لیکر دھنزئی بہ بخیل ماتی خیل کا قوم وزیر اتی بنوزئی کے ساتھ فساد اہا محمد خیل وزیروں نے پہ داؤ کا مزرعے کھیتہ بزور اور کچھ بزر زیر قبضہ کرلیا اور تہل دامن کو وہ میں انکی مویشی چرائی ہوتے تھی بنو چیوتسی سپین گنڈی وغیرہ کلی شامل ہو کر تو رگنڈی پہ زور لائی اس باعث سے ۳۰ دفعہ وزیر لوگ عین وسط بنوں تک لوٹ مار کرتے چلے آئے اور تفرقہ عظیمہ الاگا دکس خان افسر تورگنڈی نے ہمت کر کے انکو مٹا دیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مخالف گنڈی نے وزیروں سے ہاتھ خراب کرنے دکس خان و شیرمست خان افسران تورگنڈی استعداد کر کے تب وزیروں نے تورہ جمع کر کے بمقام زیارت جنگ شاہ دیرہ کیا دوسری فصل دکس خان غیر دہلمان فوج رگنڈی کو تکہ بہ ام شاہ میں متصل جھنڈ خیل جمع ہوئے اور سمی باز بید خان ولد خانان قوم میری کو واسطے مکر کہ پاس وزیران بھیجا وزیروں نے باز بید خان مذکور سے دغا کر کے عین گفتگو میں چند رفقا سمیت مجروح کیا مگر ہلاک نہوا دوسری صبح لشکر وزیران طرف پتہ میکے روانہ ہوا اور دکس خان اپنی گوندیار وکی شامل ہندرات کہنہ مزرعہ خیل میں جو کنارہ کوہ پر واقع ہے وزیروں کی مقابلہ کیواسطے مستعد ہوا وزیر لوگ حملہ سے نقصان سمجھکر بعد قتل کرنے ایک تمانچہ زمین سلنڈر کی سلیمہ کے اسے روز اپنی قیام گاہ کو واپس گئے تیسرے روز موضع شہباز زمین موسپین گنڈی کی ہمراہ دیرہ کی متصل موضع بڑا خیل خیلہ مقابلہ ہوا دو بنوچی اور چند وزیر یا سی گئی اور وزیر لوگ موضع ڈوڈ اسمعیل خیل کیطرف واپس ہوئے دکس خان نے لشکر دو بال بیرن کے اوپر انکے مقابلہ کیا اول بنوزئی پس پا ہوئے مگر بہ ہمہ الاکر یہ وزیر انکو قتل کیا تب وزیروں نے چہ لشکر کشی بیفایدہ تصور کیا چہ یہ تو رہ یعنی مجمع متفرق کر دیا کیونکہ سوائے نقصان کے اپنے حق میں اسقدر دور انکو فایدہ کی امید نہیں تھی دکس خان کے وفات کی بعد وزیر قوم روز بروز زبردست ہوتے گئی اور اپنے حدود ات کو تدریجاً بڑھاتے رہی امید کچھ شک نہیں ہے بنوزئی لوگ خود قابل ہیں کہ اگر سرکار انگریزی کے سلطنت آنے سے پہلے آتے تو اکثر وزیر لوگ بسبب اتفاق خود اور بے اتفاقی بنو چیوں کی انپر ایسی غالب آتے کہ جیسا یہ لوگ اپنے قوموں پہ آئی تھی اور بہت ملک انکے ہاتھ آتی کیونکہ

بسبب بے اتفاقی خانگی اُنسی خود اُنکو عہدہ برا ہونیکی امید نہین تہی اسبات کو یہہ خوب سمجہی ہوئی ہین کہ ہاتہہ پہونچنی پر سب سے پہلی اور
قوی دشمن ہماری وزیر ہونگی فی الحال مخالف قوم کے دشمنونسی سرکاری رعایا کو اسقدر خوف بہی نہین ہی کہ جتنا رود کرم کے
ایک ہفتہ پانی کم ہوجانے سی ہوتا ہی مگر خانگی دشمن کے پوشیدہ چہورا مار کر رات کو ہلاک کر جانیسی اندیشہ رہتا ہی نہ کہ لشکر کشی کا *

حال دلاوری و طریق لڑائی بنوچیان

گرچہ شروع عملداری سرکار سی لڑائی کا نام و نشان بہی نہین ہی مگر قبل اسکی لڑائی کا یہہ طریق تہا کہ جہانتک ممکن ہو سامنی میدان
کے لڑائی نہین کرتے تہی کسی دیال کے نشیب یا کسی اور آڑ کو محافظ رکہکر بندوقین ادہر ادہر سی چلاتے تہی اور اکثر تو دغا سی جسکو
بزبان ملک دہری یا دیرو کہتی ہین یا کمین جسکو پشتو مین دبہ یا پٹہ بولتی ہین کرکے ناگہان بلا خبر اپنی مخالف پر حملہ کرکے مار دیتی غرض کہ
ننگ و ناموس سی جان بچانا مقدم تہا البتہ بعض آدمی دلاور جنکو بزبان خود پیاوڑی یا شاعلی کہتی ہین لڑنے اور شمشیر زنی مین
مشہور عام تہی مگر شاذ و نادر اگر بنوچیونمین دہری یعنی دغا اور کمین پوشیدہ کا رواج نہوتا تو سامنی میدان کی لڑائیونمین نقصان جان
انسان اتنا نہوتا جتنا عہد افغانیہ مین ان دو سبب سی ہوا ہی میدان کے لڑائی صرف ایسی حالتمین پسند کرتے تہی جہان لاچاری سی
دشمن کا سامنا ہوجاوی کام سپاہیانہ سی کلی نفرت ہی اور اسی سبب سی فوج مین بہرتے ہونے کا نام بہی نہین لیتی وزیر لوگ ہنسی
سی کہتی ہین کہ بنوچی شنری دی یعنی بنوچی دل کیطرف سی عورتین ہین *

اسلحہ

بنونمین توڑہ دار بندوق لنبی ہوتی ہی جسکا کندا ذرہ سی ٹہرا ہوتا تہا اور آگی واسطی شست جمانے کے لکڑی کے دو پایہ لگی ہوئی ہوتی ہین اس بندوق کے
جو اچہی ہو چار سو قدم تک ہی اور بعضی بڑی ملکونکی پاس جیسا کہ وکس خان و جعفر خان و میر عالم خان تہی جزایل اور شاہین
بہی تہی اور اکثر بنوچی نشانہ باز اچہی ہوتی تہی دوم تیر کمان یہہ آلہ واسطی حفاظت مالدارونکی کام آتا تہا گرچہ بمثل بندوق کام نہین دیتا
مگر سواران کے تاخت ناگہانی کیوقت جہٹ پٹ کام دیتا تہا الا ایسی قوت جسسی تیر اپنا کام پورہ کری بنونمین تہوڑی آدمی رکہتی
ہین سوم ڈہال تلوار اور اسی بنونمین کوئی بالغ مرد خالی نہین تہا مسمی لعلائی مشہور آہنگر جو سو برس سی مرگیا ہی اسکی بنائی ہوئی تلوار
اسملک مین بہت پسند کرتے ہین اور فی الواقع قابل صفت ہوتے ہی چہارم جہورا یا پیش قبض جسکو چاڑہ کہتی ہین پنجم نیزہ جو سوار
رکہتی تہی گرچہ بنوچی اچہی سپاہی نہین ہین مگر اسلحونکی پرداخت اور شوق بہت تہی جرنیل جان نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر سابق نے
واسطی انتظام ملک یہہ طریق کیا تہا کہ جس پتہ مین خون کے واردات ہو اُس پتہ کی کل دیہات سی اسلحہ لیکر ضبط سرکار کئی جاتی تہی
بدین سبب بہت اسلحہ لئی گئی گرچہ ایکٹ نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء کی منشا سی یہہ ضلع باہر ہی مگر بسبب افراط دشمنی و عداوت لوگون کو حکم نہین ہی کہ

بدون حصول لائسنس وہ اپنی پاس اسلحہ ہر وقت رکہین یا پہرین مگر جنسی نہین لئی گئی انکی گہرونمین ہتہیار پڑی ہین ٭

سواری و نیزہ بازی

بنوچی لوگ اچہی سوار ہوتے ہین عہد افغانے مین نیزہ بازی کا شوق تہا اور دشمنونکی مال کے تاخت کیواسطی نیزہ باز سوار گوی مقصود لیجاتی تہی مگر میدانے لڑائی کیواسطی انکی سواری کسی کام نہین آتے تہی نے زمانہ بجای تاخت مال حرام کی سوارونکا یہہ شغل ہی کہ شادیون یا تیوہار عیدین پر نیزہ سی چپلی مارتے ہین اور بعضی سوار اس فن مین کامل ہوتے ہین تخم بنو نوال گہوڑونکا اچہا نہین ہی میانہ قد اور پست ہمت ہوتے ہین مگر بعضی شوقین ملک اپنی اسپ مادیونکو اچہی سانڈہ سی بہرواتے ہین اور پرورش بہی غایت درجہ تک کرتے ہین جیسا کہ اسد خان سکندر خیل مشہور شوقین نے اپنی خانہ زاد گہوڑی ایکہزار سی کچہہ زیادہ قیمت پر فروخت کی تہی عربی سانڈہ مطلوب ہے اور وزیر وال گہوڑی کی نسل کو مضبوطی اور محنت کشی کیواسطی پسند کرتے ہین ٭

خوشی عیدین

چونکہ اوپر عیدین مین چپلی کا ذکر لکہا گیا ہی پس تہوڑا سا ذکر رواج خوشی عیدین اس موقع پر مناسب نظر آیا اول عید الفطر جو بعد اختتام ماہ مبارک رمضان غرہ شوال کو ہوتے ہی دوسری عشرہ ذالحجہ کو عید الضحی عید کو بزبان پشتو اختر کہتی ہین عید الفطر کے صبح اٹہکر اپنی اپنی محلہ مین خانہ بخانہ مرد لوگ پہر کر چند نوالہ طعام ہر گہر سی کہاتے ہین اسروز اکثر چاول روغن زرد سی کہائی جاتی ہین عید الضحی پر ظہر کے بعد اسیطرح ہر گہر محلہ سی نان گندم ساتہہ گوشت کی تہوڑا تہوڑا کہاتے ہین اور اس ضیافت عجیب کو وعید مڑئی یعنی عید کا کہانہ کہتی ہین عیدین کے نماز نہین پڑہی جاتے عہد افغانے مین عید کے روز بڑا ملک ایک اونچی دار کہڑی کرکے اسکی سر پر چاندی کا قبہ رکہی جاتے تہی اور بنوچی لوگ جمع ہوکر بندوق سی اس قبہ کو مارتے تہی جو گرا دیوی وہ اسکو ملجاتا ہی یا چپلی یعنی نشانہ بازی نیزہ سی اور عام تماشا اس روز یہہ ہی کہ ہر گانو مین اکثر بازار بنو مین جمع ہوکر بیضہ مرغ خانگی یعنی انڈی جوش پانی مین پکی ہوئی آپسمین اسطرح لڑاتے ہین کہ ایک آدمی ہاتہہ مین ایک انڈا پکڑ رکہتا ہی اور دوسرا اوپر سی دوسرا انڈا اسپر مارتا ہی جسکا ٹوٹ جاوی وہ توڑنے والا لیکر کہا لیتا ہی اور اس کہیل مین صرف یہی خوشی ہی ان بیضونکی واسطی خوبصورتی اور مضبوطی کے اکثر زرد اور سرخ رنگ دیا جاتا ہی بیضہ خوری کیواسطی بنوچیون نے یہہ خوب رسم نکالی ہی اسروز بازار مین جسجگہہ دیکہو انڈی لڑاتے نظر آوینگی ٭

ذکر جرایم متعلق فوجداری

اول قتل

اس علاقہ کے لوگونمین جو کچھ جہد فعا نے یعنی قبل از سلطنت انگریزی کے کشت خون ہوتے تہے اُسکا حد حساب نہین پشتون قومونمین کوئی قلیل آدمی ایسے ہونگے کہ جنکے خاندانونکی باہم کشت خون کے عداوت نہو یہانتک کہ ہر ایک کا نونمین بھی دو فریق دشمن رہتے ہین اور اپنے عزیز ترین رشتہ دار کو بھی بطمع دنیا وی او حسد کے ہاتھ سے ہلاک کرنیا اُنکا وتیرہ تہا اپنے دشمن اور مخالفکو وغا ہی سے جسکو بزبان خود دُرد کہتے ہین قتل کرنا فخر اور حکمت سمجھتے تہے اور ایسے بے مروتی سے کہ اپنے گہر مین مہمان بلاکر بھی نہین چہوڑتے تہے لوگ کہتے ہین کہ بنونمین قبل از عملداری سرکار کوئی روز بھی ایسا کم ہوتا تہا کہ جسمین دو چار یا اسے زیادہ قتل عمد انسان کا جرم سرزد نہوتا اسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی مستقل حاکم اسملاک مین نہین تہا اور ملکان قوم صرف اپنے گونمدیار ونکی ممد ہوتے تہے اُنکی بے اعتدالی اور طرفداری کے سبب سے اُنکے حکم کے تعمیل سوا مرجہ اور ظلم کے نہین ہوسکتی تہی اور اسقدر جرایم قتل کا ہونا ملکانکی اپنے ترغیب اور رشموایت کا باعث تہا اور اکثر خود ملک لوگ ایسمین لڑا کرتے تہے بموجب رواج ملک جرم قتل کے صرف یہہ پاداش تہی کہ قاتل کو بشرط دست یعنی بطرح جسمین پڑے ہوے نشان قتل ایسا بنے قصاص ملتا ہے اور اسکے عیال جو کچھہ ملے لوٹ لیجاوے اگر قاتل نہ تہا نہ آوے یا وہ مرگ طبعی مرجاوے تو اسکے بہائی یا فرزند یا دیگر رشتہ دار کو بانا پناحق سمجھتے تہے بلکہ جس غیر گاؤنمین قاتل رہتا ہو اسمین جا پناہ لے ہو تو اُس گاؤنکے دیگر بیگناہ آدمی کو بھی نقصان جان پہونچانے سے دریغ نہین تہا اس حالت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دیہہ بدیہہ اور گہر بگہر دشمنی رہتی طریق صلح قتل کا یہہ تہا کہ قاتل اخوند یعنی علماء ملان اور فقیران متبرک کو ہمراہ لیکر اور کفن اور شمشیر اپنے ہاتہہ مین اُٹہاکر اُسدن جب مقتول کے وارثان کے گہر کوئی اور ماتم ہوا ہو اور اُسکی فاتحہ خوانی کیواسطے جاوین جاتا ہے ایسے حاضرین قاتل کو بیجا ارشاد اور علما بطور ذاتی یعنی خواہشگار وارثان مقتول صلح کے خواہان ہوتے تہے اگر اُسنے صلح قبول کے تو زر دوسو یعنی ایکہزار روپیہ دوسو خون بہا مقرر کرکے لیا کرتا تہا اور قاتل بعوض اس خون بہا کے زمینات زرعی یا عورات باکرہ یا دیگر جنس رقم لیلیتا تہا مگر یہ سب امور صفای بدون مدنظر کسی اور مطلب کے کم ہوتے تہے اور یہی سبب کم خواہش صلح کا تہا اور فی الحال اگرچہ اسطرح کے کشت خون اور طریق صلح کا نام و نشان بہی نہین ہے الا خفیہ جرایم قتل عمد اکثر واقع ہوتے ہین اسطرح کی اکثر وارداتین ہوتے ہین کہ رات کو سوتے ہوے آدمی کو شکم مین چہورا یا تلوار کا زخم مارکر ہلاک کیا جاتا ہے اور

ایسی مجبوریان کا پتہ لگانا افسران پولیس اور مجسٹریٹ کو بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ اکثر مقتولوں کے متعدد دشمن ہوتے ہیں اور سکتا ہے
کہ وہ اپنے کم فہمی کے سبب سے عموماً اسطرف راغب ہوتے ہیں کہ وجہ ثبوت ظاہر نہ ہونے پاوے جسکو کچھ معلوم بھی ہو تو وہ
علم لا علمی کے سوا کچھ نہیں بتلاتا اس نظام اور سہل خیالے سے کہ ہم کو کیا فایدہ جو کچھ ہی مجسٹریٹ اور سشن جج تک پہنچ
عرضہ شہادت کیواسطے جواب دہ ہوتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ اس شہادت سچہ کے آوار کرنے سے ہمارا دین دنیا کا بھلا
ہے کیونکہ ایسا مجرم جسکی واسطے کتاب الٰہی میں بموجب قصاص کے حکم ہے کیفر کردار کو پہونچتا مگر بعضے متعہ ہلکوں نے اس بلا ہی کو
سمجھ لیا ہے اور اکثر متعہ ہی سمجھتے جاتے ہیں کہ کارہی حکام ہے اسطرح کے مقدمات میں پتہ لگانے سے ہمدرد حسین اور
نیکنام ہونگے اس قوی سبب کے علاوہ خوف انتظام سرکاری نکو بتی سے پتہ لگانے کیواسطے مستعد کرتا ہے ہمیشہ مطلوب ہوتا ہے
اسواسطے اس ملک میں اکثر ایسے قتل انسان واقع ہوتے ہیں عموماً یہ ہیں اول عورات کی آشنائی اور بیوفائے
دوسرے زمین اور ریش بلکہ کوئی عاشقی جو شکست قیمانہ سماج کے باعث ہوتے ہیں تیسرے دشمنی قدیمہ جو باپ
دادا نے کا قصاص اپنے باپ کا بیٹا لیتا ہے اور عداوت جدیدہ باطنی اور ارتکاب ایسے جرایم کا اکثر وہ دشمن اپنے کا ہوتا ہے
کرتا ہے مگر ہمراز اسکا نشیمن اور دوست ہوتے ہیں اور بعضے وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ دشمن اپنے مخالف کو مارنے کیواسطے دوسرے
شخص سے پہلے اسکو طبیعت کو بسیقدر روپیہ دیکر راضی کرتا ہے یہ کام خیلم کرتا ہے مقدمہ میں تحقیقات اور پتہ لگانے کیواسطے خلاصہ
صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں مگر جو کوئی اپنے تجربہ سے ہی دریافت ان امور کا کرتا ہے وہی معلوم ہوتی اول مقتول
کے دشمن قدیمہ اور جدیدہ کے دریافت دوستے اسکی وجہ اور اسکے اپنے چلن کے تفحص تیسرے اسکی عاشق
معشوقہ اور بیشنیوں کی تحقیقات ان امور کو بخوبی ہمارے منشی صاحب بتلاتا ہے ہدایہ طلبگار مثل طلسمان ایک خفیف حیلہ
دستیاب شدہ پر بھروسہ کرکے کوشش بند نہ کیجیو ۔

دوم ضرر شدید

ہاتھ پاؤں کا یکبارگی قطع کاٹا جانا یا بیکار ہونا اور دونوں آنکھ کا پھوڑنا یا مینائی چشم کو بیکار کرنا اس قسم کے جرایم کو عہد نافی میز
نیم مرگی یعنی نصف مردہ کہتے تھے اور تبدیل عمل سے کالے پانی بھیجتے تھے یہ ضرر شدید اوا کو نقصان ہو پہنچا ہو سیقدر
بنکے کوئی بھروسہ نہ رہ پہنچا یا جاوے یا **دیت** مبلغ معاوضہ پانسو روپیہ اور دو سو بیت تک کے **دانت** مجرم سے لیا جاوے اس جرمانہ
کا برتاؤ عام نہیں ہمارے صاحب ضلع کے یہاں بیشتر یا دیگر تعمیل ہوتے تھے ہم پہونچے تو اسکے بدلے میں قتل تک نوبت پہونچانے تھے

الا اگر کسی شخص کو بعلت زنا یا اغلام بذریعہ کاٹنے ناک یا دیگر اعضا نقصان پہونچایا جاوے تو وہ دستور مندرجہ بالا سے باہر اور مستثنیات مین داخل تہا فی الحال اس قسم کے جرایم کم واقع ہوتے ہین +

بلوہ اور ہنگامہ

عہد افغانے مین سوای اور ملحقہ اضلاع کے اکثر پرگنہ جات مین بلوہ اور ہنگامہ سے بنیاد اٹھکر باعث کشت خون کے ہوا کرتے تہے اب بہی خفیف جرایم ضرر رساں جسم اور بلوہ کی تکرار لگانے کے اکثر سنے جاتے ہین اور آپسمین تکرار صرف یہہ ہوتا ہے کہ ایک فریق نوبت لگانے پانے کے اپنے حریف کو بتلاتا ہے اور دوسرا اپنے کو اور گندہ بیان جو ہر یا دیال مین ایک فریق دیتا ہے اور دوسرا لگاتا ہے جسپر تکرار زبانے سے گذر کر مزاحمانے تک نوبت پہونچاتے ہین عموماً اس قسم کے جرایم نوبت کی پانے کو رم موسمین مین ماہ مارچ و اپریل یا ماہ ستمبر و اکتوبر واقع ہوتے ہین بعد اجرای تعزیرات ہند کے اس قسم کے جرایم مین البتہ کمی ہوتے جاتے ہے الا انکا موثر علاج یہہ ہے کہ بوقت تنگی پانے حکام صدر اور تحصیلدار واسطے انتظام بہیر سانے پانے کے مستعد رہین اور بہج کے ہوا خوری کیوقت دیا لین اور بہروں کی پانے کا حال یکہا کرین اور خفیف تنازعات نوبت پانے اکثر سر موقع بنا بے خوب انصاف سے طے ہوسکتی ہین مینے آزمایا ہے کہ یہہ تجویز واسطے امن اور بہتری عایا کارگر ہے +

زنا بجبر

بنو والیعنی عہد افغانے مین اس جرم قبیح کا بدلہ یہہ تہا کہ مرد مرتکب کو جانسی مار دیا جاوے اور یا ناک کاٹا جاتا تہا یا حسب رضی ملک یہہ اسکی جایداد لوٹ لیجاتے تہی یا سخت جرمانہ کیا جاتا تہا مصر ان امور کا اور پر ندور یا کم زور دی مدعی کی تہا اگر مدعی پشتو اور ملک ہوا تو بدون مرگ نہین چہوڑتا تہا اگر ہمسایہ اور کم زور ہوا تو ملک یہ کی مرضی تہی جسطرح ہوسکی کرتا تہا فی الحال اس قسم کے جرایم شاذ و نادر سنے جاتے ہین +

زنا برضا

مین جہوٹی طریق تہا جیسا زنا بجبر مین صرف اتنا فرق تہا کہ عورت بہی مرد زانے کے ساتہہ قتل کیجاتے تہے اب زنا پوشیدہ اکثر ہوا اور مجموعہ تعزیرات ہند کا دفعہ ۴۹۷ آزادی عورت کا مضمون ان لوگونکی طباع سے مخالف ہے +

اغلام یا خلاف وضع فطرے

پرگنہ بنو مین باستثنا روزیان اس بدتر فعل کا بہت رواج ہے شاید حضرت لوط کے قوم کا کوئی دیو رسیدہ بچکر اس نسل مین یہانکی بعضی لوگون کا راہبر ہوا عہد افغانے مین اس بچہ بازی پر آپسمین بڑی بڑی ملکونکی دشمنی اور عداوت ہوتے تہی اور جو آدمی دولتمند ہوا وہ اس بات کو فخر سمجہتا تہا کہ اسکی پاس ایک مغل بے ریش اپنا محبوب ہو باوجودیکہ مستورات اپنی

باہر و نہین رکہتی ہین مگر بعضی کمبخت لوگ انکو بہی جہوڑکر امرد معشوق کے شامل چوک و سانٹین مین سویا کرتے ہین طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ ایک امرد لڑکے پر چند کس عاشق ہوتے ہین اور اس قبیحانہ رشک سی بنیاد فساد اور بنا ہی وارادات کہڑی ہوتے ہی اسی سبب سے **کپتان کاکس صاحب** ڈپٹی کمشنر نے ۱۸۴۶ء مین معرفت حافظ **احمد خان** تحصیلدار مرحوم ایک فہرست اسم وار شمار عاشق و معشوق مرتب کرائی تہی اس شمار کیوقت ۴۸۶ - عاشق اور ۱۹۸ - معشوق تہے یہ بین آہی تہی بموسم زمستان چند بنگل ایک معشوق بے ریش کے عاشق جمع ہوکر ایک گوسفند کلان قیمتی آٹہ روپیہ یا زیادہ جو اسی کام کیواسطے پہلے سی پالا جاتا ہی ذبح کرکے چوک کی متصل جو چہوٹا حجرہ ہوتا ہی اسمین کہتی ہین اور اپنے معشوق کے ساتھہ ہر شام اسی جگہہ کہانا کہاکر چار بیتہ اور دیگر غزل عاشقانہ گایا کرتے ہین اور ہر طرحکی بدعت اور بدارادی اس حجرہ مین ہوتے ہین جبتک معشوق سب فدایونکی ساتہہ برابر برتے اور ایک کو جواب محرومی کا ندیوی تبتک رشک یا حسد اثر نہین کرتا بنوچیونکی تہذیب اخلاق کیواسطے یہہ بدعتانہ مجلس نہایت مضر ہی حرام مال کہانا جہوٹہ بولنا بدفعل کرنا اسی مجلس سے سیکہتے ہین کیونکہ اس مجلس کے ہمنشین سب نوخیز ہوتے ہین اور انکی خام طبیعتپر اس بدعتانہ صحبت کا جلد اثر ہوتا ہی +

چورسے

سوای قلیل آدمیونکی جو شہر کوتوال اور بدچلن ہین سنگین واردات سرقہ کے سارق اس علاقہ مین کم ہین خصوص نشیبوز نسل بنوزئی اس جرم کے عادی نہین ہین اور جو واردات شہر یا چہاونی مین ہوتے ہین اکثر انکی وزیر تو کم آوارہ آدمی مرتکب ہوتے ہین جرائم رہزنی یا غارتگری بہی بہت کم ہوتے ہین اور جو ہون تو وہ سرحد سی باہر کے لوگونسی سرزد ہوتے ہین جسقدر گروہ سارقان اسعلاقہ مین ہین وہ ایکدوسرے کے حالسے بخوبی واقف ہتے ہین واردات چوریونکا پتہ انکی معرفت بخوبی ممکن ہی ایسی آدمی اکثر بنوکی علاقہ مین موجود ہین کہ سوا بنیا نہ بدہشی سے اور کچہہ گذارہ نہین کرتے اور انہین سی سارق بجاتے ہین اسلئے گروہ کو زیر نگرانی رکہنا لازم ہی +

نقصان سانے

عہد انعام مین بذریعہ کمی پانے یعنی اوپر سی توڑ ڈالنے بند و یال یا نہر کے سی بنوزئی لوگ اپنے دشمن کو بہت نقصان زراعت پہونچاتے ہین اور اسی سبب سے اگر پانیہ یعنی نیچے والے کمزور ہون تو سرو یعنی اوپر والونکے محتاج رہتے ہی اسلئے یہہ نقصان سانے کی توفیق نہین کرتے مگر اپنے دشمن کے بہایم کو بشرط موقع نقصان پہونچانے کیواسطے مستعد رہتے ہین اور کبہی کبہی رات کیوقت گہر و نکو آگ لگاتے ہین یہہ سوا انکی خباثت طینت کی گواہ ہین اور گندم کے خرمن جلانے سے اپنے دشمن کو نقصان پہونچاتے ہین

بھگا لیجانا

عورت کا جرم بہت سبک وہ ہوتا ہی عہد افغانے مین بیوہ منسوبہ اور منکوحہ عورت کا بھگا لیجانا برابر گناہ سمجھتے تہے اسوقت بسبب دشمنی ایسی مجرمونکو علاقہ کے اندر مخالف گانو نہین پناہ ملتی تہی مگر جو شخص منکوحہ شوہر کے فرار کر لیجاوے تو باوجود دشمنی گانو مدعیان علاقہ ہونمین اُن مفروزین کو پناہ کم دیتے تہے ایسی مفرورونکی ملجا رادی دوڑیا کوہ و زیران ہی قبل از عملداری سرکار اس جرم کا بدلہ دشت بس قتل ہر دو مفروزین تہا اگر مدعی پشتون زور آور ہوا تو اکثر یہی عمل کرتا تہا بصورتیکہ نیکی یعنی صلح ہو تو بالغ نا کتخدا عوتین مجرم کے رشتہ دار سفید ہار چونمین ہاتہہ پکڑکر مدعی کو دیجاتے تہے ایک عورت کی بدلہ مین اور دو سے شرم مین تعداد ہر جانہ بموجب اصطلاح ملک زر دو اسو یعنی ایکہزار دو سو اسکی پشتو نونکی کہا جاتا ہی مگر دو اصل سقد رکبھی دیا نہین گیا بعفو و صلح چسب خواہش مدعی اس ہرجانہ کے نام پہ زینات وغیرہ جنس گران بیم کے ساتہہ دیجاتے تہے فی الحال منکوحہ عورت کے فرار کنندہ کیواسطے دفعہ ۴۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند مین سزا موجود ہی مگر عورت کے برہنہ ان لوگون کو نہایت ناگوار ہی اور اسطرح خشک آزادی اس عورت کی اور جان کیواسطے کبھی کبھی وبال ہوجاتے ہین مگر زر دونکو بہی خیال ہونا چاہیے کہ خرابے انکی متعدد شادیان کرنے اور متفرق بہ پہیزی سے پیدا ہوتے ہین ۔

حال شادی

اول ناطہ منگنی کو بزبان ملک **کوزدہ** کہتے ہین طریق اسکا یہہ ہی کہ جب والدین دختر نے حسب خواست والد پسر ناطہ کا قبول کیا تو سب سے پہلے رسم **خورنہ** ہوتے ہی خورنہ اسکو کہتے ہین کہ سکنا ر دیہہ دختر کو وارثان مرد کیجانب سے کہانا کہلایا جاتا ہی اسے خورنہ یعنی خورش بحسب حیثیت ۵ روپیہ سے دو سو تک بہی خرچ ہوجاتا ہی طریق خورنہ کا یہہ ہی کہ باپ پسر کا بوقت شب معہ اقربا و دنیکخواہ والدین دختر کے گہر جاتا ہی اور وہان جاکر **سندری** وغیرہ غزا کہاکر جاتے ہین صبح وقت پوتریہی خرچ سو والدین دختر کے گہر حسب توفیق و ہمت والدین پسر کے کہانا تیار ہوتا ہی اور اُس کہانے سے اہل سکنار دیہہ دختر کے سیر ہوتے ہین بعد ش مہمان ہمراہی باپ مرد تبادل کرتے ہین جب شکم پری سے فراغت ہوچکی تو وارث پسر کا معہ چند معتبرین والدین دختہ کے اندر جاتا ہی جہان وارث دختہ کا معہ اقربا رخویش اُنکی انتظار میز موجود ہوتا ہی اُسوقت جسقدر روپیہ بابت **چیڑی یا سیڑی** مقرر ہوئی شمار کرکے دوم یعنی میرسی ہاتہہ سے وارث

دختر کو دیتے ہین یعنی ۵ یا ۶ پیسہ عموماً اسکے کم دیکر ڈوم کو راضی کرتے ہین تعداد اس سیڑی کی حسب حیثیت دہندہ وخواہشمند کم وبیش ہوتے ہین عموماً ۱۰ سے لیکر ۱۵ تک ہوتے ہین اور بعضی جگہہ تو اس سے زیادہ جو اونچے خاندان اور معزز پنچون کے دختر ہوں اسکی وسطی قسم کی سیڑی ہوتی ہے اور اونچے ہوتے جاتے ہین معزز لوگ اس سیڑی کو وقت شادی یہ سوغات تیار کرکے اپنی دختر کو شامل جہیز دیتے ہین اور دوسرے قسم کے ایسے لوگ اکثر ہین کہ روپیہ سیڑی بھاوجہ دختر خود لیکر بہم کر جاتے ہین اور اس دختر فروشی کو کوئی برا نہین سمجھتے ہین نہ عار نہین کرتے المختصر جب یہ سیڑی شمار کرکے دیگر تو اسوقت ڈوم نہایت کا پیالہ جسمین ۵ یا ۶ سیر کے قریب گھی زرد ہی ملا ہوا ہوتا ہے ایک ایک گھونٹ مہمانان معتبر کو پلاتا ہے اور اس پیالہ مین جسے ستورگاؤنکی وہ لوگ ڈوم کو وسطی روپیہ الگ دیتے ہین اور یہ اسی مجلس مین ادا کرتے ہین اسکو دیگر اقربا یان وجوہ کی دہندہ تہہ کی تہیلی مین جنا لیتے ہین جسکو بزبان ملک **نکمریزی** کہتے ہین لگائی جاتی ہے اور اس دہندی لگانے کے رسم کو لاس سورنی کہتے ہین یعنی بکا ترجمہ یہ تہہ سخ کرنا ہے جب خورندہ اس سیڑی کو چکے تو عہدنامہ کا پختہ تصور ہوتا ہے اور پھر کوئی حجت نہین رہتی بعد اس رسوم کے اگر عہد ٹوٹتی ہے تو بموجب رواج ملک کے اسکا اسیقدر رشتہ سمجھتے ہین جیسا منکوحہ عورت کے چلے جانے سے ان رسوم کو پورا کرکے وارثان اپنی گانو نکو واپس آتے ہین ٭

شروع رسومات شادی و نکاح

جب ارادہ نکاح کرنے کا ہوا تو سب سے پہلے رسم **واک لنڈنی** ہوتی ہے اس لفظ کا معنی اختیار کرنا ہے تفصیل اس اجمال کے یہ ہے کہ والدین پسر کی جانب سے ڈوم یعنی میراسی ایک قسم کے سفیر جسکو بزبان تیلگو **رنڈغوشی** کہتے ہین یعنی بکوان والدین دختر کے گھر لیجاتا ہے اور اسکے بھجدے اسی روز ایک یا دو تین سفید دیش معتبر اور تین عورات سفید سر والدین دختر کے گھر اسطی مقرر کرنے خرچ شادی کے جاتے ہین اور اسکو پوچھتے ہین کہ کتنی گندم کتنا روغن اور کتنی گوسفند وغیرہ اور کتنی روپیہ بابت **سرخونئی** و زیورات لیوگے اول وہ زیادہ بتلاتا ہے آخر بہت سی منت خوشامد اور جھگڑے سے ہر چیز کے تعداد تشخیص پاکر وکیلان مذکورہ بالا واپس جاتے ہین اور اشیاء معینہ والدین دختر کے گھر پہونچاتے ہین مگر غلہ گندم مقررہ لینی کیواسطی سکنای دیہ دختر خود آتے ہین اور اُنپر مرد کے گانو نکو اڑکے زرد ہلدی کا رنگ ڈالتے ہین جب اس رسم کے تعمیل ہو چکی تو اسکے بعد

ختی وڑنی

یعنی پارچہات دولہن لیجاتے ہین دستور لیجانے پارچہات کا یہ ہے کہ چند عورات سکنای دیہہ دولہہ دولہن کے شادی کا رنگ دار جوڑہ لیکر گانو دولہن مین جاتے ہین اور اُنکی ساتھ میراسی ہل اور سرنا نواز شامل ہوتے ہین وہان پارچہات پہونچا کر اکثر

تو بسبب قریب ہونے کے اُسی روز واپس جاتے ہین جنتی دوڑنے کے پہنچے پانچ دن یا ہفتہ کو جنکی عرصہ مین بارجات سیل جاوین شادی یعنی برات لیجانے کا روز ہوتا ہی حسبت پہونچنے سے پہلی رات کو **جونوشپہ** کہتی ہین یعنی دختر ان ناکتخدا کیرات اور یہہ نام اسکا اسواسطے ہی کہ اس شب کو اُس دختر کو دولہن بنایا جاتا ہی اور رسمکار کرتے ہی اور والدہ دختر اُسکے اپنے دختر کے سہیلیان اور ہمسایونکو سفید رنگ کرکے کہانا کہلاتا ہی اور برات کی آنے سے پہلے پیشین سے وقت اپنے گھر کھانونکی لوگونکو بھی داماد کے جنمین سے کہلا دیتا ہی +

ورا یعنی برات

زبان ملک بنیت یعنی برات کو **ورا** - کہا جاتا ہی حسبدن برات جاوے اُس سے ہفتہ یا تین روز یا ایک روز پیشتر ہو جب توفیق دولہہ کے گھر فرنیش اقربا حسب الطلب جمع ہوتے ہین اور نیز ناچنے والے میراسی بھی جنکو زبان خود **نندا رسے** یعنی تماشہ کہتے ہین بولائے جاتے ہین اور انکی ادا سے بے لذت پر فدای ہوتے ہین جب سب سامان مہیا ہو چکتا ہی تو دولہہ کے کہتے کہانا کہاکر بعد فراغت طعام خورمی ڈھول بجانا کی زور شور سین دولہہ کو پارچات شادی پہناتے ہین اور جامہ ہای کہنہ ڈوم لیلیتا ہی اور بعضے اخوندان وہمسایگان کو بھی دستار بین بندہوا کر اہل برات جسمین عورات اور مرد مخلوط ہوتے ہین روانہ ہوکر گاتے بجاتے ہوئے معہ دولہہ کے والدین دختر کے گہر جاتے ہین اور وہان پہونچکر

رسم پاندرہ

کے انجام کیواسطے دولہہ معہ مردان اہل برات دہل سرنا کے آواز کے شامل دختر کے گہر مین داخل ہوتا ہی اور مرد قصر کرتے ہین لفظ پاندرہ کے تعریف یہہ ہی کہ ڈوم ایک رشتہ لاکر مرد کے پانونکی انگشت نرینہ کے ساتھہ پیٹتا ہی اور پھر جست مارکر دولہہ جو کہڑا ہوتا ہی اُسکی سر کے اوپر ہاتھہ اونچا کرنا چاہتا ہی اُسوقت جھٹ پٹ دولہہ کو اُسکی دوست اور مرد ہمراہی زمین سے اوٹھا کر اونچا کر لیتے ہین اس عجیب کشمکش مین اگر ہاتھہ مطرب کا دولہہ کے سر سے اونچا ہو گیا تو غلبہ دولہہ کا سمجھتے ہین برعکس اسکے اگر مرد کا ہاتھہ اونچا رہا تو دولہہ کا غلبہ ہی اس فتح غلبہ کیواسطے اسقدر کوشش کرتے ہین کہ بیحال ہوجاتے ہین کہ ہمیشہ غالب اور اونچا وہی رہیگا جسکا کام ہمیشہ بعد ہونے غالب اور مغلوب کے دو ڈوم دولہہ کے گہ کے شیخ ہین دولہہ و غیر و مردان کو دیتا ہی تب سب اُس میدان یا چوک مین آکر تماشا دیکھتے ہین تین بجے یا نصف رات تک میدان مین نندا رسی اور سندر سی وچار بیتہ وغزل کا شغل رہتا ہی اُسکے

بعد عورات ف اور کف مارتے اور گاتے بجاتے ہوئے دولہن کے گھر سے نکلکر دولہہ کو واسطے

تولے

کے بولتے ہین لفظ تولے کا اصطلاحی ترجمہ یہ ہے کہ تا الیغی طشت شیرینی کو تقسیم کیواسطے صحن مین بولا دی مین اسکی تشریح کیجاتی ہے کہ دولہہ حسب المطلب اپنے خسر چیونکی معہ اکثر جوانان اہل برات دولہہ کو اٹھکر اُن عورات کی عقب مین جو ہمیشگی تمام سندری وغیرہ گاتے ہوئے جاتے ہین روانہ ہوتا ہے اور چند ساعت کے بعد والدین دختر کے گھر پہونچتے ہین جہان پہلے سے دیوار کی متصل لحاف وغیرہ کا فرش کیا ہوا ہوتا ہے اُس دیوار کے ساتھ دولہہ کو معہ جوانان ہمراہی کھڑا کرتے ہین اور عورتین سندری وغیرہ گاتے رہتے ہین دولہہ کو اجازت بیٹھنے کے نہین ہوتے باوجود اس لیل ستادہ کی عورات کی آمد اور جلوہ گری کے خوشی پر اکثر جوان اہل برات وغیرہ خواہ مخواہ اُس وقت شامل ہوتے ہین بہت دیر کے بعد مطرب اندر سے تھال بریشہ مین چوری نکالکر تقسیم کرتا ہے جو لوگ اُس سنجیدہ ستادہ ہونے مین شامل ہوئے ہین اُنکو زیادہ حصہ ملتا ہے اور باقی سب اہل برات کو جو حصہ پاتے ہین جب یہ ہو چکا تو سب قالتو اُس کہ سب حضرت ہوکر باہر میدان مین آتے ہین مگر ایک دولہہ معہ ایکدو اپنے خویش واقربا کے رہجاتا ہے جب اخبار روشنی میدان نے پایا تب فی دولہن کے یا اسکی دیگر کوئی قریب تر رشتہ دار عورت دولہہ کے پاس آکر اُس حصہ اپنے دامن مین باندھتی ہے اور اسیطرح دامن بھر لیتی ہے۔

[illegible] اول

[illegible] ہوئے [illegible] دولہہ کو ہمراہ لیکر دولہن کے [illegible] عورات گاتی ہوئی [illegible] پہنچ جاتے ہین اور دولہا اول تین قطعہ پانے اپنے ہیشہ کے پیشہ پر اٹھا کر صحن مین ڈالتا ہے اور پھر ہفت چلوا تا ہے پانے پاتا ہے بعد ش مطرب صحن کو پر کرتے ہے ہفت قدم دولہہ اور مطربہ شامل ہو صحن کو لیکر پھرتی ہین پھر دولہہ مطربہ کے سر پر سہرا باندھا جاتا ہے اور [illegible] جاتے ہوئے [illegible] واپس پہنچتے ہین تب دولہہ ایکروپیہ دیکر اپنا دامن چھڑا کر باہر میدان مین آتا ہے اور [illegible] دولہہ کو غسل یکبار [illegible] بنایا جاتا ہے بعد وقت بعد فراغت طعام اور تماشا کے والدہ دولہہ کو اپنے خویش [illegible] ڈالنی کہتے ہین اسکے بعد [illegible] سروپیر کہتے ہین کہ کچھ دیا جاوے تو وہ باہر نکالکر حوالہ کرتے ہین اور روپیہ واگذاشتہ [illegible] اور والدہ دولہہ کا لہ نکلکر سب قلی کو یعنی میراثی کو مانہ کہتے ہین دولہہ کو بموجب رسم دیہ رسمانہ

دیکر برات رخصت ہوتے ہی دولہن کو گھوڑے پر سوار کرکے ہمراہ لیجاتے ہین اور مرد کے گھر پہونچکر نکاح پڑہا جاتا ہے عموماً خوانندہ نکاح کے ایکروپیہ اجرت ہی تیسرے روز دولہن والدین کے گھر واپس جاتے ہی اور اسکے ہمراہ شوہر اسکا معہ چند نفر جوانان ہمراہ سسرال جاتا ہی اور اس رسم کو ..... وریمہ ..... کہتے ہین دن پہونچکر رات کو ایک رسن ایکطرف سے عورات اور دوسری طرف سے مرد معہ اپنے جوانان ہمراہی کے کھینچتے ہین تاکہ دونو گروہ مذکر اور مونث سے کون غالب آکر دوسری طرف کو کھینچ لیوے اور باہم شیرینی مارتے ہین امد پشتو کے معمہ ہاوٹالتے ہین اسیطرح ایکدو رات سسرال مین گذارکر وہ مرد معہ اپنے ہمراہیان کے واپس آتا ہی اور زوجہ اسکی دو ہفتہ یا کم زیادہ والدین کے گھر یکر شوہر کے گھر مین آتے ہی اسوقت سے رسومات شادی ختم ہوکر آبادی شروع ہوتے ہی مگر واضح رہے کہ باوجود اتنی خوشی کے ایکشادی پر صبر نہین ہوتا جسکی باعث زیادہ تر دیہاتی زیادہ شادیان کرتا ہی اور اسی سبب سے کہ مختلف زوجات سے اولاد ہوتے ہوئے بھی باہمی اتفاق کی نفاق اکثر رکھتے ہین +

حال طلاق

اسلامات مین رواج مونث مین رواج طلاق ایک عجیب یکینہ طرح کا ہے یعنی جب مرد کی اپنی زوجہ سے محبت نہ رہے تو اسکو اختیار طلاق دیدیتا ہے اور اسی طلاق دیدینے سے عورت کا شادی ختم ہوجاتا ہے کچھ روپیہ نکاح شادی کا پھیر دینا واجب نہین ہوتا کچھ کم وبیش آشنا یا دیگر خواہشمند سے نقد لیکر اسکو دیدیتی ہے عموماً اس زر نقد کے تعداد ..... روپیہ سے لیکر سو روپیہ تک ہوتے ہی جب روپیہ شوہر نے پالیا تب عورت کو طلاق دیدیتا ہے اور وہ دوسرا شخص روپیہ پیشوا سے کرلیتا ہے باہم مرد اور مرد کے اس بے اتفاقی کے دو سبب ہین اول عورت کی بیوفائی جو سبب بدکاری یا اغوا یا خانہ آشنا کے شوہر سے آباد نہین ہوتے اور اسکو بوقت آہنگ کہنے سے اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ روپیہ لیکر اوسکو اپنی خواہش کرنے دی دوسری مرد کسی اور جگہ شادی کرلی یا کسی غیر پر عاشق ہوا پہلی عورت سے جان چھوڑانا چاہتا ہے کیونکہ وہ اوسکی خاطر خواہ امور کرنے مین عاجز ہوتی ہے اور علاوہ اسکی نان ونفقہ کیواسطے دق کرتی ہے صورت اول اندکر کی اکثر طلاقین ہوتی ہین یہان تک کہ اگر عورت نوعمر ہو تو کئی خاوند پھر تی ہین اگر ایک شوہر دینے پر مستعد ہو تو دوسرا شوہر بولتا ہے گویا نیلام خانگی جسکی قیمت زیادہ ہو اوسکیواسطے طلاق کیجاتی ہے اور عورت بھی کیطرح چپ

اپنی بیع سنتی ہے اور یہان تک جاہل ہے بغیر اشنا کی اگر اوسکو اوسکی قیمت دیوے تو اوسکی ساتھہ جانا اور نکاح پڑہنا بھی اسے
بلازم سمجھتی ہے اس خیال سے کہ جبر پر روپیہ دیا گیا جو مقدمات بابت ایسی زر نقد کی عدالت دیوانی مین آئی وہ موجب سرکار
نمبر ۱ مشتہرہ ۱۴ صاحب جوڈیشل کمشنر پنجاب ۱۸۶۴ کے گئے تب اوسکو نے سمجھا کہ یہہ معاملہ قابل سماعت عدالت نہین ہے اول
قسم کی طلاق مین حق مہر عورت کو کچھہ نہین ملتا دوسری قسم مین عورت مہر کا دعوی کر سکتی ہے مگر عموماً ایسی نالشات کم ہوتی
ہین واضح رہے کہ اشراف شیعون اکثر اس امر کو زبون سمجھتے ہین اور نہین کرتے

حراست عورات

باوجود اس حالت کی نابالغہ دختر یا بیوہ عورات کو بدون رضامندی اپنے وارثان کی بموجب رواج ملک اختیار خود سر کا نہین ہے
حق والی ہونیکا سب سے پہلے رشتہ داران شوہر کا پہونچتا ہے اگر غیر منسوبہ دختر ہو تو والدین یا اونکے قریب تر زینہ رشتہ دار کو
اگر بلا رضامندی والیان کی عورت اپنی مرضی سے نکاح کرے تو یہہ امر دخل شرع ہے اور وارث اپنی تئیں غرت سمجھنے مین بلکہ عہد
اقعانی مین یہانتک دستور تہا کہ اگر قبل از نکاح منسوبہ کی حالت مین مرد مرجاوے تو اوس دختر منسوبہ کو بطور میراث دیگر جایداد
کی برادران مرد اپنا حق سمجھکر خود ایکدنین سے کر لیتا تہا مگر اب یہہ رسم قانوناً جاتی رہی اکثر والی دختران کی ولایت پر سوا طمع
زیادہ دعویدار اور زور لگانے مین کہ اونکو اونسی بوقت شادی کردینے کے روپیہ حاصل کرنیکی امید ہوتی ہے اگر بیوہ والدہ
اوس دختر کی دوسرے خاندان مین نکاح کر لیوے تو حق ولایت اوسکا جاتا رہتا ہے اگر شوہر کی حقین بیوہ بیٹھی رہے تو بہی
بشرط موجود ہونے بہائی یا برادرزادہ شوہر متوفی ناطہ نسبت دختر کا اوسکی صلاح سے کرے گی اگر ایسا قریب زینہ رشتہ دار
زینہ کوں نہو تو یہ بنسبت دور کی رشتہ داران کی اوس بیوہ حقدار کو زیادہ اختیار ہوتا ہے بعضی جگہہ ایسا بہی ہوجاتا ہے
کہ اگر وارث زینہ کی مرضی کی خلاف عورت کسی سے نکاح کرنا چاہے تو اوس وارث کو کچھہ روپیہ نکاح کنندہ سے دلا کر راضی
کر لیتی ہے مگر یہہ رضامندی صرف لاچاری اور بے اختیاری کی سبب سے ہوتی ہے اسمین شک نہین کہ یہانتک کہ بعون کے
فعل مخالف کرنا ان لوگونکی طبع کی غیر موافق اور نہایت بدنامی کا امر ہے اور دراصل باعث
خرابی کا ہے ٭

ہرجانہ بسبب نکاح شکنی

اگر عہد شکنی بسبب نکاح باغوای کسی اشنا عورت کے سرزد ہوا اور وہ عورت کسی دوسری مرد کے ساتھہ نکاح پڑہا

لیوی یا چلی جاوی تو یہہ امر داخل بہگا لیجانی عورت کی ہے اور اسکی نسبت عہد افغانی مین سوائی مرگ اگر ہاتہہ پہونچی
تو نہین چہوڑتی تہی اور منکوحہ و منسوبہ کا برابر شرم تہا اگر صلح ہو وی تو جیسا بہگا لیجانی عورت مین دو عورات باکرہ جوان لیجاتی تہی
ویسا ہی سفید پارچہ نمین بلا رسوم شادی ایسی معاملات مین بہی لیتی تہے فی زماننا بسبب نہ متقاضی ہونی قانون سرکاری کے
جو مقدمات عہد شکنی ناطہ عدالت تک پہونچتی ہین تو اونمین بشرط ثبوت فسخ عہد نقد ہرجانہ تجویز کرنا پڑتا ہے تعداد اس ہرجانہ
کی بمدد منصفان حسب حیثیت خاندان اہل معاملہ اور صورت مقدمہ کی مقرر ہوتی ہے پشتون کا شرم یعنی ہرجانہ بہ نسبت
ہمسایہ کی بہت زیادہ ہوتا ہی گرچہ پشتون لوگ اپنا شرم بموجب رواج قدیمہ ایکہزار دو سو مطابق مقدمات خون کی بتلاتی
ہین مگر در اصل یہہ تعداد برای نام اور دباو کی ہے فی الحال ایکسو سی لیکر چہہ سو تک واسطی پشتونکی اور چالیس سے لیکر سو تک
واسطی ہمسایہ کی حسب قدر شرم یعنی ہرجانہ سمجہا جاتا ہے بعضی قلیل اونچی معزز خاندان ایسی بہی ہین کہ چہہ سو ہرجانہ
اونکیواسطی تہوڑا ہے غرض کہ منکوحہ یا منسوبہ عورت ایک شخص کی دوسری کو بلا مسامحت اوسکی کر لیوی تو بدون بدلہ
لینی کے اپنی نہایت بیعزتی سمجہتی ہین جو ایسی مقدمات مین نقد ہرجانہ مقرر ہو اوس شخص کو ادا کرنا پڑتا ہی کہ جس سی وہ عورت
نکاح کری اور اکثر برضامندی فریقین خانگی طور پر ایسا بہی ہو جاتا ہی کہ حسب دستور ماضیہ بدلہ مین دو عورتین بالغ خواہ
نابالغ یا ایک عورت اور کچہہ نقد دیکر مدعی کو راضی کر لیتی ہین خصوص نکاح شکنی کی معاملات مین ایسا ہوتا ہے ؛

استثناء

اگر عورت منسوبہ کہی کہ میری والدین نی جس سی عہد ناطہ کا گیا اوس سی مین نکاح نہین کرتی اور نہ کسی دوسری جگہہ شادی کا ارادہ ہے
اگر کبہی شوہر کی خواہش ہوئی تو اوس شخص مدعی سی نکاح کرونگی تب بموجب رواج ملک باوجود عدم ایفای عہد کچہہ
ہرجانہ و شرم مدعی کو نہین پہونچتا بشرطیکہ دختر منسوبہ نیک نیتی سی والدین کی گہر باکرہ بیٹہی رہے الا اگر برعکس اسکی بسبب اغوای
کسی آشنا یا اوسکی والدین نی شرارتاً ترغیب دی رکہی ہو تو بموجب دستور افغانی کے وہ عورت خواہ مخواہ شوہر کی ساتہہ بیاہی
جاوی اور حسب رواج حال ہرجانہ واجب کا شوہر مستحق ہے مگر اس قسم کا ہرجانہ والدین دختر اور اوس سے لیا جاتا ہی ؛

سبب عہد شکنی

نکاح شکنی کی مقدمات شاذ نادر اور نسبت شکنی کی اکثر رذیل خاندان مین واقع ہوتی ہین مجکو اپنی تجربہ سی ظاہر ہین سبب فسخ عہد نسبت
کی معلوم ہوی اول والدین دختر نی بطمع زر بی ایمان کرکی پہلی عہد کو بالائی طاق رکہکر دوسری جگہہ جہانسی زیادہ روپیہ ملی وہان ناطہ دیدیا

ایسی صورت اکثر مفلس اور ہمسایہ لوگونمین واقع ہوتی ہی دوسرے دختر نی بوقت بلوغت کسی غیر شخص سی تعلق بیجا پیدا کرکی عہد والدین کو معہ شیشہ ننگ و ناموس ننگ بیحیائی پر توڑ ڈالا پشتون لوگ اس دوسری قسم کی عہد شکنی کو بہت سخت اور ناگوار سمجھتی ہین تیسری وارثان دختر والدین پسر یا خود اس لڑکی سی کسی باعث خانگی یا گوندیداری وغیرہ پر رنجش خاطر بہم پہونچا کر ناطہ سی منکر ہوجاتی ہین اس تیسرے قسم کی عہد شکنی مین اکثر بذریعہ منصفان و ملکان باہم جانبین رضامندی ہوجاتی ہے مقدمات عہد شکنی کی تحقیقات مین خاص صورتین پیدا ہونی ممکن ہین مگر واسطی ثبوت عہد ناطہ کی رسم خورنہ و لاس سورہ جسکا اوپر ذکر ہوا اور جو مشہور عام ہوتی ہین مضبوط گواہ ہین ؛

نان و نفقہ عورات

لی بہت جھگڑی رہتے ہین اور بنیاد اونکی دو سبب سی اوٹھتی ہے پہلی مرد کی بی انصافی جو دو یا چند شادیان کرنیسی بترغیب منکوحہ جدید پہلی زوجہ سی ظالمانہ پیش آتا ہی دوسری عورت کی بیوفائی جو اپنی آزادی حاصل کرنی کی غرض سی شوہر کو ہر طرح تنگ کرنا چاہتی صورت اول الذکر مین بمنشاء دفعہ ۳۱۶ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء علیحدہ ماہیانہ واسطی گذارہ عورت اوسکی درخواست پر مقرر ہونا واجب معلوم ہوتا ہی دوسری صورتین جب تک زوجہ اپنی شوہر کے گہر شامل آباد رہکر گذارہ نکری علیحدہ ماہیانہ کی مستحق نہین سمجھی جاتی عموماً ماہیانہ مقرری قانون ان لوگونکے قلبی خواہش کی مخالف ہی کیونکہ یہہ عورات کو مثل بہایم خواہ کیسا ہی اونپر جور و ظلم کرین بے زبان اور مطیع مطلق رکہنا چاہتی ہین خدا ترسی اور انصاف کو بہی یاد رکہنا چاہیے ؛

پردہ داری مستورات

علاقہ بنونمین عموماً مروج ہے خصوص قوم سید اور قریش اور پشتونکی مستورات تو بالکل کشادہ رو نہین پہرتی اور باقی لوگ بہی اکثر پردہ کرتے ہین اور اپنی گہرونمین غیر شخص کی آمد رفت نہین رکہتی اور اس پردہ داریکو بزبان ملک ادب کہا جاتا ہی اگر کسی شخص کے زنانہ مکانمین بلا رضامندی مالک خانہ کوئی شخص چلا جاوی تو گو وہ صاحب خانہ مفلس ہو تاہم وہ اپنی بیعزتی سمجھتا ہے اور کہتا ہی کہ میری گہر کا ادب توڑ دیا اسی سبب سی سوای رشتہ داران قریبی زنانہ گہرونمین آمد رفت غیر محرم مردونکی ظاہر کو بلکہ مطلق کالعدم ہے الا گاونکی ہندونسی اور کلی گریا ڈوم یعنی حجام میراسی وغیرہ ہمسایون اور گہر کے کمیونسی یہانکی لوگ پردہ نہین کرتے گویا ہنود اونکی نزدیک مذکر بہی نہین ہین جب عورات واسطی ضروریات باہر جاوین تب اونکی اوپر ایک اسقدر بڑی چادر ہوتی ہے کہ سر سے پانونتک ڈہکی ہوئی ہوتی ہین اور جب راستہ پر غیر مرد کو دیکہتی ہین تو سوای ایک چشم کے چہرہ پر بہی پردہ کرلیتی ہین چاہیئی کہ دل کے پردہ کو بہی درست کرین جو تعلیم علم سی ممکن ہے ؛

رواج غمی

اس جگہ اوس ناگزیر غمی سے مراد ہی کہ جو بسبب جدائی دائمی اپنی عزیز اقربا کی پیش آتی ہے دنیا مین ایسا کوی نہین جو اوس سی خالی ہو اس پرگنہ مین منزل آخرین کا یہ سامان ہے کہ جب کوی شخص فوت ہوا تو عورت جمع ہو کر بہ آواز بلند نوحہ کرتی ہین اور مشقتی مرد بلا اخذ مزدوری واسطی تعمیر خانہ آخرین یعنی قبر روانہ ہوتے ہین اور سفید ریش اور معتبر لوگ چوک یا میدان مین واسطی دعا اور فاتحہ کی جمع رہتی ہین اور علما بقدر مقدور طلب ہو کر اوس دیہ کی مسجد مین ختم قرآن شریف کرتی ہین تا وقتیکہ اوس راہ نوردبادیہ ممات کو غسل اور کفن دیکر دفن کیواسطی لیچلتی ہین بجمع عام نماز جنازہ ادا کر کے بعد تقسیم اسقاط اوس منزل ناگزیر مین تا نفخ صور سولا دیتی ہین فاعتبروا یا اولی الابصار یہ سفر پر خطر ایکدن سب ہم تمکو بہی پیش آویگا جب اوسکی جگہہ لحد تنگ و تاریک ہو چکی تو عالم اوسکی قبر پر ایک مسئلہ تقسیم میراث پہڑ کر اور دعا خیر کر کے سب دوست اوسکو اوس بگل مین تنہا چہوڑ کر واپس آتی ہین اور اوسوقت سوای اعمال حسنہ کی کوئی اوسکا یار و مددگار نہین ہوتا المختصر تین روز تک وارث میت واسطی فاتحہ مقید بیٹہے رہتی ہین اور حسب مقدور و ہمت خیرات کرتے ہین ہر طرف سے مہمان و خویش واسطے فاتحہ خوانی آتے ہین مگر میت کی گہر کہانا عیب سمجہکر نہین کہاتے بشرطیکہ دور سے کوی مہمان آوی اور اوسروز واپس اپنے گہر نہ پہونچ سکی تب بلا چاریسی کہا لیتی ہین تیسرے روز گلبدن یا کہیس وغیرہ جسکو اس ملک مین پٹ کہتی ہین اور خویش اور رشتہ دار جو دوسرے گہرونسی آتے ہین اور واسطی عزت میت کی وہ پٹ لاکر میت پر ڈالا کرتے ہین اپنی اخوند کو معہ پارچات پوشیدنی میت خیرات بطور خلعت آخرین کر دیتی ہین اور قید فاتحہ خوانی اوٹہہ جاتی ہے ٭

تقسیم میراث

عموماً شخص متوفی بشرطیکہ ناگہان پنجہ موت مین گرفتار نہو جاوی تو کچہہ وصیت کر مرتا ہی مگر سوای خرچ خیرات اور تدفین تکفین میت باقی امورات وصیتی اگر مخالف رواج ہون تو اونپر عملدرآمد کم ہوتا ہے متوفی کی اگر اولاد نرینہ یعنی بیٹا یا تو پوتا ہو تو پہر کسی اور رشتہ دار کو بموجب رواج ملک حق میراث نہین پہونچتا الا والدہ اور بیوہ اور دختران تا کتخدا شادی ہونے تک مستحق نان نفقہ اور گذارہ خاص کی ہوتی ہین اگر اولاد نرینہ نچہوڑ مرا ہو تو تا زندگی متوفی کی بیوہ بصورتیکہ وہ اپنے شوہر کے حقمین نیک چلنی کے ساتہہ بیٹہی رہے مستحق قبضہ جایداد ہوگی مگر ہرگز اوسکو اختیار نہین ہے کہ اپنی قبضہ کے ایام مین جایداد غیر منقولہ از قسم اراضیات زرعی یا مکانات سکنی کو بذریعہ بیع یا رہن یا ہبہ یا کسی اور وسیلہ

سی منتقل کرے اگر ایسا کرے تو متوفی کے وارثان نرینہ دعوی امتناع کر سکتے ہین اگر بیوہ نہو یا وہ مرجاوے تو میراث متوفی کی قریب تر رشتہ داران نرینہ کی باہم حسب حصص شرعی یا رسمی منقسم ہوجاویگی بموجب رواج ملک کی دختران اور خواہران جنکی شادی دوسری جگہہ ہوگئی ہو مستحق یافت حصہ شرعی کی نہین رہتی اور یہہ رواج عام ہے الا ہر مقدمہ مین بلحاظ قسم وارثان موجودہ خاص غور ہونی چاہئی دور کے رشتہ داران نرینہ کی مواجہہ مین خواہر یا دختر کو مطلق محروم رکہنا انصاف کو ناپسند ہوگا ؛

خوراک

کیواسطی عموماً فصل ربیع مین گندم اور زمستان مین مکی مستعمل ہے مگر خورندہ مخلوق تین قسم کی ہے اعلی اوسط ادنی پہلی قسم کی آسودہ لوگ نان گندم معہ گوشت یا پلاؤ و حلوا کہایا کرتے ہین اور خریف کی موسم مین صبح نان مکی بہی کام آتا ہے دوسری قسم کے آدمی نان صبح مکی یا جو ہمراہ دوغ یا مسکہ اور شب کو گندم کی روٹی دال یا کبہی گوشت وغیرہ سے نوش جان فرماتے ہین اور تیسرے قسم کی بیچارہ مشقتی اور مفلس کو روز و شب اکثر نان مکی و جو اور کبہی گندم کا نصیب ہوتا ہے اکثر لوگ کہانیمین بہی کفایت شعار ہین غلہ گندم کو بانتظار گرانی فروخت کیواسطی رکہہ چہوڑتے ہین اور غلہ مکی و جو پر اپنا گذارہ کر لیتی ہین موسم زمستان مین گوسفند کا گوشت نہایت عزیز سمجہتی ہین اور اوسکی چربی بجائی روغن زرد کے گرم کرکے موسم مذکور مین بہت کہائی جاتی ہے چربی یا روغن خام جیسا طعام مین زیادہ ہو بہت پسند کرتی ہین گرچہ قوت انکا متوسط ہے الا مرد قانع و صابر نہین اور عورت بیچاری کو کہانیکا حصہ بہی انصاف سی نہین ملتا کیا معنی کہ جس گہر کے مردونکو اچہی روٹی نصیب ہوتی ہے تاہم عورت بدستور نان جو یا مکی کہاتی ہین اور یہہ رسم عام ہی کہ ملک بنونکی مستورات کو اچہا کہانا نہین ملتا اپنے ملک کی پیداوار خوراک ملکی لوگونکیواسطی کافی ہے مگر فوج اور باہر کے لوگونکی واسطی جب تک علاقہ مروت اور خنگ و تہل وزیران سی غلہ نہ آوی تو بنونکی پیداوار پورہ نہین ہوتی ؛

مہمان نوازی

واضح ہو کہ اسملک مین تین قسم کے مہمان سمجہی جاتی ہین پہلی مژہ ملمانہ یعنے وہ مہمان جنکی خاطر گوسفند حلال کئی جاوین دوسری چرگی مہمان بمعنی مرغ خور تیسری دوچی مڑی مہمان جنسے مراد خشک روٹی کی مہمان ہین پہلے قسم کی مہمان وہ ہوتی ہین کہ جو کوئی ملک معتبر بہمراہی چند نفران دیگر بضرورت

معرکہ یا کسی اور کام کے واسطے مہمان ہو یا کوئی بزار و شناس آدمی پیش ہو جاوے اور عہد اتفاقی مین اس قسم کی مہمان اکثر وہ لوگ ہوتے ہین کہ جو اپنی گوندیدار ونکو مدد دینے کیواسطے آوین دوسرے قسم مین ایک یا دو نہایت پانچ تک جو معتبر مہمان ہون اونکے واسطے مرغ حلال کئے جاتے ہین تیسرے ہمسایہ لوگ یا ناواقف مسافر بیچارے خشک روٹی کے مہمان ہوتی ہین مہمان نوازی اسملک مین بہت رایج ہے اور اپنے نیکخواہ اور معتبر روشناس مہمان کی بہت خدمت کیجاتی ہے اور نا واقف مسافر کو بھی بھوکا نہین چھوڑتے یہ رسم قابل تحسین ہے ؛

پوشاک

عموماً ملک بنو مین کرباس ملکی سے یا جات نباتی جاتے ہین البتہ ملکان معتبر سرکاری عملداری مین لٹھہ اور خامہ پہنتے لگے ہین اپنی ملک کی پیداوار کپاس ضروریات وطنی سے بہر کر دوسرے ملک مین فروخت کیواسطے بندولوگ خرید کر لیجاتے ہین پوشاک مردانہ کی تفصیل یہہ ہے کہ دستار اکثر سبز رنگ بخمل یا دوش مگر بعضے ملکان سفید دستار رکھتے ہین قمیص یا خانہ فراخ بلا چین اکثر سفید اور قلیل سیاہ ردای سفید اور بعضے ملک لونگی رکھتی ہین ازار بسل یا جامہ پشاوری مگر پائونکی طرف سے ذرہ مختلف وضع ہے اور پائو مین اکثر چرمی چپلی اور منقش اور ملک لوگ پاپوش رکھتے ہین زنانہ پوشش مین اکثر سر اودل سیاہ پٹہ دار اور قمیص سیاہ جسکے سینہ و گریبان پر تھوڑا کام ابریشم کیا ہوا ہوتا ہے اور دولتمند لہرو نین دارائی کا قمیص بھی مروج ہے قمیص کی اوپر گریبان کے متصل اکثر دو پیہ ٹانکتی ہین طول مین زانو سے نیچے تک اور باہر پھرنیوالی عورت کا اکثر سفید قمیص اور اسیقدر لمبا ہوتا ہے کہ گھاس کاٹتی یا کام کیوقت مین اوسکا کنارہ اولٹ کر سر پر بجای دوپٹہ کی اوڑھ لیتی ہین اور وہ دونو کنار برابر دیتا ہے ردای خانہ نشینی اکثر سیاہ مگر عام مردو نمین سیاہ ردا پہن کر نکلنا عیب سمجھتے ہین اسواسطے جب گھر سے باہر جاوین تو سفید چادر اوپر لیتی ہین شلوار اکثر سوسی کی گھیر دار اور خوش قطع اور پائو نمین مردانہ وضع کی قریب طرز کی پاپوش سرخ بانات لپٹی ہوئی پہنتی ہین زیورات بہت قسم کی مگر خراب وضع ہوتی ہین اونکی تفصیل سے طوالت لاحاصل ہے اور پوشاک اسقدر میلی ملیظ اکثر رکھتی ہین کہ رنگ اوسکا چرب اور سیاہی مایل ہو جاتا ہے اور بو سیدو و بدبودار یا عث عدم شست وشو رہتی ہے خصوص عورات نہایت میلی ہوتی ہین ایک تو یا عث عادت صفای کیطرف رغبت نہین دوسری

چربی اور روغن زرد سر اور چہرہ پر ملنی اور نہ صاف کرنی سے زیادہ تعفن ہوجاتا ہی اور ہنود بنون کی مرد اکثر سر پر ٹوپی
رکہا کرتے تہے مگر اب دستار سفید یا سرخ باندہنی زیادہ مروج ہوگئی ہے پہلی لوٹ کی خوف سے اچہا کپڑا نہین پہنتی تہے
اور کرتا اور حلقہ پہنا جاتا ہے اور ازار کی جگہہ پہلے دہوتی بطور لنگ کی اکثر تہی مگر اب شلوار سفید اکثر مروج ہوگئی
ہے اور عورات ہنود سر پر سرخ و زرد رنگ کا کپڑہ خواہ الوان وغیرہ حسب توفیق کرتی ہین اور کرتے کی جگہہ چولی
جو سینہ اور شکم ڈہکتی ہے اور پشت برہنہ رہتی ہے اور چولی تا بسینہ دارائی خواہ گلبدن کی ہوتی ہے اور
اور اس سی نیچے سرخ پارچہ لگاتی ہین پشت کی پردہ کیواسطی سر کا کپڑا کام آتا ہے اور شلوار زنانہ ہنود مثل عورات مسلمان بنوچی کی ہوتی ہے

طرز وضع و عادات

قد و قامت مخلوق ملک بنون بہ نسبت اوطان دیگر خورد اور لون زرد غالب اکثر بیضاوی چہرہ متوسط اندام تنگ پیشانی گول چشم بنون
کی اقوام مین سی قوم میری کے مردمان قوی جسم اور دراز قد سرخ رنگ ہوتی ہین جسکا سبب یہہ بیان کرتے ہین کہ رود کورم کا پانی
جو باقی بنوچی نوش جان کرتے ہین ناقص ہے اور رود توچی کا آب خوشگوار و ہاضم ہے جسکے پینے سی قوم میری کو یہہ امتیاز حاصل ہوا واضح
ہو کہ جیسا عام قاعدہ ہی کہ دولتمند اور اشراف خاندانون مین بہ نسبت محنت کشونکی خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے اوسکا کچہہ اثر بنون مین بہی ہے
مردمانکے سر پر اکثر دراز تا بشانہ بال ہوتی ہین اور انکو گہی اور چربی وغیرہ سی اسقدر چرب رکہتی ہین کہ خلقہ یا قمیص تا بساعدین
چرب اور میلہ رہتا ہے تعفن اوسکی علاوہ مگر قوم قریش اخوند اور سید و شیخ لوگ اکثر سر کے بال رکہنے سی مستثنی ہین
اونکی تربوز نما سر پر خالی عمامہ باندہا جاتا ہے عادات مین لہو و لعب بہت داخل ہے قریب اور ابتدائی بلوغت مین
شکاری تیر رکہنی کی عام رسم ہی اور بولارے کی ساتہہ شکار تیر بہت کیا جاتا ہے اور جسد کی راہ سی دوسرے کے
اچہی شکاری اور بولنی والے تیر کو زہر دہی سے مار دینا یا چورا لیجانا بہی مروج ہے سستی اور کاہلی گویا بنون سے
پیدا ہوتی ہے اور آرام طلبی اور چوک پر بیٹہکر بیفایدہ باتین کرتی اور دمبدم حقہ پینا پسند ہی اپنے کاروبار خانگی اور
زراعت کاری مین بہی محنتی نہین ہین دروغ گوئی اس کثرت سی ہے کہ حاکم کو مقدمات مین سچہ تک پہونچنا بہت محنت
اور واقفیت سی ممکن ہے عہد سابق مین داؤد شاہ اور میری کے لوگ شہادت دروغ کیواسطی مشہور تہے مگر اب انمین
اور دیگر علاقون مین جای امتیاز نہین حلف ایکٹ پنجم ۱۸۴۰ء کو یہہ لوگ سہل سمجہتی ہین اور حلف قرآن مجید سی کچہہ بخوف
خدا پاک اور زیادہ بہ سبب بدنامی عام قدری پرہیز کرتے ہین اکثر ایسی بہی ہین کہ جو ان ہر دو خوف سی گذری ہوئے

ہین طینت کی صفای نہین ہے غیبت گوئی اور ارادہ فاسد سے کم آدمی بچے ہوی ہونگے بزبان خود اپنی فخر کرنیکو عیب نہین سمجھتے دیوان صایب کا یہہ قول اونکو بہول گیا بیت ثنای خود بخود گفتن نمی زیبد ترا صایب چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد ؛ باوجود اسکی یہہ انمین ایک اچھی وصف ہی کہ می نوشی اور لولی بازیسی ہر ایک کہ وہ کو نفرت کلی ہے البتہ بعضی آدمی چرس یا بہنگ پیتی ہین مگر عام نہین غرض کہ سوای تماکو کے اور منشی چیز سے اکثر پرہیز ہے مگر صفای بدن کیطرف جو خبر اعظم صحت بدنی ہے مونث اور مذکر راغب نہین پارچات تو اکثر مدت تک دہوئے نہین جاتے الا غسل باوجود کثرت پانی بدون اداے واجب کم کرتی ہین مونثات کا تو سوای ضرورت احکام مذہبی غسل کرنا عیب سمجھتی ہین ؛

زبان ملک

واضح رہے کہ اصلی زبان ملک کی پشتو ہی مگر بنون کے پشتو مین زیر کا خرچ بہت ہی جیسا کہ مُور کو میر اور اُور ایر کو معنی خانہ کو کیر کہا جاتا ہی علے ہذا القیاس اس ملک کی پشتو مثل دیگر افغانستان کے پر آواز نہین ہے ابتدای عملداری مین سوای ہندو لوگ کے دیگر سکنا اس پرگنہ کی بدون پشتو اور اخوند لوگ فارسی و پشتو کی ہندی زبانسی کچھہ بہی آشنا نہین تہی فی الحال گرچہ اسقدر ناواقفی نہین ہے اور بعضی ملک لوگ ہندی اکثر سمجھتے ہین مگر بول نہین سکتی اور کوی کوی بولتا بہی ہے تاہم حکام وقت کو اور بیس برس تک ملکی رعایا کیواسطے اور ہمیشہ اپنی سرحدی آزاد ہمسایونکی لئے زبان پشتو کا سیکہنا مطلوب ہوگا مجکو خوب تجربہ ہو چکا ہے کہ اس ضلع مین زبان پشتو سے حکام کی واقفیت انصاف کی ممد اور رعایا کی خوشی ہی اگر مین خود پشتو کی زبانسی ناواقف ہوتا تو اس تاریخکی تحریر اور تکمیل ناممکن تہی

شوق سرود

گرچہ علم موسیقی ہند کا اس جگہہ نام بہی نہین جانتی الا موافق طباع مخلوق دہل و سرنا کی بدعت بہت مروج ہی بنو جیونکو بی ریش میراسی رقاصان کا ناچنا گانا دہل سرنا کی آواز کے ساتہہ نہایت پسند ہی یہانتک کہ اگر دوسری پتہ مین بہی اسطرحکے نندارہ بمعنی تماشا کی خبر سنی جاوی تو نوخیز مرد اور بی عار لوگ وہان دوسرے دیہات سی جاتی ہین اور طرفہ نادانی یہہ کہ جو شخص دنکو گہاس فروخت کرکے پیسہ پیدا کرتا ہے وہ بہی اوس تماشا مین نقد و جنس دینے سے باز نہین رہتا خصوص علاقہ سورانی تو بنکش کے ناچیونکا گہر بن گیا ہی ایکدوسرے کے رشک سی فخریہ گانو بہ گانو اونکی تماشا کراتی ہین چاہیئے کہ اس فضول خرچی سے پرہیز کرین جسمین دین و دنیا کا نقصان ہی بجای اوسکی خیرات مساکین نیک نام اور کام آتی ہے سوای دہل اور سرنا کی جو صرف میراثی لوگ بجایا کرتی ہین رباب کی شوق

بہی ہوتی جاتی ہے رباب مارنے سے پشتون لوگ عار نہین سمجھتے اور طبع خوش کرنیکو واسطے رانگیوقت چوکو چہرا کثر پانچ یا چند جوان آدمی جمع ہوکر غزل و چاربیتہ یا سندرہ یا کسر زبان پشتو مین آواز بلند ایک تال پر گاتے ہین غزل مین سلوک اور حقانی ذکر ہوتا ہے جو اکثر مست طالب العلم مسجدون مین بہی پڑہتے ہین دوسری چاربیتہ جسمین عاشقانہ اور فراغانہ گفتگو ہوتی ہے تیسری سندرہ جو بہت اونچی آواز سے گایا جاتا ہے اور شادیون مین عورتین بہی گاتی ہین اسمین کذب صفت بہت ہوتی ہے چہارم کسر جو صرف مرد لوگ گاتے ہین اور اسمین لڑایون اور بہادریونکا ذکر ہوتا ہے جو شخص کسی لڑای مین دلاوری کرتا ہے اوسکی صفت کیجاتی ہے چونکہ اس کسر سے لوگونکی طبیعت کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور ملک کی تاریخ لکہنے کیواسطے اس سے بہی مدد ملتی ہے مذبطر سنے افغانستان کی اکثر لڑایون باہمی قوم وغیرہ اور مشہور دلاورونکی کسرین جمع کرکے زبان پشتو مین ایک علیحدہ کتاب نامی ہے جسکے نیچے ترجمہ اردو بہی لکہا گیا ہے الابدین خیال کہ اوسکا لطف بدون پشتو دان کے عوام کو حاصل نہین ہوگا طبع کرانیکا ارادہ نہین ہے ؛

حال بیماری اور علاج مروجہ

بنون کی علاقہ مین اکثر اقسام کی بیماری ہوتی ہے مگر عموماً زیادہ تر تپ اور کہانسی اور پیٹ کی بیماری اور یرقان یعنی پیکا اور زرد رنگ ضعف کی ساتہہ ہوجانا اور ذات الجنب و ذات الصدور و ذات الریح کی بیماری ہیجہ سے ناقصی پانی کورم اور غلاظت جسمی سبب ایزاد بیماریونکا معلوم ہوتا ہے اور باعث ناقص ہونے پانی مذکورہ کا یہہ بتلاتے ہین کہ اندر کوہ علاقہ کورم جہان قوم لیوری آباد ہے اس نالہ کورم کے ہر دو کنارے قریب پچاس میل کے فاصلے تک اکثر زراعت چاول کاشت کیجاتی ہے اور اوسمین سے کورم کا پانی شب و روز بہکر آتا ہے اور نالہ کہیتی کا بہی جو ملک دست مین بنام شمل مشہور ہے یہی حال ہوتا ہے اور جب پانی بنونکی حد مین پہونچتا ہے تو اسملک مین بہی زرعتونکو لگتا ہوا بنی کی استعمال مین آتا ہے خصوص زراعت بیچ پانی ناقص کرنیکو واسطے اول نمبر ہے ؛

علاج

ملکی ہر ایک حسب ذیل مرض ہے تپ **محرقہ** جسکو زبان پشتو **سترہ تبہ** یعنی بڑا تپ کہتے ہین موبز منقی کہلاتی ہے اور فصد بہی یعنی ہین اگر ہفتہ تک آرام نہو تو گوسفند ذبح کرکے اور اوسکا چمڑا گرم گرم اوتار کر فوراً مریض کو پہنایا جاتا ہے اور کوہہ کے اندر جہان ہوا پہونچتی ہے کہتے ہین دوسرے روز تک آرام نہو تو پہر دوسری یا تیسری دفعہ بہی تازہ تازہ

چمڑا پہنایا جاتا ہے اور اس چمڑا ڈالنے کے علاج کا نام بزبان پشتو **ژون اچول** یعنی چمڑا ڈالنا ہے اور تپ دق جسکو ملکی زبان مین **نری رنج** یعنی نکی رنج بولتی ہین اوسکا بہی آخری علاج **ژون** یعنی چمڑا ڈالنا ہے اور تپ موسمی جو ماہ ستمبر اکتوبر غایت نومبر تک رہتا ہے اوسمین بہی تین روز کی بعد چمڑا گوسفند ڈالتی ہین اور گرچہ اس تپ موسمین مین نقصان جان کم ہے مگر ایسا عام ہوتا ہی کہ کوی قسمت والا اس سے بچتا ہوگا ۔

کہانسی

کو **تیخای** خواہ **ٹوخی** کہتی ہین زمستان کے موسم مین اکثر کہانسی چرب گوشت گوسفندان کہاکر بدپرہیزیسی ہوتی ہے اور یہہ لوگ **دوغ** کو گرم کرکے اور اوسمین روغن اور ہلدی اور مرچ سیاہ ڈالکر پیا کرتی ہین ۔

ٹیکلی خواہ ٹوکلی

پشتو مین ذات الجنب اور ذات الصدر و ذات الریح وغیرہ درد پہلو جسکو **خک** بہی کہا جاتا ہے ان سب کو **ٹیکلی** کہتی ہین اور اسکا علاج یہہ مروج ہے کہ روئی پر بیضہ مرغ خانگی کی زردی لگاکر اور استخوان پہلو پر رکہکر اوپر سے پارچہ کے ساتہہ مضبوط باندہ دیتی ہین اور عند الضرورت فصد بہی کرتے ہین بموسم زمستان یہہ بیماری بہت ہوتی ہے خصوص جو تپ سی کم قوت ہوگئی ہون ۔

یرقان زرد اور یرقان اسود پشتو مین زیڑی

دونو قسم کی زرد رنگی اور پہیکا پنی بنو مین بہت ہی اور اس سے بہت آدمی لاغر اور کم قوت نظر آتی ہین بموسم سرما فربہ اور پرورید گوسفندان کو بدپرہیزی اور بی تدبیری کے ساتہہ کہانیسی یہہ مرض زیادہ ہوتی ہے اور علی العلوم جو آدمی موسمی تپ یعنی بخار سی کم قوت ہوگیا ہو اوسپر زیادہ اثر کرتی ہے

اسہال

یعنی پیٹ سی دست آنی کی بیماری بہی بہت ہی خصوص شروع موسم خزان اور پہر ماہ اپریل و مئی مین توت بکثرت کہانی سی یہہ مرض بکثرت ہوتی ہے یہہ لوگ پوست انار پیسکر جغرات پر ڈالکر کہاتی ہین یا میتہی کا تخم باریک کرکے شربت قند سیاہ کے ساتہہ نوشجان فرماتی ہین واسطی درد استخوان اور روائی و شکستگی استخوان اور رفع سستی و تندرستی بدن بنو نکے لوگ موسم سرد مین **سونٹہہ کالیزیری مرچ سیاہ کہی کہلہ کمرکس کانو** ہر ایک چہہ تولہ لیکر

اور اوسکو بارنگ مذکور ہوا جریش مین ملاکر چہار روز صبح و شام کھانی چاہئین اور پندرہ روز تک نان خشک گندم کا سوا
سر چیز سے پرہیز ہونا ہے اور ہوا اور سردی سے محفوظ رہنی چاہئین اسکا نام **ستر وار** یعنے بزار دوا رکھا ہے شوق کہ بوتے
علاقہ مین قدیمی علاج زیادہ زمانہ مین اکو سفید کا ڈالنا اور فصد لینا یا ستر دارو کہانا مشہور ہے سب سے پہلے چمڑا ڈالنا
انمین مرض سے گراب تپ کیوسطے دوا ہی **کونین** سرکاری شفاخانہ سے لینا اپنے علاج سے بہت مفید سمجھتے ہین اور یہ بھی
لوگ شروع بہار مین صفائی خون کیوسطے بقدر ایک پاونڈ سرشف یا نیم آبا شہد ایکو قہوہ نوش کر جاتے ہین اور وقت
نوش سی بارہ گھنٹہ یعنی ہر دوسرے دن اوسیوقت تک پانی نہین پیتے ہین یہ **عجب صفائی** ہے ۔۔۔ ختم ہوا حال [illegible]

باب دوم حال قوم مروت
ذکر اصلیت قوم

واضح ہو کہ **مسمی مروت مورث اعلی اس قوم** کا بیٹا نوحانی معروف لوہانی اور بوتا سیانی ابن لودی کا
ہے ذکر قومیت لودی ولد شاہین کا کتاب ہذا کے دوسرے حصہ مین آچکا ہے ۔لوہانی مذکور کی دو منکوحہ تھی ایک سماۃ
توری بن سے پانچ پسر ہوئے انکا شجرہ اپنی موقع پر ہی دوسری سماۃ مشیرہ جس سے مروت جد اعلی اس شاخ کا پیدا
ہوا اپنی بزرگ کے نام پر قوم کا نام بھی مروت مشہور ہے اس قوم کا علاقہ کنہ وازجای سکونت اولین تھا جسپر فی الحال
شاخ سلیمان خیل علمی متصرف ہین گرچہ وطن اصلی انکا کنہ واز ہا مگر بیوسہ گرمانا ہمیشہ بدوش ہوکر اکثر **کوہ وابہ** مین مال چرائی
اور آرام کیوسطے جمع ہوتی تھی اوس عرصہ مین اس فرقہ کا اکثر پیشہ مال چرائی اور مویشی داری کا تھا اور نیز پوندگری
بھی کرتے تھے کاشتکاری انکی صرف علاقہ کنہ واز کے جنوبی حصہ مین تھی جہان اب تک ایک موضع زمین کا نام خواہ بدخان ہے
ہے خرابہ باصطلاح زبان اوسملک کی بارانی زمین کو کہتے ہین ۔

سبب اخراج

اوس علاقہ سے یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ اوس عہد مین مسمی آزاد خان معتبر ملک فرقہ سلطانخیل شاخ سلیمان خیل قوم مذکور
کی عورت سماۃ وسیلی کو ایک غلام ملک مذکور کا ورغلان کر ہمراہ فرار کرلایا اور قوم مروت مین بہ علاقہ کنہ واز نزل کرین ہوا
غلبون نے لشکر کیا مروتون نے ننگ نانی کے لحاظ سے پناہ گرفتہ کو دشمنانکے حوالہ نکیا اس عداوت سے اکثر قوم

غلجی یعنے آندر وتری وغیرہ اپنے بھای بند سلیمان خیلونکے معاون ہوکر قوم مروت اور اونکی شرم سہ شریک سیاسی
دولت خیلو نسی نبرد آزما ہوی اگر مروت معاون غلام بدکار اور کمبخت عورت کی ماری ہے جو رنج ہے تاب مقابلہ غلجیونکا
نہ لاکر کنده واز کو مجبور اچھوڑ دیا اور موسم گرما مین بجای علاقہ فدیمہ کوہ سلیمان کے مشرقی دامن لواح تانک ورداما
کیطرف آنا شروع کیا اوسوقت علاقہ دامان یعنی ضلع ڈیرہ اسمعیل خان پر قوم ہلوہ قابض تہی اور لواح تانک پر بگی
خیلونے ہلوہ ماٹیونی غلبہ لاکر بید خل کیا اور اپنے قبضہ کو پھیلاتی رہے بوقت تقسیم ابتدای عہد تانک سے اس قوم کا بھی جنوبی
حصہ ملا جو عرصہ تانک قابض ہے یہ موسم گرما کوہ وانہ کے مشرقی حصہ مین جاتی ہے اور سرما مین تانک کی لواح
کو آتی ہے اوغیکا خود وزیرونکے ساتھ غیرت عورات کی سبب سے کرار ہوکر باہم دشمن ہوے اور چونکہ سعود زیری بہ
آمد و رفت زیرو بالا اس قوم مین حایل ہے اونکی عداوت سی بہا رکا جانا اونکا مطلق بند ہوگیا اور سی عرصہ مین یہ تمام
ملک تانک تہسین اولاد لوہانی کی بے اتفاقی ہوئی دولت خیلون نی زور پکڑکر بعد لڑای مروتونکو تانک سے نکالدیا
یہ قوم وہان سی لیکر وزیرونک پہار مین آکر فروکش ہوی دوسری سال یہ شاخ دولت خیل پر ہلہ کرکے
ملک چھین لیا اور تانک لیلیا کر کیتی خیلون نی قوم گنڈاپور سے مدد لیکر پہر اونکو ہٹا دیا اب شمالی نہل پر جسکو حال مین
علاقہ مروت کہتے ہین نظر پڑے وجہ تسمیہ اس ملک کی یہ ہے علاقہ مروت نام قوم ہے اور پہلی سکونت قوم مروت سے
اس ملک کو ہل اور دامان کہتے ہے

قابضان سابق

اس علاقہ کا حال بسطرحسی بیان کیا جاتا ہے کہ ظہور اسلام سی پہلے اس علاقہ مین ہندو اور گرگ جو مخلوط ہوگئے ہے
اونکی سکونت تہی نہا نچہ اوسوقت کی عمارات کہنہ و شکستہ کی علامات موضع احمد خیل دامن کوہ و بالا بت خیل وغیرہ
متصل اب تک معلوم ہوتی ہین جنکو یہہ لوگ دُیری کا قران کہتے ہین سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری
کے عہد سے اون لوگونکی بربادی و جلاوطنی مشہور ہے ازان بعد ایک قوم موسوم بہ ٹوہی جنکے عقیدہ مذہبی کی نسبت صحیح
روایت کوی نہین ملتی اس علاقہ پر قابض ہے جنکو فرقہ سرنگ و نبسل و عیسی خیل شاخہای بازی نی جو تانک کی
جانب سی آسے ہی بید خل کرکے خود قابض ہوگئی بازیون نی اوس جگہہ جہان اب موضع پہار خیل ہے اور گمیلہ سے
شمال کیطرف اپنی قرارگاہ بنای اور رود کرم و بالین یعنی نہرین نکال کر گمیلہ اور رود کرم کے درمیان جہان فعیہ لکی ہے

آبادی شروع کری اور باقی تہل جنوبی اپنی مویشی کی چراگاہ رکہی اوسوقت قوم نیازی مین مسمی مدی سرہنگ مشہور مالدار اور ملک کلان تہا جسکا نام ابتک اس علاقہ مین یاد ہے ؛

حال قبضہ قوم مروت

اس علاقہ پر قوم نیازی کو قلیل عرصہ گذرا تہا کہ فرقہ ہسیار شاخ نیازی بسبب نہ ملنی حصہ خود قوم سرہنگ و عیسی خیل سی ناراض ہوکر قوم مروت کی پاس مدد خواہ گیا مروت جو ایسا موقع دیکہہ رہے تہی اسبات کو غنیمت سمجہکر درپی خرابی قابضان سابق کے ہوی ہرچند کہ ملکان کلان اس قوم کے جیسا کہ سکندر و گل خان اصغر خیل بسبب دشمنی دولت خیل و بلوچ و گنڈاپور قوم نیازی کو دشمن نیازی سے متامل تہے مگر مسمیان مینا خان نتر خیل و قتل خان موسی خیل وجہ ناراضگی مہیار کو بہانہ بناکر قوم نیازی کی مال مویشی پر تاخت لاکر لوٹ لیگئی اور عام بدی باہم قوم مروت و قوم نیازی شروع ہوی تب ملکان کلان بہی متفق ہوکر سب قوم مروت بطور غونڈ و یعنی خانہ کوچ ہوکر اس علاقہ پر حملہ لائی سرہنگونکے ساتہہ خفیف مقابلی ہوئے مگر وہ اتفاق و یکدلی مروتونکی دیکہکر خواہان صلح ہوئے گل خان و مینا خان و بعضی دیگر ملکان مروت نی رود کرم سے جنوبی تمام تہل وغیرہ لینا کرکے صلح منظور کری مگر موسی خیل شاخ مروت نی یہہ صلح نامنظور کرکے بسرکردگی قتل خان اپنی دلاور ملک کے نیازیونسی رود کرم کی شمالی کنارے پر جہان اب ٹوٹ تہتی مچن خیل ہے لڑائی کی کہتی ہین کہ اوس لڑائی مین مسمی مدی سرہنگ مارا گیا اور باقی نیازی مقابلہ سے قاصر ہوکر درہ تنگ سی مشرقی جانب جا آباد ہوی اور قتل خان بہی اوسی عناد کی سبب سے بعد عرصہ شکار کرتا ہوا مارا گیا قوم نیازی سی فرقہ مچن خیل جو ایک فقیر اور بابرکت خاندان تہا اوس سے مروتون نے کچہہ چہیڑ نہ کری چنانچہ فرقہ مذکور ابتک تہتی مچن خیل مین آباد ہے اوس علاقہ مین قوم مروت نی بعہد سلطنت اکبر بادشاہ قبضہ پایا ٹہیک تاریخ یا سال حصول قبضہ کا تحقیقات سی نہین ملسکا مگر باریک تحقیقات اور مقابلہ امور ضروری سے ثابت ہے کہ تقریبا کچہہ کم تین سو برس سے یہہ ملک اونکی ہاتہہ آیا کیونکہ ۱۸۵۶ء مین اکبر تخت نشین ہوا اسکو آج تک تین سو آٹہہ برس ہوے اور اون کی وفات کو دو سو ساٹہہ برس ہوے شروع سلطنت اکبر مین اس ملک پر نیازی قابض تہے غرض کہ اکثر دلایل سے تخمینہ مندرجہ بالا قریب صحت معلوم ہوتا ہے بعد حصول قبضہ مروت نے تقسیم ابتدای اس ملک کے آپسمین چہار حصہ ذیل پر کری سلار ایک حصہ نونہ خیل

موسیٰ خیل بتی شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ تقسیم بموجب حصص شرعی اور اولاد
ہر چہار پسران مروت کے حسب رسد ہوے تہے مگر بعلداری تیمور سد وزئی مسمی قلندر خان ملک
فرقہ آدم زئی نے جبکا اہالیان ریاست مین کچہہ رسوخ تہا بسبب افلاس و رعایت قوم بتی ہوے حصل
حصص سابق کو فسخ کراکے واسطے ادا سے قلنگ تین حصہ ذیل بناے گئے بتی موسیٰ خیل ہر دو
معہ نونہ خیل بہرام اولاد سلار دری پلارہ چنانچہ ان حصص پر ادا سے قلنگ عہد سکہان تک کرتے
رہے مگر قبضہ زمین ہر ایک قوم حصہ وار کا مختلف التعداد ہے جبکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
اوسوقت اکثر تبل بنجر خارج از تقسیم تہا جس قوم نے اوسکو زیادہ آباد کر لیا وہ زیادہ پر قابض
ہے مگر زمین آبی و نہرین جو گزم سے نکالی بتی تا ہنوز اونکی تقسیم حصص قدیمہ پر ہے۔ رواج تقسیم
خانگی آگے لکہا جاوے گا فی الحال آبادی اس قوم کی اسطرح پر ہے کہ مغربی حصہ مین بتی موسیٰ خیل
نونہ خیل اور وسط مین بہرام مشرقی حصہ مین دری پلارہ سکونت پذیر ہین۔

○

مروت

شجرہ نسب پسر لوہانی

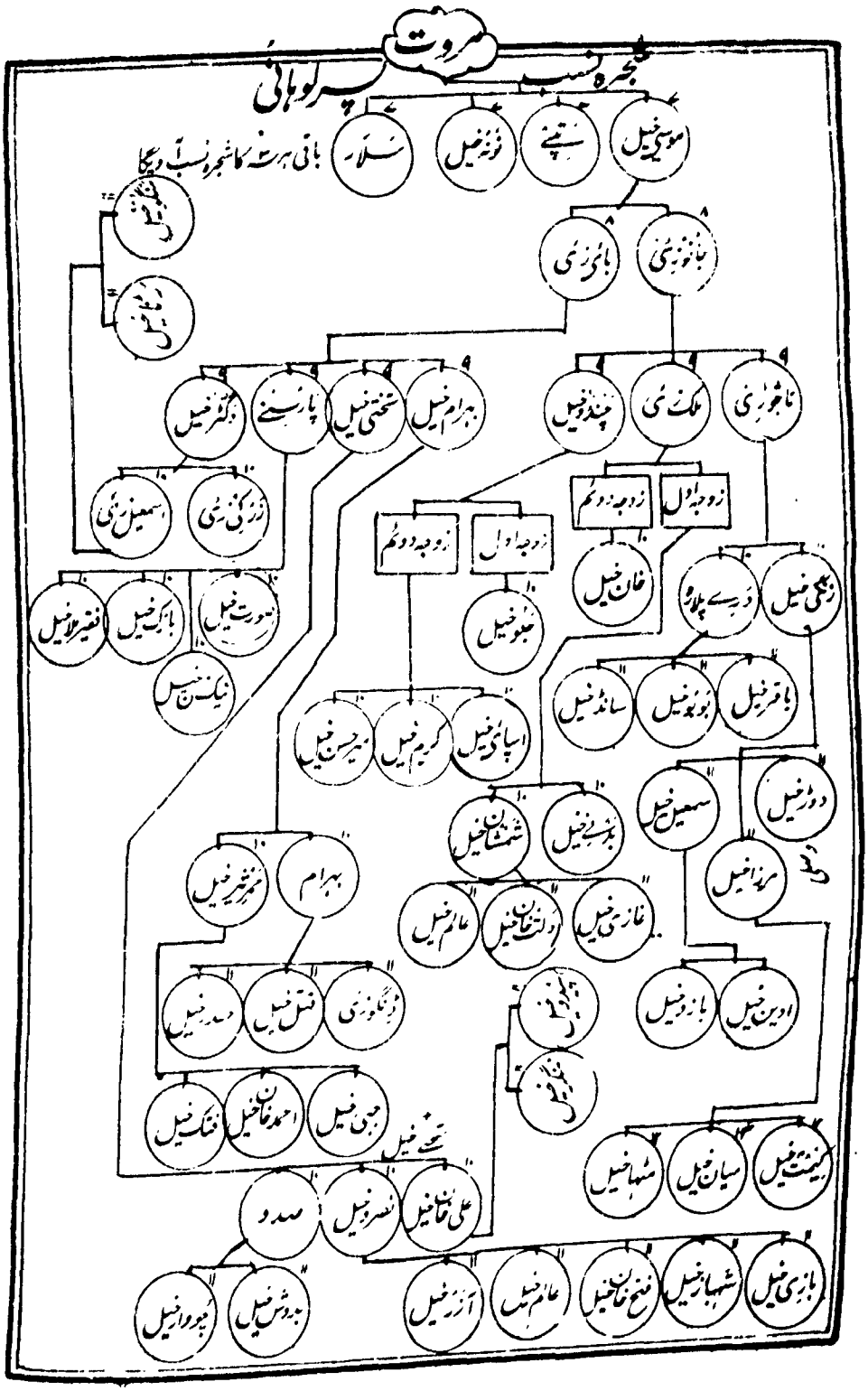

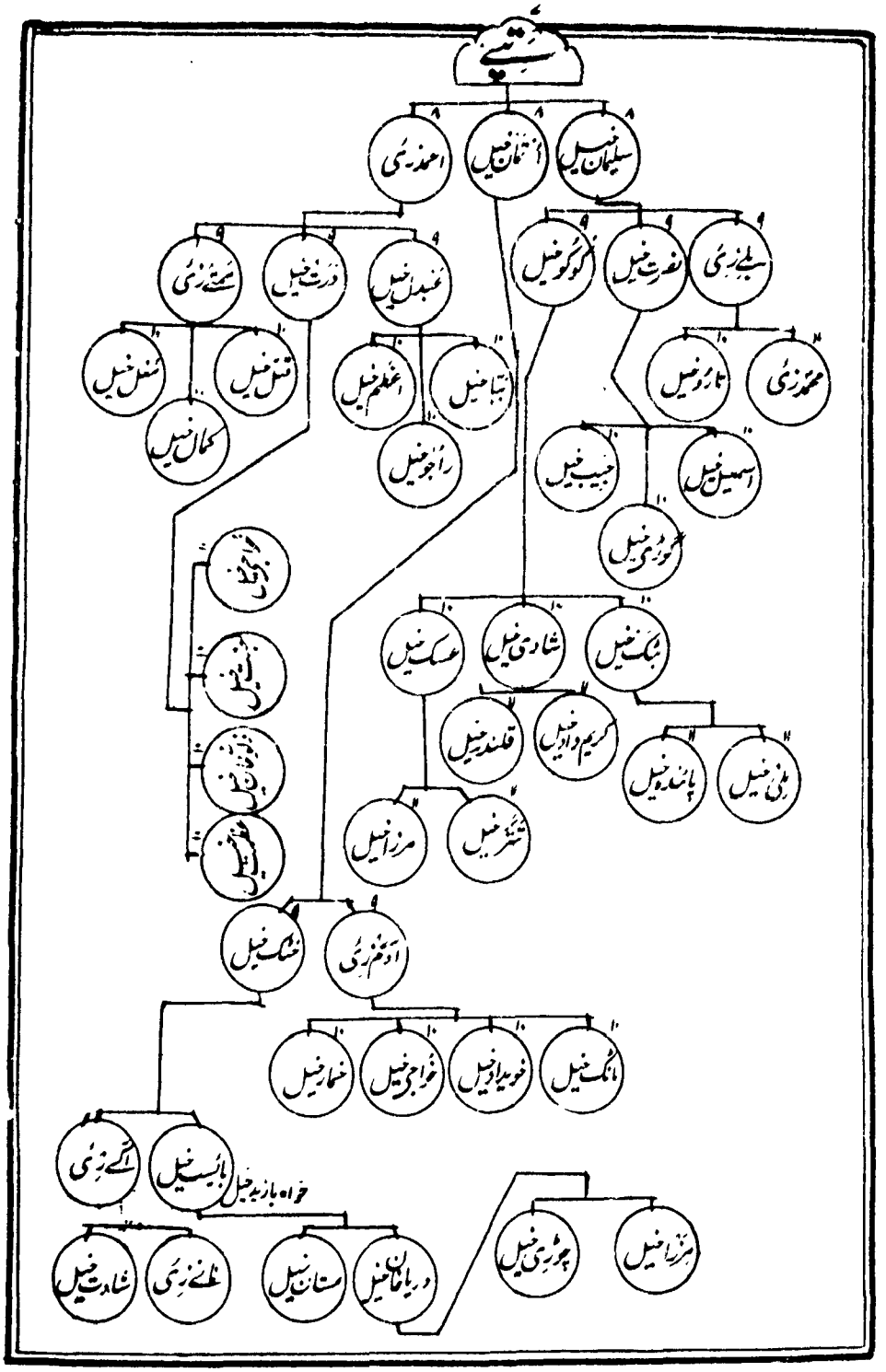

تیے
سلیمان خیل
اُتمان خیل
احمد زئی
بلے زئی
نصرت خیل
کوکو خیل
عبدل خیل
درت خیل
ممتے زئی
محمد زئی
تارو خیل
اسمٰعیل خیل
حبیب خیل
گوڑی خیل
ببا خیل
اعظم خیل
راجو خیل
قتل خیل
مغل خیل
کمال خیل
بٹک خیل
شادی خیل
عسک خیل
کریم داد خیل
قلندر خیل
ملی خیل
پائندہ خیل
تتر خیل
مرزا خیل
آدم زئی
خٹک خیل
مانگ خیل
خویداد خیل
خواجی خیل
خمار خیل
بائیسخیل
آکے زئی
خواہ بازید خیل
دریا خان خیل
مستان خیل
نانے زئی
شادت خیل
مرزا خیل
چوڑی خیل

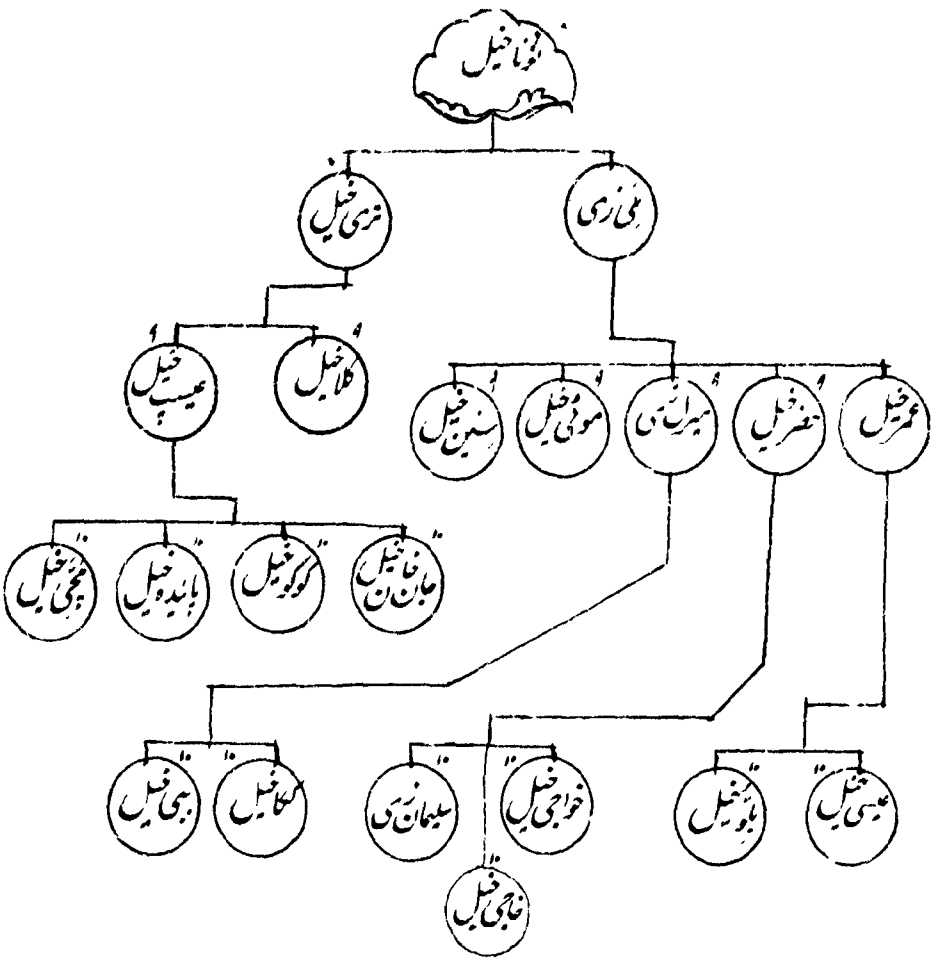
لونا خیل
ملی زی
تری خیل
عمر خیل
خضر خیل
میرل زی
موئی خیل
سنین خیل
کلا خیل
عیسپ خیل
جان خان خیل
کوکو خیل
پائیده خیل
مچی خیل
عیسی خیل
بلو خیل
خواجی خیل
سلیمان زی
خاجی خیل
کلا خیل
ببی خیل

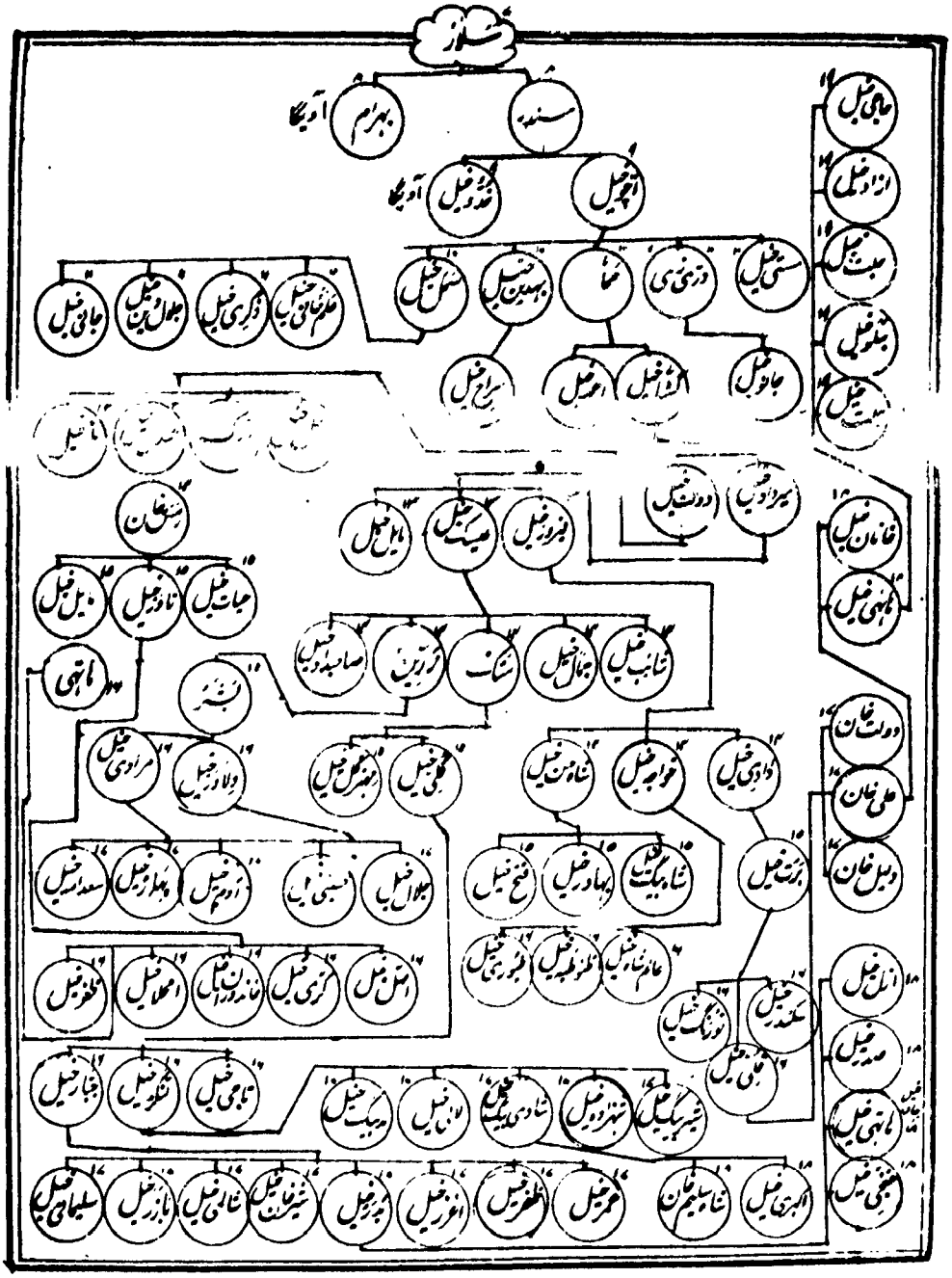
سلار
مسند
بهرام
آویگا
آچو خیل
خدو خیل
آویگا
مستی خیل
دری زی
حما
بهدین خیل
سمل خیل
علم خانی خیل
ذکری خیل
جلال دین خیل
جانی خیل
جانو خیل
کشا خیل
اعمو خیل
سراج خیل
میرداد خیل
دولت خیل
فیروز خیل
عیسک خیل
مایل خیل
حیات خیل
نادر خیل
مایل خیل
شایب خیل
جمال خیل
مشک
زرین
صاحبداد خیل
بشر
مرادی خیل
دلاور خیل
گلی خیل
مهر گل خیل
شاه حسن خیل
خواجه خیل
دادی خیل
برت خیل
شاه بیگ خیل
بهادر خیل
فتح خیل
جلال خیل
حسینی خیل
آدم خیل
بهلوان خیل
سعدالله خیل
عالم شاه خیل
ظهوری خیل
اصل خیل
کری خیل
خاندوران خیل
امحلا خیل
ظفر خیل
سکندر خیل
نورنگ خیل
علی خیل
شیر بیگ خیل
شهزاده خیل
شادی بیگ خیل
لالی خیل
مدبیگ خیل
تاجی خیل
لنگر خیل
جبار خیل
اکبری خیل
شاه سلیم خان
عمر خیل
ظفر خیل
اغرز خیل
بدر خیل
شیر خان خیل
شالی خیل
بازر خیل
سلیمانی خیل
حاجی خیل
آزاد خیل
حبت خیل
بتلو خیل
خانان خیل
ماهی خیل
دولت خان
علی خان
دلیل خان
ازل خیل
صدر خیل
ماهی خیل
فنجی خیل

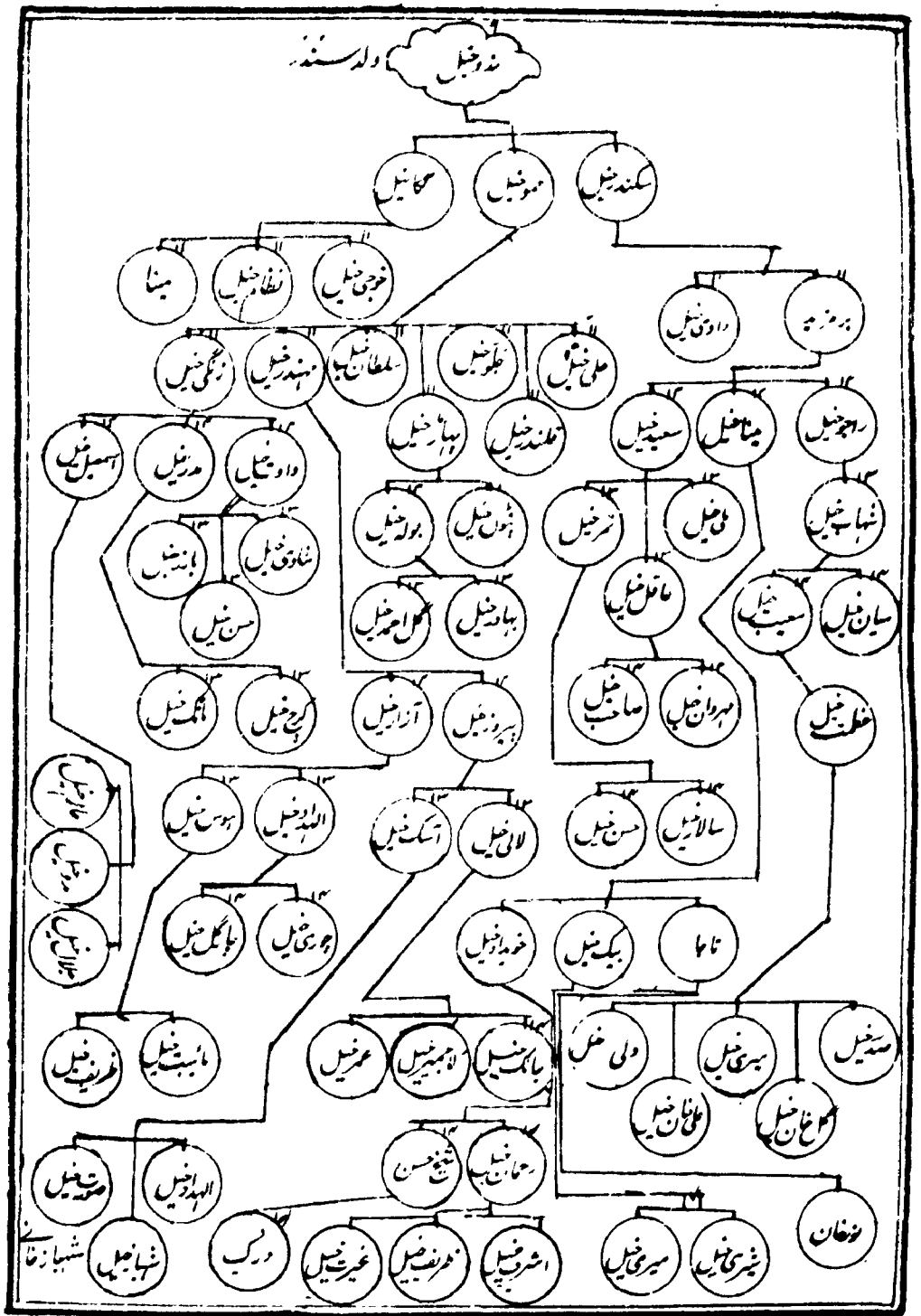

یادداشت

اچو خیل۔ وخدو خیل پسران سندر کے ساتھ دولت شاہ خیل ملجانے سے ہر سہ کی اولاد کو مجبا دری پلاری کہتے ہیں +

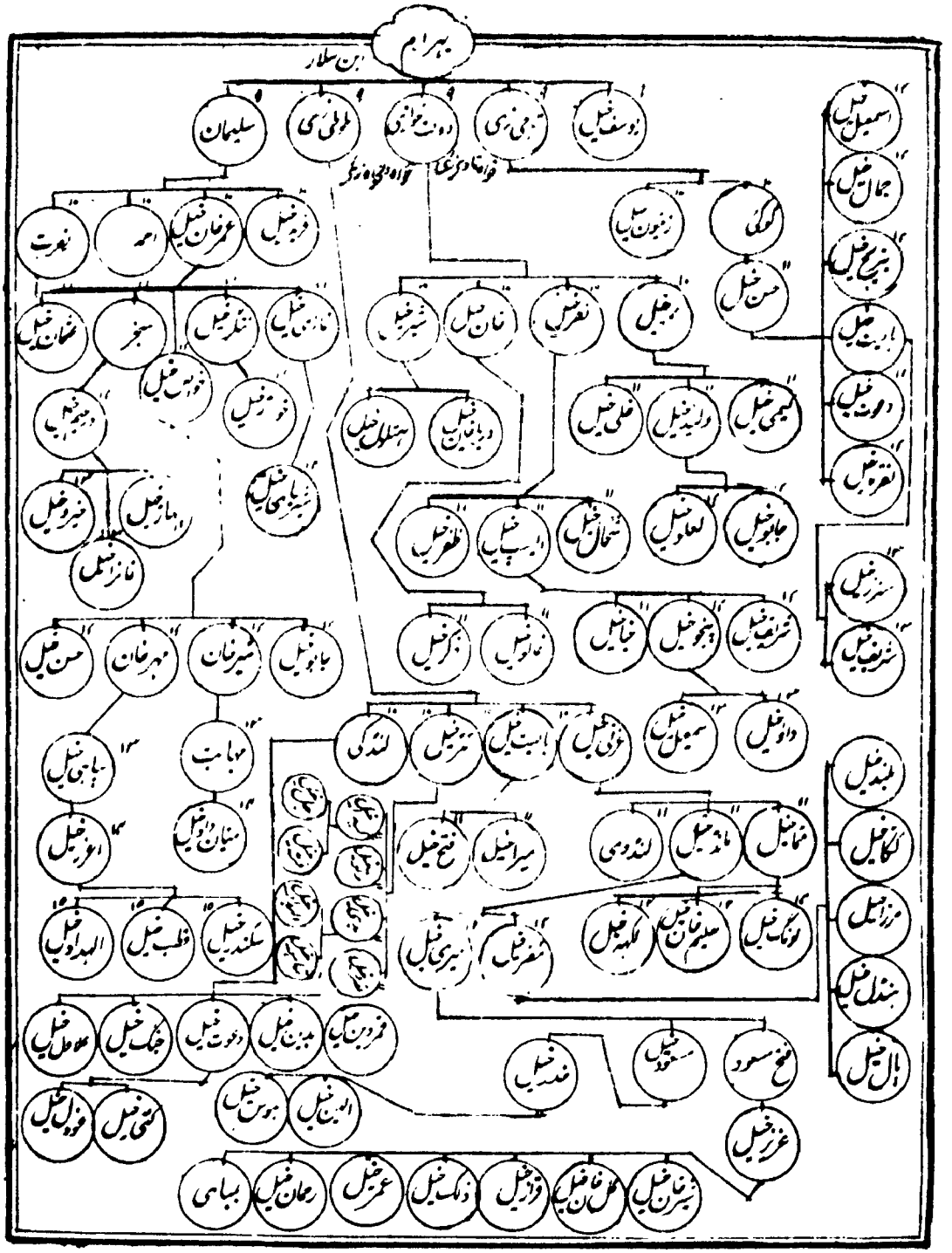
بهرام
ابن سلار
سلیمان
یوسف خیل
عمر خان خیل
احمد
نصرت
سنجر
عثمان خیل
خیرو خیل
جابو خیل
مهر خان
حسن خیل
مهابت
میاں داد خیل
اعزز خیل
سکندر خیل
قطب خیل
الهداد خیل
لنڈکی
میرا خیل
فتح خیل
لنڈوی
لونگ خیل
سلیم خان خیل
لکهه خیل
میری خیل
فتح مسعود
مسعود خیل
خدر خیل
عزیز خیل
شیر خان خیل
گل خان خیل
قراز خیل
ذلک خیل
عمر خیل
رحمان خیل
بمبای
اسمعیل خیل
جمال خیل
بندل خیل
بال خیل

ذکر اون شاخونکا جنکی نسبت اختلاف قومیت واقع ہی اور داخل شجرہ نسب مروت مین

قوم ملا خیل متفرق اکثر دیہات مروت مین چند چند خانجات آباد ہے اس قوم کو فقیر کہتے ہین اولاد مسمی ملا عثمان کی بعضی اوسکو قوم بہٹی سے اور بعضی شیخ سی نسبت دیتی ہین مگر مروتونمین مخلوط ہے کہ صحیح تمیز نہین ہوسکتی ؛

دوسری شاخ ممر خیل

ملحق یہ قوم بہرام خیل اصلی مروت نہین ہے مگر بسبب نوغ اور خرچ کے بہرام خیلونسی حصہ پایا اور ایسی وصل ہوگئی کہ مشہور عام مروت سی ہے

شاخ ملک زی

نسل موسی خیل مروت کو بعضی لوگ قوم نیازی سی بتلاتے ہین مگر تحقیقات سی یہہ روایت غلط معلوم ہوی ملک زی از اولاد جانوزی صحیح مروت ہی ؛

شاخ مرزا خیل

ملکان والی وال کی نسبت بعضی لوگ کہتے ہین کہ نسل قوم خٹک سی ہے الا یہہ بات صحیح نہین اور اصل یہہ شاخ نسل اتمان خیل مروت ہے انکے ایک مورث کا نام خٹک تہا اس سبب سے لوگ اونکو ناحق قوم خٹک بناتی ہین ؛

فرقہ منگو خیل

شاخ دگر خیل نسل بائی زی موسی خیل کو بعضی آدمی نیازی بتلاتی ہین مگر بغیر کسی دلیل کامل کے غالباً یہہ فرقہ مروت ہی

شاخ خان خیل

ملحق یہ قوم دولت خوازی بہرام کی یہہ روایت ہے کہ مسمی خان جسکی نام سے یہہ شاخ نامزد بہ خان خیل ہے اپنی بیوہ والدہ کی ساتہہ علاقہ خسور سے آکر قوم دولت خوازی مین خلط ہوا قومیت مین خیسور ہے مگر حصہ پایا ؛

ذکر اون اقوام کا جو علاوہ قوم مروت سی اس علاقہ مین آباد ہین اور ملکیت زمین رکہتی ہین ؛

قوم گور کی از اولاد شیخ شاہ محمد روحانی سید ہین اور لوگونمین عزت رکہتی ہین اہل علاقہ اونکو متبرک سمجہتی ہین اور اکثر پیشہ زمینداری کرتے ہین ؛

قوم مچن خیل

اولاد خاکو شاخ نیازی سے ہے اونکی مورث کا نام اصلی ابتدا مین کوئی اور تہا ایکروز بحالت شکار بسبب شوق پروردگار
قریہ مین آکر تیز چکر مارتا ہوا بیابان کیطرف روانہ ہوا باقی افغانون نے دیکہہ کر بسبب تیز پہرنیکے مچن کا لقب دیا مچن بزبان
پشتو آسیا دستی یعنے چکی کو کہتی ہین ہوس روز سے وہ مورث انکا مشہور بہ شیخ مچن ہوا جسکی نسل کو مجمعا مچن خیل کہتے
ہین اس خاندان کو لوگ متبرک سمجہکر عزت کرتے ہین عہد افغانی مین لوٹ مار اور حال مین سرقہ وغیرہ کی دست اندازی انکی
گہرونمین کوئی نہین کرتا اور خطرناک اوقات مین انکے گہر لوگونکا محافظ خانہ ہوتا ہے اس فرقہ کی اکثر آدمیونکا چال چلن
نیک ہی شیخ مچن کے دو فرزند تہی کرسی نامہ انکا نیازی کے خاندان مین اپنی موقع پر درج کیا گیا ہے اس قوم کی آدمی
گرچہ متفرق جگہہ آباد ہین جیسا کہ علاقہ بنون مین منجا خیل مگر زیادہ گروہ انکا موضع ٹہٹی مچن خیل رود کرم سے جانب
شمال قصبہ لکی سے چار میل کے فاصلہ پر آباد ہے اور اس موقع پر خاص اسکا ذکر مطلوب تہا اور یہہ قوم باقی قوم نیازی
کی ساتہہ شامل آکر اس علاقہ مین آباد ہوی جب سرہنگ عیسی خیل موشانی کی شاخونکو قوم مروت نے
اس ملک سی بیدخل کیا تب یہہ فرقہ بسبب فقیری اور متبرک سمجہی جانیکے مروتون سے محفوظ رہکر بدستور سکونت پذیر رہا

نسل دولت شاہ معروف اباشہید

قوم سوری دلو خیل زیران اباخیل وش خیل یہہ پانچ فرقہ اولاد دولت شاہ معروف
اباشہید ذات سید ہے قبر انکے مورث کی متصل ڈیرہ اسمعیل خان بہ کنارہ غربی دریای سندہ موجود ہی اباشہید کی
اولاد نے اپنی جد کی لحاظ سے اور نفع و نقصان مین شامل ہونیکی باعث سی قوم مروت اولاد سندر سے حصہ پایا اور
اونکی الحاق کے سبب سی اولاد سندر جو خدو خیل اور اجو خیل ہین باشمال اونکی دری پلاری کہتی ہین
معنی دری پلاری کا تین باپ سی مراد ہے ایک خدو خیل دوسرا اجو خیل تیسرا دولت شاہ اب یہہ
قوم دری پلاری ہین ایسی خلط ہی کہ سب کوئی اونکو مروت سمجہتا ہے اور انکی راہ و رسم پوشش سب مطابق مروتونکے
ہے اور اپنی آپ کو مروت کہلاتی ہین ؛

شاخہای نیازی

فرقہ کونڈی دبای وحیدران قوم نیازی سی ہین ان حادثات بیدخلی اپنی قوم کے وقتمین کسیطرح اونسی علیحدہ ہوکر

اس نواح مین کمہی سوائے کندی کے باقی دو فرقہ کے لوگ بہت قلیل اور متفرق اس علاقہ مین ہین کوندی ضلع بیرسیہ
حدمین آباد ہین ۔

ہندکی

قوم اوان اور کہوکہر اور گورر بہت کم متفرق اس علاقہ مین پیشہ زراعت کا رکھتی ہین اور پیشہ ور لوگ رنگسم بانہ
انبلگر وغیرہ اطراف جنوبی و مشرقی سے آکر آباد ہوئی ۔

ہندو

برہمن پانچ گہر کتہری دو گہر اور ویش دکھنی و اوتراہی ہر دو قریب ایکہزار گہر متفرق اس علاقہ مین اور اکثر قصبہ لکی اور مہاخیل مین
آباد ہین اور ملکیت اراضی بیع و ہبہ کے ذریعہ سے حاصل کی اونکی آمد کا حال ویسا ہی ہے جیسا کہ نوگمہ اہل ہنود کی نسبت لکھا گیا ۔

حال ملکان

ابتدا مین مغل و دیگر شاخہای لوحانی قوم مروت مین ہی یہ اچھا دستور رہتا کہ کل قوم مین ایکشخص بنام ستر ملک یعنی ملک ملکان ہوتا
تہا اوسکی ماتحت ہر شعبہ مین ملکان رہتے تہے ضرورت کے وقت دس بڑے ملک کے پاس بطور معرکہ سب ملک جمع ہوکر جو مشورہ قرار پاتا
تہا اوسکی تعمیل انفاق سے کیجاتی تہی زیادہ تر یہہی باعث تعویت اس قوم کا تہا بوقت مقابلہ قوم غلجی اور فتح تاک و قبضہ ملک مروت
پہہی دستور رہا ملکان کلان کو بصلاح ملکان شاخ وار انتیار رہتا کہ جس مخالف قوم سے ضرورت جنگ دیکہتی اوس سے سب قوم کو
لڑاوی اور اپنی قوم مین گناہ کی بدلہ مجرم سے ناغہ یا جرمانہ لیوے یا جو سزا بتجویز معرکہ مناسب ہو اوسکو دیوی تقریباً سو برس کا عرصہ ہوا
اوس سبب سے جو ذیل مین حال عداوت کوندی داری باہمی قوم لکہا گیا انفاق بگرنگی جاتا رہا اور کل قوم مروت مین دو جنبہ یعنی
کوندی داری ہوگئی اور ہر ایک کوندی نے اپنا اپنا ملک کلان مقرر کر لیا فی الحال عبدالصمد خان میگوخیل کا نبیا خان ہیر خان ایک
کوندی کا اور اسلام خان عیسک خیل دوسری کوندی کا ملک کلان مقرر ہے اور باقی ہر شاخ و شعبہ مین اپنا اپنا ملک جو سرکار
کی جانب سے بعہدہ نمبرداری مقرر ہے کام دیتا ہے خاندان ملکان معتبر اس قوم کا مفصل ذکر شامل حال دیگر رسمیان اس ضلع کی اس حصہ
ضلیات مین لکہا گیا ہے جو معتبر ملک ہین اونکو انعام سالانہ جسکو براۃ کہتے ہین سرکار سے معاف ملتا ہی اس باب کی آخیر مین فہرست
براۃ خوران درج ہے جسمین نام اور تعداد تپہ وار معلوم ہوگی ۔

حال نفاق باہمی قوم و ابتدای ایجاد ہر دو کوندی یعنی جنبہ

وہ بی انفاقی جس نے اس قوم کو دو گروہ مین منقسم کر کے ایک دوسرے کا دشمن بنایا تخمیناً ۹۰ برس کے عرصہ سے بعد نمودار ہوئی قبل اوسکی بہ تقاضای حسد پاہمی ہر ہر قوم کی برتری باہمی دل سے نہین دیکہتے تہے مگر ظاہر دشمنی سے پرہیز تہا بسبب نہ ہونی کسی

انین کے آخر یہہ پرہیز ٹوٹا اور ہر ایک قوم کلان و تپہ مین علیحدہ علیحدہ ملکان کو حوصلہ حصول دستار ملکائی کلان پیدا ہوا اور
واسطی اس مطلب کے ہر ایک شاخ اپنی اپنی گوندی اور جنبہ بنانیکی خواہش کرکے ترغیب دی سب سے پہلی سلار خان ولد میا داد خان اپنی شجاعت
وجمعیت پر نازان ہوکر واسطی وصولی اوس رقم کے جسکو سکندر خان اعزز خیل نے جو خاندان خانان قدیم مروت سی تہا بطور
دہرتہہ بازار لکی مروت پر بنام نہاد لونگی ملکائی مقرر کری ہوئی تہی معہ حشری قوم خود بطور خانہ بدوش روانہ ہوا صدر خان عیسک
خیل و قوم سکندر خیل جنکی تپہ مین قصبہ لکی واقعہ تہا سلار خان سی مقابلہ آرا ہوی بمقام نہارہ متصل موضع دلو خیل سخت لڑائی ہوئی جسمین
سلار خان دعویدار ملکی معہ عظمت خان و غنی خان برادران خود و پنجاہ کس ہمراہان دیگر کے مقتول ہوا اوسکی بعد گلرنگ خان والد
سلیم خان میاندا خیل سلار اپنے رشتہ دار کی جگہہ ملک بنا یہہ شخص اپنی قوم مین مشہور دلاور تہا اوسنے بمقام کرک اور لتمیز
خنکو نسی جا لڑائی کری اوسکا دوسرا ہمسر تپہ طوطی زی مین گلان خان تتر خیل جو دعویدار دستار ملکی تہا اوسکو گلرنگ نے
خار چشم سمجہکر بدین تہمت کہ بوقت فراہمی حشری غوند وجہت مقابلہ خنکان اوسنی سستی کری ناحق قتل کردیا اوسکی قتل ہونے
ہی المر خان عیسک خیل مورث ارسلا خان کا بدعوی قصاص گلا خان گلرنگ پر لشکر لایا دوسری طرف سی بیگو خان جد عبد الصمد
خان بیگو خیل گلرنگ کا معاون بنا اوسدن سی کل قوم دو گرہ ہوگئی اور ایک دوسری کی ایسی دشمن خونخوار ہوئے کہ اون
خانگی فسادونمین اچہی اچہے معتبر ملک اور صدہا جوان ماری گئے انتہائے عملداری سکہان تک حرص حصول ملکی و برتری
نی کئی خاندانونکو ویران کیا اسکی لڑائیونکی تشریح لکہنی کیواسطی دفتر چاہئی ہر تپہ و ہر قوم مین دو گوندی ہین کل علاقہ
مروت مین کوئی ایسا موضع خیال مین نہین آتا کہ جسمین دو جنبہ نہون اور سلسلہ گوندیداری کا ایسا مضبوط ہے کہ بشرط
وقوع کسی معاملہ باہمی کے اوسکی خوشی اور غمی کا اثر دیہ بدیہ اپنی اپنی گوندیکو پہونچتا ہے سلطنت انگریزی کی انتظام نے
اونکی کشت و خون کو مسدود کردیا مگر ہر ایک گوندی کے دلونمین اسقدر عناد بہرا ہوا ہے کہ اگر کوئی موقع دیکہین تو اپنے
دشمن گندی کی ممتاز آدمیونکا خون جگر پیوین مروتونکی دشمنی ظاہرا ہوتی ہے پوشیدہ بطور منافقان زبان اور
دل دو رنگ نہین رکہتی مکروہ ظاہر دشمنی ایسی سخت ضد اور جہل سے بہری ہوئی ہوتی ہے کہ آپسمین ملکان گوندی دار
گفتگو تک نہین کرتے دور کی رشتہ داران عداوت دار کی غمی و شادی مین شامل ہوتا تو مطلق درکنار رہا اپنی
بہائی سے اگر عداوت ہوجاوی تو اوسکا جنازہ کیا مزار تک بہی نہین جاتے جسکی نظیر زمانہ حال مین پردل خان
برادر عبد الصمد خان بیگو خیل مرحوم وغیرہ سے حاصل ہے عبد الصمد خان بیگو خیل کی گوندی کو پئین یعنے سفید
گوندی اور ارسلا خان عیسک خیل کے جنبہ کو نور یعنے سیاہ گوندی کہتی کا صرف یہی سبب ہی کہ علاقہ بنون مین

سپین گوندی عبدالصمد خان کیطرف کی خیرخواہ اور طور گوندی ارسلا خان کی جنبہ دارونکی ہوا خواہ تہی اونکے
باعث سی اونمین بہی خالی نام کا اثر ہوا ورنہ کچہہ اور فرق سفید و سیاہ کا نہین جب انصاف چہوڑکر گوندی داری
پسند کرتے ہین تو دونو گروہ کو شور سمجہنا چاہیے فی الحال گوندیدارونکا صرف یہہ کام ہے کہ اپنے جنبہ دار
کی فایدہ کیواسطی سرکاری کچہریونمین گواہی یا منصفی کے ذریعہ سے رعایت کرنی یا رسوخ معتبری کی باعث
حاکم کا موقع دیکہکر ظاہر خواہ اشارتاً سفارش کرنے سو اس سقم کو ناچیز کرنیکے واسطی عالمان سرکاری کی
بیدار مغزی اور واقف کاری مطلوب ہے ؛

حال دشمنی و دوستی قوم مروت ہمراہ دیگر اقوام

جس ابتدا سی حال معلوم ہوسکا اوسوقت سی پہلا دشمن اس قوم کا فرقہ سلیمانخیل غلجی تہی جنکا ذکر مہند مین ہوچکا ہے ازان بعد قوم
مسعود وزیری کی ساتہہ اونکی دشمنی ہوی اب تک اوسکا اثر دلونمین یاد ہے پہر قوم دولت خیل شاخ لوحانی سے تنازعہ
تکرار ملک سخت گشت خون ہوی مگر اب شاخ کنی خیل کی ساتہہ اونکی صفائی ہے گو نواب شہنواز خان رئیس ٹاک
کی ساتہہ ایک گوندی کی زیادہ رغبت اور دوسری کی کم ہے قوم گنڈاپور اور خیسور ہمسایگان جنوبی سی انکی چند دفعہ
میدان پڑی کبہی غالب کبہی مغلوب ہوتی رہے ایکدفعہ مروت کی سوارون نے بمقام ٹکواڑہ جا تہلکہ ڈالا قوم نیازی
سی اونکی پورانہ دشمنی ہے خصوص فرقہ عیسی خیل بسبب شمولیت سوانہ مشرقی ہمیشہ اونسی لڑتی رہی مسمی
بیگو خان مشہور ملک دری پلارہ کا عیسی خیلون کی لڑائی مین مارا گیا اور اب تک عناد باقی ہے قوم
خٹک نفرلی گوڈی خیل وغیرہ کے ساتہہ بتنازعہ تکرار تہل شمالی مروت زیر دامن کوہ خٹکان اس قوم کے
بہت سخت محاربی ہوتے رہے مشہور لڑائی اول مقام کرک والی تہی جسمین مروت بنقصان کثیر پس پا ہوے
دوسری دفعہ بسرکردگی گلرنگ خان پہر لشکر کرکے خٹکون کو ہٹا دیا اور موضع لتمیز جلا دیا غرض کہ خٹک
اونکی شمالی ہمسایہ قوی دشمن انکے ہوی اگر پابندی انتظام سرکاری محافظ نہ ہوتی تو اب بہی حد معتدل سے پانو
باہر رکہنی کی دریغ نہ تہی قوم بنوچی کے ساتہہ خفیف تکرار فرقہ دولت خوزی کا ہوا تہا مگر سخت دشمنی نہین قوم
وزیری شاخ اتمان زی سے فرقہ بکاخیل و جانی خیل سے تکرار ملک سرحد غربی علاقہ مروت بمقام
کلخیر اس قوم نے بسرداری گلرنگ خان و بایزید خان وغیرہ ملکان خوب لڑائی کری لشکر وزیری پس پا ہوا

بعد ازان شاخ احمد زی وزیر نے جسکا سرگروہ سوہان خان ملک تہا بہ کہمک طبور گنڈی مروت بہمراہی جندر خان
آدم زی دار سلا خان غزنی خیل لشکر کثیر جمع کرکے بمقام لکیمورت قوم دری پلارہ پر حملہ کیا دوسری جانب سے
عبد الصمد خان بیگو خیل و دیوانہ خان سکندر خیل نے اپنی قوم کی دلاوری سے باوجود قلت کثیر گروہ وزیران کو بعد
مقابلہ شکست دی اس بیان مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ اس قوم نے باوجود چارونطرف دشمن لوگونکی اپنے
ملک مقبوضہ کی حدود کو جہان تک ہوسکا بنوک شمشیر فراخ کیا لاریب یہہ قوم دلاور جنگجوئی انکا طریق لڑائی مردانہ
وار سامنی میدانی ہے اور اکثر لڑائی دست بدستی شمشیرونسی کرتے ہین عہد افغانی مین بہی اس سبب سے
اس قوم کی نیکنامی مشہور تہی کہ غنیم پر غالب ہوکر اوسکی نابالغ بچہ گان اور عورات کو قتل یا کسیطرح کا ضرر نہین پہونچاتے
تہی اور نیز دغا دہی یا بیخبری سے مارنا زبون سمجہہ کر کم مروج تہا کل قوم مروت سی عہد افغانی مین فرقہ موسی خیل
اور شاخ ممہ خیل دولت خوازی ترکتازی اور تاخت و غارتگری مین شہرہ آفاق تہے ؛

اسلحہ

سواران مروت تلوار ڈہال و نیزہ رکہتی تہے اور پیادگان شمشیر و سپر اور تیر کمان بندوق وغیرہ اسلحہ آتش بار اس
قوم مین بہت کم ہین یہان تک کہ فی صدی مردان بالغ پیچہی پانچ بندوقسی بہی کم ہونگی مگر تیر انکا بسبب تنومندی
اپنا کام پورہ کرتا تہا اب بسبب عدم ضرورت اسلحہ رکہنی کی اجازت بدون حصول حکم خاص مجسٹریٹ ضلع نہین ہے
اور اس قوم کو بہی شوق کم ہوگئی ہے

پاداش جرائم

قتل جو سواے لڑائی عام کی ہو عہد افغانی مین اوسکا بدلہ قتل تہا اگر دست رس قصاص کیطرح نہو تب صلح اسطرح
ممکن تہی کہ فقیر اور علما اقربا قاتل کو ہمراہ لیکر بطور جبر کہ وارثان مقتول کے پاس جاتی تہے بشرط قبول صلح دو عورت یا
سفید پارچہ نمین بلا رسوم شادی بطور دنی خون بہا مین وارثان مقتول لیکر رضامند ہوتی تہے اگر مدعیان خاندان
اور قوم مین مدعا علیہم پر غالب یا زبردست ہوی تو بجاے دو زنان کے قاتل کے خاندان سے زیادہ چند عورات
بالغ خواہ نابالغ وارثان مقتول کے لیجاتی تہے آیندہ اونکی رحم و مرضی پر منحصر تہا خواہ زیادہ رکہے یا کم علاوہ اوسکے
بعضی لوگ اپنی ناموری بتلانیکیواسطی صلح قتل کیوقت قاتل سے لاس وزری لیتی تہے لفظ لاس وزری سے

بڑبان پشتو خود یہہ مراد ہے کہ ایک دو مرد معتبر ازاقربا قاتل معہ اہل عیال مقتول کے وارثان کا ہمسایہ بمعنی عزت ہوکر اونکا نوین تب تک آبادین جب تک وہ رخصت نکرین خواہ تمام عمر تک کہین فی الحال اس پورانہ دشمنو کا نام و نشان بھی نہین ہے اور جرایم قتل عمد بہت کم واقع ہوتی ہین البتہ معتبر ملکان کو اپنی خصیدہ دشمن اور حاسد نکا خطرہ رہتا ہے ؛

چوری کی

جرایم گرچہ عہد افغانی مین اس قوم سے آشکارا بذریعہ غارتگری و سرقہ بالجبر بال مخالفان اکثر سرزد ہوتی تھے مگر اب بہت کم آدمی اس قوم کے ایسی جرایم کے مرتکب ہوتی ہین سرقہ شتران چروای لوگونکی رازداری سے البتہ ہوتا ہے ؛

بھگالیجانا عورات کا

یہہ قوم اس جرم کو برابر گناہ قتل سمجھکر عہد افغانی مین اوس عورت اور مرد مفرور کو جب ماتہہ پہونچ قتل کردیتی تھے اگر مدعا علیہ صلح چاہی اور مدعی قبول کرے تب دو یا چند عورات باکرہ شرم مین برسفید پارچات بلا رسوم شادی مدعیلو دیکر رفع نکرار کرتا تہا اور یہہ امر علاوہ منکوحہ عورت کی منسوبہ اور بیوہ سے بھی متعلق تہی حالمین بھی بعضی جگہہ اسمطابق صلح کرلیتی مین بیوہ اور نا منکوحہ عورت کی فعل مختاری اونکو پسند ناگوار ہے اگر بیوہ عورات بدون مرضی اپنی وارثان شوہری کے دوسرا خاوند کرین تو اپنی ناک عزت بھکر نالش کرتے ہین ؛

رواج ناطہ

نسبت بانگنی کو زبان خود کو ژدہ کہتے ہین جسکا طریق یہہ ہے کہ باپ یا بھائی مرد نسبت خواہ کا معہ ایک دو براسی والدین دختر کے گھر جاتا ہے اگر اسمین قرابت یا رشتہ داری ہوئی تو صرف ایک زیور یلو رشتانی والدین دختر کو دیکر اور دعا خیر عہد ناطہ ہوکر قند سیاہ تقسیم کیا جاتا ہے اگر رشتہ سابقہ کچہہ نہو تب والدین دختر با ستثنای معزز خاندانونکی وارثان مرد سے زر نقد معاوضہ ناطہ مین لاکھ سے لیکر دو سو تک لیتی ہین اور بعضی دفعہ بسبب زیادتی حسن دختر اس سے بھی زیادہ لیا جاتا ہے بنملہ جملہ ان روپیہ کی چار پانچ روپیہ بنام نونگی والد مرد کو اور عار روپیہ ہمراہی براسی کو اور ایک دو بلغ واسطے شیرینی طفلان واپس دیتی ہین اور براسی اپنی وغیرہ کے ماتہہ پر مہندی لگاکر اس سودہ یعنی ماتہہ سرخ کرتے ہین اور اوسپر رنگ ڈالا جاتا ہے یہہ رسوم ہوکر باپ مرد واپس آتا ہے جب اپنی گھر مین پہونچا تو دختران دیہہ اوسکے گھر جمع ہوکر مسندری گاتی ہین اور اونکو شیرینی تقسیم کیجاتی ہے بعد اون رسوم کی ہرگز کوئی عہد شکنی نہین پہر سکتا اگر عہد شکنی کری تو شرم یعنی ہرجانہ اوسپر لازم آتا ہے ؛

طریق بیاہ

جب خواہش شادی کی ہوی تو پسر والونکی جانب سی واسطی تعین یوم شادی اور مقرری خشی کی دو کس اقربا والدین دختر کے
پہر جاتی ہین اور خشی اوسکو کہتی ہین جو اجناس و اشیا خرچ شادی والدین پسر وارثان دختر کو دیا کرتی ہین مثلاً اسقدر گندم اتنی گوسفند
و گاو و روغن یا کچہہ نقد جو کچہہ حیثیت جانبین مقرر ہوتا ہے اشخاص وکیل واپس آکر اشیا معینہ اونکے گہر پہونچاتی ہین جب غلہ پہونچا
تو وہ گانو مین خانہ بخانہ واسطی سائیدگی آرد چکیونپر معرفت ذوم کی تقسیم کیا جاتا ہے اور پہونچنی اشیا مقررہ خشی تا روز شادی
وہ دختر منسوبہ اپنی گانونسی باہر مع سہیلیون اور ہمزولیون کے دن بہر رہا کرتی ہے اور رات کو واپس آتی ہے جب چند ایام
مین غلہ سائید ہوکر آرد جمع ہوا تب بفور پہونچنی پیغام اوسکے دوسرے روز اوس لڑکا کو دولہہ بناکر ورا یعنی برات جسمین مرد
عورات مخلوط ہوتی ہین کوئی پیدل کوئی شترون پر قلیل گہوڑونپر سوار ہوکر روانہ ہوتی ہین جب موضع مقصودہ مین پہونچے
تو اوس گانونکی نوخیز جوان اہل برات سی دو تین روپیہ نذرانہ مانگتی ہین جب تک نہ دیوین تب تک برات کو دختر منسوبہ کی گہر
جانی نہین دیتے اس خندہ بازی کے تکرار مین کبہی کبہی باہم مشت گریبان اور زد و کوب تک بہی نوبت پہونچتی ہے
جب نذرانہ طلبیدہ ادا ہو تو صلح ہو جاتی ہے جو روز برات پہونچنی کا ہوتا ہے اوس سے پہلی روز وہ دختر منسوبہ اپنی سر کی بال
مضبوط گوندوا کر باہر جاتی ہے اور باقی ہمزولیان اوسکی ہتدی بال سر کہولنی کا ارادہ کرتی ہین اور وہ نہین کہولنی دیتی
ور آگی آگے وہ دختر منسوبہ اور اوسکی تعاقب دیگر دختران گانون سے باہر دوڑی پہرتی ہین بعد بہت دوڑ کی اوسکو
سہیلیان پکڑکر بال سر کہولتی ہین اور وہ دختر باواز بلند کوک مارکر روتی ہے ایک روز دورہ مین یہہ حال بچشم خود دیکہہ کر بعد
دریافت تعجب ہوا بعد انجام اس رسم عجیب کی اوسکو گہر لاکر بعد صفائی بدن دولہن بنائی جاتی ہے اور دوسرے روز
والدین دختر حسب مقدور رواج جسمین اکثر یہہ چیزین ہوتی ہین کل اپنی دختر کے مادہ گاو یا شتر مادہ گون یعنی چہٹ اور بوری
بالین اور چہارپائی و لحاف اور چند برتن مسی علاوہ اوسکے وہ روپیہ جو بروز ناطہ لئی تہے اوسکے زیورات بناکر ایک ایک شمار
کرکے دیتا ہے اور والد دختر کا بہ آواز بلند سب اہل برات کو سناکر کہتا ہے کہ ان زیورات اور اشیای سے سوای میری دختر کی
اور کسیکی غرض نہین ہے جب یہہ ہو چکا تو برات رخصت ہوتی ہے اور دولہن کو اسپ یا شتر پر سوار کرکے ہمراہ لیجاتی
ہین مگر خسر کے گہر تب تک وہ عروس قدم نہین رکہتی جب تک اوسکو والدین شوہر کیطرف سی شتر یا گاو یا مرکب خر حسب مقدور
نہ دیا جاوے جب اونہون نی زبان سے دینا قبول کیا تب وہ شوہر کے گہر داخل ہوتی ہے اور نکاح شوہر کی گہر پڑہا جاتا ہے

واضح ہے کہ ایسی آدمی اکثر ہین جو روپیہ خود ہضم کرکے ہمراہ دختر کچہہ قلیل جزو دیدیا۔ سالم یا اوس سے بہی زیادہ مابت کا زیور معزز معتبر خاندان اپنے حیا کیواسطی دیتے ہین مگر عموماً نہین دیتے ؛

پردہ داری

عورات کا رواج مروت مین مطلق نہین ہے گو تلکان کی مستورات باہر کم پہرتی ہین

رواج غمی

جب کوئی شخص فوت ہوجاوے تو حسب مقدور وارثان اوسکے شتر یا مادہ گاو یا اراضی یا نقد اسقاط مین اپنے امام وغیرہ کو دیتے ہین اجماع عام عالمان نہین کرتے اور نیز خیرات کہانہ کہلانی کی نہین ہوتی مگر پہلے روز متوفی کے گہر تہوڑا سا حلوا واسطی تقسیم طفلان پکاتے ہین اور خاندان ماتم زدہ کیواسطے گانونکے لوگ پہلی دن گوسفند ذبح کرکے روٹی کہلاتی ہین تاکہ اونکو غم کی حالت مین آپ تردد نہ کرنا پڑے اور جب دور کی رہنے والی رشتہ دار یا دوست فاتحہ کیواسطے آوین اور بسبب دوری فاصلہ رات تک واپس گہر پہونچنا اونکا ممکن نہو تو اپنی ہمراہ گوسفند لاتے ہین اور وہ توشہ آوردہ ذبح کرکے رات کو کہلایا جاتا ہے اور صبح اپنی روٹی دیکر رخصت کرتی ہین ایسی حالت مین لکڑی گہاس جو کچہہ صرف ہو وہ سکتا ہے دیہہ مفت دیتی ہین قبر کا کہودنا و دیگر امورات ضروری اپنے ذمہ بلا اخذ اجرت لازم سمجہتی ہین ؛

قاعدہ تقسیم

میراث عموماً یہہ ہی کہ وارثان نرینہ بموجب حصص شرعی آپسمین تقسیم کرلیتی ہین الا اگر وارثان قسم ذوالفرایض و عصبات دوری ذوالارحام کو مطلق استحقاق حصہ پانی کا نہین ہوتا اور نیز برخلاف حکم شرعی یہہ رواج ہے کہ عورات حقدار کو بہی کسیطرح جایداد منقولہ خصوص غیر منقولہ سے حصہ شرعی نہ ملیگا الا جب تک بیوہ اپنے شوہر متوفی کے حقمین اوسکی گہر بیٹہی رہے تب تک وہ کل جایداد پر بطور گذارہ قابض رہے گی مگر اوسکو بیع یا انتقال بطور دیگر کا کچہہ اختیار بدون صلاح وارثان نرینہ نہین ہوگا بعد وفات یا دیگر شوہر کرجانی اوس بیوہ کی پہر وہ میراث باہم وارثان نرینہ منقسم ہوگی بصورتیکہ والدین بدون اولاد پسری ایک یا چند دختران ناکتخدا کو چہوڑکر مرجاوین تو تا شادی اپنی والدین کی میراث پر اونہین اختیار محدودہ سی جتنی بیوہ کو تہی قبضہ رکہنی کی مستحق ہین بعد اخراجات ضروری شادی اور نکاح ہوجانی دختران کے وارثان نرینہ جایداد بانٹ لیوینگی ؛

خوراک

اس قوم کے آدمی تابستان مین نان گندم اور زمستان مین باجرہ کہاتی ہین متوسط اور ادنی درجہ کی وہ لوگ جنکے علاقہ مین پیداوار نخود ہوتی ہے آرد گندم کی ساتہہ نصف آرد نخود واسطی کفائیت کی ملاکر نان پکاتی ہین اونکی اپنے علاقہ کی پیداوار خوراک وطن سے بہت زیادہ بہرتی ہے اگرچہ روزمرہ کی معمولی خوراک انکی عموماً ویسی ہی سادہ ہی الا —

مہمان نوازی مین جہان تک ہوسکی دریغ نہین کرتے طریق مہمانی یہہ ہے کہ اگر مہمان روشناس معتبر یا اپنا گوندی دار ہووے تو اونکی واسطی گوسفند ذبح کرکے اور گندم کی پتلی اور بہت چوڑی چپاتی جو پتہر کی تیل پر پکائی جاتی ہے طیار کرکے ایک شانگ کلان مین اون چپاتیونکی ٹکڑے کرکی اوپر سے نرم گوشت اور شوربا ڈالا جاتا ہے وہ باریک چپاتی اوسمین نہایت ملایم اور نرم ہوجاتی ہے اوپر اوسکے دم گوسفند کی چربی جسپر گہاس لپیٹ کر پکاتی ہین رکہی جاتی ہے اور اوس شانگ کی گرد آٹہہ یا زیادہ مہمان جسقدر کہ ہاتہہ ڈالنی کی گنجایش ہو بیٹہہ کر اوس مالیدہ کو چربی سی ملاکر کہاتے ہین اور سب کہانون سے اونکو پسند ہوتا ہے عورات مروت چوڑی اور پتلی چپاتی پکاتی مین مشہور ہوتی ہین اگر مہمان تہوڑے ہون یا توفیق گوسفند کی نہو تو ایک یا چند مرغ خانگی ذبح کرکے اونکا اسقدر افراط سی شوربا بنایا جاتا ہے کہ جسمین سب مہمانونکی چپاتیان تر ہوسکین اہل دول میزبان قدرمند مہمانونکی واسطی سوای اوسکے پولاؤ اور گوشت اچہی قسم کا بہی پکا سکتی ہین شیرین کہانون مین سوای حلوا کے عام لوگونمین **گوڑوہی** زیادہ مستعمل ہے گوڑوہی کی ترکیب یہہ ہے کہ قند سیاہ کا شربت بہت جوش دیکر بعد پکانیکے شانگ مین چہانا جاتا ہے اور اوسکی بیچ چربی گوسفند کڑچہہ آہنی مین مثل روغن زرد گرم کرکے ڈالتی ہین اور اوسپر سے ویشلی یعنی پتلے آرد کی باریک بوٹی بوٹی ٹکڑے کرکے اور اوسمین کوٹ کر نوش جان فرماتے ہین دسمبر سنہ ۱۸۶۳ع مین بشمولیت صاحب ڈپٹی کمشنر مین نے اون کی مہمانی بچشم خود دیکہی اور جو مہمان عام کسی ملک وغیرہ کے متعلق نہ سمجہی جاوین یا بطور مسافرانہ وارد ہون تو اونکی مہمانداری اسطرح ہوتی ہے کہ سکنای دیہہ سی مسجد یا چوک مین ایک شخص آواز کرتا ہے کہ آج اسقدر مہمان آے ہین حاضرین مین سی کوئی دو کوئی ایک اپنی ذمہ کرکے سب تقسیم کرلیتے ہین اور اپنے گہرونسی کہانا لاکر کہلاتی ہین غرض کہ بہوکہا نہین چہوڑتے ؛

تنگی آب

اگرچہ کہانیکیواسطی غلہ علاقہ مروت مین کثرت سی پیدا ہوتا ہے مگر پینی کے لئی سوای اون دیہات کی جو رود کمیلہ یا کرم یا سنگر کے کنارہ آباد ہین باقی علاقہ مروت مین پانیکی نہایت تکلیف اور تنگی ہے بعضی دیہات کی لوگ دس دس بارہ بارہ میل کے فاصلہ سی رود کمیلہ پر پانی لینی کیواسطی آتے ہین بہم پہونچانا پانی کا ذمہ عورات کی ہے جو مرکبان خر پر مشکین چرمی لاد کر لاتی ہین اس ضرورت کیواسطی ہر گہر مین دو یا زیادہ مرکب رکہتی ہین پانی بہرنیکا دستور یہہ ہے کہ بوقت صبح اگر زیادہ فاصلہ ہوا یا موسم گرما مین سحر گہی کو گانو کی عورت اپنی اپنے مرکبون پر مشکین رکہہ کر دو یا چند گروہ مین دس دس بلکہ پچاس تک بہی شامل ہو کر پانی کیطرف روانہ ہوتی ہین اگر کوئی مرد ساتہہ ہوا جو عموما بڑے گروہ کی ساتہہ ایک دو ہوا کرتی ہین تو جملہ کا مرکبان اوسکی آگے دیکر ذرہ فاصلہ پر پیشتر جاتا ہے اور جوان عورات باہم شامل ہو کر سندری کاتی جاتی ہین اور کہیلتی کودتی پانی تک پہونچتی ہین وہان ہر ایک اپنی اپنے مرکبان کی مشکین پر از آب کر کے بمدد یکدگر گدہون پر لاد کر پہر قافلہ واپس ہوتا ہے اس ہنسی خوشی کے سبب سی اونکو یہہ محنت شاقہ سخت نہین معلوم ہوتی مگر بیچاری عمر رسیدہ اور بچہ دار عورات اس مشقت مین قابل رحم ہوتی ہین خصوص موسم گرما جب شدید دہوپ مین تپی ہوی ریگ کی اوپر پا برہنہ مرکب کو ہانکتی جاتی ہین غرض پانی کی یہان تک قلت ہے اکثر جگہہ تیمم سی نماز ادا کیجاتی ہے اور پارچا کی شستشو اسی سبب سی بہت کم ہے جو رود کمیلہ کے گہاٹون پر خصوص قصبہ لکی کے پاس صبح کیوقت دس بجی تک پانی بہرنے کی بہت بہیڑ رہتی ہے اور ہر طرف گدہون کا گلہ نظر آتا ہے

پوشاک

مین اکثر موٹا کپڑا سوت کا پہنا جاتا ہے بعضی تمول ملک لٹہہ اور خاسہ کا ایک جوڑا پارچات کچہری مین آنے کیواسطی تیار رکہتی ہین طرز جامہ مردانہ یہہ ہے کہ سر پر چہوٹی دستار بعضی لوگ اور خصوص ملک سفید رنگ کی اور باقی اکثر سرخ رنگ عنابی اور عام لوگ نیلہ رنگ باندہتی ہین اور چادر یعنی راد سفید یا نیلی قمیص

بطور خلفہ فراخ اور لنبا تا بہ ساق سفید ہوتا ہے ازار مین لنگ نیلی یا سفید باندہنی کی عادات عام ہے مگر منتخب
ملک بجای لنگ کی شلوار کہیرہ دار رکہتی ہین اور کاشتکار و محنتی لوگ بجای ان پارچات کے اون سفید یا شتران
کی اون سے ایک موٹی کمل بنوا کر نصف کی لونگ باندہتی ہین اور دوسرا نصف پلہ اولٹ کر گردن کی جگہہ بطور
چاک ہوتا ہے وہ گلی مین مثل کفنی کی پہن لیتی ہین اور آستین کی جگہہ برہنہ رہتی ہے یعنی ایک کمل سے تمام
بدن اپنا ڈہکتی ہین اور پارچات زنانہ یہہ ہین کہ سر پر موٹے کپڑا کی سرخ یا سیاہ نیلی چادر اور چین دار کورتہ
لمبا اکثراً سرخ برنگ رودنگ یا سیاہ اور شلوار موٹی سوسی نیلہ رنگ سفید خط والی بلا ابریشم ہوتی ہے
اوپر سے کہیرہ دار اور پہونچہ چوڑی دار نا کتخدا عورات کا کورتہ بلا چین ہوتا ہے اپنی ملکی پیداوار کپاس بہت
کم ہوتی ہے موٹا کپڑا خرید کر پہنتے ہین +

طرز وضع اور طینت

مروت کی لوگ قوی ہیکل لنبا قد گندم رنگ فراخ پیشانی بیضاوی چہرہ بیدامی چشم مضبوط جوان ہوتے ہین
دروغ گو کم مگر گوندی کیواسطے کہتی ہین کینہ ور اور حاسد بہی ہین محنت کش اور متحمل صابر قانع بے علم
مستعد اور چالاک سادہ لوح یہہ سب صفتین انمین پائی جاتی ہین یہہ لوگ بیان کرتے ہین کہ پانی رود
گمیلہ نہایت خوشگوار اور ہاضم باعث تندرستی اور تنومندی ہے اور یہہ قول انکا قرین قیاس ہے +

پیشہ

قدیم اس قوم کا پیوندگری اور سوداگری بہی تہا الا جب سی اس علاقہ مین قرار گزین ہوی صرف پیشہ
زمینداری و کاشتکاری رکہتے ہین اور اپنی کسب مین نہایت محنتی جورکش ہوتے ہین یہانتک کہ خود
ملکان دیہ سوائی چند ملکان کلان کے قلبہ رانی اور نیک معاش زمینداری کے تردد مین مصروف
رہتی ہین الا افسوس کہ بسبب بارانی زمین کے زرخیزی کم ہے +

ذکر مویشی

ہر قسم کے بہایم سے مروت لوگ شتران مادہ بہت رکہتی ہین یہہ انکا پرانہ دستور ہے شتران پر باری اور بیوپاری
کی عادت نہین رکہتی جو نر بچہ شتر پیدا ہوتا ہی جب وہ عمر جوانی کی پہونچا تو پیوندہ وغیرہ لوگون پر فروخت کیا جاتا ہے

اور مادی واسطے بیوپار کے اور افزودی کے رکھی جاتی ہین شتران سرخ کی گلے مین مہار پہرتے ہوی اون کے چراگاہ
مین خصوص دامن کوہ مین بہت دکہائی دیتے ہین علاقہ مروت کی ڈانچیون کی عجیب خاصیت
یہہ ہی کہ اونکے شیر سے مکہن نکلتا ہے اور بجای روغن زرد مستعمل کرتے ہین ناک اوسکا سفید ہوتا ہے اور مزہ بہی
سواے ایک قلیل فرق کے معمولی روغن کے برابر ہوتا ہے لوگ بیان کرتے ہین کہ یہہ خصوصیت صرف چراگاہ
اور کسی خاص قسم نامعلوم گہاس یا بوٹی کیا مینسی ہے کیونکہ اگر اس ملک کی ڈانچی علاقہ مروت سی باہر نکالی جاوی تو وہ
تاثیر باقی نہین رہتی اور اکثر آدمی اس امر کو کسی بزرگ کی دعا سی سمجہتے ہین - مگر یہہ حرف گپ ہے -

نرگاوان قلبہ

بہت اچہی نہین ہوتی میانہ قد ہونے کا سبب عدم موجودگی اچہے سانڈہ کا ہے البتہ بنون کے علاقہ سی بہتر ہوتے
ہین گلہ مادہ گاوان دیکہای دیتی ہین اور اکثر ہا ہندو نکو واسطے چرائی لیجایا کرتے ہین گاومیش بہت نہین ہین مگر
آسودہ گہرون مین ایک یا دو ہوتی ہین اجڑ کر یونکا کم بہیری کے البتہ ہوتی ہین -

اسپان سواری

اس علاقہ مین قابل تعریف پیدا نہین ہوتے چہوٹے قسم کی مادیان اور نالایق سانڈ ونکی نسل کب اچہی ہوتے
ہین اس سبب سی یہہ لوگ وزیری گہوڑے پسند کرتے ہین عہد افغانی مین بہ ایام تاخت و غارتگری سوارا ن
مروت نیزہ زنی مین مشہور تہی الاب سواری اور پرورش اچہے اسپان کا شوق نہین ہے ملک لوگ چہوٹے
اور کمزور گہوڑیون پر کارروای کرلیتے ہین بعد بالغی کے فروخت کر نفع اوٹہانیکی عادت اون مین نہین پڑی

دیہات و جای سکنی قوم مروت

زمانہ سابق مین جب اس قوم کو مستقل سکونت حاصل نہین ہوی تہی تب اکثر کثیر دی یعنے کمل کی بنی ہوی مثل
چہولداری خیمہ رکہتی ہے تعریف کثیر دی کی قوم وزیری کے حالات مین مفصل کی گئی ہے جب یہہ قوم عہد افغانی
مین کسی مخالف فرقہ پر غوندو یعنی معہ اہل و عیال اجماع کرکے لشکر کشی کرتے تہے تو کثیر دی کوچ و مقام مین مشغول
ہوتے تہے فی الحال بسبب عدم ضرورت غوندو کثیر دی کی رسم مطلق جاتی رہے کل دیہات مین چہپر کوندر کے
اپنی سکونت کیواسطے بناتے ہین غالبًا اس قوم کا گہر سوای چہپر کے مٹی یا پتہر کا نہین ہوگا چہپر بنانے کیواسطے

کو ندر رود کرم کے کنارہ یا عیسی خیل کیطرف سے خود کاٹ کر لاتے ہین مسجد اور جوک یعنی حجرہ بھی چھپر کے ہوتی ہین
بعض شوقین ملک اپنی چوک کا چھپر موبخ کا بھی بناتے ہین اور یہہ قول اونکا صحیح ہے کہ اوپر کے علاقہ مین بسبب قلت پانی
سوائے چھپر اور کسی طرح کی عمارت بدین کفایت تعمیر نہین کر سکتے گرچہ دیہات مروت کے کوچہ ہا بسبب پڑی رہنے
روڑی وغیرہ کے میلہ رہتی ہین الا ہر کوئی اپنے گھر اور صحن کو خوب صاف رکھتا ہے بہ نسبت بنوچیون کے مروت اپنی گھرونین
صفائی بہت پسند کرتی ہین سوائے اصلی دیہات کی ؛

باہبندی

بمنزلہ ڈبوک اپنی دور کی زمینات کی تردد اور چرائی مویشی و مشتران کیواسطے چراگاہ مین یا اوسکے قریب بنائی
جاتی ہین مالدار اور زمیندار جنکو ضرورت ہو دو گھر رکھتے ہین ایک اصلی موضع مین دوسرا باہبندے مین نام
دیہات اور باہبندون کا قوم کے نام پر ہوتا ہے مثلاً موضع بگو خیل باعیسک خیل وغیرہ علی ہذا القیاس باہبندہ جبار
خیل وغیرہ اصلی کا تو کو میلہ کہتی ہین جو مینہ سے نکلا ہے مینہ بمعنی جاے قسلاق یا سکونتی دائمی ؛

صورت حقیقت دیہات پرگنہ

اس علاقہ مین کل ایکسو چالیس موضع قابل اندراج قسط بندی سے جنمین سے ایکسو موضع بصورت بہیا چارہ اور
دو موضع پتی واری غیر مکمل اور چھتیس موضع نارکی بصورت زمینداری ہین اور ستر دیہات مین دستور ویش
یعنی تقسیم اوپر سرو کی بعد مدت معینہ مروج ہے صورت اول و دوم و سیوم صاف ہی دیہات بصورت
بہیا چارہ مین ہر ایک شریک بقاعدہ رسمی بلا لحاظ حصہ شرعی اپنی بموضہ کا مالک ہے اور پتی داری غیر مکمل مین
کچھ ارامی بموجب حصص شرعی منقسم اور کچھ مشترکہ ہے زمینداری مواضعات صرف پتہ نا مین متعلق اوس
زمین کے ہین جو سرکار سے واسطے آبادی کے شروع عملداری مین عطا ہوئی تھی کاشتکاران سے ہیداوار
لیکر مالک عوض غلہ مالگذاری ادا کرتا ہے سب سے زیادہ ذکر کی لایق ستر دیہات صورت چہارم کی ہین قاعدہ
اوس ویش یعنی تقسیم کا یہہ ہے کہ بعد دس یا پندرہ سال یا زیادہ قدر مدت معینہ کے بشرط رضامندی جملہ شرکا
دیہہ ہر ایک حصہ دار کے خاندان کے آدمی مذکر مونث بالغ نابالغ بلکہ شیر خوارہ بھی شمار کرکے اور بتعداد
نفری کے ڈڈی یعنی حصہ مقرر کرتے ہین جس گھر کے دس آدمی ہوے اوسکو دس ڈڈی اور جسکی دو پانچ

ہوئی اوسکو پانچ ڈڈی علی ہذا القیاس تعداد انسانون پر کمی بیشی حصص ہوکر قبضہ مبدل اور کم وبیش ہوجاتا ہے
تعداد اس معروف ڈڈی کی بحساب کنال یا ایکڑ شمار نہین ہوتی کیونکہ مقدار اس حصہ کا اوپر زیادتی یا کمی انسانونکے
منحصر ہے جب اسطرح تقسیم شروع ہوتی ہے تو سب بہیا چارہ بیٹہہ کر واسطی تقسیم آئندہ میعاد مقرر کرتے ہین کہ اس
قدر سال تک یہہ تقسیم بحال رہے گی بعدش نئی سرے سے پہر انسان شمار ہوکر کمی وبیشی نکالی جاویگی الا تعین اس
میعاد کا صرف برای نام ہوتا ہے جب تک قریب کل کے جملہ شرکا رضامند نہون تب تک باوجود انقضای میعاد
مقررہ تقسیم جدید نہین ہوسکتی رضامندی یا ناراضگی حصہ داران بمبئی اور کمی وبیشی اولاد کی ہے جنکے خاندان مین
بعد تقسیم سابق تولد تناسل کی ترقی ہوئی وہ تو بامید ایزادی حصہ خواہان تقسیم جدید کے ہوتے ہین اور
جن گہرونکی تعداد نفر مین بہ نسبت وقت تقسیم سابق تنزل واقع ہوا یا برابر رہے تو وہ بخوف کمی حصہ مقبوضہ وبیش
جدید سے ناراض ہوتے ہین حقیقت مین یہہ دستور اون لوگونکیواسطی مضر ہے اور ہر ایک حصہ دار اس خیال سے کہ
نہین معلوم تقسیم آئندہ مین قبضہ ٹوٹ کر مجکو کونسی زمین ملیگی ترقی حیثیت وقسم زمین مقبوضہ خود بذریعہ باندہنی
بند وغیرہ نہین کرسکتا اور نیز جب بندوبست باقاعدہ ہوگا تو واسطی حفظ حقوق اُن لوگونکی سرکاری کاغذات مین کچہ
ٹہکانہ نہین رہے گا بدین لحاظ جب میرے پاس اس قسم کی تقسیم جدید کی درخواست گذری تو مینی نامنظور کری اور
کرنیل جان بیجر صاحب کمشنر قسمت کی رائی مین یہہ دستور بہت ناپسند ہی اور حصہ داران مین سے بہی اکثر
لوگ اس دستور کے مخالف ہین بدین نظر اب امید ہے کہ یہہ دیہات بہی بموجب مقبوضہ حال بصورت بہیا چارہ مستقل
ہوجاوینگے ۔

اقسام اراضی زرعی

اس پرگنہ کے تپہ نار اور تہتی مچن خیل وموضع لکی وپہاڑ خیل یہان نہری زمین ہے جو پانی رود کرم سے سیراب
ہوتی ہے باقی زیادہ رقبہ اس پرگنہ کا کل بارانی ہے جسکی دو قسم ہین پہلے جسکو بزبان پشتو اومہ کہتی ہین یعنی کچی یا خام زمین
جس سے مراد ریگدار اور تہل کی زمین ہے دوسری جسکو پشتو مین نجہ بمعنی تختہ زمین کہتی ہین و بزبان اردو و
پنجابی یہہ قسم میٹا بامٹ اراضی ہے پہلے قسم کی ریگستان زمین اکثر تپہ دری پلارہ مین اور دوسرے قسم کی
تپہ بہرام اور تپی موسی خیل مین بسبب نہ ہونے صحیح پیمایش کل دیہات پرگنہ کے ٹہیک تعداد رقبہ کی بیان
نہین کیجا سکتی مگر وہ سراسری واندازی تعداد جو سمت ۱۹۱۱ بکرمی کے بندوبست سراسری مین ملحوظ رکہی گئی

نہی یہی دو لاکہہ ۲۰ ایکڑ مزروعہ اور دو لاکہہ ۲۰ ایکڑ غیر مزروعہ جملہ چار لاکہہ ۴۰ ایکڑ اس اندازہ کو قابل اطمینان نہین سمجہنا چاہیئے خصوص پرگنہ کی چشم دید حال سے غیر مزروعہ کی تعداد زیادہ غلط معلوم ہوتی ہے

پیداوار غلہ وغیرہ زرعی

گندم اور جو بہت اعلی قسم کی زمین قسم اوم مین پیدا ہوتی ہین اور جو باجرہ جوار خورد خربوزہ مونگ موٹہہ اور نہری زمین مین کپاس مکی چاول مگر ناقص نما کو پیاز وغیرہ ترکاری ہر قسم پیدا ہوتی ہے اس پرگنہ کی پیداوار سے زیادہ تر مشہور غلہ گندم اور نخود ہے اور بسبب عمدہ اور وافر ہونیکی ہمیشہ بنون کے بازار مین آکر فروخت ہوتا ہے عیسی خیل اور ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف نخود اور گندم اس علاقہ سے بہت ہو جاتی ہے یہان تک کہ باہر کے بیوپاری عیسی خیل سے کشتیون مین بہر کر بسبیل دریاے سندہ سکہر اور شکارپور تک لیجاتی ہین افسوس کہ زمینداران علاقہ بدون بازار بنون دور کے بیوپار کا شوق نہین رکہتے ورنہ اس غلہ کی فروخت سی حسب خاطر خواہ نفع اوٹہاتے سواے اس دو قسم کے غلہ فصل ربیع مین اور باجرہ خریف مین اور کوئی جنس افراط سے قابل سوداگری پیدا نہین ہوتی گندم اکثر نالیون سے اور باقی سب اجناس موٹہی سے کاشت لیجاتی ہے ؛

کاشتکار

اس پرگنہ مین قریب کل خود مالکان اراضی دست کاشت کرتے ہین الا جنکی زمینات اپنی تردد کے امکان سے زیادہ ہون تو وہ لوگ اور خصوص تپہ نار مین مزارعان سی کاشت کراتے ہین حصہ مزارعانہ و مالکانہ بلحاظ ناقصی و کاملی اراضی چار صورت مختلف کا ہے اول تپہ نار مین تخم کاشتکار ڈالتا ہے اور پیداوار سے نصف مزارعہ و نصف مالک لیتا ہے مال گذاری سرکار ذمہ مالک دوسری بارانی زمین مین تخم اور معاملہ سرکاری ذمہ مالک زمین ہے اور پیداوار سی نصف کاشتکار و نصف حقیت دار تیسرا دستور یہہ ہے کہ تخم کاشتکار کا ہوتا ہے پیداوار سے دو حصہ کاشتکار اور سیوم حصہ مالک لیتا ہے زر مالگذاری بہی دو حصہ ذمہ مزارعہ اور تیسرا حصہ مالک ادا کرتا ہے چہارم بعضے جگہہ ایسا بہی رواج ہے کہ تخم اور معاملہ بذمہ مالک مزارعہ کو پیداوار سے چہارم حصہ ملتا ہے تمیز مزارعان موروثی اور غیر موروثی کی مطلق نہین ہے مالک زمین کو اختیار ہے کہ بعد برداشت فصل مزارعہ کو بیدخل کردے اور بلحاظ رواج قدیمہ کوئی مزارعہ موروثیت کا دعویدار نہین ہوتا بلکہ نام موروثی و غیر موروثی کو بہی نہین جانتے ؛

حال مالگذاری

تحقیقات سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ سب سے پہلے جس حاکم نے قوم مروت سے نام نہاد مال گذاری کچھہ وصول کیا وہ شاہزادہ بہادر شاہ ابن عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ دہلی کا بیٹا تہا باوجود اوسکے ٹھیک تعداد اور مالگذاری کی معلوم نہین ہوئی مگر اوسوقت کی حالات علاقہ پر لحاظ کرنے سے غالب قیاس ہوتا ہے کہ برائے نام کچھہ وصول ہوا ہوگا احمد شاہ ابدالی نے جو کچھہ اپنے عہد سلطنت مین وصول کیا اوس سے اوس بہادر شاہ نے اگر کم نہین تو زیادہ وصول نہین کیا ہوگا ازان بعد احمد شاہ نے دوسو چالیس مہارشتر علاقہ مروت پر بعوض مالگذاری جسکو قلنگ کہتے ہے مقرر کئی جس سال کوئی سردار درانی آیا تو مقدر شتر وصول ہوسکے لیکبا بوقت یورش ہندوستان بجائے چالیس مہارشتران کے دوسو چالیس سوار و واسطے بیجا آوری خدمات علاقہ مروت سے بلا تنخواہ طلب ہوکر ہمرکاب لشکر شاہی رہتی تہے یہہ دستور مالگذاری کا عہد تیمور شاہ زمی تک رہا اوسکے آخیر عہد مین موقوف ہوکر بارہ ہزار نقد معاملہ مقرر ہوا فتح خان بارک زئی نے ایکبار فقہ خود اوس علاقہ مین آکر بعہد سلطنت شاہ زمان چالیس ہزار کے نام پر جو ہوسکا وصول کر لیگیا ازان بعد چند سال کسیکو کچھہ معاملہ نہین دیا جب ابی خان عیسک خیل اور نواب خان بگو خیل کے باہم فساد ہوکر دشمنی ہوئی تب نواز خان معہ گوندی داران خود نواب حافظ احمد خان جد نواب سرفراز خان دیرہ والے کے پاس مدد خواہ گئے ادائے معاملہ قبول کرکے فوج نواب بسرکردگی دیوان مانک رائے و شیر محمد ۱۲۳۴ ہجری مین ہمراہ لیآئے ابی خان نے اپنے جبہ دارونکی شمولیت مین فوج نواب سے مقابلہ کرکے شکست کہائی اور چالیس ہزار معاملہ کل علاقہ مروت پر منظور ہوا نواب کی قسط کو چار سال کامل نہین گذرے تہے کہ سکہون کا الوالعزم مہاراجہ رنجیت سنگہ ماہ مگہر سمت ۱۸۸۸ بکرمی مین اپنی فوج لیکر ملک فتح کرتا ہوا علاقہ لکی مین وارد ہوا اور اوسکے دبادا و نام کے رعب سے بدون چون وچرا کے مطیع ہوگئے اوسنے لاکہہ روپیہ قلنگ ڈالا مگر رعایا اور ملکان کے عرض سے معاملہ مقررہ نواب وصول کرکے باقی اوس سال کا معاف ہوا اور جب جلدی سے زر واجب الطلب وصول ہوگیا تو رنجیت سنگہ نے اپنی پنجابی زبان مین زرخیزی علاقہ لکی کی

اس طرح صفت کری کہ لکی نہین سونے دی چکی ہے بعد واپسی اسکی جو اور سکہہ حاکم آتی رہے
اونکے وقت تعداد معاملہ کی کچھہ معین نہ تہی جہان تک ہاتھہ لگا لیگئے فتح خان توانہ نے بروی
کنکوت چہارم حصہ سرکار پیداوار سے لینا تجویز کیا سنہ ۱۲۱۶ف سے جب سلطنت انگریزی کے شامل
یہہ ملک ہوا تو اول بطور خام تحصیل از روی کنکوت اسطرح بحصال معاملہ ہوتا رہا کہ ساہان
کی معرفت کہڑی فصل کی کنکوت اور پیمایش کرکے پیداوار ہر دو کے کنکوت سے تین حصہ میزاعانہ و مالکانہ چھوڑکر چہارم حصہ حق سرکار
قرار دیا جاتا تہا اور بعضی جگہہ فیصدا اور سیدون سے بجای چہارم ششم حصہ مقرر تہا بقدر
تعداد حصہ سرکار بموجب نرخ علاقہ روپیہ بناکر زمینداران سے وصول کیئے جاتی تہے اوسط آمدنی
بوقت خام تحصیل اس علاقہ کے ایک لاکہہ بیس ہزار سالانہ تہی مگر ابام خام تحصیل مین ساہان کی
بد دیانتی اور نقصان سرکار مشہور ہے خریف سمت ۱۹۰۹ کے ابتدای سے کرنیل جان نکلسن صاحب
ڈپٹی کمشنر نے ساہان کی خرابی دیکہہ کر دستور خام تحصیل سوای چند دیہات کی موقوف
کرکے ایک لاکہہ تیرہ ہزار پانسو چوہتر روپیہ مشخصہ نقدی اس پرگنہ کا مقرر کیا سمت ۱۹۱۰ مین بعد سیاد
انتظام بندوبست اول کپتان نہری کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر نے بعض دیہات مین کمی و بعضی
مین بیشی کرکے ایک لاکہہ بیت وسہ ہزار آٹہہ سو ستاسی جمع مقرر کری اگرچہ اب تک وہی بندوبست
ہے مگر چند دیہات مین بسبب سنگینی جمع تخفیف دی گئی بعد منہای تخفیف فی الحال ایک لاکہہ
اکیس ہزار نو سو پچپن روپیہ مال سرکار اس پرگنہ پر معین ہے ؛

دستور باجہہ مالگذاری

باہم مالکان اس پرگنہ مین مختلف طور پر ہے اکثر دیہات مین جمع سرکاری ہر سال بقدر پیداوار پر
بتقرری ثالثان وشرکایان دیہہ باجہہ کرتے ہین اور ثالث برضامندی کل مالکان مقرر ہوکر بعد پیداوار
فصل ہر ایک شریک کے نام بقدر اندازہ مقرر کرکے محاسب دیہہ کی بندی پر لکہا دیتے ہین اوس
غلہ پر جمع کو پہلا حصہ داران سے وصول کیا جاتا ہے باقی حسبقدر طریق پر باجہہ ہوتا ہے اور نیز

کل حال متعلق مال گذاری صورت دیہات اور نام قوم پرتہ سراسری تپہ وار نقشہ ذیل سے معلوم
ہوگا محاسب دیہہ یعنے پٹواری کو اس پرگنہ کے لوگ دمبیر کہتے ہین جسکی بنیاد دبیر ہے طریق باجہہ
معاملہ اوپر تعداد پیداوار سالانہ انصاف کی مخالف ہے چاہیئے کہ از روے پرتہ قسم وار تعداد مالگذاری
اسامیوار تعین ہوجاوے تاکہ دروغ کی تیاری اور گوندیداری کا خوف کسیکو نہ ہے ؛

○

فہرست تپہ وار تفصیل قوم سکنہ ہر یک پرگنہ تعداد دیہات وخانجات واراضی جمع وغیرہ

○

نقشہ نمبر ایک متذکرہ دفعہ

○

بابت پرگنہ بکیمروت ضلع بنوں

○

| | | |

○

فهرست برات خواران بابت انعام
زمیداره پرگنه لکیمروت ضلع بنون

○

نمبر شمار	نام پتہ	نام موضع	نام برات خوار	تعداد روپیہ برات سالانہ فی کس	تاریخ منظوری معافی برات
۱	دری پلارہ	بیگو خیل	خانیر خان ولد عبد الصمد خان و پردل خان ولد نواز خان قوم بیگو خیل	[illegible] خانیر خان [illegible] پردل خان [illegible]	حسب الحکم گورنمنٹ مورخہ اکتوبر ۱۸۵۹ء بذریعہ چٹھی نمبر ۱۷۳۴ واسطے دوام کی معاف ہے
۲	عمر خیل	پہاڑ خیل	ولی خان و صاحبداد خان قوم میانداد خیل	[illegible]	حکم بشرح ایضاً
۳	تیمور موسی خیل	ڈرکہ سلیمان خیل	محمد یار قوم مرزا خیل و میان خان غزنی خیل و تیمور شاہ بلبل زئی و عالم خان سلیم خیل	[illegible] محمد یار [illegible] میان خان [illegible] تیمور شاہ [illegible] عالم خان [illegible]	ایضاً
۴	ایضاً	احمد زئی	رحمت شاہ قوم درت خیل و نظام الدین چندیکل خان بیا خیل و قطب کمال خیل و خان بیگ و سراب خان قتال خیل و بچہ کن مغل خیل	[illegible] رحمت شاہ [illegible] نظام الدین [illegible] نجمل خان [illegible] قطب [illegible] خان بیگ [illegible] سراب [illegible] بچہ کن [illegible]	ایضاً
۵	ایضاً	وائی	طور خان قوم بابت خیل و محبت قوم اکی زئی	[illegible] طور خان [illegible] محبت خان [illegible]	ایضاً
۶	ایضاً	آدم زئی	سمند خان و رضا خان قوم مانک خیل و مدک خواجی خیل	[illegible] سمند خان [illegible] رضا خان [illegible] مدک [illegible]	ایضاً

نمبر شمار	نام قبیلہ	نام موضع	نام برات خوار	تعداد روپیہ برات سالیانہ جاگیر	تاریخ منظوری برات
۷	موسیٰ خیل	کشمیر	مش خان قوم ملک زی	۵۰	حکم بشرح نمبر ۱
۸	ایضاً	گردیز	اکبر خان قوم نجمی خیل و دلدار فتح خان جنبل	۵۰ اکبر خان ۵۰ دلدار ۵۰	ایضاً
۹	ایضاً	براہیم خیل	شاہجہان و قائم خان قتل خیل و گلباز و میرباز ممیرزخیل	۱۵۰ شاہجہان ۵۰ قائم خان ۵۰ گلباز ۵۰ میرباز ۵۰	
۱۰	ایضاً	ملی زی	سلیم خان و مہتر یوسف قوم عمر خیل و ہیبت و براہیم خان و دولک و حکومت قوم میرل زی و بہادر و سرفراز خان و سلیم خان ثانی و ولی قوم خضر خیل	۱۵۰ سلیم خان ۱۰ مہتر یوسف ۱۰ ہیبت ۱۰ براہیم خان ۱۰ دولک ۱۰ حکومت ۱۰ بہادر ۱۰ سرفراز خان ۱۰ سلیم خان ۱۰	ایضاً
۱۱	ایضاً	تیری خیل	الہداد خان قوم عیسیٰ خیل و بہواری و قوم کلہ خیل الو	۱۵۰ الہداد خان ۵۰ بہواری ۵۰ الو ۵۰	ایضاً

نمبر شمار	نام تپہ	نام موضع	نام برات خوار	تعداد روپیہ برات سالیانہ فی نہ کس	تاریخ منظوری مطلقی برات
۱۲	ایضاً	تاجوڑی	عمر و پہلوان و سرمست خان و موترا قوم زنگی خیل و میر عالم و امیرا قوم دری پلارہ	للعہ عمر سے ۸ر پہلوان سے ۴ر سرمست خان سے ۴ موترا سے میر عالم سے امیرا ولد کلان سے	ایضاً
			میزان تپہ موسی خیل	[illegible]	
			میزان کل برات ملکان پرگنہ لکی مروت	۱۰۰۰	
			نوٹ		
			علاوہ اسکی ملک ارسلا خوان عیسک خیل کو بالعوض مبلغ ۱۰۰ برات کی موضع لنڈیواہ جاگیر مین عطا ہوا اور مذکور کی جمع مبلغ ۱۰۰ مقرر تہے اس حساب سی مبلغ سہ ماصہ روپیہ معہ جاگیر برات اس پرگنہ کا ہے فقط		

باب سیوم

ذکر پرگنہ عیسی خیل و اقوام سکنہ پرگنہ مذکور

یہہ علاقہ اس ضلع کے سب پرگنون سے چھوٹا ہی اور اسمین قوم عیسی خیل اور سلطان خیل سرمنگ و موسانی شاخ ہا نیازی ولد لودی آباد ہین حال اصلیت و شجرہ نسب نیازی ولودی کا اس کتاب کے دوسرے حصہ کے تیسرے باب مین درج ہے ابتدا مین قوم نیازی بعلاقہ شلگر نواح غزنین مین آباد تھے قوم آنڈر وغیرہ غلزائی کے غلبہ سی خانہ کوچ ہوکر کوہ سلیمان کے مشرقی دامن علاقہ تانک مین آکر فروکش ہوئے بسبب کمی تعداد اوسوقت قوم غلزائی سی قابل مقابلہ نہ تھی اور اوس زمانہ مین پیشہ انکا پوندہ گری اور سوداگری کا اکثر تھا اور زمینداری بہت قلیل اوسی عہد مین جب ۹۵۵ھ کو بہلول لودی تخت نشین ہندوستان ہوا اور اوسنے اپنی تقویت کی واسطے ملک افغانستان یا روہ سی اپنی قوم وغیرہ افغان لوگ جہت نوکری اور بہرتی فوج طلب کیئے اور ایک عام فرمان واسطے آبادی افغانان بملک ہندوستان جاری کیا تب قوم نیازی سے بہی اکثر لوگ ہندوستان مین جاکر نوکر شاہی ہوئے اونکی اولاد مین سے حبیب خان نیازی اور عیسی خان نیازی جسکی اولاد مشہور بہ عیسی خیل ہے بہمد سلطنت شیر شاہ سور لودی اپنی لیاقت سی عہدہ امارت تک پہونچے اور اس قدر رسوخ پیدا کیا کہ بہیت خان - اعظم ہمایون کا خطاب پاکر پنجاب کا صوبہ بنا اور عیسی خان شیر خاص دربار شاہی کا تہا تا وقتیکہ اپنی شامت اعمال سے باغی ہوکر سلیم شاہ سی بمقام انبالہ مقابلہ آرا ہوئے اور جیساکہ

بغاوت کا نتیجہ ہی شکست فاش کہاکر قوم نیازی ہیبت خان اور عیسی خان کے زیر لواء خراب
خستہ بہاگ کر بمقام دہن کوٹ جو دریائی سندہ کی مغربی کنارہ پر کالہ باغ سی تخمیناً ڈیڑہ میل شمال
مائل شرق کو واقع تہا پناہ گزین ہوی اس پورانی شہر کے کہنڈرات منہدمہ کہ نشان کچہہ اب بہی موجود
ہین ۹۵۴ ہجری کو قوم اویس سروانی نے جو فوج شاہی کی سرداری مین نیازیان مفرور کے قلع و قمع
کے واسطے آیا تہا اول دفعہ عیسی خان اور ہیبت خان کی دلاوری سی پس پا ہوا مگر دفعہ ثانی تازہ فوج
لیکر اونکو دہن کوٹ سی نکال دیا اور عیسی خان و ہیبت خان معہ اپنی ہمراہیون کے راولپنڈی کی شمالی
پہاڑون مین قوم گہکڑ مین جا پناہ لی الا لشکر شاہی نے اونکا تعاقب وہان تک بہی نہ چہوڑا دو سال تک
گہکڑ اپنی دامن گرفتون کے تنگ پر فوج سلطانی سے لڑتے رہی مگر جب وہ بہی مغلوب ہوئی تب نیازی
ملک کشمیر کی طرف ملجا ڈہونڈنے کی واسطے روانہ ہوی حاکم کشمیر نے اونکو مغضوب شاہی سمجہکر روکا
سخت لڑائی ہوئی عیسی خان اور ہیبت خان معہ اپنے چند فرزند اور بہائیون کے ماری گئے جنکی سر بیرحمی
اور ناخدا ترسی کے ساتہہ کاٹ کر معہ قیدیان سلیم شاہ کی حضور بہیجے گئی اور اوس بی رحم بادشاہ نی مستورات
خانان نیازی مقتول کے ساتہہ اس قدر سختیان ناجائز کین کہ جنکی لکہنے کو ہمین چاہتا اس دار و گیر سے جو نیازی
بچ رہی تہے وہ بمقام ٹانک اپنی قوم سے جا شامل ہوئی چند سال کے بعد وہان سے بسبب غلبہ قوم لوہانی شاخ نیازی
اوٹہہ کر علاقہ دامان مشہور حال مروت مین جہان اب قوم مروت آباد ہی فروکش ہوئی اور تخمیناً تیس برس اس
تہل پر آباد رہی متصل موضع پہار خیل رود کورم اور نالہ کمیلہ کے مابین نیازیون کا بڑا گانو واقع تہا اور مسمی ندی
سرہنگ اوس وقت انکا سرگروہ مالدار مشہور تہا قوم نیازی نی فرقہ مہیار کو تقسیم ملک مقبوضہ سے حصہ ندیا اور
مہیار ناراض ہوکر مروت شاخ لوہانی کے پاس مدد خواہ گیا اس عذر سے مروتون نے نیازیون پر یورش کری
اور بہت سی فسادون کے بعد جنکا مختصر ذکر علاقہ مروت کی حال مین لکہا گیا ہی مروتون نی جنکو نیازیون کو مجبور کرکے
بیدخل کیا اور علاقہ تہل موسوم حال مروت پر خود قابض ہوگئی اور نیازی درہ تنگ سی نکل کر متفرق آباد ہوے
ہر دو کنارہ مشرقی و مغربی دریا سندہ کی کالا باغ سی اٹک پنیالہ تک طولاً اور کوہ خٹکان کے مشرقی دامن سے
دریا سندہ کی پار موچہہ اور میانوالی کی پری تک عرضاً قبضہ کرلیا اور اس ملک کو نیازی کا ملک مشہور کیا

پرگنہ عیسی خیل - جسکا یہہ ذکر ہی قوم عیسی خیل اور مشانی اور سلطان خیل النسل سرہنگ نیازیون سے آباد ہے
کہ اونکا شجرہ نسب ذیل مین درج کیا جاتا ہی اور جب یہہ قوم اس علاقہ پر قابض ہوئی تو اوس سے پہلے ایک
فرقہ موسوم بہ بلہیم یہان آباد تہا جنکو نیازیون نے نکال دیا اور اب اونکا نام نشان بہی اس علاقہ مین
نہین رہا باوجود بہت تلاش کے ٹہیک تاریخ قبضہ نیازی ملک مقبوضہ حال پر نہین ملتی مگر اون وسایل سے
کہ جن سے تاریخ کی مطابقت قریب صحت کی ہو سکتی ہے ثابت ہوتا ہی کہ عرصہ تخمیناً دو سو سترہ برس سے نیازی
اس ملک پر قابض ہوئی کیونکہ ۹۵۵ھ ہجری مین جسکو آجتک تین سو چھتیس برس ہوئی عیسی خان اور ہیبت خان
خانان نیازی سلیم شاہ سے باغی ہوئی اور چھ برس بغاوت اور مفروری مین گذار کر مقتول ہوی بعد
اونکے پس ماندگان علاقہ تانک مین چند سال اپنی قوم کے ساتھہ شامل آباد رہے اور پہر قریب تین برس کے
علاقہ تہل مروت مین سکونت پذیر ہوی سو اس حساب سے یہہ اندازہ مدت قبضہ قریب صحت کی معلوم ہوتا ہی +

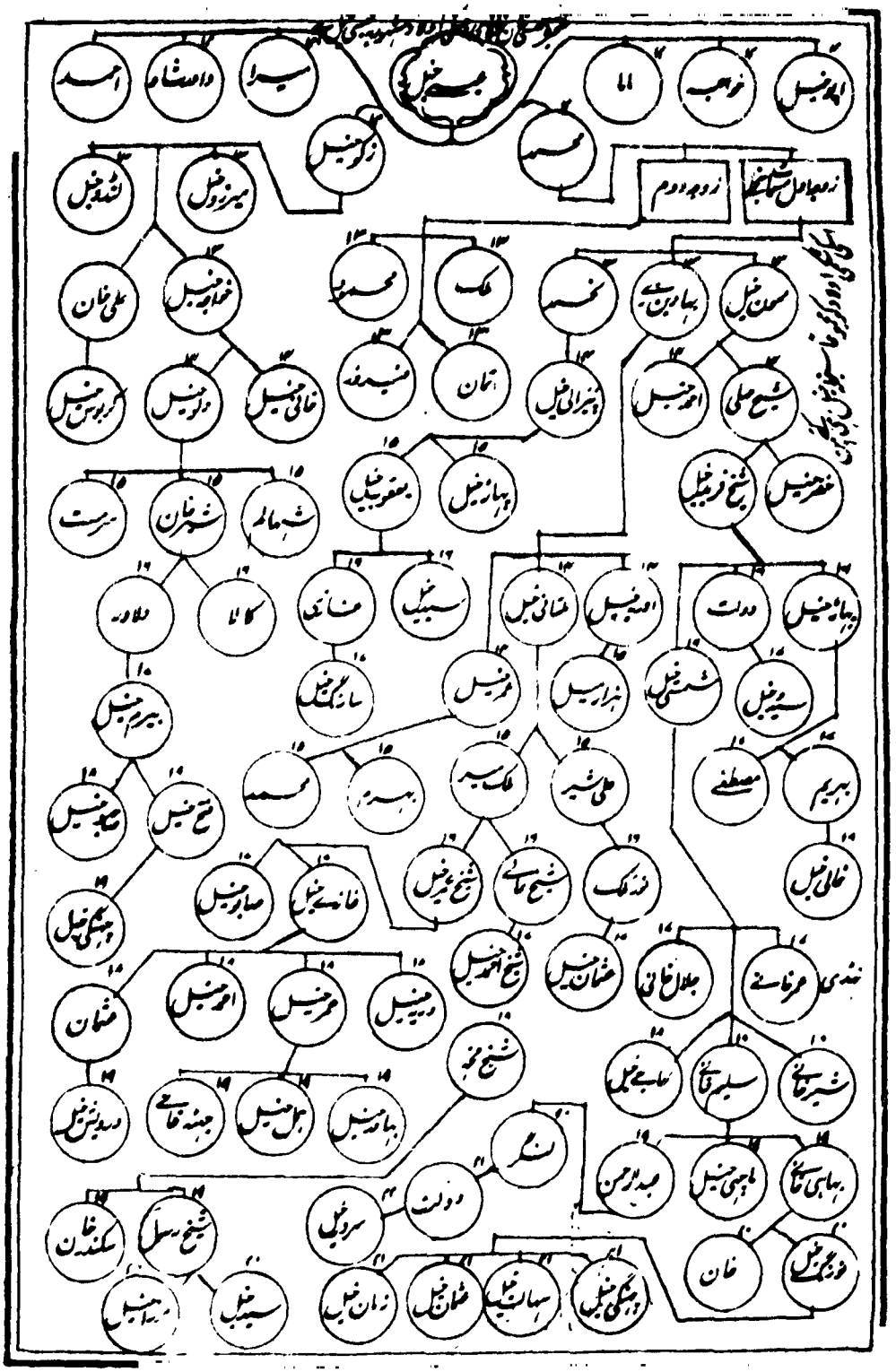

حال قوم عیسی خیل

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی عیسی خان کے آٹہہ فرزند تہی از انجملہ تین کس کی اولاد موجود ہے
اور پانچ کی نسل کا پتہ نہین لگتا غالبًا اپنی باپ کی ساتہہ محاربات سلیم شاہی مین لاولد کام
آئی جب اپنی ہمقوم نیازیون کے ساتہہ اولاد عیسی خان تہل مروت پر ٹاک کی طرف سی آئی تو اس کو
اوس زمین پر قبضہ ملا جہان اب قصبہ لکی نالہ کمیلہ کی شمال اور رود کورم سی جنوب واقع ہی جب نیازیون
مروتون نے بی دخل کیا تب درہ تنگ سی نکل کر اول موضع میت کی متصل موقع پر آباد ہوئی اور
پہر رود کورم کے جنوبی کنارہ پر عیسی خیلون نے گانو آباد کیا اوس موقع کا نام بباعث نشیب ہونے
کی تا حال ٹینی میل مشہور ہی مروتون کی بدی سی اوس جگہہ کو غیر آباد کرکے دریا سندہ کی کنارہ اور
گانو آباد کیا جسکا موقع اب زیر دریا ہی جب ممو خیل اور زکو خیل کے باہم عداوت شروع ہوئی
تب متفرق ہوکر اسی نواح مین آباد ہوئی اور بعد دریا بردی موقعہ آبادی سابقہ احمد خان رئیس
عیسی خیل نے بماہ اسوج سمت ۱۸۸۵ بکرم مین جس کو چہتیس برس ہوئی یہہ قصبہ جدید عیسی خیل کا آباد کیا نام
اس قصبہ کا باسم عیسی خیل صرف بباعث آبادی قوم عیسی خیل کے ہی اور ملکی لوگ اس قصبہ کو ترنہ
کہتی ہین۔

وجہہ تسمیہ ترنہ

یہہ بیان کی جاتی ہے کہ جب اول عیسی خیل لوگ اس علاقہ مین آئی تو کوئی دیال کورم سے جاری نہین
تہی بلکہ درہ تنگ اور اوسکی نیچی سے بیٹ کورم کا ایسا اونچا تہا کہ پانی خود بخود سیلاب کی وقت علاقہ
پر تا موضع مہر شاہ والی تک پہیل جاتا تہا اور اونچی زمینات کو نشیب موقعہ سے لکڑی کا ترنا رکہکر پانی
چہڑایا جاتا تہا اور اس موقع آبادی قصبہ اور اوسکی نواح مین کثرت سی ترنا رکہی جاتے تہی جنکی باعث
سی اس قصبہ کا نام بہی وطنی لوگون مین ترنہ مشہور چلا آتا ہی +

تقسیم ملک

واضح ہو کہ جب عیسی خیلون نے یہہ ملک اپنی قبضہ مین کیا تو چند عرصہ کی بعد شیخ فرید کی معرفت جو شاخ
ممون خیل مین سے شیخ مہلی کا فرزند ایک بڑا نیک نیت اور خدا پرست آدمی تہا سب قوم نے تقسیم ملک

کی چاہی شیخ ذریدنے ہر ایک شاخ کی تعداد پر لحاظ کرکے کل ملک مقبوضہ قوم عیسی خیل کو اوپر چہار حصہ ذیل کے تقسیم کیا مموں خیل یک حصہ بادین زئی یک حصہ زکو خیل یک حصہ ابو خیل معہ بمبرہ یک حصہ اسی تقسیم اور انہین چار شاخون کی سب سے قوم عیسی خیل چار پتہ مشہور ہین عہد افغانی مین جب باہر کا غنیم جیساکہ مرورت یا خٹک قوم کی مقابلے کے وقت ہر چہار پتہ عیسی خیل حسب رسد کام دیتے تہے اور نفع نقصان و اخراجات چار حصہ مندرجہ بالا پر کوئی لیتا دیتا تہا اور جب شاہ درانی کو ایل یعنی حصے کے طور لشکر مطلوب ہوتا تہا تو بہی حسب رسد چار حصہ پر بہم پہونچایا جاتا تہا اگرچہ اوپر یہہ چار پتی ہین لیکن شکمی تقسیم انکی سولہ حصہ پر ہی حسب ذیل ممون خیل اپنی چہارم حصہ کو چار جگہہ کرتے ہین شمشی خیل یک حصہ احمد خیل یک حصہ خضر خیل یک حصہ پہار خیل یک حصہ اور بادین زئی کے چہارم سے پرانی خیل یک حصہ شیخ عمر خیل یک حصہ عثمان خیل یک حصہ عمر خیل یک حصہ زکو خیل کی ربعہ سے دلو خیل یک حصہ مرزو خیل یک حصہ لندو خیل یک حصہ خانی خیل یک حصہ ابو خیل اپنی چہارم کی اور ابو خیل معہ بمبرہ دو حصہ اس حساب سی بزبان ملک سولہوین عیسی خیل کے کہی جاتی ہین کہ پہ جدی تقسیم اور موروثی حصص اوسی تفصیل سی ہین جیساکہ اوپر لکہی گئے ہین اور واسطی تقسیم ارث جدی یہہ ہی حصص قائم ہین اگر تعداد قبضہ مین باعث انتقال از روی بیع و رہن وغیرہ اکثر فرق کثیر ہوگیا ہی خصوص چہارم ابو خیل اور بمبرہ والہ باعث کمی تعداد اشخاص اوس شاخ اور سختی فلک کی اکثر زکو خیل اور ممون خیل کے ہاتہہ منتقل ہوا ہی زکو خیلون مین سے اولاد چہنگی خان دلو خیل نے جس مین سے خوانین عیسی خیل مین اپنی موروثی حصہ سی بہت زیادہ زمینات بذریعہ بیع و جبر وغیرہ قبضہ کرلی ہین شجرہ نسب قوم عیسی خیل کے دیکہنے سے اون شاخون کے نام معلوم ہونگی جنہون نے سولہ حصون مین سے حصہ پایا الا قوم بمبرہ عیسی خان کی نسل سے نہین ہے اس واسطی شجرہ مین اس کا نام نہین دیکہوگے یہہ قوم جسکی ذریات مین سے دس بارہ آدمی باقی ہین ہندوستان کی طرف سی اگر اولاد عیسی خان کے شامل ہوئی یہہ لوگ اپنے آپ کو نیازی افغان سمجہتے ہین اور بعضی لوگ ان کو دہلی کی جانب سی آنے کی باعث پر جنتہ بتاتے ہین کہ صحیح نسب انکی نہین معلوم مگر غالب یقین ایسا ہی کہ یہہ لوگ نیازی ہین اور سلیم شاہ کی محاربات کی وقت بعد یاری جانے

عیسی خان اور ہیبت خان کے جو چند نیازی قید ہو کر ہندوستان بہیجے گئے تہے اونکی اولاد اپنی قوم کے شامل ہونے کی واسطے یہان چلی آئی اور تقسیم کے وقت شاخ اپو خیل کی کمی تعداد کی سبب سے اوس شاخ کی شامل کے گئی اور ایک چہارم سے دو حصہ بمبرہ کو ملی اور تب سی حصہ اور نفع نقصان مین شامل چلی آتی ہین بمبرہ کی دو شاخ ہین ایک نصرت خانی جنکو سرخ بمبری کہتی ہین دوسرے سرور خانی جو کالی بمبرے مشہور ہین نصرت خان اور سرور خان دونون بہائی تہے مگر نصرت کی اولاد سرخ رنگ اور سرور کی اولاد سیاہ فام ہے بمبرہ بزبان پشتو زنبور یا ڈینبو کو کہتی ہین اور چونکہ اولاد نصرت خان و سرور خان مسلح اور مستعد لڑنے مین دلاور سوار تہی اس واسطے بمبرہ یعنی زنبور سے تشبیہ دیکر پشتونون مین سے نام ہی مشہور ہو گئی +

حال عداوت ہمراہ دیگر اقوام ہمسوانہ

عیسی خیلون کی دشمنی قدیمی قوم مروت کی ساتہہ تہی اور اکثر عہد افغانی مین باہم مروت اور عیسی خیل لڑائیان ہوتی رہین مروتون نے اپنی جرات سی خاص علاقہ عیسی خیل کے اندر داخل ہو کر لوٹ اور مار سی دریغ نہین کیا ایک دفعہ موضع کہگلا نوالہ کہنہ جو کنارہ کورم پر تہا مروتون کے ہاتہہ سے جلایا گیا آخری دفعہ مروتون کی لشکر نی شکست فاش کہائی اور بہاگتی ہوئی ایک سو نفر سی زیادہ مروت ماری گئے بعد اوسکی پہر عیسی خیل پر لشکر کشی نکرے جب مروتون کے ساتہہ عیسی خیلون کی لڑائی ہوتی تہی تو سب نیازی شرم شریک ہو کر پار اور ارسی عیسی خیلون کی مدد کی واسطی آتی تہے اور مغربی جانب اپنی جدی سرحد پر ملک مقبوضہ نیازی مین خلل پڑنا متفق نقصان سمجہتی تہی یہی باعث ہی کہ عیسی خیل باوجود قلت تعداد قوم مروتون سی بیدخل نہو سکی قوم خٹک سی بہی چہیڑ چہاڑ رہے ہی مگر ظاہری مقابلہ نمود کا کوئی نہین ہوا کالا باغ پر بہی اسپر خان حمون خیل نے یورش کری الا کامیاب نہو سکا باوصفیکہ باہر کے دشمن کے واسطے جملہ نیازی متفق ہوتی تہے مگر عیسی خیل اور شاخ ناجہ خیل و بلو خیل سرہنگ نیازی کی باہم بہ تنازعہ تکرار سرحد کچہہ لب دریا سندہ مدت تک دشمنی رہی آخر سرہنگون نے واسطی رفع تکرار حد جو مبنی فساد تہا یہہ بات منظور کری کہ عیسی خیلون مین سے دو شخص معتبر یعنی ایک عمر خان ولد خان زمان رئیس زکو خیل دوسرا اکر خان ولد عزت

ممون خیل فران اوتہاکر کچہہ دریا کا بنہ نکال دیوین وہ منظور ہوگا چنانچہ عمر خان واگر خان نے وان اوتہاکر کچہہ دریا مابین پرگنہ میانوالی وعیسی خیل کی حد جنوب سی نکال کر شمال تک سب کچہہ مین قایم کردی اور اوس حد براری مین زیادہ زمین کچہہ کی عیسی خیلون کی طرف لگائی گئی اور چندعرصہ اوس بنہ پر عمل درامد رہا الا پہر اپنی خانگی بے اتفاقی سے عیسی خیل اوس حدتک قابض نرہسکے اور چونکہ علاقہ میانوالی پہلی سے سکہون کی زیر حکومت آگیا تہا اس واسطے اوس طرف کا غلبہ رہا اوس حلف کی روسی جو بنہ نکلا تو سرہنگون مین سی موہانہ ولد خلیل تا جہ خیل اور سرور ولد نشت قوم بلوخیل سرگروہ تہی فی الحال گرچہ گورنمنٹ انگریزی کے انتظام سے یارائے انتقام نہین ہے مگر مروت اور حسور اور سرہنگ اور خنک سے صفائی باطن نہین۔

خانگی فساد

واضح ہو کہ ابتدا مین عیسی خیلون کے بیچ خانگی پرخاش کم تہی اور گہر کی دشمنی سے اکثر پہیر رکہتے تہے الا یہہ پہیر دلیل خان کے ماری جانے سی بعد بالکل اوٹہہ گیا خاندان ممون خیل دعوئی سرداری کے تہا اور قوم عیسی خیل کی پیشوای اون مین بہت مدت تک رہی اور زرکو خیل خود دستار رختاری کی خواہش رکہتی تہی یہ مین باعث احمد شاہ ابدالی کے وقت سی قوم عیسی خیل کے دو گندی یعنی دہڑ یا جنہ آپس مین برملا دشمن چلے آتے ہین یعنی ستجلہ خیل جسمین سی ممون خیل اور بادین زئی مین ایک گندی اور زرکو خیل دوسری گندی ابوخیل اور تبیری گرچہ بہت تہوڑی آدمی ہین مگر زرکو خیلون کے شامل رہی الا ان خانگی فسادون مین جب کوئی شاخ ممون خیل یا بادین زئی کے اپنی قوم سے بباعث حسد ورشک برخ ہوئی تو وہ دوسری گندی زرکو خیل مین چلی جاتی تہی اور اسی طرح زرکو خیل جو اپنی قوم سی رنجیدہ ہوا وہ ممو خیل مین شامل ہوجاتا تہا قوم ممو خیل مین خانی اور معتبری شاخ نورنگ خیل مین زیادہ رہی چنانچہ اشپر خان فرقہ زمان خیل مشہور سردار عیسی خیلون کا ہوگذرا ہی اور بادین زئی شاخ غازی خیل اور عثمان خیل کے خاندان مین معتبری چلی آئی دوسرے گوندی یعنی زرکو خیل قوم مین شاخ دلو خیل مین خانی ہے جسمین سے دلیل خان اور اوسکے فرزند خان زمان

شاہان دُرّانی کے دربار سے سند خانی ہر چہار تپہ عیسی خیل حاصل کرنے ان خاندان کا ذکر جو اب تک متعہ چلا آتا ہے اس حصے کے پانچویں باب میں درج کیا گیا ہے الا واضح رہے کہ قبل از عملداری سرکار انگریزی اکثر ایسا ہوتا رہا ہے کہ اگر متّھون خیلون کا ہاتھہ پہونچا تو انہون نے زکو خیلون کو مغلوب کرکے بیدخل کردیا اور خود مختار بن بیٹھے اور جب زکو خیلون کو موقعہ ملا تو انہون نے بھی ایسا کیا الا سنجلہ خیل کثرت تعداد مین بہ نسبت زکو خیل بہت زیادہ ہین * اور ان دو گنڈیون کے اپنی علاقہ بلکہ متروت اور کچھی تک دیگر اقوام نیازی و متروت وجٹ اپنا اپنا جُبّہ بنا ہوا ہے عہد آزادی مین جب کہ آپسمین لڑائی ہوتو اپنی اپنی طرف کی مدد کی واسطے جبنہ دار لوگ آجاتی تھے فی الحال گرچہ ایسی ظاہر مدد کی ضرورت نہین مگر دلون مین راہ رسم جبنہ داری اکثر موجود ہے فی زمانہ قوم زکو خیل مین عالم خان و سرفراز خان و عبد اللہ خان پسران محمد خان اور شیر خان ولد غازی خان اور شیر خان ولد حسن خان معتبر اور سرکردہ ہین الّا شیر خان ولد حسن خان کے پسران محمد خان سے کمال عداوت ہے اور قوم متّھون خیل مین نواز زمان خیل اور خان زمان ولد علیخان معتبر ہین اور بادین زئی مین حسین ولد لنگر غازی خیل اور حسن خان ولد احمد عثمان خیل مشیر و ہین اور اپو خیل مین غازی خان اور بہرہ مین محمد خان نمبردار ہین۔

ذکر قوم مُشانی

یہہ قوم بھی نسل نیازی سے ہے انکا مورث اعلی مسمی **موسی** ابن خاکو نیرہ نیازی کا تھا موسی کی اولاد نے بباعث اسمیت اپنی مورث کی موسیانی سے شہرت پائی مگر کثرت استعمال اور اختصار لفظ بجائی موسیانی کے مُشانی عام مشہور ہے یہہ قوم سرہنگون کے ساتھہ اول مشرقی کنارہ دریا سندہ کی جا آباد ہوے تھے چنانچہ اب بھی شاخ داؤد خیل مشانی بموضع داؤد خیل اور شاخ موندی خیل بموضع ٹہٹھی علاقہ میانوالی مین آباد ہین اور باقی مشانی پھر واپس مغربے کنارہ دریا سندہ پر آن آباد ہوے انکا بڑا موضع کمر مشانی دریا کے پورانے کنارہ پر موجود ہے اور وقت بدی قوم متروت عیسی خیلون معاون ہوتے تھے *

شجرہ نسب مشانی

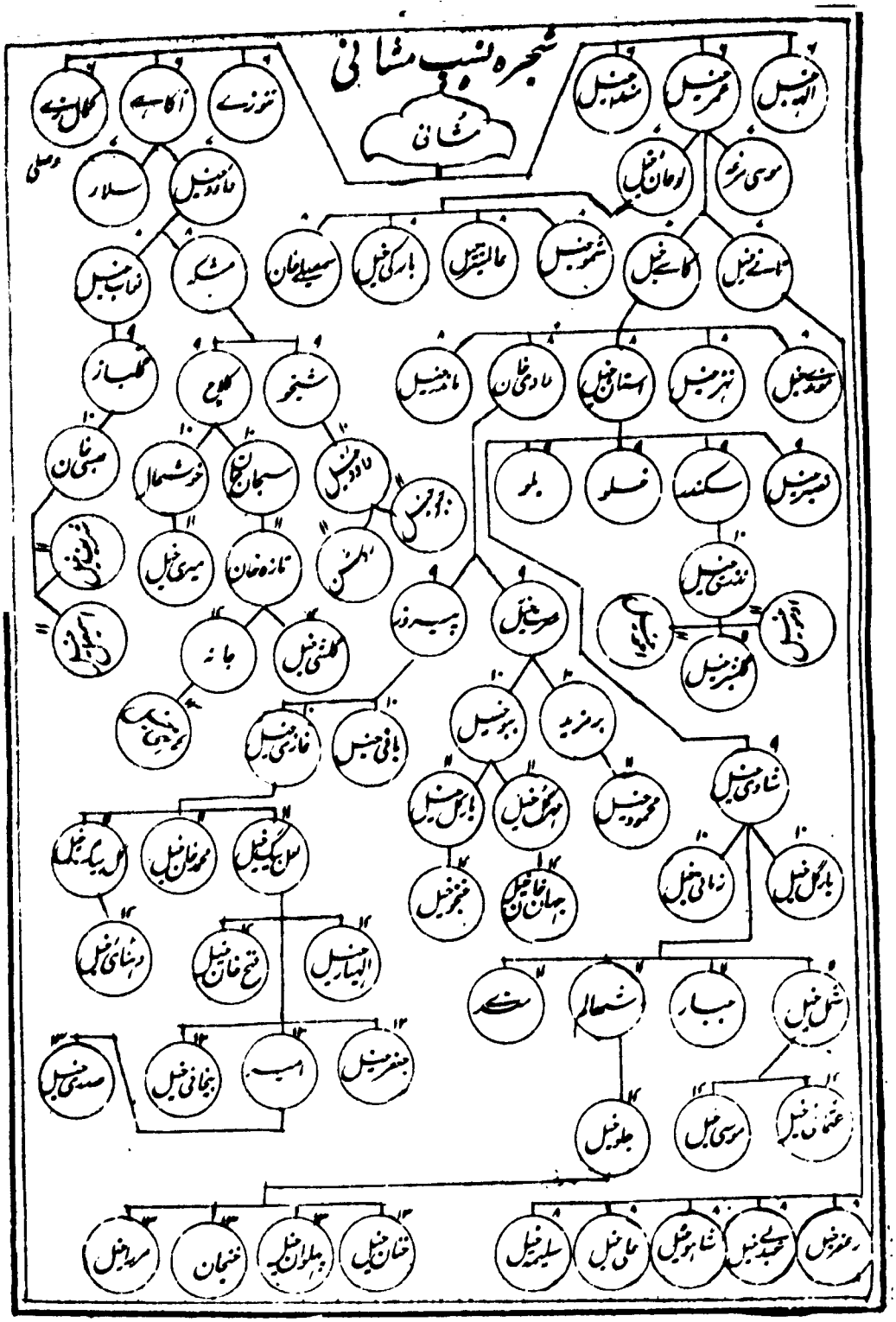

مشائیون کا قبضہ مغرب کوہ خنکان کے دامن تک چلا گیا ہے زمین ان کے سوائی کچھ کنارہ دریا کے ناقص ہے مگر بند باندھنے اور بارشی نالون کے پانی چھڑانے سے زراعت گندم اور باجرہ بارانی رقبہ مین بھی کامل ہوتا ہے اس قوم کے اکثر لوگ حاسد اور خانگی دشمنی سے ملومین کوئی آدمی باہمی عداوت سے خالی نہین معلوم ہوتا دادیخیل ایک گندی اور شادی خیل دوسری گندی باہم دشمن ہین مگر گران سے بچی اپنی شاخون مین بھی عداوت موجود ہی **منداخیلون** کا موضع علیحدہ ہی اور خدوزے نیازی بھی الگ بستی ہین اور چند گھر قوم مہیا نیازی کی بھی اس علاقہ مین ہین۔

شجرہ نسب قوم سلطان خیل

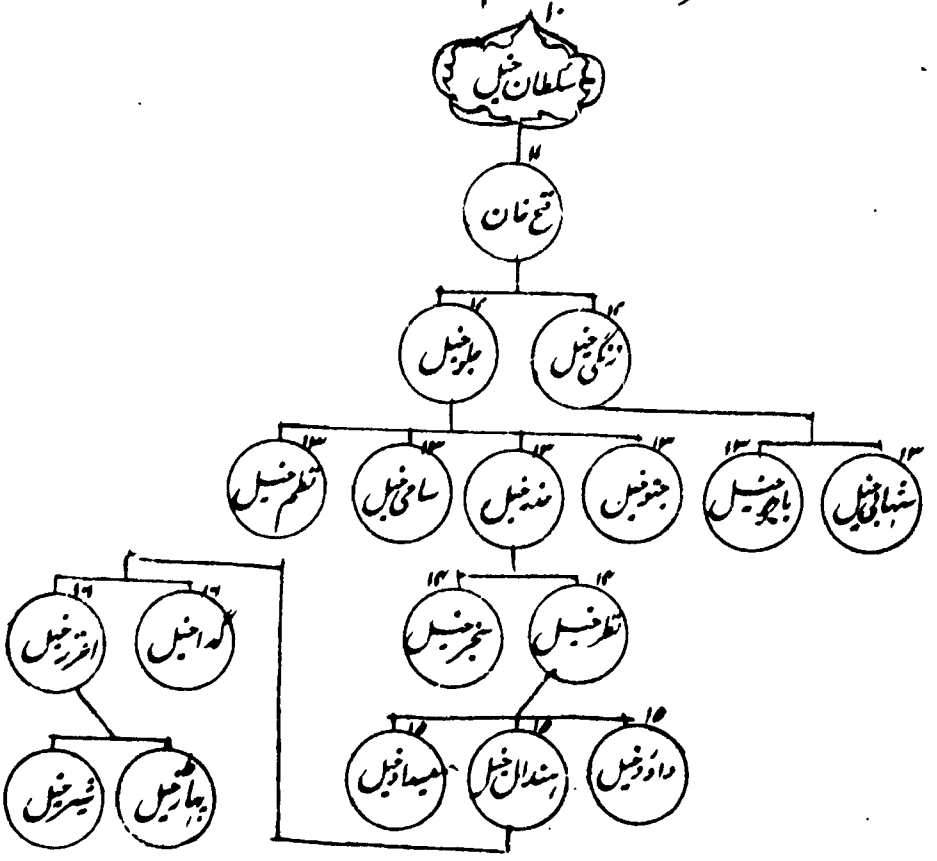

حال قوم سلطان خیل

یہہ قوم دراصل سرہنگ کی اولاد سی ہی ابتدا مین اپنی قوم کے شامل علاقہ میانوالی مین آباد ہی قریب دیڑھ سو برس کی عرصہ گذرا ہی کہ وہان سے بباعث نا نگی فساد اور دشمنی کی یہہ شاخ سلطان خیل غبر آباد ہو کر اس علاقہ مین چلی آئے اور متصل کوہ خٹکان عیسی خیلون کے صلاح سی بنجر زمین کو آباد کر کے میر اخان سلطان خیل نے موضع بکھا کو آباد کیا اور تب سی رقبہ موضع مذکور کے مالک اور قابض چلے آتے ہین فی الحال سے ارسلا و توکل و منصور و جنیدا اپنی موضع اور قوم کے نمبردار ہین مگر آپسمین اتفاق نہین

ذکر اون فرقون کا جو علاوہ شاخہا نیازی کے اس علاقہ مین قابض اور ملکیت زمینات رکہتے ہین

قوم سید سے شاہ عیسی کی اولاد چند گہر اس علاقہ مین آباد ہین اور اونکو ملا کر ایکڑ اراضی معافی ملی ہوی اور باقی بخاری سید بہی متفرق آباد ہین

قریشی

بہی چند گہر عیسی خیل بستے ہین جنکو قاضی کہتے ہین مگر حال مین جو قاضی عیسی خیل کے ہین وہ موضع اور حرص مفرط اور دنیا داری زمانہ سازی مین محو ہین

شیخ موسی خیل

ایک شاخ نسل پشی اولاد غرغشت سی ہین اور اس علاقہ مین اونکی دو گانوا ایک موضع گیندرانوالا اور دوسرا شل شحان والی اپنی ملکیت عیسی خیلون کے دبی ہوی ہے

شیخ محمود خیل

کی نسل اس علاقہ مین ایک موضع رکہتی ہے اور اپنے آپ کو افغان سمجہتی ہین الا صحیح شجرہ نسب انکا نہین ملا +

قوم ملا خیل

یہہ قوم اپنے آپ کو شیخ شہاب الدین سہروردی کی اولاد سی بتلاتے ہین انکا مورث اعلی مسمی شیخ ملا نوم

نیازی کے آنے سے پہلے اس ملک مین آباد وہ خدا پرست آدمی تہا کوہ خنکان مین اپنے معبود حقیقی کی عبادت کا شغل رکہتا تہا اوسکی چار فرزندان کی نسل سے اب موضع ملاخیل جو کوہ خنکان کے مشرقی دامن مین بہر دو کنارہ نالہ برروج جہاز کوہ سے نکلتا ہی آباد ہی اس قوم کے آدمی نیک و غریب نیک چلن معلوم ہوتے ہین اور لوگ انکی خاندان کا ادب کرتے ہین

قوم ترخیل

یہہ فرقہ متفرق ہی اور جیسا کہ بنون کے حال مین قوم توخیل کا حال لکہا گیا ہی اوسی طرح انکی بہی اصلیت معلوم ہوتی ہی اور خاندان عیسی خیل کے ساتہہ بطور غلام کے ابتدا مین آئی تہی اور اونکی دی ہوئی چند زمینات کی مالک بن

قوم اوان

یہہ لوگ اپنے آپ کو قطب شاہ کی اولاد سے شمار کرتے ہین موضع جلال پور مین ملکیت اور سکونت اوانوکی ہی اور نیز ملکان کالا باغ بہی قوم اوان سے ہین جنکا مفصل حال اس حصہ کے پانچوین باب مین درج ہی

اقوام جٹ

حسب ذیل اس علاقہ مین آباد ہین جنمین سے کانجو بہی ہین قوم ترگ کے نام پر اپنا موضع ترگ منڈ کالا باغ پر آباد ہے اور شاخ کانجو موضع کلور اور کلو مین بستے ہین یہہ لوگ قوم عیسی خیل کے ساتہہ یہان آکر آباد ہوئے اور عیسی خیلون کی اجازت سے ان زمینات مقبوضہ پر قابض ہوگئے اور کس عمر خان بنے دہال کلان کا پانی اکثر کلو کانجو لوگ لایا کرتے ہین علاوہ ان کی قوم سنگوال کلو گوراہ ہراج سیلو بہٹ جو قوم جٹ کی شاخین ہین اس ملک مین آباد کار ہین یہہ جٹ لوگ عہد افغانی مین عیسی خیلون کا لشکر نا بعدار ہوتا تہا اور یہہ لوگ اپنے کام زراعت کاری اور واہکو مین خوب محنتی اور جورکش ہین سوای ترگ اور کانجو اور قدرے بہٹ کی باقی قومین صرف واہکو والہ کرتے ہین اپنی مملوکہ زمین نہین کہیتی

ہندو

خاص قصبہ عیسی خیل مین اکثر اور دیہات مین قلیل آباد ہین اور یہہ لوگ متفرق فرقون سے ہین زیادہ کثرت اروڑون کی ہی اور مالک زمینات زرعی انمین سے بہت کم ہین قصبہ کالا باغ مین ہندو بہت آباد ہین پیشہ تجارت

غلہ وغیرہ براستہ دریا اور دوکانداری اور سود پر روپیہ دینے کا زیادہ بیوپار رکھتے ہین کالہ باغ اور صنعتی جنگل
اور کمر مشانی مین چند منہول ہندو بستے ہین حصول دولت کا موقع ان کو گورنمنٹ انگریزے کی امن دار
عملداری مین ملا ہی ورنہ پہلی تو زبردست اور ظالم لوگون کا شکار ہوتے تھے *

اقسام اراضی زرعی

اس پرگنہ مین موٹا مین تین قسم کی اراضی زرعی ہی اول آبی یا نہری دوم بارانی سوم سیلابہ دیہاتی سندہ گرچہ پیداوار نہونے سبب
کی قابل اطمینان تعداد معلوم نہین ہے مگر سراسری پیمائش سے کل رقبہ پرگنہ قریب دو لاکھ ایکڑ کی ہی جس مین سے مزروعہ ۱۹۱۵ء کا زیر پرتہ
بندوبست صرف ۱۴۸۳۱۲ ایکڑ تھا ازانجملہ ۱۴۱۱۲۲ ایکڑ نہری دیال ۱ و پانی کورم سے اور قریب ایک سو ایکڑ چہلار اور جاپات
سے سیراب ہوتا ہی باقی کل بارانی ہی جسکو زبان ملک چولستان یا تھل ہی کہتے ہین بارانی مین تین قسم ہین اول جو بند باندہ کر نالہ بارشی جو
لوہ خشکان سے بوقت بارش سیلاب لاتی ہین اوس سے زمینات کو سیراب کیا جاتا ہی جیسا کہ نالہ برروج اور کس اڈوالہ
اور کس چجالی وغیرہ بارشی نالون سے سیرابی ہوتی ہی دوسرا بارانی زمین سے اس قسم کی زمین اول درجہ کی سمجھی جاتی ہی دوم جو زمینات مزروعہ
کے متعلقہ نجر یعنی خاک سے پانی بارشی بہہ کر اور باندہ کر مزروعہ زمین کو سیراب کیا جاوے یہ دوم درجہ کی ہی تیسری جو خاص اوس زمین کے
اپنی ذات پر بارش برسنے سے سیرابی ہو اور بارشی زمینات ایسی جلد سوز ہین کہ اگر وقت پر بارش نہو تو جلد زراعت کو صدمہ
پہونچتا ہی اور سیلابہ بیل اور تری دریا کی روز سے غیر قسم زمین ہے *

پیداوار زرعی

فصل ربیع مین اکثر گندم اور قلیل جو اور خریف باجرہ اور کپاس بھی عمدہ حاصل ہو سکتی ہی اور زمینات کچہ مین
سمو کھہ نازہ دلدل مین کاشت کرتے ہین اور گندم کے سوائے ماش کی دال بہت پیدا ہوتی ہے -

سبیل آبپاشی

بیان کیا اوپر درج ہوا اس علاقہ مین چند نہری رقبہ ہی وہ قریب کل کی کورم کی پانی سے سیراب ہوتا ہی اور سیل لانی پانی کی ہی ہے کہ دورہ تنک
دریا مشرقی جانب سے علیحدہ علیحدہ دیال یا نہر کہود کر اوسمین دو تنک پانی جاتا ہی چنانچہ فی الحال دس دیالین جنکا سنالہ کورم سے ملتا
ہی جسمین کس عمر خان کس حمید دیال عالم خان دیال شیر خان ولد حسن خان دیال سر و جنیل دیال

شیر خان ولد غازی خان ولد زمان خان ویال شیخ بہادر شیخ محمود خیل ویال خوانین و خضر خیلان ویال ظریفہ و عمر خان ملکر نوماتر خیل ویال سرخرو و شہ عالم خان و محمد خان صابو خیل یہ چہ بالکران و بالون کے بہت شبہی ہو جاتی ہین ویال مراد اولاد محمد خان کے باہم آٹھ پسران کے حساب سی آٹھ حصہ پر منقسم ہے اور ویال لمبر سی سیوم حصہ ویال چہرو کی بابت خضر خیلون کا حصہ ہی اور خضر خیلون کے ساتھہ نصف عبد الرحیم خان عیسی خیل کہا تا ہے۔

تفصیل حصہ خواران ویال

واضح ہو کہ ابتدا بن سی حصہ عیسی خیلون کے سولھر دبالین اپنی اپنی زمین کے واسطی علحدہ علحدہ تہین اور چونکہ ہر ایک حصہ مین بہت بہت حصہ دار تہی ایسوا سطی انتظام مالی ابھی طرح نہین ہو سکتا تہا اوپر سے جس زبردست کا مزع لگا اپنی طرف پانی ٹور لیا اور بباعث شرکت معاملہ ہونی کے کسی دل سی نگرانی اور کوشش کری نا وقتیکہ خانزمان ولد دلیل خان بن سی کوخیل نے تیمور شاہ سدوزی کے عہد مین اپنی ویال کہود کر دستور شک جاری کیا شک سی باصطلاح زبان علاقہ ویال مراد ہی اور ماشکی ویال کے مالک کو کہتی ہین اور واہگوہ ہین جو اوس ویال سی راز جانب ماشکی متعین ہو کر ہمیشہ بند باندہ کر اور ویال صاف کر کی پانی کو رم سی جاری رکہتی ہین اور سینچی وہ ہی جو مالک زمینات کا ہو پس ہر ایک ویال مین تین طرح کی حقدار ہوتی ہین اول سینچی یعنی مالک اراضی دوم ماشکی یعنی مالک ویال سوم واہگہ یعنی آرندہ پانی کچہہ یہہ لازم نہین ہے کہ ہر ویال کے نیچہ مالک نہر کے جملہ اپنی زمینات واقع ہون بلکہ اکثر اور لوگون کے زمینات کیواسطے

بمراد حصول اور فایدہ حق آبیانہ متحمل اور اہل رسوخ شخص ویالین بنا لیتے ہے چنانچہ جب اول دستور شک کا جاری ہوا تو شرویالین عیسی خیل کی علاقہ مین بنگئی تہین اوسوقت رقبہ عیسی خیل کا دریا سندہ کی طرف مشرق بہت دور تک تہا جو پیچہی سی دریا برد ہو گیا اور نیز پائینہ طرف اونچے ہونے سی پانی کو رم کا خود بخود قصبہ جدید عیسی خیل کی متصل سی شاہ مہر شاہ والی تک جاتا تہا اور ایسی حالت مین ویالیز بہت آسان تہی جہان زمان خان نے ڈیڑہ میل کی طرف ایک ویال کاٹی اور نیچی کی طرف سی دریا سندہ کا کنارہ بہی قریب آ تا گیا تب کو رم کا پانی زور کر کے اوسطرف بہنے لگا جہان اب جاری ہی اور اب اسقدر نشیب ہو گیا ہی کہ بدون مشقت ہر سالہ اور ہر سیلاب کے بعد نارہ بنا رہ بند باندہنے کے سوائے دیالونکی طرف پانی چڑہنا دشوار ہی اور واہگوان کی محنت قابل رحم ہوتی ہی ؛

تقسیم اور دستور حق آبیانہ

واضح ہو کہ شرح و تقسیم آبیانہ دو طرح پہ ہے اول یہہ کہ جسقدر زمین پانی و بال سے سیراب ہو اوسکی پیداوار مین ششم حصہ حق آبیانہ ہوتا ہی اس ششم حصہ سے نصف ماشکی یعنی مالک و بال اور نصف واہکوان آرندہ پانی تقسیم کرلیتے ہین اور ربیہ ششم از روئے کنکوت مشخص کیا جاتا ہی باقی پانچ حصہ سنجی یعنی مالک اور مزارعہ زمین حسب دستور مقررہ لے لیتے ہین اور ادای مالگذاری سے ماشکی اور واہکو کچھہ تعلق نہین ہوتا یہہ دستور بالقطع ہر فریق کیواسطے مفید ہی مگر کس عمر خان کی نسبت جو سب سے بڑی و بال ہی اور اوسکا پانی دور تک جاتا ہی سرکار انگریزی نے بنظر ترقی آبادی اور محنت واہکوان یہہ تجویز کی ہی کہ بابت حق مشک پسران محمد خان مالکان و بال کو سالانہ اپنے خزانہ سے دینا مقرر کرکے ششم حصہ آبیانہ سے جو نصف اونکا تہا اوس نصف کو تین جگہہ کرکے تقسیم کر دیا دو حصہ واہکوان کو اپنے حصہ معمولی سے زیادہ ملے اور تیسرا حصہ مزارعان زمین کو چھوڑ دیا گیا اس حساب سے منجملہ ششم حصہ حق آبیانہ سے بجائے سہ حصہ کے پانچ حصہ واہکوان کو اور ایک حصہ مزارعان کو رعایتاً دیا گیا سوا سی کس عمر خان باقی کسی جگہہ دستور قدیمہ تبدیل نہین ہوا دوسری شرح یہہ ہی کہ جتنی زمین پر پانی و بال کا پہر سکتا ہو اوس زمین کو نصفا نصف تقسیم کرلیتے ہین نصف سنجی یعنی مالک زمین اپنی علیحدہ کرلیتا ہی اور نصف حق آبیانہ مین آبداروں کو دیدیتا اوس نصف حق آبیانہ والہ کو چار جگہہ کرتے ہین جس مین سے تین حصہ واہکو اور چوتہا حصہ ماشکی علیحدہ تقسیم کرکے کاشت کراتا ہی یعنے کل زمین مین سے بشتم حصہ ماشکی کا ہوا اور ہر ایک حصہ خور کو اپنے اپنے حصہ کا معاملہ سرکاری خود ادا کرنا پڑتا ہی اما واہکوان کو بہ نسبت سنجی اور ماشکی بنظر محنت اونکے پہلے سے رعایت چلی آتی ہے یعنی نواب دیرہ کی عملداری مین جب پیداوار تقسیم ہوکر معاملہ مین لی جاتی تہی تو ماشکی اور سنجی سے چہارم حصہ اور واہکوان سے ششم حصہ وصول ہوتا تہا وہی دستور سکہون کی حکومت مین رہا سرکار انگریزی کی عملداری مین وقت بندوبست سراسری اوس رعایت پر خیال کرکے ایکروپیہ مین سے ۴ر ۴ پائی واہکوان کی شش حصہ پر منجملہ آٹہہ حصہ کے لگایا گیا اور باقی ۱ر ۸ پائے اوپر پانچ حصہ سنجی

اور ماشکی پر حسب رسد تقسیم ہوکر معاملہ وصول ہوتا ہی یعنے فی روپیہ ۹ پائی واکہوان کو رعایت ہی

دستور کندہ کی ویال

بموجب رواج قدیمہ کے ویال کو زمین مزروعہ زرعی بلکہ اگر باغ اور حویلی اوسکی راستہ مین آجاوی تو کوئی مانع کہودنے سی نہین ہوسکتا اور یہہ دستور جہان تک انصاف کی ساتہہ چل سکی بحال رکہنا چاہئی اور جب ویال کہودی جاتی ہی تو بطور حشری اور اجرت پر لوگ اور رکراہ جسکو بزبان ملک مانجہی کہتی ہین جمع کئے جاتی ہین اور دوسرے ویالون کی واہکو بطور مبادلہ کے مدد دیتے ہین جو واہکو ابتدا مین وقت احداث اوس ویال کی شامل رہا ہو تو اوسکو بیدخل نہین کرتے اور ایک بادو آدمی واکہوان مین سی ہر ویال پر بطور افسر واکہوان مقرر ہین اور وہ ہر وقت پانی کی خبرگیری رکہتے ہین باقی واکہوان غیر موروثی کو اکثر تو بیدخل نہین کیا جاتا مگر جسکا نام کہیوٹ مین نہوا اوسکی بیدخلے کا اختیار بمراد انتظام ویال افسر واکہوان اور ماشکی کو حاصل ہی بشرطیکہ ضدیت سی بیدخل نکرین واسطے نہ برباد ہونے ویال پائی موجودہ اسبات کا انتظام ہمیشہ رہنا چاہئی کہ سبھی لوگ اپنی زمینات کو براہ ضدیت اور ناحق ویال متعلقہ سی نکالکر دوسرے ویال کے نیچے نہ دیدیوین اگر ایسا ہو تو عیسی خیلون کا حسد اور طمع دوسرے کی ویال کی بربادی کیواسطے ہمیشہ تیار ہی اور یہہ بہی نہین ہونا چاہئی کہ جو زمینات الحاق الف کی ویال سی سیراب ہوتی ہین اونہین اراضیات کی واسطے جدید ویال کہودکر پانی لاوی اگر یہہ اختیار سبھی کو پاتہہ مین بلا وجہہ چہوڑا جاوی تو ویال الف کی بربادی ہوگی میری دانست مین بعد تجربہ اور فیصلہ اس قسم کے مقدمات کی یہہ مناسب ہے کہ جبتک ویال متعلقہ اولین سی پانی مین عمداً برج اور رکمی ماشکی اور واکہوان اوسکی طرف سی نہووی تب تک دوسری ویال سی بارادہ نقصان ماشکی و واکہوان ویال اول سیرابی اوس زمین کی سبھی کو اختیار مین نہچہوڑنی چاہئی اگر ویال اول بسبب غفلت اور بی پروائی ماشکی اور واہکو جاری ہوکر سیرابی معمولی نہ کرسکے تو بعد اطلاع تحصیلدار اور ثبوت ہرج از غفلت مالکان ویال سابقہ اور نہ علاج پذیر ہونے اوس غفلت کی سبھی کو بذریعہ حکم جسمین وجوہات مشرح ہونگی اجازت پانی لینی کی دوسرے ویال سی دیجاوی یہہ قاعدہ رواج قدیمہ عیسی خیل کی مطابق ہی اور عموماً لوگون کو پسند ہوگا اگر اسطرح لحاظ نہو تو جیسا کہ سابق خوانین عیسی خیل کی اکثر زمینات اپنی

ویالون کی نیچے کرلی ہین آئندہ بہی اس قسم کی تعدی مسدود نہین ہوگی حکام مال کا اسطرف خیال مطلوب رہیگا ؛

حال مزارعان

قسم اور شرح مزارعان مختلف ہی جو مزارعان نہری زمینات جنکی سیرابی ویال ہاء کورم سی ہوتی ہی کاشت کرتے ہین وہ غیر موروثی تابع مرضی مالک کی ہین اور اکثر مالکان زمین چند سال کے بعد تغیر و تبدل مزارعان کردیتی ہین اور شرح لگان اس قسم کے مزارعان سی عموماً یہہ ہی کہ کل پیداوار سی نصف حق مزارعان چہوڑکر نصف مالک لی لیتا ہی اور ادائے معاملہ سرکار ذمہ مالک کی ہے اور علاوہ اسکی ایسا دستور بہی ہی کہ ادائی معاملہ سرکار ذمہ مزارعان ہی اور مالک بالمقطع کل پیداوار سی چہارم حصہ کہین پانچوان حصہ اور ناقص زمین آبی سی چہٹا حصہ بہی حسب قرارداد حق مالکانہ مین لیلیتا ہی اور رقبہ بارانی چولستان اور نشیب مین کل مزارعان موروثی ہین بموجب باچہہ مالکان نقد معاملہ اونکی نام مقرر ہی الا مالکان زمین کو عموماً دہم حصہ اور جہان اچہی زمین ہو وہان ہشتم اور ہفتم حصہ غلہ کل پیداوار سی حق مالکانہ مین دیتی ہین اور اس حق کو بزبان علاقہ خُتّی کہتی ہین اور طریق وصول خُتّی کا یہہ ہی کہ مالک خود یا اپنی معتبر کی معرفت قبل از درو فصل کہڑی زراعت کی کنکوت کرکے اوس تشخیص کی موجب خرمن سی اپنی خُتّی مقررہ کا غلہ وصول کرلیتا ہی ؛

صورت ملکیت

اس پرگنہ مین کل عـــ موضع ہین جنمین سی ۱۳ بصورت بہیاچارے اور نوپتی داری و زمینداری ہین باقی کل حال متعلق جمع و صورت دیہات فہرست مندرجہ ذیل سی معلوم ہوگا

نمبر شمار	نام تعلقہ	نام ملکان تعلقہ	تعداد دیہات: بہیا چارہ	تعداد دیہات: پتی داری	تعداد دیہات: زمینداری	تعداد دیہات: تیزان	تعداد خانجات: کاشتکار	تعداد خانجات: غیر کاشتکار	تعداد خانجات: میزان	نام قوم مسکونہ	تعداد اراضی مزروعہ بحساب ایکڑ	تعداد جمع	اوسط پرتہ فی ایکڑ	کیفیت
	عیسی خیل	خود خوانین عیسی خیل	[illegible] خالصہ جاگیر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] خالصہ جاگیر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قوم افغان ذکور خیل و باجی خیل و نندہ خیل و نظام خیل و لعل بیگ و زنگے خیل و یحیی خیل و کلو و پیر خیل و ملا خیل وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	منجملہ اس پرگنہ کے ایک موضع کلور محمد عبد الرحمان خان رئیس عیسی خیل اور موضع کالا باغ خاص ملک مظفر خان رئیس کالا باغ کو جاگیر مین معاف ہی رقبہ اور مشخصہ موضع کالا باغ کا معلوم نہین ہو سکتا باختیار جاگیردار ہی نہ کبھی مشخصہ سرکار سی ہوا ہی اور موضع کلور کے مبلغ سہ ہزار روپیہ جمع ہے

ذکر خوراک

اکثر گندم اور خریف مین باجرہ کہایا جاتا ہی قلبہ ران لوگون کو صبح اپنی زمین قلبہ چہوڑکر سرد دوغ کے ساتہہ باجرہ کی روٹی اپنی زوج کی پکائی ہوئی خوب مزہ دیتی ہی متمول لوگ گوشت اور پلاؤ وغیرہ ملذذ طعام بہی کہاتی ہین ؛

ذکر پوشاک

مرد اپنی سر پر سفید دستار چہوٹی رکہتی ہین اور عموماً سر کے بال تا بہ کتف دراز ہوتی ہین اور ردا سفید اوپر اوڑہتی ہین اور گلو پوشی کی واسطے اکثر خلقہ پارچہ سفید اور کورتہ بہی مستعمل ہی اور آزار کی واسطے سفید چادر کی لنگ اور بعضی معتبر سفید شلوار تنگ پونچہ اور اوپر سی فراخ پہرتے ہین اور عورات بجائے ردا اوپوچہن یا سفید دوپٹہ اور سلاری اور بجائی آزار شلوار موٹی سفید خط اور نیلی سوسی کی بڑی گہیرہ دار اور میانی اوسکی تا پائین زانو دراز اور گلے مین اکثر چولی ہر طرف سے مستور سینہ تنگ گریبان کشادہ اور سینہ و گریبان پر کام ریشمین کیا ہوا مگر کوتاہ ہوتی ہے اور اہل ہنود کی عورات آزار کی جگہہ گہگرہ پہنتی ہین اور اوپر اکثر سرخ رنگ کا بہوچہن یا دوپٹہ اور گلو مین چولی مگر ناکتخدا کورتہ رکہتی ہین لوگ کہتی ہین کہ پہلی پوشش اہل اسلام اور طرح کی تہی جب سی نواب دیرہ کی حکومت اس علاقہ پر ہوئی تو دیرہ دال قطع وضع پوشش کی مروج ہوگئی زیور بہت اقسام کی ہین مگر صرف عورات کی استعمال کیواسطی مسلمان مرد کوئی زیور نہین رکہتی اور عار سمجہتی ہین اور اکثر رنگ اس علاقہ کے لوگون کا گندم گون مائل بہ سانولہ اور میانہ قد مائل بہ کوتاہی بیضاوی چہرہ اکثر اور خوبصورتی سوائے متمول اور خاندانی آدمیون کی کم ہے

باب چہارم

ذکر پرگنہ میانوالی و اقوام سکنای علاقہ

پرگنہ ہذا کو کچہی بہی کہا جاتا ہی وجہ تسمیہ کچہی کنارہ دریا ہی جو علاقہ دریا سی مشرق دور واقع ہی اوسکو تہل یا چولستان بہی کہتی ہین

قابضان سابق

اس علاقہ کی بذریعہ حکومت قوم گہکڑ تہی بادشاہ دہلی کی جانب سی یہہ علاقہ اونکو ملا ہوا تہا چنانچہ محمد اکبر بادشاہ کی عہد مین سلطان سہالت و سلطان مقرب گہکڑ حاکم اسملک کے تہے اور دار الحکومت اونکی شہر معظم نگر تہا جو سردار جہان خان درانی سپہ سالار احمد شاہ ابدالی کی ہاتہہ سی ۱۱۸۱ ہجری کو ویران ہوا کہ اب کہنڈرات منہدمہ اوسکی اندر حد موضع کنڈیان موجود ہین اور اوسکی متصل آبادی موضع ہمت شاہ داخلی کنڈیان واقع ہی حکومت گہکڑان کیوقت سکنائی علاقہ سوائی گہکڑون کی نام آوان وجٹ گوت نارو ساہند ڈہرال کلو سنگووال وغیرہ بہی تہی اوسی اثنا مین قابضان حال قوم سرہنگ و سنبل و موشانی شاخہای نیازی نی جنکی آمد کا ذکر اس حصہ کی سوم باب مین ہی دریا سندہ سے عبور کرکے بطور خانہ بدوش بنام نہاد چرائی مویشی دامن کوہ اور تہل مین فروکش ہوئی اور گذارہ آبنوشی نشیب سی کیا کرتے تہے قوم گہکڑ کے چند آدمیون نی نسبت عورات نیازیان جو پانی لینی دور جایا کرتی تہین کچہہ دست اندازی بیجا کری اوس ننگ افغانی اور رنج سی نیازیون نی جو پہلے سی ملک لینی کی گہات مین تہی تلوار اوٹہا کر بزور شمشیر گہکڑون کو نکالکر خود حاکم بن بیٹہی اور اوسوقت نیازیون مین سی شاخ سنبل جو زیادہ زبردست تہی اوسکا ملک سرگروہ ہوا چند عرصہ کی بعد حسد نے باہم نیازیون کے بہی نفاق ڈالا مگر آخر کو بوسیلہ پیر عبد الرحمن والد شاہ عیسی مقیم بلوٹ جنکی یہہ لوگ معتقد تہی صفائی اور رفع تکرار ہوکر تمام زمین نشیب و تہل باہم منقسم کرلی اور اقوام اوان وجٹ جو پہلی سی آباد تہی زیر غلبہ افغانان نیازی آکر بطور ہمسائہ اپنی اپنی پناہ دیکہہ کر آباد رہی تب سی اس علاقہ مین نیازی آباد چلے آتے ہین

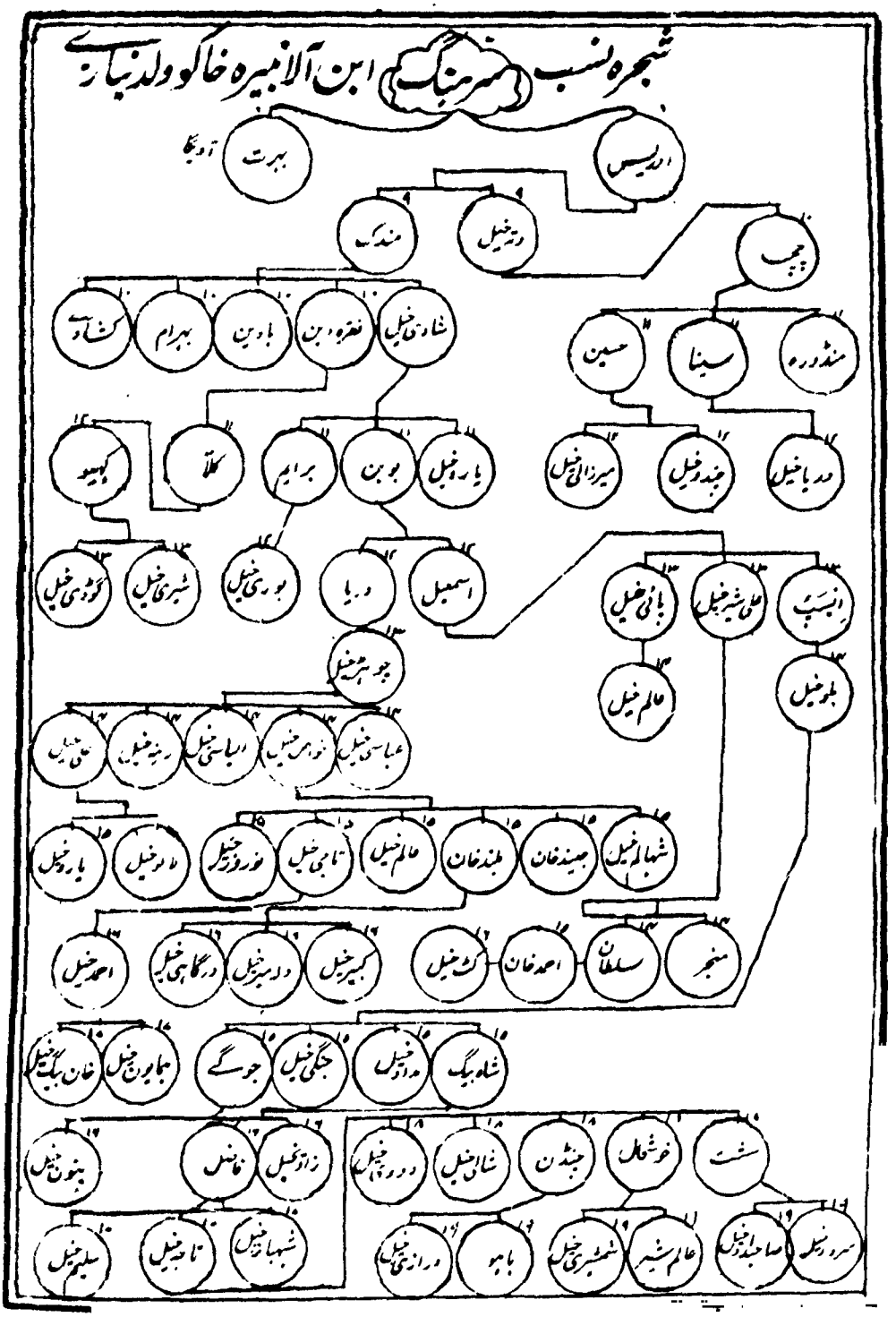
شجرہ نسب سرہنگ ابن آلانبیرہ خاکو ولد نیازی
ادریس
بہرت
آدیگا
وتہ خیل
مندک
چچ
شادی خیل
نقرہ دین
بادین
بہرام
کشادی
منڈورہ
سینا
حسین
دریا خیل
چندو خیل
میرزالی خیل
یارو خیل
بوبن
برایم
کلا
کہیو
اسمعیل
دریا
بوری خیل
شیری خیل
گوڈی خیل
ایسپ
علی شیر خیل
پانی خیل
بلو خیل
عالم خیل
چوہڑ خیل
عباسی خیل
خواص خیل
الیاسی خیل
رینہ خیل
علی خیل
شہالم خیل
جیند خان
بلند خان
عالم خیل
تاجی خیل
نوروز خیل
لالو خیل
یارو خیل
منجر
سلطان
احمد خان
کٹ خیل
کبیر خیل
دلہ میر خیل
درگاہی خیل
احمد خیل
شاہ بیگ
مداد خیل
جنگی خیل
جوگے
ہمایون خیل
خان بیگ خیل
شست
خوشحال
چنڈن
شالی خیل
دودی خیل
زاد خیل
فاضل
پنون خیل
سرور خیل
صاحبداد خیل
عالم شیر
شمشیری خیل
باہو
درازی خیل
شہباز خیل
تاجہ خیل
سلیم خیل

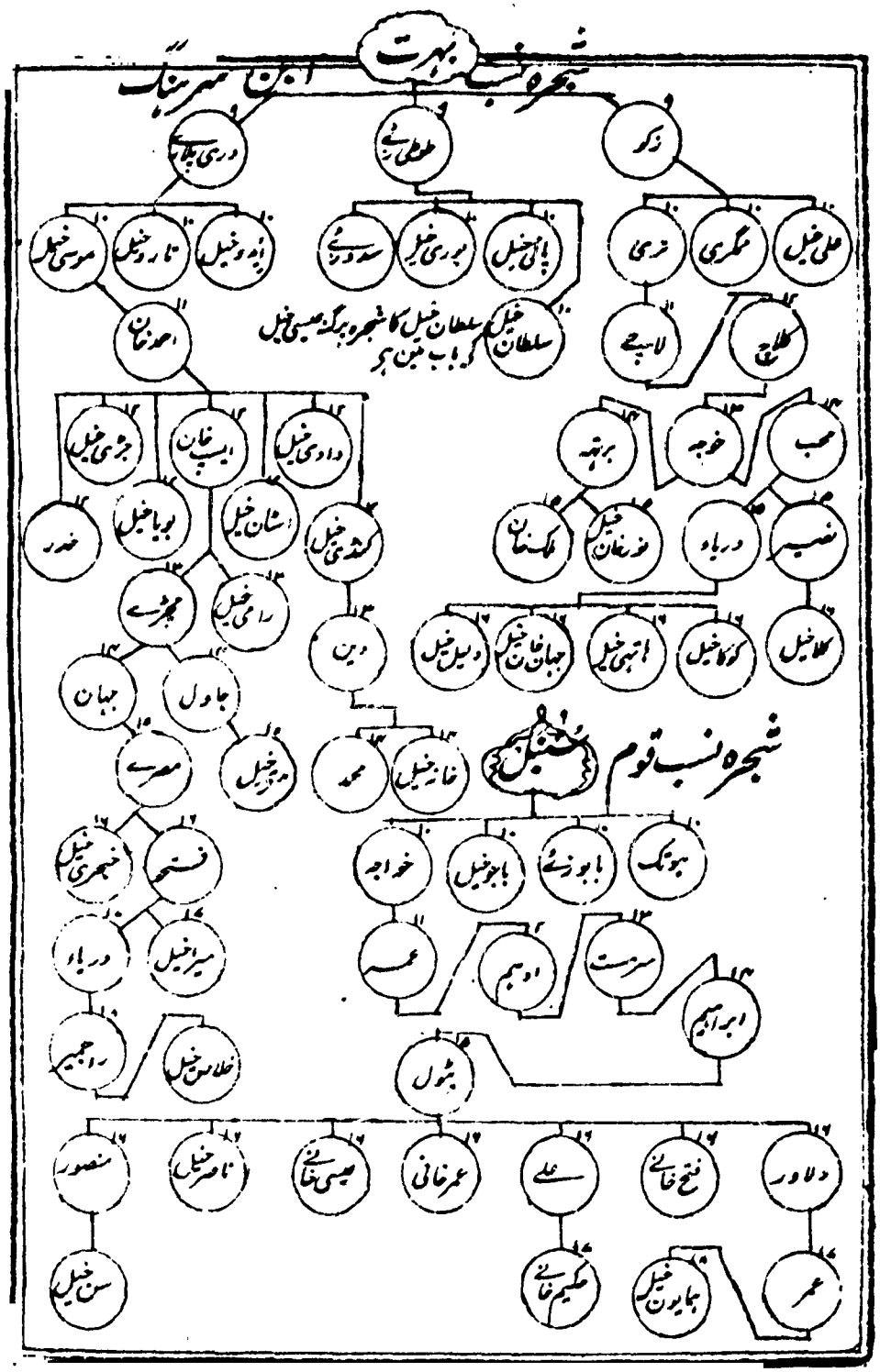
شجرہ نسب بہرت ابن سرہنگ
زکو
طوطی زئے
دری پلاری
علی خیل
ممگری
تری
پانی خیل
بوری خیل
سدوزئے
ایدو خیل
تارو خیل
موسی خیل
سلطان خیل
سلطان خیل کا شجرہ پرگنہ عیسی خیل کے باب میں ہے
کلاچ
لاچے
احمد خان
محب
خوجہ
برتھہ
دادی خیل
ایسپ خان
جڑی خیل
نصیر
دریاء
نور خان خیل
ملک خان
کنڈی خیل
اشان خیل
بویا خیل
خدر
کلا خیل
کوکا خیل
ہاتھی خیل
جہان خان خیل
دلیل خیل
رامی خیل
مچھڑے
دین
جاول
جہان
خانہ خیل
محمد
مدی خیل
مصرے
شجرہ نسب قوم سنبل
ہوتک
بابو زئے
باجو خیل
خواجہ
فتحو
خنجری خیل
سرمست
ادہم
عمر
میرا خیل
دریاء
ابراہیم
راجمیر
خلاص خیل
بٹول
دلاور
فتح خانے
علے
عمر خانی
عیسی خانے
ناصر خیل
منصور
عمر
ہمایون خیل
حکیم خانے
سن خیل

اقوام متفرق

واضح ہو کہ قوم نیازی جسکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا تعلقہ ادریس روکہڑی موسی خیل موچہہ داؤد خیل کنڈیان مین آباد ہی اور قوم بلخ جو اپنے آپکو لودی کی نسل سی شمار کرتے ہین تعلقہ پیلان مین سکونت پذیر ہے ؛

اقوام آوان وجٹ حسب ذیل بستی ہین

آوانون مین سی اچہرال ڈہرال سدکال تعلقہ پہکر مین اور جٹ گوت تندیال ججوہان گہنرا ساہند آلتہ تعلقہ وان پہچران مین اور گوت کونڈے سیلو ابیر تعلقہ کنڈیان مین اور تلوکر دہر ہوئی تعلقہ پیلان مین اور اوترای سیوری پہٹوئی تعلقہ موچہہ مین سکونت پذیر ہین اور یہہ سب لوگ اپنی اپنی ملکیت بطور بہیاچارہ رکہتے ہین ؛

قوم سید

سید بخاری وشیرازی اس پرگنہ کے بعضے دیہات مین متفرق آباد ہین ؛

قوم برہمن وغیرہ ہندو

برہمن اور کہتری کم مگر آرورڑے اوترا بدے اور اکثر دکہنی بہی متفرق دیہات مین آباد ہین اور ان لوگون نے بذریعہ بیع ورہن زمینات کی ملکیت بہی حاصل کر لی ہی ؛

حال تقسیم اول قوم نیازی

واضح ہو کہ جب اس علاقہ پر یہہ قوم نیازی گہکہڑون کو نکالکر قابض ہوئی تو تقسیم ملک مفتوحہ کی کسی حساب پر باہم نہین کی بلکہ جتنا جسکے ہاتہہ لگا اور آباد کر سکا اوسکو اپنی قبضہ مین کر لیا - پیر عبدالرحمان شاہ نے جو قوم سنبل اور سرہنگ کی مابین صلح کری اوسمین بہی کچہہ تقسیم مستقل نہین ہوئے بلکہ شروع عملداری سرکار تک تغیر وتبدل بسبب دشمنی اور کشت خون غالب اور مغلوب کے باہم ہوتے رہی ؛

مختصر تاریخ حکومت اس پرگنہ کی

واضح ہو کہ بہت پورانی حکومت کی کچھ مفصل تاریخ نہین ملتی الا کہنڈرات سے جو سکہ پورانا ملا ہے اوسسے اسبات کی صداقت ہوتی ہے کہ سکندر اعظم کے بعد اس علاقہ پر قوم گریک یعنے یونانی کی حکومت رہی ہے چنانچہ ایک پورانی معبد عمارت کا ڈہیر جو مستعمل موضع روکھڑی واقع ہے اوس سے بھی سلطنت گریک روشناس کیا ہے - اوسکے بعد سلطان شہاب الدین غوری کی عہد تک صحیح پتہ نہین ملتا کہ کون قوم اس ملک مین آباد تھی مگر اوس عہد مین قوم گہکھڑ کی سکونت تصدیق ہوتی ہے شیر شاہ سوری کے عہد جب گہکھڑ لوگ بباعث نامعلائی خاندان چغتہ اور اپنی سرکشی سے مغضوب شیر شاہی ہوکر تباہ ہوئے تب قوم آوان اور جٹ نواح مشرقی سے آکر اسملک پر پھیل گئے کیونکہ پہلے یہی گہکھڑون کی وقت اکثر اس قوم کے لوگ بطور رعیت آباد تھے تا وقتیکہ جلال اکبر شاہ ابن ہمایون بادشاہ نے گہکھڑون مین سے سلطان مقرب اور سلطان سہالت کو یہ موروثی علاقہ بایہ مین عطا کیا شروع عہد جہانگیر شاہ تک گہکھڑون کی حکومت اسملک پر تھی - اوسی عرصہ مین قوم سرمنگ وسنبل و نوشاہی نے شاہنہا نیا زمی جو بذریعہ چوانی موضعی آنروہی و یا دہند فروکش تھی تخمیناً کچھ اوپر دو سو برس کی عرصہ ہوا کہ گہکھڑونکو جو اوسوقت کم زور ہو گئے تھے تاکر خود حاکم بن بیٹھے شاہ عالم ابن اورنگ زیب فی اپنے عہد مین دوبارہ یہ علاقہ سلطان مبارز خان گہکھڑ کو ۱۱۷۱ ہجری مین جاگیر دیکر مقام کالہ باغ سے فرمان حکومت عطا کیا الا بسبب ونا دخانگی مبارز خان واپس اپنے ملک کو واپس گیا - اور پھر نیازی خود سر رہے تا وقتیکہ ۱۱۷۳ ہجری کو سردار جہان خان سپہ سالار احمد شاہ ابدالی کا اسملک مین آیا اور اوسنے ملکان کلان جو بطور تعلقہ دار تھے طلب کر کے اونکی معرفت فی قلبہ ایک روپیہ معاملہ یعنی قلنک وصول کیا اور ایک ایک گھوڑا ہر تعلقہ دار سے نذرانہ لیا ۱۱۷۳ ہجری تک یہ علاقہ متعلق سلطنت افغانستان تصور ہوا کہ جب کوئی حاکم درانی آیا توجو رعیت مفروری و روپوشی سے بچ رہی اوس سے حسب شرح بالا قلنک وصول کیا گیا اور بعد دوسرے تعلقہ دار کو حاکم کیطرف سے بقدر حیثیت تعلقہ ایک خلعت عطا کیجاتی تھی عہد تیمور شاہ درانی مین

سردار مہان سنگھ

[illegible] بخیت سنگھ فی سنہ ۱۸۰۳ بکرم مین جسکو چھیاسی برس ہوئی ملک کو اپنے قبضہ مین لیا اور سبب نہونے مستقل انتظام کے نواب محمد خان و حافظ احمد خان کی دستبرد سے قبضہ جوانیہ اور بنگیہ مین مقیم تھی اس علاقہ کو چھوڑی حصہ پر رہے قریب سنہ مذکور پیلان مدت تک نواب کی حکومت مین رہا بعد فتح منکیرا سنہ مذکور مین سکھون کے قبضہ مین آیا باقی پرگنہ میانوالی علیحدہ رہا تا وقتیکہ بخیت سنگھ نے اپنی عہد مین بل و غش انتظام کرلیا اور راون کی جانب سے بکرمیت رای اور گوبند سنگھ و فتح سنگھ مان و دیبا سنگھ و بہری سنگھ وغیرہ سردران سکھہ حاکم ہوکر ملک مین آئے رہے اور بعض دیہات کلان مین قلعہ ہائے خام بطور گڑہی مرمت کرکے سکھا شاہی تھانے مقرر ہوئے اور معاملہ نا بقدر تعینی اور دینے والے کے وصول ہوتا رہا ابتدا مین سکھہ سردار معرفت تعلقہ داران چہارم حصہ پیداوار سی معاملہ وصول کرلیا کرتے تھے جسمین سی چوتھا حصہ بوجہ انعام تعلقہ داران وغیرہ کو چھوڑ کر باقی جمع سرکار کا ہوتا تھا بعد ازان جب قلعہ بنائے گئے اور بخیت سنگھ کے انتظام فی رونق پکڑی تب معرفت کاردار ان سکھہ فصل بفصل کنکوت کی پڑی فصل کی ہوکر کل پیداوار سے دوسری چہارم حصہ سرکاری وصول کیا جاتا تھا اور اوس چہارم سرکاری کی پیداوار سے پنجاہ فیصدی یا پنج من غلہ بطور بچوترہ تعلقہ داران کو ملا کرتا تھا اور اکثر تو حصہ سرکاری کا غلہ بہ نرخ گران زمینداران کو محسوب دیکر نقد روپیہ اونسے وصول کرلیتے تھے یا غلہ جنس معینہ لیکر فروخت کیجاتی تھی - الغرض اوس ملک پر حکومت اوس عہد سے سکھان کی چلی آتی تا وقتیکہ سرکار انگریزی فی سنہ ۱۸۴۹ء کو ضبطی پنجاب کے ساتھہ اس علاقہ کو بھی اپنی عمرو سلطنت کی شامل کیا - اور شروع عملداری سرکار مین یہ پرگنہ متعلق ضلع لیہ کے تھا جنوری سنہ ۱۸۶۱ء مین ضلع لیہ ٹوٹ کر بنون ضلع بنا اور یہہ پرگنہ بھی ضلع بنون کو شامل کیا گیا اور جمع اسکی بہ حیثیت قسم وار تشخیص ہوکر مقرر ہی کل جمع مالگذاری بابت سال سمت ۱۹۱۸ ایک لاکھہ سولہ ہزار ہے اور کل رقبہ مزروعہ ایک لاکھہ عشر ایکڑ علاوہ بنجر کے ہے اور مزروعہ رقبہ بحساب فی ایکڑ عصر پڑتہ سرانے پڑتا ہے اگرچہ عموماً اس پرگنہ کی جمع سخت نہین ہے مگر سوضع فتح خان والہ اور کل حاجی شاہ والہ تعلقہ

موجہ کی جمع خصوصاً سنگین ہو اور بسبب سختی کے قابل ترمیم ہو ؛

اقسام اراضی

اس پرگنہ مین بانجھی قلیل اور زمین سیلابہ و کچھار کنار دریا ہی سے بکثرت ہو اور علاوہ اسکی بارانی تہول وغیرہ تین قسم کی ہو اول وہ جنکو نہر جات نکوہ کی جانب سے بوقت بارش خوب سیراب ہوتی ہو دوسرے بارشی پانی جو جنبر متعلقہ سے آکر سیراب کرے تیسری خالص بارش سے جو اوس زمین کی ذات پر برسے سو بارانی اراضی سے قسم اول بہتر اور دوم میانہ اور سوم ناقص ہو آبپاشی سیرابی زمینات قبیل مقام ماڑہی سے اگر ایک نہر دریا و سمندر کی کاٹ کر بہ تعرف زراعت کثیر وہ اس پانی سے بنجر ہی جاوے تو سوائے تہول پرگنہ میانوالی پہنچے دو تک لیتہ اور ریہکہر وغیرہ علاقہ بارانی کو سیراب کرنے کی سیلابہ زمین کو سال بسال دریا سمندر سے برد برآمد کا بہت اثر پہونچتا ہے اور سالانہ تشخیص کے وقت تحصیلدار پرگنہ کی طرف سے انصاف اور حاکم بالا کی جانب سے نگرانی کار رہی ؛

پیداوار اراضی زرعی

اس پرگنہ مین بہ فصل ربیع اکثر گندم اور قلیل جو اور خریف مین باجرہ اور کہین کہین کپاس بہی پیدا ہوتی ہے سیلابہ مین گندم اچھی ہوتی ہے اور نوبرآمد کلدار مین سمو کہا ایک قسم کا کپاس ہے کاشت کیا جاتا ہے پیشہ کاشتکاری مین لوگ پرگنہ کے مختتی ہین خصوص قوم آوان اور جٹ اس کام مین زیادہ محنت کش اور ساعی ہین ؛

دیہات

اصلی اس پرگنہ مین بیاسی ہین اور اونمین داخلی چھوٹے چھوٹے کا نوا ایک سو بین اس حساب سے کل ایکسو بیاسی ہوئی جن مین سے سترہ بڑے گاؤ نو بطور قصبہ کے ہین خصوص زیادہ جمع والہ موضع کنڈیان کہ جسکی جمع ۱۰۰۰۰ ہے صورت ملکیت دیہات اور تعداد تعلقہ جات اور جمع و رقبہ تعلقہ وار اور تعداد خانجات بتعدد کاشتکار وغیرہ کاشتکار بابت کل پرگنہ نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا

فہرست متعلق حالات دیہات پرگنہ میانوالی تفصیل صورت ملکیت دیہات وتعداد خانجات وارا ضی وجمع وغیرہ

○

فہرست متعلق حالات دیہات پرگنہ میانوالی

○

نمبر شمار	نام تعلقہ	نام مالکان تعلقہ	تعداد دیہات: بنجر جاگیر	تعداد دیہات: بنجر داری	تعداد دیہات: زمینداری	تعداد دیہات: میزان	تعداد خانجات: کل	تعداد خانجات: خبر کارشتہ	تعداد خانجات: میزان	نام قوم سکونت	تعداد توپ	تعداد بندوق	کیفیت	اوسط جمع فی ایکڑ
۱	اوبرس	خود زمینداران دیہہ	۲	۱	۱	۴	۱	۱	۱	سرسنگ و مہاجن	۱	۱	جو مالکان اعلیٰ ہین وہ مالکانہ مالکان اودے سے لیتے ہین	۳ آنہ
۲	پنپلان	ایضاً	۱	۱	۰	۱	۱	۱	۱	پٹھان بلوچ و ہندو	۱	۱		۳ آنہ ۱۰ پائی
۳	پکھڑ	ایضاً	۲	۰	۱ جاگیر	۱	۱	۱	۱	گوان و سید جاگیر	۱	۱	ایضاً بجز اس تعلقہ کے موضع مسان ملک مظفر خان رئیس کالہ باغ کو جاگیر مین دیئے ہوئے	۱ آنہ ۱۱ پائی
۴	دادر خیل	ایضاً	۰	۱	۰	۱	۱	۱	۱	پٹھان	۱	۱	کیفیت بشرح نمبر ۲	۲ آنہ ۱۰ پائی
۵	روکڑی	ایضاً	۲	۱	۰	۱	۱	۱	۱	پٹھان اور ہندو	۱	۱	ایضاً	۳ آنہ ۶ پائی
۶	کندیانہ	ایضاً	۱	۰	۱	۱	۱	۱	۱	سنی پٹھان و جٹ	۱	۱	ایضاً	۳ آنہ ۸ پائی
۷	موچھہ	ایضاً	۲ جاگیر	۱	۱	۱	۱	۱	۱	تاجیخیل و سید و قریشی و جٹ	۱	۱	ایضاً اور بجز اس تعلقہ کے موضع مذکور والے نظر لو خیل محمد سرافراز خان بہادر رئیس عیسیٰ خیل کو جاگیر مین دیئے ہوئے	۳ آنہ ۱۰ پائی
۹	موسیٰ خیل	ایضاً	۰	۱	۰	۱	۱	۱	۱	پٹھان سرسنگ و بابی	۱	۱	کیفیت بشرح نمبر ۲	۲ آنہ ۱۰ پائی
۹	ونپ بھچر	ایضاً	۰	۱	۰	۱	۱	۱	۱	بھچر	۱	۱	ایضاً	۳ آنہ ۹ پائی
۱۰	بیخوانی	ایضاً	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۱	پٹھان و جٹ	۱	۱	ایضاً	۶ پائی
														۳ آنہ ۹ پائی

ذکر مزارعان

اس پرگنہ مین مزارعہ اقسام ذیل کی ہین اول کاشتکار بذریعہ بوٹہ ماری یہہ گروہ مالک ادنی تصور ہوکر حق مالکانہ مجوزہ سرکار مالکان اعلی کو مختلف شرح سے دیتے ہین اور معاملہ سرکار بطور راجپہ مالکان نقد ادا کرتے ہین دوم کاشتکاران موروثی یہہ لوگ حسب شرح مندرجہ کاغذات بندوبست سراسری آٹھوان حصہ یا دسوان یا بارہوان یا جو دہوان حصہ کل پیداوار سے بابت حق مالکانہ مالک کو دیکر معاملہ خود ادا کرتے ہین سیوم مزارعان غیر موروثی جو تابع مرضی مالک ہین اونسے سیوم حصہ یا نصف حصہ پیداوار مالک لیکر معاملہ سرکار خود مالک ادا کرتا ہی اور بعد از اطلاع وقت شروع سال آخر الذکر قسم کے مزارعان کی بیدخلی مالک کی اختیار مین ہی

قاعدہ تقسیم میراث

میراث غیر منقولہ وارثان نرینہ کے باہم دستار پر تقسیم ہوتی ہی عورات کو حصہ نہین ملتا اور یہہ رواج غالب ہی ؛

پیشہ و عادات سکنای پرگنہ

اغلب اور اکثر پیشہ کاشتکاری اور زمینداری رکھتے ہین اور زمیندوبیوپار غلہ وغیرہ بھی کرتے ہین عادات مین سوائے چیدہ آدمیون کے شرارت اور دروغ بہت داخل ہی کل پرگنہ کے دیہات مین دھڑبمعنی جتبہ داری علیحدہ علیحدہ ہی اور بغض وحسد دلون مین بھرا ہوا ہی دشمنی اور عداوت باہمی جو محض بیفایدہ اور صرف حاسدانہ ہی اوسنی لوگون کی درستی اطوار مین بڑا خلل ڈال رکھا ہی عدالت مین پیچ کے ساتھہ مقدمات دایر کئے جاتے ہین اور چونکہ سرکاری انتظام اونکی اور کسیطرح بغض نکالنی سے انتقام لیتا ہے اسواسطے بارجاع نالشات اپنی عداوتی سے بدلہ لینا چاہتے ہین حکام موقعہ کی بیدار مغزی اور واقف کاری اس پرگنہ مین اونکی شر کو رفع کرتی ہی یہہ لوگ راستی بھی بہت ہین اسواسطے وہانکی عملہ ماتحت کی نگرانی بھی لابد مطلوب ہی ؛

خوراک و پوشاک

گرما مین گندم اور سرما مین باجرہ اکثر کھایا جاتا ہی پوشاک مردانہ سر کی بالوین دستار سفید چھوٹی اور اکثر کرتہ سفید اور پجامی ازار کی لنگ چادر سفید کی رکھتے ہین اور بعضے آدمی نیل سی سیاہ رنگ کراتے ہین زنانہ پوشش مین سر پر دوپٹہ یا سلاری اور پجامی کورتی کی چولی یا انگی جو سینہ سی تنگ اور چست اور دامن سی فراخ مگر کوتاہ ہوتی ہی اور شلوار موٹی سوسی کی گھیرہ دار مگر پونچہ تنگ رکھتے ہین پوشش کی قطع اور وضع قابل تعریف نہین سوای بدوضع کے مردانہ پوشش کام کے وقت بھی مارج ہے اکثر دیسی کپڑا مستعمل ہوتا ہی اور کم لٹھہ خاصہ

وجہ تسمیہ میانوالی

واضح ہو کہ اصل مین اس پرگنہ کے علاقہ کو بباعث کنارہ دریا کچھی کہتے تھے نامبنو زاکثر کچھی کے نام سی مشہور رہی مسمی میان علی فقیر ابن شیخ جلال جسکا اس ملک کے لوگ معتقد و مرید تھے اوسنی اپنا خانگی مکان بنایا جو مشہور بہ میانوالی ہوا اور موضع میانوالی متصل موضع بلوخیل کلان واقعہ ہی بسبب شہرت عام اور واقع ہونے مکان تحصیل و کچہری حاکم اس پرگنہ کا نام میانوالی سی نامزد ہوا اور حقیقت میانوالی ایک موقع کا نام ہی باصطلاح زبان ملک علاقہ کو کچھی کہا جاتا ہی خاندان میالان میانوالی کا ذکر اس کتاب کی دوسری موقع پر درج ہے ؛

رواج شادی

اہل اسلام مین معمولی ہی کچھہ خاص صورت علیحدہ نہین رکھتا اور اہل ہنود مین برخلاف دستور ہندوان علاقہ ہنوان و مروت و الیان دختر کی جانب سی برہمن یا پروہت ایک جنجوعے زنار و کیسر یعنے زعفران اور کچھہ مصری یا قند سیاہ لیکر بخانہ وارثان لڑکا جاتا ہی اور راشیار مذکورہ پہونچا کر پوجا و شگن بجا خیری چودھریان و برادری کر کے کیسر ہر ایک حاضران پر چھڑک کر واپس آتا ہی اور راسطرحکی بدھائی جب پہونچ جاوی تو عہد ناطہ کا پختہ ہو جاتا ہی

عبادتگاہ

اس پرگنہ مین کل دو سو بیس مسجد اور صومعہ جائی عبادت اہل اسلام ہی اور دہرم سالہ و تہاکردوارہ کل تیس ہین عبادت کنندون کو چاہئی کہ بصفائی دل عبادت کرین اور اپنی افعال اور اطوار کو قابل عبادت صادق کے درست کرین کیونکہ معبود حقیقی دلون کا مالک ہی ؛

ذکر میلہ یا ہجوم

کوئی مشہور میلہ اس علاقہ مین نہین ہوتا مگر بماہ بیساکہہ بمقام ماڑی نانگہ ارجن کی جائی نشست پر اور بایام شورات بمکان منسا ناتہہ واقعہ پائی خیل اہل ہنود بطور میلہ کے جمع ہوتے ہین اور بخانقاہ میان نور محمد واقعہ موضع بہکڑہ بماہ چیت کچہہ میلہ زمینداران دیہات نواح کی طرف سی لگتا ہی اور علاوہ اسکی تیوہار دسہرہ پر بمقام میانوالی اور کنڈیان و پپلان و موچہہ کچہہ ہجوم اہل ہنود کا ہوتا ہی ؛

باب پنجم متفرق حالات ضلع بنون

ذکر حکام و حکومت

واضح رہی کہ بہت پورانی وقت کی حکومت کا مفصل اور صحیح حال نہین مل سکتا البتہ پورانی وقت کی منہدمہ عمارات سی جو سکہ مضروبہ عہد حکام ماضی ملتی ہین اونسی حکومت اہل ہنود و اہل گریک یعنی یونان شاہان بکٹریا یا باختر کی صداقت بخوبی ہوتی ہی اور یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ یہہ ضلع سوامی علاقہ میانوالی قدیم سی سلطنت افغانستان کی متعلق چلا آیا گو حکام افغانستان مین سی جنکی تاریخ پہلے حصہ کی دوسرے باب مین درج ہی کسی نی اس ضلع کو مفتوح کیا اور کسی نے مشکل اور تہوڑا علاقہ سمجھکر خیال نکیا حکومت کا مشرح حال صرف ایکسو ستر برس سی مل سکا جسکی تفصیل یہہ ہی کہ سنہ ۱۱۷۱ ہجری مین شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب شاہ دہلی نے جو باپ کی طرف سی صوبہ کابل کا تہا بمقام کابل زبانی محمد حسن مشیر اور رہرام ابن خوشحال خٹک صفت اورزخیزی ملک بنون سنکر ارادہ سیر اور فتح اس ملک کا کیا کابل سی بہمراہی اجیہ بشن سنگہ و محمد حسن ملک خوست اور علاقہ دوتر کے راستی تنگہ توچی سی نکلکر بنون مین داخل ہوا اس پہلی دفعہ باعث خرچ زر کثیر انعام و خلعت ملکان ہر قوم کچہہ مزاحمت یا مقابلہ بادشاہی لشکر سی راستہ پر یا لہ بنون مین نہوا بہادر شاہ نی بموجب حکم اورنگ زیب اس علاقہ کو مستقل حکومت کرنیکے ارادہ پر متصل موضع جنڈ وخیل کنارہ کرم سی شمال ایک قلعہ خام بنوایا جسکا نام شاہ کوٹ مشہور ہوا تبتک اوس قلعہ کی بنیاد کی علامت باقی ہے استقام پرخان زمان کٹی خیل لوہانی سی واسطی سلام کے حاضر ہوا اور شاہزادہ نی ایک ہاتہی اور گہوڑا معہ خلعت عطا کرکے رخصت کیا شروع موسم گرما مین جب بہادر شاہ نی کابل کی طرف واپسی کا ارادہ کیا تو حسب صلاح محمد حسن مصاحب اصالت خان گہکہڑ جو ضلع ہزارہ کی علاقہ پہکلی کا فوجدار تہا واسطی فوجداری ملک بنون طلب کیا اور اصالت خان پہکلی کے انتظام کو سوا تہیون کی ماتہہ سی

ویران کرا کر حسب الامر شاہی بنون مین آیا اور شاہزادہ نی اصالت خان کو معہ کچھہ مختصر سپاہ
کے بدون تقویت سامان قلعہ داری علاقہ بنون مین چھوڑ کر براستہ دوڑ کابل کو واپس
ہوا تنگہ توچی کی درہ پر جو اوسوقت مشہور بہ تنگی حسن تہا قوم دوڑ اور الوس وزیری اور سکنا
خوست جمع ہوکر برسر مقابلہ اور سد راہ ہوی بخفیف سی لڑائی مین بہ سبب تنگ راستہ اور پہاڑ ہونے
کے فوج شاہی کو بڑا خطرہ نقصان پیدا ہوا مگر آخر کو کچھہ روپیہ دی کر راستہ خلاص کرایا گیا تاہم
بہیر کی مزاحمت اور مال شاہی کی لوٹ تا بدسترس پہاڑی مخلوق علاقہ کابل مین داخل ہونے
تک کرتے گئے راجہ بشن سنگہ بنون مین مرگیا تہا بہادر شاہ بوقت واپسی علاقہ دوڑ مین بطور تہانہ
سید حسن نامی جو خاندان سادات بارہ سی تہا مقرر کرگیا چند عرصہ کے بعد قوم بنوچی اور مروت نے
اتفاق کرکے اصالت خان حاکم بنون سی بغاوت کی اور اوسکو معہ ہمراہیان قلعہ مین محصور کر لیا
تہوڑی دنون تک وہ لڑتا رہا مگر آخر کمک سی مایوس ہوکر بعد حاصل کرنے امان کی قلعہ خالی کردیا
اور ملکان مروت کی ہمراہی مین درہ تنگ علاقہ عیسی خیل کے راستہ معظم نگر پرگنہ میانوالی کو چلا گیا
ملکان مروت بطور بدرقہ درہ تنگ اپنی حد تک گئے اس سرکشی کی خبر ۱۱۷۱ ہجری کو بمقام جلال آباد
بہادر شاہ کو پہونچی تب اوسنی اصالت خان کو حکم بہیجا کہ بانتظار آنے کمک کی درہ تنگ کے قلعہ مین
جو عیسی خیل اور مروت کی حد پر تہا قیام کری اور میر ابراہیم اور رفاخر خان فوجدار بنگش کو
فرمان پہونچا کہ بہمراہی محمد افضل خان خٹک بلند خیل کے راستہ بنون مین جاکر سرکشی کل انتظام
کرو اور اصالت خان کو قلعہ درہ تنگ سی واپس لاکر بنون مین پہونچاؤ مگر فوجدار بنگش کی
سپاہ کو سال تک کی تنخواہ بہی نہین وصول ہوئی تہی ایسی بیدل سپاہ سی کیا ہوسکتا تہا جب
یہہ فوج بلند خیل مین پہونچی تو سید حسن حاکم دوڑ سی خبر ملی کہ مین بہی محصور ہون احتیاط سی آنا اور
جو دو سوار بہ پیغام شاہی بنون کو واسطی فہمائش اطاعت بہیجے گئے وہ بی نیل مراد واپس آکر شدت سی
حال سرکشی رعایا بنون و مروت ظاہر کیا اور بلند خیل سی جو نالہ کرم کے کنارہ بنون کو راستہ
پہاڑون سی آتا تہا اس راستہ کو قوم وزیر نے روک لیا اور بہادر شاہ کا حکم اس فوج کو پہونچا

کہ تم خود بندوبست کرو اور فوج یا زر نہین بہیجی جاویگی سو بدون ان دو چیز کے امر مقصودہ حاصل
نہین ہو سکتا تہا لاچار فوج متعینہ کمک مل بلندخیل سے متفرق ہوگئی دوسرے سال بہادر شاہ نے
پشاور سے کوہاٹ کی راستے آکر علاقہ زیڑان کوہ سفید کی جنوبی درہ مین موسم گرما گذارا اور ایک راستہ
کڑمان اور زیران سے گنڈمک کیطرف بنانی کا ارادہ کیا مگر پورا نہوسکا شروع خزان مین بسرکرگے
علی رضا برادر محمد حسن اور مبارز خان گنبکہڑ جو امیدوار حکومت ڈانگلی جائی ریاست گنبکہڑان واقع
ضلع راولپنڈی کا تہا ایک فوج براستہ بلندخیل روانہ کی جب یہہ فوج بلندخیل سے آگی کڑم کے راستہ
بنون کی طرف روانہ ہوئی تب قوم وزیر نے راستہ پکڑکر سخت لڑائی کری فوج متعینہ کو شکست
ہوئی اکثر خیمہ اور مال اسباب چہوڑکر بلندخیل کو واپس ہوئی اور لشکر کے سردار نے نادانی اور بیرحمی
سے چند ملکان وزیر بقول صلح و آغنی طلب کرکے قتل کردئے اس نازیبا عہدشکنی سے سب قوم وزیر متفق
دشمن بنگئی اور لشکر کرکے بلندخیل پر چڑہ آئی وہان سے علی رضا خان ہٹ کر درمند کو چلا گیا یہہ خبر
بہادر شاہ نے سنکر فوج کو واپس بولا لیا اور سرداران لشکر کو اپنی حضور مین واقعی تنبیہ کری اور خود
بہمراہی ناصر خان اول ملک خوست کی راستی علاقہ دوڑ مین آیا دوڑ کے سر بر قوم وزیری اور
فرقہ دوڑ نے راستہ روکا ہوا تہا مگر ناصر خان کی واقف کاری اور ہوشیاری سے بدون لڑائی بطور
صلح راستہ خالی کراکے بہادر شاہ بنون مین پہونچا بعضی لوگ مغرور رہو گئے اور اکثر مطیع ہوئے
الآ بہادر شاہ بدون زیادہ توقف کی مروت اور عیسی خیل کی راستے کالہ باغ کو چلا گیا سنہ ۱۲۱۴ ہجری
مین کالہ باغ مین داخل ہوا اور چند ماہ وہان قیام رکہا علاقہ ڈانگلی کی سلطانی اصالت خان سے
تغیر کرکے اس شرط سے مبارز خان گنبکہڑ کو عطا کرے کہ بنون کی فوجداری کا ذمہ دار ہوا وسنے عرض
لیا کہ اب مین جاکر علاقہ پٹہوار واقعہ ضلع راولپنڈی کا بندوبست کرکے بوقت کوچ شاہزادہ پہونچکر
بنون مین رہونگا بہادر شاہ کالہ باغ سے روانہ ہوکر براستہ عیسی خیل لکی مروت مین آیا اور مروت
کی لوگون سے کچہہ معاملہ جسکی تعداد صحیح نہین معلوم ہوتی وصول کرکے اور ناصر خان کو قلعہ بنوں
مین چہوڑکر شاہزادہ دوڑ اور خوست کی راستی غزنین ہوکر کابل کو گیا الآ درہ شواک پر دو ماہ بسبب

بندش راستہ اور مزاحمت مخلوق کو ہی روکا رہا بنون مین ناصر خان نی ایک لاکہہ روپیہ تحصیل مقرر کرکے وصول کرنا شروع کیا قریب چالیس ہزار کے وصول ہوچکا تہا کہ ناصر خان دوڑ کے راستی چلا گیا جو سوار تحصیل معاملہ پر مقرر تہی وہ بہی ناصر خان کے پیچہے چلے گئے محمد افضل خان خٹک جو قلعہ بنون مین شاہزادہ کی حکم سی ناصر خان کی ساتہہ رہتا تہا لاچار قلعہ چہوڑ کر بمقام لتمر چلا گیا اور میاز رخان گہکہڑ کو جو کالاباغ اور میانوالی کی علاقہ مین تہا واسطی چلا آنی بنون کے لکہہ بہیجا مگر اوسنی اپنے آنے سی صاف انکار کیا اور اس باعث سی رعایا بنون و مروت پہر خود سر ہوگئی اور اور ایسا حال رہا کہ جب کبہی فوج یا کوئی حاکم اس راستی آیا تو جو لوگ مفروری سی رہگئی اونسی کچہہ معاملہ کے نام وصول کرکے چلے گئے

تا وقتیکہ نادر شاہ ایرانی

کی فوج سنہ ۱۱۵۰ ہجری مین بڑی زور شور سی اس ملک مین آئی گرچہ یورش ہند کیوقت خیبر کے راستی نادر شاہ گیا تہا الا مشہور ہی کہ ایک دفعہ بنون مین بذات خود معہ بیشمار لشکر کے دوڑ کے راستے آیا تمام وردی سپاہ اور خیمہ و خرگاہ سرخ رنگ کی تہے بنون کی علاقہ سی موضع توزکے علاقہ سورانے اور موضع کڑی تپہ تپینی و موضع دلی خیل تپہ منڈان کی لوگون نے سائیسان لشکر نادری کی کچہہ مزاحمت کی تہی اس خفیف گناہ پر اوس ظالم بادشاہ نی ہر سہ دیہات مذکورہ بالا مین فوج بہیجکر قتل عام کا حکم دیا اور بیگناہ مخلوق کو قتل کرایا اوس قتل مین قوم کڑی سی جو قریب ایکہزار آدمی تہا صرف دو کس زندہ بچ رہی اور دلی خیل اکثر مفرور ہوکر علاقہ بنگش کو چلے گئے بعد نادر کے جب

احمد شاہ ابدالی

تخت نشین افغانستان ہوا تو سنہ ۱۱۶۴ مین سردار جہان خان سپہ سالار ملک دوڑ کے راستہ بنون مین آیا ظلم نادری نی رعایا بنون کو اسقدر تباہ اور ہراسان کردیا تہا کہ بدون مقابلہ اطاعت قبول کرکے زر مقررہ قلنگ ادا کردیا اور جہانخان درانی نے مسمات بی بی دختر شاہ بزرگ ملک بازار احمد خان سی شادی کرلی اور علاقہ دوڑ سی بہی بارہ ہزار قلنگ وصول ہوا دو دفعہ یعنی سنہ ۱۱۶۶ و سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین بذات خود احمد شاہ بنون کے راستی آیا اوسکی سلطنت مین کچہہ شر فساد بہ ملک بنون نہین ہوا ؛

تیمور شاہ

اپنی سلطنت کی عہد مین ۱۱۸۳ ہجری مین بنون کی راہ سے کالا باغ تک گیا اور اوسکی بعد بہی چند دفعہ آیا اکثر علما سادات کی پاس بابت معافی بیگار و تکالیف سورسات سادات تیمور شاہی علاقہ بنون مین موجود ہین اسکی عہد مین پائندہ خان بارکزئی جسکا خطاب سرافراز خان تہا ۱۱۹۹ھ مین بنوں کا حاکم ہوکر آیا بعد وصولی قلنگ واپس چلا گیا تیمور شاہی مین بھی کچہہ فساد خام ہونے نہین پایا

شاہ زمان

ابن تیمور شاہ کی عہد مین کئی سردار درانی اس علاقہ مین آئے رہے اور قلنگ کے نام پر جو کچہہ وصول ہوسکا لیکر واپس چلے گئے فتح خان بارکزئی ۱۲۱۶ ہجری مین درسمند اور بلند خیل کی راستہ بنوں کو آیا قوم درسمند سی اوسکی سخت لڑائی ہوئی بعد فتح کے درسمند تاراج کئی گئے اور جو سپاہی فوج درانی کے اوس لڑائی مین زخمی ہوئے بنوں مین لاکر فتح خان نی ملکان بنوں مین تقسیم کرکے اچہا ہونے تک واسطے پرورش کے سپرد کر گیا اور خود تیس ہزار قلنگ وصول کرکے پنجاب کیطرف گیا بوقت واپسی زخمی سپاہی جو اچہے ہوگئے تہے ہمراہ لیکر کابل کو چلا گیا اوسکی بعد خان ترکی حاکم ہوکر آیا اوسکے وقت مین بتکرار ایک عورت مسمات بی بی قوم میتا خیل کی جسپر مسمی دیوانہ قوم موسکی سورانی عاشق ہوگیا تہا میتا خیل کے موضع پر حاکم مذکور نی رشوت لیکر یورش کری اکثر سکنا میتا خیل لوٹی مارے گئے اس ننگ پر مسمی خانان قوم میری نی بہمراہی اپنی قوم اور گوندی کے لشکر درانی پر حملہ کیا اور شکست فاش دیکر کامیاب ہوا اور فوج درانی واپس چلی گئی عبدالرحیم خان غلجائی کے بعد پردل خان بارکزئی ۱۲۲۶ ہجری مین گورنر بنوں ہوکر آیا اور اوسنی موضع سلیمہ کو فتح کیا اور مسمی سلیمہ ملک کا بدروی کی ساتہہ پیٹ چاک کرکے اوسکی نعش کو درخت شیشم سی لٹکوا دیا دلاسہ خان کے وقت قوم میری سی لڑائی ہوئی مگر حاکم نے فتح پائی میاندا جب حاکم ہوکر آیا تو اوسنی سین خان مغل خیل کو بازید خان میری سی قتل کرایا اور اس معاملہ مین رشوت کہاکر دین و دنیا مین رسوا ہوا بعد نابینا کرنے شاہ زمان کے

محمود شاہ

بہی بہرامی فتح خان وزیر ۱۲۱۶ ہجری کو اس علاقہ مین آیا تہا اور سردار محمد عظیم خان برادر محمد خان و شیر دل خان وغیرہ کئی حاکم آتے رہے سب سے آخری دفعہ ۱۲۳۳ ہجری کو بارمحمد خان بارکزئی حکام درانی مین سے واسطے وصول قلنگ آیا اور رکوہاٹ کی راستی پشاور کو چلا گیا اوسکی بعد جسکو آجتک بیتالیس برس ہوئے سلطنت افغانستان کی حکومت جو آخری وقت درانی نام رہگئی تہی ضلع مذکور اوٹہہ گئی واضح ہو کہ اس عرصہ مین بعہد سلطنت درانی کوئی مستقل حاکم ہمیشہ کیواسطے ہنون مین نہین رہا اگرچہ احمد شاہ اور تیمور شاہ تک کچہہ عام بی انتظامی نہین تہی مگر شاہ زمان سے لیکر پیچے خانگی فسادون نے ایسا ضعیف اثر افغانستان کی سلطنت مین پیدا کیا کہ اکثر رعایا خود سر ہوتی گئی۔ حالات مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ حکام درانی کو کچہہ رعایا کی آرام اور انصاف سے سروکار نہین تہا جسقدر رہوسکا قلنگ وصول کیا اور چلدیا اور جب لشکر ہنون مین داخل ہوتا تہا تو علاقہ مین لوٹ پڑجاتی تہی جس گانو کے لوگ مفرور ہوگئے اونکی زراعات لشکر درانی اپنے گہوڑون سے چرادیتے تہے اور وصولی قلنگ سے بری ہوجاتا تہا جب محمد عظیم خان برادر دوست محمد خان ۱۲۵۱ مین اس ملک کو آیا تو اوسنے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تمکو تنخواہ نا قیام ہنون نہین ملیگی جو کچہہ مال غارت سے حاصل کرسکو وہی تنخواہ سمجہو اس احمقانہ حکم سے اکثر دیہات لوٹ گئے اور مال مویشی موضع ہرمایل کے بہی لوٹ مین آئے تہے جسکی چہوڑانے کے واسطے ایک اخوند درانی کچہہ روپیہ لیکر اور ایک لونگی لنگر اور دوسری سر پر باندہ کر معسکر کی طرف آیا جب اردو مین داخل ہوا تو ایک شخص مفلس قوم کنجڑ زئی کو سپاہیان نے پکڑا ہوا تہا اور اوس سے کچہہ حاصل نہین ہوسکتا تہا سپاہیان نے اوس سے کہا کہ کسی پر تو کچہہ اپنا دعوی کر جب اخوند بڑی کروفر سے جاتا دیکہا تو اوس مفلس کنجڑ زئی نے اپنی جان چہوڑانے کے واسطے کہدیا کہ اس اخوند نے خربوزہ کے کہیت مین میرا باپ قتل کیا تہا ایسی ناحق تہمت پر طمع اور لالچ سے سپاہیان مذکور نے اخوند جی کو پکڑ لیا اور اوس مفلس کو رہا کیا اخوند کا عمامہ مع کمربند اوتار لیا گیا اور روپیہ موجودہ چہین کر اوسکو بامید زیادہ وصولی قید کیا گیا شب کو

بیچارہ اخوند موقع پاکر لوٹی کیطرح برہنہ سر لئے ہوئے بھاگتا گرتا گاتا نومین پہونچا اور لاچار صبر کیا پس خیال کرنا چاہئے کہ جب سپاہ درّانی کو اپنے ہم دین علماؤن کے ساتھہ یہہ سلوک تہا تو دیگر بیچارہ رعیت کا اس سے ابتر حال ہوگا اور حقیقت مین اسیطرحکی زیادتیان اور ظلم باعث سرکشی اور بغاوت رعایا کی ہوتی تہی اسطرف تو یہہ حال تہا اور دوسری جانب علاقہ مروت مین بسبب بی اتفاقی ابیذر خان عیسک خیل اور نواز خان بیگو خیل ہر دو افسران گوندی مختلف حسب استدعای نواز خان بیگو خیل سنہ ۱۲۳۶ ہجری کو

نواب حافظ احمد خان

جد نوابجی سرافراز خان دیرہ والہ نے دیوان مانک رای اپنے دلاور اہلکار کو معہ شیر محمد خان ایک فوج کے ساتھہ علاقہ مروت مین بہیجا ابیذر خان اپنے گوندے کا لشکر لیکر سد راہ ہوا درہ تنگ سے مغرب کسی موسوم جہکڑے والی پر باہم فوج نواب دیرہ اور مروتان کی لڑائی ہوئی مروت لوگ شکست کہاکر قریب ایکسو ساٹہہ آدمی کے مارا گیا اور علاقہ مروت اہلکاران نواب نے مفتوح کرکے بصلاح ملکان کلان چالیس ہزار روپیہ معاملہ سالانہ وصول کرنا شروع کیا اور دیوان مانک رای جو اپنے آقا کا خیرخواہ تہا بعد فتح مروت بارادہ لینے علاقہ بنوں کے اسطرف آیا بمقام خوجڑی لڑائی ہوئی دیوان مانک رای شکست کہاکر مروت کو چلا گیا اس ہنگامہ سے بعد تین سال تک بنوچی آزاد رہے

ریاست سکہان

تا وقتیکہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۱۴ عیسوی ماہ منگہر مین رنجیت سنگہ والی لاہور نے ہمراہی ایک جرار لشکر کے گذر عیسی خیل سے دریاے سند کو عبور کرکے بدون لڑائی یا مقابلہ اس ضلع کی ہر سہ پرگنہ مغربی کو شامل ملک پنجاب کرلیا اس ضلع کو شمولیت صوبہ پنجاب سے آجتک اکتالیس برس ہوئے خود رنجیت سنگہ عیسی خیل اور لکی ہوکر بمقام حاجی وسنے یعنی درختان حاجی جو لکی سے تین میل اور ری بنون کی سڑک پر کنارہ جنوبی کرم کے واقع ہین فروکش ہوا اور کنور شیر سنگہ معہ کچہہ فوج کے بنون مین آیا اور ایک لاکہہ روپیہ کی نام پر جسقدر معاملہ وصول ہوسکا لیکر واپس چلا گیا اس پہلی دفعہ کی وصولی مین بنوچیون نے ملمع کرکے قلب زیور اور سکہ اور رہا یم کم قیمت زیادہ بیع پر داخل کئے اور جب وہ حنظو

ہوگئے تو بنوچیون مین مشہور ہوگیا کہ حکام سکہ زر و سیم اور تانبا اور قلعی برابر سمجھتے ہین اس
باعث سی یہہ حکومت جدید کچھہ سخت یا ناگوار نہ معلوم ہوئی دوسرے دفعہ سمت ۱۸۸۲ بکرم مین کنور
کہڑک سنگہ بہمراہی فتح سنگہ اس ملک مین آئی اور جہان اب قلعہ دلیپ گڈہ ہی اس موقع پر دیرہ
کیا دلاسہ خان ملک تپہ داؤد شاہ باغی ہوکر مستعد پیکار ہوا اور اکثر بنوچی جہاد سمجھکر سکہون کے
ساتھہ متصل موضع گل حسن آمندی نبرد آزما ہوئی غازیونکو شکست ہوئی اور دلاسہ خان بہاگ کر
دوڑ کو چلا گیا اس دفعہ قلب زیور و سکہ نہ چل سکا تیسری دفعہ سمت ۱۸۸۷ مین پہر کنور کہڑک و فتح سنگہ
مان بنون مین آیا اور تحصیل معاملہ شروع کی مگر بدون کل وصول کی بباعث فوج کشی پشاور واپس
چلے گئی چوتہی دفعہ تاراچند کاردار سمت ۱۸۹۱ بکرمے کو اس ملک مین آیا اول علاقہ مروت مین رعایا
کو لوٹ مار سی خراب کیا اور پہر بنون مین آکر بمقام اکرہ متصل موضع ککی برت خیمہ زن ہوا جہان
اوسکو خبر ملی کہ دلاسہ خان ملک داؤد شاہ باغی ہوگیا ہی اکرہ سی کوچ کرکے بمقام ممش خیل فروکش
ہوا دوسری صبح اوٹہکر دلاسہ خان کی گانو پر حملہ کیا اور توپ ہاء زیر درخت پیپل موجودہ حال لگا
گانو کی گہڑی کو مسمار کرنا شروع کیا جتنی جگہہ کو ضرب توپ منہدم کرتے تہے فوراً محصور لوگ درختہائے
بیر وغیرہ کاٹ کر اوس جگہہ کو روک لیتی تہے آخر غازیون مین سی چند نشانہ باز توپچی مصلحت کرکی
واسطی ہلاکت گولہ اندازان توپ متعین کئی گئے تہوڑی دیر کے بعد اکثر گولہ اندازان کی ماری جانے سی
توپ ہاء بیکار کردی گئین اوسوقت سوار و پیدل سپاہ سکہہ نے گانو پر یورش کری مگر غازیان محصور
نے زد ضرب بندوق سی فوج حملہ آور کا مونہہ پہیر دیا ایک ساعت کی بعد تمام فوج سکہہ نے پیدل ہوکر
پہر ہلہ کیا اور گانو کے دیوار تک پہونچی اور نوبت شمشیر زنی آگئی مگر چار گروہ بنوچیان جو نہایت
نشانہ باز اور موقعہ کی جگہہ پر بیٹہی تہے اونکی ہدف زنی اور عام بندوقون کی زد سی فوج سکہہ بہت
نقصان اوٹہا کر پیچہے کو ہٹی اور اپنی معسکر مین پہونچکر چارونطرف فرودگاہ کے خندق احتیاطاً کہدوائے
اور بعد آرام بیس روز کے دیرہ طرف پنجاب روانہ کرکے جریدہ فوج سی تاراچند نے سہ بارہ دلاسہ
کے گانو پر حملہ کیا مگر خالصہ جی کی فوج نے پنجاب کے کوچ کی خوشی پر ایکروز کے واسطی مرنا مارنا منظور نکیا

خفیف سی چہیڑ چہاڑ کے بعد مونہہ پہیر کر اپنی ڈیرہ سی آملے اور جو کچہہ تپہ عیسکی و منڈان و تپی سے وصول
ہو چکا تہا وہ لیکر تاراچند لاہور کو چلا گیا واضح ہو کہ ہزیمت تاراچند اور یہہ لڑائی صرف دلاسہ خان
کی جانب سی نہین تہی بلکہ اکثر ملکان بنون جیسا کہ دکس خان وغیرہ جو دنکو تاراچند کی صلاح کار اور
ہمنشین ہوتے تہے رات کو سب حال سی دلاسہ کو آگاہ کرکے ہر طرحکی مدد پہونچاتے تہے اور اپنی تپہ جات
سی غازی لوگ واسطی کمک کی دلاسہ کی پاس بہیجتی تہے اگر اسطرحکی رازداری اور کل بنون سی کمک
دلاسہ کو نہ پہونچتی تو اوسکو ایسی مقابلہ کا مقدور اور کامیابی کیونکر حاصل ہوتی سکہون کی لڑائیون
مین سی تاراچند کا جنگ اس ملک مین زیادہ مشہور ہی جب تاراچند لاہور مین پہونچا تو اوسنی
رنجیت سنگہ کو سب ملکان بنون کا باغی ہونا بیان کیا تب پیشگاہ رنجیت سنگہ والی پنجاب سی ایک پروانہ
بنام ملکان بنون اس مضمون سی جاری ہوا کہ جو کوئی خیرخواہ سرکار ہی بمقام لاہور واسطی سلام کے
حاضر ہووی اور جو نہین حاضر ہوگا تو بطور دشمن اوسکا تدارک کیا جاویگا یہہ حکم پاکر بخوف اقبال
روز افزون رنجیت سنگہ کے ملکان ذیل ملک دکس خان تپہ عیسکی ملک نظم خان تپہ دہرماخیل ملک میر
سوس خان و شیرزہ خان تپہ منڈان جعفر خان و جنگی خان ملکان تپہ تپی اور میگہا ہندو وکیل دلاسہ خان
لاہور کو روانہ ہوئے بمقام امرتسر رام باغ کی کچہری مین ان کو بار حاصل ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے انسی باعث بغاوت دلاسہ خان اور مقابلہ بہمراہی تاراچند دریافت کیا اسکی جواب مین سب ملکان
کی جانب سی دکس خان نی اس مضمون سی عرض کری کہ صاحبا سبب اس فساد کا سخت گیرے —

وصول قلنگ ہی کیونکہ ابتدا مین جب بادشاہ آیا تو بارہ ہزار قلنگ ذمہ بنون اور بارہ ہزار دوڑ پر لگایا پیچہی
حکام درانی نی دوڑ کو چہوڑ کر بنون پر تیس ہزار مقرر کیا اور جب خود سرکار یعنی رنجیت سنگہ اور کنور کہڑک سنگہ اور فتح سنگہ
ایک لاکہہ کی تحصیل مقرر کری تہی تو اوسکا باعث یہہ تہا کہ قلنگ ذمگی فراریان اس تعداد سی منہا اور مجرا کیا
جاتا تہا اور چونکہ ہر تپہ مین فراری اسقدر ہوتے تہے کہ بعد مجرای معاملہ مفروران و انعام ملکان خالص آمدنی
تیس ہزار سی زیادہ نہین ہوتی تہی اب تاراچند نی تعداد بہی ایک لاکہہ مقرر کری اور قلنگ ذمگی مفروران
مجرا نہ دی کر غیر مفروران سے طلب کیا باوجود اس سختی کی ہم مین سے کسی نی سرتابی نکری الا فقط دلاسہ خان نے کہ جو دامن کوہ کی قریب

رہتا ہے سوامی دیکی پرشاد بنوچیان کا یہہ خیال تہا کہ بعد ادائی معاملہ تا راچند کے سخت طلبی کی شکایت سرکار مین کرینگے تب کلانور رنجیت سنگہ یہہ معقول عرض سنکر خوش ہوا اور تارا چند کو ملامت کیہ اور ملکان مذکور کو خلعت دیکر اس ارشاد کے ساتہہ رخصت کیا کہ ایک وکیل سرکاری تمہارے ساتہہ جاویگا مبلغ تیس ہزار ۳۰۰۰۰ معاملہ سال بسال وصول کرکے بہیجدیا کرو فوج بنون مین نہین بہیجی جاویگی جس سے تمکو نقصان پہونچتا ہے اس سے شاید رنجیت سنگہ کی یہہ مراد تہی کہ بی درد سر اور نقصان فوج وخرچ لشکرکشی زمستانہ کو وصول ہوتے رہنے سے کفایت خرچ اور رفع تکلیف ہوگی مگر بنوچی ایسے صراف کہان تہے جو عاقبت اندیشی کرکے اس حکم کی تعمیل کرتے درحقیقت اوسوقت کی آزاد طبعی اور حالات موجودہ سے بدون فوج وصولی معاملہ غیر ممکن تہی وکیل سرکار لاہور ملکان کے ساتہہ عیسی خیل تک آیا اور وہان باانتظار پہونچنے زر معاملہ قبولہ ملکان معطل رہا جب یہہ ملک لوگ بنون مین آئے تو ملکان خورد کو فہمایش کری کہ یہہ قلیل معاملہ بطور خود وصول کرکے جمع کرو کہ عیسی خیل مین وکیل مذکور کے پاس پہونچا کر بی غم ہو ورنہ اگر کسی نے تعمیل نہ کری اور بدون فوج اور خطرہ ظاہری وصولی معاملہ نہوسکی وکیل مکے تہیدست واپس جانی پر سمت ۱۸۹۳ بکرم مین

کنور نونہال سنگہ وراجہ سوچیت سنگہ

اس علاقہ مین آئے اور راجہ سوچیت سنگہ کا ظلم اس علاقہ بنون مین ابتک لوگون کو یاد ہے دلاسہ خان اس سے بہی باغی ہوا سوچیت سنگہ نے موضع دلاسہ کو محاصرہ کرلیا اور ایسی ہیبت سے آہستہ اور نرم لڑائی شروع کری کہ غازیان جوتیہ جات دیگر سے واسطے کمک کے آئے تہے حرج سے تنگ آئے اور سمجہا کہ یہہ معاملہ بہت طول ہے اس باعث سے شب کو سب لوگ فراری ہوگئے اور سوچیت سنگہ اس حکمت سے کامیاب ہوا اس شخص مین مذہبی تعصب بہت تہا موضع البہادی تپہ مندہ خیل مین کسی شخص نے گوسالہ ذبح کیا تہا یہہ خبر پاکر فوج کو حکم دیا کہ اوس گانو کے سب لوگون کو قتل کرو چنانچہ قتل عام اور غارت کیا گیا اور جو بچے اونکی ناک کاٹ دئے گئے چند سائیسان فوجکو وزیران احمد زئی نے قتل کیا تہا اوسپر شبانہ شب فوج کا کوچ کرا کر دامن کوہ اور تہل مین جو وزیر ملا قتل کیا گیا تا حدیکہ موضع لتمر تک غارت

لیکے اوسی روز فوج دوپہر کو واپس آئی پہر موسی خان سلیمہ خیل کے کہنے پر اسد خان حسن خیل
سکنہ بڈہ خیل سی اٹہارہ ہزار روپیہ بطور چٹی یعنی جرمانہ وصول کیا اور اسد خان نی یہہ تمام روپیہ
اپنی غلہ جو اور گندم کے فروخت سی حاصل کیا اور فوج سکہی واپس چلے گئے سمت ۱۸۹۵ مین پہر کنور
نونہال سنگہ اور فتح سنگہ اس علاقہ مین آکر کوٹکی داراب خان کی متصل ڈیرہ کیا گرچہ معاملہ
وصول ہوا مگر فتح سنگہ نے سپین گوندی کی رعایت سی دکس خان افسر تور گوندی کو دشمن بنایا بعد
واپسی انکی تیسرے سال سمت ۱۸۹۷ مین پہر راجہ سوچیت سنگہ لشکر لیکر بنون مین آیا اور وصولی روپیہ مین
بہت سخت گیری کری یہان تک کہ بنون کی لوگ حصول زر کے معاملہ مین اوسکو نہایت حکمتی اور
طامع بتلاتی ہین ابہی وہ بنون مین تہا کہ دکس خان ملک کلان مرگیا اور راجہ سوچیت سنگہ نی
ایکہزار نذرانہ لیکر میر عالم خان فرزند دکس خان متوفی کو دستار بند ہوائی آٹہوین دفعہ
گنڈا سنگہ اور فتح خان ٹوانہ سمت ۱۸۹۸ مین آئی فتح خان ٹوانہ کی سختی قلنگ کا ابتک اثر چلا جاتا ہے
فتح خان نی باعانت نواز خان بیگو خیل بمقام لکی قلعہ خام بہ کنارہ شمالی رود کمبیلہ تعمیر کرایا اور
اوسمین صاحب خان ٹوانہ اپنی رشتہ دار کو قلعہ دار بنایا بعدش سمت ۱۹۰۱ بکرم مین جرنیل گوردت سنگہ
بہ ہمراہی دیوسیہای وگنپت رائے اس علاقہ مین آیا اوسنی بہی وصولی معاملی مین یہان تک
بی اعتدالی کری کہ اکثر املاک اوسوقت بذریعہ ادای قلنگ منتقل ہوگئی جیسا کہ موضع طوطا معہ
زمینات متعلقہ نظم خان دہرما خیل کو اور موضع پتل لعلباز خان کو اور موضع حسن خیل جعفر خان
مغل خیل کے ہاتہہ آیا اور بازید خان نی بہی بنام نہاد قلنگ قوم چاوزئی کی اکثر زمینات دبالی
بنون مین تو یہہ حال تہا اور پرگنہ عیسی خیل و مروت بعد فتح خان کی دیوان لکہی مل کی تفویض
ہوئی لکہی مل نی اپنی طرف سی فوجدار خان علی زئی کو قلعہ لکی مروت مین حاکم مقرر کیا فوجدار خان
کی گوندیدارے نواز خان بیگو خیل افسر ایک گوندے سے ہوگئی بدین باعث دوسرے گوندے
کے لوگون نی بغاوت کرکے قلعہ کو محاصرہ کرلیا مگر دیوان دولت رائی فرزند لکہی مل و فوج خوانین
جاگیردار ٹانک کی پہونچ جانی سے اہل بلوہ مفرور ہوئے اور فوجدار خان کی جگہہ نظام خان خود کہ

کاردار مروت مقرر ہوا اور وہ برخلاف فوجدار خان کے دوسرے گوندے کا معاون ہوگیا جس
سبب سے نواز خان و عبدالصمد خان بیگو جنیل افسران گوندے اول نے اکثر قوم مروت کو انگیخت
کرکے قلعہ کا محاصرہ کرلیا مگر غلام حسن خان علی زئی وحیات اللہ خان سدوزئے جاگیردار ان
ٹاک سے دو سو سوار بہونچکے جنکے آنے سے سرکش منتشر ہوگئے اور خوانین مہمی خیل کو لکھی مل کی معافی
جلاوطن کردیا حالات مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ سکھا شاہی انتظام کیسا ناقص اور باعث تباہی
رعایا تہا اور اس انتظام کے اپنی ظالمانہ اصول رعایا کو بغاوت کی طرف راہ بتلاتے تہے کوئی
آئین نہین تہی ہر اہلکار اپنی مرضی پر جو چاہے سو کرتا تہا بلکہ سپاہیان اور رسائیسان فوج خود مختار
تہے اور رعایا کا مال جبراً لوٹ لینا اونکو مباح تہا جہانتک کہ ظلم اور بدعت انسان سے برہنمائی
شیطان ہوسکتی ہے وہ سب فوج متعینہ سکھہ پورہ کرتی تہی قتل خاص تو اونکو نزدیک ادنی بات تہی
قتل عام اور غارت وجلادینی دیہات کا اختیار ایک ایک چھوٹے چھوٹے اہلکاران اور افسران
کی ماتہہ مین تہا جس حالت مین کہ اس سب ظلم کی داد رعایا کو کہین سے نہین ملتی تہی تب لاچار
اونکو واسطے سوا سے بغاوت اور مفرور ہوکر مال وجان بچانی کی اور کوئی سبیل نہ تہی جبکہ خالق
واحد کو منظور ہوا کہ اپنی مخلوق کو اس سخت ظلم سے چھوڑاوے تب بعد جنگہائے ۱۸۴۶ء کے جیسا کہ پہلے
حصہ مین لکہا گیا ہے پنجاب مین سر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ مقرر ہوئے اور صاحب
ممدوح نے انصاف کی بنیاد پنجاب مین ڈالی گو اوسوقت ریاست سکہان اپنی تہی اور دلیپ سنگہ
ابن رنجیت سنگہ والی پنجاب تہا مگر اہالیان دربار لاہور کو منصفانہ صلاح دینے سے سر ہنری
لارنس صاحب نے بہت کچہہ امن اور آرام ملک مین پیدا کیا اوسی عہد مین جب سنہ ۱۸۴۸ء مطابق ۱۲۶۴ھ
کو واسطے وصولی معاملہ بنون فوج سکہان تیار ہوئی تب اونکو ظلم سے روکنے اور رنگرانی منصفانہ
کی واسطے ایک صاحب انگریز اسسٹنٹ رزیڈنٹ اوس فوج کی ہمراہ جانا تجویز ہوا پہلی جان نکلسن
صاحب اسطرف آنے کے واسطے منتخب کیا گیا مگر صاحب ممدوح بباعث ضرورت دوسرے کام پر متعین
ہوگیا تب ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس فوج کے ساتہہ بنون کو بہیجے گئے افسران سکہہ لشکر سے

شمشیر سنگہ سردار تہا صاحب ممدوح اپنی شایستہ تدابیر سے بدون مقابلہ فوج کے ہمراہ پندرہ تاریخ
ماہ مارچ ۱۸۴۷ء کو بنون مین پہونچے سب ملکان و رعایا نے اطاعت قبول کری اور بباعث
بقایا سہ سالہ پونے دو لاکہہ تحصیل مقرر ہوئی جسمین سے پچاس ہزار وصول ہوا اور ماہ مئی مین
بسبب شدت گرمی و دیگر ضروریات اڈوارڈس صاحب واپس گئی اوسوقت ڈیرہ اسمعیلخان کا
ناظم دیوان دولت رای ولد لکہی مل تہا اوسکی ظلم اور سختی کی شکایت جب دربار لاہور مین پہونچی
تب حسب صلاح صاحب رزیڈنٹ دربار سے جنرل وین کورٹلن صاحب ڈیرہ اسمعیلخان کا ناظم
مقرر ہوا اور علاقجات ذیل ڈیرہ اسمعیلخان کی متعلق ہوئی بنون مروت عیسی خیل ٹانک کلاچی
درابند چودہوان گڑانک یا ڈیرہ فتح خان خاص ڈیرہ اسمعیل خان - علاقجات مندرجہ
بالا دریاء سند سے مغرب واقع ہین اور دریاء مذکور سے مشرق علاقہ کچہی بہی شامل تہا
جب دوسری دفعہ اوسی سال کے موسم خزان مین بنون کی طرف فوج روانہ کرنیکا ارادہ
ہوا تب یہہ صلاح ٹہری کہ جنرل وین کورٹ لنڈت صاحب اس سب فوج کی کمان کریگا صاحب
رزیڈنٹ کا ارادہ تہا کہ اس دفعہ حسب ذیل فوج بہیجی جاوی ہفت پلٹن پیدل ایک رجمنٹ رسالہ
دو ہزار سوار کشادہ تین توپخانہ آسی زنبورہ آلا بباعث بیماری و ضرورت دیگر اطراف
کے اس سے بہت تہوڑی تعداد کی فوج اسطرف روانہ ہوئی اور یہہ فوج دو دستہ مین
منقسم ہوکر دو موقع پر جمع ہوئی ایک دستہ پشاور مین اور دوسرا دریاء سند کے کنارہ
عیسی خیل مین اور یہہ ارادہ کیا گیا کہ یہہ دونون دستے اس حساب سے روانہ ہون کہ بنون
کے متصل باہم جمع ہو جاوین اور بمقام کرک علاقہ خٹک دونون دستون کا شامل ہونا قرار
پایا پشاور والی دستہ مین حسب ذیل فوج تہی تین پلٹن پیدل ایک رجمنٹ رسالہ ایک توپخانہ
ایک ہزار کشادہ سواران زیر حکم سردار خواجہ محمد خان ولد سردار سلطان محمد خان بارکزئی
اس دستہ کو ٹیلر صاحب لی آیا دوسرا دستہ جسکی ساتہہ خود کرنیل اڈوارڈس صاحب
تہا اور اوس فوج کی کمان جنرل کورٹ لنڈت صاحب کرتے تہے عیسی خیل کی راستی یکم

تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء کو زیر قلعہ لکی مروت پہونچکر گنتی لی گئی تو بارہ سو بیس پیدل سپاہی
اور تین سو چونتیس سوار کشادہ قابل نوکری بیماری سی بچے ہوئے شمار مین آئے مگر
علاوہ اسکی دو اچہی توپخانے جنرل صاحب کے ساتہہ تہی ٹمٹی میچن خیل کی راستی کوچ ہوکر بمقام معہودہ ہر دو
۸ دسمبر کو شامل ہوئی اور ۹ تاریخ دسمبر کو کل فوج مشتملہ بمقام جنڈو خیل علاقہ بنون مین پہونچی اور
کرنیل اڈوڈ صاحب نی فوراً واسطی تجویز جمع سرسری حکم پیمایش اراضیات پرگنہ بنون صادر فرمایا فوج
دستہ پشاور والہ پہونچا کرٹیلر صاحب ۱۱ تاریخ دسمبر کو واپس ہوئے اور سب فوج پر جنرل کورٹ لنڈت
صاحب کمان کرنے لگا اوسی تاریخ شب کو جنرل مذکور کے زبانی اڈوارڈس صاحب کو خبر ملی کہ
سوہان خان وزیر سپیر کے ملک کلان وزیران احمد زئی سکنا تہل نواح بنون نے پیمایش کرانی
اپنی اراضیات اور ادای معاملہ سی بدینوجہ انکار کیا کہ ہمنے کبہی کسی بادشاہ کو معاملہ نہین دیا اسکی
جواب مین جو کرنیل اڈوارڈس صاحب نی اشتہار جاری کرا کر بڑے استقلال کی ساتہہ وزیرون پر بابت
اراضیات متعلقہ ضلع بنون معاملہ سرکاری مقرر کیا وہ حال قوم وزیری کی ذکر مین لکہا گیا ہی جنڈو خیل
سی دو کوچ کرکے ۱۳ تاریخ دسمبر کو بمقام ممش خیل یہہ سب فوج خیمہ زن ہوئی اور ۱۴ و ۱۵ تاریخ
ماہ مذکور کو واسطی پسندی موقع تعمیر قلعہ علاقہ کو دیکہا اور بعد ملاحظہ کے بنیاد قلعہ ۱۸ تاریخ ماہ دسمبر
۱۸۴۷ء کو رکہی گئی یہہ موقع جسجگہہ قلعہ تعمیر ہے رود کرم سے جنوب بفاصلہ ایک پرتاب بندوق
اور نالہ کجکوٹ بفاصلہ پونا میل قلعہ سی مغرب ہی اس زمین کا نام جہان قلعہ اور پریڈ ہی بریڑے تہا
اوسوقت دوہرا قلعہ بنانا تجویز ہوا تہا اسطرح پر کہ اندر والہ قلعہ ایک سو گز چورس اور اوسکی
دیوار بیس فیٹ اونچی اور نو فیٹ عریض بنائی گئی اور باہر کے قلعہ کی دیوار اسی گز اندر والہ
قلعہ سے دور دس فیٹ مرتفع اور چہہ فیٹ عریض تہی اور اسکی باہر تیس فیٹ عمیق خندق کہودے
گئی جو ایسی موقع پر ہی کہ عند الضرورت دیال کی پانی سی اوسکو بہر دیا جاسکتا ہے اس قلعہ کا نام
اسواسطی کہ یہہ ملک متعلق ریاست سکہان تہا اڈوارڈس صاحب نے مہاراجہ دلیپ سنگہ کے نام پر
دلیپ گڈہ رکہا مگر انصافاً اور حقیقتاً اسکا نام اڈوڈ گڈہ رکہنا چاہئی کیونکہ صاحب موصوف کی حسن

تدابیر سے ایسی ملک مین اوسوقت یہہ قلعہ بنایا اُمید نہ تہی کہ سکہہ حاکمون سی کوئی شخص بنون کی سی
خود سر ملک مین قلعہ تعمیر کرا سکتا پیچہے سے اس قلعہ کا اندر والہ درجہ گرا کر باہر کا قلعہ کچہہ تہوڑی
سی ترمیم کے ساتہہ بحال رکہا گیا ہی اور بسبب سخت مٹی ہونے بنون کی اور معقول طرز پر تعمیر ہونے
قلعہ کے یہہ بات لکہی جا سکتی ہی کہ بدون قلعہ شکن توپون کی اور محاصرہ دراز کے غنیم سی اس قلعہ کا
مفتوح ہونا ناممکن ہی الغرض جب اس قلعہ کی بنیاد بموجب رسوم و شگون بکیان رکہی گئی تب ۱۴ تاریخ
ماہ مذکور کو کام تعمیر قلعہ فوج مین منقسم کرکے ذمہ کیا گیا اور سپاہیان فوج سکہہ نے زیر حکم جرنیل وین
کورٹ لنڈت صاحب اسکی تعمیر کرے اور پہر بتاریخ دویم جنوری ۱۸۴۸ء

شہر بنون

کی بنیاد رکہی گئی جسکا نام دلیپ نگر ہے مگر اصل مین اڈوڈ آباد کہنا چاہئے فی الحال عام لوگ
دلیپ گڈہ یا دلیپ نگر نہین بولتے بلکہ دلیپ گڈہ کو صرف قلعہ اور شہر کو بازار کہتے ہین پنجم جنوری
۱۸۴۸ء کو میجر اڈوارڈس صاحب فی جملہ ملکان و رعایا بنون کو حکم فرمایا کہ اپنے اپنے دیہات کی
گرد جو بطور قلعہ کے دیوارین اور بروج ہین وہ یہان تک گرا دو کہ دیوار گانو پناہ ایسی تہوڑی
رہجاوے کہ جس سی گہوڑا کود سکے اوس مہینے کے آخر تک اکثر دیہات مین اس حکم کی تعمیل کی گئی اور
بعض جگہہ گرچہ برج گرائے گئے مگر دیوارین گانو پناہ کی باقی رہگئین اور اوس روز سی ملک
بنون مین جو تین سو قلعہ کا نام تہا وہ جاتا رہا اور صاحب ممدوح کی اجازت سی جرنیل وین کورٹ
لنڈت صاحب نے جو بقایا ربیع گذشتہ کا تہا اس خریف ۱۹۰۴ کی ساتہہ وصول ہونے کا حکم دیا اور
سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب نے بندوبست سرسری پرگنہ بنون کا اس انداز سی فرمایا کہ کل پیداوار
سے چہارم حصہ سرکار ہر قسم کے رعایا بنون سی مگر سید اور علما سی ششم حصہ کل پیداوار سی مقرر
ہوکر جمع تجویز کی بعد نظم و نسق اس علاقہ کی ۲۸ تاریخ ماہ فروری ۱۸۴۸ء کو صاحب موصوف بنون
سی روانہ ہوکر براستہ مروت پرگنہ کلاچی اور ٹانک کی طرف نہضت فرما ہوا اوسی نواح مین
باستماع سرکشی مولراج اور بغاوت ملتان کی صاحب مذکور دیرجات کی لوگ لیکر ملتان کو چلے

گئے اور پیچہی سی ٹیلر صاحب جو پشاور اور کوہاٹ سی واپس آکر بنون مین مقیم تہے وہ بہی عیسی خیل
ہوکر دریا کے راستہ ملتان کی طرف روانہ ہوئے اور فتح خان ٹوانہ بنون مین بہیجا گیا چند
عرصہ کے بعد فوج سکہہ متعینہ قلعہ بنون نے سرکشی کرکے فتح خان ٹوانہ کو شہید کردیا اور جو اوسکی کمک
کے واسطی بنوچے اور وزیر لوگ جمع ہوکر آئے تہے اونکو شکست ہوئی اور رام سنگہ چہاپہ والہ
جو سرکشی فوج سکہہ کے وقت اونکا افسر تہا قلعہ بنون کو حوالہ میر عالم خان ولد میر ہوس خان میرزا علی
خیل منڈان کی کرکے خود براستہ لکی مروت اور عیسی خیل پنجاب کی طرف روانہ ہوا میر عالم خان
نی اکثر بنوچی اور کچہہ وزیر لوگ نوکر رکہہ کر جو ذخیرہ قلعہ مین تہا اوس سی اونکی تنخواہ غلہ مقرر کرکے
اور اپنی بہائی میر افضل کو ملک خوست مین بہیجکر سردار محمد اعظم خان ابن امیر دوست محمد خان کو پیغام بہیجا
کہ ملک بنون خالی ہی آنکر قبضہ کرلو چنانچہ محمد اعظم خان جو پہلی سے گہات مین تہا فوراً چلا آیا اور
بصلاح میر عالم خان علاقہ بنون پر ایک لاکہہ روپیہ قلنگ لگایا ایدہر تو یہہ حال ہو رہا تہا دوسرے
طرف ملتان مین جب سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کو اسطرحکی بغاوت کی خبر پہونچی تو میجر ٹیلر صاحب
معہ خوانین ڈیرہ اسمعیلخان اسطرف کو روانہ ہوئے اور عیسی خیل کی راستہ مروت مین پہونچکر قلعہ
لکی کو جسمین کچہہ سپاہ سکہہ رام سنگہ چہوڑ گیا تہا محاصرہ کرلیا اس محاصرہ مین قوم مروت کی ملک کے
لوگ گرچہ ٹیلر صاحب کی پاس حاضر ہوئے مگر دودلی مین تہی اونمین سی ملک حکیم خان ولد دیوانہ خان
مینا خیل یکدل گورنمنٹ انگریزے کا خیرخواہ تہا محصوران کو جان کی امان دیکر قلعہ خالی کرایا
گیا محمد اعظم خان جو بنون مین تہا قلعہ مروت کی فتح ہونے کی خبر سنکر قریب پچیس ہزار روپیہ کے
جو قلنگ وصول ہوچکا تہا اوسکو غنیمت سمجہکر بے مقابلہ بہاگ گیا اور میر عالم خان بہی جلا وطن ہوا
ٹیلر صاحب کے حکم سی غلام حسن خان علی زئی نے بنون مین پہونچکر انتظام کرلیا اور خود میجر ٹیلر صاحب
واسطی انتظام ضروری کے عیسی خیل کے راستہ کوہاٹ کو گئے اور وہان سی واپس آکر نظم نسق
ضلع مین مصروف ہوئے ؛

سلطنت انگریزی

جیساکہ اس کتاب کے حصہ اول باب دویم مین ذکر ہی جب فوج سکھان پر سرکار انگریزی نے فتح پائی تب ماہ مارچ ۱۸۴۹ء مین تمام ملک پنجاب مع مضافات ضبط ہوکر ممالک محروسہ گورنمنٹ انگریزی کے شامل کیا گیا صاحبان انگریز مین سے وہ حاکم جنہون اول اس آزاد ملک کو رعیت بنایا اور انتظام شائستہ

کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب سی بی

گرچہ صاحب ممدوح ضبطی ملک پنجاب سے پہلے بعہدہ رزیڈنٹی لاہور اس ملک مین تشریف لائے مگر حق یہہ ہے کہ جو انتظام اس ضلع کا وہ کر گئے ہین اوسکی خوبی اور منتظم کی عقلمندی اور دور اندیشی روز بروز ظاہر ہوتی ہے اور رعایا کی عادات اور طباع کو دیکھکر خیال کیا جاتا ہی کہ اوس نازک اور ابتدا وقت مین ایسے امور کا انتظام کرنا جو زمانہ آیندہ مین بہی کام آوے اور ذرہ بہی بیچوک نہونی نہایت اعلی عقل اور استقلال کا کام تہا تعمیر قلعہ [illegible] آور شماری گہڑیون دیہات کی اور تشخیص جمع اور رفع شرقلنگ اور تقرر حقوق ملکان قوم اور تعین مالگذاری اور برآزاد قوم و زبردی بابت زمینات متعلقہ ضلع بنون اور اجرای سٹرک اور مطیع کرنا کل رعایا اور انتظام اسلحہ رعایا صاحب ممدوح کی یادگار دوام کے واسطے اس ضلع مین کافی نمونے ہین ؛

میجر نل جارج ٹیلر صاحب سی بی

بعد رفع فساد اور ضبطی پنجاب جیساکہ اوپر [illegible] ہوا میجر ٹیلر صاحب [illegible] کی منتظم تہی اور جب ۱۸۴۹ء مین ہر ایک ضلع مین صاحبان ڈپٹی [illegible] مقرر ہوئے تو اس ضلع مین ٹیلر صاحب ڈپٹی کمشنر تہے جنہون نے سرحدی بندوبست یعنی جو کیا [illegible] مقرر کرین اور اپنی سلیم مزاجی سے رعایا کو ممنون منت کیا صاحب ممدوح کا انتظام گرچہ تا بستگے اور بہت سوچ کے ساتہہ تہا مگر سنجیدہ اور معقول تہا زمین موسومہ نارکی آبادی جو پہلے جنگل تہا ٹیلر صاحب نے کرائی

کرنیل جان نکلسن صاحب

جب میجر ٹیلر صاحب بحصول رخصت ولایت گئے تب ۱۸۵۰ء مین کرنیل جان نکلسن صاحب اس ضلع

کی حاکم مقرر ہوئے نہایت دلاور اور مستقل مزاج اور ذی ہوش مستعد حاکم تہے اونکی کارنامون کی
گنجایش اس مختصر مین نہین ہے الا چونکہ وہ مصنف کے مہربان اور پرورش کنندہ تہے اسواسطے
مجملاً و مختصراً کچہہ ذکر کیا جاتا ہے صاحب موصوف موضع لنبین متصل شہر بلفاسٹ ملک ایرلنڈ متعلق
انگلستان کے رہنے والے تہے اول ملک ہند مین آکر سرکار کمپنی کی فوج مین افسر یعنے لفٹنٹ ہوئے
ملک کابل کی فوج کشی مین خوب استقلال سی کام کیا اور پہر ۱۸۴۸ء مین ضلع راولپنڈے کے حاکم
ہوئے اور معہ چتر سنگہ و دیگر سکہان مین جو کام اونسی ظہور ہوئے وہ محتاج تشریح نہین میرا
والد بزرگوار جو اوس شورش سکہان مین بہمراہی تین سو جوان اونکی ہمرکاب تہا سکہون کی
دغابازی اور فتح خان کی سیاہ دلی سی شہید ہوئے تب سی میرے خاندان کی بہبودی اونکی
منقوش خاطر ہوئی بعد فتح سکہان میری موروثی ملکیت اور جاگیر پدری صاحب نے مجہے عطا فرمائی
اور چونکہ اوسوقت مین بہت خورد سال تہا اونہون نے وفادار حاکم کی طرح تعلیم و تربیت سکہانے
مین دل سی کوشش کرے جب ۱۸۵۱ء مین ولایت کی رخصت سی واپس آئے تو اس ضلع بنوانے
کی حاکم مقرر ہوئے اور دامن کوہ سرحد کی گرد سڑک سرحدی بنوائی اور باقی سڑک ہا ضلع کو جاری کیا
اور درخت لگوائی اور مفسدان و شریران کا جو اکثر رات کیوقت بہی قلعہ پر بندوقین چلاتے تہے
ایسا انتظام کیا کہ ملکی لوگ دل سی رعیت ہونا عہد حکومت جان نکلسن صاحب سی بیان کرتے ہین
اور باہر کی سرحدی لوگ قوم وزیری وغیرہ اونکی رعب دلاورانہ سی اسقدر ہراسان تہی کہ صاحب
کے ضلع کی حدود مین جرات واردات معدوم ہوگئی تہی اونہون نے اس ضلع کے بندوبست سرسری
کی تشخیص بہت اچہی فرمائی اور ۱۸۵۴ء مین وزیران عمرزئی پر جو باغی ہوگئے تہے اندر پہاڑ
کی بمنظوری گورنمنٹ لشکر لیجاکر خوب تنبیہ کی بدمعاشان اور شریران پر لرزہ رہتا تہا رشوت خور
کی جانی دشمن تہی آبادی زمین اور ویال لنڈ ڈاگ صاحب کے حکم سی ہوئی بعد بہت سی ترقی
انتظام ضلع کی ۱۸ مئی ۱۸۵۶ء کو کشمیر کو گئے اور اوسی سال کی ماہ اکتوبر مین ضلع پشاور اونکو
ملا جہان چند عرصہ کمشنری کا کام بہی فرمایا ۱۸۵۷ء مین جب سپاہ پوربیہ نے نمکحرام ہوکر بغاوت
کی تب پنجاب کی ملک کو اپنی تدابیر اور سعدی سی آتش فساد کی شعلہ سے بچاکر اور حسب درخواست

خود کمان موابلقالم فوج کی لیکر دہلی کو تشریف لیگئے اور مؤلف کو بہی بباعث اعتبار قدیمہ اپنے مصاحبون کی زمرہ مین ممتاز فرماکر ہمراہ لیا جسطرف صاحب کے لشکر کا نشان جاتا تہا فتح پیشوا ہوتے تہی نجف گڈہ وغیرہ چند جگہہ بیشمار گروہ مفسدان پر لڑائی مین کامیاب ہوئے آخر ۱۴ تاریخ ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء جرنیل جان نکلسن صاحب نے جنکا یہہ ذکر ہے فتح کا جہنڈا اوٹہاکر شہر دہلی پر اپنی فوج کی سرداری مین حملہ کیا اور گلولہ توپ اور تفنگ کی بارش مین کشمیری دروازہ کی متصل سی شہر دہلی مین داخل ہوئے اور چونکہ مین اونکی ہمراہ تہا چشم دید کہتا ہون کہ نرہ شیر کیطرح مفسدان کی ہر مورچہ پر وہ ہژبر جنرل حملہ کرتا ہوا اور فوجکو دلاوری کی ساتہہ بڑہاتا ہوا ہم مورچہ اتواپ کی فتح کے بعد شہر دہلی کے اندر کسی موزی کی بندوق سی صاحب ممدوح نے بغل چپ کی نیچے زخم شدید اوٹہایا اور وہ ظالم گولی بغل راست کی طرف سی نکل گئی تب یہہ خاکسار مؤلف بمدد چند سپاہیان اول رجمنٹ پیدل پنجاب اور اول کلاک رجمنٹ گورہ اپنی اوس سردار کو اوٹہاکر باہر لے آیا اور دہلی کی فتح کو اپنی نام سی زینت دیکر اوس یگانہ روزگار نے اپنی خیرخواہ اور دوستون کی دل پر داغ غم اور جدائی دائمی چہوڑکر ایسی نازک وقت مین ۲۳ تاریخ ماہ ستمبر کو اس جہان فانی سی کوچ کیا اور ۲۴ تاریخ ماہ مذکور کو شہر دہلی کی متصل کشمیری دروازہ کے سامہنی اپنی دوستون کے ہاتہہ دفن ہوئے افسوس کہ صاحب ممدوح کے تین بہائی حقیقی اور بہی اسی ہند کے ملک مین اپنی سرکار کی خدمات کی بجاآوری مین رہگرائے عالم بقا ہوئے اور کوئی اولاد نرینہ اوس عالی خاندان سی باقی نہین رہی صاحب موصوف کی یادگار کیواسطی بمقام مارگلہ مولف کی زاد بوم سی نزدیک شرق ایک عالیشان عمارت بنتی ہی

میجر ہنری کاکس صاحب

بعد تبدیلی جنرل نکلسن صاحب ۱۹ مئی ۱۸۵۶ء کو میجر کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر ہوئے جنہون نے سمت ۱۹۱۵ بکرم مین بندوبست ثانی سرسری فرمایا یہہ حاکم بامروت اور نیکمزاج وسلیم طبع تہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اپنی ضلع کے اندر استقلال کے ساتہہ خوب انتظام رکہا اور بعد ازان ۱۸۶۰ء

من جب قوم مسعود وزیری پر بسر کردگی برگڈیر جنرل سر چمرلین صاحب فوج کشی ہوئی تو صاحب ممدوح نے رسد رسانی لشکر اور ہر طرح کا بہت قابل تعریف انتظام فرمایا اور بذات خود لشکر کے شامل رہے ؛

کپتان منرو صاحب

چہارم اپریل ۱۸۶۰ء کو چارج ڈپٹی کمشنری لیلیا اور میجر کاکس صاحب بعد فتح اور تنبیہ مسعود ان ضلع پشاور کو تبدیل ہو گئے کپتان منرو صاحب خوش مزاج باریک بین ذی ہوش محنتی منصف اور قدردان حاکم تھا تحقیقات مقدمات مین انصاف کی تلاش کیو اسطے غایت درجہ تک محنت اوٹھاتا تھا انکے عہد مین قوم مسعود وزیری کی ساتھ عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا اور شہر بنون کو جنوب کی طرف بڑھایا اور ۱۹ دسمبر ۱۸۶۱ء کو تبدیل ہوئے

کپتان سمیلی صاحب

۲۲ دسمبر ۱۸۶۱ء مین اجلاس فرما ہوئے یہہ حاکم ہر دل عزیز اور سلیم مزاج تھا ۱۹ نومبر ۱۸۶۲ء تک حکومت کرکے تبدیل ہوئے ؛

میجر ہنری آرمسٹرنگ صاحب

مستقل ڈپٹی کمشنر نے ۲۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو اس ضلع کا چارج لیا اور آجتک اس ضلع کے حاکم ہین رعب حکومت اور انتظام ضلع مین کامیاب ہین سڑک ہا ضلع اور درخت لگانے کے شوق سے ضلع کو آراستہ کر دیا پختہ بازار اور پختہ پل اکثر صاحب کے عہد مین تیار ہوئی قدرشناس اور زود فہم حاکم

ذکر خاندان معتبران ضلع ہذا

واضح ہو کہ ریاست یا ملکی جیسا کہ جملہ افغان قومون مین از روی ارث ہا تہہ نہین آتی بلکہ بزور شمشیر و چالاکی جو غالب آیا وہی بڑا آدمی بن بیٹھا اسطرح اس ضلع کے خاندانون کا حال ہے ہے عہد افغانی کے خانگی لڑائیون مین تدریجا جو شخص کامیاب ہوتا گیا وہ بڑھتا گیا جب دوسرے فریق کا موقع لگا تو اوسنے اول الذکر کو پامال کرکے اپنی برتری کو چمکایا غرضکہ یہ

وملکائی قوت کی تابع تہی اور کچہہ یہہ دستور بہی نہین تہا کہ بڑا بیٹا مستحق سمجہا جاوے بلکہ جو چالاک اور
لئیق اور دلاور ہوا وہی ملک یا خان ہوگیا اور اسی بی آئینی اور حسد کے سبب سی خاص
ایک جدی خاندان مین بہی لڑائی جہگڑا اور نفاق رہتا تہا یہانتک کہ آپسمین بہائی
اور تربور بہی لڑ مرتے تہے اور ایکدوسرے کے مارنی اور زیر کرنے کے گہات مین ہر کوئی
رہتا تہا بلکہ ایسا بہی ہوتا رہا کہ باپ کے جینے بعضی جگہہ بیٹا جو زیادہ چالاک اور دلیر تہا خود ملک
بن بیٹہا پس کچہہ یہہ ضرور نہین تہا کہ ملکی یا خانی کسی قوم کی ایک شاخ مین موروثی چلی آتی
ہو جس شاخ مین کوئی خاندان زبردست ہوا وہی ملک ہوگیا اور پہر اوس خاندان مین
بہی کچہہ سلسلہ وار استحقاق اس رتبہ کا نہین تہا جسکا ہاتہہ پہونچا اور غالب آیا وہی ملک
بن گیا غرضکہ عہد افغانی مین اسملک کی ملکی اور معتبری نہایت خطرناک اور مستعار تہی اور جو
ملک بنا اوسنی اپنے معاند بہائی اور تربور کو جس سی خطرہ کا احتمال ہوا قتل کرا دیا اور
یہہ خانگی فساد اور تغیر اور تبدل اوسوقت تک گرم رہا جب تک سرکار انگریزی کے منصفانہ
امن نے سایہ کیا اب ہر ایک خاندان کا جو حال مین موجود ہین اوس سلسلہ سی ذکر کیا جاتا
ہے کہ جسطرح درجہ اونکی معتبری کا اپنی ملک مین اور نمبر باریابی دربار گورنرے
کا حاصل ہی

خاندان عیسی خیل

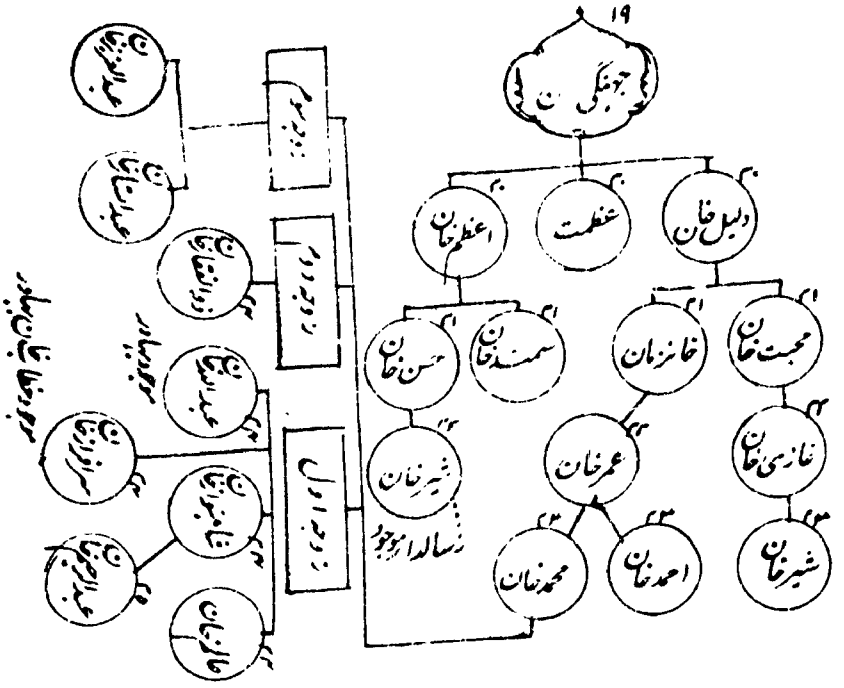

حال خاندان عیسی خیل

واضح ہو کہ عیسی خان مورث اعلی اس خاندان کا ایک مشہور امیر عہد سلطنت شیر شاہ بادشاہ ہند مین تہا عیسی خان کی سرگذشت اور شجرہ نسب پرگنہ عیسی خیل کے باب مین مشرح درج ہی عیسی خان سی اوپر دسوین پشت مین نیازی ابن لودی سی کرسی جا ملتی ہی جیسا کہ حصہ دوم مین شجرہ نسب لودی کا لکھا گیا ہے بعد عیسی خان کے نہم پشت مین جہنگی خان پیدا ہوا اسکا دوسرا بہائی منگل خان تہا یہہ دونون بہائی اپنی قوم کے بیچ تاخت اور غارتگری دولاوے مین مشہور رہتے قوم عیسی خیل کی خانی اور ریاست جیسا کہ اوس قوم کے ذکر مین درج ہوا

کسی ایک خاندان یا شاخ مین مستقل نہین رہی جب ممون خیل غالب آئی تو اونہون نے
اس خاندان کو جو زکوخیل مین سے تھا مغلوب کرکے نکالدیا اور خود مختار ہوگئے جب کوخیل
غالب آئی تو ممو خیل مغلوب ہوکر موقع دیکھتے رہے الا ممون خیلون کو اسقدر فوقیت حاصل رہا کہ تعداد مین
اونکی شاخ انسی بہت زیادہ تھی بباعث برادری و رشتہ ہمسری تابعدار ایکدوسرے کے
حکومت نہین مانتے تھے اور ہر کوئی اپنی گہرا خود مختار رہتا کسیکو معاملہ نہین دیتے تھے اور ہر قوم
مین اپنی اپنے سرگروہ رہتے جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا اور آمد آمد فوج
شاہی اور خطرہ قلنگ پیدا ہوا تب سب قوم عیسی خیل نے اتفاق کرکے دلیل خان ولد جنگی خان
کو جو متعدد اور سخن کن آدمی تھا واسطے سلام بادشاہ منتخب کرکے بھیجا یا اور اس وسیلہ سے بعد
باریابی ۱۱۷۱ ہجری مین احمد شاہ کے دربار سے رتبہ خانی عیسی خیل دلیل خان کو عطا ہوکر تین ہزار
سالانہ قلنگ شاہی مقرر ہوا اور دلیل خان کو ملک بنون اور عیسی خیل سے بقدر پچہ ہزار روپیہ
کے جاگیر ملی اسکے عوض مین اوسکو حکم تھا کہ علاقہ بنون باڈور و دیر جات مین جہان فساد
ہو بہمراہی قوم خود خدمت شاہی کیواسطے حاضر ہوا کرے اور جب حکم پہونچے تو دو سو سوار بطور
ایل لیکر خدمات مین مصروف ہو دلیل خان کی ترقی جاہ کو دیکھکر اوسکی شریک شاخ ممون خیل
کو حسد پیدا ہوا اور اپنی تربور کی حکومت کی تعمیل کو نادانی سے عار سمجھکر مستعد پیکار ہوئے خانگی
فساد نے یہان تک طول کھینچا کہ باوجود کمک فوج ابدالی رفع نہوا آخری لڑائی مین جو ایک
زمین کی تنازع پر تھی دلیل خان ممون خیل اور باوین زیون کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوسکی
خلف الصدق خانزمان کو بکدپر زخم آیا دلیل خان کی دو بیٹی تھے بڑا محبت خان اور چھوٹا خانزمان
آخر الذکر مستعد اور لیق آدمی تھا جب اپنے باپ کا بدلہ بسر خود نہ لے سکا تو میراث پدری جو بارہ ہزار
روپیہ نقد نکلا تھا اوسمین سے چھ ہزار روپیہ لیکر کابل مین احمد شاہ کے پاس داد خواہ گیا چند برس
کے بعد دربار شاہی سے ایک درانی امیر معہ جرار فوج کے واسطے فتح عیسی خیل کی اور اعانت خانزمان
خان روانہ ہوکر عیسی خیل مین پہونچا اور خان زمان خان نے اپنے دشمنان سے یہان تک انتقام لیا

لہ خالہ زاد بہائی کا بہی جو فساد مین شامل تہا سرکشوا کر خالہ کے پاس بہیجدیا اور پہر ایکسو چالیس
سوار نوکر رکہہ کر قریب دو سال بطور حاکم کل قوم عیسی خیل سی غلہ بٹائی کرنی شروع کری مگر اوس
آزاد حالت مین بہہ حکومت تہوڑی عرصہ چلی الآخر زمان خان نے بسبب لیاقت بذریعہ اجرائے
دستور مشک یعنی ویال اور دیگر سبیل سی اپنے بنج کے زمیندارہ کی آمدنی کو بہت ترقی دی
دربار شاہی سی بدستور سابق رتبہ خانی و جاگیر میراث پدری خانزمان خان کو عطا ہوئے مگر سنجاب خیلون
مین اپنی علیحدہ سرداری تہے خانزمان خان خدمات شاہی مین باپ سی بہی زیادہ چستی
کے ساتہہ مستعد ہوا ۱۱۷۰ھ مین جب احمد شاہ یورش ہند کیواسطے روانہ ہوا تو خانزمان خان بہنچ کر
دوسو سوار ہمرکاب تہا بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء جو لڑائی مرہٹون سی بمقام پانی پت احمد شاہ
فی جیتی اوسمین یہہ شخص بہی خدمتگذار تہا بعد وفات احمد شاہ کے تیمور شاہ فی بہی بدستور
سابقہ مراتب مقررہ خانزمان کے نام بحال رکہی اور حکم دیا کہ بعوض جاگیر دوسو سوار ہمراہ رکہکر
رکاب شاہی مین حاضر رہا کریں بعد انتقال خانزمان کی اوسکا فرزند عمر خان دستار مختار ہوا جب
سلطنت افغانستان مین بعہد شاہ زمان خاندان سدوزئی کے حاسدانہ نفاق اور باركزئیون
کی عداوت سی ضعف آیا اور جابجا سرکشی اور خودسری شروع ہوئی تب عیسی خیلون کے انتظام
مین بہی خلل پڑا مومن خیلون کی قدیمہ عداوت کے سوا رنجیت سنگہ نے بہی بداعیہ ملک گیری
خوف دیکہا یاران بواعث سی عمر خان نے دور اندیشی کرکے نواب حافظ احمد خان منکیرہ والہ
سے اعانت چاہی نواب صاحب نے کل پرگنہ عیسی خیل کی آمدنی حصہ سرکار سی چہارم حصہ عمر خان
کو عطا کرکے تین حصہ خالصہ کیا اوس چہارم سی بہی نصف تنخواہ بیس سواران کا داران تا صدارت موضع ہوتی جب
عمر خان ابی ملک بقا ہوا تو احمد خان فرزند رشید اوسکا جو ہر اول عزیز اور ہوشیار خویش پرور تہا رئیس بنا اوسکی قبیحہ
بی بی صاحب کو شصت ہزار کی جاگیر سکہون نے دیگر منکیرہ وغیرہ لیلیا تب سنہ ۱۹۳۱ء بکرم مین جسکو حال تک انتیس
برس ہوئے کنور نونہال سنگہ نے عیسی خیل کو مستقل طرح شامل ریاست پنجاب کرکے بجائے چہارم کے ہشتم
حصہ آمدنی علاقہ عیسی خیل اور حاصلات کڑا مان ٹہیکڑی واقع کوٹلی سی سیوم حصہ معاف کرکے

باقی سرکاری کیا اور خاص قلعہ عیسی خیل مین سکھا شاہی تہانہ مقرر ہوا مذہبی نکرار اور پرخاش کے سبب سے کہ جو سکھون مین ایک بڑا عیب تہا ناگہان رعایا نی بلوہ کرکے بغاوت کری اکثر سکھہ مارے گئے اور قلعہ کو محاصرہ کرلیا آخر احمد خان نی محصورون کو امان دیکر سلامت دریاسی پار کردیا کنور نونہال سنگہ نے یہہ گستاخی ناگوار سمجھکر بہ ہمراہی راجہ سوچیت سنگہ فوج کشی کری قوم ممون خیل ضد کے سبب سکھون کے ساتہہ شامل ہوگئی تب لاچار احمد خان معہ اپنی متعلقین کے سنہ ۱۹۴۱ بکرم مین عیسی خیل کو چہوڑکر ملک کوہی اور علاقہ دوٹر اور وزیران مین چلا آیا پیچہے اوسکی شہر خان زمان خیل اور

حسین خان غازی خیل و عظمت خان عثمان خیل جو اوپر سے سلطانخیل تہے زکوخیلان کو معاند مختار کار اور صاحب دستار ہوئے نونہال سنگہ نے بنظر مصلحت ملک داری پایندہ خان ملتانی کو بہیجکر احمد خان ملتانی کو بہیجکر طلب کیا اوسنی تسلی پاکر سرافراز خان اپنی برادرزادہ کو واسطی سلام کے بہیجا اور احمد خان علاقہ دوٹر مین لاولد مرگیا اور محمد خان بہائی اوسکا سنہ ۱۹۴۵ بکرم مین اپنی ملک کو واپس آیا اور سرکار سکہان سی حسب دستور احمد خان معاش اوسکی مقرر رہی مگر چونکہ اجارہ اس ملک کا بنام دیوان لکہمی مل مقرر تہا اور فیما بین دیوان مذکور اور محمد خان موافقت نہوئی اس سبب اور باقی شریکون کی عداوت سی قریب نو سال پہر جلاوطن رہا اور دیوان لکہمی مل نی حسب صلاح ممون خیل اور بادین رئی کے جو آپسمین بہی بی اتفاقی ہوگئی تہی کل جایداد غیر منقولہ محمد خان کی ضبط کرکے غصبًا خود کہاتا رہا تا وقتیکہ سرکار انگریزی کی جانب سی رزیڈنٹی لاہور مقرر ہوئے تب محمد خان نے غریب الوطنی سی شاہنواز خان اپنی فرزند کو واسطی حق رسی اپنی کے دربار لاہور مین بہیجا سنہ ۱۹۴۶ مین جب ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ ہوکر اسملک مین تشریف لائی تو شاہنواز خان اونکے ہمراہ آیا صاحب ممدوح نے لکہمی مل اور اوسکی فرزند دیوان دولت رائے کے ظلم سے اس خاندان کو چہوڑا کر محمد خان کو اپنی وطن مین آباد کیا اور کل جایداد منضبطہ واپس دلائی اور ہشتم حصہ مقررہ نونہال سنگہ بحال رکہا بوقت شورش ملتان سنہ ۱۹۴۸ مین شاہنواز خان بجا آوری خدمات سرکار انگلیسیہ مین بحضور اڈوارڈس صاحب سکہان کے ساتہہ لڑکر جنگ ملتان مین

کام آیا اور اوسی شورش مین عالم خان و ایاز خان پسران محمد خان و شیر خان ولد حسن خان بموجب حکم میجر ٹیلر صاحب واسطے
مددگاری فتح خان ٹوانہ قلعہ بنون مین بجمعیت خود حاضر رہی جب بنون مین فوج سکہان نے سرکشی کرکے فتح خان ٹوانہ کو دبا دیا
تو عالم خان اور شیر خان کو قید کرکے رام سنگہ چہاپہ والہ ہمراہ لیگیا بعد شکست سکہان لڑائی گجرات سے اونہون نے
میر دوست محمد خان کے ذریعہ سی رہائی پائی اور نمک حلالی کے سبب سی معاش مقررہ بحال
رہی ۱۸۵۵ء مین محمد خان فوت ہوا اوسکی آٹہہ پسران کو بابت ہشتم حصہ جسکو رمان علاقہ اٹہوک
کہتے ہین و آمدن پٹہکڑی سرکار انگریزی نے مبلغ چہہ ہزار دو صد بیس روپیہ سالیانہ
نقد واسطے دوام کے مقرر کیا اس عطیہ کو اولاد محمد خان حسب رسد آٹہہ حصہ پر فی حصہ ملا ۱۸۵۷ء منقسم
کرکے کہاتے ہین علاوہ اسکی عبدالرحیم خان فرزند شاہنواز خان مرحوم کو بعوض جان نثاری
اپنی والد کے مبلغ عمار سالیانہ پنشن حین حیات ملا ہوا ہی اور چونکہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سرافراز خان
اور عبداللہ خان پسران محمد خان بجمعیت رسالہ سواران ہندوستان مین جاکر متفرق اضلاع
مین جان و دل سی خدمات سرکاری بجا لائی اور شیر خان ولد حسن خان نے بلا لینی روپیہ پیشگی
کے ایک رسالہ سواران بہم پہونچاکر ضلع کے اندر اپنی صاحب ضلع کے حضور خدمات کیواسطے
مستعد رہا لہذا بعد رفع بغاوت ۱۸۵۷ء اوس حسن خدمتی مین گورنمنٹ انگریزی نے سرافراز خان
کو خطاب خان بہادر اور جاگیر ایکہزار روپیہ اور عبداللہ خان کو لقب بہادر معہ تمغا اور لعاسہ
سالیانہ مرحمت فرمائے اور شیر خان ولد حسن خان کو بعوض خدمات مفسدہ مبلغ چہہ سو روپیہ
پنشن حین حیات اور محمد ایاز خان کو بہی ۱۸۵۷ء کی پنشن ملی فی الواقع یہہ خاندان قدیم سے
معزز اور نامور چلا آتا ہی مگر افسوس کہ خانکی فساد اور اندرونی عداوت آپسمین بہت ہے
اور ہر ایک اپنی ہی برتری چاہتا ہے ؛

○

حال خاندان کالہ باغ

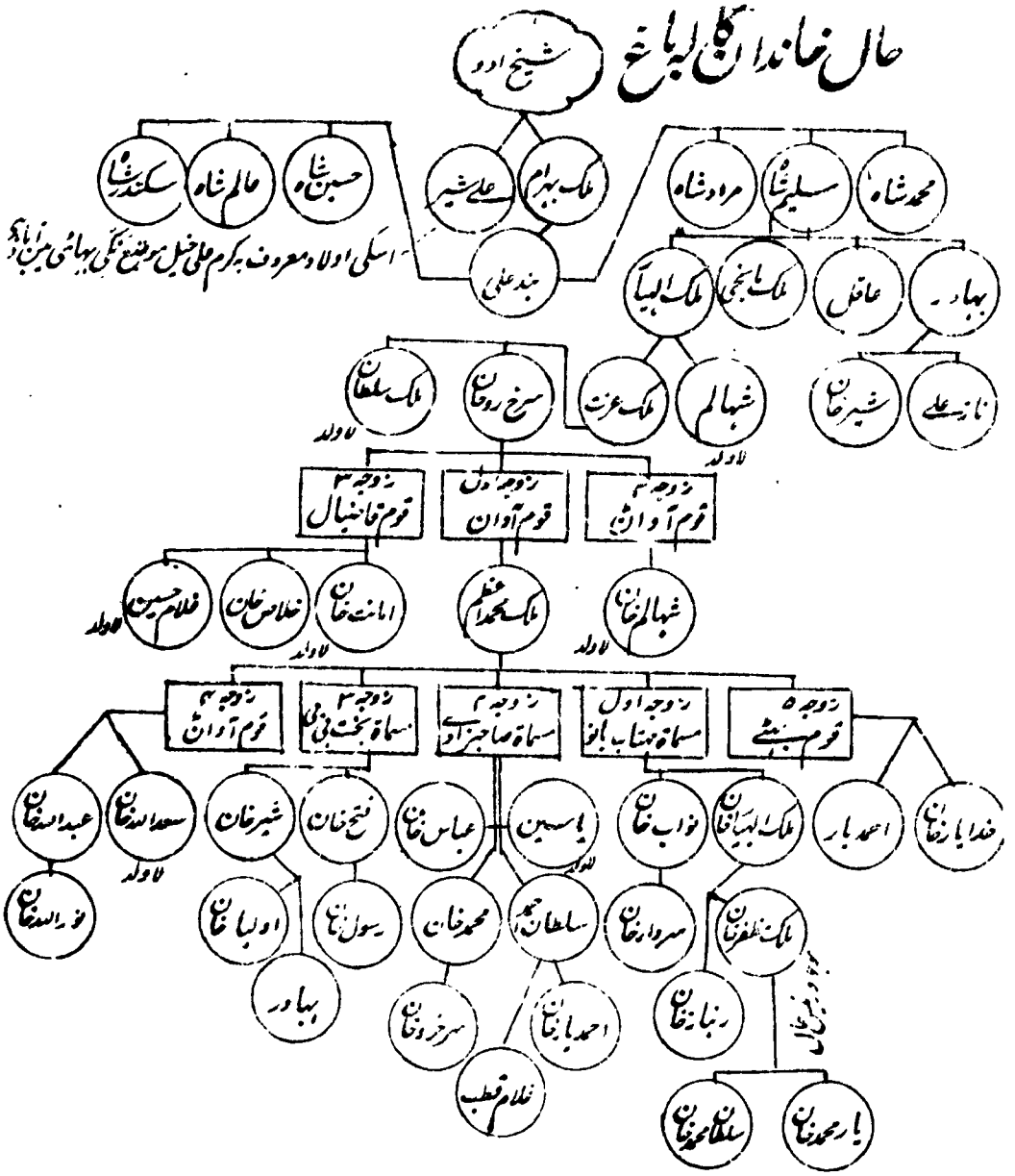

شجرہ نسب اوپر درج کرکے لکھا جاتا ہی کہ خاندان ملکان کالہ باغ قوم آواں سی ہی آوانوں کی اصلیت او قومیت مین اختلاف ہی یہہ لوگ اپنی آپکو قطب شاہ کی نسل سی بیان کرتے ہین اور اوس سے اوپر بند رہوین پشت مین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب سی کیری ملاکر قریش ہوتے

کا ادعا کرتے ہین اور بعضے لوگ انکو شیخ بیان کرتے ہین اسطرح پر کہ راجپوت کی نسل سے
ایک شخص معتبر نے بعہد اری سلطان محمود غزنوی دین اسلام قبول کرکے قطب شاہ ا بنا نام
رکھا اوسکی اولاد سے یہہ قوم ہے اور جو شجرہ نسب انکی خاندان کا اور پرتک دیکھا گیا تو اوسمین راے ہرکرن
اور چند دیگر نام ہندی موجود ہین سو قیاس ہو سکتا ہے کہ قریشیون مین سے کسی کا نام راے ہرکرن
نہین ہوگا مین نے اس حال کی تفتیش مین کوشش کما ینبغی کری الا بباعث کہنگی معاملہ کوئی سبیل
حصول اطمینان خاطر تحقیق طلب کو نہ ملی اور چونکہ ایسی پورانے کرسی نامہ کے دریافت کرنے سے
چندان کچھہ حاصل نہین ہے بدین سبب اسقدر پر اکتفا کرکے مطلب لکھتا ہون کہ قطب شاہ کی اور
سے مورث اعلی اس خاندان کا بمقام دھنکوٹ جو کالہ باغ سے بفاصلہ تخمیناً ڈیڑھ میل اوپر کیطرف
دریاے سندھ کے مغربی کنارہ پر مشہور شہر آباد تھا سکونت پذیر تھے اوس عہد کا صحیح حال معاش اور
گذارہ ان لوگونکا معلوم نہین ہو سکتا قطب شاہ سے بعد سولھوین پشت مین ملک ادو پیدا ہوا
جس سے شجرہ نسب معطوفہ شروع ہوتا ہے اس شخص کو پیر عبد الرحمان شاہ نوری نے جنکا مرید تھا
شیخ کا خطاب دیا جس سبب سے شیخ ادو کے نام پر مشہور ہوا اور چونکہ اوسی عرصہ مین سیلاب
سے شہر دھنکوٹ منہدم ہو گیا تب شیخ ادو نے حسب صلاح اور اجازت پیر موصوف کے اس مقام
پر جہان اب قصبہ کالہ باغ ہے اپنا گھر بنایا وجہ تسمیہ کالہ باغ کی یہہ بیان کرتے ہین کہ اس موقع کے
جانب جنوب بہت سرسبز درخت از قسم بوہر وغیرہ تھے اونکے سبب سے اسکا نام کالہ باغ مشہور
ہوا ٹھیک تاریخ دہنہ آبادی اس قصبہ کا نہین معلوم ہو سکتا کہ کون سنہ اور سمت مین آباد
ہوا اور جو سماعی روایات اسکی آبادی کی حال مین یہہ لوگ بیان کرتے ہین اونپر تسلی نہین ہو سکتے
الا معاینہ کتب تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ جب اعظم ہمایون صوبہ لاہور ۹۵۴ھ ہجری مین جسکو
۳۶ برس ہوے سلیم شاہ سوے باغی ہو کر اسطرف آیا تو اوسنے بمقام دھنکوٹ پناہ لی تھی
تو اس سے ثابت ہے کہ اوسکے پیچھے کالہ باغ آباد ہوا پس یہہ اندازہ قرین صحت معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ تخمیناً تین
برس سے کالہ باغ آباد ہوا شیخ ادو نے بنا اوسکی نبیرہ ملک بندعلی نے اور سلیم شاہ فرزند ہندعلی

نی اس قصبہ کی ترقی آبادی مین بہت کوشش کری جس باعث سی بانی اس شہر کا سلیم شاہ مشہور ہی من بعد
کا حال تا سلطنت اورنگ زیب عالمگیر قابل تحریر نہین ملتا ۱۱۱۲ ہجری مین شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب
نی براستہ بنون کابل سی آکر کالہ باغ مین مقام کیا اور مبارز خان گہکہڑ کو جو دانگلی کا حاکم تہا کالہ باغ جاگیر مین عطا
ہوا چند عرصہ تک گہکہڑ آمدنی لیتی رہی پہر محمد افضل خان خٹک کو عطا ہوا مگر اوسکا دخل نہو سکا احمد شاہ ابدالی نی
سلطنت مین محال کالہ باغ بعوض شصت تومان تبریزی جسکا ایکہزار دوسو روپیہ ہوتا ہی مسمی معاذ خان
قوم ساغری خٹک کو معاف فرمایا اوسوقت کا کچہہ حال گذارہ دربار شاہی سی خاندان ملکان کا
کسی سند سی نہین ملتا مگر معاذ خان ساغری براہ دوستی اور نیز برابر انتظام ایصال منجملہ شصت
تومان سی بست تومان جسکی مبلغ چار سو روپیہ ہوئی ملک محمد اعظم خان کو دیتا تہا تا وقتیکہ سنہ ۱۲۰۴
ہجری مین جسکو ستتر برس ہوئے تیمور شاہ سدوزئی نے بدین سبب کہ ملک محمد اعظم نے چند
سکہان کو قتل کرکے سر اون مقتولون کے بادشاہ کے حضور نذرانہ بہیجا تہا جملہ ایکہزار دوسو
روپیہ محصول محال کالہ باغ بنام محمد اعظم خان معاف فرماکر معاذ خان کا دخل اوٹہا دیا گرچہ سندات
شاہی سی صرف بارہ سو کی معافی ثابت ہوتی ہی مگر سوائی اسکی آمدن دہڑتہ شہر کالہ باغ و
فروعی بنگی خیلان و محصول نمک بطور خود کہاتے تہے صحیح تعداد اوس آمدن کی کسی کاغذ سی نہین
معلوم ہوتی الا حصر اوسکا ترقی و تنزل بیوپار پر تہا کیونکہ محصول دہڑتہ فی من ہر قسم کی جنس پر
آٹہہ ٹکہ تہی اور ۴۸ ٹکہ فی روپیہ کی حساب سی شمار کئے جاتے تہے جسکا فی من ۲ر۸ پائی ہوئے
علاوہ اسکی موضع مسان پر بہی کچہہ زر مالگذاری مقرر نہین تہی عملداری سکہان مین سردار دل سنگہ
نے سمت ۱۸۷۶ بکرم مین موضع مسان کی آمدن بحساب پنجدو مقرر کرکے دو حصہ خالصہ سرکار اور تین
حصہ معافی جو کہڑی فصل کی کنکوت کرکے حق حاکمانہ حسب حصص بالا آپسمین تقسیم کر لیتی تہی بعدش سمت ۱۸۷۸ مین
جسکو تینتالیس برس ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بابت محال کالہ باغ گیارہ مہار شتر دو اسپ
عمدہ ملک الہیار پر نذرانہ مقرر کیا چند عرصہ کے بعد مہاراجہ مذکور نے حال آمدن ایزاد
سے واقف ہوکر صمصام لعمالہ زر مالگذاری کی علاوہ دو گہوڑا عمدہ اور گیارہ شتر اور پانچ

سگ تازی اور دو بانہ کٹہ ہر سالہ نذرانہ تعین کیا اگر گہوڑا پسند نہو تو بعوض اوسکی مبلغ پانسو روپیہ نقد اور باز و شتر ناپسند کے بدلہ ایکسو روپیہ اور سگ تازی کے عوض مبلغ [illegible] روپیہ مقرر تہی اور جب آمدن کان نمک کا انتظام راجہ گلاب سنگہ کو سپرد ہوا تو اوسنی بحساب فیصدی من [illegible] روپیہ ملک الہ یار کو عطا کرکے باقی ضبط سرکار کر لیا سوای نذرانہ مندرجہ بالا کی کل آمدن دہرمتہ زرکشی دلالی وغیرہ ملک الہ یار خان کہاتا رہا اور یہہ عملدرآمد عملداری سکہان تک رہا بعہد رزیڈنٹی لاہور سمت ۱۹۰۴ کو محصول اجناس تجارت وغیرہ مسدود ہوکر بیلہ پرمٹ گذرات دریائی اٹک متعلق کالہ باغ بنام مصر صاحبدیال خلف مصر رلیا رام مقرر ہوا اور ملک الہ یار خان کی استغاثہ پر صاحب رزیڈنٹ لاہور نے ۱۸۴۷ء کو تا حکم ثانی بدستور سابق معاش واگذار رہنی کا حکم دیا اور وہ حکم ثانی ضبطی پنجاب کے بعد چوتہی سال یعنی ۱۸۵۲ء مین اسطرح صادر ہوا کہ کل آمدن محصول چونگی و نمک حق سرکار سمجہی جاوین اور چند رسومات خلاف انصاف مسدود ہوکر مبلغ [illegible] رقومات ذیل سی الہ یار خان سالیانہ معاف کہاوے

محصول زمچ یعنی پٹہکری بحساب فی من [illegible]	چرائی مویشی	زمینداری رول یعنی خاک سیاہ	زرکشی
[illegible] سالیانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جاگیر کل موضع مسان	معافی زمینات مقبوضہ الہ یار خان متعلق عیسی خیل
[illegible]	[illegible]

اور نذرانہ مقررہ سکہان بہی معاف کیا گیا صاحبان بورڈ آف ایڈمنسٹریشن پنجاب کی تجویز سی اوس حکم مین یہہ شرط بہی درج تہی کہ موضع مسان واسطی دوام بطور جاگیر اس خاندان کو معاف رہیگا اور باقی رقومات مندرجہ بالا تا زندگی ملک الہ یار خان معاف اور بعد وفات اختیار سرکار ہوگا کہ ضبط کرے یا معاف ۱۸۶۳ء مین ملک الہ یار خان عمر طبعی کو پہونچکر فوت ہوا اور بجائے

اوسکی ملک مظفر خان بیٹا اوسکا دستار مختار رہتا اور بنظر خدمات گذاری اور نمک حلالی اس خاندان کے حکم ضبطی معاش ملتوی ہو کر واسطے تجویز مناسب کے رپورٹ بحضور گورنمنٹ بھیجی گئی اور واگذاری دوام گورنمنٹ نے منظور فرمائی ؛

حملہ جات بیرونی

اس خاندان کو ایسی موقعہ پر دیکھکر حسد اور طمع کی راہ سی اقوام پشتون خٹک و نیازی حملہ کرتے رہے مگر خاطر خواہ کامیاب نہوئی چنانچہ عزت خان جد پنجم رئیس حال کی وقت شہباز خان خٹک کو جنہوں نے لشکر کشی کرکے کالہ باغ لیلیا غارت اور رعایا کی سوا ملک عزت بھی عقوبت سی مارا گیا اور اوسکا فرزند سرجز وخان تاب مقابلہ نہ لاکر دریا کو عبور کرکے کوہ سکیسر مین پناہ گزین ہوا اور پھر اپنی استعداد پیدا کرکے کالہ باغ خٹکون سی واپس لے لیا بلکہ انمقام کے ارادہ سی ٹیری علاقہ خٹک تک لڑنے گیا ثانیا ملک سرجز وخان کی ریاست مین اشپر خان عیسی خیل شاخ موسیٰ خیل نے حشر ہی جمع کرکے کالہ باغ کو محاصرہ کرلیا دو ماہ کی محاصرہ کے بعد بسبب تنگی رسد سوا ہتھیار حوالہ مقصود بطور صلح واپس چلا گیا اور پھر تخمیناً ستر برس ہوئی کہ ناصر خان داد اخواجہ محمد خان رئیس خٹک ذی باتفاق قوم عیسی خیل و مروت و ساغری کالہ باغ کو تین ماہ محاصرہ رکھا آخر انتظام قرار پاکر حشرت واپس ہوئی اور پھر سکھون کی فوج نے اول بسرکردگی محکم چند اور ثانیا دیوان دل سنگھ یورش کی مگر کالہ باغ لوٹ سی بچ رہا اور سکھون سی کچھہ انتظام نہ گیا

فساد خانگی

گرچہ پہلے سی بھی عداوت خانگی اور بغض دلی اس خاندان مین تہا مگر زیادہ شعلہ ور بوقت ریاست ملک محمد اعظم خان کے ہوئی شجرہ نسب مین دیکھو کہ ملک سرجز وخان کی تین زوجہ تہی ملک محمد اعظم خان کی سوا مئی چار پسر اوسکی دوسرے دو زوجہ سی بھی تھے مگر باعث لیاقت اور کلانی عمر بعد وفات سرجز وخان کی محمد اعظم ملک ہوا اور اسی شخص کے عہد سی زیادہ تر اس خاندان کا نام مشہور ہوا ملک محمد اعظم کی پانچ شادی تہین اون مین سی ہر یک کی اولاد نرینہ کی تفصیل شجرہ مین

ہوچکا تھا اسی سبب سے باہم برادران اتفاق نہین رکھتے تھا اور آخر ایام عزیمین محمد عظم خان ذی اوجود یکہ اپنے
خان اور سکے چھوٹے پسران سے بڑا تھا مگر محمد خان اپنی دوسری منکوحہ کے فرزند کو باعث حفظ قرآن شریف
وغیرہ اپنا قائمقام اور دستار مختار بنایا اس بات پر ملک الہ یار کو رنج ہوا تب خلاص خان
و امانت خان برادران مادری ملک محمد اعظم نے دغا کرکے اسطرح ملک محمد اعظم خان کو کوچہ مین
مار دیا کہ اول محمد شاہ بہادر خیل اور اگر خان مراد شاہی نے ضربات تلوار مارین اور پھر جو
سی دو بندوقین آکر لگین جنکا ضارب ایک خلاص خان تھا اور دوسرا لوگ کہتے ہین کہ خود ملک
الہ یار خان تھا اوسی روز مسجد مین پڑتا ہوا یسین خان بھائی حقیقی محمد خان کا بھی مارا گیا اور
محمد خان و سلطان احمد خان جان بچاکر طرف عیسی خیل کے چلے گئے کیونکہ اونکی قتل کا بھی مشورہ
تھا تخمیناً ایک ماہ کے بعد ملک الہ یار خان نے بشمولیت فتح شیر قوم سگہر آل ساکن موضع ٹمن اپنے
خسر اور اوسکے پسران مہر خان و اگر خان کی مسمیان خلاص خان و امانت خان اپنے عمون قاتلان
محمد اعظم خان کو بہانہ تقسیم مال محمد اعظم بولاکر برج کے اندر بہ ضربات کٹار و تلوار مار دیا اور غلام
حسین اونکی بھائی نابالغ کو مسمیان محمد علی و شہباز ملاذمان ملک الہ یار نے باغمین قتل کر دیا اسطرح
تو یہہ کشت خون ہو رہی تھی اور دوسری جانب عیسی خیل سے سلطان احمد خان زمان خیل
اور موشانیون کی مدد لیکر کالہ باغ پر حملہ کیا الا ہمرا میون کی بزدلی سے خود گرفتار ہو گیا دوسرے
بھائی محمد خان نے لاوہ مین جاکر بدی شروع کری اور موضع مسان پر قابض ہو گیا چند ماہ کے
بعد الہ یار خان نے سلطان احمد سے اقرار صلح کرکے رہا کر دیا اور محمد خان کو باعانت سکہان موضع
مسان سے بھی بیدخل کیا تب محمد خان ٹانک مین سرور خان رئیس کنی خیل کی پاس مدد خواہ
گیا جسکے پیچھے نواب خان برادر حقیقی ملک الہ یار خان ٹانک مین پہونچکر بلا اطلاع سرور خان
مگر اوسکے فرزند کی رازداری سے ارادہ قتل محمد خان پناہ طلب کا کیا وہ اجل رسیدہ یہہ خبر
پاکر بامید بچاؤ خود ٹانک سے شباشب ڈیرہ اسمعیلخان کی طرف نکل بھاگا نواب خان نے
بہ ہمراہی سواران اوسکا تعاقب کرکے قریب موضع بٹ قتل کر دیا بعد اوسکے سلطان احمد خان

بہی باجل موعود مرگیا تب الہ یار خان سب فسادون پر غالب آکر ملک ہوا اور ماہ مارچ ۱۸۳۳ء تک اوسنے ملکی کرکے سفر آخرت اختیار کیا جسکے بعد ملک مظفر خان بیٹا اوسکا دستار مختار اور ملک ہی گرچہ اوس خون ریزی کے بعد آپسمین کوئی واردات سنگین واقع نہین ہوئی مگر محمد خان کی پسر سرحزو خان اور غلام قطب و احمد یار فرزندان سلطان احمد اور عباس خان کے ملک مظفر خان کے ساتھہ کمال عداوت ہی گو وہ دنیاداری مین اوسکی برابری نہین سکتے

حال خدمات سول یا ملٹری سے

ملک محمد اعظم کو جو بارہ سو مواجب سالیانہ مین محال کالہ باغ تیمور شاہ سدوزئی نے عطا کیا تو اوسوقت خدمت محافظت گذرہ راہ کالہ باغ اور انسداد وارادات راہزنی وغیرہ وانتظام قوم شنانی وبجا آوری دیگر خدمات شاہی اوسکی ذمہ ہوئی تہی اوسکی بعد کوئی خاص خدمت قابل ذکر نہین تا وقتیکہ ۱۸۴۸ء مین فوج سرکار انگریزی کابل مین تہی تو کرنیل میکسن صاحب اور انگزنڈر برنس صاحب وغیرہ صاحبان کی انتظام کشتی ہا، وآمد رفت قاصدان کا بندوبست نواح کالہ باغ معرفت ملک الہ یار خان کیا اور ۱۸۴۹ء مین بوقت آنے کرنیل اڈوارڈس صاحب ملک الہ یار اور اوسکا فرزند مظفر خان حاضر باش خدمت رہی اور جب سرکشی سکہان ملک پنجاب مین ہوئی تو بموجب حکم کے ملک مظفر بہمراہی پندرہ بیچ کے نوکر اور پچاس سوار ملازم سرکار جو ملک الہ یار خان نے معہ نواب خان برادر خود بہیجے تہے بنون مین فتح خان ٹوانہ کے ہمراہ رہا جب فوج سکہان متعینہ بنون نے سرکشی کرکے بسرکردگی رام سنگہ چہاپہ والہ اور رندہان سنگہ کمیدان فتح خان ٹوانہ کو مار دیا تو ملک مظفر خان بہی گرفتار ہوگیا مگر باوہی نذرانہ یا کسیطرح حکمت سے رہا ہوگیا اور پہر ٹیلر صاحب کے احکام کی تعمیل کرتا رہا بوقت معینہ ۱۸۵۰ء ملک مظفر خان بجمعیت پندرہ سواران اور تیس نفر پیادہ بموجب حکم جرنیل جان نکلسن صاحب بمقام پشاور واسطے خدمات گذاری سرکار انگریزی حاضر ہوکر حسب ارشاد کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کمشنر قسمت پشاور نو ماہ تک پشاور مین مقیم رہکر خدمت بجالایا اور بمقام بنون ملک

مظفرخان کا دوسرا بھائی رنبازخان ہمراہی سوار اور پیادہ کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر
کی خدمت مین حاضر رہا بعد رفع فساد مذکور ملک مظفرخان کو بجلدی خیرخواہی پیشگاہ نواب
گورنر جنرل دیسرای کشور ہند سی خطاب خان بہادری معہ سند خوشنودی سرکار اور انعام
ایکہزار روپیہ عطا ہوا ملک مظفرخان لئیق اور خدمتگذار سرکار ہی فی الحال اوسکو اختیار
پولس اپنی علاقہ مین ذیلداری کے دیے گئے اور بسبب دور واقع ہونے مقام صدر ضلع
اور تحصیل سی مناسب ہی کہ اوسکو کچھہ اختیار مقدمات خفیف دیوانی اور فوجداری مثل دیگر
رئیسان پنجاب عطا ہون تاکہ انصاف ملنی مین اور سجگہی کی رعایا کو سہولیت واقع ہو ملک
مظفر کا بڑا بیٹا یار محمد خان اپنی باپ کا تاحال تابعدار ہی مگر رنبازخان کے ساتھہ
کچھہ رنجیدگی ہے ۔

○

خاندان غوریوالہ

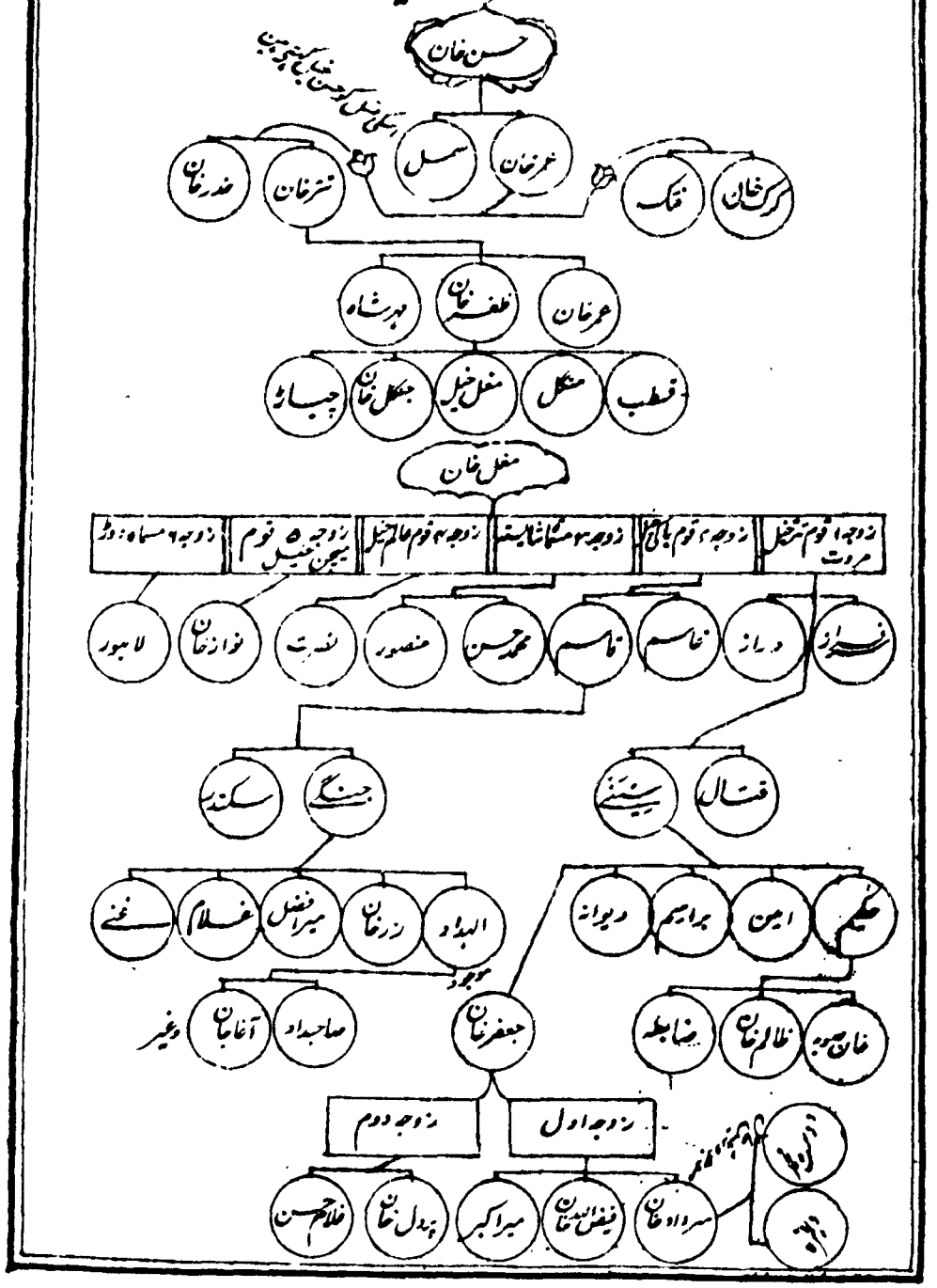

مختصر تاریخ اس خاندان کی

واضح ہو کہ مورث اعلی ان کا مسمی حسن خان علاقہ بنوں مین بطور راجپوتی وارد ہوا ان کا اولاد پسر
اون بڑی قوموں سے نہین ملتا جو اس ضلع مین آباد ہین بلکہ ایسا مشہور ہی کہ حسن خان جدامجد ان کا علاقہ پوشنگ
ہی بباعث ارتکاب واردات خون کے سعہ ہر دو پسران خود یعنی عمر خان و مغل خان نکل کر اس ملک
مین آیا اول قوم اپنل مین اکر اباد ہوی اور پھر اوس جگہہ سے اوٹھا کر متصل خوجڑی اوس موضع پر جہان
اب موضع حسن خیل ہی سکونت پکڑی بعد وفات حسن خان کے عمر خان نے اپنی پہائی سے علیحدہ ہو کر
بشمولیت غیرت خان خوجڑی جسی بمقام قصبہ غوریوال اپنا دانڈہ بنایا تہا اور اوسی غیرت خان کے
نام سے موضع غوریوالہ مشہور ہی آباد ہوا عمر خان کو عادت تاخت اور غارت گری بہت تہی اوسی عرصہ
مین ایک گروہ قوم جٹ بمقام غوریوالہ وارد ہو کر عمر خان کے ہمسایہ ہوی ایک دفعہ دانڈہ غوریوالہ کے
لوگون نے تاخت کر کے قوم مروت کی مال مویشی غارت کر لائے مروتون نے غیرت خان ملک سے
استدعا واپسی مال مغرونہ خود کری اور اوس نے ارادہ واپس کردینی کا کیا یہہ خبر سنکر عمر خان نے سب
اپنی ہمراہیون کو جو غارت کی مال سے حصہ پانیوالے تہے جمع کر کے اتفاق کر لیا اور غیرت خان کی اس تکبری
کو بے ہمتی سمجھکر دوست بہی مخالف ہو گئی اور سب نے اتفاق کر کے غیرت خان کو ملکی سے جواب دیا اور
عمر خان کو ملک بنایا اوسی روز سے یہہ مثل زبان پشتو مشہور ہی دَ غوڈو دَ سَرو نہ دی غیرت خان جسکا ترجمہ
یہہ ہی کہ گرم سرد دون کے سہی نہین تہا اسی غیرت خان اوس دن سے عمر خان کے خاندان مین ملکی کا رتبہ
چلا آتا ہی اوس سے بعد تیسری پشت مین مغل خان مشہور ملک جس کے اولاد مجموعا مغل خیل کہنے مین پیدا ہوا
اس شخص نے اپنی عقلمندی کی باوجود اجنبی فرقہ ہونے کے اس قدر رسوخ پیدا کیا کہ اکثر بنون مین اوس کو
اپنی گوندی والا لوک عزیز اور معتبر جانتے تہے اوسی ایام مین مسمی چیار برادر مغل خان قوم ٹکی والون کے
ہاتھہ سے مارا گیا الا بموجب جرگہ اور رسم و رواج پشتو آنریکی مغل خان نے ٹکی والون سے صلح کری اوس افراد
صلح کے اعتبار پر الہداد خان ولد ٹک ٹکی غوریوالہ مین آیا مسمی غلام پسر چیار نی بدون مشورہ مغل خان اوس کو
قتل کر دیا اس عہد شکنی کے بدلے مغل نے اپنی برادر زادہ غلام کو الہداد کی قصاص مین ہلاک کر دیا اور

خانگی واردات کی باعث سی بیچارہ اوس کا دشمن بن گیا تب لاچار اپنی جان بچانے کیواسطے غوریوالہ
سی پہاک کر بازار احمد خان مین پناہ گزین ہوا اور پیچہے اوسکی مسمی قطب ولد غلام نبیرہ چہاڑ ملک بنا جس کو چند
عرصہ کے بعد بطمع ملکی مسمیان رستم و نوری نے ستم کرکے مار دیا اور خود ملک بن بیٹہے اون سے بسبب
بے وقت افطار کرانے روزہ رمضان کے اخوند شیر محمد صاحب نبوی جو مشہور عالم بنون کا تہا
اور گگہ پیر دوڑ والے نے ناراض ہوکر قوم میری اور عیسکی کی مدد بعد لینے اس عہد کے دلائے
کہ جب غوریوالہ فتح کرو تو نابالغ بچون اور عورات کو قتل یا خراب نکرنا دوسرا غوریوالہ مین سرود نہونے
دینا بعد پذیرائی دونون شرائط کی مغل خان نے اس لشکر کمکی کی ہمراہی مین چالیس روز کے محاصرہ
کے بعد غوریوالہ فتح کرلیا اور اپنی معاند لوگون کو قرار واقعی سزا دی اور بدستور اپنی ملکی پر قایم ہوا
اور بعد وفات مغل خان کے اوس کا بیٹا دراز خان دستار مختار ہوا جب وہ بہی نوبت حیات چند
روزہ بہگت چکا تو قاسم خان دوسرا بیٹا مغل کا ملک ہوا اس شخص نے اپنی باپ سی بہی بڑہ کر ہمچشمون
مین قدر اور رعایا مین رعب پیدا کیا اس کا دوسرا مادری بہائی سینی خان بہی ملک تہا جو قاسم خان
کی ہمسری سے بسبب اپنی لیاقت اور حسن ارادت کے تہا کمان افغانستان بڑہتا گیا اور قاسم خان کے
سخت گیری اور زیادہ ستانی قلنگ وغیرہ سے رعایا پتہ غوریوالہ نے بہی ناراض ہوکر سینی خان کو جو سلیم الطبع
اور دانا تہا ملک منظور کیا بہت عرصہ تک سینی خان ملک تہا آخر جب میان داد خان درانی اس علاقہ
مین واسطی وصولی قلنگ محمود شاہ سدوزی کی طرف سی آیا تو اوس نے بازید خان میری کے کہنی پر بداندیشی کرکے
سینی خان کو دغا کے راہ سے اپنے معسکر مین بولا کر بازید قوم میری سے جو پہلے سے سینی خان کا دشمن تہا
قتل کرا دیا اوسکے بعد جعفر خان فرزند سینی خان کا ملک ہوا اور دوسرے فریق سے جنگی خان ولد قاسم خان
ملک تہا جعفر خان راست گو اور مردانہ شخص چالیس برس تک ملکی کرکے سرکار انگریزی کی عملداری مین مرگ
طبعی فوت ہوا تب اوس کا بڑا بیٹا سردار خان اپنے باپ کا جانشین کیا گیا کہ تا حال وہ موجود ہے -

حال معاش و جاگیر

واضح ہو کہ عہد عمر خان مین کچہہ معاش اوس کے دربار حکام وقت سی مقرر نہین تہے الا اوس نے اپنی سینہ زوری

اور جوانمردی سے رسومات شادیانہ اور مال شماری اور ڈہرتہ خاص غوریوالہ پر مقرر کرلیا اور نیز مقدمات
خفیفت مین جیسا کہ زد و کوب خفیف مین نے نفر مرتکب آٹہہ روپیہ ناغہ معین تہا ایسی رقوم کی وصولی اور
غارت گری سے اپنی اوقات گذاری کرتا رہا مغل خان کے وقت سی چہارم تپہ غوریوالہ جس کی اوس وقت کی
آمدنی ٹہیک معلوم نہین ہوتی مگر زمانہ حال سے بہت کم تہی احمد شاہ ابدالی کی جانب سی اوس کو معاف ہوا
اور بعد اوس کے بموجب سند شاہ زمان اور شاہ شجاع کے سینی خان کے نام ایکسو تومان تبریزی
جسکی دو ہزار روپیہ ہوئے اور قاسم خان کے نام اول ہفتاد تومان اور ثانیا تیس تومان جملہ ایکسو
تومان معاف تہی یعنی کل چار ہزار روپیہ غوریوالہ کے قلنک یعنی مالگذاری سے مجرا لیتے تہی اور جب
سینی خان کسی حاکم یا بادشاہ کے روبرو جاتا تہا تو روز ملاقات سے روز رخصت تک پانچ روپیہ
یومیہ بطور مہمانی ملا کرتے تہی عملداری سکہان مین بدستور تپہ غوریوالہ کا چہارم بنام جعفر خان
ولد سینی خان معاف تہا اور دوسرا چہارم جنگی خان اور بعدش بیٹا اوس کا الہداد خان کہاتا رہا
تا وقتیکہ سنہ ۱۹۰۴ مین بوقت حکومت سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اور نظامت جنرل کورٹ لنڈٹ
الہداد خان سے بندوبست وصول و ادای مالگذاری بابت چہارم حصہ تپہ خود نہو سکا اور جعفر خان نے
بجائے اپنے حصہ کے کل تپہ غوریوالہ اور علاوہ اوس کے تپہ اسمعیل خیل کی بہی مالگذاری ادا
کردی اس باعث سی اور نیز بوقت محاصرہ ملتان مسمی زرخان برادر الہداد خان سرکار انگریزی کی
خدمات سی پہلوتہی کرکے بلا رخصت اپنی وطن کو چلا آیا اور یہان آکر شامل مفسدان ہوا ان وجوہات سی
چہارم حصہ الہداد خان والہ ضبط سرکار ہوکر باقی چہارم جعفر خان کے نام واگذار رہا اوسنی دوراندیشی
کرکے بدین مراد کہ دونون تپون پر ہمارا دخل رہے غوریوالہ کے تپہ سے بجاے چہارم ہشتم اور تپہ اسمعیل خیل
سے بہی ہشتم لینا قبول کیا اور حسب تجویز ہربرٹ اڈوارڈس صاحب ہر دو تپہ تپیے کی سند اوس کے
نام عطا ہوئی فی الحال سردار خان کو دونون تپہ سے حسب ذیل آمدنی سالانہ ہے

تپہ غوریوالہ			تپہ اسمعیل خیل		
بابت ہشتم	تعلقہ داری و پنجوترہ	میزان تپہ غوریوالہ	بابت ہشتم	تعلقہ داری فیصدی پنجروپیہ	میزان تپہ اسمعیل خیل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کل آمدن ہر دو تپہ سے [illegible] ہی اور یہہ رقم سردادخان فرزند کلان جعفرخان کے نام سرکار سی واگذار ہی اور حسب دستور گذشتہ چار سوار رئیس مذکور کی جانب سی خدمات سرکار مین حاضر رہتے ہین جن کو تنخواہ مین غلہ وغیرہ اپنے پاس سے دیتا ہے گورنمنٹ انگریزی کی حضور مین جعفرخان اور اوس کا بیٹا سردادخان اچہا خدمت گذار رہا بوقت سرکشی ۱۸۴۸ء مین سردادخان بجمعیت اٹہائیس سوار اسلحہ بند محاصرہ ملتان کے وقت شامل سرکار تہا اور جعفرخان نے بموجب حکم ٹیلر صاحب اور ضد میر عالم خان کے علاقہ بنون مین دو سو جوان واسطے خدمت سرکار بہرتی کیئے ۱۸۵۷ء کے فساد مین چودہ سوار سردادخان کے ضلع بنون مین کام ڈاک رسانی وغیرہ پر متعین تہے ماہ مئی ۱۸۶۳ء سے سردادخان کو کام ذیلداری پولس تفویض ہوا جسکو بہت خوشی سے انجام دیتا ہے اور قدر عزت کا سمجہتا ہے

○

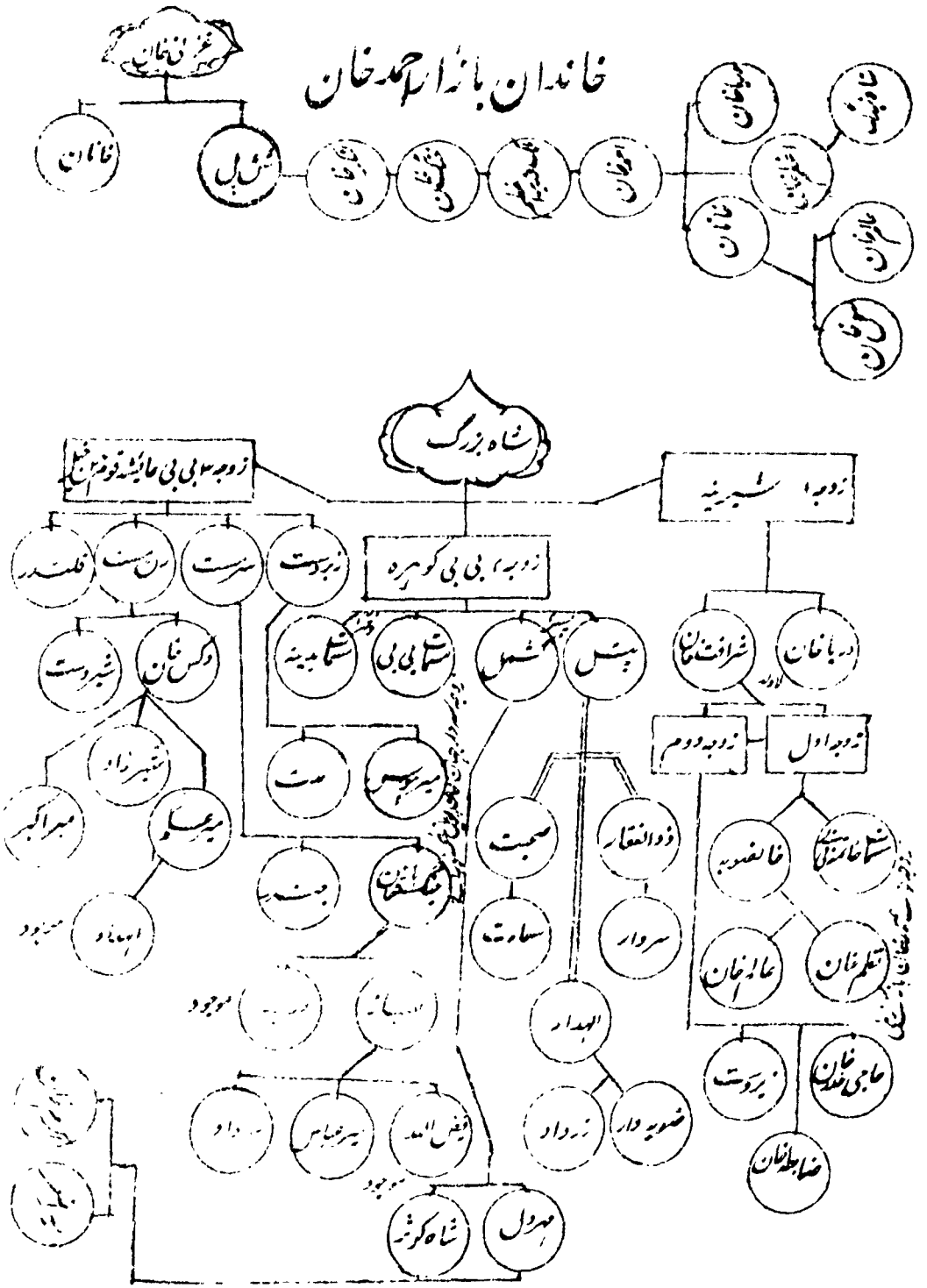
خاندان بازار احمد خان
غزنی خان
خانان
شاه بزرگ
زوجه ۳ بی بی عائشه قوم
زوجه ۱ شیرینه
زوجه ۲ بی بی گوهره
زبردست
سرمست
رن مست
قلندر
شیردست
دکس خان
شیرزاد
میر اکبر
میر علم
اهداد
موجود
پیتل
شمل
شرافت خان
دریا خان
زوجه اول
زوجه دوم
خالصویه
عالم خان
نظم خان
زبردست
حاجی خدا خان
ضابطه خان
صحبت
ذوالفقار
سعادت
سردار
الهداد
ضویه دار
زرداد
مدت
میر عباس
فیض الله
شاه کوثر
مهرول

تاریخ اس خاندان کی

یہہ خاندان اللہ عیسکی اولاد شیبانک سی ہی ہنوچی کا اصل حال قبضہ ہاک ہذا اور شجرہ نسب حصہ سیوم کے پہلے باب مین درج ہوچکا ہے عیسکی کی اولاد مین سے غزنی خان مورث اعلیٰ اس خاندان کے نتیجہ عیسکی مین اپنے نام پر ایک موضع آباد کیا عرصہ تخمیناً ایک سو پچاس برس کا گذرا ہی کہ احمد خان نے جس کے وقت سی یہہ خاندان ممتاز ہوا موضع غزنی خیل سے اوٹھہ کر بازار احمد خان کو اپنے نام سے آباد کیا اکثر مندرلوگ موضع بہت وغیرہ سے آکر آباد ہوئی گو اوس کی حیات مین یہہ قریہ بہت چھوٹا تہا الا اوس نے نابمقدور اس کی ترقی مین ہرطرح کوشش کری شروع عہد نادرشاہ ابدالی مین احمد خان مرگیا ازان بعد اعظم خان فرزند اوس کا ملک بنا احمد شاہ ابدالی کے عہد مین جب وہ بہی مرگیا تو شاہ بزرگ اوسکی پسران نے دریا خان دنانان اپنے چچون کو معہ فرزندان اوس کے دغا سے قتل کرکے خود دستار فتخار رہوا آدمی ہوشیار اور مستعد تہا اپنے جنبہ دارون مین بہت رسوخ پیدا کرکے دربار شاہی مین بہی دست رس حاصل کرلی احمد شاہ ابدالی نے موضع بڈاخیل و مردی خیل و سیرو جملہ جمبی املاک سالیانہ جاگیر مین عطا کی علاوہ اس کے آمدن دہرتہ قریہ بازار احمد خان مرتب ایکہزار روپیہ سالانہ کی تہی شاہ بزرگ کے عہد مین قصبہ بازار احمد خان بہت بڑہ گیا اور میلہ جمعہ کے ہونے سے خرید فروخت اور رونق کی بڑی نستی ہوئی جیساکہ شجرہ مین درج ہے شاہ بزرگ کے ہشت فرزندان نرینہ اور دو دختران تہین جن مین سے مسمات بی بی کو سردار جہان خان دنانی جو افسر فوجی احمد شاہ کا تہا نکاح کیا اخیر دور سلطنت تیمور شاہ تندوزئی مین شاہ بزرگ نے بہی جہان فانی کو چہوڑا اگرچہ اوس کے بعد شرافت خان قایم مقام اپنے باپ کا ہوا مگر آپسمین بہائیون کے بدین سبب کہ مختلف زوجات سی تہے اتفاق نہو سکا رن مست سرمست زبردست ہر ایک بجائے خود ملک تہی شرافت خان نے اپنی دختر مسمات خائستہ بی بی کی شادی نواب صمد خان بارکزی برادر امیر دوست محمد خان سے کردی تہی اس رشتہ داری کے باعث شاہ زمان کے عہد مین شرافت خان اپنے ہمسرون پر غالب رہا اور

علاوہ جاگیر سابق اور آمدن دہرتہ مبلغ بارہ سو روپیہ سالانہ انعام اوس کا منجملہ قلنگ تپہ عیسکی سے مقرر
ہوا اور بوقت ملاقات کسی حاکم کے پانچ روپیہ یومیہ بطور مہمانی کے ملتے تہے شرافت خان حقیقی برادر دریا خان
عالم شباب مین غوریوالہ کی لڑائی مین مارا گیا اوس کے بدلہ مین مغل خان جد اعلے سردار خان مغل خیل نے
اپنی دختر شرافت خان کو نکاح کر دی اوس سے تین فرزند نرینہ شرافت خان کے پیدا ہوے جنمین
سے بڑا حاجی قدر خان تہا جو بعد وفات شرافت خان دعوی دار ملکی ہوا اور اوسکو قلندر خان اور
جنگباز خان اور دکس خان نے ہمصلاح ہو کر معہ دو دیگر برادران حقیقی بے خبر قتل کر دیا خانصوبہ پسر
شرافت خان مشکل سے جان بچا کر نواب صمد خان کے پاس داد خواہ گیا اور جب سردار شیر دل خان
بارک زے اس ملک مین آیا تو خانصوبہ اوس کے ہمراہ آیا اور اوس کی اعانت سے اپنی
جایداد اور موضع واپس لیکر انتقام کے راہ سے تین چار کس نوکران دکس خان وغیرہ کو جو
بوقت قتل اوس کے برادران کی شامل تہے عقوبت سے ہلاک کیا اس ہر طرح کے فساد پر غالب آکر مسمی دکس خان
ولد رن مست خان ملک ہوا یہہ شخص دلاور آدمی تہا سب سی زیادہ اختیار اور نام پیدا کر کے ماہ
منگر سمت ۱۸۸۰ بکرم مین جب مہاراجہ رنجیت سنگہ ضلع بنون کی حدود مروت مین داخل ہوا تو اس نے وقر
کے ساتہہ ادمیت سی اطاعت قبول کر کے سردار فتح سنگہ کے رابطہ اور کنور کہڑک سنگہ کی مہربانی
سے بڑا رسوخ حاصل کیا پانچ روپیہ روزینہ اوس کو روز ملاقات سے تا رخصت معہ سروپا سرکار سکہان سے
ملتا تہا سمت ۱۸۹۰ بکرم مین کہڑک سنگہ نے نصف تپہ عیسکی دکس کو معاف کیا علاقہ بنون خصوص اپنے
گوندیدارون پر اس قدر اس کا اختیار تہا کہ جہان چاہے بطور حشری لشکر منوچی جمع کر سکتا تہا بازار
احمد خان کی ترقی اور اس خاندان کا نام دکس خان کے وقت سے عام مشہور ہو گیا دیوان مانک رائے
نے جو نواب دیرہ کی طرف سی ایک دفعہ موضع خوجڑی علاقہ بنون یورش کری تو دکس خان نی ہمراہی
زنگ خان میرہ خیل اوسکو ایسا ہٹایا کہ پہر بنون کا بہی نام نہ لیا اور ایک دفعہ موچہہ علاقہ میانوالی مین شاہ ولی خان
کی مدد کے واسطے ہمراہی ایک سو بیس بندوق کی جا کر سکہون سے لڑا اور اسی طرح ہر طرف لڑنے مین
دلیر تہا سمت ۱۸۹۴ بکرم مین دکس خان فوت ہوا تب بڑا بیٹا اوس کا میر عالم خان اپنے باپ کی جگہہ ملک بنا ابہی

کامل کامیاب نہین ہوا تہا کہ ایک سال کے بعد خانصوبہ نے اپنی پورانی انتقام مین دغا دیکر مروادیا
اوس کے قاتلان سے بہی بارہ کس اوسی موقع پر مارے گئے جب سکہون کا حاکم ابا توبہوہ دکس خان
نے مبلغ ۷ ہزار روپیہ نذرانہ یا رشوت دیکر اس جرم مین خانصوبہ کو بامید قصاص لینے کے
قید کرا دیا جو لاہور کو بہیجا گیا اور کل جائداد اوسکی موضع وغیرہ بہوہ دکس اوزاوس کے فرزندان کے
قبضہ مین آگئے جسپر آجتک وہ قابض ہین بعد چند سال کے خانصوبہ مذکور بسفارش سردار سلطان
محمد خان بارک زئی لاہور سے رہائی پاکر واپس آیا مگر ملکیت نہ ملی میر عالم خان کے مارے جانے
کے بعد سمند خان ولد قلندر خان نے دعوی ملکی کیا جسکو لالا زخان و دریب خان نے معہ ایک
خوردسال فرزند کی قتل کرکے لالا زخان ملک ہوا یہ شخص عقیل زمانہ ساز و دوراندیش نہا ۱۲۱۸ھ مین
جب کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ضلع مین آئے تو اس نے حاضر ہوکر بجا آوری
احکام اور خدمات بخوبی کری اس سبب سے صاحب ممدوح نے بلحاظ خاندانی اور استداد آمدنی
بجا کل نبرہ موضع تپہ عیسکی کے چہارم کے بابت مبلغ ۱۴ ۱۰ ۱۰ روپیہ اور بابت تعلقہ داری سالیانہ ۵ اور
بابت پاوسمبل خان نے ۱۲۱۹ھ کل ۱۰ ۱۰ ۱۰ روپیہ سالانہ معاش عطا فرمائے بوقت شورش ملتان ۱۲۴۸ھ مین
دریب خان محاصرہ ملتان مین خدمت گذار رہا اور لالا زخان کو بنون سے سکہہ قید کرکے گجرات لیگئے
تہی کہ وہان سے امیر دوست محمد خان کے پاس ہو نچکر رہا ہوا بعد وفات لالا زخان کے فیض اللہ خان
فرزند کلان اوس کا ملک متصور ہوا کہ تا حال وہی ملک ہی مگر دراب خان اپنے چچا سے بخوبی انفاق
رکہتا ہے اور زیادہ تر اختیار امورات ملکی و خانگی دراب خان کو ہی میر اکبر خان ولد دکس خان ایک
معقول آدمی ہے اور اوس سے دراب خان اور فیض اللہ خان کی عداوت اشد ہے۔

رواج تقسیم

شاہ بزرگ نے اپنی حیات مین بطور چنڈاونڈہر ایک مثکوحہ کی اولاد کو ایک ایک حصہ آمدن تقسیم
کردی کل تین حصہ پر سب ذیل شرافت خان یک حصہ پنل و کشل یک حصہ سرشت رئن مست زبردست

وقلندر یک حصہ اور تقسیم خرچ مالگذاری وغیرہ چار حصہ پر کرتے تہی شرافت خان چہارم حصہ اور باقی
تین حصہ دو جگہہ کرکے باقی ماندہ پسران ادا کرتے تہی فی زمانہ اوس تقسیم کا نام ونشان بہی نہین رہا
کل آمدن انعام سرکار سے فیض اللہ خان کے نام سے مقرر ہے اور دراب خان اوس کے شامل ہے اور
صورت قبضہ ملکیت زمینات بطور پہیا چارہ ہوگئی ہے تقسیم مال سے عورات کو حصہ نہین ملتا۔

خاندان بیگو جنبل مروت

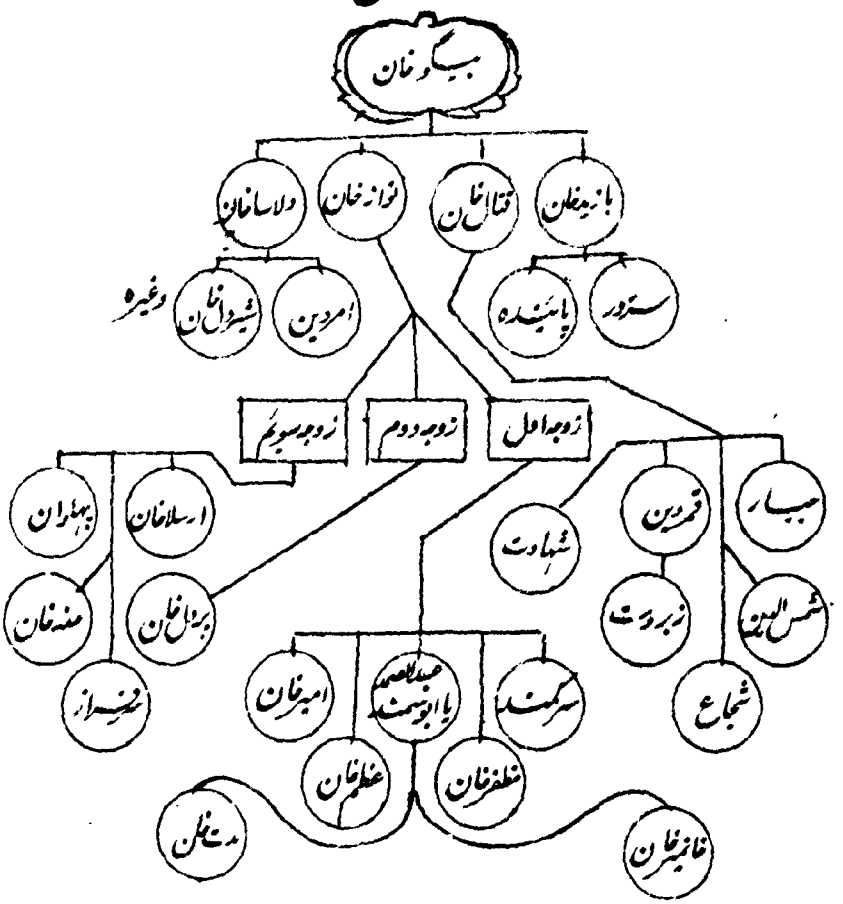

حال اس خاندان کا

واضح ہو کہ دادی خان مورث اس خاندان کا جو بنگش خان سے اوپر پانچوین پشت مین تہا اور اوسکا شجرہ نسب بیگو خان تک حال قوم مروت مین درج ہی یہہ خاندان قوم مروت لوحانی شاخ اچوخیل سے ہی جس وقت قوم مروت فی عہد سلطنت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی علاقہ مقبوضہ حال موسومہ مروت پر قبضہ کیا تب دادی خان اسنے شاخ مین سرگروہ تہا دادی خان کی چوتہی پشت مین ہانی خان مشہور ملک ہوا جس سے قوم گنڈہ پور کی ساتہہ بمقام کوائرہ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان مین جا لڑائی کری اوس کا بیٹا بیگو خان ایک صاحب اختیار اور مستعد ملک تہا دوخان درانی کے روبرو بمقام علاقہ ہنون شیرونہ سے شمشیر پیش کرا اوس جوان کو مار دیا اوس دلاوری کے معاوضہ مین بہت خانی خلعت کے سوای موضع کلورکا جاگیر مین عنایت کیا الاادے مرحوم بیگو خان کے بعد اوسکا بیٹا بہادر خان جانشین ہوا اوسکا بیٹا دلاور خان اوسکا بیٹا شیر محمد خان اوسکا بیٹا بہادر خان اوسکا بیٹا بیگو خان اوسکا بیٹا دلاور خان خلف اوسکا ملک ہوا

اس شخص نے اپنی شجاعت اور حکمت سے مروت مین بڑا نام پیدا کیا اور کل مروت کی نصف گوندے کا افسر اعلی بنا بمقام گزک علاقہ ختک مین شہباز خان اکوڑخیل کے ساتہہ لڑائی کری اور دوسرے دفعہ سلطان خیلون سے لڑائی مین جنمی ہوا نواز خان کے ابیذر خان عیسک خیل اچنی رقیب کے ساتہہ جو دوسرے نصف گوندے مروت کا افسر تہا سخت عداوت تہی بارہا اوس سے لڑتا رہا جو لڑائی ان مین بمقام موضع دلوخیل ہوئی اوس محاربہ مین قتال خان برادر نواز خان اور فرالدین مارے گئے اور خود نواز خان بندوق اور تلوار سے مجروح شدید ہو کر ہٹ گیا اور نواب شیر محمد خان دیرہ والے کے پاس جاکر ۱۲۳۶ ہجری مین اوسکی فوج لے آیا اور بمقام لس لغڑواہ و تورواہ دوسرے گوندے کے مردون سے جنکا سردار ابیذر خان عیسک خیل اور محبت خان ترخیل تہی سخت لڑائی ہوئی نواب کی فوج نے فتح پائی اور مروت کے علاقہ پر آپکے بی اتفاقی سے دخل نوابی ہوا بعد اوسکی بہی وزیران احمدزئی اور اتمان زئی سے لڑائی ہوئے سوتمان خان وزیر کی لڑائی مین عبدالصمد خان بہی زخمی ہوا مگر وزیرون کو شکست دی بادشاہ دہلی مین سے شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب عالمگیر نے پہلے اس قوم مروت و دوسرے

مہار شتر مالگذاری مین واسطی باربرداری مقرر کئی اور بعدش احمد شاہ ابدالی دو سو چالیس
سوار سی جسکو ایل کہتی تہے واسطی خدمات شاہی بجای شتران بطور نوکر لئے جاتے تہے اور سہ شتر
و سوار کل قوم مروت پر حسب رسد پہیلائے جاتے تہے انکی عوض مین مالگذاری معاف تہی تیمور
سدوزئی نے جب بارہ ہزار پہلی دفعہ نقد قلنگ مقرر کیا تو بیگو خان کو بارہوان حصہ اپنی قوم کے
زر مالگذاری سی انعام مین مجرا ہوتا تہا جب نواب صاحب کی جانب سی دیوان مانک رائی کاردار
ہوکر آیا اور چالیس ہزار مالگذاری علاقہ مروت پر مقرر ہوئی تو ایکہزار دو سو بیس روپیہ سالیانہ
معہ مشاہرہ سواران اور بہر عملداری سکہان مین الـ ۱۱ من غلہ بہی مدد معاش مقرر ہوئی جب وہ
سوار برخاست ہوجاوین تو واسطی ذات خاص کے پانسو روپیہ سالیانہ معین تہا اور نیز بستم حصہ آمدنی
تپہ دری پلاڑے سی معاف ملتا تہا اب گورنمنٹ انگریزی سی بموجب حکم گورنمنٹ ہند مورخہ پنجم اکتوبر ۱۸۵۹ء
لاکہ نقد برات بمعنی انعام سالیانہ واسطی عبد الصمد خان کی مقرر ہی اور اپنا زمیندارہ اور ملکیت بہی رکہتی
ہین مفسدہ ۱۸۴۸ء مین عبد الصمد خان کا بیٹا مدد خان معہ چند سواران محاصرہ ملتان مین حاضر رہا و عبد الصمد خان
بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۸۶۸ء بمرگ طبعی فوت ہوگیا اوسکا بیٹا خان میر خان باپ کا جانشین ہی یہ خاندان
مروت مین معتبر اور اپنی نصف گوندے کا پیشوا ہی الا آپسمین بہی اتفاق نہین رکہتی ؛

خاندان عیسک خیل مروت

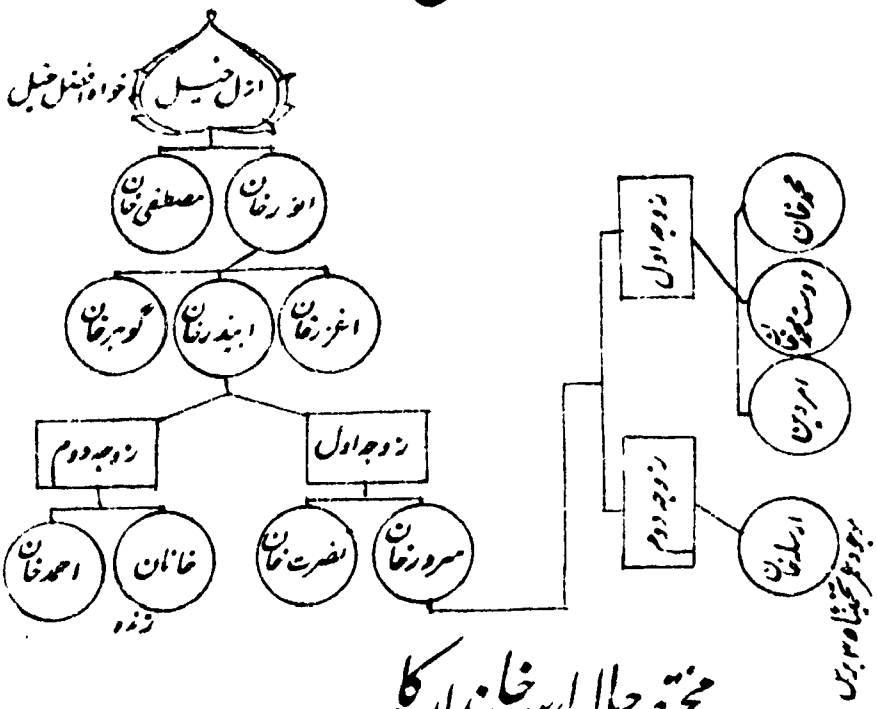

مختصر حال اس خاندان کا

عیسک خان مورث اعلے اس خاندان کا نسل مروت لوہانی سے ہے عیسک خان کی تیسری پشت مین جبار خان اس ملک مین دیگر قوم مروت کی ساتھہ عہد سلطنت اکبر مین آکر آباد ہوا جبار خان کا نبیرہ افضل خان تہا جس تک کرسی نامہ مروت کی باب مین لکہا گیا اور اوس سے نیچے یہان درج ہی افضل خان کا بیٹا انور خان ملکی مین مشہور ہوا بیگو خان کا ہم عصہ اور رقیب تہا نصف گوندے مروت کی اسکا جنبہ ہوگئے بعد وفات انور خان کے ابیذر خان بیٹا اوسکا ملک ہوا یہہ شخص جنگجو تہا اپنی گوندے مین بڑا رسوخ پیدا کرکے گنڈہ پورا اور عیسی خیلون کے ساتھہ محاربے کئے جب ایکدفعہ سرور خان رئیس ٹانک سے بطور کمک نواز خان وغیرہ دوسرے گوندی والہ فوج لائی تب اسنے اپنی گوندے کی سرکردگی مین اونسے سخت لڑائی کرکے ہٹا دیا مگر ثانیا اسکی مخالف نوابصاحب دیرہ والہ کی فوج زیر کمان دیوان ٹانک راہی چڑہا لائی تب اوس سے ابیذر خان نے نقصان کثیر کے ساتھہ شکست

کہائی اور پہر محمد پایندہ خان نی جو واسطی وصول معاملہ مروت آیا تہا ابیذر خان کو قید کرکے
دیرہ مین لیگیا اور چہہ ہزار روپیہ جرمانہ اوس سی وصول کرکے چہوڑا بعد مرنے ابیذر خان کے
سرور خان اوسکا بڑا بیٹا ملک ہوا یہہ شخص بہی ہوشیار زمانہ ساز تہا تمام عمر اپنی عبد الصمد
بیگو خیل کی دشمنی مین گذار کر سنہ ۱۸۶۰ء کی اخیر مین مرگیا اب اوسکا بیٹا ارسلہ خان ملک ہی اور
نصف گوندے مروت کے اسکی پیچہے ہی اور گورنمنٹ انگریزی سی مبلغ آٹہہ سو روپیہ کی جاگیر
عطا ہی سکہون کے وقت ابیذر خان اور سرور خان کو صمانہ خاص اپنی ذات کا اور
معامسہ بابت مشاہرہ سواران جملہ الـ ۱۱ ملتی تہے اور بعد تیاری قلعہ لکی الـ من غلہ اور
بستم حصہ اپنی تپہ سی عطا کیا جب سرکشی سکہان سی ملتان باغی ہوا تو نصرت خان برادر سرور خان
محاصرہ ملتان مین بہمراہی پانچ سواران و پیدل کے خدمتگذار رہا بیگو خیلون کی ساتہہ اس
خاندان کی قدیمی عداوت ہی مگر پردل خان بیگو خیل کے ساتہہ بسبب دشمنی خانگی ارسلہ خان کے
کچہہ سازش ہے ؛

خاندان میناخیل

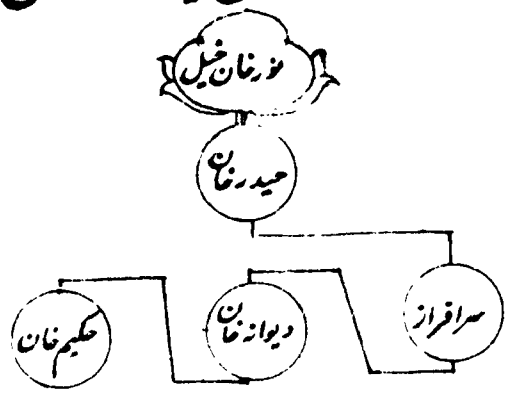

نورخان کا باپ تاجا ملک ہم قوم مروت کی ساتہہ اس ملک مین آیا اور اپنی شاخ میناخیل مین یہہ خاندان معتبر چلا آیا عہد تیمور شاہ سدوزئی مین سرافراز خان ایک معتبر ملک تہا جب وہ سرور خان رئیس ٹانک کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا دیوانہ خان ملک ہوا عملداری نواب دیرہ و سکہان مین وہ ایک کام کا ملک تہا اور قصبہ لکی مروت اوسکی تحت مین تہا سوای غلہ و برات مقررہ اہل ہنود سی بطور دہڑتہ کچہہ وصول کیا جاتا تہا بعد اوسکی حکیم خان ہوا جو ابتک ملک ہی اور یہہ شخص سواسطی علاقہ مروت مین یاد رکہنی کے لایق آدمی ہی کہ جب ۱۸۴۸ء مین فوج سکہان سرکش ہوکر قلعہ لکی مروت کو مضبوط کر لیا تہا تو اس حکیم خان نے اپنی قوم کی حشر جمع کرکے حسب الحکم میجر ٹیلر صاحب خدمت نمایان کی جسکی صلہ مین اوسکو سالانہ پنشن سالانہ عطا ہوئے اور آیندہ بہی لایق کام آدمی ہی ؛

خاندان میانداد خیل

اس خاندان سی اوپر خواص خیل مروت کا مشہور خاندان مروت کی قوم مین تہا اور اکثر خانی قوم مروت خواص خیلون مین رہی جیسا کہ اغزر خیل اور پہر میانداد خود بہی مشہور ملک تہا گلرنگ خان نے بہت نام پیدا کیا اور پہر تپہ عمر خان خیل مین لنگر خان ملک تہا جسکا بیٹا اب ولی خان

موجود ہی اور صاحبداد خان ولد نواز خان جسکا باپ ایک دلاور ملک تہا وہ ملک ہی اور سرکار سی برات اونکی نام مقرر ہی جسکی تفصیل نقشہ برات سی ملیگی ؛

خاندان غزنی خیل

یہ طوطی زئی مروت مین محبت خان غزنی خیل ایک دلاور ملک ہوگذرا ہی اوسکا بیٹا پردل خان اب موجود ہی اور اوسکا معاند قیب محمد خان ولد پیر محمد خان بہی ملک ہی جسنی وقت شورش ۱۸۵۷ء مین اچہی خدمت سرکار کری اور قابل یاد رکہنے کے ہی ؛

خاندان موشانی

واضح ہو کہ قوم موشانی مین قدیم سی اپنی شاخ کے معتبر چلے آئی رئیس یا ملک کل قوم کوئی نہیں ہوا چنانچہ اب بہی یہی حال ہی الا در از خان شاخ جعفر خیل موشانی ببب رشتہ داری شیر خان عیسی خیل اور بہ مہربانی کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دربار گورنری مین بار یاب ہوا ؛

خاندان میالان سکنہ میانوالی

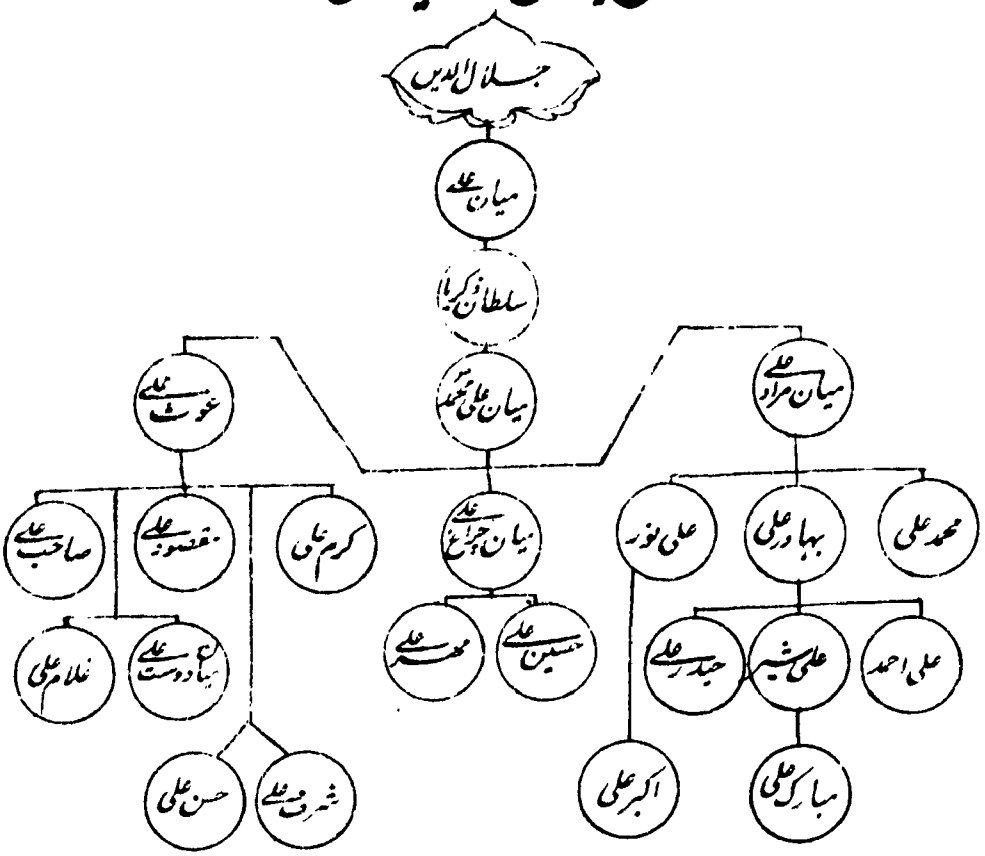

مختصر تاریخ اس خاندان کی

اس خاندان کا مورث جلال الدین بہمراہی میاں علی اپنے فرزند کے بغداد سے اس ملک مین آیا اور تخمیناً دو سو اسی برس ہوا کہ اول بمقام معظم نگر بسکی کہنڈ رات شکستہ علاقہ میانوالی مین موجود مین آنکر فروکش ہوئی اوسوقت سلطان سہالت اور سلطان مقرب کہنڈ علاقہ کچھی وغیرہ نواح کے حاکم تہے جلال الدین اپنے فرزند میان علی کو اس ملک کی لوگون کا پیر بناکر خود بغداد کو

واپس گیا اور میان علی نے بمقام میانوالی اپنی گہر بنائے اور وہی وجہ تسمیہ میانوالی کا ہی میان علی کا فرزند سلطان ذکریا خدا پرست اور بڑا مشہور نیک آدمی تہا اوسکی وقت مین افغانان نیازی دریاء سندسی عبور کرکے اس علاقہ مین آباد ہوئے اور سلطان ذکریا کو اپنا پیر بنایا بعد وفات اونکی میان علی محمد سجادہ نشین ہوا فی الحال میان حسین علی اپنی باپ کی جگہہ اور محمد علی اپنی والد کی جا بجا اور شرف علی اپنی گہر کا مختار ہی اور لوگ انکو متبرک سمجھکر عزت اور ادب کرتے ہین سلطان ذکریا کی خانقاہ پر نذرانہ چڑہتا ہے بلحاظ معاش اور انعام قدیمہ سرکار انگریزی بہی لاکھ ایکڑ اراضی واقعہ دیہات پرگنہ میانوالے جمعی لاکھ روپیہ سالیانہ اور رقم نقدی اپنی خاندان کی معاف ہی اور یہہ معافی تین حصہ پر باہم اولاد ہر سہ پسران میان علی محمد منقسم ہی ؛

خاندان پیلان

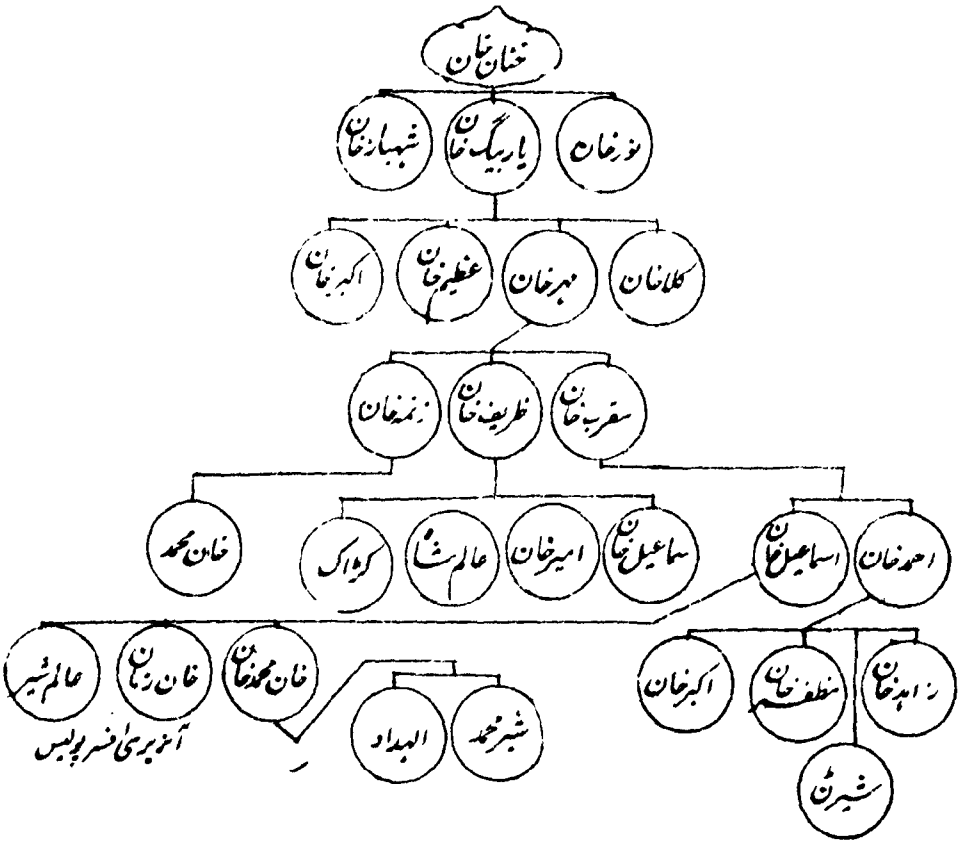

اسمیت و قومیت اس خاندان کی

واضح ہو کہ یہہ خاندان مشہور بقوم بلنج افغان ہیں یہہ لوگ اپنا کرسی نامہ قوم لوہانی سی ملا کر نسل لودی مین شامل ہونا بیان کرتے ہین الا باوجود تلاش کوئی صحیح کرسی نامہ نہین ملتا خنان خان مندرجہ شجرہ نسب کا جد اعلی مسمی سمعیل خان کوہ سلیمان کی جانب سی آکر اول چولستان اور رکلو رکوٹ مین آباد ہوا خنان خان کا نبیرہ مسمی مہر خان وہان سی اوٹھہ کر بمقام پیلان سکونت پذیر ہوا اول یہہ موضع

قوم سنبل کی تحت مین تہا اونسی اس قوم نے دبالیا گرچہ اوسوقت یار بیگ خان بہی زندہ تہا
مگر مہر خان مدار المہام اپنی خاندان کا تہا پپلان کی ترقی آبادی کو دیکہہ کر قوم جسکانی بلوچ نے
بارادہ چہین لینی ملک کی انپر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی جسمین جسکانی منہزم تو ہوئے مگر یار بیگ
و مہر خان باپ بیٹا ہر دو اوس لڑائی مین ماری گئی بعد اوسکی نواب محمد خان سدوزئی نے
لشکر کشی کرکے موضع پپلان کو غارت اور خراب کیا اور بعد فتح علاقہ پپلان کے اس خاندان
کی عزت قایم رکہی اور مقرب خان وغیرہ اولاد یار بیگ خان کیواسطی ستارہوان حصہ
پیداوار ہر دو سر رقبہ دیہات ذیل سی پپلان خاص چورکن و نوٹہ و ہنگانہ دوابہ ڈب
نصیر والہ معافی مقرر ہوئی اور علاقہ پنجکوٹہ کے بعضی دیگر دیہات پر بہی بطور تعلقہ داری
انکا اختیار تہا اور ساہڈے چار دہنہ چاہ بہی واگذار تہی عملداری سکہان مین علاقہ پنجکوٹہ
سرداران سکہہ سندہانوالیان کو جاگیر ملا اونکے عہد مین سی معافی مندرجہ بالا بدستور معاف
رہی اور اپنی خود کاشت کا محصول بہی معاف تہا گرچہ ٹہیک تعداد اس آمدن کی کسی
کاغذ سی معلوم نہین ہوتی مگر از روے اندازہ تقریباً ایکہزار روپیہ سالانہ کی آمدن تہی
دیوان ساونمل کے عہد سی بسبب ضبطی ترقی آمدن مین کمی واقع ہوئی عملداری سرکار
انگریزی مین چہہ روپیہ فیصدی مالکانہ یا تعلقہ داری لگ کر دستور سترہوین حصہ کا موقوف
ہوا اب اس چہہ روپیہ فیصدی اور انعام نمبرداری پر انکا گذارہ ہی اور خان زمان خان
فی الحال اس خاندان کا پیشوا ہی جسکو آنریری پولس افسر سرکار نے بنایا عمر اوسکی تخمیناً چہتیس ۳۶ برس
کی ہوگی ؛

خاندان سپیر کی وزیر

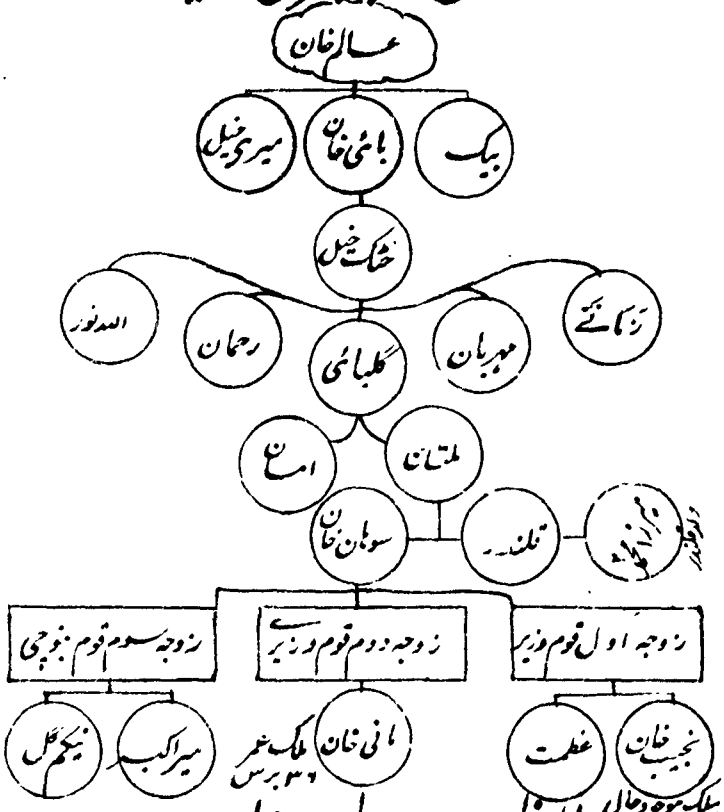

حال خاندان سومان خان

واضح ہو کہ یہہ خاندان قوم وزیری شاخ احمد زئی شعبہ سپیر کے سی ہے انکا مفصل شجرہ اوپر نک قوم وزیری کی حال مین لکھا گیا ہے سی وزیر کی پانچوین پشت مین سپیر کے پیدا ہوا جسکے اولاد کے بہت شعبے ہین فرع باغوان خیل مین مسمی عالم خان سی ملکی چلی مگر جیسا کہ کل قوم وزیر مین معتبران قوم کے واسطے صرف نام ملکی ہوتا ہی اسیطرح اس خاندان کی ملکانہ بہی تہی کچھہ معاش یا گذارہ اپنی قوم کی جانب سی واسطے انکے مقرر نہین تہا اور بادشاہان وحاکمان سابق سی انکی آشتی یا تعلق کم ہوا اسواسطے فیض حکام سی بہی محروم رہی روایت ہی کہ عالم خان مذکور کو بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر جب بہادر شاہ ملک بنون مین آیا تو زہر دی گئی کیونکہ وہ

دلیر شخص اپنی قوم کو جمع کرکے ٹل بلند خیل اور درہ توچی کی راہ سے جب شاہزادہ کی فوج آتے
تہے تو ہارج اور سد راہ ہوتا تہا بعد وفات عالم خان کے اوسکا بیٹا کوئی ایسا لائق نہین تہا
کہ جو مشہور ملک ہوا ہو مگر اوس کا نبیرہ زادہ زمانی نے اپنی وقت مین پہر ملکی کو مشہور کیا جب اوسکو
فرقہ توری خیل شاخ اتمان زئی وزیری نے مار دیا تو پہر ان کی شہرت جاتی رہی گرچہ مسمی
ملتان باپ سوہان خان اور برادرزادہ زمانی براے نام ملک تہا الا سادہ لوح یہان تک
کہ رمہ کو پانی پلاتا ہوا رود کورم مین ممہ خیل مورتون کے ہاتہ سے مارا گیا تب سوہان ملک
ہوا یہہ شخص بڑا دلیر اور صاحب عزم و راست گو تہا اس نے اپنی عادات اور دلیری سے
قوم مین وہ رسوخ پیدا کیا کہ کل قوم وزیری خصوص شاخ احمدزئی مین ملک کلان کہلاتا تہا
اور عنان اختیار اپنی قوم کی اوس کے ہاتہ مین تہی جہان چاہی حشری کو جمع کرکے لڑا سکتا تہا
چنانچہ دو دفعہ لشکر ہم قوم جمع کرکے ٹل بڈہ خیل کی بنگشون پر حملہ کیا اور تیسری دفعہ قوم مروت کی
ساتہہ بمقام لکہی مروت لڑائی کری ۱۸۴۶ء مین جب ولیم مورکرافٹ صاحب الوالعزم سیاح اس
ملک مین آیا تو اوسکی مہمانی اور نیک سلوک اس شخص سے ہوا اور چہٹی اون کی ابتک ان کے
خاندان مین موجود ہی ۱۸۴۷ء مین جب سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ملک کا حاکم ہوا تو
سوہان خان نے حاضر ہوکر اطاعت احکام صاحب ممدوح کی کری اور اس ازاد قوم وزیری کی
مطیع کرنے مین اوس نے کوشش واجبی کری صاحب ممدوح نے اوسکی عزت فرمائی اور چوکی نشین
کرکے دسمبر ۱۸۴۷ء مین جملہ قوم وزیری کا وزیر خطاب دیا بعد رفع شورش ملتان خلعت پانچ پارچہ
معہ دستیارہ طلائی عطا فرمائی اور نیز مبلغ ۶۰۰ سمانپشن سالانہ بہ منظوری گورنمنٹ ۱۸۵۰ء مین تاحین حیات
اوس کے مقرر ہوا سوہان خان مارچ ۱۸۵۳ء مین مرگیا اور حسب وصیت خود پہاڑ مین لیجاکر بمقام گمتی
دفن کیا گیا اوس کے بعد نجیب خان بڑا بیٹا اوس کا ملک ہوا تا حال نجیب خان اپنی قوم
کا بڑا ملک ہی اور مانی خان اوس کا دوسرا بہائی بہی دلاور اور نیک آدمی ہے۔

خاندان میرزعلی خیل منڈان

اس خان سے نامی ملک میر ہوس خان ہوا جس کے بعد میر عالم خان بیٹا اوس کا سکہون کے وقت بنون کا مشہور ملک تہا جب اوس نے ۱۸۴۸ء کی سرکشی سکہان مین شریک ہو کر گورنمنٹ انگریزی کی مخالف فریق کے ہمراہ کری اور بوقت فتح اس ضلع کے سردار اعظم خان کے ساتہہ جلا وطن ہو گیا تب سی اوسکی معاش اور ملکی جاتی رہی اور بعد اوسکے شکر اللہ خان ولد خوجے خان کا بخت خفتہ بیدار ہوا جو میر عالم خان کی جگہہ تپہ منڈان اور پنجل فاطمہ خیل سوکڑی کا ملک کلان ہے میر عالم خان کو گرچہ حسب سفارش امیر دوست محمد خان اپنے ملک مین آنی کی اجازت ہو گئی مگر ملکی نہ ملی ۱۸۶۲ء مین میر عالم خان ملک خوست کے اندر مر گیا فی الحال شکر اللہ ملک ہی مگر اپنے فرزندون سے تنگ اور نفاق رکہتا ہی صالح خان سفید پوش مگر بے گذارہ ہے

خاندان چہنڈو خیل

شاخ چہندو خیل مین سے شیر مست خان نے اپنی نام کو مشہور کیا جو بعد وفات دکس خان تورگندی کا سر افسر تہا اپنی دلاوری اور مہمان نوازی سے وہ ایک بڑا مشہور ملک بنون مین ہو گذرا ہی جب کرنیل اڈوارڈس صاحب ۱۸۴۷ء مین تشریف لایا تو ملکان کلان بنون سے وہ شخص بہی حاضر رہا بعد وفات اوس کے گرچہ بہت بیٹی چہوڑ مرا مگر لیق کوئی نہین ظفر خان اوس کے بڑے فرزند کو گورنمنٹ نی ازراہ ترحم تپہ چہنڈو خیل سے دہم اور ہشتم معاف کیا جسکی آمدن قریب آٹہہ سو سالانہ کے ہی

خاندان منداخیل سورانی

اس خاندان مین سے تذکرہ کی لایق بازید خان ملک تہا جسنی اپنی دلاوری سے افسری تورگندی حاصل کر کے عہد سکہان مین بڑا رسوخ پیدا کیا عہد افغانی کے قبل بے شمار و بی گناہ اور بے تمیزی سے اوس کے نام کو ظالمانہ مشہور کر رکہا ہے سو برس سے زیادہ عمر پا کر ۱۸۶۴ء مین فوت ہوا اور اوس کا بڑا بیٹا خانصوبہ تپہ منداخیل کا ملک کلان سرکار نے مقرر کیا آپسمین بہائیون کی جو مختلف

زوجات سی مین بڑے بی اتفاقی تھے اسد خان ولد بازید خان نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین ملتانی رسالہ مین بہرتے ہوکر ہندوستان مین خدمت گذاری سرکار کری جسکو تمغا بہادری عطا ہوا

خاندان دہرمہ خیل سورانی

یہہ خاندان والہ دین غرض زی نسل سورانی سی ہے مسمی حسن خان مورث اعلی انکی نے مسمات دہر ملکہ سے شادی کری تہی اوس کی سبب سے یہہ شاخ مشہور بہ دہرمہ خیل ہوئی ان مین سے شاہین خان ولد بابر خان عملداری دراسنے مین ایک بڑا ملک تہا اور از روے سند شاہ شجاع محررہ ۱۲۲۴ ہجری معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ پنجاہ تومان جس کا ایکہزار روپیہ ہوا تپہ والہ دین سے شاہین خان کے نام معاف تہا شاہین خان اپنے بہائی نورنگ اور بہادر خان کے ہاتہہ سے بروز عید مارا گیا اور اوس کا لیق بیٹا نظم خان بسبب خوردسالی جان بچا کر چلا گیا مگر بالغ ہوکر اپنی باپ کی قاتلان سے قصاص لیا اور اب نظم خان ملک ہی تپہ دہرمہ خیل سے نصف ملکی کلان کا انعام سرکار سے اوس کے نام مقرر ہے یہہ شخص راست گو اور نیک آدمی ہے عبدالصمد خان اس کا بیٹا فارسی خوان بہی اچہا آدمی معلوم ہوتا ہے اگر آیندہ کو اچہا رہا۔

خاندان داؤد شاہ

اس قوم سے سکہون کے وقت ولاسا خان قوم کشر شاخ عیسی خیل اپنی جنگجوئی اور شکست دینے تاراچند سے مشہور ملک ہوگیا تہا بعد وفات اوس کے گرچہ خوجی پسر اوس کا ملک ہی مگر کسی کا نام نہین ظفر خان ولد پائندہ خان ملک گو ہوشیار ہی مگر بدون راست بازی ہوشیاری ناکارہ ہے

ذکر مکانات کہنہ و قدیم

اس ضلع کی حدود مین پورانے وقت کی کہنڈرات اور عمارات منہدمہ کی نشان متفرق مواقع پر ہین اون مین سے زیادہ نمود کی جگہہ اور ذکر کے لائق ہین — اکرہ - واضح ہو کہ اکرہ بزمان یونانی قلعہ کو کہتے ہین صدر بنون سے تخمیناً نو میل جنوب مائل شرق ایک بڑا تودہ خاک قریب دو سو فٹ کے اونچا اور اس سے زیادہ لمبا چوڑا واقع ہے جس کو اکرہ کہتے ہین

اور اس کے نواح مین مشرق اور مغرب دور تک عمارات مہندمہ کی نشان دکھلائی دیتے ہین
اس اکرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی زمانہ قدیم مین یہہ ایک بڑا عالیشان قلعہ ہوگذرا ہی پانے
اس عمارت کی غالبًا اہل یونان یعنی گریک ہنی جنکی عملداری سکندر اعظم بادشاہ کی بعد بہت مدت
تک اس ملک مین رہی ثبوت اس کا یہہ ہی کہ مین نے بذات خود اس کو
چند موقع سے کھدوا کر دیکھا اور اسمین سے پورانی وقت کی سکی فلوس وغیرہ قریب دوسو عدد کے
مجھکو ملے ہین اونمین سے اکثر یونانی حروف اور علامات سے مضروب ہین اور بعضون پر سی صاف
یونانی حرف پڑھی جاتی ہین ایکطرف اسپ کی تصویر اور دوسری طرف سپاہی کی اور بعضی
پر بادشاہان گریک جو بکٹریا کی فرمان روا تھے اون کی شبیہ منقش ہے اور جن بادشاہان کی
عہد کی پہہ سکے ملی ہین اونمین سے دو کی عملداری کو دو ہزار برس سے کچھہ اوپر عرصہ گذرا ہے تو
اس سے صاف ثابت ہی کہ ابتدا اس عمارت کی بہت پورانی ہے اور اس کے گرد مین
ایک بڑا شہر ہوگذرا ہے جسکی علامات موجود ہین اکثر ہندو راجون کے وقت کے بھی
پیسے ملے ہین جس پر ایک طرف بیل کی تصویر اور دوسرے طرف دھوتی پہنی ہوی
اور زنار کان سے لپٹی ہوئی ہندو راجا کی تصویر منقش ہے اور بت کلان وخوردا اور سنکھہ
بھی نکلے ہین جنپر سنسکرت کی حروف سے کچھہ عبارت لکھی ہے مگر یہان کے پنڈت اوسکو پڑھہ نہین
سکتے اور ایک مہر پیتل انگشتری طلای بھی دستیاب ہوئی ہے جو اب میرے پاس ہے اور
اوس پر ہندی حروف کھدی ہوے ہین ایک سنسکرت خوان اوس کا نام پنڈت ہری پہرا
ہے الاکسی تاریخ سے سال وسمت انکا معلوم نہین ہوتا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ یونانی
لوگ بھی بت پرست تھے اور جلد ہندو سے غلط ہوکر رسوم بت پرستی مین شریک ہوگئے اور
بعد گریک کے جب ہندو راجون کی سلطنت اس ملک پر ہوئی تو اوس وقت کی یہہ ہندوی
سکے اور علامات ملتی ہین اس مین شک نہین کہ گریک سے پہلے بھی ہندو راج یہان بہت مدت
تک رہا ہی یہ سب شبہ گذرتا ہے کہ شاید پہلی عمارت ہو اور پیچھے سے گریک یعنی یونانی

لوگون نے دخل کر لیا مگر یہہ شبہ ضعیف ہی اور جو یہہ مشہور ہے کہ راجہ بہرتہہ ابن راجہ دشرت نے
جو رانے لگی بیگم سے تہا یہہ شہر اپنی اور اپنے والدہ کے نام سے باسم لگی و برتہہ آباد
کیا غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ سب شہرت اس کا صرف آبادی موضع لگی و بہرت جواب
بہی اکرا کی قریب آباد ہے پائی جاتے ہے اور یہہ لگی اور بہرت اولاد مسمی آکر
میری قوم بنون زے سے قریب پانچ سو برس ہوا کہ پہاڑ سے آکر اس موقع
پر آباد ہوئے سو یہہ دشرت سے جو تین ہزار برس سے بہی پہلے مرگیا کچہہ تعلق
نہین رکہتے صرف یہان کے ہنود نے اپنے خود تراش بات کو مشہور کر رکہا ہے
ایسی روایت ہے کہ یہہ اکرہ جس کے نواح مین شہر موسوم سترام تہا بہت
مدت تک آباد رہا تا وقتیکہ سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کی ہاتہہ سے تباہ ہوا اور
جلایا گیا اب کہودوانے سے جلانے کی تصدیق ہوئی ہے یعنی مسمار شدہ جگہہ مین کہودنے
سے علامت سوخت سیاہ رنگ اور کوئلہ نکلتے ہین اور ایسی دہار سیاہ کی طرح لکیر معلوم ہوتے ہین
جیسا کبی سقف جلکر دب گیا اور بعض بعض جگہہ سے استخوان آدمی بہت ایک ایک جگہہ سے ملتی ہین صیاد بہ
یا لڑکر یا کسیطرح اکٹہی مرگئی اور چونہ خاک رنگ بن گیا ہی چوڑے قسم کی پختہ اینٹین بہی برآمد ہوتی ہین
اور جو اوسکی مشرقی اور جنوبی گوشہ مین ایک غار ہی اوسکی نسبت قیاس ہوسکتا ہی کہ پہلی وقت کی
نہین ہی بعد منہدم ہونے کے کسی حیوان یا انسان نے بنائی ہی مین بذات خود تہوڑی دور اوسکے
اندر لمبا پڑ گیا آگی جاکر نہایت تنگ و تاریک دشوار گذار ہی بباعث نہ جاسکنی روشنی اور بدہوا
کے واپس چلا آیا پایان اوسکا معلوم نہوسکا خاک اس اکرہ کی زراعت کیواسطے بہت مفید ہی
اور لوگ نواح کے کہود کر لیجاتے ہین اور بجائی روڑی کے ڈالتی ہین کبہی کبہی اسطرح کے کہودنے
سے قیمتی چیزین بہی ہاتہہ لگتی ہین

کافرکوٹ

دو ہین ایک وہ جو عیسی خیل کی علاقہ مین موضع کونڈل کے جنوب دریاء سندکے مغرب والی پہاڑ پر ایک بڑی وسیع قلعہ کی علامت موجود ہی جسمین چند گنبذ کی طرح گول قسم کی عمارت ہی جنکی نسبت یہہ قیاس ہوتا ہی کہ بوہدمت یعنی بوہد مذہب کے لوگ جو دو ہزار برس پیشتر زمانہ حال سی اس نواح مین آباد تہی اونکی پرستش کی دیہہ گوپ ہین اکثر اونکی عبادت گاہ اس قسم کی ہوتی تہی اگر یہہ قیاس ٹہیک ہو تو یہہ مکان بہی اکرہ کیطرح پورانہ ہی اور جو اسپر بطور مرمت جدید توپون کی مورچال کی علامت معلوم ہوتی ہی یہہ پیچہی سی لوگون نے بنایا کیونکہ پہاڑ کی عمدہ اور سخت جگہہ پر واقعہ ہونے سی یہہ موقع نازک وقت مین اس ملک کی حکام وغیرہ لوگون کی جائے پناہ تہی چنانچہ ایک روایت ہی کہ ہمایون بادشاہ بہی اپنی بہائیون کی بی مہری کے وقت اسجگہہ پناہ گزین ہوا تہا ورنہ جسوقت یہہ عمارت اول ہوئی تو اوس زمانہ مین توپ وغیرہ اسلحہ آتشبار کا نام ونشان بہی دنیا مین پیدا نہین تہا جو پیسہ کہنہ اس جگہہ سی ملا ہے اوس سی بہی ہندو راج کی تصدیق ہوتی ہی ؛

دوسرا کافرکوٹ

بنون سی شمال ایک اونچی پہاڑ کو کہتی ہین جو پہاڑ تراشا ہوا دیوار قلعہ کی طرح اونچا معلوم ہوتا ہی غالبًا یہہ بہی یونانی لوگون کا اختراع ہوگا مگر اسپر کوئی عمارت یا نشان نہین معلوم ہوتا ہے اسواسطی یہان کے لوگ دجونولکی خواہ دجونوغز یعنے دختران کا پہاڑ کہتی ہین اور جو روایت کرتے ہین کہ کبہی ناکتخدا سہ کس دختران یہان پتہر بنگئی ہین اسکو عقل قبول نہین کرتا اور بعید از قیاس ہے حقیقت یہہ معلوم ہوتی ہی کہ خدا تعالی کی قدرت سی اس پہاڑ کی شکل اسیطرح بنگئی ہی اور جو تین بڑے بڑے ٹیلے پہاڑ کی دور سی بطور قلعہ قریب قریب معلوم ہوتی ہین نزدیک جاکر دیکہنی سی واضح ہوگا کہ اصل مین دو ورنیز

روکہڑے

علاقہ میانوالی رقبہ موضع کنڈیان مین واقع ہی اور اوسمین تودہ خاک سی جو پیسہ پورانہ ملا وہ

بہی گریک کی سلطنت کے وقت کا ہی اور اس تودہ کی خاک سی شورہ بنتا ہی اور زراعت مین
مٹی ڈالنی سی بہ نسبت روڑی کے زیادہ فایدہ ہوتا ہے غالبا یہہ تاثیر خاک اور چونہ ملکر پیدا ہوئے
ہی لوگون مین مشہور ہے کہ کبہی اس موقع سی ایک خشت پختہ ملی تہی جسپر یہہ دوہرا بزبان پنجابی لکہا تہا

دوہرا

تہپّن وانے تہپّیان عبدل نام کہمار ۔ بل تلون دی پکّیان سلطان سکندر دی وار ۔

الا یاد رکہنا چاہئی کہ اگر یہہ بات سچ ہی تو بہی سکندر رومی نہین ہوگا کیونکہ لفظ سلطان اوس زمانہ مین
بالکل مستعمل نہ تہا اور نیز عبدل نام بہی اوسوقت کا نہین ہوگا اور ایسی زبان اوسوقت بالکل
نہین تہی اگر یہہ اینٹ بنائی گئی تو سلطان سکندر لودی کیوقت جو خاندان بہلول سی بادشاہ
ہند تہا بنی ہوگی اور یہہ پورانہ مکان اوس وقت تک آباد چلا آیا ہوگا یا مسمار جگہہ پہ کچہہ نئی عمارت
بنائی ہوگی سوائی اسکی علاقہ مروت و نارو بنون وغیرہ مین پورانی عمارات کی نشان ہین مگر قابل ذکر کوئی نہین

117876
Date 13.3.89
Jamia Na.

نئی کتابیں

- غلامانِ اسلام ——— مولانا سعید احمد دہلوی ایم اے
- تمدّنِ ہند ——— محمد مجیب
- مشارق الانوار ——— ترجمہ اُردو
- اقبال نئی تشکیل ——— عزیز احمد
- امام ابن تیمیہ ——— محمد یوسف کوکن ایم اے
- امام احمد بن حنبل ——— علامہ عمر فاروق ایم اے
- تلامذہ غالب ——— مالک رام دہلوی
- ترجمان القرآن مکمل تین جلد۔ ابوالکلام آزاد۔ مالک رام دہلوی
- غبارِ خاطر ——— ابوالکلام آزاد ——— مالک رام دہلوی
- نعمان و مریم ۔ (اسلام اور عیسائیت کا مناظرہ) ———
- خطباتِ آزاد ——— ابوالکلام آزاد ——— مالک رام دہلوی
- لغاتِ نظامی جامع اُردو کلاں ڈاکٹر ناظر حسن زیدی ایم اے و ڈاکٹر عبید اللہ خان، قیوم نظامی ایم اے

گلوب پبلشرز ○ اُردو بازار ○ لاہور

ملنے کا پتہ:۔ رازی ڈیپارٹمنٹل سٹور حسن پلازہ خیبر بازار پشاور